UNIVERSAL
LIBRARY

OU_224982

UNIVERSAL
LIBRARY

جب یہ بطور تحریری شہادت پیش ہوگا تو اصل سے زیادہ قیمتی ہوگا

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

الحمد للہ علی احسانہ و توفیقہ کہ جلد اول کتاب مستطاب ذی المآل صدق و یقین مسمی بہ

مؤلفہ شیخ محی الدین تاجر کتب لاہور۔

البلاغ المبین

در انجام

خاتمۃ النبیین

حسب فرمایش شیخ عبدالرحمن صاحب حسن تاجران کتب بازار رانی سیدوں

متصل گھنٹہ گھر باھتمام شیخ عبدالعزیز منیجر مطبع شہامرت

دو زار اسم پیس امرتسر طبع شد

ملنے کا پتہ :- دفتر اخبار محمدی، اجمیری دروازہ، دہلی

فہرست مطالب جلد اوّل کتاب بلاغ المبین فی اتباع خاتم النبیین

صفحہ	مطالب
۱	حمد و لغت و سبب تالیف کتاب
۲	فصل۔ احکام پانی میں۔
″	بیر بضاعہ کا بیان۔
۳	جو لوگ کہتے ہیں کہ بیر بضاعہ جاری تھا طرف باغوں کے انکا جواب کسی نجس چیز پڑنیکے سبب پانی کا اگر رنگ بگڑ جاوے تو پانی خواہ کتنا ہی ہو ناپاک ہو جاتا ہے۔
۴	قلیتین کے بیان میں
۶	طبقہ ثالثہ کی حدیثوں کے بیان میں۔
۷	صحابی کا خواہ قول ہو خواہ فعل ہو لائق حجت پکڑنیکے نہیں ہوتا
۱۰	پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت
۱۱	حوضوں میں اگر کتے یا درندے پانی پی جاویں تو پانی ناپاک نہیں ہوتا۔
″	فصل۔ پائخانے اور پیشاب کے آداب میں۔ پائخانے میں جانے اور نکلنے کے وقت دعائیں پڑھنے کے بیان میں

صفحہ	مطالب
۱۲	پائخانے اور پیشاب کرنے کے وقت قبلے کی طرف منہ کر کے یا پیٹھ کر کے بیٹھنے اور گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنیکی ممانعت کے بیان میں۔
۱۴	لوگوں کے راستے کے بیان میں اور سایہ اور نہانے کی جگہ میں پائخانہ اور پیشاب کرنیکی ممانعت کے بیان میں۔
″	سوراخ میں اور غسلخانہ میں پیشاب کرنیکی ممانعت کے بیان میں
۱۵	پیشاب کرنے کے وقت داہنے ہاتھ سے ازار پکڑنے اور بائیں ہاتھ سے پائخانہ میں ڈھیلے پہونچنے اور برتن میں سانس چھوڑنے کی ممانعت کے بیان میں۔
″	پائخانہ پھرنیکے وقت زمین کے نزدیک ہونے سے پہلے اپنا ستر ننگا کرنے اور پائخانہ پھرنے کی حالت میں دو آدمیوں کی آپس میں باتیں کرنے کی

صفحہ	مطالب
۱۵	ممانعت کے بیان میں۔
	پائخانہ پھرنے کے بعد صرف ڈھیلوں سے ہی طہارت حاصل ہو جانے اور پانی سے استنجا کرنا افضل ہونے کے بیان میں۔
۱۸	پائخانہ پھرنے کے بعد ڈھیلا لینے کے وقت اگر ہاتھ کو نجاست نہ لگے تو دھونا واجب نہونے کے بیان میں۔
″	پیشاب کرنے کے بعد ڈھیلے وغیرہ کے ساتھ ترادت خشک کرنے کے بیان میں۔
۲۰	کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے بیان میں۔
۲۲	رات کو پیالے میں پیشاب کرنے کے بیان میں۔
″	فصل پاکی نجاستوں میں۔
″	مسجد میں پیشاب کرنیکی ممانعت کے بیان میں
″	جوتیوں کے ساتھ گندگی کھجلنے کے بیان میں۔

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۲۴	بیان لڑکے کے پیشاب کرنیکا کپڑے وغیرہ پر۔	۵۹	مسح جرابوں کے بیان میں۔		پڑھنے کے بیان میں۔
		۶۰	فصل تیمم کے بیان میں۔	۸۵	ایک وضو سے کئی نمازیں
۲۶	حکم منی کی نجاست کے بیان میں	۶۸	فصل وضو کے بیان میں۔	11	پڑھنے کے بیان میں۔
۲۸	مذی کے بیان میں۔	۷۳	وضو کرنے سے ثواب حاصل	۸۶	فصل وضو توڑنے والی
〃	اہل کتاب اور مشرکین کے جاسنوں		ہونے کے بیان میں۔		چیزوں کے بیان میں۔
	کے حکم میں۔	〃	وضو کے اعضاؤں کو ایک ایک	۸۹	نس ذکر سے وضو ٹوٹنے کے
۲۹	سونے اور چاندی کے جاسنوں		بار اور دو دو بار اور تین تین		بیان میں۔
	میں کھانے پینے کے حکم میں		بار دھونے کے بیان میں۔	۹۳	عورت کے چھونے سے وضو
۳۰	فینڈ سے اٹھکرنا ک جھاڑنے	۷۴	وضو کرنے کے وقت اعضاؤں	(۲)	ٹوٹنے کے بیان میں۔
	اور ہاتھ دھو کر برتن میں ڈالنے		میں سے کسی جگہ کے خشک رہجانے	۹۵	خون نکلنے اور قے آنے سے
	کے بیان میں۔		سے وضو اور نماز جائز نہ ہونے		وضو ٹوٹنے کے بیان میں۔
〃	حلال چوپایوں کے پیشاب کے		کے بیان میں۔	۹۸	آگ پر پکی چیز کھانے سے وضو
	حکم میں۔	۷۵	وضو کے اعضا پر پہنچنے کے	(۲)	کرنے کے حکم میں۔
۳۱	کتے کے جوٹھے باس کے حکم میں		بیان میں۔	۱۰۰	حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۳۳	بلی کے جوٹھے کے بیان میں۔	۷۶	مسح سر کے بیان میں		کا ہر آخر فعل اول فعل کا ناسخ
۳۴	جوتی پہن کر نماز پڑھنے کے بیان میں	۷۹	خلال ڈاڑھی کے بیان میں		نہیں ہوتا۔
۳۶	مردار کے چمڑے کے حکم میں۔	〃	مسح کانوں کے بیان میں	〃	نسخ قطعی کی تصریح رسول خدا
(۱۰) 〃	شراب سے سرکہ بنانیکے حکم میں۔	۸۱	خلال انگلیوں کے بیان میں		صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
۳۸	فصل غسل جنابت کے بیان میں	۸۲	انگوٹھی ہلانے کے بیان میں		خاص ہے۔
۵۱	فصل مسواک کے بیان میں۔	〃	وضو میں شرمگاہ پر پانی چھڑکنے	〃	اونٹ کا گوشت کھانے سے
۵۲	فصل بیان میں مقدار پانی		کے بیان میں۔	(۲)	وضو کرنے کے بیان میں۔
	وضو اور غسل کے۔	۸۳	شروع وضو میں بسم اللہ	۱۰۲	بغیر وضو کے کلام اللہ کو ہاتھ
۵۵	فصل غسل سنت کے بیان میں		کہنے کے بیان میں۔	(۵)	لگانے کی ممانعت کے بیان میں
۵۸	فصل مسح موزوں کے بیان میں	۸۴	بعد وضو کے دعاؤں کے	۱۰۴	فصل حیض کے بیان میں

صفحہ	مطالب
۱۰۷	نفاس کے بیان میں
〃	استحاضہ کے بیان میں
۱۱۰	**فصل** وقتوں نماز میں۔
〃	وقت نماز ظہر کے بیان میں
۱۱۴	وقت نماز عصر کے بیان میں
۱۱۶	وقت نماز مغرب کے بیان میں
〃	وقت نماز عشا کے بیان میں
۱۱۷	وقت نماز صبح کے بیان میں
۱۱۸	قضا نماز کے بیان میں۔
۱۱۹	بھولنے اور سو جانے سے نماز نہ پڑھی جانے کے بیان میں
۱۲۱	**فصل** تارک نماز کے حکم میں
۱۲۳	فصل بیان میں اذان کے
〃	اذان شروع ہونیکے بیانمیں
۱۲۶	اذان کا جواب دینے اور بعد اُس کے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کے بیان میں۔
۱۲۷	بعد جواب دینے اذان کے دُعا پڑھنے کے بیان میں۔
۱۲۸	اذان اور اقامت کے بیچ میں دُعا قبول ہونیکے بیانمیں
〃	قد قامت الصلوٰۃ کہنے کے وقت دُعا پڑھنے کے بیان میں
۱۲۸	ایک مسجد میں دو مؤذن مقرر کرنے کے بیان میں۔
۱۲۹	اذان ٹھہر ٹھہر کر کہنے اور تکبیر جلد کہنے اور اُن کے درمیان میں مقدار ٹھہرنے کے بیانمیں
〃	نماز کے لیے اذان تکبیر واجب ہونے کے بیان میں۔
۱۳۰	اذان دینے سے ثواب حاصل ہونے کے بیان میں۔
۱۳۱	وضو کر کے اذان کہنے کے بیان میں۔
〃	بعد ہو جانے تکبیر کے مقتدی جب تک امام کو نہ دیکھ لیں تب تک جماعت کے لیے اُنکے کھڑے ہونے کی ممانعت کے بیان میں۔
〃	ایک وقت میں دو نمازوں کو جمع کرنے کے لیے ایک اذان اور دو اقامت کے بیان میں
۱۳۲	جو شخص اذان کہے اُسی کو تکبیر کہنے مستحق ہونے کے بیان میں۔
۱۳۳	مؤذن کو اذان دینے پر اجرت لینے کی ممانعت کے بیان میں
〃	بلند آواز سے اور بلند جگہ پر اذان
۱۳۴	کہنے کے بیان میں۔
	فصل بیان میں مسجدوں کے ثواب۔ بنانے مسجد اور اُس کی خدمت کے بیان میں۔
۱۳۵	وقت داخل ہونے مسجد میں اور وقت نکلے کے اُس سے دُعا پڑھنے کے بیان میں۔
۱۳۶	وقت داخل ہونے کے مسجد میں نفل پڑھنے کے بیان میں
〃	مسجد میں سونے کے بیان میں
〃	اندھیری راتوں میں نماز کے لیے مسجد میں جانے کی فضیلت کے بیان میں۔
〃	مسجد میں نماز کے لیے جانے سے بعد ہو جانے جماعت کے بھی جماعت کا ثواب حاصل ہونے کے بیان میں۔
۱۳۷	بیان میں اُن مسجدوں کے جہاں نماز پڑھنے کا زیادہ ثواب ہے۔
۱۳۸	بیان میں اُن جگہوں کے جہاں نماز پڑھنی منع ہے۔
۱۳۹	مسجد میں تھوکنے کے بیان میں۔

صفحہ	مطالب
۱۴۰	مسجد میں گم ہوئی چیز ڈھونڈنے کے بیان میں۔
〃	مسجد میں خرید و فروخت کرنے اور شعروں کے پڑھنے اور جمعہ کے دن قبل نماز کے حلقہ باندھ کر بیٹھنے کے بیان میں۔
۱۴۲	مسجد میں حبشیوں کے کھیلنے اور اُن کا تماشا حضرت عائشہؓ کو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دکھلانے کے بیان میں۔
۱۴۳	پیاز اور لہسن کھا کر مسجد کے اندر نہ جانے کے بیان میں۔
۱۴۴	باب مسجدوں میں چراغ جلانے کے بیان میں۔
〃	مسجد میں بیٹھے رہنے کی فضیلت کے بیان میں۔
〃	بعد سننے اذان کے مسجد سے نہ نکلنے کے بیان میں۔
۱۴۵	فصل ستر ڈھانکنے کے بیان میں۔
۱۴۷	فصل ستر کے بیان میں۔
۱۵۰	فصل صفت نماز کے بیان میں
۱۵۲	جو شخص کھڑا ہو کر نماز نہ پڑھ سکے وہ بیٹھ کر پڑھے۔ اور جو

صفحہ	مطالب
	شخص بیٹھ کر نہ پڑھ سکے وہ کروٹ لیکر پڑھے اور جو کروٹ
	لے کر نہ پڑھ سکے وہ اشارے سے پڑھے۔
۱۵۳	لڑکے کو گود میں اُٹھا کر نماز پڑھنے کے بیان میں۔
〃	سانپ اور بچھو کو نماز کے اندر مارنے کے بیان میں۔
〃	نیت نماز کے بیان میں۔
۱۵۵	نماز میں قبلہ کی طرف مُونہہ کر کے تکبیر تحریمہ وغیرہ تکبیرات کہنے کے بیان میں۔
۱۵۷	وقت تکبیر کہنے کے انگلیاں کھلی رکھنے اور مونڈھوں تک اور کانوں تک ہاتھ اُٹھانے سُنّت ہونے کے بیان میں۔
〃	جب قبلہ نہ معلوم ہو تب اٹکل سے قبلہ پہچان کر نماز پڑھنے کے بیان میں۔
〃	نماز میں داہنا ہاتھ بائیں پر رکھنے کے بیان میں۔
۱۵۸	نماز میں ہاتھ رکھنے کی جگہ کے بیان میں۔

صفحہ	مطالب
۱۶۰	دُعائے افتتاح پڑھنے کے بیان میں۔
۱۶۳	نماز میں سکتہ کرنے کے بیان میں
۱۶۴	نماز میں پکار کر بسم اللہ پڑھنے کے بیان میں۔
۱۶۶	نماز میں بسم اللہ آہستہ پڑھنے کے بیان میں۔
۱۶۷	نماز میں سورہ فاتحہ کے پڑھنے کے بیان میں۔
۱۸۴	نماز میں آمین کہنے کے بیان میں
۲۱۰	نماز میں قرأت پڑھنے کے بیان میں
۲۱۳	نماز فجر میں سورتیں پڑھنے کے بیان میں۔
۲۱۵	نماز ظہر اور عصر میں سُورتیں پڑھنے کے بیان میں۔
۲۱۶	نماز مغرب میں سورتیں پڑھنے کے بیان میں۔
〃	نماز عشا میں سُورتیں پڑھنے کے بیان میں۔
۲۱۸	نماز جمعہ و عیدین میں سُورتیں پڑھنے کے بیان میں۔
〃	جواب دینے آیتوں کے بیان میں
۲۲۰	جن نمازوں میں قرأت پکار کر پڑھی جاتی ہے اُن میں سے

صفحہ	مطالب
	جو رکعت امام کیساتھ نہ پڑھی جاوے اس میں قرأت پکار کر پڑھنے کے بیان میں۔
۲۳۰	نماز میں رفع یدین کرنیکے بیانمیں
۲۳۲	رکوع میں امام کے ساتھ مقتدی کے ملنے سے اس رکعت کے شمار ہونے کے بیان میں۔
۲۳۸	ارکان نماز کے بیان میں۔
۲۳۹	رکوع اور سجود میں دعائیں پڑھنے کے بیان میں۔
۲۴۰	رکوع اور سجود میں ٹھہرنے کے مقدار کے بیان میں
۲۴۱	قومہ میں دعا پڑھنے کے بیانمیں
۲۴۲	فصل۔ سجدہ میں۔
″	سجدہ کی کیفیت کے بیانمیں
۲۴۴	جلسہ میں دعا پڑھنے کے بیانمیں
۲۴۵	بعد دونوں سجدوں کے وتر رکعتوں میں بیٹھ کر کھڑے ہونے کے بیان میں۔
۲۴۶	نماز میں زمین پر ہاتھ ٹیک کر اٹھنے کے بیان میں۔
۲۴۷	فصل۔ تشہد میں۔
″	تشہد میں انگلی اٹھانے کے بیان میں۔

صفحہ	مطالب
۲۴۸	نماز میں التحیات پڑھنے کے بیان میں۔
۲۵۱	نماز میں بعد پڑھنے التحیات کے نبی مسلم پر درود بھیجنے اور
۲۵۴	اور اس کی فضیلت کے بیانمیں تشہد میں دعائیں پڑھنے کے بیان میں
۲۵۶	سلام پھیرنے کے بیان میں۔
۲۵۷	بعد سلام کے مقتدیوں کیطرف منہ کر کے بیٹھنے کے بیان میں
۲۵۸	بعد نماز کے ذکر اور دعاؤں پڑھنے کے بیان میں۔
۲۶۴	انگلیوں پر تہلیل اور تسبیح و تقدیس پڑھنے کے بیان میں
۲۶۷	اوقات قبولیت دعاء اور اس کی فضیلت کے بیان میں۔
۲۶۸	دعا مانگنے کے وقت ہاتھوں کو اٹھانے اور ان کو منہ پر پھیرنے کے بیان میں۔
۲۶۹	فصل۔ نماز میں جائز اور ناجائز چیزوں کے بیان میں۔
۲۷۲	فصل۔ سجدہ سہو کے بیانمیں
″	فصل۔ سجدہ تلاوت کے بیانمیں
″	سجدہ شکر کے بیان میں۔

صفحہ	مطالب
۲۷۲	فصل جماعت کیساتھ نماز پڑھنے اور اس کی فضیلت کے بیان میں
۲۸۳	نماز میں امام کو بتانیکے بیانمیں
۲۸۴	جماعت کے ساتھ عورتوں کے نماز پڑھنے کے بیان میں
۲۸۵	فصل امامت کے بیانمیں
۲۸۶	عورت کو عورتوں کی امامت کرنے کے بیان میں۔
۲۸۷	عذر سے جماعت کو ترک کرنے کے بیان میں
۲۸۸	امام کو بلند جگہ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کے بیان میں۔
۲۸۹	جو شخص کسی قوم کی ملاقات کو جاوے۔ اس کو انکی امامت کرنے کی ممانعت کے بیانمیں
″	امام کو مقتدیوں کی رعایت کرنے کے بیان میں۔
۲۹۰	مقتدیوں کو امام کی متابعت کرنے کے بیان میں۔
۲۹۳	امام اور مقتدی کے کھڑے ہونے کی جگہ کے بیان میں۔
۲۹۴	فصل۔ صفوں کے برابر کرنے کے بیان میں۔

صفحہ	مطالب
۲۹۵	مسجد کے ستونوں کے بیچ میں صف کرنے کی ممانعت کے بیان میں
۲۹۶	اوّل صف میں کھڑے ہونے کی فضیلت کے بیان میں۔
۲۹۷	پیچھے صف کے اکیلے نماز پڑھنے کے بیان میں۔
〃	بدعتی اور فاسق کے پیچھے نماز نہ جائز ہونے کے بیان میں۔
۳۰۰	فصل۔ ان وقتوں کے بیان میں جن میں نماز پڑھنی منع ہے۔
۳۰۲	فصل۔ سنتوں نمازیں۔
〃	ظہر کی سنتوں کے بیان میں۔
۳۰۴	عصر کی سنتوں کے بیان میں۔
۳۰۵	مغرب کی سنتوں کے بیان میں
۳۰۷	عشا کی سنتوں کے بیان میں۔
〃	فجر کی سنتوں کے بیان میں۔
۳۰۸	فجر کی سنت اور فرض کے درمیان کلام کرنے کے بیان میں۔
〃	فجر کی سنت اور فرض کے درمیان داہنے کروٹ پر لیٹنے کے بیان میں۔
۳۰۹	فجر کی سنتیں اگر پہلے نماز کے نہ پڑھی جائیں تو بعد اس کے

صفحہ	مطالب
	پڑھنے کے بیان میں۔
۳۱۱	فصل نماز تہجد میں۔
〃	تہجد کی نماز پڑھنے کے بیان میں
۳۱۲	تہجد کی نماز کی فضیلت کے بیان میں۔
۳۱۳	فصل۔ نماز وتر میں۔
〃	وتر کے سنت ہونے کے بیان میں
۳۱۴	سونے سے پہلے وتر پڑھنے کے بیان میں۔
۳۱۵	بعد صبح ہو جانے کے وتر پڑھنے کے بیان میں۔
۳۱۷	بعد نماز وتر کے سبحان الملک القدوس کہنے کے بیان میں
〃	سواری پر وتر پڑھنے کے بیان میں۔
〃	نو رکعت اور سات رکعت وتر پڑھنے کے بیان میں۔
۳۱۹	پانچ رکعت وتر پڑھنے کے بیان میں۔
〃	تین رکعت وتر پڑھنے کے بیان میں۔
۳۲۲	ایک رکعت وتر پڑھنے کے بیان میں۔
۳۲۵	وتر میں دعاء قنوت پڑھنے

صفحہ	مطالب
	کے بیان میں۔
۳۲۹	فصل۔ صبح کی نماز میں قنوت پڑھنے کے بیان میں
۳۳۱	فصل۔ نماز چاشت کے بیان میں۔
〃	فصل۔ نماز تراویح کے بیان میں۔
۳۳۵	عدد رکعات تراویح کے بیان میں۔
۳۴۸	فصل نماز استخارہ کے بیان میں۔
۳۴۷	فصل۔ نماز سفر میں۔ نماز قصر کرنے کے بیان میں
۳۵۱	مسافر کو کسی جگہ ٹھہرنے سے اس میں نماز قصر کرنے کی حد کے بیان میں
۳۵۲	نماز قصر کرنے کی مسافت کی حد کے بیان میں۔
۳۵۴	سفر میں سنتوں پڑھنے کے بیان میں۔
۳۵۶	سفر میں نماز جمع کرنے کے بیان میں۔
۳۵۹	گھر میں نماز جمع کرنے کے بیان میں۔

صفحہ	مطالب
۳۶۱	فصل نماز خوف کے بیان میں
۳۶۲	فصل نماز جمعہ میں۔
״	جمعہ کی فرضیت کے بیان میں
۳۶۳	بیان میں اُن لوگوں کے جن پر جمعہ فرض نہیں۔
۳۶۴	نماز جمعہ کے تارک کے وعید کے بیان میں۔
۳۶۵	بغیر عذر سے جمعہ نہ پڑھنے سے صدقہ دینے کے بیان میں۔
״	جمعے کی شرطوں کے روکے بیان میں۔
۳۷۴	احتیاطی ظہر کے روکے بیان میں
۳۷۶	جمعے کی نماز کی فضیلت کے بیان میں۔
۳۷۷	نماز جمعے کے واسطے اوّل وقت جانے کے ثواب کے بیان میں۔
״	جمعے کی اذان کے بیان میں
۳۷۹	جمعے کے دن کسی شخص کو اُٹھا کر اُس کی جگہ پر بیٹھنے کی ممانعت کے بیان میں۔
	جمعہ کی نماز کے وقت کے بیان میں۔
	نماز جمعہ کے لیے علیحدہ کپڑا بنا رکھنے کے بیان میں۔
۳۸۱	جمعے کے دن سر دھونے اور غسل کرنے اور تیل خوشبوئی لگانے کے بیان میں۔
۳۸۲	جمعہ میں لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے جانے کی ممانعت کے بیان میں۔
״	منبر پر چڑھ کر لوگوں کو امام کے سلام دینے کے بیان میں
۳۸۳	جمعے کے خطبے کے بیان میں۔
۳۸۴	لاٹھی یا کمان پر تکیہ دے کر خطبہ پڑھنے کے بیان میں۔
״	خطبے کی حالت میں منبر پر ہاتھ اُٹھانے کی ممانعت کے بیان میں
״	مؤذن کے اذان دینے تک امام کے منبر پر بیٹھنے اور نیز دونوں خطبوں کے درمیان میں اُس کے بیٹھنے اور اُس میں اُس کے کلام نہ کرنے کے بیان میں۔
۳۸۵	خطبہ چھوٹا اور نماز لمبی پڑھنے کے بیان میں۔
״	جمعہ میں اونگھ آنے سے اپنی جگہ بدل ڈالنے کے بیان میں۔
۳۸۵	وقت خطبہ پڑھنے امام کے گوٹ مار کر بیٹھنے کی ممانعت کے بیان میں۔
۳۸۶	وقت خطبہ پڑھنے امام کے امام کے سامنے بیٹھنے کے بیان میں
۳۸۷	حالت خطبہ میں امام لوگوں کے ساتھ کلام کرنے کے جواز کے بیان میں۔
۳۸۸	امام کے خطبہ پڑھنے کے وقت لغو کاموں سے بچنے کے بیان میں۔
۳۸۹	قبل نماز جمعہ کے سُنّت پڑھنے کے بیان میں۔
۳۹۱	جو شخص امام کے خطبہ پڑھتے آجاوے اُس کے دو رکعت ہلکی پڑھنے کے بیان میں۔
۳۹۲	بعد نماز جمعے کے سُنّت پڑھنے کے بیان میں۔
۳۹۴	بعد فرض نماز جمعہ کے اپنی جگہ سے سرک کر یا بات کر کر سُنّت پڑھنے کے بیان میں
״	جمعہ اور عید ایک دن میں

صفحہ	مطالب
	دونوں کے آنے سے اور مہینہ کے دن میں جمعہ نہ پڑھنے کی رخصت کے بیان میں۔
۳۹۶	فصل نماز عیدین میں۔
//	عید کی نماز سُنّت ہونے کے بیان میں۔
//	عید کے دن غسل مُستحب ہونیکے بیان میں۔
۳۹۷	عید کی نماز کے لیے جانے اور آنے کے وقت راہ بدلنے کے بیان میں۔
//	عید کی نماز بہ سبب بارش کے مسجد میں پڑھنے کے بیان میں
//	عید الضحےٰ کے دن بسلد نماز پڑھنے اور عید الفطر کے دن دیر کر کے پڑھنے کے بیان میں
۳۹۸	عید الفطر کی نماز کے لیے کھجوریں کھا کر جانے۔ اور عید الضحےٰ کے لیے کچھ نہ کھا کر جانے کے بیان میں۔
//	عیدین کے دن سُرخ چادر پہننے کے بیان میں۔
//	عیدگاہ میں ستو کھڑے کر نیکے بیان میں۔

صفحہ	مطالب
۳۹۸	عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھنے کے بیان میں۔
۳۹۹	کمان پر خطبہ پڑھنے کے بیان میں
//	نماز عیدین کے قبل اور بعد نفل پڑھنے کی ممانعت کے بیان میں۔
//	عیدین کی نماز بغیر اذان اور تکبیر کے پڑھنے کے بیان میں
//	عیدین کی نماز میں تکبیر کہنے کے بیان میں۔
۴۰۲	عیدین کی نماز عورتوں کے پڑھنے اور تکبیرات کہنے کی بیان میں۔
۴۰۳	عیدگاہ میں عورتوں کے صدقہ دینے اور اُن کو وعظ سُنانے کے بیان میں۔
۴۰۴	عیدین کے دن کھیلنے اور گانا سُننے کے بیان میں۔
۴۰۵	فصل نماز استسقاء کے بیان میں
۴۰۸	فصل سورج گہن اور چاند گہن کی نماز کے بیان میں۔
۴۱۰	فصل نماز جنازہ۔
//	مریض کی عیادت کے بیان میں

صفحہ	مطالب
۴۱۱	مریض کی عیادت کے ثواب کے بیان میں۔
۴۱۲	مریض کے پاس جاکر اُس کے حق میں دُعا کرنیکے بیان میں۔
۴۱۴	بیماری کے آنے سے بیمار کے گناہ جھڑنے کے بیان میں۔
۴۱۵	قریب مرگوں کے تلقین کرنے اور اُن کے پاس سورہ یٰسین پڑھنے کے بیان میں۔
//	میّت پر بوسہ دینے اور آنسوؤں سے اُس پر رونے کے جواز کے بیان میں۔
۴۱۶	میّت پر چلّا کر رونے اور پیٹنے اور گریبان چاک کرنے اور مُونھ نوچنے اور بین کر کر رونے کے حرام ہونے کے بیان میں
۴۱۸	میّت پر نوحہ کرنے سے میّت پر عذاب ہونے کے بیان میں
۴۱۹	دُنیا میں اولاد کے مرنے سے آخرت میں اُس کا بدلہ بہشت ملنے کے بیان میں۔
۴۲۰	میّت کے غُسل دینے کے بیانمیں
۴۲۲	میّت کو کفن دینے کے بیانمیں
۴۲۴	جنازے کو لیجانے کے بیان میں

صفحہ	مطالب
	جواز کے بیان میں۔
۴۷۳	بوڑھے مرد یا عورت اور حاملہ اور دودھ پلانے والی کے روزہ نہ رکھنے کی رخصت کے بیانمیں
۴۷۴	جو شخص مرجاوے اُسکی طرف سے اُس کے وارث کو روزہ رکھنے کے جواز کے بیان میں
۴۷۵	روزے کے افطار کرنے کے بیان میں۔
۴۷۶	کسی کو روزہ افطار کرانیکے ثواب کے بیان میں۔
//	روزہ افطار کرنے کے وقت دُعا پڑھنے کے بیان میں۔
//	روزے میں جھوٹ اور لغویات بکنے سے روزہ جائز نہ ہونے کے بیان میں۔
۴۷۷	بھول کر کھانے سے روزہ نہ ٹوٹنے اور اُس کے نہ قضا لازم آنے اور نہ کفارہ دینے کے بیان میں۔
۴۷۷	روزے کی حالت میں پانی سر پر ڈالنے اور کُلی کرنے کے بیان میں۔
//	سحر کھانے کے بیان میں۔
۴۷۸	روزے میں اپنی بی بی کا بوسہ لینے اور اُس کے بدن سے اپنا بدن لگانے کے بیان میں۔
//	رات کو اپنی بیوی سے صُحبت کرنی اور صبح کو غُسل کرکے روزہ رکھنے کے بیان میں۔
۴۷۹	قضاء روزوں کے بیان میں
//	فصل نفل روزے کے بیان میں۔
۴۸۲	فصل اعتکاف کے بیانمیں
۴۸۴	فصل حج کے بیان میں۔
۴۸۶	احرام باندھنے کے بیان میں
۴۸۷	احرام کے واجب ہونے اور اُس کی صفت کے بیان میں
//	احرام باندھنے اور اُسکے متعلقی کے بیان میں۔
۴۹۰	حج اور مکہ میں داخل ہونے کے بیان میں۔
۴۹۴	حج کے نہ ملنے اور محرم کے روکے جانے کے بیان میں۔
۴۹۵	مسائل حج مؤلفہ مولوی محمد حسین صاحب محدث بٹالوی۔
۴۹۶	مسائل حج مؤلفہ امام شوکانی از رسالہ فتح المغیث در حاشیہ۔

تمام شُد



ہماری تجارت بہت تھوڑے منافع اور زیادہ بکری پر موصوف

المشتہر عبدالرحمن جملہ حمن بازار کتاب فروشان

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۴۲۶	جنازے کی نماز کے بیان میں		میت کے لیے دُعاء مانگنے کے بیان میں۔	۴۶۲	زکاۃ کے پیشگی دینے کے بیان میں۔
۴۲۸	جنازے کے ساتھ جانے کے ثواب کے بیان میں۔	۴۳۸	میت کے گھر والوں کے لیے قرابت والوں اور ہمسایوں کو کھانا بھیجنے کے بیان میں	//	یتیم کے مال کی زکاۃ دینے کے بیان میں۔
//	مسجد میں جنازہ پڑھنے کے بیان میں۔			۴۶۳	فصل صدقہ فطر کے بیانمیں
۴۲۹	قبر پر جنازہ پڑھنے کے بیانمیں	۴۳۹	قبروں کی زیارت کرنے کے بیان میں۔	۴۶۵	فصل روزے کے رکھنے کے بیان میں۔
۴۳۰	غائب پر جنازہ پڑھنے کے بیان میں۔	۴۴۱	فصل قربانی کے بیان میں۔	//	روزہ کی فرضیت اور اُسکے ثواب کے بیان میں۔
۴۳۱	جنازے کی تکبیروں کے بیانمیں	۴۴۶	قربانی سُنّت ہونے کے بیانمیں	//	رمضان کی سلامی کا روزہ رکھنے کی ممانعت کے بیانمیں
۴۳۲	جنازہ کی نماز میں رفع الیدین کرنے کے بیان میں۔	۴۴۸	فصل زکاۃ کے دینے میں۔	۴۶۶	چاند دیکھ کر روزہ رکھنے اور اُس کو دیکھ کر افطار کرنے کے بیان میں۔
۴۳۳	جنازے کی دعاؤں کے بیان میں	//	زکاۃ کے نہ دینے سے قیامت کو عذاب ہونے کے بیان میں	۴۷۰	روزہ کی نیت کے بیان میں۔
۴۳۶	جنازے کی نماز میں درُود پڑھنے کے بیان میں۔	//	اُونٹوں اور بکریوں کی زکاۃ کے بیان میں۔	۴۷۱	روزہ میں سینگی لگوانے کے بیان میں۔
۴۳۷	میت کو دونوں پائنتی کی طرف سے قبر میں داخل کرنیکے بیان میں	۴۵۱	گایوں کی زکاۃ کے بیان میں	//	روزہ دار کے سُرمہ لگانے کے بیان میں۔
//	میت کو قبر میں داخل کرنے کے وقت دُعاء پڑھنے کے بیان میں۔	۴۵۲	سونے چاندی کی زکاۃ کے بیان میں۔	۴۷۲	قے کرنے سے روزہ ٹوٹنے کے بیان میں۔
۴۳۸	میت کو قبر میں رکھنے کے بعد اُس پر مٹی ڈالنے اور قبر پر پانی چھڑکنے کے بیان میں۔	۴۵۳	زیور کی زکاۃ کے بیان میں	۴۷۳	سفر میں روزہ رکھنے کے بیان میں۔
//	بعد دفن کرنے میت کے	۴۵۶	تجارت کی چیزوں کی زکاۃ کے بیان میں۔	//	روزے میں مسواک کرنے کے
		۴۶۰	روئیدگی کی زکاۃ کے بیانمیں		
		//	زکاۃ دینے کی جگہ کے بیانمیں		
		۴۶۱	بیان میں اُن لوگوں کے کہ جن کو زکاۃ لینی منع ہے۔		

اصطلاحات اہلِ حدیث

صحیح	وُہ حدیث ہے جس کی سند راوی سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک متصل ہو کوئی راوی چھوٹ نہ گیا ہو اور اُس کے سب راوی سچے اور یاد کے پکے ہوں اور اس میں شذوذ (یعنے لوگوں کی روایت کا خلاف) اور علت یعنی پوشیدہ اسباب طعن کے نہ ہوں اور یہ اعلےٰ مرتبہ ہے۔
ضعیف	وُہ حدیث ہے جس کے راویوں میں سے کوئی دروغ گو یا فاسق یا اور کسی طرح سے مطعون ہو۔
حسن	وُہ حدیث ہے جس کے راویوں میں کسی پر تُہمت جھوٹ کی نہ ہوئی ہو نہ شاذ ہو اور وہی الفاظ حدیث کے دُوسری طرح سے بھی مروی ہوں۔ اُس کا رُتبہ صحیح کے رُتبہ سے کم ہے۔
مرفوع	وُہ حدیث ہے جو خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول یا فعل یا مقرر رکھنا ہو۔
متصل	وُہ حدیث ہے جس کی سند برابر ملی ہوئی ہو۔ کوئی راوی جھوٹا نہ ہو۔
مسند	وُہ حدیث ہے جس کے راویوں کے نام مذکور ہوں۔
مشہور	وُہ حدیث ہے کہ خاص اہل حدیث کے نزدیک شائع ہو یعنے اُس کو بہت سے راویوں نے ہر زمانہ میں روایت کیا ہو۔
متواتر	وُہ حدیث ہے کہ اُس کے راوی اس کثرت سے ہوں کہ اُن کا اتفاق جھوٹ پر عادۃً محال ہو۔
موقوف	وُہ قول و فعل ہے جو کسی صحابی سے روایت کیا جاوے خواہ متصل ہو خواہ کوئی راوی چھوٹ گیا ہو۔
مرسل	وُہ حدیث ہے جو تابعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرے کہ آپ نے ایسا کہا یا ایسا کیا۔ یعنے ذکر صحابی کا نہ کرے۔
منقطع	وُہ حدیث ہے جس کی اسناد برابر نہ ہو شروع میں سے یا بیچ میں سے خواہ اُوپر سے کوئی راوی چھوٹ گیا ہو مگر اکثر اُس حدیث کو کہتے ہیں جو تبع تابعی صحابی سے روایت کرے۔
غریب	وُہ حدیث ہے جس کا راوی کسی جگہ روایت میں اکیلا ہو۔ اور اگر ہر زمانہ میں ایک ہی ہوگا تو وُہ فرد کہلاتی ہے
عزیز	وُہ حدیث ہے جس کے راوی کسی جگہ سند میں دو ہو جاویں۔
شاذ	وُہ حدیث ہے جو کوئی ثقہ اور معتبر شخص لوگوں کی روایت کے خلاف بیان کرے۔ اور مقابل اُس کے ہے۔ محفوظ۔
تعطیق	اُس فعل کو کہتے ہیں کہ جس کی اسناد کے شروع میں ایک یا زیادہ راویوں کو چھوڑ دیا جاوے۔
تدلیس	حدیث میں اُس فعل کو کہتے ہیں۔ کہ راوی جس شخص سے روایت کرے۔ اُسے ملاقات کی ہو۔ یا وہ اُسکا

ہمعصر ہو۔ مگر اس سے اس روایت کو سُنا نہ ہو اور ایسے لفظوں سے بیان کرے۔ جس سے یہ وہم ہو۔ کہ سُنا ہُوا کہتا ہے۔

معلّل وہ حدیث ہے۔ کہ ظاہر میں تو عیوب سے پاک معلوم ہوتی ہو۔ مگر اُس میں پوشیدہ سبب طعن کے پائے جاتے ہیں۔

موضوع وہ حدیث ہے جو کسی نے خود بنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا صحابہ کی طرف منسوب کر دی ہو۔

احاد اُس کو کہتے ہیں۔ جس کی روایت میں اس قدر کثرت نہ ہو۔ اور احاد تین قسم ہے۔ مشہور اور عزیز اور غریب۔ اور احاد میں بعضی روایت مقبول ہے اور بعضی مردود۔ اور اگر راوی کی راستی اور صدق معلوم ہووے تو مقبول ورنہ مردود ہے۔

معضل اُس کو کہتے ہیں۔ جس میں دو راوی برابر ساقط ہوں۔

متروک وہ ہے جس کے راوی پر جھوٹ کی تہمت لگی ہو۔

مضطرب وہ ہے جس میں راویوں نے اختلاف کیا ہو۔ سند یا متن میں۔

مدرج وُہ ہے جس میں راویوں نے کچھ اپنا کلام بھی حدیث میں شامل کر دیا ہو۔

مقطوع وُہ ہے جس کی اسناد تابعی تک پہونچے۔

معنعن وُہ ہے جو ایک نے دُوسرے سے بلفظ عن عن روایت کیا ہو۔

منکر وُہ ہے کہ روایت کرے۔ اُس کو راوی ضعیف مخالف اُس کسی کے۔ کہ ضُعف اِس کا کمتر ہووے۔ اور مقابل منکر کے معرُوف ہے۔

تمت

قرآن مجید مترجم

ترجمہ جدیدہ مع تفسیر کامل وجیز از مولوی وحید الزمان صاحب نواب وقار الملک بہادر

یہ ترجمہ جدیدہ ہندوستان بھر میں بے نظیر مانا گیا ہے۔ اس کے متعلق تو ہم کچھ کہیں گے ہی نہیں لکھ کے یہ ترجمہ کس درجہ کا ہے۔ ہوا ہے۔ یہ ترجمہ اس ڈھنگ پر ہوا ہے کہ ترجمہ کی ترجمہ کا ہے۔ لیکن چھپی ہی اتنی بات کے تفسیر بھی ہے۔ اس کے متعلق تو ہم کچھ کہیں گے

قیمت بلا جلد صفحہ کا غذ عمدہ ۱۲ جلد ۱۲ روپیہ

ملنے کا پتہ

کتب بازار رحمانی دیوبند

مرتبہ شیخ عبد الرحمن وحید الرحمن

۹۲۱۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

حمد اور نعت کے بعد جاننا چاہئے کہ جب سے رسم تالیف کتب مسائل اردو زبان کی ملک ہند میں جاری ہوئی تب سے اہل علم نے صدہا چھوٹی بڑی کتابیں مسائل و احکام شرع میں لکھی ہیں لیکن غالب وہ کتابیں موافق و مطابق مذہب حنفیہ کے تالیف ہوتی رہیں اور عمل بالحدیث کے لئے اردو زبان میں آج تک کسی شخص نے بھی ضروری ضروری مسائل حدیث کی کتابوں سے نکال کر کوئی کتاب تالیف نہ کی اسلئے اس مسکین نیاز آگین محی الدین نومسلم تاجر کتب لاہور نے نہایت کوشش اور سعی اور تلاش سے مسائل ضروری کو صحاح ستہ وغیرہ حدیث کی کتابوں سے نکال کر اس کتاب میں درج کر دیا اور نام اسکا اَلْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ فِیْ اِتِّبَاعِ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ رکھا۔ خدا کے فضل سے یہ کتاب ہدایت انتساب حدیث کے مسائل ضروری کے واسطے خاص و عام کیلئے کافی وافی ہے بلکہ جسکے پاس یہ موجود ہوگی اُس کو اکثر کتب حدیث جیسے مشکوٰۃ شریف اور بلوغ المرام و تیسیر الوصول وغیرہ کی حاجت بھی نہیں رہے گی اور اہل علم سے بھی پوچھنا نہیں پڑے گا اور عمدہ سے عمدہ بات اس میں یہ ہے کہ جس کتاب سے جو حدیث اور جو کسی کی عبارت لکھی گئی ہے ان کتابوں کا حوالہ مع پتہ و نشان باب و فصل و صفحہ و نام مطبع و سنہ اس کے حاشیہ پر درج ہے گویا یوں سمجھنا چاہئے کہ جس قدر حدیثیں اس کتاب میں موجود ہیں ان سب حدیثوں کی یہ فہرست بھی ہے۔ اور مطلب بھی اس سے پورا پورا حاصل ہے وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ ؛

لہ یہ آیت سورہ یٰسین کے دوسرے رکوع میں ہے ؛

فصل احکام پانی میں

عَنْ[1] اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَتَوَضَّاُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَۃَ وَھِیَ بِئْرٌ یُلْقٰی فِیْہِ الْحِیَضُ وَلُحُوْمُ الْکِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَاءَ طَھُوْرٌ لَا یُنَجِّسُہٗ شَیْءٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارَقُطْنِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَالَ اَحْمَدُ حَدِیْثُ بِئْرِ بُضَاعَۃَ صَحِیْحٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَبِیْ دَاوٗدَ اِنَّہٗ یُسْتَسْقٰی لَکَ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَۃَ۔ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ بھلا ہم وضو کریں بیر بضاعہ سے اور وہ ایک کنواں ہے کہ اُس میں ڈالے جاتے ہیں حیض کے لتے اور کتوں کے گوشت اور بدبو کی چیزیں تب فرمایا جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک پانی پاک ہے نہیں ناپاک کرتی اُسکو کوئی چیز روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دار قطنی اور بیہقی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہے اور کہا امام احمد نے حدیث بیر بضاعہ کی صحیح ہے اور بیچ ایک روایت ابی داؤد کے یوں ہے تحقیق شان یہ ہے کہ پلایا جاتا ہے آپ کو پانی بیر بضاعہ سے **فائدہ** بیر بضاعہ ایک کنوئیں کا نام ہے جو مدینہ منورہ میں مشہور تھا اور کہا ابو داؤد[2] نے۔ سُنا میں نے قتیبہ بن سعید سے کہا اس نے پوچھا میں نے نگہبان اس کنوئیں کے سے گہرائی اُسکی سے کہا اکثر ہوتا ہے بیچ اسکے پانی زیر ناف تک کہا میں نے جب تھوڑا ہو جائے کہا اس نے موٹی ران تک اور کہا ابو داؤد نے ناپا میں نے بیر بضاعہ کو ساتھ چادر اپنی کے پس ناگہاں چوڑائی اس کی چھ گز[3] تھا اور پوچھا میں نے اس سے کہ کیا بدلی گئی بنا اس کی اس حالت سے کہ تھی پہلے کہا نہیں اور دیکھا میں نے بیچ اس کے پانی بدلے ہوئے رنگ والا قول ابو داؤد کا تمام ہوا اگر کوئی شبہ کرے اس بات پر کہ قول ابو داؤد کا یہ کہ دیکھا میں نے بیچ اس کے پانی بدلے ہوئے رنگ والا مخالف حدیث ابی امامہ باہلی کے ہے تو جواب یہ کہ بدلنا نجاست سے نہ ہوگا یا پیچھے کر بدل گیا ہوگا جسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو پاک کہا تھا اُسوقت متغیر نہ ہوگا اور

---

[1] یہ حدیث رواہ ابو داؤد والنسائی تک مشکوۃ میں باب المیاہ کی دوسری فصل میں ہے اور باقی عبارت اس حدیث کی بلوغ المرام اور مسک الختام شرح بلوغ المرام کے باب الیضاً میں ہو اور یہ روایت از ایستے تک من بیر بضاعۃ ابو داؤد چھاپہ اول دہلی کے میں بجوار ۲۰۲ھ میں چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ میں ہے [2] یہ قول ابو داؤد کے صد الیضاً میں ہے [3] گز شرعی جو بیس انگل چوڑی برابر کا اور انگلی جو چوڑی برابر کی ہوتی ہے۔ نووی شرح صحیح مسلم صد ۲۰۲ اللھم اغفرلی ولوالدی

یہ جو بعضوں نے کہا ہے کہ بیر بضاعہ اس جہت سے پاک تھا کہ وہ جاری تھا طرف باغوں کے پس وہ حکم میں نہر جاری کے ہوا سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ بات بالکل غلط ہے کیونکہ مولوی نذیر حسین صاحب محدث نے [۱] معیار الحق میں لکھا ہے کہ محلے میں ہے کہ راوی اسکا واقدی ہے اور وہ متروک الحدیث ہے اور حدیثیں وضع کیا کرتا تھا کہا یہ نسائی نے اور کہا بیہقی نے کہ واقدی کی حدیث سے حجت نہ پکڑنی چاہئے خاصکر اس حدیث میں کہ مرسل ہے انتہی مختصراً اور کہا ابن حجر نے [۲] تقریب التہذیب میں کہ محمد بن عمر بن واقد اسلمی واقدی مدنی قاضی نزیل بغداد باوجود بہت علم ہونے کے متروک ہے نانویں طبقے سے اور کہا شوکانی نے [۳] فوائد المجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ میں اور شیخ محمد طاہر حنفی نے [۴] مجمع البحار میں کہ کہا نسائی نے چھوٹی حدیثوں کے بنانے والے چار آدمی مشہور ہیں ابن ابی یحیی مدینہ میں اور واقدی بغداد میں اور مکاتب بن سلیمان خراسان میں اور محمد بن سعلوب شام میں اور ملا علی قاری حنفی نے [۵] المصنوع فی الاحادیث الموضوع میں اور شیخ محمد طاہر حنفی نے [۶] مجمع البحار میں لکھا ہے کہ کہا امام شافعی نے کہ کتابیں واقدی کی جھوٹی ہیں [۷] وعن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال انتہینا الی غدیر فاذا فیہ جیفۃ حمار فقال نکففنا عنہ حتی انتہی الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان الماء لا ینجسہ شیء فاستقینا وادرونا وحملنا رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ پہنچے ہم ایک جوہڑ پانی کے پاس پس ناگہاں اس میں ایک گدھا تھا مرا ہوا کہا راوی نے پس پیچھے ہٹے ہم اس سے یہانتک کہ آئے ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس فرمایا آپ نے بیشک پانی نہیں ناپاک کرتی اسکو کوئی چیز پس پی لیا ہم نے اور پلایا اور اٹھا لیا ہم نے روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے [۸] وعن ابی امامۃ الباہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الماء لا ینجسہ شیء الا ما غلب علی ریحہ وطعمہ ولونہ رواہ ابن ماجۃ وضعفہ ابو حاتم و للبیہقی الماء طہور الا ان تغیر ریحہ او طعمہ او لونہ بنجاسۃ تحدث فیہ اور روایت ہے

---

[۱] یہ عبارت معیار الحق چھاپہ لاہور کے صفحہ ۱۳۱ میں ہے [۲] یہ عبارت تقریب التہذیب مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۲۰۹ میں ہے [۳] یہ عبارت فوائد المجموعہ چھاپہ لاہور کے صفحہ ۴۰ میں ہے [۴] یہ عبارت مجمع البحار چھاپہ نولکشور جلد ۲ کے صفحہ ۵۶ میں ہے [۵] یہ عبارت المصنوع فی الاحادیث الموضوع چھاپہ لاہور کے صفحہ ۳۳ میں ہے [۶] یہ عبارت مجمع البحار چھاپہ نولکشور کی جلد ۳ کے صفحہ ۱۰۰ میں ہے [۷] یہ حدیث ابن ماجہ چھاپہ فاروقی اول دہلی کے صفحہ ۲۳ اور بلوغ المرام کے باب المیاہ میں ہے ۔

ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک پانی نہیں ناپاک کرتی اسکو کوئی چیز مگر۔ جب کہ غلبہ کیا جاوے یعنی نجاست غلبہ کرے اسکی بُو پر اور مزہ پر اور رنگ پر روائت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ نے اور ضعیف کہا اس کو ابو حاتم نے اور بیہقی کی روائت میں یوں آیا ہے کہ بیشک پانی پاک کرنیوالا ہے مگر یہ کہ بدل جاوے بُو اسکی یا مزہ اسکا یا رنگ اسکا نجاست سے جو پیدا ہوا اس میں **فائدہ** کہا امام شوکانی نے دراری مضیہ شرح درالبہیہ میں کہ یہ زیادتی استثنا کی بالاتفاق ضعیف ہے لیکن اس مضمون پر اجماع واقع ہے نقل کیا اس کو ابن المنذر نے اور ابن ملقن نے البدر المنیر میں ان زیادتی استثنا سے معلوم ہوا کہ اگر تینوں میں سے ایک بھی کسی چیز نجس کے پڑنے کے سبب سے بدل جاوے تو پانی ناپاک ہو جاتا ہے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ یَکُوْنُ فِی الْفَلَاۃِ مِنَ الْاَرْضِ وَمَا یَنُوْبُہٗ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ اِذَا کَانَ الْمَاءُ قُلَّتَیْنِ لَمْ یَحْمِلِ الْخَبَثَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَفِیْ اُخْرٰی لِاَبِیْ دَاوٗدَ فَاِنَّہٗ لَا یَنْجَسُ وَھٰذَا الْحَدِیْثُ صَحَّحَہُ ابْنُ خُزَیْمَۃَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالدَّارَقُطْنِیُّ وَالْحَاکِمُ اور روائت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا پوچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احوال سے پانی کے کہ ہوتا ہے میدان میں زمین کے اور وہ پانی کہ باری باری آتے ہیں اس پر جانور اور درندے تب فرمایا جسوقت کہ ہو پانی دو قلہ نہیں اٹھاتا ناپاکی کو یعنے ناپاک نہیں ہوتا روائت کیا اس حدیث کو احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے اور دوسری روائت میں ابو داؤد کے یوں ہے کہ بیشک وہ ناپاک نہیں ہوتا اور یہ حدیث صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ اور ابن حبان اور دارقطنی اور حاکم نے **ف** سید محمد نذیر حسین صاحب نے معیار الحق[۵] میں لکھا ہے کہ قلہ حجازی مٹکے کو کہتے ہیں کہ جس میں تخمیناً بقدر اڑھائی مشک کے پانی آتا ہے اور دلیل اسکی یہ ہے کہ حدیث نقل کی ہے امام شافعیؒ نے اپنی مسند میں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کہ پانی ہو بقدر دو قلوں کے ساتھ قلوں موضع ہجر کے وہ تو نجس نہیں ہوتا اور ابن جریج راوی اس حدیث کے کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا قلہ ہجر کو تو اس میں دو مشکیں اور کچھ زیادہ پانی آتا تھا تو کہا امام شافعی نے پس احتیاط اس میں ہے کہ اڑھائی مشکیں ایک قلہ ہجر کے میں مقرر کی جاویں یہ بات

---

[۱] یہ حدیث مابین لا ینجس تک مشکوٰۃ میں باب المیاہ کی دوسری فصل میں ہے اور باقی عبارت اس حدیث کی بلوغ المرام اور منتقی الاحکام شرح بلوغ المرام کے باب الماء میں ہے [۲] یہ عبارت معیار الحق چھاپہ لاہور کے صفحہ ۱۰ میں ہے ۔

بحر الرائق شرح کنز الدقائق پھر اور نیز معیار الحق[1] میں ہے کہ اس حدیث پر عمل ہے امام شافعی اور امام احمد بن محمد بن حنبل اور امام اسحاق اور امام ابو عبید اور امام ابو ثور اور ایک جماعت کا محدثین میں سے اور تمام ائمہ شافعیہ کا سوائے غزالی اور رویانی کے اور صحیح ہوئے ہیں۔ اس حدیث کے امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق اور ابو ثور اور جماعت دوسری اور تصحیح کی ہے اس حدیث کی ابن خزیمہ اور ابن حبان اور دار قطنی اور حاکم نے اور کہا یحییٰ بن معین نے کہ یہہ حدیث خوب پختہ ہے اور کہا بیہقی نے یہہ حدیث موصول الاسناد اور صحیح ہے اور کہا منذری نے کہ اس کی اسناد جید ہے اور اسپر کسی طرح کا غبار نہیں اور کہا ابن ماجہ نے کہ یہ حدیث صحیح ہے انتہیٰ ملخصاً اب اگر کوئی یہ بات کہے کہ حدیث قلتین کو بعض علماء نے مضطرب کہا ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ جن لوگوں نے اسکو مضطرب کہا ہے انکے مقابلین نے دندان شکن جواب بھی انکو دئے ہیں سو جسکو اسبات کا دیکھنا منظور ہو وہ نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار چاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۳۱ میں ہے دیکھ لے تو انشاء اللہ تعالیٰ تشفی ہو جاوے گی اور نیز یہ جو بعض لوگ کہتے ہیں کہ قلتین کی حدیث کے معارض ہیں یہ چار حدیثیں پہلی حدیث دار قطنی[2] نے روائت کی ہے محمد بن سیرین سے کہ تحقیق گرا ایک حبشی زمزم کے کنوئیں میں یعنے پس مر گیا پس حکم کیا ساتھ اسکے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے تو وہ نکالا گیا اور حکم کیا یہ کہ کھینچا جاوے پانی اس کا کہا کہ پس مغلوب کیا انکو ایک چشمی نے کہ آیا رکن کی طرف سے کہا پس حکم کیا ساتھ اسکے تو بند کیا گیا لوہے کی گرزوں وغیرہ سے یہانتک کہ کھینچ ڈالا پانی اس کا پس جب کھینچ چکے اسکو جاری ہو گیا وہ چشمہ ان کے اوپر دوسری[3] حدیث ابن ابی شیبہ نے روائت کی اپنے مصنف میں کہ حدیث کی ہمکو عبد اللہ بن قوام نے سعید بن ابی عروبہ سے اُس نے قتادہ[4] سے اُس نے ابن عباسؓ سے کہ تحقیق گر پڑا ایک زنگی چاہ زمزم میں پس مر گیا پس اُتارا گیا طرف اُس کے ایک آدمی پھر کہا (یعنے ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما نے) کھینچو جو کچھ ہے اس میں پانی جواب ان دونوں حدیثوں کا تین طرح پر ہے اوّل یہ کہ یہ دونوں حدیثیں منقطع ہیں لائق حجت پکڑنے کے نہیں کیونکہ راوی حدیث اوّل کا تو ابن عباسؓ سے ابن سیرین ہے اور حدیث دوسری کا قتادہ اور ان دونوں کو ابن عباسؓ سے ملاقات نہیں چنانچہ کہا بیہقی[5] نے سنن

---

[1] یہ عبارت معیار الحق چاپہ لاہور کے صفحہ ۱۳۰ میں ہے [2] یہ حدیث فتح القدیر شرح ہدایہ چاپہ نولکشور کے جلد اول صفحہ ۳۱ میں ہے
[3] یہ حدیث عینی شرح ہدایہ چاپہ نولکشور کے صفحہ ۲۵۳ میں ہے [4] یہ عبارت معیار الحق چاپہ لاہور کے صفحہ ۱۳۰ میں ہے

کبرے میں فَاِنَّهُمَا لَمْ یَلْقَیَا ابْنَ عَبَّاسٍ لَمْ یَسْمَعَا مِنْهُ یعنے ابن سیرین اور قتادہ ان دونوں کو ابن عباسؓ سے ملاقات نہیں ہوئی اور نہ (اُنہوں نے) اس سے سُنا ہے اور بیہقی نے سنن کبریٰ میں قَالَ الزَّعْفَرَانِیُّ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِیُّ لَا نَعْرِفُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَرْنَ زَمْزَمَ عِنْدَنَا مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا یعنے کہا زعفرانی نے کہ کہا ابوعبداللہ شافعی نے نہیں پہچانتے ہم اس روائت کو ابن عباس سے حالانکہ زمزم ہمارے پاس ہے نہیں سنی ہم نے یہ روائت اور کہا شیخ سلام اللہ حنفی مرحوم نے محلی شرح موطا امام مالک میں وَقَدْ رَوَی ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ حَبَشِیًّا وَقَعَ فِیْ زَمْزَمَ فَمَاتَ فَاُنْزِلَ اِلَیْهِ رَجُلٌ قَالَ اَخْرِجُوْا مَا فِیْهَا مِنْ مَّاءٍ وَّهٰذَا مُنْقَطِعٌ یعنے اور تحقیق روائت کی ابن ابی شیبہ نے اُس نے روائت کی قتادہؓ سے اُس نے ابن عباسؓ سے کہ تحقیق ایک حبشی گرا چاہ زمزم میں پس مرگیا پس اتارا گیا طرف اسکی ایک مرد پس نکالا اُس نے اُسکو پس کہا ابن عباسؓ نے نکالو وہ جو بیچ اس کنوئیں کے ہے پانی اور یہ حدیث منقطع ہے ف منقطع وہ حدیث ہے جسکی اسناد برابر نہ ہو شروع میں سے یا بیچ میں سے خواہ اوپر سے کوئی راوی چھوٹ گیا ہو اور شیخ ابن ہمام حنفی نے فتح القدیر میں بعد نقل کرنے روائت محمد بن سیرین کے لکھا ہے وَهُوَ مُرْسَلٌ فَاِنَّ ابْنَ سِیْرِیْنَ لَمْ یَرَ ابْنَ عَبَّاسٍ یعنی وہ مرسل ہے کیونکہ محمد بن سیرین (جو کہ عبداللہ بن عباسؓ سے روائت کرتا ہے) اس نے عبداللہ بن عباسؓ کو نہیں دیکھا اور کہا شیخ محمد طاہر حنفی نے مجمع البحار میں وَمَا رَوَی ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ اَنَّ زَنْجِیًّا وَقَعَ فِیْ بِئْرِ زَمْزَمَ فَاُمِرَ بِنَزْحِ الْمَاءِ ضَعَّفَهَا الْبَیْهَقِیُّ وَرُوِیَ عَنْ سُفْیَانَ بْنِ عُیَیْنَةَ قَالَ اَنَا بِمَكَّةَ سَبْعِیْنَ سَنَةً لَمْ اَرَ اَحَدًا صَغِیْرًا وَّلَا كَبِیْرًا یَعْرِفُ حَدِیْثَ الزَّنْجِیِّ یعنی جو کہ روائت کی ہے ابن ابی شیبہ نے کہ تحقیق زنگی گرا چاہ زمزم میں پس حکم کیا ساتھ نکالنے تمام پانی کے ضعیف کہا اسکو بیہقی نے اور روائت کی گئی ہے سفیان بن عینیہ سے کہا میں مکہ میں ستر برس رہا نہ دیکھا میں نے کبھو کسی چھوٹے یا بڑے کو کہ پہچانتا ہو حدیث زنگی کی دوم کتاب دارقطنی اور مصنف ابن ابی شیبہ یہ دونوں کتابیں طبقہ ثالثہ کی ہیں اور روائت طبقہ ثالثہ کی کتاب کی اس قسم کی نہیں ہوتی ہے کہ حدیث صحیح مرفوع کا مقابلہ کرسکے اور لائق حجت کے سمجھی جاوے اور بیان اسکا قریب آویگا انشاء اللہ تعالےٰ

ل یہ عبارت معیار الحق چھاپہ لاہور کے صفحہ ۳۰ میں ہے ۲ یہ عبارت معیار الحق چھاپہ ایضاً کے صفحہ ۳۱ میں ہے ۳ یہ عبارت فتح القدیر شرح ہدایہ چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۲۲ میں ہے ۴ یہ عبارت مجمع البحار چھاپہ نولکشور کی جلد سوم کے صفحہ ۳۳ میں ہے

سوم اس باب میں جس قدر حدیثیں آئی ہیں سب موقوف ہی ہیں یعنی صحابہ ہی کے قول ہیں مرفوع یعنی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ایک بھی نہیں ہے اور صحابی کا خواہ قول ہو خواہ فعل لائق حجت پکڑنے کے نہیں ہوتا اور بیان اسکا بھی قریب آویگا **تیسری** حدیث بیہقی[۵۱] نے بیچ کتاب معرفت کے روایت کی طریق ابن لہیعہ سے اس نے عمرو بن دینار سے کہ تحقیق ایک زنگی گر پڑا چاہ زمزم میں پس مرگیا پس حکم کیا ساتھ اس کے ابن عباسؓ نے یہانتک کہ نہ باقی رہی بیچ اسکے کوئی چیز سو جواب اسکا بھی تین طرحہ ہے **اول** یہ کہ یہ حدیث ضعیف ہے لائق حجت پکڑنے کے نہیں اسلئے کہ اسکے راویوں میں راوی ابن لہیعہ ضعیف ہے چنانچہ کہا **ترمذی**[۵۲] نے اپنی جامع میں بیچ باب زکوۃ زیور کے بعد حدیث عمرو بن شعیب کے کہ ابن لہیعہ ضعیف ہے اور کہا شوکانی نے **نیل الاوطار**[۵۳] میں بیچ باب سلام دینے امام کے جبکہ بیٹھے منبر پر بعد حدیث جابرؓ کے کہ ابن لہیعہ ضعیف ہے اور کہا ابن حجر نے **تقریب التہذیب**[۵۴] میں کہ ابن لہیعہ سچا ہے ساتویں طبقہ سے مگر غلط ہوگیا حافظہ اسکا بعد جلنے کتابوں اسکی کے **دوم** کتاب بیہقی کی کہ جسکی یہ حدیث ہے طبقہ ثالثہ کی کتاب ہے اور حدیث طبقہ ثالثہ کی کتاب کی اس قسم کی نہیں ہوتی ہے کہ حدیث صحیح مرفوع کا مقابلہ کرسکے اور بیان اسکا قریب آنیوالا ہے **سوم** یہ حدیث موقوف ہے یعنی صحابی کا قول ہے اور صحابی کا خواہ قول ہو خواہ فعل مرفوع حدیث کے مقابلہ میں حجت نہیں ہوسکتا اور بیان اس کا بھی قریب آتا ہے **چوتھی** حدیث **طحاوی**[۵۵] نے روایت کی ہے عطاء سے کہ کہا عطاء نے کہ ایک حبشی گر پڑا (چاہ) زمزم میں پس مرگیا پس حکم کیا عبداللہ بن زبیرؓ نے پس کھینچا گیا پانی اسکا پس ہوگیا پانی اس کا ایسا کہ ٹوٹتا ہی نہ تھا پس جب دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ ایک چشمہ ہے کہ جاری ہے حجر اسود کیطرف سے پس کہا ابن زبیر نے کہ کفائت کرتا ہے تم کو (یعنے اب اس میں سے پانی کھینچنے کی حاجت نہیں ہے) سو جواب اسکا تین طرح پر ہے **اول** یہ کہ علماء کو اس قصہ کی ثبوت ہی میں کلام ہے چنانچہ کہا **بیہقی**[۵۶] نے **سنن کبری** میں وَاَخْبَرَنَا اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ الْحَافِظُ نَا اَبُوالْوَلِيْدِ الْفَقِيْهُ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ شِيْرَوَيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا قُدَامَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ اَنَا بِمَكَّةَ مُنْذُ سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَمْ اَرَ اَحَدًا اَصْغَرَ اَوْ لَا اَبْيَنَ لَيْسَ يَعْرِفُ

---

۵۱ یہ حدیث عینی شرح ہدایہ چاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۵۳ میں ہے ۵۲ یہ مضمون ترمذی چاپہ نولکشور کے صفحہ ۱۵ میں ہے
۵۳ یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کے جلد تیسری کے صفحہ ۱۳۱ میں ہے ۵۴ یہ مضمون تقریب التہذیب مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۴۱ میں ہے ۵۵ یہ حدیث فتح القدیر شرح ہدایہ چاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۱۳۱ میں ہے ۵۶ یہ عبارت صیارالحق چاپہ لاہور کے صفحہ ۱۲۳ میں ہے ۔

حدیث الزنجی الذی قالوا انہ وقع فی زمزم ما سمعت احدا یقول بزمزم یعنے اور خبر کی ہمکو ابوعبداللہ حافظ رح نے (اس نے کہا) حدیث کی ہمکو ابوالولید فقیہ نے (کہا اس نے) حدیث کی ہمکو عبداللہ بن شیرویہ نے اُس نے کہا سنا میں نے ابا قدامہ سے کہ کہتا تھا سنا میں نے سفیان بن عیینہ سے کہ کہتے تھے کہ میں ستر برس رہا (لیکن) نہ دیکھا میں نے (کبھی کسی چھوٹے یا بڑے کو کہ پیچانتا ہو حدیث زنگی کی یہ جو لوگوں نے کہا کہ تحقیق گرا زنگی (حبشی) زمزم میں نہیں سنا ہم نے کسی سے کہ کہتا ہو نکالا گیا ہو تمام پانی زمزم کا اور کہا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے حجۃ اللہ البالغہ میں[1] وقد اطال القوم فی فروع موت الحیوان فی البیر والعشر فی العشر والماء الجاری ولیس فی کل ذالک حدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم البتہ واما الآثار المنقولۃ عن الصحابۃ والتابعین کاثر ابن الزبیر فی الزنجی وعلی رضی اللہ عنہ فی الفارۃ والنخعی والشعبی فی نحو السنور فلیست مما یشھد لہ المحدثون بالصحۃ ولا مما اتفق علیہ جمھور اھل القرون الاولی وعلی تقدیر صحتھا یمکن ان یکون ذالک تطییبا للقلوب وتنظیفا للماء لا من جھۃ الوجوب الشرعی کما ذکر فی کتب الفقہ الکبیرۃ ودون نفی ھذا الاحتمال خرط القتاد وبالجملۃ فلیس فی ھذا الباب شئ یعتد بہ ویجب العمل علیہ وحدیث القلتین اثبت من ذالک کلہ بغیر شبھۃ یعنے اور تحقیق بڑی بحث کی ہو قوموں نے بیچ جزئیات کوئیں میں مرجانے حیوانوں کے اور وہ دردہ اور پانی جاری کے اور اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کوئی) حدیث بھی نہیں ہو اور وہ اثار جو صحابہ اور تابعین سے منقول ہیں جیسے اثر عبداللہ بن زبیر کا زنجی کے باب میں اور اثر حضرت علی کا چوہے کے باب میں اور اثر نخعی اور شعبی کا بلی کے باب میں سو یہ آثار ایسے نہیں جنکی صحت پر محدثوں نے گواہی دی ہو اور نہ پہلے قرن کے لوگ اُپر متفق ہوئے ہیں اور بر تقدیر صحت ان آثار کی ہوسکتا ہے کہ وہ زمزم کا کھینچنا دلی صفائی کیلئے اور پانی کے اُجلے رہنے کیواسطے ہووے نہ حکم شرعی کے طور پر۔ چنانچہ یہی مالکی مذہب کی فقہ میں مذکور ہے اور سوا اس احتمال کے اور کچھ کہنا دشوار ہے حاصل کلام کا اس باب میں کوئی ایسی روائت نہیں جسپر اعتماد کیا جاوے اور حدیث قلتین کی خوب ثابت ہے بلاشبہ دوم شرح معانی الآثار طحاوی کی جسکی یہ حدیث ہے اس قسم کی کتاب نہیں کہ اوسکی حدیثوں پر اعتماد کیا جاوے اور لائق عمل کے سمجھا جاوے اس لئے کہ اکثر حدیثیں اس کی اسناد کی جہت سے مجروح ہیں چنانچہ کہا فاضل اجل حافظ حاجی ابوالحسنات محمد عبدالحی صاحب لکھنوی رح نے

---

[1] یہ عبارت حجۃ اللہ البالغہ چھاپہ بریلی کے صفحہ ۱۸۹ و صفحہ ۱۹۰ میں ہے۔ ۱۲

الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ[1] میں وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْحَلِیْمِ بْنِ تَیْمِیَّةَ فِیْ مِنْهَاجِ السُّنَّةِ فِیْ بَحْثِ حَدِیْثِ رَدِّ الشَّمْسِ اَلطَّحَاوِیُّ لَیْسَتْ عَادَتُهٗ نَقْدَ الْحَدِیْثِ كَنَقْدِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَلِهٰذَا رَوٰی فِیْ شَرْحِ مَعَانِی الْاٰثَارِ الْاَحَادِیْثَ الْمُخْتَلِفَةَ وَاِنَّمَا یُرَجِّحُ مِنْهَا فِی الْغَالِبِ مِنْ جِهَةِ الْقِیَاسِ الَّذِیْ یَرٰی اَنَّهٗ حُجَّةٌ وَیَكُوْنُ اَكْثَرُ هٰذِهِ الْحُجَجِ مَجْرُوْحًا مِنْ جِهَةِ الْاِسْنَادِ وَلَا یَثْبُتُ فَاِنَّهٗ لَمْ یَكُنْ لَهٗ مَعْرِفَةٌ بِالْاِسْنَادِ كَمَعْرِفَةِ اَهْلِ الْعِلْمِ بِهٖ وَاِنْ كَانَ كَثِیْرَ الْحَدِیْثِ فَقِیْهًا عَالِمًا یعنے کہا احمد بن عبد الحلیم بن تیمیہ نے منہاج السنہ میں بحث حدیث رد الشمس کے جسطرح سے کہ اہل علم حدیثوں کو کھرا کرتے ہیں طحاوی کی ویسی عادت نہیں (یعنی طحاوی اپنی کتاب کی حدیثوں کی صحت ضعف ٹھیک نہیں بتلاتا) اور یہی باعث ہے کہ اپنی کتاب شرح معانی الآثار میں مختلف حدیثیں روایت کرتا ہے اور جس روایت کو وہ ترجیح دیتا ہو غالب اپنے قیاس ہی سے ترجیح دیتا ہو کیونکہ وہ قیاس کو اپنے نزدیک حجت سمجھتا ہے اور اسکی اکثر حدیثیں سناد کی جہت سے مجروح ہی ہوتی ہیں اور نہیں ہیں ثابت (اور وجہ اسکی یہ ہے) جسطرح سے اہل علم حدیثوں کی صحت اور ضعف کا حال پہچانتے ہیں وہ نہیں پہچانتا اگرچہ فقیہ عالم ہے اور بہت حدیثیں روایت کرتا ہے سوم شرح معانی الآثار طحاویؒ کہ اسکی یہ حدیث ہے طبقہ ثالثہ کی کتاب ہے اور حدیث طبقہ ثالثہ کی کتاب کی اس قسم کی نہیں ہوتی ہے کہ اسکی حدیثوں پر اعتماد کیا جاوے اور لائق عمل کے سمجھا جاوے چنانچہ کہا شاہ عبد العزیز دہلوی نے عجالہ نافعہ[2] میں وطبقہ ثالثہ احادیثہ کہ جماعۃ از علمائے متقدمین بر زبان بخاری و مسلم یا معاصرین آنہا در تصانیف خود روایت کردہ اند التزام صحت نمودہ و کتب آنہا در شہرت و قبول در مرتبہ طبقہ اولی و ثانیہ نرسیدہ ہر چند مصنفین آں کتب موصوف بودند بتبحر در علوم حدیث و وثوق و عدالت و ضبط احادیث صحیح و حسن ضعیف بلکہ متہم بالوضع نیز دراں کتب یافتہ می شود و رجال آں کتب بعضے موصوف بعدالت اند و بعضے مستور و بعضے مجہول و اکثر آں حدیث معمول بہ نزد فقہا نہ شدہ اند بلکہ اجماع برخلاف آنہا منعقد گشتہ چہارم یہ حدیث بھی موقوف ہے یعنے قول صحابی کا ہے اور صحابی کا خواہ قول ہو خواہ فعل مقابلہ میں حدیث صحیح مرفوع کے قابل حجت اور لائق اعتبار کے نہیں ہوتا چنانچہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں[3] وَقَدْ تَقَرَّرَ اَنَّ اَقْوَالَ الصَّحَابَةِ

[1] یہ عبارت الفوائد البہیہ چھاپہ مصطفائی کے صفحہ میں ہے [2] یہ عبارت عجالہ نافعہ چھاپہ لاہور کے صفحہ سے ہے
[3] یہ عبارت نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد چار کے صفحہ ۲۴۰ میں ہے

وَاَقُوْلُ لَهُمْ لَا حُجَّةَ فِيْهَا یعنے اور تحقیق ثابت ہُوا ہے کہ تحقیق فعل صحابہ کے اور قول انکے نہیں ہے حجت بیچ ان کے اور کہا شیخ محمد طاہر حنفی رحمہ نے مجمع[1] البحار میں وَالْمَوْقُوْفُ مَا رُوِیَ عَنِ الصَّحَابِیِّ مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ مُتَّصِلٍ اَوْ مُنْقَطِعٍ وَهُوَ لَیْسَ بِحُجَّةٍ یعنے موقوف وہ ہے جو روائت کی جاوے صحابی سے مطلق قول ہو یا فعل نہیں ہے حجت اور جامع[2] ترمذی کے مقدمہ میں لکھا ہے مَا رُوِیَ عَنِ الصَّحَابِیِّ مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ مُتَّصِلًا کَانَ اَوْ مُنْقَطِعًا وَهُوَ لَیْسَ بِحُجَّةٍ عَلَی الْاَصَحِّ یعنے جو روائت کی جاوے صحابی سے قول یا فعل متصل ہو یا منقطع اور وہ نہیں ہے حجت اوپر (مذہب) صحیح کے اور کہا نووی[3] نے صحیح مسلم کے مقدمہ میں فِیْهِ قَوْلَانِ لِلشَّافِعِیِّ وَهُمَا مَشْهُوْرَانِ الصَّحِیْحُ الْجَدِیْدُ اَنَّهٗ لَیْسَ بِحُجَّةٍ یعنے بیچ اسکے دو قول ہیں امام شافعی رح سے اور وہ دونوں مشہور ہیں صحیح جدید یہ ہے کہ تحقیق وہ (یعنے قول اور فعل صحابی کا) نہیں ہے حجت وَعَنْ[4] اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَآءِ الدَّآئِمِ الَّذِیْ لَا یَجْرِیْ ثُمَّ یَغْتَسِلُ فِیْهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا یَغْتَسِلُ اَحَدُکُمْ فِی الْمَآءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ قَالُوْا کَیْفَ یَفْعَلُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ یَتَنَاوَلُ تَنَاوُلًا اور روائت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ پیشاب کرے ایک تمہارا بیچ پانی ٹھہرے ہوئے کے جو کہ نہیں بہتا پھر غسل کرے اس میں (یعنے دور ہے عاقل سے کہ جس پانی میں پیشاب کرے پھر اس میں نہاوے) روائت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اور ایک روائت مسلم کی میں ہے فرمایا کہ نہ نہاوے ایک تمہارا پانی ٹھیرے ہُوئے میں اس حالت میں کہ وہ جُنبی ہو کہا لوگوں نے کہ کس طرح کرے اے ابوہریرہ کہا لیوے اس میں سے لیتا کر (یعنے چلو لیکر باہر پانی کے نہاوے)

ف فائدہ مراد پانی سے یہاں پانی قلیل ہے کیوں کہ اگر کثیر ہو تو حکم جاری کا رکھتا ہے اور پیشاب وغیرہ سے نجس نہیں ہوتا اور نہانا اس میں جائز ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اگرچہ پانی بہت ہی ہو تو بھی اسمیں پیشاب کرنا خوب نہیں اور یہ جو کہا ابوہریرہؓ نے کہ لیوے پانی اٹھا کر اس سے معلوم ہُوا کہ اگر جُنبی غسل کیلئے پانی لینے کیواسطے ہاتھہ ناپاک اپنا اس میں ڈوباوے تو پانی مستعمل نہ ہوگا

---

[1] یہ عبارت مجمع البحار چاپہ نولکشور کے جلد تیسری خاتمۃ الکتاب کے صفحہ ۵۰۰ میں ہے [2] یہ عبارت مقدمہ جامع ترمذی چاپہ نولکشور کے صفحہ ۳ میں ہے [3] یہ عبارت صحیح مسلم کے چاپہ نولکشور کے صفحہ ۳ میں ہے [4] یہ حدیث مشکوۃ میں باب احکام المیاہ کی پہلی فصل میں ہے ؛

وَعَنْ[۱] اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْحِیَاضِ الَّتِیْ بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ تَرِدُھَا السِّبَاعُ وَالْکِلَابُ وَالْحُمُرُ وَعَنِ الطَّھَارَۃِ مِنْھَا فَقَالَ لَھَا مَا حَمَلَتْ فِیْ بُطُوْنِھَا وَلَنَا مَا غَبَرَ طَھُوْرٌ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روائت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوال کئے گئے حوضوں سے کہ درمیان مکہ اور مدینہ کے ہیں کہ وارد ہوتے ہیں اُنپر درندے اور کتے اور گدھے اور طہارت کرنے سے اُن سے (یعنی انکے پانی کا حال پوچھا) آیا طہارت ہوجاتی ہے اس سے کہ نہیں) پس فرمایا واسطے درندوں کے ہے وہ چیز کہ اٹھایا انہوں نے پیٹوں اپنے میں اور ہمارے لئے ہے وہ چیز کہ چھوڑی پاک کرنیوالی ہے روائت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ نے

فصل (پائخانے اور پیشاب کے آداب میں)۔ پائخانے میں جانے اور نکلنے کے وقت دعاؤں کے پڑھنے کے بیان میں۔

عَنْ[۲] اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روائت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ داخل ہوتے پائخانہ میں فرماتے یا الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے ناپاک جنوں سے اور ناپاک جنیوں سے روائت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے ف[۳] ابوداؤد اور ابن ماجہ میں زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روائت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ پائخانے جن اور شیاطین کے حاضر ہونے کی جگہ ہے پھر جب آوے کوئی تم میں سے پاخانے کو پھر چاہئے کہ کہے اعوذ باللہ من الخبث والخبائث۔

وَعَنْ[۴] اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روائت ہے حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلتے پائخانے سے فرماتے سب تعریف اللہ کو ہے جس نے دور کیا مجھ سے ایذا کو اور صحت دی مجھکو روائت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ نے ف[۵] کہا شوکانی نے شرح درالبہیہ میں کہ اسناد اسکی صالح ہے اور مثل اسکی روائت کی نسائی اور ابن سنی نے ابی ذر

---

[۱] یہ حدیث ابن ماجہ چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۳۱ میں ہے [۲] یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب آداب الخلا کی پہلی فصل میں ہے [۳] یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب ایضاً دوسری فصل میں ہے [۴] یہ حدیث ابن ماجہ چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۳۱ میں ہے [۵] یہ مضمون روضۃ الندیہ مطبوعہ مطبع علوی علی بخش خان کے صفحہ ۱۶ میں ہے

کی حدیث سے اور اشارہ کیا سیوطیؒ نے واسطے صحت اسکی کے وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَصَحَّحَهُ أَبُو حَاتِمٍ وَالْحَاكِمُ اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلتے پائخانے سے۔ فرماتے غفرانک یعنی الٰہی تیری بخشش چاہتا ہوں روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور صحیح کہا اس حدیث کو ابوحاتم اور حاکم نے ف کہا شوکانیؒ نے شرح درالبہیہ میں کہ صحیح کہا اس حدیث کو ابن حبان اور ابن خزیمہ اور حاکم نے پائخانہ اور پیشاب کرنیکے وقت قبلہ کیطرف منہہ یا پیٹھ کرکے بیٹھنے اور گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنیکی ممانعت کے بیان مین عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا الْحَدِيثُ فِي الصَّحْرَاءِ أَمَّا فِي الْبُنْيَانِ فَلَا بَأْسَ لِمَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ ارْتَقَيْتُ فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِي فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جاؤ تم پائخانہ مین پس نہ منہہ کرو قبلہ کیطرف اور نہ پیٹھ دو اسکو ولیکن مشرق کیطرف یا مغرب کی روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے کہا شیخ امام محی السنہ نے رحمت کرے انکو اللہ تعالیٰ یہ حدیث یعنے حکم اسکا بیچ جنگل کے ہے لیکن بیچ عمارتوں کے مضائقہ نہیں اسواسطے کہ روایت کیگئی ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا چڑہا مین اوپر گہر حفصہ کے واسطے بعض کام اپنے کے پس دیکہا مینے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پائخانہ پھرتے تھے پیٹھ دی ہوئی قبلہ کو سامنے شام کے روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے ف پائخانہ پھرنے کیوقت مشرق اور مغرب کیطرف پیٹھ یا منہہ کرکے بیٹھنے کیواسطے خاص مدینہ والوں کو فرمایا ہے اسلئے کہ قبلہ مدینہ کا جنوبی ہے اور اس ملک کے رہنے والوں کا قبلہ مغرب ہے پس مدینہ والوں کو جنوب اور شمال کیطرف پیٹھ یا منہہ کرکے پائخانہ کیواسطے بیٹھنا منع ہے اور اس ملک کے رہنے والوں کو مشرق اور مغرب کیطرف

---

۱ یہ حدیث مشکوۃ مین باب اداب الخلاء کی دوسری فصل مین ہے ۲ یہ مضمون روضۃ الندیہ مطبوعہ مطبع علوی لکھنؤ کے صفحہ مین ہے ۳ یہ حدیث مشکوۃ مین باب آداب الخلاء کے پہلے فصل مین ہے ۱۲

پیٹھہ یا مونہہ کرکے پائخانہ کیواسطے بیٹھنا منع ہے لیکن یہ حکم جنگل کیلئے ہے گھروں کیلئے نہیں گھروں میں قبلہ کیطرف پیٹھہ یا مونہہ کرکے پائخانہ پھرنا درست ہے اور ترمذی[۵] میں روائت ہی جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مونہہ کرنے کو قبلہ کی طرف پیشاب کے وقت پھر دیکھا میں نے آپکی وفات سے ایک برس پیشتر مونہہ کرتے ہوئے انکو ف کہا ترمذی نے اس باب میں ابی قتادہ اور حضرت عائشہ صدیقہ اور عمار رضی اللہ عنہم سے بھی روائت ہی اور حدیث جابرؓ کی اس باب میں حسن ہی غریب ہے اور ابوداؤد[۵۲] میں روائت ہی مروان اصغر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ دیکھا میں نے عبداللہ بن عمرؓ کو کہ بٹھایا انہوں نے اونٹ اپنا سامنے قبلہ کے پھر بیٹھے پیشاب کیا طرف اسکی پس کہا میں نے اے ابوعبدالرحمن کیا نہیں منع کیا گیا اس سے کہا نہیں بلکہ سوا اسکے نہیں کہ منع کیا گیا ہے اس سے بیچ جنگل کے پس جبوقت کہ ہو درمیان تیرے اور درمیان قبلہ کے کوئی چیز کہ پردہ کرے تجھکو پھر کچھہ مضائقہ نہیں ف کہا شوکانی[۵۳] نے نیل الاوطار میں کہ کہا حافظ (یعنے ابن حجر نے) فتح الباری میں کہ روائت کیا اس حدیث کو ابوداؤد اور حاکم نے ساتھہ اسناد حسن کے وَعَنْ[۵۴] سَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَہَانَا یَعْنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃَ لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِیَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَۃِ اَحْجَارٍ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِیَ بِرَجِیْعٍ اَوْ بِعَظْمٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روائت ہے سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اس نے کہ منع کیا ہمکو یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ منہہ کریں ہم قبلہ کی طرف پائخانہ اور پیشاب کرنے کیوقت اور منع فرمایا کہ استنجا کریں ہم داہنے ہاتھہ سے اور یہ کہ استنجا کریں ہم کم تین پتھر سے اور یہ کہ استنجا کریں ہم سرگین اور استخوان سے روائت کیا اسکو مسلم نے ف پائخانہ پھرنے کے بعد تین ڈھیلے لینا افضل ہی اگر دو پر یا ایک پر بھی اکتفا کرے تب بھی جائز ہی کیونکہ صحیح بخاری[۵۵] میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روائت ہے کہ کہا اس نے پائخانہ کو گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حکم کیا مجھکو کہ تین پتھر لاؤں حضرتؐ کیواسطے پھر مجھکو دو پتھر اور ایک سرگین ملا پھر لایا میں حضرتؐ کے پاس پھر لے لئے دونوں پتھر اور پھینکدیا سرگین اور ابوداؤد[۵۶] اور ابن ماجہ اور دارمی میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روائت

---

[۵] یہ حدیث ترمذی چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۴ میں ہی [۵۲] یہ حدیث مشکوۃ کے باب آداب الخلاء کی تیسری فصل میں ہی [۵۳] یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۹۰ میں ہی [۵۴] یہ حدیث مشکوۃ باب آداب الخلاء کے پہلی فصل میں ہے۔
[۵۵] یہ حدیث صحیح بخاری چھاپہ یہ مرتبہ کے صفحہ ۲۷ میں ہے ۔
[۵۶] یہ حدیث مشکوۃ میں باب آداب الخلا کی دوسری فصل میں ہے ۔

ہے کہا کہ فرمایا رسُول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ استنجا کرے پس چاہیئے کہ لیوے ڈھیلے طاق جس نے یہ کیا پس تحقیق یہ اچھا کیا اور جس نے نہیں کیا پس نہیں گناہ ف کہا شوکانی رح نے نیل الاوطار میں کہ کہا حافظ (یعنی ابن حجر رح) نے فتح الباری میں کہ اس حدیث میں یہ زیادتی یعنی جس نے نہیں کیا پس نہیں گناہ اسناد اسکی حسن ہے اور سرگین اور استخوان خوراک ہے جنوں کی اسلئے ان دونوں چیزوں سے استنجا کرنا منع ہے چنانچہ ابو داؤد اور ترمذی میں روائت ہے ابن مسعود رض سے کہا فرمایا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استنجا نہ کرو۔ گوبر اور ہڈی سے پس تحقیق وہ توشہ ہے تمہارے بھائیوں کا جنوں میں سے اور لفظ ترمذی کے ہیں اور دار قطنی نے روائت کی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ہڈی اور لید یہ دونوں نہیں پاک کرتے (یعنی اگر ان دونوں سے استنجا کرے تو پاکی حاصل نہیں ہوتی) لوگوں کے راستے میں اور سایہ اور نہانے کی جگہ میں پائخانہ اور پیشاب کرنیکی ممانعت کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا اللَّاعِنَیْنِ قَالُوْا وَمَا اللَّاعِنَانِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الَّذِیْ یَتَخَلّٰی فِیْ طَرِیْقِ النَّاسِ اَوْ فِیْ ظِلِّھِمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روائت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسُول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم دو چیزوں سے کہ سبب لعنت کا ہیں عرض کیا صحابہ نے کیا ہیں وہ دو لعنت کی چیزیں یا رسُول اللہ فرمایا کہ پائخانہ کرنا لوگوں کے راستہ میں یا انکے سایہ میں روائت کیا اس حدیث کو مسلم نے ف ابو داؤد اور ابن ماجہ میں معاذ رض سے روائت ہے کہ کہا فرمایا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم سببوں لعنت کے سے کہ تین چیزیں ہیں یہ کہ پائخانہ پھرنا اور پیشاب کرنا گھاٹوں پر اور راہ میں اور نیچے سائے کے ف کہا شوکانی رح نے نیل اوطار میں اور روائت کیا اسکو حاکم نے اور صحیح کہا اسکو ابن سکن نے

سوراخ میں اور غسل خانہ میں پیشاب کرنے کی ممانعت کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِیْ جُحْرٍ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ روائت ہے عبداللہ بن سرجس رض سے کہ کہا فرمایا رسُول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ پیشاب کرے ایک تمہارا سوراخ میں روائت کیا اس حدیث کو ابو داؤد اور نسائی نے ف کہا شوکانی رح نے نیل الاوطار میں کہ صحیح کہا اس حدیث

ل یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۹۰ میں ہے ۲ یہ حدیث ابو داؤد چھاپہ اول ہلی کے صفحہ ۳ میں اور ترمذی چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۱۱ میں ہے ۳ یہ حدیث نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۹۲ میں ہے ۴ یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب آداب الخلاء کی پہلی فصل میں ہے ۵ یہ حدیث مشکوٰۃ کے باب ایضاً کی دوسری فصل میں ہے ۶ یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۹۰ میں ہے ۷ یہ حدیث مشکوٰۃ کے باب آداب الخلاء کی دوسری فصل میں ہے ۸ یہ مضمون نیل الاوطار

کو ابن خزیمہ اور ابن سکن نے اور ابو داؤد[۱] اور ترمذی اور نسائی میں عبد اللہ بن مغفل رض سے روائت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیشاب کرے ایک تمہارا بیچ غسل خانہ اپنے کے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **پیشاب کرنے کیوقت داہنے ہاتھہ سے نازا پکڑنے اور داہنے ہاتھہ سے پائخانہ میں ڈھیلے پونچھنے اور برتن میں سانس چھوڑنی کی ممانعت کے بیان میں عَنْ** اَبِیْ[۲] قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَمَسَّنَّ اَحَدُکُمْ ذَکَرَہٗ بِیَمِیْنِہٖ وَھُوَ یَبُوْلُ وَلَا یَتَمَسَّحْ مِنَ الْخَلَاءِ بِیَمِیْنِہٖ وَلَا یَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ روائت ہے ابی قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی ہرگز نہ پکڑے اپنا ناز اپنے داہنے ہاتھہ سے پیشاب کرتے اور نہ داہنے ہاتھہ سے پائخانہ میں ڈھیلے پونچھے اور نہ سانس چھوڑے برتن میں۔ روائت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اور لفظ مسلم کے ہیں **پائخانہ پھرنے کیوقت زمین کے نزدیک ہونیسے پہلے اپنا ستر ننگا کرنی اور پائخانہ پھرنے کی حالت میں دو آدمیوں کے آپس میں باتیں کرنیکی ممانعت کے بیان میں عَنْ** اَنَسٍ[۳] قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَۃَ لَمْ یَرْفَعْ ثَوْبَہٗ حَتّٰی یَدْنُوَ مِنَ الْاَرْضِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ روائت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ارادہ کرتے پائخانہ پھرنے کا نہ اٹھاتے کپڑا اپنا یہاں تک کہ نزدیک ہوتے زمین کے ف کہا[۴] ترمذی نے کہ یہ حدیث مرسل ہے کیوں کہ اعمش جو کہ اس حدیث کے راویوں میں سے ہے اسکو انس بن مالک رض سے سماع نہیں اور احمد[۵] اور ابو داؤد اور ابن ماجہ میں ابی سعید رض سے روائت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نکلیں دو آدمی کہ جاویں طرف پائخانہ کے کہ کھولنے والے ہوں شرمگاہ اپنی دونو اور باتیں کرتے ہوں پس تحقیق اللہ تعالی غضب میں آتا ہے اس سے ف یہی حکم عورتوں کو بھی ہے۔ **پائخانہ پھرنے کے بعد صرف ڈھیلوں سے بھی طہارت حاصل ہوجانے اور پانی سے استنجا کرنا افضل ہونے کے بیان میں عَنْ** عَائِشَۃَ[۶]

---

[۱] یہ حدیث مشکوۃ کے باب آداب الخلاء کی دوسری فصل میں ہے [۲] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب قضاء الحاجت میں ہے [۳] یہ حدیث مشکوۃ کے باب آداب الخلاء کی دوسری فصل میں ہے [۴] یہ حدیث ترمذی چھاپہ نولکشور کے صـ میں ہے

[۵] یہ حدیث مشکوۃ میں باب آداب الخلاء کی دوسری فصل میں ہے۔

[۶] یہ حدیث مشکوۃ کے باب آداب الخلاء کی دوسری فصل میں ہے

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَھَبَ اَحَدُکُمْ اِلَی الْغَائِطِ فَلْیَذْھَبْ مَعَہٗ بِثَلَاثَۃِ اَحْجَارٍ لِیَسْتَطِیْبَ بِھِنَّ فَاِنَّھَا تُجْزِیْ عَنْہُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جاوے ایک تمہارا طرف پاخانہ کی پس لیجاوے اپنے ساتھ تین پتھر پاکی کرے ساتھ اُنکے پس تحقیق یہ پتھر کفایت کرینگے اسکو روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے ف۱ کہا منتقی الاخبار میں کہ یہ حدیث دارقطنی میں بھی ہے اور کہا دارقطنی نے اسناد اسکی صحیح ہے حسن ہے اور بخاری[۲] اور مسلم میں روایت ہے۔

مغیرہؓ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تھا میں ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک رات ناگہاں اُترے حضرتؐ پس ادا کی حاجت اپنی پھر آئے پس ڈالا میں نے اوپر اُنکے پانی چھاگل سے کہ تھی میرے پاس پس وضو کیا اور مسح کیا اپنے دو نو موزوں پر موطا[۳] امام مالک میں ہے کہ یحییٰ بن سعید نے سُنا سعید بن مسیبؒ سے کہ سوال کئے گئے (سعید بن مسیب) وضو سے بسبب پائخانہ کے (یعنی) استعمال پانی سے بسبب پائخانہ پھرنے کے پس کہا سوا اسکے نہیں کہ استنجا کرنا پانی کے ساتھ وضو عورتوں کا ہے۔ (یعنی عورتوں کو پانی سے استنجا کرنا چاہیئے مردوں کو پانی سے استنجا کرنیکی حاجت نہیں ہے) اور امام ابن قیم نے اغاثۃ[۴] اللہفان میں لکھا ہے کہ ڈھیلوں سے استنجا کرنا جاڑے اور گرمی کے موسم میں باوجودیکہ استنجا کی جگہ پر پسینہ آکر کپڑے پر لگ جاتا ہے مگر اسکے دھونے کا حکم نہیں دیا گیا اسلئے کہ حرج نہ ہو اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار[۵] میں کہ کہا علماء نے کہ اگر کوئی گاڑھی نجاست کیساتھ کہ جسکی ترادت ایک طرف کی دوسری طرف کو نہ پہنچ جاوے استنجا کرے تو کفایت کرتا ہے اور نیز کہا شوکانی نے نیل الاوطار[۶] میں کہ امام مالکؒ نے پانی کیساتھ استنجا کرنے سے انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ پانی سے استنجا کرنا حضرتؐ سے ثابت نہیں اور روایت ہے نافع سے کہ تحقیق ابن عمرؓ نہیں استنجا کرتے تھے ساتھ پانی کے اور روایت ہے ابن الزبیرؓ سے کہ کہا اُس نے کہ ہم پانی سے استنجا نہیں کرتے تھے اور ذکر کیا ابن دقیق العید نے کہ تحقیق سعید بن مسیب پوچھے گئے استنجا کرنیسے ساتھ پانی کے پس کہا انہوں نے کہ یہ وضوء عورتوں کا ہے

ف۱ یہ مضمون منتقی الاخبار مطبوعہ فاروقی دہلی کے صفحہ میں ہے [۲] یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۳۵ میں اور صحیح مسلم چھاپہ نولکشور جلد اول صفحہ ۱۳۱ میں ہے
[۳] یہ حدیث موطا امام مالک مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ میں ہے [۴] یہ عبارت ترجمہ اغاثۃ اللہفان کے مطبوعہ مطبع صدیقی بریلی کے صفحہ ۱۰۶ میں ہے [۵] یہ عبارت نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۷۰ میں ہے
[۶] یہ عبارت نیل الاوطار کے چھاپہ الفیا کے صفحہ ۹۰ مین ہے ۔

انتہی اگر کسی کو پائخانہ یا پیشاب کرنے کے بعد پانی نہ ملے تو فقط ڈھیلوں ہی سے طہارت حاصل ہوجاتی ہے حاجت پانی سے پاک کرنے کی نہیں لیکن پانی سے استنجا کرنا افضل ہے اور دلیل اسکی یہ تین حدیثیں ہیں پہلی حدیث عَنْ اَنَسٍ[1] رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَاَحْمِلُ اَنَا وَغُلَامٌ اِدَاوَۃً مِّنْ مَّاءٍ وَّعَنَزَۃً یَسْتَنْجِیْ بِالْمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روائت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تھا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل ہوتے پائخانہ میں پس اٹھاتا میں اور ایک لڑکا چھاگل پانی کی اور برچھی (یعنے ایک چھاگل لینا اور ایک برچھی) استنجا کرتے حضرتؐ ساتھ پانی کے روائت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے ف انسؓ اور دوسرا ابن مسعود یا بلال جو خادمان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے برچھی اسواسطے ساتھ رکھتے تھے تاکہ پائخانہ کیواسطے اس سے ڈھیلے زمین سے اکھاڑ لیں یا زمین نرم کرلیں یا بعد وضو کی تحیۃ الوضو کی نماز کیواسطے سترہ کھڑا کرلیں۔ دوسری حدیث وَعَنْ مُعَاذَۃَ[2] عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ مُرْنَ اَزْوَاجَکُنَّ اَنْ یَّغْسِلُوْا عَنْہُمْ اَثَرَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ فَاِنَّا نَسْتَحْیِیْ مِنْہُمْ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَفْعَلُہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ روائت ہے معاذہ سے نقل کی اس نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تحقیق انہوں نے کہا حکم کرو تم اپنے خاوندوں کو یہ کہ دھوڈالیں اپنے بدن سے اثر پائخانہ اور پیشاب کا پس تحقیق ہم حیا کرتے ہیں اُن سے اور تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کرتے اسکو روائت کیا اسحدیث کو احمد اور نسائی اور ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو تیسری حدیث وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ[3] رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَی الْخَلَاءَ اَتَیْتُہٗ بِمَاءٍ فِیْ تَوْرٍ اَوْ رَکْوَۃٍ فَاسْتَنْجٰی ثُمَّ مَسَحَ یَدَہٗ عَلَی الْاَرْضِ ثُمَّ اَتَیْتُہٗ بِاِنَاءٍ اٰخَرَ فَتَوَضَّاَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَی النَّسَائِیُّ مَعْنَاہُ روائت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتے پائخانہ میں لاتا میں انکے پاس پانی بیچ پیالہ کے یا چھاگل چمڑے کی میں پس استنجا کرتے پھر ملتے ہاتھ اپنا زمین پر پھر لاتا میں انکے پاس باسن بھر وضو کرتے۔ روائت کیا اسحدیث کو ابوداؤد نے اور روائت کی دارمی نے اور نسائی نے معنی اسکے ف پانی سے استنجا کرنے کے بعد حضرتؐ نے جو ہاتھوں کو مٹی سے ملکر دھویا تو

---

[1] یہ حدیث مشکوۃ مین باب آداب الخلاء کی پہلی فصل مین ہے ✦

[2] یہ حدیث نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد اول صفحہ ۹۷ مین ہے ✦

[3] یہ حدیث مشکوۃ مین باب آداب الخلاء کے دوسری فصل مین اور ابو داؤد چھاپہ اول دہلی کے صفحہ مین ہے ✦

وجہ اسکی یہ معلوم ہوتی ہے کہ پائخانہ پہرنے کے ڈھیلوں سے صفائی کرنے کیوقت ہاتھ کو نجاست لگ گئی ہوگی اور یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ جسکے ہاتھ کو نجاست لگ جاوے اسکو مٹی سے ہاتھ ملکر دھونے سنت ہیں لیکن اگر ہاتھ کو نجاست نہ لگی ہو تو مٹی سے دھونا تو ایک طرف رہا پانی سے دھونے کی بھی حاجت نہیں اور دلیل اسکی حدیث آئندہ ہے **پائخانہ پہرنے کے بعد ڈھیلا لینیکیوقت اگر ہاتھ کو نجاست نہ لگے تو دھونا واجب نہ ہونیکے بیان میں** عَنْ[1] ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی حَاجَتَہٗ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ اِلَیْہِ طَعَامٌ فَاَکَلَ وَلَمْ یَمَسَّ مَاءً وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَقِیْلَ لَہٗ اَلَا تَوَضَّاُ فَقَالَ لِمَ اُصَلِّیْ فَاَتَوَضَّاَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری کی اپنی حاجت پائخانہ سے پس نزدیک کیا گیا آپکے کھانا پس کھایا اور پانی کو نہ چھوئے اور ایک روایت میں ہے کہ کہا گیا واسطے حضرتؐ کے کہ کیا آپ وضو نہیں کرتے آپنے فرمایا کیوں وضو کروں کیا میں نماز پڑھتا ہوں روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے ف اسحدیث سے معلوم ہوا کہ وضو کرنا نماز کے واسطے واجب ہے کھانے کیلئے واجب نہیں ہر چند کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا مستحب ہے لیکن حضرتؐ نے اسواسطے ہاتھ نہ دھوئے تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جاوے کہ اگر ہاتھ پاک ہوں تو دھونا واجب نہیں **پیشاب کرنے کی بعد ڈھیلے وغیرہ کیساتھ تراوت خشک کرنیکے بیان میں** عَنْ[2] عِیْسٰی بْنِ یَزْدَادَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا بَالَ اَحَدُکُمْ فَلْیَنْثُرْ ذَکَرَہٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ بِسَنَدٍ ضَعِیْفٍ روایت ہے عیسے بن یزداد سے اُس نے روایت کی اپنے باپ سے کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پیشاب کرے کوئی تم میں کا تو سونتے اپنے ذکر کو تین بار روایت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ نے ساتھ سند ضعیف کے ف مسک الختام[3] شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ روایت کیا اسحدیث کو احمد نے بیچ کتاب مسند اپنے کے اور بیہقی اور ابن قانع نے اور ابو نعیم نے بیچ معرفت اپنی کے اور ابو داؤد نے بیچ مراسیل اور عقیلی نے بیچ ضعفا کے سب نے روایت کی عیسے مذکور سے اور کہا دوی نے بیچ شرح مہذب کے اتفاق کیا ہے علماء نے اوپر اسبات کے کہ وہ (عیسے بن یزداد) ضعیف ہے انتہی مختصراً **اَبُوْ بَکْرٍ**[4] عَنْ یَسَارِ بْنِ نُمَیْرٍ کَانَ عُمَرُ اِذَا بَالَ مَسَحَ ذَکَرَہٗ بِحَائِطٍ اَوْ حَجَرٍ وَلَمْ یَتَوَضَّاْ یعنے ابوبکرؒ نے روایت کی یسار بن نمیر سے کہ تھے حضرت عمرؓ جب پیشاب کرتے پھیرتے ذکر اپنا دیوار

---

[1] یہ حدیث صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے ص۱۶۰ میں ہے [2] یہ حدیث ابن ماجہ مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے ص۲۶ میں اور نیل المآرب کے باب قضاء الحاجۃ میں ہے [3] یہ عبارت مسک الختام مطبوعہ مطبع نظامی کانپور جلد اول کے ص۳۱ میں ہے [4] یہ حدیث ازالۃ الخفاء مطبوعہ مطبع صدیقی بریلی جلد دوم

پر اور نہ لگاتے اسکو پانی ف کہا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے ازالۃ الخفا میں کہ اس پر اجماع کیا ہو علماء اہلسنت نے اور نہیں ہو بیچ اسکے حدیث مرفوع اور سوا اسکی نہیں کہ یہ مذہب حضرت عمرؓ کا ہو قیاس کیا ہو انہوں نے پائخانہ کے استنجا پر اور علما نے انکی تقلید کرلی ہو اور انکو موافق ہو گئی ہیں انہی کو جاننا چاہئے کہ دلیل سب لوگوں کی پیشاب کرنیکے بعد اثر پیشاب کا خشک کرنیکیلئے ایک تو ضعیف ابن زیاد کی جو کہ اوپر مذکور ہوئی اور دوسرا فعل حضرت عمرؓ کا ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ ضعیف حدیث اور صحابی کا خواہ فعل ہو خواہ قول لائق حجت پکڑنے کے نہیں ہوتا لیکن اس مسئلہ میں بسبب لاچاری کے جس جگہ کہ پانی بہم نہ پہنچ سکے وہاں مطابق حدیث مذکور اور حضرت عمرؓ کے فعل کے بعد پیشاب کرنے کے اپنے ستر کو خواہ زمین پر خواہ دیوار پر خواہ ڈھیلے سے خواہ پتھر وغیرہ سے خشک کر دینا چاہئے تاکہ پیشاب کے اثر سے پائجامہ ناپاک ہو جاوے اور اس مسئلہ میں کہ حضرت عمرؓ کی تقلید کرنی علماء کا یہی باعث ہے لیکن یہ ہو اکثر لوگ پائجامہ کے اندر ہاتھ ڈال کر ستر پر ڈھیلا لگائے ہوئے مردوں کے سامنے بلکہ بعض لوگ عورتوں کے سامنے بھی گھڑیوں تک ٹہلتے پھرتے ہیں یہ بات بالکل بے بنیاد اور پرلے سرے کی بیحیائی اور بدعت ہے امام ابن قیم رحمہ نے اغاثۃ اللہفان میں فرمایا ہے اور منجملہ وسواسوں کے وہ ہے جو بہت سے وسواسی بعد پیشاب کے کرتے ہیں اور وہ دس چیزیں (یعنی دس بدعتیں) ہیں اول شرمگاہ کو جڑ سے سر تک دابنا دوسری بعد پیشاب کے جس چیز کے دوبارہ آنے کا خوف ہو اسکو نکالنا اور مینے ان دونوں میں اپنے استاد سے پوچھا تو انکے نزدیک کچھ نہ ٹھہرا اور فرمایا کہ اسباب میں حدیث صحیح نہیں ہے اور یہ بھی فرمایا کہ پیشاب شرمگاہ کے اندر اس طرح ہوتا ہے کہ جس طرح تھن کے اندر دودھ ہوتا ہے اگر چھوڑ دو تو ٹھہر جاتا ہے اور اگر دوہو تو نکل آتا ہے اور جو شخص اس امر کا عادی ہو جاتا ہے وہ ایسی مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ اس سے غفلت کرنیوالا اس سے بچا رہتا ہے ابو محمد کہتے ہیں اگر یہ امر مسنون ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے لئے سب سے بہتر تھے چنانچہ ایک یہودی نے مسلمان سے کہا کہ تمہارے پیغمبر نے تمکو سب چیزیں سکھائی ہیں یہانتک پائخانہ پھرنا بھی انہوں نے کہا ہاں تیسری بچے ہوئے پیشاب کے نکلنے کے لئے کھنکھارنا اور چند قدم چلنا چوتھی زمین سے کچھ اٹھا کر جلدی سے بیٹھ جانا پانچویں یک رسی میں لٹک کر زور دینا کہ زمین پر سے پاؤں

ف یہ عبارت ازالۃ الخفا مطبوعہ مطبع صدیقی بریلی کے مقصد دوم کے صفحہ ۳۱۵ میں ہے ۱۲ ف یہ عبارت اغاثۃ اللہفان فی مصائد الشیطان مطبوعہ مطبع بریلی کے صفحہ ۱۹۰ میں ہے ۱۲

اٹھ جانے کے قریب ہو جاویں پھر اس میں کھسک کے بیٹھ جانا چھٹی ذکر کو پکڑ کر اسکے سوراخ کو دیکھنا کہ اس میں کچھ رہا ہے کہ نہیں ساتویں اسکے سوراخ کو کھولکر اس میں پانی ڈالنا آٹھویں اس میں روئی رکھنی نویں اوپر پٹی باندھنی دسویں تھوڑی دور زینہ پر چڑھکر جلدی سے اتر آنا۔ ہمارے استاد کہتے ہیں کہ یہ سب وسوسی اور بدعت ہیں انتہی مختصراً کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی بیان میں عن حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سباطۃ قوم فبال قائماً متفق علیہ[1] روایت ہے حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوڑی ایک قوم کے پاس پس پیشاب کیا کھڑے ہو کر روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے۔

ف نووی[2] نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ کہا ابن منذر نے اشراف میں کہ عمر بن الخطاب اور زید بن ثابت اور ابن عمر اور سہل بن سعد نے پیشاب کھڑے ہو کر کیا ہے اور کہا ابن منذر نے روایت کی گئی ہے یہ بات انس رضؓ اور علیؓ اور ابو ہریرہؓ سے اور عمل کیا اسپر ابن سیرین اور عروہ بن زبیرؓ نے اور برا جانا اسکو ابن مسعودؓ اور شعبی نے اور ابراہیم بن سعد کھڑے ہو کر پیشاب کرنے والے کی گواہی نہیں جائز رکھتے تھے اور کہا ابن منذر نے کہ بیٹھکر پیشاب کرنا بہتر ہے اور کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مباح ہے اسلیئے کہ یہ بات حضرتؐ سے دونوں طرح سے ثابت ہے اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار[3] میں کہ روایت کی گئی ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ وہ آئے کوڑے پر پس پیشاب کیا انہوں نے کھڑے ہو کر اور روایت کی ہے عبدالرزاق نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا حضرت عمر نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنا بہت نگاہ رکھنے والا ہے واسطے دبر کے اور حضرت علیؓ اور حضرت عمرؓ اور زیدؓ بن ثابتؓ وغیرہ سے ثابت ہوا ہے کہ انہون نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا ہے اور یہ دلیل ہے اسپر کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے انتہی جو لوگ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے جواز کے قائل نہین ہیں دلیل انکی یہ تین حدیثیں ہیں۔

پہلی حدیث ترمذی اور ابن ماجہ مین روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا دیکھا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مین پیشاب کرتا تھا کھڑا ہوا پس فرمایا ای عمرؓ نہ پیشاب کر کھڑے ہو کر پس پیشاب کیا مینے کھڑے ہو کر پیچھے اسکے جواب اس کا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہیں قائم ہوتی ہے

---

[1] یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب آداب الخلاء کی دوسری فصل میں ہے [2] یہ عبارت صحیح مسلم چاپا نولکشور کی جلد اول کے ص۱۳۲ کی شرح میں ہے [3] یہ مضمون نیل الاوطار چاپا مصر کی جلد اول کے ص۷۰ مین ہے [4] یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب آداب الخلاء کی دوسری فصل مین ہے ۔

ساتھہ اسکے حجت اسلئے کہ کہا ترمذی[۱] نے کہ مرفوع کیا اسحدیث کو عبدالکریم بن ابی المخارق نے اور وہ ضعیف ہے اہل حدیث کے نزدیک ضعیف کہا اسکو ایوب سختیانی نے اور کلام کی اس میں دوسری حدیث ابن[۲] ماجہ میں روائت ہے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے سو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ حدیث بھی ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ہے ساتھہ اسکے حجت اس لئے کہ کہا امام شوکانی نے نیل[۳] الاوطار میں کہ اس حدیث کی اسناد مین عدی بن فضل ہے اور وہ متروک ہے تقریب[۴] التہذیب میں لکہا ہے کہ عدی بن فضل تیمی ابوحاتم مصری متروک ہے آٹھوین طبقہ سے تیسری حدیث مسند[۵] امام احمد اور ترمذی اور نسائی مین روائت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے جو بات کرے تم سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کرتے تھے کھڑے ہو کر پس نہ سچا جانو اسکو نہ تھے کہ پیشاب کرین مگر بیٹھکر فائدہ کہا ترمذی نے حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی اس باب مین احسن ہے اور اصح سو جواب اس کا یہ ہے کہ کہا شوکانی نے نیل[۶] الاوطار میں کہ کہا ابن حجر نے یہ محمول ہے گھر کے کیوں کہ حضرت عائشہ نے خبر گھر کی دی کہ حضرت کو گھر مین کبھی کھڑے ہو کر پیشاب کرتے نہ دیکھا اور حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جو بیان کیا وہ باہر کا حال ہے انتہی اور یہ جو کہا ابوعوانہ اور ابن شاہین نے کہ حدیث حذیفہ کی یعنے جس مین حضرتؐ کے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا ذکر ہے وہ منسوخ ہے ساتھہ اس حدیث حضرت عائشہؓ کے سو جواب اس کا یہ ہے کہ منسوخ کہنے مین دلیل چاہیئے کیونکہ نسخ قطعی تصریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خاص ہے جس امر کیواسطے آپنے فرمایا ہو کہ پہلے مینے یوں حکم دیا تہا اور اب یوں کہتا ہوں جیسا کہ نسخ نہی زیارت قبور میں اور نسخ نہی استعمال ظروف شراب مین وارد ہے جبتک اس قسم کی تصریح کھڑے ہو کر پیشاب کرنیسے منع ہونے کی نہ پائی جاوے تب تک حکم اس کا نہین اٹھ سکتا پس اسی سبب سے کہا شوکانی نے نیل[۷] الاوطار میں کہ کہا ابن حجر نے کہ حق یہی ہے کہ یہ حدیث یعنے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی منسوخ نہین ہے اور کھڑے ہو کر پیشاب کرنا

---

[۱] یہ مضمون ترمذی چاپہ نولکشور کے صفحہ ۱۳ مین ہے [۲] یہ حدیث ابن ماجہ مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۲۲ مین ہے [۳] یہ عبارت نیل الاوطار چاپہ مصر کے جلد اول کے صفحہ ۸۰ مین ہے [۴] یہ مضمون تقریب التہذیب مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۳۰ مین ہے [۵] یہ حدیث مشکوۃ مین باب آداب الخلاء کی تیسری فصل مین اور ترمذی چاپہ نولکشور کے صفحہ ۱۳ مین ہے [۶] یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۸۰ مین ہے [۷] یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر جلد ایضاً کے صفحہ ۸۰ مین ہے +

اور بیٹھکر پیشاب کرنا دونوں طرح پر سنت ہے (کیونکہ) ایسی صحیح حدیث کوئی بھی نہیں پائی گئی ہے کہ جس سے کھڑے ہوکر پیشاب کرنا منع معلوم ہو۔ انہی رات کو پیالے میں پیشاب کرنے کے بیان میں عَنْ اُمَیْمَۃَ بِنْتِ رُقَیْقَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ کَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِنْ عِیْدَانٍ تَحْتَ سَرِیْرِہٖ یَبُوْلُ فِیْہِ بِاللَّیْلِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَلِلنَّسَائِیِّ روائت ہے امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کہا اس نے کہ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک پیالہ کھجور کی لکڑی کا نیچے حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی چارپائی کے پیشاب کرتے تھے حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) اس پیالہ میں رات کو روائت کیا اس حدیث کو ابوداؤد اور نسائی نے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ روائت کیا اسکو بھی ابن حبان اور حاکم نے اور روائت کیا اسکو ابوذر ہروی نے اپنی مستدرک میں فصل پاکی نجاستوں میں مسجد میں پیشاب کرنے کی ممانعت کے بیان میں عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ فَبَالَ فِیْ طَآئِفَۃِ الْمَسْجِدِ فَزَجَرَہُ النَّاسُ فَنَہَاہُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰی بَوْلَہٗ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِذَنُوْبٍ مِّنْ مَّآءٍ فَاُہْرِیْقَ عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روائت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آیا ایک گنوار سو پیشاب کیا اس نے کونے میں مسجد کے پھر جھڑکا اسکو لوگوں نے سو منع کیا اُن کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سو جب اس نے فراغت کی پیشاب سے تو حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈول بھرے ہوئے پانی کی طرف سو گرایا گیا اُسپر روائت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے ف یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ اگر کسی سے کوئی کام خلاف شرع صادر ہو جاوے تو اس کو نرمی سے سمجھانا چاہیے سختی سے اسکے ساتھ پیش نہ آنا چاہئے جوتیوں کیساتھ گندگی کھجلنے کے بیان میں عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وَطِئَ اَحَدُکُمْ بِنَعْلِہِ الْاَذٰی فَاِنَّ التُّرَابَ لَہٗ طَھُوْرٌ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَلِابْنِ مَاجَۃَ مَعْنَاہُ وَصَحَّحَہٗ ابْنُ حِبَّانَ روائت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ کھجلے ایک تمہارا ساتھ جوتیوں اپنی کے گندگی پس تحقیق مٹی واسطے اسکے پاک کرنیوالی ہے روائت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے اور واسطے ابن ماجہ کے معنی اس کے ہیں اور صحیح کہا اس کو ابن حبان نے

ف یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب آداب الخلاء کی دوسری فصل میں ہے ف یہ مضمون نیل الاوطار چھپا ہوا مصر کی جلد اول کے صفحہ ۴۸ میں ہے ف یہ حدیث بلوغ المرام کے باب احکام المیاہ میں ہے ف یہ حدیث مشکوٰۃ کے باب تطہیر النجاسات کے دوسری فصل میں اور بلوغ المرام کے باب شروط الصلوٰۃ میں ہے ۔

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَهَا امْرَأَةٌ اِنِّيْ اُطِيْلُ ذَيْلِيْ وَاَمْشِيْ فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَمَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ الْمَرْاَةُ اُمُّ وَلَدِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اور روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا واسطے اسکے ایک عورت نے تحقیق میں دراز کرتی ہوں دامن اپنا اور چلتی ہوں بیچ مکان ناپاک کے کہا ام سلمہ نے پاک کرتا ہے اسکو وہ مکان کہ آتا ہے پیچھے اسکے روایت کیا اس حدیث کو احمد اور مالک اور ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے اور کہا ابوداؤد اور دارمی نے وہ عورت پوچھنے والی تھی ام ولد ابراہیم بن عبدالرحمن ابن عوف کی ف کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح ہے انتہی کہا امام ابن قیم رحمہ اللہ نے اغاثۃ اللہفان[1] میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو اجازت دی ہے کہ اپنا دامن ایک ہاتھ سے لٹکائے اور یہ ظاہر ہے کہ ایسا دامن ناپاکی پر لگے گا پھر اس کو اسکے دھونے کا حکم نہیں فرمایا بلکہ یہ فتویٰ دیا کہ زمین اسکو پاک کردے گی انتہی وَعَنْ اُمَيْمَةَ[2] مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لَنَا طَرِيْقًا اِلَى الْمَسْجِدِ مُنْتِنَةً فَكَيْفَ نَفْعَلُ اِذَا مُطِرْنَا قَالَتْ فَقَالَ اَلَيْسَ بَعْدَهَا طَرِيْقٌ هِيَ اَطْيَبُ مِنْهَا قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَهٰذِهٖ بِهٰذِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ایک عورت سے کہ اولاد عبدالاشہل کی سے تھی کہا کہ کہا میں نے اے رسول خدا کے تحقیق واسطے ہمارے ہے راہ طرف مسجد کی گندی پس کس طرح کریں ہم جسوقت کہ مینہ برسے جاویں کہا اس عورت نے پس فرمایا حضرت نے کیا نہیں تیرے اس کے کوئی راہ کہ وہ پاک ہو اس سے کہا میں نے کہاں فرمایا کہ پس یہ ہے بدلے اسکے روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ[3] بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَتَوَضَّاُ مِنَ الْمَوْطِئِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا نماز پڑھتے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ وضو کرتے تھے ہم (یعنے نہ دھوتے تھے) پاؤں گندگی پر چلنے سے روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے ف امام ابن قیم رحمہ اللہ بیچ کتاب اغاثۃ[4] اللہفان فی مصائد الشیطان کے فرماتے ہیں کہ

---

[1] یہ حدیث مشکوۃ کے باب تطہیر النجاسات کی دوسری فصل میں ہے [2] یہ عبارت ترجمہ اغاثۃ اللہفان مشہور بتہذیب الایمان جو کہ مطبع صدیقی بریلی میں ۱۳۰۸ھ میں چھاپی گئی ہے اسکے صفحہ ۱۲ میں ہے [3] یہ حدیث مشکوۃ میں باب تطہیر النجاسات کی تیسری فصل میں ہے [4] یہ حدیث ترمذی چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۲۹ میں ہے [5] یہ عبارت ترجمہ اغاثۃ اللہفان مشہور تہذیب الایمان میں جو کہ ۱۳۰۲ ہجری میں مطبع صدیقی میں چھاپی گئی ہے اس کے صفحہ ۱ میں ہے ۔

ابن مسعود کہ ہم راہ چلکر وضو نہین کیا کرتے تھے یعنی پاؤں نہیں دہوتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روائت ہے کہ مینہ کے کیچڑ مین گھسے پھر مسجد مین آکر نماز پڑھی اور آپنے پاؤں نہ دہوئے اور حفص کہتے ہین کہ مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھہ مسجد مین آیا جب ہم پہنچے تو مین وضو کی جگہ کی طرف گیا تاکہ پاؤں پر جو کچھہ کہ لگ گیا تہا اسکو دہوؤں حضرت عبد اللہ نے فرمایا کہ مت دھو اسلئے کہ تو پاک راہ پر چلتا ہے پھر پاک پر نکلتا ہے اس سے پاک ہوجاتا ہے غرض کہ ہم نے مسجد مین آکر نماز پڑھی[1] حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ ایک روز چلے جاتے تھے پرنالے مین سے کوئی چیز آپکے اوپر گری آپکے ساتھہ ایک رفیق تھا اس نے پرنالے والے سے پوچھا کہ تیرا پانی پاک ہے یا ناپاک آپنے فرمایا کہ اے پرنالے والے ہم کو کچھہ مت کہنا یہ کہکر چلے گئے ذکر کیا ہے اسکو امام احمد نے ہمارے شیخ کہتے ہین یہی حال ہے جسوقت کہ آدمی کے پاؤں یا دامن مین کوئی چیز تریات کو لگ جاوے اور اسکو معلوم نہ ہو کہ کیا ہے تو اسکو سونگھنا اور پہچاننا واجب نہیں اور اسکی حجت وہی بیان کی ہے جو روائت حضرت عمر سے گذری اور واقعہ مین فقہ میں بھی یہی ہے اسواسطے کہ مکلف پر اسباب کے جاننے کے بعد حکم مرتب ہوا کرتے ہیں اور اس سے پہلے معاف رہتے ہیں پس جو چیز خدا تعالی نے معاف فرمائی ہو اسکی کرید کرنی نہ چاہیے تمام ہوا ترجمہ کلام امام ابن قیم کا۔ **بیان لڑکے کے پیشاب کرنیکا کپڑے وغیرہ پر عن** اُمّ قیس بنت محصن رضی اللہ تعالی عنہا اَنَّہَا اَتَتْ بِابْنٍ لَّہَا صَغِیْرٍ لَّمْ یَاْکُلِ الطَّعَامَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَجْلَسَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجْرِہٖ فَبَالَ عَلٰی ثَوْبِہٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَہٗ وَلَمْ یَغْسِلْہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روائت ہے ام قیس بنت محصن رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تحقیق وہ لائے اپنے چھوٹے بیٹے کو کہ نہ کہاتا تہا کھانا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی گود مین پس بٹھایا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے پر پس منگوایا پانی پس چھڑک دیا اس جگہ پر اور نہ دہویا اسکو روائت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **وعن** لُبَابَۃَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ کَانَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ فِیْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَالَ عَلٰی ثَوْبِہٖ فَقُلْتُ اِلْبَسْ ثَوْبًا وَّ

---

[1] یہ عبارت اغاثۃ اللہفان مطبوعہ مطبع صدیقی بریلی مین جو ۱۳۰۳ ہجری مین چہاپی گئی ہے اسکے صفحہ ۱۰۱ مین ہے [2] یہ حدیث مشکوۃ شریف باب تطہیر النجاسۃ کے پہلے فصل مین ہے [3] یہ حدیث مشکوۃ کے باب ایقاظ کی دوسری فصل میں ہے ۔

اَخْطِنِیْ اِزَارَکِ حَتّٰی اَغْسِلَہٗ قَالَ اِنَّمَا یُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْاُنْثٰی وَیُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّکَرِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روائت ہے لبابہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ حسین بن علی بچہ گود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پیشاب کیا ان کے کپڑے پر پس کہا میں نے پہنئے کپڑا اور دیجئے مجھکو تہ بند اپنا تاکہ دھوؤں میں اسکو فرمایا سوا اسکے نہیں کہ دھویا جاتا ہے پیشاب لڑکی کے سے اور چھینٹا دیا جاتا ہے پیشاب لڑکے سے روائت کیا اس حدیث کو احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں روائت کیا ہے اسحدیث کو ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم اور طبرانی نے وَعَنْ ۲ اَبِی السَّمْحِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِیَۃِ وَیُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَصَحَّحَہُ الْحَاکِمُ اور روائت ہے ابی السمح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دھویا جاوے پیشاب لڑکی کا اور پانی چھڑکا جاوے لڑکے کے پیشاب پر روائت کیا اسحدیث کو ابو داؤد اور نسائی نے اور صحیح کہا اس کو حاکم نے ف کہا شوکانی ۳ نے نیل الاوطار میں کہ کہا بخاری نے یہ حدیث حسن ہے وَعَنْ ۴ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُؤْتٰی بِالصِّبْیَانِ فَیُبَرِّکُ عَلَیْہِمْ وَیُحَنِّکُہُمْ فَاُتِیَ بِصَبِیٍّ فَبَالَ عَلَیْہِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَاَتْبَعَہٗ بَوْلَہٗ وَلَمْ یَغْسِلْہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روائت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے جاتے لڑکے پس دعا برکت کی کرتے انکو لئے اور چھوہارا چبا کر انکے تالو میں ملتے پس لایا گیا ایک لڑکا پس پیشاب کر دیا اس لڑکے نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پس منگوایا پانی پس گرایا گیا اس پیشاب پر اور نہ دھویا اسکو روائت کیا اسحدیث کو مسلم نے وَعَنْ ۵ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ بَالَ الْحَسَنُ اَوِ الْحُسَیْنُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا عَلٰی بَطْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَرَکَہٗ حَتّٰی قَضٰی بَوْلَہٗ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّہٗ عَلَیْہِ رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَلِاَحْمَدَ عَنْ اَبِی لَیْلٰی نَحْوُہٗ اور روائت ہے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا پیشاب کر دیا حسن یا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اوپر پیٹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس چھوڑ دیا اسکو یہانتک کہ پیشاب کر لیا اس نے

---

۱ یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۷۰ میں ہے ۲ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب ازالۃ النجاسات میں اور مشکوٰۃ کے باب تطہیر النجاسات کی دوسری فصل میں ہے ۳ یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۴۵ میں ہے
۴ یہ حدیث صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۱۳۹ میں ہے ۵ یہ حدیث نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۴۵ میں ہے

پہر دھلا یا پانی پس ڈال دیا اس روایت کیا اس حدیث کو طبرانی نے اوسط مین ساتھ اسناد حسن کے
اور احمد کی روایت ابی لیلی سے ہے مانند اسکے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ لڑکے کے پیشاب
پر چھینٹا دینا کافی ہے لیکن لڑکی کا پیشاب دھویا جاوے اور یہی قول ہے حضرت علی اور عطا اور حسن
اور زہری اور امام احمد اور اسحٰق اور ابن وہب وغیرہ کا اور یہی مذہب ہے امام سلمہ اور ثوری اور اوزاعی
اور نخعی اور داؤد اور ابن وہب کا اور عینی شرح ہدایہ مین لکھا ہے کہ جو لڑکا ہنوز طعام نہین
کھاتا پیشاب اسکا امام شافعی کے نزدیک نجاست خفیفہ ہے اور اوزاعی کے نزدیک جب تک کہ
لڑکا کھانا نہین کھاتا تب تک اسکے پیشاب کا کپڑے پر اثر نہین دیتے اگر کپڑے وغیرہ کو لگ جاوے تو پلید
نہین ہوتا اور یہی قول ہے عبداللہ بن وہب امام مالک کے شاگرد کا بھی اور داؤد ظاہری کے
نزدیک جو لڑکا ہنوز کھانا نہین کھاتا اسکا پیشاب پاک ہے اور کہا نووی نے شرح صحیح مسلم
مین کہ پانی چھڑکنا اسوقت تک ہے کہ جبتک لڑکا صرف دودھ پینے پر رکھا جاوے اور جسوقت غذا کے طور
پر کھانا کھانے لگ جاوے تو اسوقت دھونا واجب ہے اس مین کسی کا خلاف نہین حکم منی کی نجاست
کے بیان مین عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَغْسِلُ الْمَنِيَّ ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلٰوةِ فِيْ ذٰلِكَ الثَّوْبِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلٰى أَثَرِ الْغُسْلِ فِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلِمُسْلِمٍ لَقَدْ
كُنْتُ أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْكًا فَيُصَلِّيْ فِيْهِ وَفِيْ لَفْظٍ لَهُ لَقَدْ كُنْتُ أَحُكُّهُ
يَابِسًا بِظُفُرِيْ مِنْ ثَوْبِهٖ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم دھویا کرتے تھے منی پھر نکلتے تھے نماز کو اسی کپڑے مین اور مین دیکھتی ہی نشان دھونے کا
اس مین روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین البتہ طریق تھی اس کو
کپڑے پر سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے رگڑ کر پھر نماز پڑھتے تھے اس مین اور ایک لفظ مین اسکے
یہ ہے البتہ مین کھرچ ڈالتی تھی اس سے جو خشک ہوتی اپنے ناخن سے حضرت کے کپڑے پر سے
ف کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ انسان کی منی کے پاک ہونے مین علماء کا اختلاف ہے امام
مالک اور ابو حنیفہ نجس کہتے ہین لیکن ابو حنیفہ کے نزدیک سوکھی منی کے جھیل دینے سے بھی کپڑا پاک

ف یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ مین ہے ف یہ مضمون عینی شرح ہدایہ چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ
مین ہے ف یہ مضمون صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ مین ہے ف یہ حدیث بلوغ المرام کے تعلیق الجعابۃ
مین ہے ف یہ مضمون صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ کی شرح مین ہے ۔

ہوجاتا ہے اور یہی مروی ہے امام احمد سے بھی اور کہا مالک نے کہ خواہ منی تر ہو خواہ خشک ہو دھونی ہی چاہیے اور کہا لیث نے پلید ہے لیکن (اگر کپڑے وغیرہ کو لگ جاوے تو نماز نہ دہرائی جاوے اور کہا حسن نے کہ کپڑے پر خواہ کتنی ہی منی لگ جاوے نماز نہ دہرانی چاہیے لیکن اگر بدن میں خواہ تھوڑی سی لگی ہوئی ہو تو بھی نماز دہرانی چاہیے مذہب بہت لوگوں کا یہی ہے کہ منی پاک ہے روایت کی گئی یہ بات حضرت علی بن ابی طالب اور سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر اور عائشہ اور داؤد اور احمد سے بیہقی و روایتوں بہت صحیح کے اور یہی مذہب ہے شافعی اور اصحاب حدیث کا اور جو شخص کہتا ہے کہ اکیلے شافعی کا ہی یہ مذہب ہے وہ غلطی پر ہے اور دلیل نجس کہنے والوں کی حدیث غسل منی کی ہے اور دلیل پاک کہنے والوں کی حدیث کھرچ دینے کی ہے یہ کہتے ہیں کہ اگر منی نجس ہوتی تو اس کے کھرچنے سے کپڑا پاک ہوتا مانند خون وغیرہ کے اور حدیث غسل کا یہ جواب دیتے ہیں کہ غسل نجاست منی کے سبب نہیں بلکہ بنظر ستھرائی اور بہتر ائی کے ہے (جیسا کہ دھونا ریت وغیرہ کا) انتہی تمام ہوئی عبارت نووی کی اور تائید کرتی ہے نووی کے قول کو یہ حدیث جسکو روایت کیا ہے[۱] دارقطنی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کیا پوچھ گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم منی سے کہ لگ جاوے کپڑے کو پس فرمایا سوا اسکے نہیں کہ وہ بمنزلہ ریٹ اور تھوک کے ہے اور سوا اسکے نہیں کہ کفائت کرتا ہے تجھ کو کہ پونچھ ڈالے تو اسکو ساتھ تجی کے یا اذخر کے (کہ نام ہے ایک قسم کے گھاس خوشبودار کا) کہا دارقطنی نے نہیں مرفوع کیا اس حدیث کو کسی نے بھی سوائے اسحاق ازرق کے اس نے روایت کی شریک سے کہا صاحب منتقی الاخبار[۲] نے کہ یہ (یعنی اسحدیث کو اکیلے اسحاق کا روایت کرنا) ضرر نہیں کرتا اسکو کہ امام ہے روایت کی گئی ہے اس سے صحیحین میں پس قبول کیا جاوے مرفوع کرنا اسکا اور زیادتی اسکی کہا شوکانی نے[۳] نیل الاوطار میں کہ روایت کیا اسکو بیہقی نے اور طحاوی نے مرفوعا اور بھی روایت کیا ہے اسکو بیہقی نے موقوف اوپر ابن عباس کے اور کہا بیہقی نے صحیح یہی ہے کہ یہ موقوف ہے اور نیل الاوطار میں ہے کہ روایت کی ہے ابن الجارود نے منتقی میں حدیث ہمام بن حارث سے کہ کہا تھا پاس حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ایک مہمان پس جنبی ہوا اور کپڑے سے کودھونے لگا

---

[۱] یہ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۳۵ میں ہے۔
[۲] یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۵۳ میں ہے۔
[۳] یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ایضاً میں ہے۔

کہ لگی تھی اسکو منی پس کہا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ حکم کرتے تھے ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ کھرچنے منی کے کہا ابن الحمارد نے جو کہ حکم منی کے دھونے کے لئے وارد ہوا ہے اسکی کچھ اصل نہیں ہے۔ **مذی کے بیان میں عَنْ عَلِیٍّ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ کُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً اَسْتَحْیِیْ اَنْ اَسْاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَکَانِ ابْنَتِہٖ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ یَغْسِلُ ذَکَرَہٗ وَیَتَوَضَّاُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تھا میں ایک مرد بہت مذی والا پھر تھا میں حیا کرتا کہ پوچھوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بسبب اسکے نے انکی بیٹی کے میرے نکاح میں سو حکم کیا میں نے مقداد کو پھر پوچھا اس نے حضرت سے تب فرمایا دھو ڈالے ذکر اپنا اور وضو کرے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے ف ترمذی میں سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مذی کا حال پوچھا آپ نے وضو کرنے کو فرمایا اس نے عرض کیا کہ میرے کپڑے کو کچھ اس میں سے لگ جاوے تو کیا ارشاد ہے فرمایا ایک چلو پانی لیکر جس جگہ دیکھے کہ لگ گئی ہے چھڑکے سے اوسے کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ اغاثۃ اللہفان فی مصائد الشیطان میں فرماتے ہیں پس مذی کی جگہ پر پانی کا چھڑک دینا درست فرمایا جیسا کہ لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکنے کا حکم کیا ہے ہمارے اصحاب کہتے ہیں کہ یہی امر بہتر ہے اسلئے کہ یہ ایسی نجاست ہے کہ اس سے بچنا بہت مشکل ہے کیوں کہ جوان اور مجرد آدمی کو اکثر عارض ہوتی ہے تو اس میں تخفیف ہونے لڑکے کے پیشاب اور موزہ اور جوتی کی نجاست کی نسبت کر زیادہ مناسب ہے **اہل کتاب اور مشرکین کے باسنوں کے حکم میں عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ** الْخُشَنِیِّ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ اَھْلِ الْکِتَابِ اَفَنَاْکُلُ فِیْ اٰنِیَتِھِمْ قَالَ لَا تَاْکُلُوْا فِیْھَا اِلَّا اَنْ لَّا تَجِدُوْا غَیْرَھَا فَاغْسِلُوْھَا وَکُلُوْا فِیْھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے یا رسول اللہ ہم رہتے ہیں زمین میں اہل کتاب کی سو کیا کھاویں ہم باسنوں میں انکے فرمایا نہ کھاؤ انمیں مگر جبکہ نہ پاؤ سوا ان باسنوں کے تو دھو لو ان کو پھر کھاؤ ان میں روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اہل کتاب کے باسنوں میں وضو کرنا کھانا پینا ہرگز نہ چاہئے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ یہ لوگ ناپاک چیزیں جیسے شراب اور خنزیر وغیرہ برتنوں میں ڈالتے ہیں لیکن جس جگہ مسلمانوں کے باسن نہ ملیں وہاں نہیں

ف یہ حدیث مشکوٰۃ کے باب وجب الوضوء کی پہلی فصل میں ہے ف یہ حدیث ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۳۲ میں ہے

کے باسنون کو پانی سے پاک کرکے ان مین کھانا پینا وضو کرنا جائز ہے وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهٗ تَوَضَّاُوْا مِنْ مَزَادَةِ امْرَاَةٍ مُشْرِكَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ اور روائت ہے عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اصحابون نے وضو کیا یکہال سے مشرک عورت کے روائت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے یہ ہو ایک بڑی حدیث مین ف اس حدیث سے معلوم ہُوا کہ جس برتن مین مشرکین کے احتمال نجاست یعنی شراب اور خنزیر وغیرہ کا نہ ہو اسکا برتنا درست ہے سونے اور چاندی کے باسنون مین کھانے پینے کے حکم مین عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوْا فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَاْكُلُوْا فِيْ صِحَافِهَا فَاِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روائت ہے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیو باسنون مین سونے اور چاندی کے اور نہ کھاؤ پیالون مین ان کے کہ وہ کافرون کے لئے ہین دنیا مین اور تمہارے لئے ہین آخرت مین روائت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے فائدہ بخاری اور مسلم مین روائت ہے ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو پیتا ہے باسنون مین چاندی کے مقرر وہ لاتا ہے اپنے پیٹ مین آگ دوزخ کی اور بخاری مین روائت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ پیالہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پھٹ گیا تو لگوالی اس پھٹی پر تار چاندی کی فائدہ اگر کوئی شخص کہے کہ یہ حدیث معارض ہے اس حدیث کے جو کہ دارقطنی مین روائت ہو ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پیوے بیچ باسن سونے کے یا چاندی کے یا اس باسن مین کہ اس مین ہو کچھ سونے یا چاندی سے پس سوا اسکے نہین کہ ہلاوے گا یہ پینا اسکے پیٹ مین آگ دوزخ کی جواب اسکا دو طرح پر اوّل یہ کہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین اس قیمت مین مقال ہے اور اگر فرض کرلین کہ یہ صحیح ہی ہے تو بھی یہ حدیث انس کی حدیث کے معارض نہین ہو سکتی اس لئے کہ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی خاص ہے اور یہ عام دوم دارقطنی کہ جسکی یہ حدیث ہے طبقہ ثالثہ کی کتاب ہے اور یہ حدیث طبقہ ثالثہ

---

۱ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الآنیۃ مین ہے ۲ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب ایضاً مین ہے ۳ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب ایضاً مین ہے ۴ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب ایضاً مین ہے ۵ یہ حدیث مشکوۃ مین کتاب الاطعمہ باب الاشربہ کی تیسری فصل مین ہے ۶ یہ مضمون تسہیل الادلہ رچھاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۱۷ مین ہے ؛

کی کتاب کے مقابل حدیث صحیح مرفوع کے قابل اعتبار اور لائق محبت پکڑنے کے نہین ہوتی اور بیان
اسکا اس کتاب کے فصل احکام پانی مین پہلے گذر چکا نیند سے اٹھکر ناک جھاڑنے اور ہاتھ
دھوکر برتن مین ڈالنے کے بیان مین عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ مَنَامِهٖ فَلْیَسْتَنْثِرْ ثَلَاثًا فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ
یَبِیْتُ عَلٰی خَیْشُوْمِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روائت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جب جاگے کوئی تم مین نیند سے تو چاہئے کہ ناک جھاڑے تین بار کہ بیشک شیطان رات کو
رہتا ہے ناک کے نتھنے مین اسکے روائت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے وَعَنْهُ اِذَا اسْتَیْقَظَ
اَحَدُکُمْ مِنْ نَوْمِهٖ فَلَا یَغْمِسْ یَدَهٗ فِی الْاِنَاءِ حَتّٰی یَغْسِلَهَا ثَلٰثًا فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُهٗ مُتَّفَقٌ
عَلَیْهِ اور روائت ہے اسی سے کہ جب جاگے تم مین کوئی نیند سے تو نہ ڈباوے اپنا ہاتھ باسن مین
جبتک کہ نہ دھووے اسکو تین بار کہ وہ نہین جانتا کہان رہا رات کو ہاتھ اسکا روائت کیا اس حدیث کو
بخاری اور مسلم نے حلال چوپاؤں کے پیشاب کے حکم مین عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا بَاْسَ بِبَوْلِ مَا یُؤْکَلُ لَحْمُهٗ وَفِیْ رِوَایَةِ جَابِرٍ قَالَ مَا اُکِلَ
لَحْمُهٗ فَلَا بَاْسَ بِبَوْلِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِیُّ بِسَنَدٍ ضَعِیْفٍ روائت ہے براء رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین مضائقہ ساتھ پیشاب اس چیز کے کہ کہایا جاوے گوشت اسکا
اور ذیح روائت جابر کے یون ہے کہ کہا وہ جانور کہ کہایا جاوے گوشت اسکا پس نہین مضائقہ ہے ساتھ
پیشاب اسکے کے روائت کیا اسکو احمد اور دارقطنی نے ساتھ سند ضعیف کے ف بخاری مین کہا
ہے کہ ابوموسی اشعری نے نماز پڑھی قافلہ کے اترنے کی جگہ مین اور گوبر مین اور میدان صاف اس کی
پاس تھا پس کہا یہ جگہ اور وہ جگہ برابر ہے پھر ذکر کیا بخاری نے اس حدیث کا جو کہ بخاری اور
ترمذی مین انس سے روائت ہے کہ آئے لوگ عکل یا عرینہ مین سے مدینہ مین نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے پس ناموافق ہوئی انکو ہوا مدینہ کی پس اسلئے بھیجا انکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ذیح
اونٹون صدقات کے اور فرمایا انکو پیو تم دودھ انکا اور پیشاب ان کا کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے

ف یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الوضو مین ہے ۲ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب ایضاً مین ہے ۳ یہ حدیث مشکوہ مین
باب تطہیر النجاسات کی تیسری فصل مین اور روضۃ الندیہ مطبوعہ مطبع علوی لکھنؤ کے صہ۱ مین ہے ۴ یہ مضمون صحیح بخاری
مطبوعہ مطبع احمدی کے صہ۳۴ مین ہے ۵ یہ حدیث صحیح بخاری چھاپہ ایضاً کے صہ۳۴ مین اور ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صہ۱ مین ہے

اور کہا کہ نہین مضائقہ ہے ساتھہ پیشاب اُس چیز کے کہ کھایا جاوے گوشت اسکا۔ اور بخاری[1] مین انس سے روائت ہے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے پہلے طیار ہونے مسجد کے بکریون کے رہنے کی جگہ مین کہا بخاری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے پیشاب آدمیون کے دھونیکا حکم نہین دیا اور امام مالک اور امام احمد اور محمد اور بعضے شافعیہ کے نزدیک پیشاب اُن جانورون کا جو کہ کھائے جاتے ہین پاک ہے کہا امام شوکانی رحمہ نے نیل الاوطار[2] مین کہ کہا احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم نے کہ اس باب مین حدیث براء ابن عاذب کی اور جابر بن سمرہ کی (یہی) صحیح ہوئی ہے اور یہی مذہب ہے عترہ اور نخعی اور اوزاعی اور زہری اور امام مالک اور امام احمد اور محمد اور زفر اور طائفہ سلف کا اور موافق ہوئے ہین ان کے شافعیہ مین سے ابن خزیمہ اور ابن منذر اور ابن حبان اور اصطخری اور رویانی اور پاک ہونا اونٹون کے پیشاب کا تولص سے ثابت ہے لیکن سوائے اونٹون کے پیشاب کے جن جن جانورون کا گوشت حلال ہے ان کا پیشاب پاک ہونے پر انہین حدیثون پر اُن کے قائلین نے قیاس کیا ہے انتہی اور کہا ترمذی[3] نے یہی قول ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہین نہین خوف ہی ساتھہ پیشاب ان جانورون کے کہ کھایا جاتا ہے گوشت اون کا **کتے کے جوٹھے باسن کے حکم مین۔**

عَنْ اَبِیْ[4] هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْیَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ طَهُوْرُ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ اِذَا وَلَغَ فِیْهِ الْكَلْبُ اَنْ یَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلٰهُنَّ بِالتُّرَابِ روائت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پیوے کتا بیچ باسن ایک تمہاری کے پس چاہیئے کہ دھووے اسکو سات بار روائت کیا اسی حدیث کو بخاری نے اور مسلم کی ایک روائت مین یوں ہے کہ کہا پاکی باسن ایک تمہارے کی جبوقت پی جاوے اس مین کتا یہ ہے کہ دھووے اسکو سات بار پہلا انکا ساتھہ مٹی کے ہوف یہ حدیث ترمذی اور نسائی اور موطا امام مالک مین بھی ہے **وَعَنِ** ابْنِ الْمُغَفَّلِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُهُمْ وَبَالُ الْكِلَابِ ثُمَّ رَخَّصَ فِیْ كَلْبِ الصَّیْدِ وَكَلْبِ الْغَنَمِ وَقَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِی الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْا سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَفِّرُوْهُ الثَّامِنَةَ فِی التُّرَابِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

---

[1] یہ قول بخاری کا صحیح بخاری چھاپہ احمدی میرٹھہ کے صفحہ ۳۴ مین ہے [2] یہ عبارت نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد اول کے صفحہ ۵۰ مین ہے [3] یہ حدیث ترمذی چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۱۰ مین ہے [4] یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب تطہیر النجاسات کی پہلی فصل مین ہے [5] یہ حدیث مسلم چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۱۳ مین ہے

اور روائت ہے ابن مغفل رضی اللہ عنہ سے کہا حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ مار نے کتوں کے پھر فرمایا کیا حال ہے اُنکا اور کتوں کا پھر رخصت دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ کتے شکاری کے اور کتے بکریوں کے اور فرمایا جب کتا برتن مین منہ ڈالے تو اسکو سات بار دھوڈالو اور آٹھویں بار خشک مٹی سے مانجھ ڈالو کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ مذہب ہمارا یعنے شافعیہ کا اور جمہور علماء کا یہی ہے کہ کتے کا جوٹھا کیا ہوا برتن ایک بار مٹی سے اور سات بار پانی سے اگر دھویا جاوے تو پاک ہو جاتا ہے لیکن ابوحنیفہ رح کے نزدیک کتے کا جوٹھا باسن تین بار دھونے سے پاک ہو جاتا ہے اور دلیل ان کی اس باب مین حنفیہ یہ دو حدیثین پیش کرتے ہین پہلی حدیث دارقطنی نے روائت کی ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیچ (حق) کتے کے اگر منہ ڈالے برتن مین دھویا جاوے تین بار یا سات بار جواب اسکا دو طرح پر ہے اول یہ کہ یہ حدیث ضعیف ہے اس لئے کہ شیخ ابن ہمام حنفی نے فتح القدیر مین لکھا ہے کہ کہا دارقطنی نے منفرد ہوا ہے ساتھ اس حدیث کے عبدالوہاب انہون نے اسمعیل سے اور وہ متروک ہے اور سوائے عبدالوہاب کے اور لوگ اسی سناد سے روائت کرتے ہین اسمعیل سے سات بار دھونے کی دوم دارقطنی کہ جسکی یہ حدیث ہے طبقہ ثالثہ کی کتاب ہے اور حدیث طبقہ ثالثہ کی کتاب کی مخالف حدیث کے ہرگز قابل اعتبار اور لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی اور بیان اسکا فصل احکام پانی کے بیان مین پہلے گذر چکا ہے۔

دوسری حدیث دارقطنی نے ساتھ سند صحیح کے روائت کی ہے عطا سے فعل ابوہریرہ کا کہ جب کتا منہ ڈالتا برتن مین پانی بہا دیتے اسپر پہر دو ہوتے اسکو تین بار سو جواب اسکا چار طرح پر ہے اول یہ کہ یہ روائت موقوف ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ پر اور روائت موقوف لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی اور بیان اسکا بھی احکام پانی کے بیان مین پہلے گذر چکا ہے دوم جبکہ سنن اربعہ کی حدیث مرفوع اگرچہ صحیح ہو۔ فقط بخاری کی حدیث کا مقابلہ تو کر سکتی ہی نہین پھر بھلا اثر صحابی کا جو کہ طبقہ ثالثہ کی کتاب مین روائت کیا گیا ہو مقابل مین ایسی حدیث کے کہ جسپر بخاری اور مسلم دونون نے اتفاق کیا کب اسکی معارض اور لائق حجت کے ہو سکتا ہے سوم یہ روائت مخالف ہے ابی ہریرہ رضی کی اس حدیث صحیح مرفوع کے جو کہ بخاری اور مسلم

---

۱ مضمون صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۱۳۱ مین ہے ۲ یہ حدیث فتح القدیر چھاپہ نولکشور جلد اول کے صفحہ ۱۲۲ مین ہے
۳ مضمون فتح القدیر شرح ہدایہ چھاپہ ایضاً کی جلد ایضاً کے صفحہ ایضاً مین ہے ۴ یہ مضمون فتح القدیر حاشیہ ہدایہ چھاپہ نولکشور کی جلد ایضاً کے صفحہ ایضاً میں ہے ۱۲

ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور موطا امام مالک کی روایت سے اوپر مذکور ہوئی چہارم یہ روایت بھی دارقطنی ہی کی ہے اور دارقطنی طبقہ ثالثہ کی کتاب ہے اور روایت طبقہ ثالثہ کی کتاب کی مخالف حدیث صحیح کے قابل اعتبار اور لائق حجت پکڑنے کے نہیں ہوتی اور بیان اسکا پہلے گذرا تیسری حدیث روایت کیا اسکو ابن عدی نے کامل مرفوعاً اس حدیث کو سو جواب اس کا دو طرح پر ہے اول یہ کہ شیخ ابن ہمام حنفی رحمہ نے فتح القدیر[1] مین لکھا ہے کہ بیچ سند اس حدیث کے حسین بن علی کرابیسی ہے اور تقریب التہذیب[2] مین لکھا ہے کہ حسین بن علی بن یزید کرابیسی مین کلام کیا ہے امام احمد بن حنبل رحمہ نے دوم کتاب کامل کہ جسکی یہ حدیث ہے طبقہ رابعہ کی کتاب ہے اور حدیث طبقہ رابعہ کی کتاب مخالف حدیث صحیح کے ہرگز قابل اعتبار اور لائق حجت پکڑنے کے نہین چنانچہ کہا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے عجالہ نافعہ[3] مین وطبقہ رابعہ احادیثے کہ نام ونشان آنہا در قرون سابقہ معلوم نبود و متاخران آثار وروائت کردہ لذا پس حال آنہا از دو شق خالی نیست یا سلف تفحص کردند و آنہا را اصلے نیافتہ اند تا مشغول بروائت آنہا شنیدند و یا یافتند و دراں قدحی و علتے دیدند کہ باعث شد ہمہ آنہا را بر ترک روائت آنہا وعلی کل تقدیر این احادیث قابل اعتماد نیستند کہ در اثبات عقیدہ یا عملی بآنہا تمسک کردہ شود انتہی۔ اور کہا شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ نے حجۃ اللہ البالغہ[4] مین حدیثین طبقہ رابعہ کی جو اچھی سے اچھی ہین ضعیف محتمل ہین اور جو بری سے بری ہین وہ موضوع یا مغلوب بسخت انکار کی گئی ہین اور مادہ کتاب موضوعات ابن جوزی کا اسی طبقہ کی حدیثین ہین بلی کے جوٹھے کے بیان مین عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الْھِرَّۃِ اِنَّھَا لَیْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّمَا ھِیَ مِنَ الطَّوَّافِیْنَ عَلَیْکُمْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَصَحَّحَہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ خُزَیْمَۃَ روائت ہے ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ حق بلی کے کہ وہ نجس نہین ہے مقرر وہ پھیرا کرنے والون سے ہے تمیر روائت کیا اسحدیث کو ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو ترمذی اور ابن خزیمہ نے ف کہا شوکانی[5] رحمہ نے نیل الاوطار مین کہ صحیح کہا اسحدیث کو بخاری اور عقیلی اور ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم اور دارقطنی نے ابوداؤد

---

[1] یہ حدیث فتح القدیر شرح ہدایہ چاپہ نولکشور کی جلد اول صفحہ ۲۴ مین ہے [2] یہ مضمون تقریب التہذیب مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۸۸ مین ہے [3] یہ عبارت عجالہ نافعہ چاپہ لاہور کے صفحہ ۲۴ مین ہے [4] یہ مضمون حجۃ اللہ البالغہ چاپہ پریلی کے صفحہ ۱۲۱ مین ہے
[5] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب المیاہ مین ہے [6] یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد اول صفحہ ۳۳ مین ہے [7] یہ صفحہ ابوداؤد چاپہ اہل دہلی کا ہے

میں روایت ہے داؤد بن صالح ابن دینار سے اس نے نقل کی اپنی ماں سے کہ تحقیق آزاد کردہ والے اسکے نے بھیجا اسکو ساتھ ہریرہ کے طرف حضرت عائشہ رضی کے کہا ماں اسکی نے پس پایا میں نے عائشہ کو نماز پڑھتی پس اشارہ کیا طرف میری کہ رکھدے اسکو پس آئی بلی پس کہا یا اس میں سے پس جبکہ فارغ ہوئیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی نماز سے کہا یا اسجگہ سے کہ کہا یا تھا بلی نے پھر فرمایا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق بلی نہیں پلید تحقیق وہ ہیر نیوالوں میں سے ہے تمیم اور تحقیق دیکھا میں نے حضرت کو وضو کرتے تھے بچے ہوئے پانی بلی کے **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اشارہ کرنا نماز میں خواہ سر سے ہو جائز ہے اور بلی کا جوٹھا پاک کھانا اور اسکو جوٹھے پانی سے وضو کرنا منع نہیں جوتی پہنکر نماز پڑھنے کے بیان میں **وعن** ابی سلمۃ سعید ابن یزید قال سألت انسا کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی نعلیہ قال نعم متفق علیہ روایت ہے ابی سلمہ بن یزید سے کہا پوچھا میں نے انس رض سے کہ کیا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے جوتوں میں (یعنی پہنکر جوتی نماز پڑھتے تھے) کہا ہاں روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **وعن** شداد ابن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالفوا الیھود فانھم لا یصلون فی نعالھم ولا خفافھم رواہ ابو داؤد اور روایت ہے شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلاف کرو یہود یوں کا (یعنی ساتھ پڑھنے نماز کے جوتوں میں اور موزوں میں) پس تحقیق وہ نماز نہیں پڑھتے اپنی جوتوں میں اور موزوں میں روایت کیا اسحدیث کو ابو داؤد نے فائدہ کہا شوکانی رح نے نیل الاوطار میں روایت کیا ہے اسحدیث کو ابن حبان نے اپنے صحیح میں اور اس حدیث کی اسناد میں طعن نہیں ہے **وعن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء احدکم المسجد فلینظر فان رای فی نعلیہ اذی او قذرا فلیمسحہ ولیصل فیھما رواہ ابو داؤد و صححہ ابن خزیمۃ اور روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آوے کوئی تم میں کا مسجد کو تو نظر کرے پس اگر دیکھے اپنے جوتوں میں کچھ گندگی یا ناپاکی تو ملدے اسکو اور نماز پڑھے ان میں روایت کیا اسحدیث کو ابو داؤد نے اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ نے **وعن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

لہ یہ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے ۱۰۱ میں ہے ۲ یہ حدیث مشکوۃ میں اپنے سر کی دوسری فصل میں ہے ۳ یہ حدیث نیل الاوطار چاپہ مصر کے جلد اول کے ۱۰۱ میں ہے ۴ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب شروط الصلوۃ میں ہے ۵ یہ حدیث مشکوۃ باب الستر کی دوسری فصل میں ہے

وسلم اذا صلی احدکم فلا یضع نعلیہ عن یمینہ ولا عن یسارہ فتکون عن یمین غیرہ الا ان لا یکون علی یسارہ احد ولیضعھا بین رجلیہ وفی روایۃ او لیصل فیھما رواہ ابوداود وروی ابن ماجہ معناہ اور روائت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جبکہ نماز پڑھے ایک تمہارا پس نہ رکھے اپنی جوتیون کو داہنے اپنے اور نہ بائین اپنے پس ہون گے داہنے غیر اسکے کے مگر یہ کہ نہ ہو بائیں اسکے کوئی اور چاہئے کہ رکھے انکو درمیان دونو پاؤن اپنے کے اور بیچ ایک روائت کے یہ ہے کہ یا نماز پڑھے ان مین روائت کیا اسحدیث کو ابوداود نے اور روائت کی ابن ماجہ نے معنی اسکے ف کہا شوکانی رح نے نیل الاوطار مین کہ یہ دو حدیثین (یعنی ایک حدیث ابی سلمہ سعید بن یزید کی اور دوسری شداد بن اوس کی) دلیل ہین اس بات پر کہ جوتی پہن کر نماز پڑھنی مشروع ہے لیکن صحابہ اور تابعین کا اسکے مستحب اور مباح اور مکروہ ہونے مین اختلاف ہی روائت کی گئی ہے حضرت عمر رض سے ساتھہ اسناد ضعیف کے کہ تحقیق وہ مکروہ جانتے تھے جوتے اتار کر نماز پڑھنے کو اور جو شخص جوتی اتار کر نماز پڑھتا تھا اسپر سختی کرتے تھے اور یہی مروی ہے ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے بھی اور جوتے اتار کر نماز پڑھنے والون کو ابو عمرو شیبانی مارا کرتے تھے اور روائت کی گئی ہی ابراہیم سے کہ وہ جوتے اتار کر نماز پڑھنے کو برا جانتے تھے اور یہ دلیل ہے اسپر کہ ان لوگون کے نزدیک جوتے پہنکر نماز پڑھنی مستحب ہے کہا عراقی نے ترمذی کی شرح مین کہ جو لوگ جوتے پہنکر نماز پڑھا کرتے تھے ان مین سے عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان اور عبداللہ بن مسعود اور عویمر بن ساعدہ اور انس بن مالک اور سلمہ بن اکوع اور اوس ثقفی اور تابعین مین سے سعید بن مسیب اور قاسم اور عروہ بن الزبیر اور سالم بن عبداللہ اور عطا بن یسار اور عطا بن ابی رباح اور مجاہد اور طاؤس اور شریح قاضی اور ابو مجلز اور ابو عمرو شیبانی اور اسود بن یزید اور ابراہیم تیمی اور علی بن الحسین اور ان کے بیٹے ابو جعفر اور جو لوگ کہ جوتے پہنکر نماز پڑھنے کے قائل نہین تھے ان مین سے عبداللہ ابن عمرو اور ابو موسے اشعری انتہی اور کہا امام ابن القیم رح نے اغاثۃ اللہفان فی مصائد الشیطان مین جوتیان پہنکر نماز پڑھنے سے وسواسیون کا دل خوش نہین ہوتا حال آنکہ یہ سنت رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور انکے اصحاب کی ہی فعل اور حکم دونون کے اعتبار سے اور اسحدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ موزہ اور

ف یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد دوم کے ۲ مین ہے ف یہ مضمون اغاثۃ اللہفان چھاپہ بریلی کے صفحہ ۱ اور صفحہ ۲ مین ہے

جوتی کے پیچھے جب نجاست لگ جاتی ہے تو اسکو زمین سے رگڑنا مطلقا کافی ہے انتہی مردار کے چمڑے کے حکم مین عَنْ سَوْدَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَاتَتْ لَنَا شَاۃٌ فَدَبَغْنَا مَسْکَھَا ثُمَّ مَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِیْہِ حَتّٰی صَارَ شَنًّا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روائت ہے سودہ رضی اللہ تعالی عنہا بیوی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سے کہ مرگئی بکری ہماری پس دباغت دی ہم نے چمڑے اسکے کو پھر ہمیشہ رہے کہ ہم نچوڑ کھجور کا ڈالتے تھے اس مین یہانتک کہ ہوگئی مشک پرانی روائت کیا اس حدیث کو بخاری نے فائدہ بخاری اور مسلم مین روائت ہے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ خیرات دی گئی بکری اور پر ایک لونڈی آزاد کے کہ میمونہ کی تھی پس مرگئی وہ بکری پس گزرے اسپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیون نہ لیا تم نے چمڑا اسکا پس دباغت دی ہوتی اسکو پھر منتفع ہوتے ساتھ اسکے پس عرض کیا لوگون نے تحقیق یہ مردار ہے پس فرمایا کہ سوا اسکے نہین کہ حرام کیا گیا ہے کھانا اسکا اور مسلم مین روائت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دباغت دیا گیا چمڑا پس تحقیق پاک ہوا اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ مین اسی سے روائت ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چمڑا کہ دباغت کیا گیا پس تحقیق پاک ہوا اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف ترمذی مین لکھا ہے کہ کہا امام شافعی نے جو چمڑا کہ دباغت کیا گیا پس تحقیق پاک ہوا مگر کتے اور خنزیر کا چمڑا دباغت دینے سے پاک نہین ہوتا اور ان حدیثون سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس جانور کا چمڑا دباغت دینے سے پاک ہوجاتا ہے اسکے سینگ اور بال اور دانت وغیرہ کام مین لانا اور انکی تجارت کرنا بھی جائز ہے شراب سے سرکہ بنانے کے حکم مین عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ یُتَّخَذُ خَلًّا قَالَ لَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روائت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ پوچھے گئے شراب سے کہ بنائی جاوے سرکہ فرمایا نہین روائت کیا اس حدیث کو مسلم اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے حسن صحیح ہے

ل یہ حدیث مشکوۃ باب تطہیر النجاسات کی پہلی فصل مین ہے ۲ یہ حدیث مشکوۃ مین باب ایضا کی فصل ایضا مین ہے ۳ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الآنیہ مین ہے ۴ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الآنیہ مین اور ترمذی چاپہ احمدی دہلی کے ص ۲۹۱ مین ہے ۵ یہ حدیث ترمذی چاپہ ایضا کے ص ایضا مین ہے۔ ۶ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب ازالۃ النجاسات مین اور مشکوۃ مین باب بیان الخمر وعید شارہا کی پہلی فصل مین ہے ۔

ف یہ حدیث دلیل ہے امام شافعی اور جمہور علما کی اسبات پر کہ نہین جائز ہے سرکہ بنانا شراب کا اور نہین پاک ہوتی شراب ساتھہ سرکہ بنانے کے اور صحیح روایت امام مالک سے بھی یہی ہے کہ نہین پاک ہوتی شراب سرکہ بنانے سے اور کہا اوزاعی اور لیث اور ابو حنیفہ نے پاک ہوجاتی ہے شراب سرکہ بنانے سے اسی طرح لکھا ہے نووی نے شرح صحیح مسلم مین اور نزدیک امام اعظم کے جو شراب کا سرکہ بنانا اور اسکا کھانا پینا حلال ہے تو دلیل اسکی امام کے مقلد یہ تین حدیثین پیش کرتے ہین پہلی حدیث دارقطنی نے روائت کی ہے اپنے سنن مین فرج بن فضالہ سے اُسنے روائت کی یحییٰ بن سعید سے اُس نے عمرہ سے اُس نے ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تھی بکری ام سلمہ کی کہ دودھ دوہتی تھین اسکا پس نہ دیکھا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کہاں گئی بکری کہا انہون نے مرگئی فرمایا حضرت نے کیا نہ نفع پکڑا تم نے ساتھہ کہال اسکی کے پس کہا ہم نے تحقیق وہ مُردار ہے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دباغت دینا اسکا حلال کرتا ہے جیسا کہ حلال ہوجاتا ہے سرکہ شراب کا سو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ہو ساتھہ اسکے حجت کیونکہ عینی شرح ہدایہ مین لکھا ہے کہ کہا دارقطنی نے کہ اکیلا ہُوا ہے ساتھہ اسکے فرج بن فضالہ اور وہ ضعیف ہے (کیونکہ) وہ روائت کرتا ہے حدیثین یحییٰ بن انصاری سے کہ نہین متابعت کی جاتی اُونپر دوسری حدیث بیہقی نے روائت کی ہے بیچ معرفت کے مغیرہ بن زیاد سے اُسنے روائت کی ہے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا خَیْرُ خَلِّکُمْ خَلٌّ خَمْرِکُمْ یعنے بہتر سرکہ تمہارا شراب کا سرکہ ہے جواب اسکا دو طرح پر ہے اوّل یہ کہ یہ حدیث بھی ضعیف ہے لائق حجت پکڑنے کے نہین کیونکہ عینی شرح ہدایہ مین لکھا ہے کہ اکیلا ہُوا ہے ساتھہ اسکے مغیرہ بن زیاد اور وہ نہین ہے قوی اور کہا امام ابن القیم نے اعلام الموقعین مین اس حدیث کے راویون مین مغیرہ بن زیاد صاحب مناکیر کا ہے دوم کتاب معرفۃ بیہقی کی طبقہ ثالثہ کی کتاب ہے اور حدیث طبقہ ثالثہ کی کتاب کے مقابلہ مین حدیث صحیح محفوظ کے قابل اعتبار اور لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی اور بیان اسکا مفصل احکام پانی کے بیان مین اس کتاب مین

لہ یہ مضمون صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کی جلد دوسری کے صفحہ ۱۳۱ کی شرح مین ہے لہ یہ حدیث عینی شرح ہدایہ چھاپہ نولکشور کی جلد چوتھی کے صفحہ ۳۰۹ مین ہے لہ یہ مضمون عینی شرح ہدایہ چھاپہ نولکشور کی جلد دوسری کے صفحہ ۳۴۲ مین ہے لہ یہ حدیث عینی شرح ہدایہ چھاپہ ایضاً کی جلد ایضاً کے صفحہ ایضاً مین ہے لہ یہ مضمون عینی شرح ہدایہ چھاپہ ایضاً کی جلد ایضاً کے صفحہ ایضاً مین ہے

پہلے گذر چکا ہے وہان سے دیکھ لیجئے تیسری حدیث ہدایہ مین ہے نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ یعنے اچھا سالن ہے سرکہ سو جواب اسکا یہ ہے کہ اسحدیث سے شراب کے سرکے کے جائز ہونے کی سند پکڑنی پرلے سرے کی حماقت ہے اسلئے کہ اسحدیث مین تو شراب کے سرکہ بنانے کا ذکر تک بھی نہیں دیکھ لیجے نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ پوری یہ حدیث جو کہ مسلم[۱] مین روائت ہے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاَلَ اَھْلَہُ الْاِدَامَ فَقَالُوْا مَا عِنْدَنَا اِلَّا خَلٌّ فَدَعَا بِہٖ فَجَعَلَ یَاْکُلُ بِہٖ وَیَقُوْلُ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ یعنے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگا اپنے گھر کے لوگون سے سالن پس کہا انہون نے کہ نہین نزدیک ہمارے مگر سرکہ پس منگوایا اسکو اور شروع کیا کہانا روٹی کا ساتھ اسکے اور فرماتے تھے اچھا سالن ہے سرکہ اسحدیث سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ سرکہ بہت اچھی چیز اور بہت اچھا سالن ہے اور کہانا اس کا سُنّت ہے سو اسحدیث سے کسی مسلمان کو بھی انکار نہین انکار تو اُس سرکہ سے ہے کہ جو شراب سے بنایا گیا ہو اور وہی نجس اور حرام ہے سو بجز حضرات حنفیہ کے اور کوئی اہل اسلام خواہ کسی مذہب والا ہو اور کیسا ہی بیوقوف ہو یہ بات ہرگز نہیں کہیگا کہ اسحدیث سے شراب کا سرکہ بنانا جائز معلوم ہوتا ہے **فصل غسل جنابت کے بیان مین**

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ اَحَدُکُمْ بَیْنَ شُعَبِھَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَھَدَھَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَاِنْ لَّمْ یُنْزِلْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روائت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بیٹھے ایک تمہارا درمیان عورت کی چار شاخون کے پھر صحبت کرے تحقیق واجب ہوا غسل اگرچہ نہ نکلے منی روائت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **وعن** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُہٗ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَہ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روائت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تجاوز کرے محل ختنہ مرد کا محل ختنہ عورت کے سے واجب ہوگا غسل یہ کیا مینے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہائے ہم دونون روائت کیا اسحدیث کو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح[۲] موطا امام مالک[۳] مین ہے

---

[۱] یہ حدیث صحیح مسلم چاپہ نولکشور کی جلد دوسری کے صفحہ ۱۵۱ مین ہے [۲] یہ حدیث مشکوۃ باب الغسل کے پہلی فصل مین ہے [۳] یہ حدیث مشکوۃ مین باب الغسل کی دوسری فصل مین ہے [۴] یہ حدیث موطا امام مالک چاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۱۱ مین ہے

ہے نافع سے کہ تحقیق عبداللہ بن عمر تھے کہتے جس وقت کہ داخل ہو محل ختنہ مرد کا محل ختنہ عورت مین
پس تحقیق واجب ہے غسل ف جو چمڑا کہ ختنہ کرنے مین کاٹتے ہین اسکو ختان کہتے ہین مراد یہ کہ جب
سر ذکر کا عورت کے ستر مین داخل ہوا دونوں پر غسل واجب ہوا سارا ذکر عورت کے ستر مین داخل اور منی
نکلنا شرط نہین اور کہا امام شوکانی رح نے در البہیہ مین کہ مرد اور عورت کی دونوں شرمگاہ ملنے سے
نہانا واجب ہوتا ہے اور کہا امام نووی رح نے شرح صحیح مسلم[1] مین کہ آنے نے اجماع کیا ہے اسبات پر
کہ نہانا واجب ہوتا ہے ساتھ جماع کرنے کے اگرچہ نہ ہووے انزال اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ رح
اور امام شافعی رح اور امام مالک رح اور امام احمد بن حنبل اور جمہور علما کا مگر داؤد ظاہری اور بخاری یہ
دونون بدون انزال غسل کے واجب ہونے کے قائل نہین اور دلیل انکی یہ حدیثین ہین پہلی حدیث
بخاری[2] اور مسلم[3] مین ہے کہ پوچھے گئے حضرت عثمان بن عفان حال اُس شخص کے سے کہ جماع کرے اپنی
عورت سے اور نہ انزال ہو کہا (عثمان نے) وضو کرے جیسا کہ وضو کرتا ہے واسطے نماز کے اور دھو
ڈالے ذکر اپنا اور کہا عثمان نے سُنا مینے اسکو رسُول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری حدیث
مسلم[4] مین روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسُول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے
اوپر ایک مرد کے انصار سے پس بھیجا طرف اسکی یعنی کسی شخص کو واسطے بلانے اسکے پس نکلا (وہ)
اور سر اُس کا ٹپکتا تھا (یعنے پانی سے بہ سبب نہانے کے) پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے شاید کہ جلدی مین ڈالا ہمنے تجھکو کہا ہان اے رسُول خدا کے (پھر) فرمایا حضرتؐ نے جس وقت کہ
نہ انزال کرے تو پس نہین ہے تجھپر غسل اور پر تیرے اور اوپر تیرے وضو ہے اور بیچ ایک روایت
کے ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے انما الماء من الماء یعنے سوا اسکے نہین کہ پانی پانی سے ہے یعنی
غسل لازم آتا ہے منی کے نکلنے سے تیسری حدیث بخاری[5] مین ہے (کہ کہا زید نے) پس سوال
کیا مینے اسے یعنی حال اس شخص کے سے کہ جماع کرے اپنی عورت سے (اور نہ انزال ہو) علی بن ابی طالب
اور زبیر بن عوام اور طلحہ بن عبیداللہ اور ابی بن کعب سے پس حکم کیا انہون نے ساتھ اسی کے (یعنی ساتھ
وہونے ذکر اور وضو کرنیکے) سو جواب قول علی بن ابی طالب اور زبیر بن عوام اور طلحہ بن عبیداللہ اور ابی

---

[1] یہ عبارت امام نووی کی صحیح مسلم مین جو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکی جلد اول کے صفحہ ۱۵۵ مین ہے [2] یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی سیرٹھ کے صفحہ ۴۲ مین اور صحیح مسلم جو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۱۵۱ مین ہے [3] یہ حدیث صحیح مسلم چھاپہ احمدی سیرٹھ کے صفحہ ۱۶۱ مین ہے [4] یہ حدیث صحیح بخاری چھاپہ احمدی سیرٹھ کے صفحہ ۴۲ مین ہے۔

بن کعب اور نیز حدیث حضرت عثمان اور حدیث ابی سعید خدری انما الماء من الماء کا یہ ہے کہ زرقانی
شرح موطا امام مالک مین لکھا ہے کہ کہا امام احمدؒ نے یہ معمول ہے اسلئے کہ ثابت ہوا ہو فتوی
ابن پانچون کا خلاف اس حدیث کے اور کہا علی بن مدینیؒ نے یہ شاذ ہے اور کہا ابن عبدالبرؒ نے محال ہو
یہ کہ سُنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسقاط غسل کا ملنے دونوں ختنون سے پھر فتوی دے ساتھہ
واجب ہونے کے اور جوابدیا ہے (اسکا) حافظ (یعنی ابن حجرؒ) وغیرہ نے کہ اس طریقہ سے حدیث ثابت
ہے جہت اتصال سند اپنی سے اور حفظ راوی اپنے سے اور نہین خلل کرتا یہ حدیث اسکے فتوی دینا انکا
خلاف احدیث کے اسلئے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ ثابت ہُوا ہے نزدیک انکے ناسخ اسکا پھر گئے طرف
ناسخ کی پس بہت حدیثین منسوخ ہین حالانکہ وہ صحیح ہین طریقہ اصطلاح اہلحدیث سے اور تحقیق گئے
ہین جمہور طرف منسوخ ہونے اسکے کے ساتھہ دلیل) حدیث ابوہریرہ کے انہون نے نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرمایا جب بیٹھے درمیان چار شاخون عورت کے پھر کوشش کری پس تحقیق واجب ہُوا غسل
روائت کیا اسکو بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور ساتھہ حدیث حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا کے کہ مانند اسکے ہے مرفوعا مسلم وغیرہ مین اور روائت کیا احمدؒ اور شافعی رح
اور نسائیؒ اور ابن ماجہؒ اور ترمذیؒ نے اور کہا ترمذی نے حسن صحیح ہے اور روائت کیا اسکو ابن
حبان نے اور صحیح کہا اسکو حضرت عائشہؓ سے مرفوع کہ جب دو ختنے ملیں پس تحقیق واجب ہُوا
غسل انتہے اور مسک[1] الختام شرح بلوغ المرام[2] مین ہے کہ اکثر صحابہ اور حضرت ابوبکر
صدیقؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ اور تابعین اور سوا انکے (یعنے تبع تابعین
وغیرہ) علماء دین اور جمہور اس حدیث کو یعنی اِذَا جَلَسَ اَحَدُکُمْ بَیْنَ شُعَبِہَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَہَدَہَا
فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَاِنْ لَمْ یُنْزِلْ کو جو کہ اوپر گذری ناسخ حدیث الماء من الماء کا کہتے ہیں اور دلیل
انکی حدیث ابی بن کعب کی ہے کہ کہا اُس نے کہ تحقیق یہ فتوی کہ تھے کہتے الماء من الماء رخصۃ یعنی
نہانا منی کے نکلنے سے رخصت تہی یہ رخصت دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ ابتدا اسلام
کے پھر حکم کیا (حضرت نے) ساتھہ واجب ہونے غسل کے بعد اسکے اور یہ نزدیک احمد اور سوا اسکے ہو
طریق زہری سے (ابی بن کعب) سے اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اور کہا اسمعیلی نے یہ حدیث اوپر

---

[1] یہ عبارت زرقانی شرح موطا امام مالک چھاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۸۰ مین ہے ۔
[2] یہ مضمون مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کانپور کی جلد کے صفحہ ۱۰ مین ہے ۔

شرط بخاری کے ہے اور یہ (دلیل) ظاہر ہے بیچ نسخ کے جیسا کہ حدیث آئندہ مین ہے وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اِنَّمَا کَانَ الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ رُخْصَۃً فِیْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نُھِیَ عَنْھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہے اُبی بن کعب سے کہا سوا اسکے نہیں کہ تہا نہانا منی کے نکلنے سے رخصت ابتدا اسلام مین پہر منع کیا گیا اس سے روایت کیا اسحدیث کو ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف موطا امام مالک مین ہے کہ تحقیق محمود بن لبید انصاری نے پوچھا زید ابن ثابت سے حال اُس شخص سے جو کہ جماع کرے اپنی عورت سے پہر سست ہو جاوے اور نہ انزال ہووے پس کہا زید بن ثابت نے غسل کرے پس کہا واسطے اسکے محمود بن لبید انصاری نے تحقیق ابی بن کعب تہا نہ دیکہتا غسل کو یعنی بدون انزال غسل واجب نہین جانتا تہا پس کہا واسطے اسکے زید بن ثابت نے تحقیق ابی بن کعب نے رجوع کیا اسسے اور کہا ترمذی نے جسوقت کہ تجاوز کرے ختنہ (مرد کا) ختنہ (عورت کے مین) واجب ہوتا ہے غسل اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا اصحاب رسول خدا سے کہ انہین مین سے ہین ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور عائشہ اور فقہا تابعین اور جو بعد اُن کے تھے مثل سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے کہا انہون نے جسوقت ملین دو ختنے واجب ہوا غسل پہر کہا ترمذی نے سوائے اسکے نہین کہ تہا غسل الغم تا منی کے نکلنے سے بیچ ابتداء اسلام کے پہر منسوخ کیا گیا بعد اسکے اور اسیطرح سے روایت کی ہے بہت لوگون نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہین مین سے ہین ابی بن کعب اور رافع بن خدیج اور عمل اوپر اسی کے ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ یہ حدیث الماء من الماء یعنی سوا اسکے نہین کہ غسل منی کے نکلنے سے ہے پس جمہور صحابہ اور جو لوگ کہ بعد صحابہ کے ہین کہتے ہین کہ تحقیق یہ حکم منسوخ ہوا اور مراد ان کی نسخ سے یہ ہے کہ تحقیق غسل جماع سے بدون انزال تہا (ابتدا اسلام مین) ساقط پہر واجب ہوا اور مسلم مین روایت ہے ابوالعلاء بن شخیر سے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک حدیث کو دوسری حدیث سے منسوخ کر دیتے جیسے کہ قرآن کی ایک آیت دوسری سے منسوخ ہو جاتی ہے ف کہا نووی نے کہ امام مسلم اسحدیث کو جو بیان (یعنی) اپنی کتاب صحیح مسلم کے باب مین سبابت کو لایا ہے کہ اوائل اسلام مین جماع سے غسل واجب ہوتا جبتک کہ منی نہ نکلتی لیکن وہ حکم منسوخ ہو گیا اور جماع سے غسل واجب ہو جاتا ہے غرض امام مسلم کی یہ ہے کہ حدیث

لہ یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب الغسل کی تیسری فصل مین ہے ۱۲ سہ یہ حدیث موطا امام مالک چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۴۱ مین ہے ۱۲ سہ یہ مضمون ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۲۰ مین ہے ۱۲ سہ یہ مضمون صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۱۷۴ کی شرح مین ہے۔

انما الماء من الماء یعنے سوائے اسکے نہین کہ غسل لازم آتا ہے منی کے نکلنے سے منسوخ ہے اور دوسری حدیث سے یعنی جو کہ اوپر گذرین اور کہا امام محی السنۃ نے مشکوۃ مین کہ حدیث الماء من الماء یعنی سوائے اس کے نہین کہ غسل لازم آتا ہے منی کے نکلنے سے یہ حدیث منسوخ ہے اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین مصنف نے یعنی ابن تیمیہ نے دلیل پکڑی ہے ساتھ حدیث ابی بن کعب کے اور رافع بن خدیج کے اسبات پر کہ حدیث انما الماء من الماء منسوخ ہے اور کہا علامہ محمد نے زرقانی شرح موطا امام مالک مین کہ کہا شافعی نے حدیث انما الماء من الماء ثابت ہے لیکن منسوخ ہے اور کہا ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح بخاری مین کہ مذہب جمہور علماء کا یہی ہے کہ حدیث وضو کی کافی ہونے کی یعنے جس حدیث مین یوں آیا ہے کہ عورت کیساتھ صحبت کرنیسے جبتک انزال نہ ہو لیوے تبتک غسل واجب نہین ہوتا وضو ہی کفائت کرتا ہے منسوخ ہے راقم کہتا ہے کہ عاملان حدیث مین سے جو لوگ کہ حدیث انما الماء من الماء کو منسوخ اور حدیث ابی ابن کعب انما کان الماء من الماء رخصۃ فی اول الاسلام ثم نہی عنہا کو اسکا ناسخ نہین سمجھتے ہین وہ لوگ اس مقدمہ مین تین وجہ پیش کرتے ہین وجہ اول کہتے ہین کہ یہ حدیث ابی بن کعب کی مرفوع نہین یعنے حضرت کی فرمائی ہوئی نہین قول انہا ابی بن کعب صحابی کا ہے سو جواب اسکا یہ ہے کہ اس حدیث کو مرفوع نہ سمجھنا صحابی کا قول سمجھنا بے دلیل بات ہے اسلئے کہ جس حدیث کی نسبت صحابی یوں کہدے کہ منع کیا گیا ہم سے یا کہے کہ منع کئے گئے ہم اس سے وہ حدیث یعنی وہ حکم حضرت کا ہی ہوتا ہے کیونکہ امر کرنیوالا اور منع کرنیوالا بجز صاحب شریعت یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی نہین اور اس دعوی پر دلیل ہماری یہ اقوال محدثین کی ہین دیکھہ لیجیو کہا نووی نے صحیح مسلم کے مقدمہ مین جسوقت کہے صحابی امر کئے گئے ہم ساتھہ فلانی بات کی یا کہے کہ منع کئے گئے ہم فلانی بات سے یا کہے سنت ہے فلانی بات پس یہ سب مرفوع ہے یعنے حضرت کا فرمانا ہے جمہور علماء کے نزدیک صحیح مذہب یہی ہے اور کہا ابو الفیض محمد بن علی فارسی نے جواہر الاصول فی علم احادیث الرسول مین کہنا صحابی کا کہ امر کئے گئے ہم ساتھہ فلانی بات کے یا منع کئے گئے ہم فلانی بات سے یا سنت ہے فلانی بات برابر ہے کہ کہے یہ ہیچ حیاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا بعد وفات انکی کے قسم مرفوع سے ہے اور کہا ابن صلاح نے کہنا صحابی کا امر کئے گئے ہم ساتھہ فلانی بات کے یا منع کئے گئے فلانی بات سے نوع مرفوع سے ہے اور مسند ہے نزدیک اصحاب حدیث کے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ جسوقت کہے صحابی امر کئے گئے ہم ساتھہ فلانی بات کے یا منع کئے گئے ہم فلانی بات سے پس حکم مرفوع ہے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ہے اور قسطلانی شرح صحیح بخاری مین لکھا ہے

---

۱ یہ مضمون مقدمہ صحیح مسلم کے ص ۳۰ ۲ یہی مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد دوم کے ص ۱۳۰ مین ہے ۳ یہ مضمون قسطلانی چھاپہ نولکشور جلد اول ص ۱۳۰ مین ہے

کہ اگر کہے صحابی سنت ہے فلانی بات یا کہو حکم کئے گئے ہم فلانی بات کا یا کہو تھے امر کئے جاتے ہم یا کہو منع کئے جاتے ہم پس حکم مرفوع ہین یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ہے وجہ دوم کہتے ہین کہ امام بخاری چونکہ رئیس المحدثین ہین بخاری میں فرماتے ہیں کہ جبتک انزال نہ ہو واجب نہین احوط یعنی غسل کرلینا احتیاط کی بات ہے سو جواب اسکا تین طرح پر ہے اول یہ کہ اس مقدمہ مین ہمکو غالب یقین یہی ہو کہ حدیث اِنَّمَا کَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَۃً فِی اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نُھِیَ عَنْھَا جو قریب گذری امام بخاری کو نہین پہنچی تھی اور اگر پہنچی تو مثل اور محدثین کے یہ بھی حدیث انما الماء من الماء کی منسوخیت کے ضرور قائل ہوجاتے اور مرد اور عورت دونون کی شرمگاہ ملنے سے نہانا واجب بتلاتے احوط نہ فرماتے اور اسبات کو تو ہم بھی مانتے ہین اور جانتے ہین کہ جسقدر حدیثین امام بخاری کو پہنچی تھین اور کسیکو نہین پہنچی تھین لیکن اسبات کا قائل بھی آجتک کوئی نہین ہوا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی کل احادیث پر امام بخاری علیہ الرحمۃ نے احاطہ کرلیا تھا کتاب الظفر المبین فی ردمغالطات المقلدین کے دسوین مغالطے کی جواب کو ملاحظہ فرمایئے اور دیکھیے کہ بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ یعنی حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ جو کہ اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی صحبت مین رہتے تھے اور ہر حال مین ہر ایک بات کی خبر رکھتے تھے مسئلے بتین تو انکو بھی نہین ملی تھین بھلا امام بخاری کو بعض حدیثین اگر نہ ملی ہون تو کیا تعجب ہے اور یہ بھی سن لیجو کہ اگر کسی شخص کو کسی حدیث کا ناسخ معلوم نہو اور منسوخ حدیث پر ہی عمل کرتا رہے تو کچھ گناہ نہین چنانچہ زرقانی شرح موطا[۵۱] امام مالک میں ہے کہ ایک جماعت صحابہ کی مثل جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن مسعود اور ابوسعید اور معاویہ اور اسماء بنت ابی بکر اور عبداللہ ابن عباس اور عمرو بن حویرث اور سلمہ بن الاکوع اور ایک جماعت تابعین مین سے متعہ کے جائز ہونے کے قائل تھے حالانکہ حدیثین متعہ کے جائز ہونے کی منسوخ ہین اور ترمذی[۵۲] مین ہے کہ عبداللہ بن مسعود اور انکے بعض شاگرد (یعنے اسود اور علقمہ) رکوع مین گھٹنون پکڑنے کے قائل نہین ہو تطبیق یعنی دونون ہاتھ جوڑ کر دونون رانون کے درمیان رکھنے کے قائل تھے حالانکہ حدیث تطبیق کی منسوخ ہے اور صحیح مسلم[۵۳] مین ہے کہ ابن عمر قربانی کا گوشت بعد تین دن کے نہین کھاتے تھے حالانکہ حدیث بعد تین دن کے قربانی کا گوشت نہ کھانے کی منسوخ ہے غرض کہ جبتک کسی کو کسی منسوخ حدیث کا ناسخ معلوم نہو تبتک اسکا اسپر عمل کرنا جائز ہے گناہ نہین اور اسبات پر علماء کا اتفاق ہے اسی طرح پر لکھا ہے ناظورۃ الحق[۵۴] فی فریضۃ العشاء روان لم یغب الشفق مین اور یہ روائتین دلیل ہین اسبات پر کہ اس مسئلہ مین بسبب

---

۵۱ یہ مضمون زرقانی چھاپہ مصر کی جلد تیسری صفحہ ۲۵ مین ہے ۵۲ یہ مضمون ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ مین ہے
۵۳ یہ مضمون صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کی جلد دوسری کے صفحہ ۱۵ مین ہے ۔
۵۴ یہ مضمون ناظورۃ الحق چھاپہ بلغار کے صفحہ ۳۲ مین ہے ۔

پہنچنے حدیث کے امام بخاری تو معذور ہین لیکن جنکو حدیث ابی بن کعب کی پہونچ چکی وہ لوگ معذور نہیں
دوم حدیث ابی بن کعب کی صاف صاف بیان کر رہی ہے کہ حکم حدیث الماء من الماء کا ابتدا اسلام مین
تہا پہر منع کیا گیا اس سے اور مذہب امام بخاری کا یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا آخر فعل
اول کا ناسخ ہوتا ہے چنانچہ بیان اسکا اسی کتاب مین مقتدیون کو امام کی متابعت کرینگے بیان مین آگے
آویگا انشاء اللہ تعالی اور یہ دلیل ہے اسبات پر کہ حدیث ابی بن کعب کی امام بخاری کو نہین پہنچی اگر
پہنچتی تو بیشک وہ بہی حدیث اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ کی منسوخیت کے قائل ہوتے سوم جو شخص محض مقلد امام بخاری
کا ہے وہ اگر حدیث اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ کو منسوخ نہ جانے تو اس کا اختیار ہے لیکن جو شخص کہ حدیث صحیح کے
مقابلہ مین کسی کی بہی نہین مانتا اور حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ہی کی اطاعت کو فرض و واجب جانتا
ہے وہ امام بخاری وغیرہ کی اس معاملے مین کب سنتا ہے وجہ سوم کہتے ہین کہ جس درجہ کی حدیث الماء من الماء
ہے حدیث ابی ابن کعب کی اس درجہ کی نہین سو جواب اسکا یہ ہے کہ اس مقدمہ مین حدیث ابی بن
کعب کی اگر تنہا ہوتی اور حدیث اِذَا جَلَسَ اَحَدُکُمْ بَیْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ
الْغُسْلُ وَاِنْ لَّمْ یُنْزِلْ (یعنے جسوقت ایک تمہارا درمیان عورت کی چار شاخون کے بیٹھے پہر صحبت
کرے تحقیق واجب ہوا غسل اگرچہ نہ نکلے منی جو کہ درجہ مین حدیث اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ کے برابر ہے بلکہ زیادہ
ہے اور حدیث اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ یعنے جب تجاوز کرے محل ختنہ مرد کا محل ختنے
عورت کے سے واجب ہوگا غسل یہ دونوں حدیثین جو کہ قریب گذر چکی ہین اگر تائید حدیث ابی بن کعب
کی نہ کرتین تو البتہ ہم بہی کہہ سکتے تھے کہ بموجب قاعدہ کے حدیث ابی بن کعب کے ناسخ حدیث الماء من الماء
کے نہین بن سکتی لیکن احتیاط پہر بہی اس مین ہوتا کہ حدیث اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ پر عمل کیا جاتا اور حدیث
ابی بن کعب کو بہی عمل کے باب مین مقدم سمجہا جاتا لیکن اب جس حالت مین کہ حدیث اِذَا جَلَسَ اَحَدُکُمْ الخ
اور حدیث اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الخ حدیث اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ کے معارض موجود ہین اور حدیث ابی ابن
کعب کی صاف صاف بیان کر رہی ہے کہ حکم حدیث اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ ابتدا اسلام مین تہا۔
پہر بتلائیے تو اسکی کیا وجہ ہے کہ حدیث اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ کو منسوخ اور حدیث ابی بن کعب کو اسکا
ناسخ نہ سمجہا جاوے وَعَنْ[1] عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

[1] یہ حدیث مشکوۃ مین باب الغسل کی دوسری فصل مین ہے ۱۲

وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا قَالَ يَغْتَسِلُ وَعَنِ الَّذِي يَرَى أَنَّهُ قَدِ احْتَلَمَ وَلَا يَجِدُ بَلَلًا قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ فَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ تَرَى ذٰلِكَ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ إِنَّ النِّسَاءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ إِلَى قَوْلِهِ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال ایک شخص کے سے کہ پاوے تراوت اور نہ یاد رکھتا ہو خواب فرمایا غسل کرے اور پوچھے گئے حال اس شخص کے سے کہ گمان رکھتا ہے کہ خواب دیکھا ہے اور نہیں پاتا تراوت فرمایا کہ نہیں غسل اس پر کہا ام سلیم نے کیا ہے عورت پر بھی غسل کہ دیکھے یہ یعنی تراوت کو فرمایا کہ ہاں عورتیں بھی مانند مردوں کے ہیں روایت کیا اس حدیث کو ترمذی اور ابو داؤد نے اور روایت کی دارمی نے اور ابن ماجہ نے قول انکا لا غسل علیہ تک ف۱ کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ راوی اس حدیث کے راوی صحیح کے ہیں لیکن عبداللہ بن عمر عمری جو کہ اس حدیث کے راویوں میں سے ہے اس میں اختلاف کیا گیا ہے اور بخاری۲ اور مسلم میں روایت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے حق میں کہ وہ دیکھتی ہے اپنی نیند میں جو دیکھتا ہے مرد فرمایا ہاں ہووے اور زیادہ کیا مسلم نے پھر کہا ام سلمہ نے کیا ایسا ہوتا ہے فرمایا ہاں نہیں تو کہاں سے ہوتی ہے مشابہت ف یعنے اگر عورت کو منی نہ آوے تو بچہ میں کی صورت کبھی نہ ہووے اور مسند۳ امام احمد اور نسائی میں روایت ہے خولہ بنت حکیم سے کہ تحقیق پوچھا اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال عورت کے سے کہ دیکھے نیند اپنی میں وہ چیز جو کہ دیکھتا ہے مرد پس فرمایا نہیں ہے اس پر غسل یہانتک کہ اسکو انزال ہو جیسا کہ مرد نہیں اس پر غسل یہانتک کہ انزال ہو ف۴ کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ اس حدیث کو ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے بھی روایت کیا ہے کہا سیوطی نے جامع کبیر میں کہ یہ حدیث صحیح ہے اور ذکر کیا حافظ نے (یعنے ابن حجر نے فتح الباری میں) اور نہیں کلام کی اس میں **وَعَنْ**۵ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِفَضْلِ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلِأَصْحَابِ السُّنَنِ اغْتَسَلَ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَفْنَةٍ فَجَاءَ لِيَغْتَسِلَ مِنْهَا فَقَالَتْ لَهُ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا

---

۱ یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۱۷۱ میں ہے ۲ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الغسل وحکم الجنب میں ہے
۳ یہ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۲۶ میں ہے ۴ یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۱۷۱ میں ہے ۵ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب المیاہ میں ہے +

فَقَالَ اِنَّ الْمَاءَ لَا یُجْنِبُ صَحَّحَهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ خُزَیْمَةَ اور روائت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے بچے ہوئے پانی سے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روائت کیا اس حدیث کو مسلم نے اور سُننے والوں کی روائت غسل کیا کسی بی بی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ کاسے یعنی تغار کے پہر آئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ غسل کریں اُس سے یعنی بچے ہوئے پانی سے سو وہ بولیں کہ مین جنب تھی تب فرمایا کہ پانی نہین جنب ہوتا صحیح کہا اس حدیث کو ترمذی اور ابن خزیمہ نے

فائدہ اگر کوئی کہے کہ یہ حدیث مخالف ہے اُس حدیث کے جو کہ ابوداؤد[1] اور نسائی مین روائت ہے ایک مرد سے جو ساتھ رہا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ کہا کہ اُس نے منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ غسل کرے عورت بچے پانی سے مرد کے یا مرد بچے پانی سے عورت کے **ف** کہا ابن حجر نے بلوغ المرام مین کہ سنداس حدیث کی صحیح ہے اور نیل الاوطار[2] مین لکھا ہے کہ ابن حجر نے فتح الباری مین کہ راوی اسکے ثقہ ہین اور جس شخص نے اسکو معلول کیا ہے اسکی دلیل قوی ہونے پر مین نہین مطلع ہوا۔

جواب یہ کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے جواز پر اور وہ ترک اولیٰ پر پس نہی نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی اسی طرح لکھا ہے مسک الختام شرح بلوغ المرام مین[3] **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ کُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ نَخْتَلِفُ اَیْدِیْنَا فِیْهِ مِنَ الْجَنَابَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَزَادَ ابْنُ حِبَّانَ وَنَلْتَقِیْ اور روائت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ نہاتی تھی مین اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کے حاجت سے کہ لگتے تھے ہاتھ ہم دونون کے اُس مین روائت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا ابن حبان نے اور ملتے **وَعَنْهَا**[4] قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ یَسْتَدْفِئُ اِلَیَّ قَبْلَ اَنْ اَغْتَسِلَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَرَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ نَحْوَهُ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِیْحِ اور روائت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہاتے جنابت سے پھر گرمی طلب کرتے ساتھ میرے پہلے نہانے میرے سے روائت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ نے اور روائت کی ترمذی نے مانند اس کے اور شرح السنۃ مین ساتھ لفظ مصابیح کے **ف**[5] کہا ترمذی نے اسحدیث کی سنداِ مین خوف نہین ہے انتہیٰ اور حضرت

---

[1] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الماء مین ہے [2] یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۲۶ مین ہے [3] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الغسل وحکم الجنب مین ہے [4] یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب مخالطۃ الجنب کی دوسری فصل مین ہے [5] یہ مضمون ترمذی چاپہ نولکشور کے صفحہ ۲۴ مین ہے ۔

اعضاء شریف اپنے حضرت عائشہؓ کے ساتھ اس لئے چمٹاتے تاکہ گرم ہو جائین اور بخاری اور مسلم[۵] مین ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روائت ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بدن جنبی کا پاک ہے اور بخاری[۲] اور مسلم مین حضرت عائشہؓ رضی اللہ تعالی عنہا سے روائت ہو کہ کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہوتے جنبی پس ارادہ کرتے یہ کہ کہا دین یا سوو دین وضو کرتے وضو نماز کا سا۔

وَعَنْ[۳] عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقْرِئُنَا الْقُرْاٰنَ مَا لَمْ یَکُنْ جُنُبًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَھٰذَا لَفْظُ التِّرْمِذِیِّ وَحَسَّنَہٗ وَصَحَّحَہٗ ابْنُ حِبَّانَ۔

اور روائت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تھو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہاتے ہمکو قرآن جبتک کہ نہ ہوتے غسل کی حاجت والے روائت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور یہ لفظ ترمذی کے ہین اور کہا یہ حدیث حسن (صحیح) ہے اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روائت کیا اسحدیث کو بہی ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم اور بزار اور دارقطنی اور بیہقی نے اور صحیح کہا اسحدیث کو ابن حبان اور ابن سکن اور عبدالحق اور بغوی نے شرح السنہ مین اور کہا ابن خزیمہ نے یہ حدیث تیسرا حصہ میرے صحیح مال کا ہے اور کہا شعبہ نے نہیں ثابت ہوا میرے کوئی حدیث اچھی اسحدیث سے کہا امام شافعی نے کہ یہ حدیث نہین ثابت ہوئی ہے نزدیک محدثین کے کہا بیہقی نے شافعی نے اسحدیث کی نسبت جو یہ بات کہی ہے تو وجہ اسکی یہ ہو کہ اسحدیث کے راویون مین عبداللہ بن سلمہ راوی جو ہے اسکا حافظہ متغیر ہو گیا تہا اور سوائے اسکے نہین کہ روائت کیا ہے اس نے اس حدیث کو بعد بوڑہا ہونے کے کہا یہ شعبہ نے اور کہا خطابی نے تم امام احمد سے بتلاتے اسحدیث کو اور کہا نووی نے (اسحدیث کی صحت کو بیان مین) ترمذی مخالف ہوا ہے بہت لوگون کا کہا علماء نے کہ یہ حدیث ضعیف ہو اور حکایت کی ہے بخاری نے عمرو بن مرہ راوی اسحدیث کے سے کہ کہتا تہا عبداللہ بن سلمہ ہمکو حدیث سناتے تھے اور ہم پہچانتے تھے اور انکار کرتے تھے یعنی اسکی حدیث سے انتہی اور تقریب[۴] التہذیب مین لکہا ہے کہ عبداللہ بن سلمہ راوی کوفی سچا ہے بدل گیا حافظہ اسکا (اس کی خبر عمر مین) اور کہا شوکانی نے

---

[۱] یہ حدیث مشکوۃ مین باب مخالطۃ الجنب کی پہلی فصل مین ہے [۲] یہ حدیث مشکوۃ مین باب ایضاً کی فصل ایضاً مین ہے [۳] یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد اول کے ۲۷۶ مین ہے [۴] یہ مضمون تقریب التہذیب مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کو صفحہ ۱۸۱ مین ہے

نیل الاوطار[1] مین کہ مذہب قاسمؒ اور ہادیؒ اور شافعیؒ کا یہ ہے کہ جنبی کو پڑہنا قرآن کا حرام ہے خواہ ایک آئت پڑہے خواہ کم زیادہ پڑہے اور کہا ابوحنیفہ رحمہ نے کہ آئت کے مقدار سے کم پڑہنا جائز ہے اسلئے کہ انکے نزدیک وہ قرآن نہین اور کہا مؤید باللہ اور ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے بعض اصحاب نے کہ بدون قصد تلاوت کے مثل یاد کرنے کے پڑہنا جائز ہے اور تلاوت کے قصد سے اسقدر بہی جائز نہین انتہی اور کہا نووی نے شرح صحیح مسلم[2] مین کہ جنبی اور حیض والی کو قرآن شریف کے پڑہنے مین اختلاف ہے اور مذہب جمہور علماء کا یہی ہے کہ پڑہنا اسکا جنبی اور حیض والی کو حرام ہے خواہ ایک آئت پڑہے خواہ ایک آئت سے بہی کم پڑہے سب حرام ہے انتہی جو لوگ اس بات کے قائل ہین کہ پڑہنا قرآن شریف کا جنبی اور حیض والی کو جائز ہے دلائل اُن کے یہ ہین پہلی دلیل مسلم[3] مین روائت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یاد کرتے اللہ تعالی کو ہر وقت دوسری دلیل بخاری[4] مین ہے کہ کہا ابن عباسؓ نے خبر دی مجہکو ابوسفیان نے کہ تحقیق ہرقل نے منگوایا خط نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پس ناگہان اس مین تہا لکہا ہوا بسم اللہ الرحمن الرحیم یا اہل الکتب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا الی قولہ مسلمون سو جواب یہ کہ اس مقدمہ مین یہ دونوں حدیثین صریح نہین ہین اور حدیث حضرت علیؓ کی صریح ہے اور حدیث صریح کے ہوتے ہوئے غیر صریح پر عمل جائز نہین ہے علاوہ اسکے احتیاط بہی حضرت علیؓ کی خدمت پر عمل کرنے مین ہے اور بڑی فقہا اور محدثین بہی اسی بات کے قائل ہین کہ پڑہنا قرآن شریف کا جنبی اور حیض والی کو حرام ہے[5] وعن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اغتسل من الجنابۃ بدأ فیغسل یدہ ثم یفرغ بیمینہ علی شمالہ فیغسل فرجہ ثم یتوضأ ثم یأخذ الماء فیدخل اصابعہ فی اصول الشعر ثم حفن علی رأسہ ثلاث حفنات ثم افاض علی سائر جسدہ ثم غسل رجلیہ متفق علیہ واللفظ لمسلم ولہما فی حدیث میمونۃ ثم افرغ علی فرجہ وغسل بشمالہ ثم ضرب بہ الارض وفی روایۃ فمسحہا بالتراب وفی آخرہ ثم اتیتہ بالمندیل فردہ وفیہ وجعل ینفض الماء بیدہ، اور روائت ہے عائشہؓ سے کہ کہا کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب نہاتے حاجت غسل سے تو شروع کرتے تھے پس دہوتے

---

[1] یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۲۲۰ مین ہے [2] یہ مضمون صحیح مسلم چاپہ نولکشور کے جلد اول کی صفحہ کی شروع مین ہے
[3] یہ حدیث صحیح مسلم چاپہ نولکشور کی جلد ایضا کے صفحہ ایضا مین ہے [4] یہ حدیث بخاری چاپہ احمدی صفحہ کے ۴۳۰ مین ہے
[5] یہ آئت تیسری پارہ کی چوتھے رکوع مین ہے [6] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الغسل وحکم الجنب مین ہے ؛

ہاتھہ اپنا پہر ڈالتے اپنی دہنے ہاتھہ سے بائین پر پھر دہوتے سر اپنا پہر وضو کرتے تھے بعد اس کے پانی لیتے تھے اور ڈالتے تھے اپنی انگلیان بالوں کی جڑھ مین پہر دونو ہاتھہ سے ڈالتے تھے اپنے سر پہ تین چلو پہر بہاتے تھے اپنے سارے بدن پر پھر دہوتے تھے اپنے پاؤں کو روائت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اور عبارت مسلم کی ہے اور میمونہؓ کی روائت سے دونوں مین یون ہے پہر پانی ڈالا اپنے سر پر اور دہویا اسے اپنے بائین ہاتھہ سے پھر رگڑا اسکو زمین سے اور ایک روائت مین ہے پھر ملا اسکو مٹی سے اور اسحدیث کے آخر مین کہ پہر لا دیا مینے انہین رومال سو انہوں نے پہیر دیا اسکو اور اس حدیث مین ہے اور جہاڑنے لگے پانی اپنے ہاتھہ سے ف۱ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ مین حضرت عائشہؓ سے روائت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین وضو کرتے تھے پیچھے غسل کے یعنے غسل کے پہلے جو وضو کرتے اسی پر اکتفا کرتے پہر بعد غسل کے وضو نہ کرتے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا ترمذی مین نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کہا ابن سید الناس نے کہ اسحدیث کی صحت مین ترمذی کے نسخون مین اختلاف ہے یعنے کسی نسخے مین اسحدیث کو حسن صحیح لکہا ہے اور کسی مین نہین لکہا اور نکالا اسکو بیہقی نے ساتہہ جید اسنادون کے انتہی اور مسلم مین انس رض سے روائت ہے کہ تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آتے اپنی بی بیون کے پاس ساتہہ ایک غسل کے یعنے کبہی حضرتؐ سب جیبیون سے صحبت کرتے اور غسل اخیر کو ایک ہی کرتے ف۲ کہا امام نوویؒ نے شرح صحیح مسلم مین کہ جنبی کو کہانا اور پینا اور سونا اور جماع کرنا غسل سے پہلے درست ہے اسی پر سب کا اجماع ہے اسی طرح اس بات پر کہ جنبی کا بدن اور اسکا پسینہ پاک ہے اور یہ امر مستحب ہے کہ جنبی اگر کہانا یا پینا یا سونا یا جماع کرنا چاہے تو وضو کرلے اور شرمگاہ کو دہولے اگر ایسا نہ کرے تو مکروہ ہے اور ابن وہب اور داؤد ظاہری کے نزدیک وضو واجب ہے اور ان حدیثون سے یہ بہی نکلتا ہے کہ جنابت کا غسل فی الفور واجب نہین بلکہ جب نماز کے لئے اٹہے تو اسوقت واجب ہے انتہی مختصر اور ابو داؤد مین حضرت عائشہ سے روائت ہے کہا کہ تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم دہوتے سر اپنا ساتہہ خطمی کے اور وہ ہوتے جنابت کے لگاتے کرتے اسپر اور تہے للتے سر پر پانی یعنی سر دہونیکو بعد کے عن وعلی رضی اللہ تعالی

ف۱ یہ حدیث مشکوۃ مین باب الغسل کے دوسری فصل مین ہے ف۲ یہ مضمون نیل الاوطار جلد پنجم کے صفحہ ۳۱۰ مین ہے
ف۳ یہ روائت مشکوۃ مین باب الجنب کے پہلی فصل مین ہے ف۴ یہ مضمون صحیح مسلم مطبوعہ مطبع احمدی دہلی کی جلد اول کے صفحہ ۱۵۴ کے شرح مین ہے ف۵ یہ حدیث مشکوۃ مین باب الغسل کی دوسری فصل مین ہے ف۶ یہ حدیث مشکوۃ مین باب الجنابۃ کے پہلی فصل مین ہے

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِيٌّ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِيْ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِيْ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِيْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَاَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِيْ اور روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے کہ چھوڑی جگہ بال کی غسل جنابت سے کہ نہ دھویا اسکو کیا جاویگا بہ سبب اسکے ایسا اور ایسا عذاب آگ سے کہا حضرت علیؓ نے پس اسی سبب سے دشمنی کی میںنے سر اپنے سے پھر اسی سبب سے دشمنی کی میںنے سر اپنے سے پھر اسی سبب سے دشمنی کی میںنے سر اپنے سے فرمایا یہ تین بار روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد اور احمد اور دارمی نے مگر احمد اور دارمی نے فمن ثم عادیت کو تکرار سے روایت نہیں کیا ف کہا شوکانیؒ نے نیل الاوطار[1] مین کہ کہا (حافظ بن حجرؒ نے) کہ اسناد اسکی صحیح ہے اسلئے کہ اسکے راویون مین عطاؒ بن السائب ہے اور اور تحقیق حماد بن سلمہ نے اسکا حافظہ خلط ملط ہونے سے پہلے اُسے اس روایت کو سُنا ہے اور نکالا اسکو بھی ابوداؤد نے اور ابن ماجہ نے حماد کی حدیث سے لیکن کہا گیا کہ حق بات یہی ہے کہ یہ موقوف ہے حضرت علیؓ پر کہا عبدالحقؒ نے اکثر لوگ اسکے موقوف ہونیکی ہی قائل ہین اور کہا نوویؒ نے ضعیف ہے اور عطا ضعیف کیا گیا ہے پہلے خلط ملط ہونے حافظہ کے اور واسطے حماد کے وہم ہے اور بیچ اسناد اسکی کے بھی زاذان ہے اور اسمیں اختلاف ہے انتہی کہا حضرت علیؓ نے جب سخت حکم اس طرح کا میںنے سُنا تو بسبب ڈرپانے نہ پہنچنے کے بالوں کے نیچے سر اپنے سے معاملہ دشمنون کا سا کیا یعنی جیسے دشمن دشمن کو مارڈالتا ہے ویسے ہی میںنے سر کے بال منڈا ڈالے اور ابن ماجہ[2] مین اسے روایت ہے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس کہا تحقیق میںنے غسل کیا جنابت سے اور نماز پڑھی فجر کی پس دیکھا میںنے قدر ناخون کے نہین پہنچا اسکو پانی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا تو کہ مسح کرتا اوپر سارتہ ہاتھ اپنے کے کفایت کرتا تجھکو ف یعنی قبل پڑھنے نماز کے اگر تر رہا ہے اسجگہ پھیر لیتا تو نماز تیری درست ہوجاتی اور مسلم[3] مین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہا کہ کہا میںنے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق مین عورت ہون مضبوط گوندتی ہون بال سر اپنے کیا کھولون مین انکو وقت غسل جنابت کے پس فرمایا نہین سوا اسکے نہین کہ کفایت کرتا ہے تجھکو یہ کہ ڈالے تو سر اپنے پر تین لپیں پھر بہاوے اوپر اپنے پانی پس پاک ہوجاویگی تو اور مسلم[4] مین روایت ہے عبید بن عمیر

[1] یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۳۲۹ مین ہے [2] یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب الغسل کی تیسری فصل مین ہے [3] یہ حدیث صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۱۲۹ مین ہے [4] یہ حدیث صحیح مسلم چھاپہ ایضاً کی جلد ایضاً کے صفحہ ۱۲۹ مین ہے

ہے کہ کہا پہنچی حضرت عائشہ کو یہ بات کہ تحقیق عبداللہ ابن عمرؓ حکم کرتے ہیں عورتوں کو کہ جب نہاویں کھولیں اپنے سروں کو پس کہا حضرت عائشہؓ نے اے تعجب واسطے ابن عمرؓ کے کہ حکم کرتا ہے عورتوں کو یہ کہ جب نہاویں کھولیں سر اپنے کو کیا پس نہیں حکم کرتا عورتوں کو کہ منڈاویں سر اپنے کو تحقیق میں غسل کرتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن میں سے اور میں تین بار پانی ڈالنے سے زیادہ پانی سر پر نہیں ڈالتی تھی ف یہ دونو حدیثیں صریح دلیل ہیں اسپر کہ عورتیں اگر بال گندھی ہوئے کے نیچے اسطرح پانی ڈالیں کہ جسمیں جڑیں تر ہوجاویں تو کافی ہے

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَا اُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَّلَا جُنُبٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ اور روائت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نہیں حلال کرتا مسجد میں آنا واسطے حائض کے اور نہ جنبی کے روائت کیا اسحدیث کو ابو داؤد نے اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ نے ف ۵۲ ترمذی میں روائت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پڑھو حائضہ اور نہ جنبی کچھ قرآن سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث ضعیف ہے

فصل مسواک کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِتَاْخِيْرِ الْعِشَاءِ وَبِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روائت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مشکل نہ جانتا میں اپنی امت پر البتہ حکم کرتا انکو ساتھ تاخیر کرکے پڑھنے نماز عشا اور ساتھ مسواک کرنے کی نزدیک ہر نماز کے روائت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے ف ۵۳ بیہقی نے شعب الایمان میں روائت کی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بزرگی اس نماز کی کہ مسواک کی گئی واسطے اوسکے اوپر اس نماز کے کہ نہیں مسواک کی گئی واسطے اسکے ستر درجہ ہے

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَيُعْطِيْنِي السِّوَاكَ لِاَغْسِلَهُ فَاَبْدَاُ بِهِ فَاَسْتَاكُ ثُمَّ اَغْسِلُهُ وَاَدْفَعُهُ اِلَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روائت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتا پھر دیتے مجھکو مسواک تاکہ دھوؤں میں اسکو پھر شروع کرتی میں ساتھ اسکے پس مسواک کرتی میں پھر دھوتی میں اسکو اور دیتی میں مسواک حضرتؐ کو روائت کیا اسحدیث کو

ف ۵۱ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الغسل وحکم الجنب میں ہے ف ۵۲ یہ حدیث ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۲۲ میں ہے۔ ف ۵۳ یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب السواک کے پہلی فصل میں ہے ف ۵۴ یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب ایضاً کی تیسری فصل میں ہے ف ۵۵ یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب ایضاً کی دوسری فصل میں ہے ؛

ابوداؤد نے ف حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا ہے پہلے اسلئے اپنے منہ مین مسواک پھیرتے تھے تاکہ لعاب مبارک کی برکت منہ مین آجاوے اور اس مین دلیل ہے اسپر کہ مسواک کسی کی کرلی اسکی نماز سے جائز ہے اور ابوداؤد اور ترمذی مین روایت ہے ابی سلمہ رضؓ سے کہ تھے زید بن خالد جہنی حاضر ہوتے نماز کے لئے مسجد مین اور مسواک ان کی اوپر کان ان کے کھے ہوتے جگہ قلم لکھنے والی کی نہ کھڑے ہوتے طرف نماز کی مگر مسواک کرتے پھر رکھ لیتے اسکو طرف جگہ اسکی کے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف یعنی ہر نماز کے ابتدا مین خواہ فرض نماز ہوتی خواہ سنت جبتک مسواک کر لیتے شروع نماز نہ کرتے اور اسی حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسواک اسقدر موٹی اور لمبی ہونی چاہئے جو کہ کان پر قلم کیطرح بخوبی آسکے اور امام نوویؒ نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ بیلے کے درخت کی مسواک کرنی مستحب ہے انتہی جس شخص کو وضو کرنے کیوقت مسواک پہنچ نہ سکے اگر وہ انگلی کیساتھ ہی مسواک کر لے تو بھی کفائت کرے گی چنانچہ ابن عدی اور بیہقی اور دارقطنی نے روایت کی ہے حدیث عبداللہ بن منیر سے اس نے روایت کی نضر بن انس سے اس نے انسؓ سے مرفوع کہ کفائت کرتے ہین مسواک سے انگلیان کہا شوکانیؒ نے نیل الاوطار مین کہ کہا حافظ (ابن حجر نے) کہ اسحدیث کی اسناد دیکھنے کے لائق ہے اور یہ بھی کہا کہ نہین دیکھتا مین اسکی اسناد مین خوف اور کہا بیہقی نے محفوظ ہے ابن منیر سے اس نے روایت کی بعض اہلبیت اپنے سے اسنے انسؓ سے مانند اسکی اور مسند امام احمد مین روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ منگایا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی کا لوٹا اور دھویا اپنے منہ اور ہتھیلیون کو تین بار اور کلی کی تین بار پھر داخل کیا بعض انگلیون اپنی کو اپنے منہ مین (یعنی مسواک کی) اور ناک مین پانی ڈالا تین بار اور دھویا مونہہ اپنا تین بار اور مسح کیا سر اپنے کو ایک بار اور ذکر کیا باقی حدیث کو اور کہا اسیطرح تھا وضو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ف کہا شوکانیؒ نے نیل الاوطار مین کہ کہا ابن حجر نے یہ حدیث بہت صحیح ہے اور نیل الاوطار مین ہے کہ روایت کی ابو عبیداللہ نے اپنی کتاب طہور مین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق وہ جب وضو کرتے مسواک کرتے منہ اپنے کو ساتھ انگلی اپنی کے۔

فصل بیان مقدار پانی وضو اور غسل کے

عَنْ اَنَسٍ رضؓ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

ف یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب السواک کی تیسری فصل مین ہے ف یہ مضمون صحیح مسلم چاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۱۲۱ کی شرح مین ہے ف یہ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۳ مین ہے ف یہ حدیث نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۱۳۱ مین ہے ف یہ حدیث مشکوٰۃ مین غسل کی پہلی فصل مین ہے

علیہ وسلم یتوضأ بالمد ویغتسل بالصاع الی خمسۃ امداد رواہ البخاری ومسلم ۱ روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے ایک مد پانی سے اور غسل کرتے ایک صاع پانی سے روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے ف مسند امام احمد اور ابن ماجہ اور مسلم اور ترمذی مین روایت ہے سفینہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم غسل کرتے ساتھہ ایک صاع کے اور وضو کرتے ساتھہ ایک مد کے اور صحیح کہا اسکو ترمذی نے اور مسند امام احمد اور سنن اثرم مین سالم ابن ابی الجعد جابر بن عبداللہ سے راوی ہین کہ انہون نے فرمایا کہ وضو کیلئے ایک مد پانی کافی ہے اور غسل جنابت کیلئے ایک صاع پس ایک شخص نے کہا کہ مجھکو تو اسقدر کافی نہ ہوگا جابرؓ غصے ہوئی یہانتک کہ چہرہ آپکا متغیر ہوگیا پھر فرمایا کہ جو شخص تجھسے بہتر اور بال زیادہ رکھتا تہا اسکو کافی تہا اور یہ روایت مرفوع ہے اور نسائی مین روایت ہے عبید بن عمیرؓ سے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مینے اپنا حال دیکہا ہے کہ میں اور رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھلی ہوئی برتن سے جو صاع کے برابر یا اس سے کم تہا نہاتے اور دونون اسمیں ہاتھہ ڈالتے تھے پس اپنے ہاتھہ سے اپنے سر پر تین بار بہاتے تھے اور اپنے بالونکو نہین کھولتی تھی ف کہا شوکانی رح نے نیل الاوطار مین کہ راوی احادیث کے ثقہ ہین اور ابوداؤد اور نسائی مین روایت ہے عباد بن تمیمؓ سے انہون نے روایت کیا عایشہ بنت طلحہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو لایا گیا پانی ایک برتن مین مقدار دو تہائی کے اور مسلم مین روایت ہے حفصہ بنت عبدالرحمن بنت ابی بکر سے اور تہین حفصہ نکاح مین منذر بن زبیر کے کہ خبر دی انکو حضرت عائشہؓ نے کہ تھین وہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہاتے برتن مین کہ اس مین سماتا تہا پانی تین مد یا قریب تین مد کے ف کہا نوویؒ نے شرح صحیح مسلم مین کہ اجماع ہے مسلمانون کا اسبات پر کہ وضو اور غسل کیلئے پانی مین کچھہ اندازہ مقرر نہین ہے پانی خواہ تھوڑا خواہ بہت ہو جسمین شرط وضو اور غسل کی پانی جاوے کفائت کرتا ہے اور شرط اسکی پانی جاری ہونا ہے اعضائے پر ف امام ابن قیم رحمۃ اللہ فرماتے ہین اور ایک مکر شیطان کا جس سے جاہلون کو اس نے بری نوبت کو پہنچایا ہے طہارت کے باب مین اور نیت کرنیکو وقت نماز کے باب مین وسواس ہو یہان تک کہ انکو بوجھون اور طوقون مین ڈالکر سنت کی پیروی

---

۱ یہ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ فاروقی دہلی کے صفحہ ۲ مین ہو ۲ یہ حدیث ترجمہ اعانۃ اللہفان مشہور بہ تہذیب الاجوبہ مین جو کہ صفحہ ۱۲ مین مطبع صدیقی بریلی مین چاپی گئی ہے اسکے صفحہ ۱۶۵ مین ہے اور اسی مضمون کی حدیث نسائی مین جو کہ شاہد ہو دہلی مین چاپی گئی ہے اسکے صفحہ ۳۰ مین ہے ۳ یہ حدیث نسائی مین جو کہ شاہد ہو دہلی مین چاپی گئی ہے اسکے صفحہ ۳۰ پر ہے ۴ یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۳۳۰ مین ہو ۵ یہ حدیث سنن نسائی مطبوعہ شاہد ہ دہلی کے صفحہ ۳۰ مین ہو ۶ یہ حدیث صحیح مسلم چاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۱۲۰ مین ہو ۷ یہ مضمون صحیح مسلم چاپہ الیفہ

ف جابر رضی اللہ عنہ کے قول مین ہے ۵ ف یہ ترجمہ اعانۃ اللہفان مشہور بہ تہذیب الاجوبہ مطبوعہ صدیقی بریلی مین جو کہ صفحہ ۱۲۲ مین ہے ۵ ف یہ ترجمہ اعانۃ اللہفان مشہور بہ تہذیب الاجوبہ مطبوعہ صدیقی بریلی مین جو کہ صفحہ ۱۲۲ مین ہے

سے باہر کردیا اور یہ سوجھا دیا کہ جسقدر سنت مین وارد ہے وہ کافی نہین پس شیطان نے انکو بڑی مشقت مین بھی ڈالا اور انکا ثواب بھی غارت کیا یہانتک کہ اگر کوئی انمین سے وضو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کرلیتا ہے اور غسل کرتا ہے تو اپنے عندیہ مین پاک نہین ہوتا نہ ناپاکی دور ہوتی ہے اگر عذر جہالت نہ ہو تو یہ امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھہ لڑائی ٹھہرتی ہے کیونکہ آپ تو ایک مد پانی سے وضو کرلیا کرتے تھے جو دمشقی رطل کی تہائی برابر ہے یعنے سورو پیہ بھر کے سیر سے قریب ڈیڑھہ پاؤ کے ہوتا ہے اور غسل ایک صاع پانی سے کرتے تھے جو ایک رطل اور تہائی رطل کے قریب یا ڈیڑھہ سیر کے قریب ہوتا ہے اور وسواس والے کے نزدیک اسقدر پانی ہاتھہ دھونے کو بھی کافی نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے کہ ایک بار آپنے وضو کی اور تین بار سے زیادہ کوئی عضو نہ دھویا اور فرمایا جو اسقدر پر زیادہ کرے وہ برا کرتا ہے اور حد سے بڑھتا ہے اور ظلم کرتا ہے اور یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ آپ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ایک ہی برتن پانی کا جسمین آٹے کا نشان ہوتا تھا بیچ مین رکھکر غسل کرتے تھے اگر وسواسی اسکو دیکھے تو انکار کرے اور کہے کہ اسقدر کافی نہین اور اس مین آٹے کی ہر نیسے رنگ بھی بدلا ہوا ہے اور چھینٹیں گرتی ہیں تو بعضوں کے نزدیک پانی کو ناپاک ہی کردیتے ہیں اور دوسروں کے نزدیک بگاڑ دیتے ہیں اور یہی امر آپ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا اور ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کیساتھہ کرتے تھے اور یہ سب روائتیں صحیح ہیں اور ایک حدیث صحیح مین حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مرد اور عورتین ایک برتن سے وضو کیا کرتے تھے اور جن برتنون سے کہ آپ اور ازواج مطہرات اور اصحاب رضی اللہ تعالی عنہم غسل کرتے تھے وہ بڑی برتنون میں سے نہ تھے نہ کوئی انکا خزانہ تھا جس سے ان مین پانی آجاتا ہو جیسے حمام کی ٹونٹی ہوتی ہو اور نہ وہ لوگ انکو لبریز ہونیکو دیکھتے تھے جیسے وسواس والے اس امر کا لحاظ رکھتے ہین اور جو شخص اس طریق نبوی کے برخلاف کرے حوض کا منتظر رہے تاکہ پانی بہادے یا اور کسی ایسے ہی قید کا پابند ہو تو وہ بدعتی ہو اور امام احمد[1] علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ پانی کا حریص کنجوس ہونا آدمی کی سمجھہ کی دلیل ہے اور مروزی کہتے ہین کہ میں ابو عبد اللہ کو عسکر مین لوگون سے خفیہ وضو کرایا تاکہ کوئی یون نہ کہے کہ شخص پانی کم خرچ کرتا ہے اور وضو ایسی طرح نہیں کرتا انکا دستور تھا کہ وضو اتنے پانی سے کرتے تھے کہ مٹی بھی تر نہین ہوتی تھی اور وسواس والے کا نفس کبھی نہین مانے گا کہ وہ اور اسکی بی بی

[1] یہ عبارت ترجمہ اغاثۃ اللہفان مشہورہ تہذیب الایمان مین جو کہ مطبع صدیقی بریلی مین ۱۳۰۲ھ مین چھاپی گئی ہے اسکے صفحہ ۱۹۱ مین ہے۔

ایک برتن مین سے نہاتین جسمین پانی یا پخر طل دشتی ہو اور دونون اپنے ہاتھون کو اسمین ڈبو کر جاویں اور پانی اپنے بدن پر ڈالتے جاویں تمام ہوا ترجمہ ابن قیم کا **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِسَعْدٍ وَهُوَ یَتَوَضَّاُ فَقَالَ مَا هٰذَا السَّرَفُ یَا سَعْدُ قَالَ اَفِی الْوُضُوْءِ سَرَفٌ قَالَ نَعَمْ وَاِنْ کُنْتَ عَلٰی نَهْرٍ جَارٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہو عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گذرے سعد پاس اور وہ وضو کرتا تہا تب فرمایا کیا ہے یہ اسراف کرتا اے سعد اُس نے عرض کیا کیا وضو مین بہی اسراف ہے فرمایا کہ ہان اگرچہ ہو بہتی ندی پر روایت کیا اسکو حدیث کو اور احمد اور ابن ماجہ نے **ف** یہ حدیث ضعیف ہے اسلئے کہ اسکے راویون مین ابن لہیعہ ہے اور وہ ضعیف ہے اور بیان اسکا فصل احکام پانی مین پہلے گذرا اور کہا امام ابن قیمؒ نے اغاثۃ اللہفان مین جو مبالغہ اور حدون سے تجاوز کرنے اور اسراف کرنے کے باب مین وارد ہو تو کہتے ہیں کہ خدا تعالی نے فرمایا ہے یَا اَهْلَ الْکِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ یعنے اے کتاب والو مت مبالغہ کرو اپنے دین کی بات مین اور فرمایا وَلَا تَسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ اور مت اسراف کرو اسکو اچھے نہین لگتے اسراف کرنیوالے اور فرمایا تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا یعنے یہ ہین حدین اللہ کی سو نہ بڑہو اُن سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جسکو امام احمد اور نسائی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے کہ لوگو دین مین بہت مبالغہ مت کرو اسلئے کہ تم سے پہلے لوگون کو دین مین مبالغہ کرنے ہی نے تباہ کیا ہے اور حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنے نفسون پر سختی مت کرو ورنہ خدا تعالی بہی سختی کریگا کیونکہ پہلے ایک قوم نے اپنے نفسون پر سختی کی تہی تو خدا تعالی نے اُنپر سختی کی یہ انہیں کے بچے ہوئے ہین جو عبادتخانون اور گرجاؤن اور تہرونمیں ہیں یہ وہ فقیری ہے کہ انہون نے آپ تراشی ہے خدا تعالی نے اُنپر فرض نہیں کی امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ وضو مین اسراف کرنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے تجاوز کرنے کو اہل علم مکروہ رکھتے ہیں انتہی تمام ہوا ترجمہ کلام امام ابن قیمؒ کا **فصل غسل سنت کے بیان مین عَنْ** اَبِیْ مَعْبَدٍ نَوْفَلِ بْنِ الْاَخْنَسِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غُسْلُ یَوْمِ

۱؎ یہ حدیث مشکوۃ مین باب من توضأ وضوء کی تیسری فصل مین ہے اور ابن ماجہ مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۳۴ مین ہے ۲؎ یہ عبارت ترجمہ اغاثۃ اللہفان مشہور و متہذیب الاعیان مین جو کہ ۱۲۸۳ ہجری مین مطبع صدیقی بریلی مین چہاپی گئی ہے اسکے صفحہ ۱۲ مین ہے ۳؎ حدیث مشکوۃ مین باب الغسل المسنون کی پہلی فصل مین ہے ۔

الجمعۃ واجب علی کل محتلم متفق علیہ روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہانا دن جمعہ کے واجب ہے ہر بالغ پر روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے۔

فائدہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بموجب اسحدیث کے جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے لیکن اور علما کے نزدیک جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے اور دلیل انکی یہ ہے جو کہ امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ میں روایت ہے سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے وضو کیا جمعہ کے دن اسنے اچھا کام کیا اور یہ بھلی سنت ہے اور جو نہایا تو نہانا بہت بہتر ہے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے اور ابوداؤد میں عکرمہ سے روایت ہے کہا کہ تحقیق کتنے آدمی اہل عراق سے آئے پس کہا انہوں نے اے ابن عباس کیا اعتقاد رکھتے ہو تم کو نہانا دن جمعہ کے واجب ہے کہا کہ نہیں ولیکن بہت پاک کرنیوالا ہے اور بہتر ہے واسطے اس شخص کے کہ نہاوے اور جو شخص کہ نہاوے پس نہیں اسپر واجب اور میں خبر دیتا ہوں تم کو کس طرح نہانا شروع غسل کا یعنی سبب اسکی پہلے شروع ہوئیکا کس طرح ہوا تھا لوگ یعنی صحابہ فقیر پہنتے تھے صوف اور کام کرتے تھے اپنی پیٹھوں پر اور تھی مسجد انکی تنگ پنچ چھت کے اور نہ تھا مگر چھپر یعنے ٹہنیوں کھجور کا پس نکلے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیچ دن گرمی کے کہ وہ دن جمعہ کا تھا اور تر ہو گئے لوگ پسینے میں بیچ اس صوف کے یہانتک کہ چلی اُن سے بو ایذا دی بہ سبب اسکی بعضوں نے بعضوں کو پس جبکہ پائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بو فرمایا اے لوگو جب ہوئی یہ دن پس نہاؤ اور چاہئے کہ لگاوے ایک تم میں بہتر اس چیز کا کہ پاوے تیل اپنے سے اور خوشبو اپنی سے یعنے تیل بالوں کو لگاوے اور خوشبو بدن کو کہا ابن عباس نے پھر دیا اللہ نے انکو مال اور پہنی پوشاک سو اصوف کے اور کثافت کی گئی محنت سے اور کشادہ کی گئی مسجد ان کی اور جاتی رہی بعض اس چیز کی کہ ایذا دیتے تھے بہ سبب اسکے بعض اُن کے بعض کو پسینے سے وعن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغتسل من اربع من الجنابۃ ویوم الجمعۃ ومن الحجامۃ ومن غسل المیت رواہ ابوداؤد وصححہ ابن خزیمۃ اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نہاتے تھے چار سبب

---

۱ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب غسل وحکم الجنب میں ہے اور مشکوۃ میں باب الغسل المسنون کی دوسری فصل میں ہے ۲ یہ حدیث مشکوۃ میں باب الغسل المسنون کی تیسری فصل میں ہے ۳ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب غسل وحکم الجنب میں اور مشکوۃ کے باب الغسل المسنون کی دوسری فصل میں ہے

سے جنابت اور جمعہ کے دن اور سینگی لگوانے سے اور نہلانے سے مُردے کے روائت کیا اسحدیث کو ابو داؤد نے اور صحیح کہا اسحدیث کو ابن خزیمہ نے ف کہا شوکانی[۱] رح نیل الاوطار مین کہ اس حدیث کو بیہقی نے بھی روائت کیا ہے لیکن اسکی اسناد مین مصعب بن شیبہ ہے ضعیف کیا اسکو ابو زرعہ اور امام احمد اور بخاری نے اور مسند[۲] امام احمد اور نسائی اور ترمذی مین ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روائت ہی کہا کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نہلاوے مردی کو پس غسل کرے اور جو اٹھاوے اسکو پس وضو کرے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے اور کہا امام احمد نے صحیح نہین ہوئی کوئی حدیث اس بقدمہ مین ف کہا ترمذی[۳] نے اختلاف کیا ہے اہل علم سے صحابہ اور غیر اُن کے نے اس مسئلہ مین کہا بعضون نے غسل واجب ہے میت کے نہلانے والے پر اور کہا بعضون نے وضو اور کہا امام مالک نے غسل مستحب ہے نہ واجب اور کہا امام شافعی نے یہی اسیطرح سے اور کہا امام احمد نے امیدوار ہون مین کہ غسل واجب نہیں ہوتا اوپر نہلانے والے کے اور دلیل نہ واجب کہنے والون کی یہ حدیث ہے کہ جو موطا[۴] امام مالک رح مین ہے نافع سے کہ عبد اللہ بن عمر نے سعید بن زید کے بیٹے کو غسل دیا اور حنوط کیا یعنی کافور وغیرہ خوشبو لگایا اور اسکا جنازہ اُٹھایا پھر مسجد مین آئے اور نماز پڑھی اور وضو نہ کیا سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے عبد اللہ بن عمر پر اور حدیث موقوف لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی اور بیان اسکا فصل احکام بانی مین پہلے گذرا

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِیْ قِصَّةِ ثُمَامَةَ بْنِ اُثَالٍ عِنْدَ مَا اَسْلَمَ وَاَمَرَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّغْتَسِلَ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاَصْلُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روائت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے قصہ مین ثمامہ بن اثال کے جبکہ وہ اسلام لایا حکم کیا اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہا وے روائت کیا اسحدیث کو عبد الرزاق نے اور اصل اسکی متفق علیہ ہے ف[۵] ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی مین روائت ہے قیس بن عاصم رضی اللہ تعالی عنہ سے تحقیق جبکہ وہ مسلمان ہوئے پس حکم کیا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ غسل کرے ساتھ پانی کے اور پتون بیر کے یعنی پانی مین بیر کے پتے ملا کر غسل کرے ف[۶] کہا امام شوکانی درای مضیہ شرح درر البہیہ مین کہ روائت کیا ہے اسحدیث کو احمد اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اور صحیح کہا اسکو

---

[۱] یہ مضمون نیل الاوطار جلد اول کے صفحہ ۳۵۲ مین ہے [۲] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب غسل تغض الوضو مین ہے [۳] یہ قول ترمذی کا چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۱۳۵ مین ہے [۴] یہ حدیث مؤطا امام مالک مین جو کہ سنہ ۱۲۸۰ ہجری مین مطبع احمدی دہلی مین چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۱۵۸ مین ہے [۵] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الغسل وحکم الجنب مین ہے [۶] یہ حدیث مشکوۃ باب الغسل المسنون کی دوسری فصل مین ہے [۷] یہ مضمون روضۃ الندیہ چھاپہ علوی لکھنؤ کے صفحہ ۲۵ مین ہے ۔

ابن سکن نے فصل مسح موزون کے بیان مین عَنِ الْمُغِیْرَۃِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْخُفَّیْنِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَسِیْتَ قَالَ بَلْ اَنْتَ نَسِیْتَ بِھٰذَا اَمَرَنِیْ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے حضرت مغیرہؓ سے کہا مسح کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے موزون پر پھر کہا مین نے اے رسول خدا کے بھول گئے آپ یعنے موزے اتار کر وضو نہ دہوئے فرمایا نہین بلکہ تو بھول گیا بیچ نسبت کرنے بھول کے میری طرف ساتھہ اسی کے حکم کیا ہے مجھکو میرے رب عزت والے اور بزرگی والے نے روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ابوداؤد نے ف کہا شوکانی رح نے نیل الاوطار مین کہ سنا داسکی صحیح ہے انتہی مسح موزون پر درست اور جائز ہے ساتھہ سنت اور آثار مشہورہ کے اور رجم کئے ہین بعضو محدثون نے راوی اسکے اسی سے زیادہ صحابی اور عشرہ مبشرہ بہی اُن مین ہین اور ابن عبدالبر نے کہا کہ نہین جانتا مین علما سلف سے کسی کو کہ اُس نے انکار اسکا کیا ہو اور امام کرخی نے کہا کہ خوف کفر کا ہے مجھے اسپر کہ قبول نہ رکھو مسح موزون پر اسواسطے کہ حدیثین جو وارد ہوئی ہین مسح موزون مین بیحد منتے تواتر کے ہین وَعَنْ شُرَیْحِ بْنِ ھَانِیٍٔ قَالَ سَاَلْتُ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ فَقَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ وَّلَیَالِیَھُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَیَوْمًا وَّلَیْلَۃً لِّلْمُقِیْمِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے شریح بن ہانی سے کہا کہ پوچہا مینے حضرت علی بیٹے ابی طالب کے سے مدت مسح کرنے کی سے موزون پر پس کہا حضرت علی نے مدت ٹہیرائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین دن اور تین رات مسافر کے لئے اور ایک دن اور ایک رات مقیم کے لئے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے ف شاہ ولی اللہ صاحب نے مصنفے شرح موطا امام مالک مین لکہا ہے کہ مذہب امام مالک کا یہ ہے کہ واسطے مدت مسح کے وقت اور اندازہ معین نہین ہے اور اُن کے نزدیک مسح کرنیوالے کو پہنچتا ہے کہ جب تک غسل لازم نہ آوے موزون پر مسح کئے جائے انتہی سوجانا چاہئے کہ یہ قول امام مالک کا صریح خلاف ہے اسحدیث صحیح کے سوا امام مالک کے اس قول پر ہرگز عمل کرنا جائز نہین بلکہ حرام ہے اور ترمذی اور نسائی مین روایت ہے صفوان بن عسال رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے ہمکو جبکہ ہم مسافر ہون یہ کہ نہ نکالین ہم موزے اپنے تین دن اور تین رات مگر جنابت سے

ف۱ یہ حدیث مشکوۃ مین باب المسح علی الخفین کی تیسری فصل مین ہے ف۲ یہ مضمون نیل الاوطار جو مصر کی جلد اول کے صفحہ ۱۷۶ مین ہے ف۳ یہ حدیث مشکوۃ مین باب المسح علی الخفین کی پہلی فصل مین ہے ف۴ یہ عبارت مصفے شرح موطا امام مالک مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۴۱ مین ہے ف۵ یہ حدیث مشکوۃ مین باب المسح علی الخفین کی دوسری فصل مین ہے۔

ولیکن نہ نکالین ہم پائخانے سے اور پیشاب سے اور سونے سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی
ف یعنی مسافر تین دن اور تین رات تک موزون پر مسح کیا کرے اور مقیم ایک دن اور ایک رات اور ابتدا
اس مدت کی جمہور علما کے نزدیک اُسوقت سے ہے کہ جب وضو ٹوٹے مثلاً ایک شخص نے دوپہر کو وضو
کرکے موزے پہنے اور وضو ٹوٹا شام کو تو شام سے ایک دن اور ایک رات گنے گا اور طریق
مسح موزون کا یہ ہے کہ پانچون انگلیان ہاتھ کی پانی سے تر کرکے پاؤں کی انگلیوں کے سروں سے
پنڈلی تک کھینچے اور ٹوٹتا ہے مسح اُس چیز سے جس سے ٹوٹتا ہی وضو اور توڑتا ہے اسکو اتارنا
موزون کا بعد حدث کے اور توڑتا ہے اسکو گذرنا مدت مسح کا اور ابو داؤد[1] مین روائت ہے
حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ اگر ہوتا دین عقل پر تو ہوتا تلا موزے کا بہتر مسح کرنا مین
اسکے اوپر کیطرف سے حالانکہ دیکھا مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ مسح کرتے ہتے اوپر کی جانب موزے
اپنے پر اور یہ حدیث حسن ہے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا ابن حجر نے تلخیص مین کہ
یہ حدیث صحیح ہے انتہی اور یہ جو ابو داؤد اور ترمذی[2] مین روائت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ
تعالی عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا اوپر کیطرف موزے کے اور نیچے کی طرف اس کے
سو کہا ترمذی نے یہ حدیث معلول ہے اور کہا کہ پوچھا مینے ابا زرعہ اور محمد (بخاریؒ) سے حال
اسحدیث کا پس کہا دونون نے یہ نہین صحیح اور اسیطرح ضعیف کہا اسکو ابو داؤدؒ نے **مسح جرابون**
کے بیان مین عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ
التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ روائت ہے مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ وضو کیا نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا اوپر جرابون کے اور نعلین کے روائت کیا اسحدیث کو امام احمد اور
ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف کہا[3] ابو داؤد نے مسح کیا جرابون
پر حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اور ابن مسعودؓ اور براء بن عازبؓ اور انس بن مالکؓ اور ابو امامہؓ اور سہل
بن سعدؓ اور عمرو بن حریث نے اور روائت کیگئی ہی یہ عمر بن الخطاب اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے

---

[1] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب المسح علی الخفین مین اور نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۱۰۱ مین ہے [2] یہ حدیث
ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۲۰ مین اور ابو داؤد چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۱۹ مین ہے [3] یہ حدیث مشکوۃ مین باب المسح علی الخفین
کی دوسری فصل مین اور ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۲۰ مین ہے [4] یہ مضمون ابو داؤد چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۲۰ مین ہے ۔

اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار[1] میں کہ ابن سید الناس نے ترمذی کی شرح میں (جو ابن پر مسح کرنیوالے یہ چار صحابہ زیادہ کہے ہیں) عبداللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص اور ابا مسعود بدری اور عقبہ بن عمر انتہی اب اگر کوئی کہے کہ کہا ابو داؤد نے یہ حدیث نہیں ہے متصل کیونکہ روایت کیا اسکو ضحاک بن عبدالرحمن نے ابو موسی سے کہا بیہقی نے کہ سماع ضحاک بن عبدالرحمن کا ابی موسی سے ثابت نہیں اور نیز کہا ابو داؤد نے کہ یہ حدیث نہیں ہے قوی کیونکہ اسحدیث کے راویوں میں عیسی بن سنان ضعیف راوی ہے نہیں دلیل پکڑی جاتی ساتھ دلیل اسکی کے اور تحقیق ضعیف کیا اسکو یحیی ابن معین نے سو جواب اسکا یہ ہو کہ جس حدیث کی اسناد میں ضحاک بن عبدالرحمن اور عیسی بن سنان یہ دونوں راوی ہیں وہ حدیث ضعیف ہے یہ حدیث ضعیف نہیں ہے اسلئے کہ اسحدیث کی اسناد میں نہ تو ضحاک بن عبدالرحمن ہو اور نہ عیسی بن سنان اور یہ حدیث صحیح ہے جیسے کہ کہا ہے ترمذی نے اور یہی باعث ہے کہ کہا شوکانی نے کہ جائز ہے مسح کرنا جرابوں پر **فصل تیمم کے بیان میں** عَنْ[2] اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّعِیْدَ الطَّیِّبَ وُضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لَّمْ یَجِدِ الْمَآءَ عَشْرَ سِنِیْنَ فَاِذَا وَجَدَ الْمَآءَ فَلْیُمِسَّہٗ بَشَرَتَہٗ فَاِنَّ ذٰلِکَ خَیْرٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَی النَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ اِلٰی قَوْلِہٖ عَشْرَ سِنِیْنَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ روایت ہے ابی ذر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مٹی پاک کرنیوالی ہے مسلمان کی اگرچہ نہ پاوے پانی دس برس بس جبکہ پاوے پانی لگاوے اسکو بدن اپنے پر پس تحقیق یہ بہتر ہے روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے اور روایت کی نسائی نے مانند اسکے عشر سنین تک اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ صحیح کہا اس حدیث کو ابو حاتم نے انتہی اور یہ جو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بہتر ہے مراد اس سے یہ ہو کہ اب وضو فرض ہوا تیمم درست نہیں اور مراد دس برس سے یہ ہے کہ جبتک پانی نہ ملے تیمم سے نماز پڑھے اور حکم اسکا مانند حکم وضو کے ہے اور مسند[3] امام احمد میں روایت ہے حضرت ابی امامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا گردانی گئی واسطے میری اور واسطے امت

---

[1] یہ مضمون نیل الاوطار جیسا یہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۱۷۰ میں ہے [2] یہ حدیث مشکوۃ میں باب التیمم کی دوسری فصل میں ہے
[3] یہ مضمون نیل الاوطار جیسا یہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۲۷۹ میں ہے [4] یہ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۳ میں ہے۔

میری کے تمام زمین مسجد اور پاک کرنیوالی پس جس جگہ آجاوے میری امت کے کسی مرد کو وقت نماز کا سو نزدیک اسکے مسجد ہے اور نزدیک اسکے ہے طہارت اوسکی اور بخاری[1] اور مسلم مین روایت ہی عمران رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا تہی ہم سفر مین ساتہہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس نماز پڑہائی لوگون کو پس جبکہ پہری نماز اپنی سے ناگہان دیکہا ایک شخص کو کہ الگ بیٹہا ہے قوم سے کہ نہ نماز پڑہی تہی ساتہہ قوم کے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس چیز نے منع کیا تجہہ کو اے فلانے کہ یہ نماز پڑہتا تو ساتہہ قوم کے کہا پونچی مجہکو جنابت اور نہین پانی فرمایا لازم ہے تجہکو مٹی (یعنی تیمم کرنا مٹی سے) پس تحقیق وہ کافی ہے تجہکو **عَنْ عَائِشَةَ** رضی اللہ تعالی عنہا انہا استعارت من اسماء قلادۃ فہلکت فبعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجالا فی طلبہا فوجدوہا فادرکتہم الصلوۃ ولیس معہم ماء فصلوا بغیر وضوء فلما اتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شکوا ذلک الیہ فانزل اللہ عز وجل ایۃ التیمم رواہ احمد والبخاری ومسلم وابوداود والنسائی وابن ماجہ اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تحقیق انہون نے مانگا حضرت اسماء سے ہار پس گم ہوگیا وہ پس بہیجا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کئی شخصون کو واسطے تلاش اسکی کے پس پایا انہون نے وہ ہار پس آیا وقت نماز کا اور نہ تہا ساتہہ ان کے پانی پس نماز پڑہی انہون نے بغیر وضو کے پس جب آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکوہ کیا اسبات کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پس اتاری اللہ عزوجل نے آیت تیمم کی روایت کیا اسحدیث کو احمد اور بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف منتقی الاخبار مین ابن تیمیہ نے اسحدیث پر یون باب باندہا ہے کہ اگر پانی ہی نہ ملے تو بہ سبب ضرورت بدون وضو اور بدون تیمم نماز روا ہے اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ محققین مین سے مذہب ایک جماعت کا بہی یہی ہے اور اسی بات کے قائل ہین امام شافعی اور امام احمد اور جمہور محدثین اور امام مالک کے اکثر اصحاب **وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ** رضی اللہ تعالی عنہ قال بعثنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حاجۃ فاجنبت فلم اجد الماء فتمرغت فی الصعید کما تمرغ الدابۃ ثم اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت لہ ذلک فقال انما کان یکفیک ان تقول بیدیک ہکذا ثم ضرب

---

[1] یہ حدیث مشکوۃ مین باب التیمم کے پہلی فصل مین ہے [2] یہہ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۲ مین ہے ؛

[3] یہہ حدیث بلوغ المرام کے باب التیمم مین ہے ؛

بِيَدَيْهِ الْاَرْضَ ضَرْبَةً وَاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ عَلَى الْيَمِيْنِ وَظَاهِرَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ وَضَرَبَ بِكَفَّيْهِ الْاَرْضَ وَنَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ اور روائت ہے عمار بن یاسر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ بھیجا مجھکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کو پھر جنبی ہوا میں اور نہ پایا مینے پانی پس لوٹا میں مٹی میں جیسے کہ لوٹتا ہے چوپایہ پھر آیا مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا مینے ان سے پس فرمایا مقرر کافی ہے تجھہ کو کہ کرلے تو اپنے ہاتھہ سے اس طرح پر پھر مارا حضرتؐ نے دونوں ہاتھوں کو زمین پر ایک بار پھر ملا بائین ہاتھہ کو داہنے ہاتھہ پر اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کی پیٹھہ پر اور اپنی مونہہ پر روائت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور عبارت مسلم کی ہے اور ایک روائت مین بخاری کے اور مارین اپنی ہتھیلیاں زمین پر اور پھونکا ان کو پھر ملا ان کو اپنے مونہہ پر اور اپنی ہتھیلیوں پر

وَعَنْ اَبِي الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَبُوْ جُهَيْمٍ اَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهٗ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَقْبَلَ عَلٰى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ اور روائت ہے ابو الجہیم بن حارث بن صمہ انصاری سے پس کہا ابو الجہیم نے کہ آئے نبی صلعم بیر جمل کیطرف سے پس ملا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرد یعنے یہی ابو الجہیم پس سلام کیا اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پس نہ جوابدیا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہانتک کہ آئے طرف ایک دیوار کی پس مسح کیا ساتہہ مونہہ اپنے کے اور ہاتھوں اپنے کے پھر جوابدیا اسکو سلام کا روائت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے ف شرح السنہ مین روائت ہی اسی سے کہ کہا گذرا مین حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اور وہ پیشاب کرتے تہے پس سلام کیا مین نے انپر پس نہ جوابدیا مجھکو سلام کا یہانتک کہ کھڑے ہوئے طرف دیوار کی پس کھرچا اسکو ساتہہ لاٹھی کے کہ تھی ساتہہ ان کے پھر رکھے دونوں ہاتھہ اپنے دیوار پر پھر مسح کیا اپنے منہہ پر اور ہاتھوں پر پھر جواب دیا مجھکو ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ تیمم مین منہہ اور ہتھیلیوں کے لئے ایک ہی ضرب ہے اور یہی مذہب ہے عطا اور مکحول اور اوزاعی اور امام احمد بن حنبل اور اسحاق اور صادق اور امامیہ کا اور کہا (ابن حجر نے) فتح الباری مین اور نقل کیا ہے

ف ۱ حدیث بخاری چاپہ احمدی پھٹہ کے صفحہ ۴۸ مین ہے اور مشکوۃ مین باب التیمم کی تیسری فصل مین ہے ف ۲ یہ حدیث مشکوۃ مین باب التیمم کی پہلی فصل مین ہے ف ۳ یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۴۹ مین ہے۔

اس باب میں ابن المنذرؒ نے مذہب جمہور علما کا اور اختیار کیا ہے ابن المنذر نے اسی بات کو اور یہی قول ہے عامہ اہل حدیث کا انتہی کہا نووی نے شرح صحیح مسلم[1] میں کہ عطا اور مکحول اور اوزاعی اور امام احمد اور اسحاق اور ابن منذر اور اصحاب حدیث کا یہی مذہب ہے کہ تیمم میں منہ اور ہتھیلیوں کے لئے ایک ہی ضرب ہے اور علیؓ بن ابی طالب اور حسن بصریؒ اور شعبیؒ اور سالم بن عبد اللہ اور سفیان ثوری اور امام مالکؒ اور امام ابو حنیفہؒ اور اصحاب الرائی وغیرہ کا یہ مذہب ہے کہ تیمم میں منہ اور ہاتھوں کے لئے دو ضربیں ہیں انتہی کہا شوکانی نے نیل الاوطار[2] میں کہ ہادی اور ناصر اور مؤید باللہ اور ابو طالب اور امام یحییٰ اور فقہا کا یہ مذہب ہے کہ تیمم میں منہ اور ہاتھوں کے لئے دو ضربیں واجب ہیں اور دلیل انکی اس باب میں آٹھ حدیثیں ہیں پہلی حدیث دارقطنی[3] نے روایت کی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تیمم میں دو ضربیں ایک ضرب مونہہ کیلئے اور ایک ضرب ہاتھوں کیلئے کہنیوں تک اور صحیح رکھا اماموں نے اس حدیث کا موقوف ہونا جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہیں قائم ہوتی ساتھ اسکے حجت اسلئے کہ مسک الختام[4] شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ روایت کیا ہے اسحدیث کو حاکم اور بیہقی نے مرفوع اور بیچ اسناد اس حدیث کے علی بن ظبیان ہے اور کہا دارقطنی نے اعتبار کیا ہے اسکا یحییٰ قطان وغیرہ نے اور کہا مصنف بلوغ المرام کے نے (یعنے ابن حجر نے) تضعیف کی ہے اسحدیث کی بہت لوگوں نے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث کئی طریق سے کہ بیچ سب کے کلام ہے اور عینی شرح[5] ہدایہ میں لکھا ہے کہ کہا ابو داؤد نے کہ علی بن ظبیان راوی کچھ نہیں اور کہا نسائی اور ابو حاتم نے بھی مثل اسی کے اور کہا ابو زرعہ نے یہ حدیث (یعنی جسمیں علی بن ظبیان راوی ہے) واہی ہے اور تقریب[6] التہذیب میں لکھا ہے کہ علی بن ظبیان بن ہلال کوفی قاضی بغداد ضعیف ہے نانویں طبقہ میں سے کہا شوکانی نے نیل الاوطار[7] میں کہ معتبر مانا ہے اسکو یحییٰ القطان اور ہشیم وغیرہ نے کہا حافظ (یعنے ابن حجرؒ نے) کہ وہ (یعنے علی بن ظبیان) ضعیف ہے ضعیف کہا اسکو قطان اور ابن معین اور بہت لوگوں نے دوسری حدیث دارقطنی[8] اور حاکم نے روایت کی ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تیمم میں ایک ضرب ہے

---

[1] یہ مضمون صحیح مسلم چاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۱۶۰ میں ہے [2] یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۳۲۲ میں ہے [3] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب التیمم میں ہے [4] یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کانپور کی جلد اول کے صفحہ ۱۷۱ میں ہے [5] یہ عبارت عینی شرح ہدایہ چاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۲۰۳ میں ہے [6] یہ عبارت تقریب التہذیب مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۲۰ و صفحہ ۱۲۱ میں ہے [7] یہ عبارت نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۳۲۳ میں ہے

* یہ حدیث فی الواقع چاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۱۷۱ میں ہے

واسطے مونہہ کے اور دوسری واسطے دونوں ہاتھوں کے کہنیوں تک اور کہا حاکم نے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے سو جواب اسکا دو طرح پر ہے اوّل یہ کہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار[1] مین کہ اسحدیث کے راوی تو معتبر ہین لیکن حق بات یہ ہے کہ یہ حدیث مرفوع نہین ہے موقوف ہی (یعنی جابر کا قول ہی) اور حدیث موقوف لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی اور بیان اسکا اس کتاب کی فصل احکام پانی مین گذر چکا ہی جسکو دیکھنا منظور ہو وہان سے دیکھ لے دوم کہا شوکانی نے نیل الاوطار[2] مین کہ کہا ابن دقیق العید نے کہ نہین کلام کی اسحدیث مین کسی نے لیکن یہ روائت شاذ ہے انتہی شاذ وہ روائت ہی جو کوئی ثقہ معتبر شخص لوگون کی روائت کی خلاف بیان کرے اور مقابل اسکے ہی محفوظ تیسری حدیث دارقطنی[3] اور حاکم نے روائت کی ہی سالم سے نقل کی اس نے اپنے باپ سے کہ کہا تیمم کیا ہم نے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس مارا ہم نے دونوں ہاتھوں اپنے کو مٹی پاک پہ پھر جھاڑا ہم نے ہاتھون کو پس مسح کیا ہم نے اس سے اپنے مونہہ کو پھر مارا ہم نے دوسری بار (یعنی ہاتھوں کو) مٹی پاک پہ پھر مسح کیا ہمنے ساتھ ہاتھون اپنے کے کہنیون سے پہلیون تک اوپر جگہ جمنے لبون کی ظاہر اور باطن سے سو جواب اسکا یہ ہی کہ یہ حدیث ضعیف ہی نہین قائم ہوتی ساتھ اسکے حجت اسلئے کہ عینی[4] شرح ہدایہ مین لکھا ہے کہ اسحدیث کی راویون مین سلیمان بن ابی داؤد ہے اور وہ ضعیف ہے چوتھی حدیث طبرانی[5] اور دارقطنی نے روائت کی ہی اسلع بن شریک رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا دکھلایا مجھکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تیمم ایک بار مارنا واسطے مونہہ کی اور دوسری بار مارنا واسطے دونوں ہاتھون کے کہنیون تک سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہی نہین قائم ہوئی ساتھ اسکے حجت اسلئے کہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار[6] مین کہ اسحدیث کی راویون مین ربیع بن بدر ہے اور وہ ضعیف ہی اور عینی[7] شرح ہدایہ مین لکھا ہے کہ کہا ابن حزم نے محلی مین کہ یہ حدیث ضعیف ہی پانچوین حدیث بزار[8] نے اپنی مسند مین روائت کی ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تیمم دو بار امارنا ہے ایک بار واسطے مونہہ کی اور ایک بار واسطے دونو ہاتھون کے کہنیون تک سو جواب اسکا یہ ہی کہ یہ حدیث بھی ضعیف ہی اسلئے کہ کہا امام شوکانی نے نیل الاوطار[9] مین کہ اسحدیث کے راویون مین عویش بن عریش ہی کہا ابو حاتم نے کہ یہ حدیث منکر ہے نہین قائم ہوتی حجت ساتھ حدیث اسکی کے چھٹی حدیث طبرانی[10] نے روائت

---

[1] یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۲۵۲ مین ہی [2] یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کے صفحہ ۲۵۲ مین ہی [3] یہ حدیث عینی شرح ہدایہ چاپہ نولکشور جلد اول کے صفحہ ۳۰۰ مین ہی [4] یہ عبارت عینی شرح ہدایہ چاپہ ایضا کی جلد ایضا مین ہی [5] یہ حدیث عینی شرح ہدایہ چاپہ ایضا کی جلد ایضا کی صفحہ ایضا مین ہی [6] یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۲۵۲ مین ہے [7] یہ عبارت عینی چاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۳۰۰ مین ہے [8] یہ حدیث عینی چاپہ ایضا کی جلد ایضا کے صفحہ ۳۳ مین ہے [9] یہ عبارت نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۲۵۲ مین ہے [10] یہ حدیث عینی شرح ہدایہ چاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۳۲۱ مین ہے۔

کی ابو امامہؓ سے (حدیث) دو ضرب کی سو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ حدیث بھی ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ساتھ اسکے حجت اسلئے کہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا حافظ (ابن حجر نے) کہ اسکی اسناد ضعیف ہے ساتوین حدیث ابوداؤد مین روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ ایک شخص گذرا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک گلی مین اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاخانے یا پیشاب سے نکلتے تھے تو سلام کیا اُس شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سو نہ جواب دیا اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہانتک کہ قریب ہُوا وہ شخص کہ چھپ جاوے کسی گلی مین پس مارہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونو ہاتھ اپنے اوپر دیوار کے اور مسح کیا ان سے اپنے مونہہ پر پھر مارا دوسری بار مسح کیا ہاتھون اپنے کو کہنیون تک - پھر جواب دیا سلام کا اُس شخص کو اور فرمایا کہ سلام کا جواب دینے سے بے وضو ہونا مجھے مانع آیا تہا سو جواب اسکا یہ ہے کہ حدیث بھی ضعیف ہے لائق حجت پکڑنے کے نہین اسلئے کہ زرقانی شرح مؤطا امام مالک مین لکہا ہے کہ حدیث ابوداود کی نہین قوی اور کہا امام شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ مدار اسحدیث کا محمد بن ثابت پر ہے اور یہ ضعیف کیا ہے اسکو ابن معین اور ابو حاتم اور بخاری اور احمد نے اور کہا ابوداؤد نے کہ نہین متابعت کیا جاتا محمد بن ثابت بیچ اس قصہ کے اور تیمم مین جس قدر حدیثین دو ضرب کی آئی ہین اُن سب مین مقال ہے (یعنی ان مین سے صحیح ایک بہی نہین) اور حق یہی ہے کہ تیمم مین ایک ہی ضرب کی حدیثین صحیح ہین جو کہ صحیحین مین ہیں آٹھوین حدیث روایت کی ہے طبرانی نے اوسط مین بہی اور کبیر مین بہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عمار بن یاسر کو فرمایا کفائت کرتا ہے تجھکو تیمم میں ایک ضرب مونہہ کیلئے اور ایک ضرب ہاتھون کیلئے سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہی نہین قائم ہوتی ہو ساتھ اسکے حجت اسلئے کہ کہا امام شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اسحدیث کی اسناد مین ابراہیم بن محمد بن ابی یحییٰ ہے اور وہ ضعیف ہے - اور نیز کہا شوکانی نے کہ کہا ابن عبدالبر نے کہ اکثر آثار مرفوعہ جو کہ عمار سے آئی ہین ان سب سے تیمم مین ایک ہی ضرب ثابت ہے اور جو حدیثین کہ دو ضرب کی روایت کیگئی ہیں وہ سب مضطرب ہیں اور نیز کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا حافظ ابن حجر نے فتح الباری مین اور کہا

لہ یہ عبارت نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد اول کے صہ ۲۵۰ میں ہے ۵ یہ حدیث ابوداؤد چاپہ اول دہلی کے صہ ۴۵ میں ہے ۵ یہ عبارت زرقانی شرح مؤطا امام مالک چاپہ مصر کے جلد اول کے صہ ۲۵۲ مین ہے ۵ یہ عبارت نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد اول کے صہ ۲۵۲ مین ہے ۵ یہ حدیث نیل الاوطار چاپہ ایضاً کی جلد ایضاً کے صہ ایضاً میں ہے ۵ یہ حدیث نیل الاوطار چاپہ ایضاً کے جلد ایضاً کے صہ ایضاً میں ہے - ۵ یہ عبارت نیل الاوطار چاپہ ایضاً کی جلد اول کے صہ ۲۵۵ مین ہے ۔

اچھی بات کہی ہے اس نے تحقیق جو حدیثین کہ بیچ صفت تیمم کے وارد ہوئی ہین ان مین سے سوائے حدیث ابی جہیم اور عمار کے (یعنے جن مین منہہ اور ہاتھون کیلئے ایک ہی ضرب آئی ہے) کوئی حدیث صحیح نہین ہوئی اور سوائے ان دونون حدیثون کے جسقدر حدیثین (یعنے منہہ اور ہاتھون کیلئے دو ضربانی کی آئی ہین) سب ضعیف ہین یا اختلاف کیا گیا ہے بیچ مرفوع ہونے اُن کے اور غالب بات یہی ہے کہ وہ موقوف ہی ہین اور سفر السعادت مین لکہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تیمم کرتے ایک بار دونو ہاتھون کو زمین پر مارتے اور منہہ اور دونو ہاتھون پر ملتے اور حدیث صحیح مین نہین آیا کہ دوبار ہاتھون کو خاک پر مارتے اور نہ آیا کہ کہنیون تک ملتے اور جو حدیثین کہ ہمارے کہنے کے خلاف آئی ہین سب ضعیف ہین **وَعَنِ**[1] ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ مِنَ السُّنَّۃِ اَنْ لَّا یُصَلِّیَ الرَّجُلُ بِالتَّیَمُّمِ اِلَّا صَلٰوۃً وَّاحِدَۃً ثُمَّ یَتَیَمَّمُ لِلصَّلٰوۃِ الْاُخْرٰی رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ بِاِسْنَادٍ ضَعِیْفٍ جِدًّا اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا کہ سنت ہے کہ نہ پڑھے کوئی شخص ایک تیمم سے مگر ایک نماز پھر تیمم کرے دوسری نماز کیلئے روایت کیا اسحدیث کو دارقطنی نے نہایت ضعیف سند سے **ف** امام شافعی کے نزدیک ہر نماز کیواسطے نیا تیمم کرنا واجب ہے اور دلیل انکی یہی حدیث ہے جو اوپر گذری اور مذہب امام ابو حنیفہ رح کا یہ ہے کہ ایک تیمم سے جسقدر نمازین پڑھ سکے پڑھے اور امام **شوکانی** نے درالبہیہ میں لکہا ہے کہ تیمم سے مباح ہی جو مباح ہے وضو اور غسل سے اسکو جو پانی نہ دے یا دے مگر ضرر پانی سے استعمال اسکے سے اور عضو تیمم کے منہہ اور دونون ہتھیلی ہے مسح کرے ان کو ایک بار مین نیت اور بسم اللہ کرکے اور توڑنے والی تیمم کے توڑنے والے وضو کے ہین انتہی اور کہا شاہ ولی اللہ صاحب نے **حجۃ اللہ البالغہ**[2] میں کہ تیمم خلیفہ وضو اور غسل کا ہی جو کچھ کہ وضو والے کو ساتہہ وضو اپنے کے اور غسل والے کو ساتہہ غسل اپنے کے کرنا چاہئے مثل نماز پڑہنے وغیرہ کے وہی تیمم والے کو بہی جائز ہے پس ایک تیمم سے جسقدر فرض نمازین پڑھ سکتا ہو پڑھے کیونکہ اس مقدمہ مین کوئی حدیث صحیح کہ جس سے ہر فرض کیواسطے تیمم نیا واجب معلوم ہوتا ہی نہیں گئی انتہی اور **سفر السعادت** مین لکہا ہے کہ حدیث صحیح مین ہم نے نہین پایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض کیواسطے تیمم نیا کرتے بلکہ مطلق فرمایا اور اسکو قائم مقام وضو کے رکھا۔ انتہی **وَعَنْ**[3] اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

---

[1] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب التیمم مین ہے [2] یہ مضمون حجۃ اللہ البالغہ چاپہ بریلی کے صہ ۱۸۶ مین ہے

[3] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب التیمم مین ہے۔

قَالَ خَرَجَ رَجُلَانِ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَيَمَّمَا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَصَلَّيَا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ فَاَعَادَ اَحَدُهُمَا الصَّلٰوةَ وَالْوُضُوْءَ وَلَمْ يُعِدِ الْاٰخَرُ ثُمَّ اَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَا ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لِلَّذِيْ لَمْ يُعِدْ اَصَبْتَ السُّنَّةَ وَاَجْزَاَتْكَ صَلٰوتُكَ وَقَالَ لِلْاٰخَرِ لَكَ الْاَجْرُ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روائت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ نکلے دو آدمی سفر مین پھر پہونچا وقت نماز کا اور نہ تھا انکو ساتھہ پانی پھر تیمم کیا ان دونوں نے مٹی پاک سے پس نماز پڑھی پھر پایا انہون نے پانی وقت کے اندر پس دہرایا ایک نے ان مین سے نماز کو اور وضو کو اور نہ دہرایا دوسرے نے پھر آئے وہ دونوں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا اس بات کا ان سے پس فرمایا اسکو جس نے نہ دہرایا تھا کہ پایا تو نے سنت کو اور کافی ہے تجھکو نماز تیری اور فرمایا دوسرے کو کہ تجھکو دونی مزدوری ہے روائت کیا اس حدیث کو ابوداؤد اور نسائی نے فائدہ کہا[1] ابوداؤد نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کا ذکر احدیث مین محفوظ نہین ہے سوا ابن نافع کے اور کسی نے انکا نام نہین لیا بلکہ اس کو مرسلاً روائت کیا ہے عطا بن یسار سے اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار[2] مین کہ ابن سکن نے اپنی صحیح حدیث مین اس روائت کو طریق ابوالولید طیالسی سے موصول روائت کیا ہے اس نے لیث سے اس نے عمرو بن الحارث سے اور عمیرہ بن ابی ناجیہ سے پوری اور یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ جب پانی دیکھی تیمم کرنے والا بعد فارغ ہونے کے نماز سے تو اس پر پھیرنا نماز کا لازم نہین (اگرچہ وقت باقی ہو) اور یہی مذہب ہے ابوحنیفہؒ اور شافعیؒ اور مالکؒ اور احمدؒ اور امام یحییٰ کا اور کہا مالک اور داؤد نے کہ اگر تیمم کرکے نماز مین داخل ہوجائے تو حرام ہے توڑنا اسکا اگرچہ پانی آجاوے۔ اور درست ہے نماز اسکی اور کہا ہادی اور ناصر اور مؤید باللہ اور ابوطالب اور طاؤس اور عطا اور قاسم بن محمد بن ابی بکر اور مکحول اور ابن سیرین اور زہری اور ربیعہ نے اگر وقت نماز کا باقی ہو تو واجب ہے اعادہ اس کا حکایت کیا ہے اسکو منذری وغیرہ نے انتہی مختصراً **وَعَنْ**[3] جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي الرَّجُلِ الَّذِيْ شُجَّ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْهِ اَنْ يَتَيَمَّمَ وَيَعْصِبَ عَلٰى جُرْحِهٖ خِرْقَةً ثُمَّ يَمْسَحُ عَلَيْهَا وَيَغْسِلُ سَائِرَ جَسَدِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِسَنَدٍ فِيْهِ ضُعْفٌ وَفِيْهِ اخْتِلَافٌ عَلٰى رِوَايَةٍ اور روائت ہے

---

[1] یہ مضمون ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۴۲ میں ہے [2] یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۳۱۰ مین ہے [3] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب التیمم میں ہے ۔

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیچ حق اُس آدمی کے جسکا سر ٹوٹا تھا پس غسل کیا اور مرگیا کہ بیشک کافی تھا اُسکو تیمم کرنا اور باندھنا اپنے زخم پر پٹی پھر مسح کرنا اُسپر اور دھونا اپنے باقی بدن کا روائت کیا اسکو ابو داؤد نے ایسی سند سے کہ اس مین ضعف ہو اور اسمین اختلاف ہے ایک روائت پر ف ابو داؤد مین اُس قصہ کی پوری روائت یوں ہے کہ کہا جابر نے نکلے ہم سفر مین پس لگا ایک مرد کو رفیقوں ہمارے مین سے پتھر پس زخم ہوا بیچ سر اوس مرد کے پھر محتلم ہوا اور پوچھا اُس نے رفیقوں اپنے سے آیا پاتے ہو واسطے میرے رخصت بیچ تیمم کے کہا نہین پاتے ہم واسطے تیرے رخصت اسواسطے کہ قدرت رکھتا ہو تو اوپر پانی کے پس غسل کیا اس مرد نے اور مرگیا پس جبوقت کہ پونہچے ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس خبر کی گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس واقعہ کی پس فرمایا مارا تم نے اسکو مارے تمکو خدا اکس واسطے نہ پوچھا تم نے علماء سے جبوقت کہ نہ جانا تم نے مسئلہ کو کہ بیشک کافی تھا اسے تیمم کرنا اور باندھنا اپنے زخم پر پٹی پھر مسح کرنا اسپر اور دھونا اپنے سارے بدن کا اور ابن ماجہ ۲ مین روائت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ ٹوٹا میرے دونو گھٹنون مین کا ایک سو پوچھا مینے جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس حکم کیا مجھکو کہ مسح کروں مین جبائر پر اور اوسکی سند بہت سست ہے **فائدہ** جبائر ان کھپچون کو کہتے ہین جو ٹوٹی ہڈی پر باندھتے ہین **فصل وضو کے بیان مین** عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثَلٰثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهٗ فِيْهِمَا بِشَيْءٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُ الْبُخَارِيِّ روائت ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہ اہوں نے وضو کیا۔ پھر پانی ڈالا اپنے دونون ہاتھون پر تین بار پھر ناک جھاڑی تین بار پھر دھویا منہ اپنا تین بار پھر دھویا داہنا ہاتھ اپنا کہنی تک تین بار پھر دھویا بایان ہاتھ اپنا کہنی تک تین بار پھر مسح کیا اپنے سر پر پھر دھویا داہنا پاؤن اپنا تین بار پھر بایان تین بار پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

---

۱ یہ حدیث ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۴۷ مین ہے ۲ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب التیمم مین ہے

۳ یہ حدیث مشکوٰۃ مین کتاب الطہارت کی پہلی فصل مین ہے۔

کو کہ وضو کیا مانند اس وضو میرے کے پھر فرمایا جو وضو کرے وضو میرا اسا کہ یہ ہے پھر نماز پڑھے دو رکعت نہ بات کرے دل اپنے سے بیچ نماز کے بخشا جاتا ہے واسطے اسکے جو پہلے کیا گناہ سے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے بخاری کے ہیں وَفِیْ مُتَّفَقٍ عَلَیْہِ قِیْلَ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَاصِمٍ تَوَضَّأْ لَنَا وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِاِنَاءٍ فَاَکْفَأَ مِنْہُ عَلٰی یَدَیْہِ فَغَسَلَہُمَا ثَلٰثًا ثُمَّ اَدْخَلَ یَدَہٗ فَاسْتَخْرَجَہَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ کَفٍّ وَّاحِدَۃٍ فَفَعَلَ ذٰلِکَ ثَلٰثًا ثُمَّ اَدْخَلَ یَدَہٗ فَاسْتَخْرَجَہَا فَغَسَلَ وَجْہَہٗ ثَلٰثًا ثُمَّ اَدْخَلَ یَدَہٗ فَاسْتَخْرَجَہَا فَغَسَلَ یَدَیْہِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ ثُمَّ اَدْخَلَ یَدَہٗ فَاسْتَخْرَجَہَا فَمَسَحَ بِرَاْسِہٖ فَاَقْبَلَ بِیَدَیْہِ وَاَدْبَرَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْہِ اِلَی الْکَعْبَیْنِ ثُمَّ قَالَ ھٰکَذَا کَانَ وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاَقْبَلَ بِہِمَا وَاَدْبَرَ بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِہٖ ثُمَّ ذَھَبَ بِہِمَا اِلٰی قَفَاہُ ثُمَّ رَدَّھُمَا حَتّٰی رَجَعَ اِلَی الْمَکَانِ الَّذِیْ بَدَاَ مِنْہُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا بِثَلٰثِ غُرَفَاتٍ مِنْ مَّاءٍ وَفِیْ اُخْرٰی فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ کَفَّۃٍ وَّاحِدَۃٍ فَفَعَلَ ذٰلِکَ ثَلٰثًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّلْبُخَارِیِّ فَمَسَحَ رَاْسَہٗ فَاَقْبَلَ بِہِمَا وَاَدْبَرَ مَرَّۃً وَّاحِدَۃً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْہِ اِلَی الْکَعْبَیْنِ وَفِیْ اُخْرٰی لَہٗ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِّنْ غُرْفَۃٍ وَّاحِدَۃٍ اور بیچ حدیث بخاری اور مسلم کے آیا ہے کہ کہا گیا واسطے عبداللہ بن زید بن عاصم کے وضو کر واسطے ہمارے وضو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پس منگوایا باسن پس جھکایا اور ڈالا اس سے پانی اپنے دونو ہاتھوں پر پس دھویا انکو تین بار بہر داخل کیا ہاتھ اپنا (یعنی باسن میں پھر نکالا اوسکو بہر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک چلو سے پس کیا یہ تین بار بہر داخل کیا ہاتھ اپنا بہر نکالا اسکو پھر دھویا منہ اپنا تین بار بہر ڈالا ہاتھ اپنا باسن میں پھر نکالا اسکو پھر دھویا اپنے دونو ہاتھ کہنیوں تک دو دو بار بہر ڈالا ہاتھ اپنا بہر نکالا اُسکو پھر مسح کیا سر کو آگے سے پیچھے لے آئے دونو ہاتھ اور پیچھے سے آگے لے آئے پھر دھوئے دونو پاؤں ٹخنوں تک پھر کہا اسیطرح تھا وضو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی میں ہے آگے سے لے گئے دونوں ہاتھ اپنے پیچھے کو اور پیچھے سے لائے آگے کو شروع کیا ساتھ اگلی جانب سر اپنے کے پھر لے گئے اُن کو طرف گدی کی۔ پھر پھیرے اُن کو یہانتک کہ پھر لائے طرف اسی مکان کی کہ شروع کیا تھا

لہ یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب سنن الوضو کے پہلے فصل میں ہے۔

اِس سے پھر دھوئے پاؤں اپنے اور ایک روائت صحیحین کی مین ہے پس کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا ایک چلو سے
پس یہ کیا تین بار اور بخاری کی روائت مین ہے پس مسح کیا سر اپنے کا آگے سے لیگئے دونو ہاتھہ پیچھے اور
پیچھے سے لائے آگے ایک بار پھر دھوئے دونوں پاؤں ٹخنون تک اور یہ بیچ اور روائت بخاری کی مین ہے
پس کلی کی اور ناک جھاڑی تین بار ایک چلو سے ف[1] ابو داؤد اور نسائی مین روائت ہے حضرت
علیؓ سے وضو کے بیان مین پھر کلی کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ناک جھاڑی تین بار کلی کرتے
تھے اور ناک صاف کرتے تھے اسی ہاتھہ سے جس سے پانی لیتے تھے ف[2] کہا امام نووی نے شرح
صحیح مسلم مین (کہ وضو کے لئے کلی کرنے اور ناک مین پانی دینے کی) افضل پانچ وجہ ہین وجہ پہلی کلی کرے
اور ناک مین پانی دے ساتھہ تین چلو کے کلی کرے ہر ایک (چلو) سے پھر ناک مین پانی دے تین مرتبہ وجہ دوسری
جمع کرے درمیان اِن دونو کے ساتھہ ایک چلو کے کلی کرے اسی تین مرتبہ پھر ناک مین پانی دے اس سے
تین مرتبہ وجہ تیسری جمع کرے ساتھہ ایک چلو کے اور لیکن کلی کرے اس سے پھر ناک مین پانی دے پھر کلی
کرے اس سے پھر ناک مین پانی دے پھر کلی کرے اس سے پھر ناک مین پانی دے وجہ چوتھی فاصلہ کرے
درمیان اِن دونوں کے ساتھہ دو چلو کے پس کرے ایک سے اِن دونو مین سے تین مرتبہ پھر ناک مین
پانی دے دوسرے (چلو) سے تین مرتبہ وجہ پانچویں فاصلہ کرے ساتھہ تین چلو کے اور صحیح وجہ پہلی
ہے اور ساتھہ اسی کے آئی ہیں حدیثین صحیح بخاری اور مسلم اور ان کے سوا (اور حدیث کی کتابون) مین اور
لیکن حدیث فصل کی پس ضعیف ہے پس ٹھیرا رجوع کرنا طرف جمع کرنے کے ساتھہ تین چلو کے جیسا کہ بیان
کیا ہم نے ساتھہ حدیث عبداللہ بن زید کے جو کہ ذکر کی گئی ہے کتاب (مسلم) مین انتہی اور
مسک الختام شرح بلوغ المرام[3] مین لکھا ہے کہ مشہور مذہب امام ابو حنیفہ کا مضمضہ اور استنشاق
مین فصل کرنا ہے اور دلیل ابو حنیفہ کی یہ حدیث ہے جو کہ ابو داؤد[4] مین روائت ہے طلحہ بن مصرف سے اس نے
روائت کی ہے اپنے باپ سے اس نے روائت کی ہے اپنے دادا سے کہ کہا دیکھا میںنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
فاصلہ کرتے تھے مضمضہ اور استنشاق مین ف[5] کہا ابن حجر نے بلوغ المرام مین اسناد اسکی ضعیف ہے انتہی وجہ
اسکی یہ ہے کہ ضعیف ہونیکی یہ ہے کہ بیچ اسناد اسکی کے لیث بن سلیم ہے اور وہ ضعیف ہے اور کہا ابن حبان نے کہ وہ

---

[1] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الوضو مین ہے [2] یہ مضمون صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے صہ ۱۱۹ کی شرح مین ہے
[3] یہ مضمون مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کانپور کی جلد اول کے صہ ۵۶ مین ہے [4] یہ حدیث
ابو داؤد چھاپہ اول دہلی کے صہ ۱۵ مین ہے [5] یہ قول ابن حجر کا بلوغ المرام کے باب الوضو مین اور ابو داؤد کی حدیث کہ مد کو کیسا ضعیف

بدل ڈالتا تہا سنتوں کو اور مرفوع بناتا تہا مرسلوں کو اور لاتا تہا معتبروں سے وہ چیز کہ نہیں حدیث ان سے اور ترک کیا اسکو یحییٰ قطان اور ابن مہدی اور ابن معین اور احمد بن حنبل نے اور کہا نووی نے تہذیب الاسما مین کہ اتفاق کیا ہی علمارنے اوپر ضعیف ہونے اسکے کی اسیطرح لکہا ہی **مسلک الختام شرح بلوغ المرام** مین انتہی اور کہا مجدالدین نے **سفر السعادت** مین کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کبہی وضو بغیر کلی اور بغیر ناک مین پانی دیئے نکرتے اور کسی نے کلی نہ کرنی اور ناک مین پانی نہ دینی کی روائت نہیں کی اور کہا شیخ عبدالحق نے شرح **سفر السعادت** مین کہ مشہور مذہب امام احمد بن حنبل کا یہ ہی کہ وضو مین کلی کرنی اور ناک مین پانی دینا واجب ہی اور دلیل امام احمد کی یہی حدیثیں ہیں جو کہ اسی فصل مین اوپر گذرین سو جواب یہ کہ کہا شیخ نے شرح **سفر السعادت** مین کہ وضو کرنا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بغیر کلی اور بغیر ناک مین پانی دینے کے بہی ثابت ہے جیسا کہ **مسلم** مین روائت ہی نعیم بن عبداللہ مجمر سے کہ کہا دیکہا مینے ابا ہریرہ کو کہ وضو کیا پس دھویا منہ اپنا پہر پورا کیا وضو پہر دہویا داہنا ہاتہ اپنا یہانتک کہ شروع کیا بازو مین پہر بایان ہاتہ اپنا یہانتک کہ شروع کیا بازو مین پہر مسح کیا سر اپنے کا پہر دہویا داہنا پاؤں اپنا یہانتک کہ شروع کیا پنڈلی مین پہر دہویا بایان پاؤں اپنا یہانتک کہ شروع کیا پنڈلی مین پہر کہا اسیطرح دیکہا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو سفر السعادت مین ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبہی وضو بغیر کلی اور بغیر ناک مین پانی دیئے نہ کرتے آخر عبارت مذکور تک صحیح نہیں اور وضو مین کلی کرنی اور ناک مین پانی دینا واجب نہین سنت ہے کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ مذہب امام مالک اور شافعی اور اوزاعی اور لیث اور حسن بصری اور زہری اور ربیعہ اور یحییٰ ابن سعید اور قتادہ اور حکم بن عتیبہ اور محمد بن جریر طبری اور اہلبیت مین سے ناصر کا یہی ہے کہ وضو مین ناک مین پانی دینا اور کلی کرنی واجب نہین اور گئی ہین ابوحنیفہ اور اصحاب اسکے اور ثوری اور زید بن علی اہلبیت علیہم السلام مین سے طرف اسبات کی کہ وضو مین کلی کرنی اور ناک مین پانی دینا فرض ہی جنابت مین اور سنت ہی وضو مین انتہی اور یہ جو **سفر السعادت** مین ہی کہ وضو کرنیمین کوئی پانی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتہ پر نہ گراتا مگر ضرورت کے وقت سو یہ بہی ٹہیک نہیں اور مخالف ہی ان تین حدیثون کے پہلی حدیث **صحیح بخاری** اور **صحیح مسلم** مین روائت ہی مغیرہ بن شعبہ سے کہ کہا تہا مین ساتہ رسول خدا

---

۱ یہ مضمون مسلک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کانپور کے جلد اول کے صفحہ ۵۰ مین ہی ۲ یہ عبارت شیخ عبدالحق کی شرح سفر السعادت چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۳۰ مین ہی ۳ یہ حدیث مسلم مین جو کہ شرح نووی مین چھاپا گیا ہی اسکی جلد اول کے صفحہ ۱۲۶ مین ہے ۴ یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد اول کے صفحہ ۱۳۵ مین ہے ۵ یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی سہسوان کے صفحہ ۳۰ مین اور مسلم چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۱۳۲ مین ہے۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک رات ناگہان اُتری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس ادا کی حاجت اپنی پھر آئے پس ڈالا مینے اوپر اُن کے پانی چھاگل سے کہ تھی میری پاس پس وضو کیا اور مسح کیا اپنے دو نو موزوں پر **فائدہ** کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ یہ حدیث دلیل ہی اسبات پر کہ وضو مین مدد چاہنی جائز ہے انتہی اور کہا امام شوکانی[۵] نے نیل الاوطار مین کہ حدیث مغیرہ کی دار ہوئی ہی ساتھ بہت لفظون کے صحیحین وغیرہ مین کہ ان مین سے صرف ایک یہ ہی کہ روائت کیا اسحدیث کو ساٹھ صحابیون نے جیسا کہ بزار نے اسکی تصریح کی ہی **دوسری**[۶] **حدیث بخاری اور مسلم** مین روائت ہے اسامہ بن زید سے کہ تحقیق جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جب پھرے عرفہ سے گئے پہاڑکی راہ کیطرف پس ادا کی حاجت اپنی کہا اسامہ نے پس شروع ہوا مین کہ پانی ڈالتا تھا مین اوپر (اعضاؤں) حضرت صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کے اور وضو کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس کہا مین نے یارسول اللہ کیا نماز پڑہیں گے آپ نے فرمایا کہ نماز کی جگہ آگے تیری ہے (یعنی آگے چلکر نماز پڑہیں گے) **فائدہ** بخاری نے ان دونون حدیثون پر یون باب باندہا ہی یہ باب ہی کہ مرد وضو کروائے صاحب اپنے کو **تیسری**[۷] **حدیث ابن ماجہ** مین روائت ہی ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا لائی مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس چھاگل (پانی کی) پس فرمایا (حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے) ڈال اوپر میری (پانی) پس ڈالا مینے پس دہویا (حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے) منہہ مبارک اپنا اور بازو اپنی اور لیا نیا پانی پس مسح کیا ساتھہ اسکے سر اپنے کو اگلی جانب سے اور پچھلی جانب سے اور دھوئی پاؤن اپنے تین تین بار **فائدہ** کہا شوکانی[۸] نے نیل الاوطار مین نیچے حدیث مغیرہ بن شعبہ کے کہ یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ وضو مین دوسری سے مدد لینی جائز ہے انتہی حدیث ابن ماجہ کی دلیل ہے اسبات پر بھی کہ مسح سر کیلئے نیا پانی لینا چاہئے اب اگر کوئی یہ بات کہے کہ یہ تینوں حدیثین معارض ہین ساتھہ ان دو حدیثون کے **پہلی حدیث**[۹] **دار قطنی** نے روائت کی ہی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا تھہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین مدد لیتے تھے وضو مین کسی سے سو جواب اسکا یہ ہی کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ہے ساتھہ اسکے حجت اسلئے کہ کہا شوکانی[۱۰] نے **نیل الاوطار** مین کہ اس حدیث کی اسناد مین مطہر بن ہشیم ہے اور وہ ضعیف ہے **دوسری**[۱۱] **حدیث بزار** اور **ابو یعلی** نے روائت کی ہی

---

[۵] یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۱۰۰ مین ہے [۶] یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی میرٹھہ کے صفحہ ۲۴ مین اور مسلم چھاپہ نولکشور صفحہ ۴۱۲ مین ہی [۷] یہ حدیث ابن ماجہ مطبوعہ مطبع قاروقی دہلی کے صفحہ ۳۲ مین ہی [۸] یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد اول کے صفحہ ۱۷۱ مین ہے [۹] یہ حدیث نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۱۷۱ مین ہی [۱۰] یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد اول کے صفحہ ۱۷۲ مین ہے [۱۱] یہ حدیث نیل الاوطار چھاپہ ایضاً کے صفحہ ۱۷۱ مین ہے ۔

اپنی مسند مین طریق نصر بن منصور ابی الجنوب عقبہ بن علقمہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے عمر رضہ کے اور تحقیق وہ جلدی کرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھون پر پانی ڈالنے مین کہ مین نہین مدد لیتا کسی سے اپنے وضو مین جواب اسکا یہ ہو کہ یہ حدیث بھی ضعیف ہی قابل اعتبار اور لائق حجت پکڑنے کے نہین اس لئے کہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار[1] مین کہ کہا نووی نے شرح مہذب مین کہ یہ حدیث باطل ہی نہین ہے اصل اسکا اور اسکی اسناد مین نصر راوی ضعیف مجہول ہی نہین دلیل پکڑی جاتی ساتھہ حدیث اسکی

کے وضو کرنیسے ثواب حاصل ہونے کے بیان مین اَخْرَجَ[2] الشَّیْخَانِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ مَا مِنْکُمْ رَجُلٌ یُقَرِّبُ وَضُوْءَهٗ فَیَمَضْمِضُ وَیَسْتَنْشِقُ وَیَنْتَثِرُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَایَا وَجْهِهٖ وَفِیْهِ وَخَیَاشِیْمِهٖ ثُمَّ اِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ کَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَایَا وَجْهِهٖ مِنْ اَطْرَافِ لِحْیَتِهٖ مَعَ الْمَآءِ ثُمَّ یَغْسِلُ یَدَیْهِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَایَا یَدَیْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَآءِ ثُمَّ یَمْسَحُ رَاْسَهٗ اِلَّا خَرَّتْ خَطَایَا رَاْسِهٖ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِهٖ مَعَ الْمَآءِ ثُمَّ یَغْسِلُ قَدَمَیْهِ اِلَی الْکَعْبَیْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَایَا رِجْلَیْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَآءِ فَاِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰی فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ وَمَجَّدَهٗ بِالَّذِیْ هُوَ لَهٗ اَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهٗ لِلّٰهِ اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِیْئَتِهٖ کَهَیْئَتِهٖ یَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ بخاری اور مسلم مین عمرو ابن عبسہ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی تم مین سے ایسا مرد نہین جو وضو کا پانی اپنے نزدیک رکھے پھر کلی کرے پھر ناک مین پانی ڈالے اور جھاڑے مگر کہ گر جاتے ہین گناہ اسکے چہرہ کے اور اسکے منہ اور ناک کے اندر کے پھر جب اپنا منہ دھوتا ہے جیسا کہ خدا نے اسکو فرمایا ہے تو اسکے چہرہ کے گناہ گر پڑتے ہیں پانی کے ساتھہ داڑھی کی دونوں طرفون سے پھر دھوتا ہے دونو ہاتھون کو دونو کہنیون تک تو اسکے دونو ہاتھون کے گناہ انگلیون کی پورون سے پانی کیساتھ گر پڑتے ہین پھر بندہ اپنے سر کو مسح کرتا ہے تو اسکے گناہ بالون کے کناروں سے پانی کیساتھ گر پڑتے ہین پھر دھوتا ہے اپنے دونو پاؤں کو دونو ٹخنون تک تو اسکے پاؤں کے گناہ پوروں سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہین پھر اگر وہ کھڑا ہوا اور نماز پڑھی اور خدا کی تعریف اور خوبیان بیان کین اور جس بڑائی کے وہ لائق ہو ویسی اس نے بڑائی کی اور اپنے دل کو خدا کیواسطے خالی کیا یعنی حضور دل سے بدون وسواس نماز پڑھے تو اپنے گناہون سے پھرتا ہے اسدن کیسی حالت پر جسدن اسکی ماں نے اسکو جنا تھا **وضو کے اعضاؤن کو ایک ایک بار اور دو دو بار اور تین تین بار دھونیکے بیان مین** عَنْ[3] عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ تَوَضَّاَ رَسُوْلُ

---

[1] یہ مصنف نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۱۱۱ مین ہے۔

[2] یہ حدیث مشارق الانوار مین جو کہ مطبع نظامی کانپور مین سنہ ۱۲۹۰ ہجری مین چھاپی گئی ہے اسکے صفحہ ۱۶۲ مین ہے۔

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مرۃ مرۃ لم یزد علی ھذا رواہ البخاری روائت ہے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا کہ وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار نہین زیادہ کیا اسپر روائت کیا اسحدیث کو بخاری نے **وعن** عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم توضأ مرتین مرتین رواہ البخاری اور روائت ہے عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا دو دو بار روائت کیا اسحدیث کو بخاری نے **وعن** ثابت بن ابی صفیۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قلت لابی جعفر ھو محمد الباقر حدثک جابر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم توضأ مرۃ مرۃ و مرتین مرتین وثلثا ثلثا قال نعم رواہ الترمذی وابن ماجہ اور روائت ہے ثابت بن ابی صفیہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ کہا مینے واسطے باپ جعفر صادق کے کہ وہ محمد باقر ہین کیا حدیث کی تجھکو جابر رضی اللہ عنہ نے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیا ایک ایک بار اور دو دو بار اور تین تین بار فرمایا کہ ہان روائت کیا اسحدیث کو ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یہ حدیث ضعیف ہو اسلئے کہ اسکے راویون مین ابن ابی صفیہ ہے اور کہا ابن حجر نے تقریب التہذیب مین کہ ثابت بن ابی صفیہ ثمالی ابوحمزہ بٹیا دینار کا اور نزدیک بعض کے بٹیا سعید کا کوفی ضعیف رفضی ہے پانچوین طبقہ مین سے **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال جاء اعرابی الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم یسألہ عن الوضوء فاراہ ثلثا ثلثا ثم قال ھکذا الوضوء فمن زاد علی ھذا فقد اساء وتعدی وظلم رواہ النسائی وابن ماجہ وروی ابوداود معناہ اور روائت ہے عمرو بن شعیب سے نقل کی اُس نے اپنے باپ سے اُس نے اپنے دادا سے کہا کہ آیا ایک گنوار طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پوچھتا تہا حضرت سے وضو کا حال تب دکھلایا اسکو تین تین بار بعد اسکے فرمایا اس طرح سے ہو وضو پھر جس شخص نے زیادہ کیا اسپر پس تحقیق اُس نے بُرا کیا اور حد سے گذرا اور ظلم کیا روائت کیا اس حدیث کو نسائی اور ابن ماجہ نے اور روائت کی ابوداود نے معنے اسکے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا حافظ (ابن حجر) نے فتح الباری مین کہ صحیح کہا اس حدیث کو ابن خزیمہ وغیرہ نے **وضو کرنے کے وقت اعضاؤن مین سے کسی جگہ خشک رہ جانے سے وضو اور نماز جائز نہ ہونے کے**

ف یہ حدیث مشکوۃ مین باب سنن الوضو کی پہلی فصل مین ہو ف یہ حدیث مشکوۃ مین باب بعضا کے فصل ایضا مین ہے ف یہ حدیث مشکوۃ مین باب ایضا کی فصل ایضا مین ہے ف یہ مضمون تقریب التہذیب مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی صفحہ ۲۹۳ مین ہے ف یہ حدیث مشکوۃ مین باب سنن الوضو کی دوسری فصل مین ہو ف یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۱۹۱ مین ہے

بیان مین عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا وفی قدمہ مثل الظفر لم یصبہ الماء فقال ارجع فاحسن وضوءک رواہ ابو داؤد والنسائی روایت ہی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا دیکہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو اور اسکے پاؤں مین ناخن کے برابر نہ پہنچا تہا پانی سو فرمایا پہر جا اور اچہی طرح کر وضو اپنا روایت کیا اسحدیث کو ابو داؤد اور نسائی نے ف مسلم مین روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ کہا پہری ہم ساتہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکہ کی طرف مدینہ کی یہانتک کہ جبوقت پونچہی ہم ایک پانی پر کہ تہا رہ مین جلدی کی ایک جماعت نے وضو کرنے مین نزدیک نماز عصر کے پس وضو کیا اور وہ لوگ تہے جلدی کرنیوالے پہر پہنچے ہم طرف انکی اور ایڑیان انکی چمکتی تہین نہین پونچا تہا ان کو پانی پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واسطے ایڑیون کے آگ ہی پورا کرو وضو اور مسند امام احمد اور ابو داؤد مین روایت ہی خالد بن معدان سے نقل کی اسنے بعض بیبیون نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکہا ایک مرد کو کہ نماز پڑہتا تہا کہ تہے اسکے پاؤں کی پیٹہہ پر خشکی قدر درہم کے نہین پونچا تہا اسکو پانی پس حکم کیا اسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ پہرائے وضو اور زیادہ کیا ابو داؤد نے اور نماز اور کہا آثرم نے کہ کہا مین نے امام احمد سے کہ سنا داسکی جید ہی کہا جید ہے اور مسند امام احمد اور مسلم مین روایت ہی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق ایک مرد نے وضو کیا پس چہوڑدی ناخن کے قدر جگہ اپنے پاؤں پر (یعنے خشک رہگئی) پس دیکہا اسکو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس فرمایا پہر جا اور اچہی طرح کر وضو اپنا کہا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پس گیا وہ مرد پس وضو کیا اس نے پہر نماز پڑہی اور نہین ذکر کیا مسلم نے پس وضو کیا ف ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ وضو مین پاؤں دہونی فرض ہین مسح کافی نہین اور یہ بہی معلوم ہوا کہ وضو کرنے کے وقت وضو کے اعضاؤں مین سے اگر ذرہ بہی کوئی جگہ خشک رہ جاوے تو وضو جائز نہین اور نہ نماز وضو کے اعضا پونچہنے کے بیان مین عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضا مسح وجہہ بطرف ثوبہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب واسنادہ ضعیف روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا دیکہا مین نے

ف یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الوضو مین ہے ف یہ حدیث مشکوۃ مین باب سنن الوضو کی پہلی فصل مین ہے - ف یہ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صہ ۱۹ مین ہے ف یہ حدیث منتقی الاخبار چاپہ الفنا کے صہ الفنا مین ہی ف یہ حدیث مشکوۃ مین باب سنن الوضو کی دوسری فصل مین ہے +

رسول اللہ علیہ وسلم کو جبوقت کہ وضو کرتے تھے پونچھتے مونہہ اپنا ساتھ کونے کپڑے اپنے کے روایت کیا
اسحدیث کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی ضعیف ہو ف[۱] ترمذی مین روایت ہو
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا کہ تہا واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کے ایک کپڑا پونچھتی
تھے ساتھ اسکے اعضا اپنے پیچھے وضو کے اور کہا کہ یہ حدیث نہین قوی اور ابو معاذ راوی اسکا ضعیف
ہے ف سفر السعادت مین لکہا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد وضو کے بدن کو چادر یا رومال سے نہ پونچھتے
اور اگر کوئی لاتا تو دور کردیتے سو وجہ اسکی یہ ہے کہ اس مقدمہ مین یہ دونو حدیثین ضعیف ہین اور صحیح وہ حدیث
ہے جو کہ میمونہ کی روایت سے اس کتاب کے غسل جنابت کے بیان مین گذر چکی ہو کہ ثُمَّ اَتَیْتُہٗ بِالْمِنْدِیْلِ فَرَدَّہٗ
یعنے پہر لادیا مینے انکو رومال سو انہون نے پہیر دیا اسکو **مسح سر کے بیان مین عَنْ**[۲] عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ فِیْ صِفَۃِ وُضُوْءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَسَحَ بِرَأْسِہٖ وَاحِدَۃً رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ
روایت ہو حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے بیچہ صفت وضو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہا اور مسح کیا اپنے سر کا
ایک بار روایت کیا اسحدیث کو ابو داود نے **وَعَنْ**[۳] عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ زَیْدِ بْنِ عَاصِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فِیْ
صِفَۃِ الْوُضُوْءِ قَالَ وَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرَأْسِہٖ فَاَقْبَلَ بِیَدَیْہِ وَاَدْبَرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ
لَفْظٍ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِہٖ حَتّٰی ذَھَبَ بِھِمَا اِلٰی قَفَاہُ ثُمَّ رَدَّھُمَا اِلَی الْمَکَانِ الَّذِیْ بَدَأَ مِنْہُ اور روایت ہو
عبد اللہ بن عاصم رضی اللہ تعالی عنہ سے صفت مین وضو کے کہ کہا اور مسح کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے اپنے سر کو پہر آگے سے لیگئے دونون ہاتہون کو اپنے اور پیچہے سے لے آئے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور
مسلم نے اور ایک روایت مین شروع کیا سر کی اگلی جانب سے یہانتک کہ لیگئے انکو پچہلی طرف سر کے پہر پہیر لائے
انکو اسجگہ جہان سے شروع کیا تہا ف امام مالک رح کے مذہب مین ساری سر کا مسح فرض ہو اور دلیل انکی یہی
حدیث عبد اللہ بن زید بن عاصم کی ہے اور اسمین جو آیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ناصیہ یعنے آگے کے
بالون پر اور پگڑی پر مسح کیا اسکا یہ جواب دیتے ہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمامہ پر مسح واسطے تمام
کرنے فرض کے کیا اور امام شافعی رح کے نزدیک مسح بعض سر کا کافی ہے اگرچہ دو تین بال ہون اور امام
ابو حنیفہ رح کے نزدیک مسح چوتہائی حصہ سر کا فرض ہے اور دلیل انکی یہی ناصیہ کی حدیث ہو کہ مغیرہ بن شعبہ

---

[۱] یہ حدیث مشکوۃ کی باب سنن الوضو کی دوسری فصل مین ہے۔
[۲] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الوضو مین ہو [۳] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب ایضاً مین ہے۔

کی روائت سے اوپر مذکور ہوئی انکے نزدیک ناصیہ کہتے ہین چوتہائی حصہ سر کو آگے کی جانب سے اور پگڑی پر مسح کرنیکا جواب دو طرح سے دیتے ہین اوّل یہ کہ چوتہائی سر کا مسح جو کہ فرض تہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ادا کر چکے تو واسطے کامل کرنے ادائے سنت کے کہ وہ مسح ساری سر کا ہے بجائے مسح بقیہ سر کے پگڑی پر مسح کر لیا دوم احتمال رکھتا ہو کہ حضرتؐ نے مسح ناصیہ پر کر کر پگڑی درست کی ہوگی راوی نے گمان کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پگڑی پر مسح کیا سو یہ دونو حیلے ایسے باطل ہین کہ جنکی کچھ بہی بنیاد نہین ہے اور کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم[1] مین کہ اگر کوئی صرف پگڑی ہی پر مسح کرے اور سر پر کچھ نہ کرے تو نہین کفائت کریگا اسکو یہ نزدیک ہمارے بغیر اختلاف کے اور یہی مذہب ہو امام مالک اور امام ابوحنیفہ اور اکثر علماء کا اور مذہب امام احمد کا یہ ہے کہ جائز ہو مسح کرنا فقط پگڑی ہی پر اور موافق ہے (اس باب مین) ساتہہ اسکے جماعت سلف کی انتہی دلیل امام احمد کی اور جماعت سلف کی فقط پگڑی پر ہی مسح کا کافی ہونے کے باب مین یہ پانچ حدیثین ہین پہلی حدیث[2] عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ فَمَسَحَ بِنَاصِیَتِہٖ وَعَلَی الْعِمَامَۃِ وَالْخُفَّیْنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روائت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پہر مسح کیا اپنی پیشانی کے بالون پر اور پگڑی اور موزون پر روائت کیا اسحدیث کو مسلم نے دوسری حدیث[3] عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَیَّۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْسَحُ عَلٰی عِمَامَتِہٖ وَخُفَّیْہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روائت ہے جعفر بن عمر بن امیہ رضی اللہ تعالی عنہ سے اُس نے نقل کی اپنے باپ سے کہا کہ دیکہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مسح کیا اپنی عمامہ پر اور موزون پر روائت کیا اسحدیث کو بخاری نے تیسری حدیث[4] عَنْ بِلَالٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ وَالْخِمَارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روائت ہو حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا موزون پر اور خمار پر یعنے جو چیز کہ سر کو ڈہانک لیتی ہے روائت کیا اسحدیث کو مسلم نے چوتہی حدیث[5] عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْخُفَّیْنِ وَالْعِمَامَۃِ فِیْ غَزْوَۃٍ

---

[1] یہ عبارت امام نووی کی صحیح مسلم مین جو کہ مع شرح نووی چہاپا گیا ہے اسکے صہ ۱۳۲ کی شرح مین ہے [2] حدیث مسلم چہاپہ نولکشور کی جلد اول کے صہ ۱۳۲ مین ہے [3] یہ حدیث بخاری چہاپہ احمدی میرٹھ کے صہ ۳۳ مین ہے [4] یہ حدیث صحیح مسلم چہاپہ نولکشور کی جلد اول کے صہ ۱۳۴ مین ہے [5] یہ حدیث نیل الاوطار چہاپہ مصر کی جلد اول کے صہ ۱۲۱ مین ہے۔

تبوک رواہ الطبرانی روایت ہے ابی امامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا مسح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر موزون کے اور پگڑی کے بیچ جنگ تبوک کے روایت کیا اسحدیث کو طبرانی نے پانچویں

حدیث عن خزیمۃ بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یمسح علی الخفین والخمار رواہ الطبرانی روایت ہے خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے مسح کرتے اوپر موزون اور پگڑی کے ف کہا[2] ترمذی نے بیچے حدیث مغیرہ بن شعبہ کے کہ یہی قول ہے بہت لوگون کا اہل علم اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سے کہ جن مین سے ہے ابوبکر اور عمر اور انس اور ساتھہ اسی کے قائل ہین اوزاعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ مسح کرے پگڑی پر اور وکیع بن جراح نے کہا کہ اگر مسح کرے پگڑی پر تو کفائت کرتا ہے اس کو بسبب (اس) حدیث کے اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار[3] مین کہ پگڑی پر مسح کرنے کی حدیث کو روایت کیا ہے ابن ارسلان نے ابی امامہ سے اور سعد بن مالک اور ابی الدرداء اور عمر بن عبد العزیز اور حسن اور قتادہ اور مکحول سے اور روایت کیا خلال نے ساتھہ اسناد اپنی کے حضرت عمر سے کہ کہا حضرت عمر نے جو شخص کہ پاک نہ کرے اسکو (یعنے جو شخص کہ جائز نہ رکھے) مسح اوپر پگڑی کے پاک نہ کرے اسکو اللہ روایت کیا اسکو فتح الباری مین طبری اور ابن خزیمہ اور ابن منذر سے انتہی اس سے معلوم ہوا کہ قول ان لوگون کا جو قائل اسبات کے ہین کہ اگر کوئی صرف پگڑی پر مسح کرے اور سر پر کچھہ بھی نہ کرے تو کافی نہین ہوتا ہرگز لائق ہے کہ نہین ہے اور صرف پگڑی پر ہی مسح کر لینا جائز ہے

وعن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ وعلیہ عمامۃ قطریۃ فأدخل یدہ من تحت العمامۃ فمسح مقدم رأسہ فلم ینقض العمامۃ اور روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا دیکھا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ وضو کرتے تھے اور ان کے سر پر تھی پگڑی قطریہ پس داخل کیا اپنے ہاتھہ کو نیچے پگڑی کے پس مسح کیا اپنے سر کی اگلی جانب کو پس نہ توڑا پگڑی کو روایت کیا اسحدیث کو ابو داؤد نے ف[5] کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا حافظ (یعنے ابن حجر) نے اس حدیث مین نظر ہے (یعنی خلل ہے) اسلئے کہ اس حدیث کی

---

[1] یہ حدیث نیل الاوطار چھاپہ الیفا کی جلد الیفا کے صالیفا مین ہے [2] یہ مضمون ترمذی چھاپہ نولکشور کے صلا مین ہے
[3] یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد اول کے صلا مین ہے [4] یہ حدیث ابو داؤد کے چھاپہ اول دہلی کے صلا مین ہے
[5] یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد اول کے صلا مین ہے ۔

اسناد مین راوی ابو معقل جو کہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روائت کرتا ہے مجہول ہو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وَاَنَّہٗ مَسَحَ رَاْسَہٗ بِمَاءٍ غَیْرِ فَضْلِ یَدَیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ مُسْلِمٌ مَعَ زَوَائِدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روائت ہے عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے تحقیق اس نے دیکہا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ وضو کیا اور مسح کیا سر اپنے کو ساتہہ پانی کے کہ نہا بچا ہوا اپنے ہاتہوں سے روائت کیا اسحدیث کو ترمذی نے اور روائت کی مسلم نے ساتہہ زیادتی کے یعنی اس مین اعضاء وضو کے دہونے کا بہی ذکر ہے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **خلال ڈاڑھی کے بیان مین عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ اَخَذَ کَفًّا مِّنْ مَّاءٍ فَاَدْخَلَ تَحْتَ حَنَکِہٖ فَخَلَّلَ بِہٖ لِحْیَتَہٗ وَقَالَ ھٰکَذَا اَمَرَنِیْ رَبِّیْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ روائت ہے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت کہ وضو کرتے لیتے ایک چلو پانی سے پہر داخل کرتے اسکو نیچے ٹہوڑی اپنی کے پس خلال کرتے ساتہہ اسکے ڈاڑھی اپنی کو اور فرمایا اسیطرح سے حکم کیا مجہکو پروردگار میرے نے روائت کیا اسحدیث کو ابوداؤد نے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اسحدیث کی اسناد مین ولید بن زوران ہے اور وہ مجہول الحال ہے **وَعَنْ** عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُخَلِّلُ لِحْیَتَہٗ فِی الْوُضُوْءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ اِبْنُ خُزَیْمَۃَ اور روائت ہے حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ مقرر نبی صلعم خلال کرتے ہے اپنی ڈاڑھی کا وضو مین روائت کیا اسحدیث کو ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ نے **مسح کانون کے بیان مین وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَاْسِہٖ وَاُذُنَیْہِ بَاطِنِھِمَا بِالسَّبَّاحَتَیْنِ وَظَاھِرِھِمَا بِاِبْھَامَیْہِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ روائت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسح کیا سر اپنے کو اور دونو کانون اپنے کا اندرون کے ساتہہ دونون انگلیون شہادت کے اور اوپر انکے ساتہہ انگوٹہون اپنے کے روائت کیا اسحدیث کو نسائی نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ صحیح کہا اس حدیث کو ابن خزیمہ اور ابن مندہ نے **وَعَنْہُ**

ف یہ حدیث مشکوۃ مین باب سنن الوضو کی دوسری فصل مین ہے ف یہ حدیث مشکوۃ مین باب الوضو کی دوسری فصل مین ہے ف یہ مضمون نیل الاوطار چہاپہ مصر کی جلد اول کے صہ ۱۴۲ مین ہے ف یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الوضو مین ہے ف یہ حدیث مشکوۃ مین باب سنن الوضو کی دوسری فصل مین ہے اور نسائی چہاپہ شاہدرہ دہلی کے صہ ۱۰ مین ہے ف یہ مضمون نیل الاوطار چہاپہ مصر کے جلد اول کے صہ ۱۵۱ مین ہے۔

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَأْسِہٖ وَاُذُنَیْہِ ظَاھِرِھِمَا وَبَاطِنِھِمَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روائت ہے اسی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسح کیا سر اپنے کا اور دونو کانوں اپنے کا اوپر انکے اور اندر انکے روائت کیا اسحدیث کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے وَعَنِ الرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّھَا رَاَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ قَالَتْ فَمَسَحَ رَاْسَہٗ مَا اَقْبَلَ مِنْہُ وَمَا اَدْبَرَ وَصُدْغَیْہِ وَاُذُنَیْہِ مَرَّۃً وَاحِدَۃً وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّہٗ تَوَضَّاَ فَاَدْخَلَ اِصْبَعَیْہِ فِیْ حُجْرَیْ اُذُنَیْہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ الرِّوَایَۃَ الْاُوْلٰی وَاَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ الثَّانِیَۃَ اور روائت ہے ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالی عنہا سے یہ کہ اس نے دیکھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے کہا پس مسح کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر اپنے کا جو کچھ کہ اگلی جانب ہے اور جو پچھلی جانب ہو اور کنپٹیوں اپنے کو اور کانوں اپنے کو ایک بار اور ایک روائت مین ہے کہ تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرنے مین داخل کین دونو انگلیان اپنی بیچ دو نو سوراخون کانوں اپنے کے روائت کیا اسحدیث کو ابوداؤد نے اور روائت کی ترمذی نے پہلے اور احمد اور ابن ماجہ نے دوسری ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اسحدیث کی تصحیح مین نظر ہے یعنی خلل ہے اسی لئے کہ اسحدیث کی راویوں میں ابن عقیل ہے اور یہ بات مشہور ہے کہ اسمین مقال ہے اور کہا ابن حجر نے تقریب التہذیب مین کہ عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب ہاشمی سچا لین الحدیث ہے اور بدل گیا حافظہ اسکا اسکے اخیر مین اور ابوداؤد اور نسائی مین روائت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے صفت مین وضو کے کہ کیا پھر مسح سر اپنے کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور ڈالدین دونو انگلیان کلمہ کے اپنے دونو کانوں مین اور مسح کیا دونوں انگوٹھوں سے اپنے دونو کانوں کی پیٹھ پر اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ نے اور بیہقی نے روائت کی ہے عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ اس نے دیکھا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ لیتے تھے اپنے دونو کانوں کے واسطے جدا پانی سوا اس پانی کے جو لیا تھا اس سے اپنے سر کیلئے اور ابن ماجہ اور ابوداؤد اور ترمذی مین روائت ہے ابی امامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہا ہے حضرت

لہ یہ حدیث ترمذی چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۹ مین ہے ۲ یہ حدیث مشکوۃ مین باب سنن الوضو کی دوسری فصل مین ہے ۳ یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۱۵۳ مین ہے ۴ یہ مضمون تقریب التہذیب مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۴۱ مین ہے ۵ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الوضو مین ہے ۶ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب ایضاً مین ہے۔
۷ یہ حدیث مشکوۃ مین باب سنن الوضو کی دوسری فصل مین ہے۔

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ملتے آنکھون کی کویون کو اور کہا کان بھی سرمین سے ہین اور ذکر کیا ابوداؤد اور ترمذی نے کہ کہا حماد نے نہین جانتا مین کہ کان بھی سرمین سے ہین یہ قول ابوامامہ کا ہے یا فرمایا ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور کہا ترمذی نے نہین ہے سند اسکی مضبوط **خلال انگلیون کے بیان مین عن** لقیط بن صبرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسبغ الوضوء وخلل بین الاصابع وبالغ فی الاستنشاق الا ان تکون صائما رواہ ابوداود والترمذی والنسائی وابن ماجہ وصححہ ابن خزیمۃ وللنسائی وابی داود فی روایۃ اذا توضأت فمضمض روائت ہے لقیط بن صبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کامل کر وضو کو اور خلال کر انگلیون مین اور مبالغہ کر ناک مین پانی ڈالنے مین مگر جبکہ تو روزہ دار ہو روائت کیا اس حدیث کو ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ نے اور ابوداؤد کی روائت مین ہے جب تو وضو کرے تو کلی کر[۵۱] کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا حافظ (یعنی ابن حجر نے) کہ صحیح کہا اسکو ترمذی اور بغوی اور ابن قطان نے **وعن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأت فخلل اصابع یدیک ورجلیک رواہ الترمذی وروی ابن ماجہ نحوہ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب[۵۲] اور روائت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبوقت کہ وضو کرے تو پس خلال کر درمیان انگلیون ہاتھون اپنے کے اور پاؤن اپنے کے روائت کیا اسحدیث کو ترمذی نے اور روائت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روائت کیا اسحدیث کو بھی حاکم نے اور بیہقی نے اور اسحدیث کے صالح مولی توأمہ ہے اور وہ ضعیف ہے ولیکن حسن کہا اسکو بخاری نے اسلئے کہ یہ روائت موسی بن عقبہ سے ہے اس نے روائت کی صالح سے اور موسی نے پہلے خلط ہونے کے صالح کے حافظہ سے اس روائت کو اسنے سنا ہے **وعن** مستورد بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ خلل اصابع رجلیہ بخنصرہ رواہ ابوداود والترمذی والنسائی وابن ماجہ اور روائت ہے مستورد بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ دیکھا مینے

---

۵۱ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الوضو مین ہے ۵۲ یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد اول کے صـ۱۴۱ مین ہے
۵۳ یہ حدیث مشکوۃ مین باب سنن الوضو کی دوسری فصل مین ہے ۵۴ یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد اول کے صـ۱۴۹ مین ہے ۵۵ یہ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صـ۱۱۷ مین ہے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب وضو کرتے خلال کرتے اپنے پاؤں کی انگلیوں کا ساتھ ہاتھ کی چھنگلیا کے روائت کیا اسحدیث کو ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **فائدہ** کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر ابن لہیعہ کی روائت سے (اور ابن لہیعہ راوی ضعیف ہے) اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ تابع ہوا ہے اسکو (یعنے روائت کیا اس کو سعید اور عمرو بن حرث نے۔ اور لایا ہے اسکو بیہقی اور ابو بشر دولابی اور دارقطنی بیچ غرایب مالک کے طریق ابن وہب سے تینون سے اور صحیح کہا اسکو ابن قطان نے انگوٹھی ہلانے کے بیان مین **عَنْ** ابی رافع رضی اللہ تعالی عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ وَضُوْءَ الصَّلٰوۃِ حَرَّکَ خَاتَمَہٗ فِیْ اِصْبَعِہٖ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَابْنُ مَاجَہْ روائت ہے ابی رافع رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جبکہ وضو کرتے نماز کا ہلاتے انگوٹھی اپنی بیچ انگلی اپنی کے روائت کیا اسحدیث کو دارقطنی اور ابن ماجہ نے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اس حدیث کی اسناد مین ہمر بن محمد بن عبد اللہ ہے وہ روائت کرتا ہے اپنے باپ سے اور یہ دونو ضعیف ہین اور ذکر کیا اسکو بخاری نے تعلیقا (یعنے بغیر اسناد کے) ابن سیرین سے اور وصل کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے اور وہ دلیل ہے اسبات پر کہ وضو مین مشروع ہے ہلانا انگوٹھی کا تاکہ اسکے نیچے کی میل دور ہو جاوے اور اسی طرح سے مشروع ہے ہلانا کڑون اور اسی قسم کے اور زیور کا انتہی **وضو مین شرمگاہ پر پانی چھڑکنے کے بیان مین عَنْ** الحکم بن سفیان رضی اللہ تعالی عنہ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا بَالَ تَوَضَّاَ وَنَضَحَ فَرْجَہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ روائت ہے حکم بن سفیان رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جبکہ پیشاب کر چکتے وضو کرتے اور چھڑکتے (یعنے پانی) اپنی شرمگاہ پر روائت کیا اسحدیث کو ابو داود اور نسائی نے **وَعَنْ** زید بن حارثۃ رضی اللہ تعالی عنہ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ جِبْرَائِیْلَ اَتَاہُ فِیْ اَوَّلِ مَا اُوْحِیَ اِلَیْہِ فَعَلَّمَہُ الْوُضُوْءَ وَالصَّلٰوۃَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوْءِ اَخَذَ غَرْفَۃً مِّنَ الْمَاءِ فَنَضَحَ بِھَا فَرْجَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِیُّ اور روائت ہے زید بن حارثہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم

ل یہ مضمون ترمذی چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۱۹ مین ہے **ک** یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۱۰۱ مین ہے **ف** حدیث مشکوۃ شریف باب سنن الوضو کی تیسری فصل مین ہے **ف** یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۱۰۹ مین ہے **ف** یہ حدیث مشکوۃ مین باب آداب الخلا کی دوسری فصل مین ہو **ف** یہ حدیث مشکوۃ مین باب الغسل کی تیسری فصل مین ہو

سے تحقیق جبرائیل علیہ السلام آئے انکے پاس بیچ اول اُس چیز کے کہ وحی کی گئی طرف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھر سکھایا انکو وضو اور نماز پھر جب فارغ ہوئے وضو سے لیا ایک چلو پانی کا پھر چھڑکا اسکو شرمگاہ اپنے پر روایت کیا اسکو امام احمد اور دارقطنی نے **وَعَنْ** اَبِیْ[1] هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَآءَنِیْ جِبْرِیْلُ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَانْتَضِحْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آئی میرے پاس جبرائیل پس کہا اے محمد جبوقت کہ وضو کرے تو پس چھڑک پانی (یعنی شرمگاہ پر) روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف**[2] امام ابن قیم فرماتے ہیں کہ شیخ ابو محمد نے کہا ہے کہ آدمی کو مستحب ہے کہ جبتک پیشاب کرے اپنے ستر اور پاجامہ پر چھینٹا پانی کا دیوے تاکہ اپنے نفس پر سے وسواس کو دُور کرے اور جب تری معلوم ہو تو کہے کہ یہ اسی پانی کی ہے جو میں نے چھڑکا ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اتنا پانی چھڑکتے تھے کہ انکا پاجامہ تر ہوجاتا اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے بعض یاروں نے ان سے گلہ کیا کہ مجھکو بعد وضو کے تری معلوم ہوتی ہے آپنے فرمایا کہ اس سے غافل ہوجا اُسنے دوبارہ سوال کیا آپنے فرمایا کہ تیرا باپ نہ ہو کیا اسے تو سُننا چاہتا ہو اس سے غافل ہوجا انتہی مختصراً **شروع وضو میں بسم اللہ کہنے کے بیان میں عَنْ** سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ یَذْکُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ وَزَادَ فِیْ اَوَّلِهٖ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَا وُضُوْءَ لَهٗ اور روایت ہے سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں وضو واسطے اُس شخص کے کہ نہیں یاد کیا نام اللہ تعالیٰ کا وضو پر روایت کیا اسحدیث کو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی احمد اور ابو داؤد نے ابی ہریرہ سے اور دارمی نے ابو سعید خدری سے اس نے اپنے باپ سے اور زیادہ کیا ابو داؤد اور دارمی نے بیچ اول اسحدیث کے کہ نہیں نماز واسطے اُس شخص کے کہ نہیں وضو واسطے اسکے **ف**[3] ترمذی نے لکھا ہے کہ کہا امام احمد نے نہیں جانتا میں اس مقدمہ میں کوئی حدیث کہ ہو اسناد اسکی کہری اور کہا اسحق نے

---

[1] یہ حدیث مشکوۃ میں باب آداب الخلا کے تیسری فصل میں ہے [2] یہ عبارت ترجمہ اغاثۃ اللہفان مشہور بہ تہذیب الاعلام میں جو کہ ۱۲۸۱ ہجری میں مطبع صدیقی بریلی میں چھاپی گئی ہو اُسکے صفحہ ۶ میں ہے [3] یہ حدیث مشکوۃ باب سنن الوضو کی دوسری فصل میں ہے [4] یہ حدیث ترمذی چھاپہ نولکشور کے صفحہ میں ہے۔

اگر ترک کرے بسم اللہ جانکر تو وہرائے وضو کو اور اگر بھول جاوے یا تاویل کرتا ہو تو کافی ہے اور کہا بخاری نے یہ حدیث رباح بن عبدالرحمن کی بہت اچھی چیز ہے بیچ اس مقدمہ کے اور[1] مسک الختام شرح بلوغ المرام مین ہے کہ مذہب امام احمد اور ایک جماعت صحابہ مین سے بھی ہے کہ بسم اللہ کہنی وقت شروع وضو کے واجب ہے اور شرط صحت وضو کی ہے جیسا کہ کہا ہے زرکشی نے بیچ شرح خرقی کے دلیل انکی یہی حدیث ہے اور یہی مذہب ہے شوکانی کا جیسا کہ کہا اس نے بیچ مختصر کے واجب ہے اوپر ہر مکلف کے یہ کہ کہے بسم اللہ جسوقت یاد آجاوے اور حافظ علامہ ابن قیم اعلام الموقعین مین لایا ہے اوپر وجوب کہنے بسم اللہ کے پچاس دلیل سے بھی زیادہ اور جواب ادلۂ مخالفین کا شافی دیا اور کہا شوکانی نے[2] نیل الاوطار مین کہ یہ حدیث علت کی گئی ہے ساتھ مختلف ہونے اور مرسل ہونے کے اور اسکی اسناد مین ابونعامہ ہے وہ روائت کرتا ہے رباح سے اور یہ دونوں مجہول ہین سو یہ حدیث صحیح نہین کہا یہ ابوحاکم اور ابوزرعہ نے اور دارقطنی کی کلام سعید بن زید کی حدیث مین (یعنے اس حدیث مین) ابن حجر نے تلخیص مین کہا بزار نے کہ اس باب مین (یعنے شروع وضو کے بسم اللہ کہنی کے باب مین) جسقدر روائتین آئی ہین ان مین سے قوی کوئی بھی نہین اور کہا نووی نے ہوسکتا ہے کہ اس مسئلہ مین دلیل پکڑی جاوے ساتھ حدیث ابوہریرہ کے کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَمْ یُبْدَأْ فِیْہِ بِبِسْمِ اللّٰہِ فَھُوَ اَجْذَمُ یعنے جو کام اچھا ہے (اگر) اسکے شروع مین بسم اللہ نہ کہی جاوے پس وہ تھوڑی برکت والا ہے (پھر کہا شوکانی نے) کہ یہ حدیث اسباب مین موافق مطلب کے دلیل نہین بن سکتی انتہے ملخصا اور کہا شیخ محمد طاہر نے[3] مجمع البحار مین کُلُّ ذِیْ بَالٍ الخ حدیث حسن ہے **بعد وضو کے دعاؤں کے پڑھنے کے بیان مین** عَنْ[4] عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ یَتَوَضَّأُ فَیُبْلِغُ اَوْ فَیُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ یَقُوْلُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ الثَّمَانِیَۃُ یَدْخُلُ مِنْ اَیِّھَا شَآءَ ھٰذَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ فِیْ صَحِیْحِہٖ وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ روائت ہے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا

---

[1] یہ مضمون مسک الختام شرح بلوغ المرام نظامی کانپور کی جلد اول کے صـ۵ مین ہے [2] یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد اول کے صـ۱۳۱ و صـ۱۳۲ مین ہے [3] یہ مضمون مجمع البحار چھاپہ نولکشور کے کملہ کے صـ۱ مین ہے [4] یہ حدیث مشکوۃ مین کتاب الطہارت کی پہلی فصل مین ہے اور صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے صـ۱۲۲ مین ہے۔

کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی تم مین سے کہ وضو کرے پھر تمام کرے یا فرمایا پورا کرے وضو کو پھر کہے مین گواہی دیتا ہون کہ نہین کوئی معبود برحق سوا اللہ سبحانہ وتعالی کے اور بیشک محمد بندہ اسکا اور رسول اس کا ہے اور ایک روائت مین ہے کہ مین گواہی دیتا ہون کہ نہین کوئی معبود برحق سوا اللہ تعالی کے کہ وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمد بندہ اسکا اور رسول اس کا ہے مگر کہ کھولے جاوین اسکے لئے دروازے بہشت کے آٹھون داخل ہوئے جس دروازے سے اسی طرح روائت کیا اسحدیث کو مسلم نے اپنی صحیح مین اور زیادہ کیا ترمذی نے یا الٰہی کر مجھے توبہ کرنے والون مین اور کر مجھے پاک ہونیوالون مین فائدہ[۳] کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا امام ابن قیم نے ہدی مین کہ ہمکو کوئی بھی محفوظ حدیث اس قسم کی معلوم نہین ہوئی ہے کہ جس سے ثابت ہو کہ حضرتؐ نے (شروع) وضو مین سوا بسم اللہ کہنے اور (آخر) وضو مین سوا اشہد ان لا الہ الا اللہ الخ اور اللہم اجعلنی الخ کہنے کے اور کسی دعا کو بھی پڑھا ہو اور جتنی حدیثین اس باب مین لوگون نے لکھی ہین سب کی سب جھوٹی ہین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس باب مین کوئی دعا نہین سکھائی ہے اور نہین ثابت ہے کوئی دعا انتہی راقم کہتا ہے کہ حدیث اللہم اجعلنی من التوابین الحدیث کہ جسکو ترمذی نے روائت کیا ہے وہ بھی صحیح نہین ہے کیونکہ کہا[۲] ترمذی نے اسحدیث کی اسناد مین اضطراب ہے۔ اور نہین صحیح ہوئی ہے اسباب مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز (یعنے کوئی دعا) کہا محمد (بخاری) نے کہ ابو ادریس (جو کہ اس حدیث کا راوی ہے) نہین سنی اس نے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کوئی چیز یعنے کوئی دعا ایک وضو سے کئی نمازین پڑھنے کے بیان مین عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصَّلَوَاتِ يَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ وَّمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ لَقَدْ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهٗ فَقَالَ عَمْدًا صَنَعْتُهٗ يَا عُمَرُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روائت ہے بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھین کئی نمازین دن فتح مکہ کیساتھ ایک وضو کے اور مسح کیا اوپر موزون کے پس کہا واسطے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے تحقیق کی آپنے آج کے دن ایک چیز کہ نہ تھے کرتے اسکو پس فرمایا قصداً کیا مینے اس کو اے عمر روائت کیا اس حدیث کو مسلم نے

[۱] یعنون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلدون کے صفحون مین ہو [۲] یعنون ترمذی چھاپہ نولکشور کے صفحہ مین ہو [۳] یہ حدیث صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے صفحہ مین ہے

ف[۱] مسند امام احمد مین روائت ہے محمد بن یحیی بن حبان سے کہا کہ کہا مین نے واسطے عبید اللہ بیٹے عبد اللہ بیٹے عمر کے کہ خبر دی وضو عبد اللہ بیٹے عمر کے سے واسطے ہر نماز کے باوضو ہوں یا بیوضو ہوں یا بیوضو کس سے لیا ہے پس کہا عبید اللہ نے کہ حدیث کی عبد اللہ کو اسما بیٹی زید بیٹے خطاب کے لئے یہ کہ عبد اللہ نے کہ بیٹے حنظلہ بن ابی عامر غسیل کے ہین حدیث کی اسکو یہ کہ ہوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم کئے گئے ساتھ وضو کے واسطے ہر نماز کے باوضو ہوں یا بیوضو ہوں پس جبکہ مشکل ہوا یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حکم کئے گئے ساتھ مسواک کے نزدیک ہر نماز کے اور موقوف کیا گیا ان سے وضو کرنا یعنے واجب نہ رہا ہر نماز کے لئے مگر بوقت ہیوضو ہونیکے کہا عبید اللہ نے پس تھی عبد اللہ گمان کرتے یہ کہ مجھکو ہے قوت اسپر پس کیا اسکو یہانتک کہ وفات پائی اور دارمی[۲] مین روائت ہے انس بن مالک سے کہا کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وضو کرتے واسطے ہر نماز کے اور تہا ایک ہم مین سے کہ کفائت کرتا اسکو ایک وضو جب تک کہ نہ ٹوٹتا ف ہر نماز کیلئے نیا وضو کرنا پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فرض تہا پہر منسوخ ہوا جیسا کہ اوپر کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے لیکن غزیمت جانکر ہر نماز کیلئے نیا وضو کر لیتے تھے **فصل وضو توڑنے والی چیزوں کے بیان میں** عَنْ[۳] اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰی یَتَوَضَّاَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روائت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین قبول کی جاتی نماز اس شخص کی کہ بے وضو ہو یہان تک کہ وضو کرے روائت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے ف مسلم[۴] مین روائت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین قبول کی جاتی نماز بغیر وضو کے اور نہین قبول کیا جاتا صدقہ مال حرام سے وَعَنْ[۵] عَلِیِّ بْنِ طَلْقٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَا اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَلْیَنْصَرِفْ وَلْیَتَوَضَّاْ وَلْیُعِدِ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ اور روائت ہے علی بن طلق رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب گوز کرے کوئی تمہارا نماز مین پس پھر جاوے اور وضو کرے اور دہراوے نماز روائت کیا اسحدیث کو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح

---

[۱] یہ حدیث مشکوۃ مین باب سنن الوضو کی دوسری فصل مین ہے [۲] یہ حدیث دارمی مطبوعہ مطبع نظامی کانپور کے ۱۷۵ مین ہے
[۳] یہ حدیث مشکوۃ مین باب مایوجب الوضو کی پہلی فصل مین ہے [۴] یہ حدیث مشکوۃ مین باب ایضاً کی فصل ایضاً مین ہے۔
[۵] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب شروط الصلوۃ مین ہے۔

کہا اسکو ابن حبان نے ف اسحدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز مین گوز آنے سے نماز باطل ہوجاتی ہے اور از سر نو پھر کر پڑہنی چاہئے کیونکہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی جو کہ معارض اسحدیث کی ہے ابن ماجہ مین روائت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو آوے قے یا نکسیر یا نکلے کہانا پیٹ کے اندر کا مونہہ سے یا ندی پھر جاوے اور وضو کرے پھر بنا کرے اپنی نماز پر جبکہ اُس نے اسحالت مین بات نہ کی ہو یہ حدیث ضعیف کہا اسکو امام احمد نے اور اسکے غیر نے اور حدیث دوسری جو کہ مؤطا امام مالک مین روائت ہے نافع سے کہ تحقیق عبداللہ بن عمر تھے جسوقت کہ نکسیر آتی پھر پس وضو کرتے پھر آتے پھر بنا کرتے اس حال مین کہ نہ کی ہوتی بات سو یہ روائت عبداللہ بن عمر پر موقوف ہے حکم اسحدیث کا مرفوع کا سا نہیں پس ترجیح اسی بات کو ہے کہ نماز میں گوز آنے سے نماز دوہرانی چاہئے اور یہی مذہب امام شافعی اور احمد بن حنبل کا ہے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ صَوْتٍ اَوْ رِیْحٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روائت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین واجب ہوتا وضو مگر آواز سے یا بو سے روائت کیا اسحدیث کو احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف۲ مسلم مین روائت ہے اسی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس وقت کہ پاوے کوئی تم مین سے اپنے پیٹ میں کچھ پھر شبہ میں ڈالے اسکے کہ آیا نکلی ہے اس سے کوئی چیز یا نہیں پس نہ نکلے مسجد میں سے یعنی وضو کے لئے یہانتک کہ سُنی آواز یا پاوے بو اور بخاری ۳ اور مسلم اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ میں روائت ہے عباد بن تمیم سے نقل کی اُس نے اپنے چچا سے کہ کہا شکوہ کیا طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک مرد نے کہ خیال مین آتی ہے یہ بات کہ تحقیق اس نے پایا چیز کو نماز مین (یعنے یہ خیال ہوتا ہے کہ بیوضو ہوگیا) فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہ پھر (نماز سے) یہانتک کہ سُنے تو آواز یا بُو اور بزار ۵ نے روائت کی ہے ۔ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ تحقیق رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

---

۱ یہ حدیث بلوغ المرام باب نواقض الوضو مین ہے ۲ یہ حدیث موطا امام مالک چھاپہ اول دہلی مین جو ۱۳۰۶ ہجری مین چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۱۳ مین ہے ۳ یہ حدیث مشکوۃ باب ما یوجب الوضو کے دوسری فصل میں ہے ۴ یہ حدیث مشکوۃ میں باب ایضاً کی پہلی فصل میں ہے ۵ یہ حدیث منتقے الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۱ میں ہے ۶ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب نواقض الوضو میں ہے ۔

فرمایا آتا ہے تم مین کسی کے پاس شیطان نماز مین پس پھونکتا ہے بیچ مقعد اسکی کے پس خیال آتا ہے اسکو کہ بیشک اُس نے حدث کیا اور حالانکہ حدث نہین کیا اُس نے پس جب پاوے ایسا تو نہ پھیرے یہانتک کہ سُنے آواز یا پاوے بو اور اصل اسحدیث کی صحیحین مین ہے عبد اللہ بن زید کی حدیث سے اور مسلم کی روایت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے ایسی ہی ہے اور حاکم کی مرفوع روایت ابی سعید سے یہ کہ جب آوے تم مین سے کسی کے پاس شیطان پس کہے کہ تو نے حدث کیا پس کہو کہ تو جھوٹا ہے اور روایت کیا اس حدیث کو ابن حبان نے اس لفظ سے پس کہے اپنے جی مین وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَيْنُ وِكَاءُ السَّهِ فَاِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ اسْتُطْلِقَ الْوِكَاءُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَزَادَ مَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ وَهٰذِهِ الزِّيَادَةُ فِي الْحَدِيْثِ عِنْدَ اَبِيْ دَاوٗدَ مِنْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ دُوْنَ قَوْلِهِ اسْتُطْلِقَ الْوِكَاءُ وَفِيْ كِلَا الْاِسْنَادَيْنِ ضُعْفٌ اور روایت ہے معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے آنکھ بند ہن ہے دبر کا پس جب سو گئیں آنکھین تو کھل گیا بند دبر روایت کیا اسحدیث کو احمد اور طبرانی نے اور زیادہ کیا اُس نے جو سو گیا سو وضو کرے اور یہ زیادتی اس حدیث مین ابو داؤد کے نزدیک حدیث سے علی کے ہے اس قول کے سوا کہ کھل گیا بند دبر اور دونو اسنادون مین ضعف ہے ف کہا امام محی السنہ علیہ الرحمۃ نے مشکوۃ مین یہ حکم جو ہے سوائے بیٹھنے والے کے ہے اسواسطے کہ ابو داؤد مین روایت ہے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تھے اصحاب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو انکے زمانہ مین انتظار کرتے تھے نماز عشا کا یہان تک کہ جھکجاتے تھے سر اُن کے پھر نماز پڑھتے تھے اور وضو نہ کرتے تھے اور صحیح کہا اس حدیث کو دارقطنی نے اور اصل اسکی صحیح مسلم مین ہے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْوُضُوْءَ عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَاِنَّهٗ اِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْهِ ضُعْفٌ اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا کہ فرمایا یا جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق وضو لازم ہے اوپر اُس شخص کے کہ سو جاوے لیٹ کر پس تحقیق جسوقت کہ لیٹتا ہے ڈھیلے ہو جاتے ہین جوڑ اسکے روایت کیا اس حدیث کو

---

۱ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب ایضاً مین ہے۔
۲ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب ایضاً مین ہے۔
۳ یہ حدیث مشکوۃ مین باب ما یوجب الوضو کی دوسری فصل مین ہے اور بلوغ المرام کے باب نواقض الوضو مین ہے۔

ترمذی اور ابو داؤد نے بیچ اسکے صنف ہے مس ذکر سے وضو ٹوٹنے کے حکم مین عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهٗ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ هُوَ اَصَحُّ شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اور روایت ہے بسرہ بنت صفوان رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی چھووے اپنے ذکر کو پس وضو کرے روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کیا اسحدیث کو ترمذی اور ابن حبان نے اور کہا بخاری نے یہ صحیح ترہے ان حدیثون سے جو اسباب مین مروی ہین ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کس روایت کیا ہے اس حدیث کو احمد اور اہل سنن اور مالک اور شافعی اور ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم اور ابن جارود نے اور اسحدیث کو احمد اور ترمذی اور دارقطنی اور یحیی بن معین اور بیہقی اور حازمی اور ابن حبان اور خزیمہ نے اور بیچ اس مقدمہ کے حدیثین جماعت صحابہ سے ہین ان مین سے ہے جابرؓ اور ابو ہریرہؓ اور ام حبیبہؓ اور عبداللہؓ بن عمروؓ اور زید بن خالد اور سعید بن ابی وقاص اور حضرت عائشہ اور ام سلمہ اور ابن عباس اور ابن عمر اور علی طلق اور نعمان بن بشیر اور انس اور ابی بن کعب اور معاویہ بن حیدہ اور قبیصہ اور اروی بیٹی انیس کی وَعَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ مَسَّ فَرْجَهٗ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَالْاَثْرَمُ وَصَحَّحَهٗ اَحْمَدُ وَاَبُوْ زُرْعَةَ اور روایت ہے ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ چھووے فرج اپنے کو پس چاہیئے کہ وضو کرے روایت کیا اسحدیث کو ابن ماجہ اور اثرم نے اور صحیح کہا اسکو احمد اور ابو زرعہ نے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا ابن سکن نے کہ مجھکو معلوم نہین ہوا کہ اسحدیث مین کوئی علت ہو اور لفظ من کا (جو اسحدیث مین آیا ہے) مردون اور عورتون کے لیئے شامل ہے اور لفظ فرج کا شامل ہے مرد اور عورت کے قبل اور دبر کے لئے اور اس حدیث مین رد ہے مالک کے مذہب کا اسلیئے کہ اسکے نزدیک یہ حکم خاص مرد کے لئے ہی ہے انتہی وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ل حدیث بلوغ المرام کے باب نواقض الوضو مین ہے ۲ یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد اول کے صہ ۱۹۱ مین ہے
۳ یہ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صہ ۲۲ مین ہے ۴ یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد اول کے صہ ۱۹۲ مین ہے ۵ یہ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صہ ۲۲ مین ہے۔

وسلم قال ایما رجل مس فرجہ فلیتوضأ وایما امرأۃ مست فرجہا فلتتوضأ رواہ احمد اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کرے اس نے اپنے باپ سے اُس نے اپنے دادا سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا جو مرد کہ چھوے فرج اپنے کو پس چاہئے کہ وضو کرے اور جو عورت کہ چھوے فرج اپنے کو پس چاہئے کہ وضو کرے روایت کیا اس حدیث کو احمد نے ف کہا شوکانی[1] نے نیل الاوطار میں کہ روایت کیا ہے اسکو ترمذی نے بھی اور روایت کیا ہے اسکو بیہقی نے کہا ترمذی نے علل میں نقل کر کے بخاری سے کہ یہ حدیث میرے نزدیک صحیح ہے اور بیچ اسناد اس حدیث کے بقیہ بیٹا ولید کا ہے ولیکن کہا اُس نے حدیث بیان کی مجھ سے محمد بن ولید زبیدی نے اُس نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عمرو ابن شعیب نے نقل کی اس نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اور یہ حدیث صریح دلیل ہے اس بات پر کہ مرد اور عورت مین فرق نہین یعنے مرد خواہ اپنے ذکر کو ہاتھ لگاوے خواہ دبر کو اسی طرح سے عورت خواہ قبل کو ہاتھ لگاوے خواہ دبر کو دونون کو وضو کرنا چاہئے اسی طرح لکھا ہے قاموس مین انتہے اور کہا ابن حجر نے تقریب[2] التہذیب مین کہ بقیہ بیٹا ولید کا سچا کثیر التدلیس (یعنے بڑا بہاری مدلس) ضعیفون مین سے ہے انتہی تدلیس حدیث مین اُس فعل کو کہتے ہین کہ راوی جس شخص سے روایت کرے اس سے ملاقات نہ کی ہو یا وہ اس کا ہم عصر ہو مگر اس سے اس روایت کو نہ سنا ہو اور ایسے لفظون سے بیان کرے جس سے یہ وہم ہو کہ سنا ہوا کہتا ہو اور صحیح مذہب یہی ہے کہ مدلس اگر حدیث سنا کر کے روایت کرے تو اسکی روایت قبول کی جاوے اسیطرح لکھا ہے شرح[3] نخبۃ الفکر مین و

عن[4] ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من افضی بیدہ الی ذکرہ لیس دونہ ستر فقد وجب علیہ الوضوء رواہ احمد اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پہنچاوے اپنا ہاتھ طرف ذکر اپنے کے کہ نہین درمیان اسکے پردہ پس واجب ہوا اسپر وضو روایت کیا اس حدیث کو احمد نے ف کہا شوکانی[5] نے نیل الاوطار مین کہ روایت کیا ہے اسحدیث کو ابن حبان نے اپنی صحیح مین اور کہا یہ حدیث صحیح ہے بیان کی اسناد اسکی عادلون نے کہ جنکو نقل کیا ہے مینے اور صحیح کہا اسکو حاکم اور ابن عبد البر

---

[1] یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد اول کے صہ ۱۹۵ مین ہے [2] یہ مضمون تقریب التہذیب مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صہ ۲۶۰ مین ہے [3] یہ مضمون شرح نخبۃ الفکر مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صہ ۳۷ مین ہے [4] یہ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صہ ۲۲ مین ہے [5] یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد اول کے صہ ۱۹۲ مین ہے۔

نے اور روائت کیا ہے اسکو بیہقی اور طبرانی نے صغیر مین اور کہا ابن سکن نے کہ جو روائتین اس باب
مین مروی ہین ان مین سے یہ روائت بہت اچھی ہے انتہی **وَعَنْ** عُرْوَۃَ[1] رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
یَقُوْلُ دَخَلْتُ عَلٰی مَرْوَانَ بْنِ الْحَکَمِ فَذَکَرْنَا مَا یَکُوْنُ مِنْہُ الْوُضُوْءُ فَقَالَ مَرْوَانُ وَمِنْ مَسِّ الذَّکَرِ
فَقَالَ عُرْوَۃُ مَا عَلِمْتُ ذٰلِکَ فَقَالَ مَرْوَانُ اَخْبَرَتْنِیْ بُسْرَۃُ بِنْتُ صَفْوَانَ اَنَّھَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ مَسَّ ذَکَرَہٗ فَلْیَتَوَضَّأْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاہُ مَالِکٌ فِی الْمُوَطَّاِ نَحْوَہٗ اور روائت
عروہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہتا تھا داخل ہوا مین نزدیک مروان بن حکم کے پس ذکر کیا ہم نے اس چیز کا
جس سے وضو چاہیئے پس کہا مروان نے اور ذکر کو چھونے سے بھی وضو آتا ہے عروہ نے کہا مجھے یہ
مسئلہ معلوم نہین ہے تو مروان نے کہا مجھکو بسرہ بنت صفوان نے خبر دی کہ تحقیق سنا اُس نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو چھوے ذکر اپنے کو پس چاہیئے کہ وضو کرے روائت کیا اسحدیث
کو ابوداؤد نے اور روائت کی مالک نے موطا مین مانند اسکے **وَعَنْ**[2] ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ بُسْرَۃَ بِنْتِ صَفْوَانَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَّ ذَکَرَہٗ
فَلَا یُصَلِّ حَتّٰی یَتَوَضَّأَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ[3] اور روائت ہی ہشام بن عروہ رضی
اللہ تعالی عنہ سے کہا اُس نے کہ خبر دیا مجھکو باپ میرے نے یہ کہ روائت کی بسرہ بیٹی صفوان کی نے کہ تحقیق
نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ چھوے ذکر اپنے کو پس نہ نماز پڑھی یہان تک کہ وضو کرے
روائت کیا اسحدیث کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف**[4] موطا امام مالک مین روائت ہے
نافع رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ تحقیق عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کہتا تھا جو وقت کہ چھوئے کوئی تم
مین سے ذکر اپنے کو پس چاہیئے کہ وضو کرے اور موطا[5] امام مالک مین روائت ہے ہشام بن عروہ رضی اللہ
تعالے عنہ سے اُس نے روائت کی اپنے باپ سے کہ تحقیق وہ کہتا تھا کہ جس نے چھوا ذکر اپنے کو
پس تحقیق واجب ہے اوپر اُس کے وضو اور موطا امام مالک مین روائت ہے ابن شہاب رضی اللہ
تعالی عنہ سے اُس نے روائت کی سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے تحقیق اُس نے کہا دیکھا مینے
باپ اپنے عبداللہ بن عمر کو غسل کرتے پھر وضو کرتے پس کہا مین نے اے باپ میرے کیا نہیں

---

[1] یہ حدیث ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۲۴ مین ہے
[2] یہ حدیث ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے جو ۱۲۹۶ ہجری مین چھاپی گئی ہے اسکے صفحہ ۱۰ مین ہے۔
[3] و [4] و [5] یہ تین حدیثین موطا امام مالک چھاپہ احمدی کے صفحہ ۱۰ مین ہے

کفائت کرتا ہے کہ غسل وضو سے پس کہا ہان مین کبھی چھوتا ہوں ذکر اپنے کو پس اسلئے وضو کرتا ہوں مین
اور مؤطا[۱] امام مالک مین روائت ہے نافع رضی اللہ عنہ سے اُس نے نقل کی سالم بن عبداللہ رضی
اللہ عنہ سے کہ تحقیق اُس نے کہا کہ تہا مین ساتھ عبداللہ بن عمرؓ کے بیچ سفر کے پھر دیکھا مینے اسکو
بعد طلوع ہونے آفتاب کے وضو کیا پھر نماز پڑھی پس کہا مین نے واسطے اسکے کہ تحقیق یہ نماز کونسی
تھی جو تہا تو پڑھتا اسکو پس کہا کہ تحقیق مین پیچھے وضو کرنے اپنے کے واسطے نماز صبح کے چھوا مینے
ذکر اپنے کو بھول گیا مین یہ کہ وضو کروں مین پس وضو کیا مین نے (یعنے اسوقت) اور دہرایا مین نے
نماز اپنی کو اور مؤطا[۲] امام مالک مین روائت ہے مصعب بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ سے
تحقیق اسنے کہا کہ تہا مین پکڑے ہوئے قرآن شریف کو نزدیک سعد بن ابی وقاص کے پھر کھجلایا مین نے
یعنے ذکر کو پس کہا سعد نے امید ہے کہ تو نے چھوا ہو ذکر اپنے کو کہا مصعب نے کہ کہا سعد نے اُٹھ پس
وضو کر تو پس کھڑا ہوا مین پھر وضو کیا مینے پھر آیا مین ف کہا شوکانی نے نیل[۳] الاوطار مین کہ یہ حدیثین
دلیل ہین اسبات پر کہ ذکر کو ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور یہی مذہب ہے حضرت عمر اور انکے
بیٹے عبداللہ اور ابوہریرہ اور ابن عباس اور عائشہ اور سعد بن ابی وقاص اور عطا اور زہری اور ابن المسیب
اور مجاہد اور ابان بن عثمان اور سلیمان بن یسار اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور مالک کا مشہور روائت
مین اور ان کے سوا اور لوگ بہی اسی کے قائل ہین[۴] وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَجُلٌ مَسَسْتُ ذَكَرِيْ اَوْ قَالَ الرَّجُلُ يَمَسُّ ذَكَرَهُ فِي الصَّلٰوةِ اَعَلَيْهِ وُضُوْءٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِنْكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَ
صَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَقَالَ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ هُوَ اَحْسَنُ مِنْ حَدِيْثِ بُسْرَةَ اور روائت ہے طلق بن علی رضی اللہ
تعالی عنہ سے کہ کہا کہ ایک مرد نے چھوا مین نے اپنے ذکر کو یا کہا کہ جو مرد چھووے ذکر اپنا تو کیا اسپر وضو ہے
فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین کیونکہ وہ ایک ٹکڑا ہے تیرا روائت کیا اسحدیث کو احمد اور
ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اس حدیث کو ابن حبان نے اور کہا ابن مدینی
نے یہ بہتر ہے بسرہ کی حدیث سے فائدہ کہا شوکانی[۵] نے نیل الاوطار مین کہ مذہب حضرت علیؓ اور ابن مسعود

---

[۱] یہ دونو حدیثین موطا امام مالک چاپہ احمدی دہلی کے صہ ۱۴ مین ہیں [۲] یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد اول
کے صہ ۱۵۲ مین ہے [۳] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب نواقض الوضو مین ہے [۴] یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر
کی جلد اول کے ۱۹۰ مین ہے ۔

اور عمار اور حسن بصری اور ربیعہ اور عترہ اور ثوری اور ابو حنیفہ اور ان کے شاگردوں وغیرہ کا بھی ہو کہ ذکر کو ہاتھ لگانے سے وضو نہین ٹوٹتا اور دلیل انکی یہی حدیث طلق بن علی کی ہے سو جواب اسکا یہ ہے کہ کہا شوکانی[1] نے نیل الاوطار مین کہ کہا شافعی اور ابو حاتم اور ابو زرعہ اور دارقطنی اور بیہقی اور ابن جوزی نے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اسلئے کہ کہا امام شافعی نے کہ اس حدیث کی اسناد مین جو قیس بن طلق ہے پوچھا ہمنے لوگوں سے اسکے حال سے پس نہ پایا ہم نے کسی کو بھی کہ پہچانتا ہو اسکو اور طلق بن علی جو کہ مس ذکر سے وضو کے نہ ٹوٹنے کی حدیث کا راوی ہے وضو کے ٹوٹنے کی حدیث کا بھی راوی ہے چنانچہ روائت کیا ہے طبرانی نے اور صحیح کہا ہے اسکو کہ تحقیق روائت کی ہے طلق بن علی نے جو شخص کہ ہاتھ لگاوے فرج اپنے کو پس چاہئے کہ وضو کرے اور مس ذکر سے وضو کے نہ ٹوٹنے کی حدیث کے منسوخ ہونیکا دعوی کیا ہے ابن حبان اور طبرانی اور ابن عربی اور حازمی اور دوسرے لوگون نے اور اسکے منسوخ ہونے کو ابن حبان وغیرہ نے واضح کر کے لکھدیا ہے اور بیہقی نے کہا ہے کہ حدیث بسرہ کی (یعنے جس حدیث مین آیا ہو کہ ذکر کو ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے وہ حدیث) ترجیح رکھتی ہے طلق ابن علی کی حدیث پر کیونکہ بسرہ کی حدیث مین آیا ہے کہ ذکر کو ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے وہ حدیث) ترجیح رکھتی ہے طلق ابن علی کی حدیث پر کیونکہ بسرہ کی حدیث کے تمام راویون سے شیخان نے دلیل پکڑی ہے اور طلق بن علی کی حدیث کے کسی راوی سے بھی شیخان نے دلیل نہین پکڑی اور تائید کرتے ہین بسرہ کی حدیث کی یہ بات بھی کہ طلق پہلے اسلام لایا ہے اور بسرہ اسکے بعد اسلام لائے ہین اور یہ دلیل ہے اسبات پر کہ یہ حدیث طلق کی منسوخ ہو اور حدیث بسرہ کی اسکی ناسخ ہے (پھر کہا شوکانی نے کہ طلق کے پہلے اسلام لانے اور بسرہ کے اسکے بعد اسلام لانے کے باعث سے طلق کی حدیث کو) منسوخ سمجھ لینا بیدلیل بات ہے انتہی

عورت کے چھونے سے وضو ٹوٹنے کے حکم مین

عَنِ[2] ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ یَقُوْلُ قُبْلَۃُ الرَّجُلِ امْرَاَتَہٗ وَجَسُّہَا بِیَدِہٖ مِنَ الْمُلَامَسَۃِ وَمَنْ قَبَّلَ امْرَاَتَہٗ اَوْ جَسَّہَا بِیَدِہٖ فَعَلَیْہِ الْوُضُوْءُ رَوَاہُ مَالِکٌ وَالشَّافِعِیُّ روائت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ تھے کہتے

---

[1] یہ مضمون نیل الاوطار جلد ۱ ایضاً کے جلد ایضاً صفحہ ۱۹۲ مین ہے۔

[2] یہ حدیث مشکوۃ باب ما یوجب الوضو کی تیسری فصل مین ہے۔

بوسہ لینا ایک شخص کا اپنی عورت کا اور چھونا اسکو اپنے ہاتھ سے ملامسہ سے ہے اور جو شخص کہ بوسہ لے اپنی عورت کا یا چھوئے اسکو اپنے ہاتھ سے پس اسپر لازم ہے وضو روائت کیا اسحدیث کو امام مالک اور شافعی نے **وعن**[۲] ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان یقول من قبلۃ الرجل امراتہ الوضوء رواہ مالک اور روائت ہے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تھا کہتے کہ مرد کے اپنی عورت سے بوسہ لینے سے وضو آتا ہے یعنے بوسہ لینے سے وضو کرنا چاہئے روائت کیا اسحدیث کو امام مالک نے **وعن**[۳] ابن عمر ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ان القبلۃ من اللمس فتوضاوا منہا رواہ الدارقطنی اور روائت ہے ابن عمر سے تحقیق عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تحقیق بوسہ لینا لمس سے ہے یعنے داخل ہے اسمین جو کلام اللہ مین مذکور ہے پس وضو کرو اس سے روائت کیا اسحدیث کو دارقطنی نے **ف** اس مسئلہ مین اختلاف ہے حضرت عمر اور انکے بیٹے عبد اللہ اور ابن مسعود کے نزدیک تو چھونا عورت کا ملامسہ مین داخل ہے یعنے جو کلام اللہ مین مذکور ہے کہ ان چیزون سے وضو لازم آتا ہے اس مین یہ بھی ہے او لامستم النساء یعنے یا ملامسہ کرو عورتون کو اور انکے نزدیک معنے ملامسہ کے جو کلام اللہ مین مذکور ہے ہاتھ لگانا ہے اور حضرت ابن عباس کے نزدیک مراد ملامسہ سے جماع ہے اور اسی طرح اختلاف ہوا ئمہ کا بھی اس مین امام شافعی اور امام مالک اور احمد بن حنبل اور اوزاعی اور اسحاق تو کہتے ہین کہ عورت کو ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور حنفیہ کہتے ہین کہ نہین ٹوٹتا اور **جواب** قول ابن عمر اور ابن مسعود اور حضرت عمر کا حنفیہ یہ دیتے ہین کہ یہ سب روائتیں موقوف اپنی اصحابون پر ہین حکم انکا حدیث مرفوع کا سا نہین اور حجت حنفیہ کی یہ حدیث بھی ہے جو کہ **ابو داؤد**[۱] اور **ترمذی** اور **نسائی** اور **ابن ماجہ** مین روائت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ تھے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بوسہ لیتے بعض بیبیون اپنی کا پھر نماز پڑھتے اور وضو نہ کرتے سو جو لوگ کہ عورت کو ہاتھ لگانے سے قائل وضو کے ہین اس حدیث کا یہ جواب دیتے ہین کہ یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ کہا ترمذی نے نہین صحیح نزدیک اصحاب ہمارے کسی حال کے سند پہنچانا عروہ کا عائشہ سے اور یہی سند پہنچانا ابراہیم تیمی کا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ

---

[۱] [۲] یہ دونون حدیثین مشکوۃ باب ما یوجب الوضو کی تیسری فصل مین ہے۔

[۳] یہ حدیث مشکوۃ مین باب ایضاً کی دوسری فصل مین ہے۔

عنہا سے اور کہا ابوداؤد نے یہ حدیث مرسل ہے اسلئے کہ ابراہیم تیمی نے نہیں سنا حضرت عائشہ رضؓ سے اور ضعیف کہا اسحدیث کو یحییٰ بن سعید القطان نے اور ضعیف کہا اس حدیث کو بخاری نے دوسری دلیل حنفیہ کی نسائی[1] مین روائت ہوا اسی سے کہ کہا تحقیق تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم البتہ پڑھتے اور مین ہوتی عرض مین آگے ان کے مانند عرض مین ہونے جنازہ کے یہانتک کہ جب ارادہ کرتے وتر پڑھنے کا چھوتے مجھکو ساتھ پاؤں اپنے کے ف کہا شوکانی[2] نے نیل الاوطار مین کہ کہا حافظ (یعنے ابن حجر) نے تلخیص مین کہ اسناد اسکی صحیح ہے تیسری دلیل حنفیہ کی مسلم[3] اور ترمذی مین روائت ہو بھی اسی سے کہ کہا ایک رات مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بستر پر نہ پایا سو مین تلاش کرنے لگی تو میرا ہاتھ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تلوؤں پر پڑا اور حالیکہ وہ سجدہ مین تھے اور پاؤں انکے کھڑے تھے اور آپ فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَآ اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ یعنے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون تیری رضامندی کے سبب تیرے غصے اور تیری بخشش کے سبب تیری عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون تجھہ سے (یعنے تیرے قہر سے) مین تیری ثنا اور تعریف کو گھیر نہین سکتا تو ویسا ہی ہے جیسا تو نے اپنی ذات کی خود تعریف کی اور بخاری[4] اور مسلم مین روائت ہوا اسی سے کہ کہا تھی مین سوتی آگے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور پاؤں میرے طرف قبلہ ان کے کے (یعنے بیچ جگہ سجدہ اونکے کی) ہوتے پس جب سجدہ کرتے ٹھوکتے مجھہ کو پس سمیٹ لیتی مین پاؤں اپنے اور جو وقت کھڑے ہوتے پھیلا دیتی پاؤں اپنے اور کہا عائشہ نے اور گھر مین ان دنون مین نہ تھا چراغ ف حق یہ ہے کہ اسمقدمہ مین حنفیہ کے یہ دلائل البتہ قوی ہین اور جو لوگ کہ ان حدیثون کا یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ خاص تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے سو یہ جواب ٹھیک نہین ہے کیونکہ آنحضرت کیلئے اس امر کی خاص ہونے کیواسطے دلیل چاہیئے چنانچہ زرقانی شرح[5] موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ کہا عیاض نے کہ دعوی نسخ کا بدون دلیل صحیح نہیں ہے انتہی۔ ہاں یہ جو آئت کلام اللہ او لمستم النسار کی تفسیر مین اختلاف ہو اس سبب سے تو البتہ عورت کو ہاتھہ لگانے سے وضو کر لینا ہی بہتر اور اولی معلوم ہوتا ہے کیون کہ احتیاط اسی مین ہے خون نکلنے اور قے

ف حدیث عائشہ رضؓ کہ پاؤں میرے انکے آگے ہوتے

---

[1] یہ حدیث نسائی چاپ شاہدرہ دہلی کے صـ۱۷۰ میں ہے [2] یہ مضمون نیل الاوطار چاپ مصر کی جلد اول کے صـ۱۹۱ مین ہے۔
[3] یہ حدیث منتقے الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صـ۲۲ مین ہے [4] یہ حدیث مشکوۃ مین باب الستر کی تیسری فصل مین ہے
[5] یہ مضمون زرقانی چاپ مصر کے جلد تیسری کے صـ۱۵۲ مین ہے۔

آنے سے وضو ٹوٹنے کے حکم مین عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنْ تَمِیْمٍ الدَّارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْوُضُوْءُ مِنْ کُلِّ دَمٍ سَائِلٍ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ تَمِیْمٍ الدَّارِیِّ وَلَا رَاٰہُ وَیَزِیْدُ بْنُ خَالِدٍ وَیَزِیْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ مَجْہُوْلَانِ روایت ہو عمر بن عبد العزیز سے اُنہون نے نقل کی تمیم داری رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ فرمایا رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو لازم آتا ہے ہر خون بہنے والے سے روایت کیا اسحدیث کو دارقطنی نے اور کہا کہ عمر بن عبد العزیز نے نہین سنا تمیم داری سے اور نہ دیکہا اسکو اور یزید بن خالد اور یزید بن محمد یہ دونوں راوی مجہول ہین ف امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک بموجب اس حدیث کے بدن میں سے خواہ کہین سے خون نکلے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور نزدیک اور علمائے کے اگر خون پیشاب یا پاخانہ کے رستے سے نکلے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اگر اور جگہ سے نکلے تو نہین ٹوٹتا اور دلیل اور علما کی یہ حدیث ہے وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَصَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَلَیِّنَہٗ اور روایت ہو انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور نماز پڑہی اور وضو نہ کیا روایت کیا اسحدیث کو دارقطنی نے اور لین کہا اسکو ف[1] مسک الختام شرح بلوغ المرام میں لکہا ہے کہ بیچ اسناد اس حدیث کے صالح بن مقاتل ہے اور وہ ضعیف ہے قوی نہیں اور ذکر کیا نووی نے اسحدیث کو بیچ فصل ضعیف کے اور امام ابن قیم[2] نے لکہا ہے کہ بخاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن نے فرمایا ہے کہ مسلمان ہمیشہ اپنے زخمون مین نماز پڑھتے رہے ہین اور فرمایا کہ حضرت عمر نے ایک پھنسی کو دبایا اسمین سے خون نکلا پس آپنے وضو نہ کیا اور ابن ابی اوفی نے نماز کے اندر خون تھوکا اور نماز پڑھتے رہے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے نماز پڑھی اور آپکے زخم سے خون جاری تہا اور اگلے لوگ اپنی تلوارین جنکو خون لگا ہُوا ہوتا تہا تن پر لگائے ہُوئے نماز پڑھ لیتے تھے اور پونچہہ ڈالنے پر کفائت کرتے تہے اور اسی قیاس پر صیقل کی ہُوئی چھری کو پونچھنا کافی ہے اس سے معلوم ہُوا کہ قصائی کو اپنی چھری کا پونچہہ ڈالنا کافی ہی چنانچہ امام احمد نے اسکی تصریح کی ہے اور فرمایا ہمارے شیخ کہتے ہین کہ کپڑے اور جسم کا دہونا مواد اوپر پیپ

---

[1] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب نواقض الوضو مین ہے [2] یہ مضمون مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کانپور کی جلد اول کے صفحہ مین ہے [3] یہ عبارت اغاثۃ اللہفان مشہور بتہذیب الایمان مطبوعہ مطبع صدیقی بریلی کے صفحہ ۱۰۱ مین ہے ۔

اور زرد آب وغیرہ سے واجب نہین اور اسکی نجاست پر کوئی دلیل قائم نہین ہوئی اہل علم کا مذہب یہی ہے کہ وہ پاک ہے بیان کیا ہے اسکو ابو البرکات نے اور حضرت ابن عمر اسکے باعث نماز نہ توڑتے تھے اور خون کے نکلنے سے نماز سے پھرتے تھے یعنے زرد آب کو شکنندہ وضو نہ جانتے تھے اور خون کو جانتے تھے اور حسن سے بھی ایسا کچھ مروی ہے اور ابو مجلز سے کسی نے بدن اور کپڑے پر پیپ کے لگنے کا حال پوچھا تو کہا کچھ نہین خدا تعالے نے صرف خون کا ذکر کیا ہے پیپ کو نہین فرمایا اور اسحاق بن راہویہ کہتے ہین کہ میرے نزدیک خون کے سوا جو کچھ ہے وہ بدبوعرق کی مانند ہے اور موجب وضو نہین اور امام احمد رحمۃ اللہ سے کسینے پوچھا کہ آپ کے نزدیک خون اور پیپ برابر ہیں آپنے فرمایا۔ کہ خون مین کسی نے اختلاف نہین کیا اور پیپ مین لوگون کا اختلاف ہے اور ایک دفعہ آپ نے یہ فرمایا کہ پیپ اور زرد آب اور مواد میرے نزدیک خون سے سہل تر ہین **وَعَنْ عَائِشَةَ** رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَصَابَهُ قَيْءٌ اَوْ رُعَافٌ اَوْ قَلْسٌ اَوْ مَذْيٌ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ ثُمَّ لِيَبْنِ عَلٰى صَلٰوتِهٖ وَهُوَ فِيْ ذٰلِكَ لَا يَتَكَلَّمُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَضَعَّفَهُ اَحْمَدُ وَغَيْرُهٗ اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسکو آوے قے یا نکسیر پھوٹے یا نکلے کہانا پیٹ کے اندر کا منہ سے یا مذی پس پھر جاوے اور وضو کرے پھر بنا کرے اپنی نماز پر جبکہ اس نے اس حالت مین بات نہ کی ہو روایت کیا اسحدیث کو ابن ماجہ نے اور ضعیف کہا اسکو احمد نے اور اسکے غیر نے **ف** اسحدیث سے چار مسئلے معلوم ہوئے پہلا یہ کہ جس نماز کے اندر وضو ٹوٹ جاوے اس نماز پر پھر بنا کرے سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور صحیح وہ حدیث ہے جو کہ معارض اسحدیث کے احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہے علی بن طلق رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب گوز کرے کوئی تمہارا نماز مین پس پھر جاوے اور وضو کرے اور دہراوے نماز اور صحیح کہا اسحدیث کو ابن حبان نے پس ترجیح اسی بات کو رہی کہ جس نماز کے اندر وضو ٹوٹ جاوے اس نماز کو دہرانا چاہیئے دوسرا یہ کہ مذی کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے سو یہ مسئلہ صحیح حدیث سے بھی ایسا ہی ثابت ہوتا ہے چنانچہ بخاری اور مسلم مین روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ تہا مین ایک مرد بہت مذی ڈالنے والا پھر تہا مین حیا کرتا کہ پوچھون جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بسبب ہونے انکی بیٹی کے میرے نکاح مین سو حکم کیا مجھے

ف یہ حدیث بلوغ المرام کتاب الوضو مین ہے ۱۲ یہ حدیث مشکوۃ مین باب شروط الصلوۃ مین ہے ۱۲ یہ حدیث مشکوۃ مین باب یوجب الوضو فصل اول مین ہے ۱۲

مقداد کو پھر پوچھا اُس نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تب فرمایا دھو ڈالے ذکر اپنا اور وضو کرے تیسرا یہ کہ قے آنے سے وضو کرنا چاہئے سو یہ بھی اسی طرح سے ثابت ہے جیسا کہ ترمذی[۵] مین روائت ہے ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قے کی پھر وضو کیا کہا ابو الدرداء نے پھر ملاقات کی مینے ثوبان سے بیچ مسجد دمشق کے پس ذکر کیا مینے اسبات کا واسطے ثوبان کے پس کہا ثوبان نے سچ ہے یہ بات ڈالا مینے پانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کیلئے اور کہا ترمذی نے تحقیق ٹھہرا کیا حسین معلم نے اسحدیث کو اور حدیث حسین کی بہت صحیح چیز ہے بیچ مقدمہ کے چوتھا یہ کہ جسکی نکسیر پھوٹے وہ وضو کرے سو یہ بسبب ضعیف ہونے حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علماء کا اس مسئلہ مین اختلاف ہے جیسا کہ ترمذی[۶] مین ہے کہ سفیان ثوری اور ابن المبارک اور احمد اور اسحاق تو کہتے ہین وضو کرنا چاہئے اور مالک اور شافعی کہتے ہین کہ نہ کرنا چاہئے پس اصح قول اس مقدمہ مین انہین لوگون کا ہے جس مین احتیاط ہے یعنے نکسیر کے پھوٹنے سے وضو کرنا چاہئے کیونکہ ابو داؤد[۷] مین روائت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب تم مین کسیکا وضو ٹوٹ جاوے تو وہ اپنی ناک پکڑ کر چلا جاوے ف یہ دلیل ہے اسپر کہ جسکی نکسیر پھوٹے اُسکو لازم ہے وضو کرنا۔ اور تائید کرتا ہے اسکی فعل عبد اللہ بن عمر کا جو کہ موطا[۸] امام مالک مین روائت ہے نافع سے کہ تحقیق عبد اللہ بن عمر تھے جسوقت کہ نکسیر پھوٹتی انکو پھرتے پس وضو کرتے پھر آتے پھر بنا کرتے یعنے اپنی نماز پر جو پڑھتے تھے اس حال مین کہ کچی ہوتی بات آگ پر پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو کرنے کے حکم مین عَنْ[۹] اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تَوَضَّأُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روائت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ سنا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے وضو کرو کھانے اسچیز کے سے کہ پہنچی اسکو آگ یعنی جو چیز آگ سے پکی ہو روائت کیا اسحدیث کو مسلم نے ف کہا امام محی السنۃ نے یہ حکم منسوخ ہے ساتھ اسحدیث کے جو بخاری[۱۰] اور مسلم مین روائت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہایا شانہ بکری کا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا ف مسند امام احمد[۱۱] و مسلم رضی اللہ

---

۱ و ۲ یہ حدیث اور مضمون ترمذی چھاپہ احمدی کے صفحہ مین ہے ۳ یہ حدیث ابو داؤد چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۱۵ مین ہے
۴ یہ حدیث موطا امام مالک چھاپہ فاروقی دہلی کے صفحہ مین ہے ۵ یہ حدیث صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۱۷۴ مین ہے اور مشکوۃ مین باب مایوجب الوضوء کے پہلی فصل میں ہے ۶ یہ حدیث مشکوۃ مین باب ایضاً کی فصل ایضاً مین ہے۔

تعالی عنہما سے اور مسلم مین ابی رافع سے اور مسند امام احمد مین انس بن مالک سے اور ابو داؤد اور ابن ماجہ مین ابن عباس سے اور مسند امام احمد مین ابو رافع سے اور بخاری مین سوید بن نعمان سے اور بخاری اور مسلم مین عبداللہ بن عباس سے یہ سب حدیثین مشکوۃ کے باب مایوجب الوضو مین اس مضمون کی ہین کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا یا گوشت بکری وغیرہ کا جو آگ سے پکائی گئی تھی اور نماز پڑھی اور وضو نہ کیا اور کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ اگلے اور پچھلے سب علماء کا یہی مذہب ہے کہ جو چیز آگ سے پکی ہوئی ہو اسکے کھانے سے وضو نہین ٹوٹتا اور انمین سے ہین ابوبکر صدیق اور عمر بن الخطاب اور عثمان بن عفان اور علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن مسعود اور ابی الدرداء اور ابن عباس اور عبداللہ بن عمر اور انس بن مالک اور جابر بن سمرہ اور زید بن ثابت اور ابوموسیٰ اور ابوہریرہ اور ابی بن کعب اور ابوطلحہ اور عامر بن ربیعہ اور ابوامامہ اور حضرت عائشہ اور یہ سب صحابہ ہین اور یہی مذہب جمہور تابعین کا اور یہی مذہب ہے مالک اور ابوحنیفہ اور شافعی اور احمد اور اسحاق بن راہویہ اور یحییٰ بن یحییٰ اور ابوثور اور ابی خیثمہ کا اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا حازمی نے اپنے رسالہ ناسخ و منسوخ مین کہ ابن عمر اور ابوطلحہ اور انس بن مالک اور ابوموسی اور عائشہ اور زید بن ثابت اور ابوہریرہ اور ابوغرہ ہذلی اور عمر بن عبدالعزیز اور ابومجلز لاحق بن حمید اور ابوقلابہ اور یحییٰ بن یعمر اور حسن بصری اور زہری یہ لوگ اس بات کے قائل ہین کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے انتہے سو جاننا چاہیے کہ یہ جو کہا شیخ امام محی السنۃ وغیرہ لوگون نے کہ یہ حکم یعنی آگ پر پکی ہوئی چیزون کے کھانے سے وضو کرنے کا منسوخ ہے دلیل انکی اس باب مین یہ حدیث ہے جو کہ ابوداؤد مین روایت ہے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اخیر فعل یہ تھا کہ آگ پر پکی ہوئی چیزون کے کھانے سے وضو نہین کرتے تھے ف کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ یہ حدیث صحیح ہے روایت کیا اسکو ابوداؤد اور نسائی اور سوائے انکے اور اہل سنن نے ساتھ مسندون اپنی کے کہ صحیح ہین جواب اسکا دو طرح پر ہے اوّل یہ کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر آخر فعل اوّل کا ناسخ نہین ہوتا کیونکہ یہ قاعدہ اگر صحیح ہوتا تو بموجب اس قاعدے کے نماز مغرب مین بدون سورہ والمرسلات کے اور سب سورتون کا پڑھنا منسوخ سمجھا جاتا۔ اس لئے

ف یعنی صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۱۷۱ کی شرح مین ہے ف یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد اول کی صفحہ ۹۲ مین ہے ف یہ حدیث ابوداؤد چھاپہ اول اہلی کے صفحہ ۱۳ مین ہے +

کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخری نماز مین یہی سورہ پڑھی ہے چنانچہ بخاری[1] اور مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور موطاء امام مالک مین روایت ہے ام فضل (بیٹی حارث کی) سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے مغرب مین سورہ والمرسلات عرفا پھر اسکے نہیں نماز پڑھی کہی یہانتک کہ قبض روح کی انکی اللہ نے اور اسیطرح رمضان مین دس دن اعتکاف کرنا بھی منسوخ ٹھیرتا اور بیس دن شروع ہوتا اسلئے کہ بخاری[2] مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تھی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف کرتے ہر رمضان مین دس دن پس جب ہوا سال وہ کہ جسمین وفات کیے گئے اعتکاف کیا بیس دن اور اسیطرح سفر مین روزہ رکھنا بھی منسوخ ٹھیرتا اور نہ رکھنا مشروع ہوتا کیونکہ صحیح[3] مسلم مین ہے کہ کہا زہری نے کہ تہا افطار کرنا (روزے کا سفر مین) آخر دونون کاموں کا یعنے سفر مین روزہ رکھنا بھی اور نہ رکھنا بھی جو کہ وارد ہوا ہے تو ان دونون فعلون مین سے آخر فعل حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نہ رکھنا تہا غرض کہ اس قسم کی بہت سی حدیثون سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ یہ قاعدہ کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخر فعل اول فعل کا ناسخ ہوتا ہے صحیح نہین ہے دوم دراسات[4] اللبیب فی الاسوۃ الحسنۃ بالحبیب مین لکہا ہے کہ نسخ قطعی تصریح رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خاص ہے جس امر کو آپ فرماوین کہ فلان امر کے لئے پہلے مین نے یون حکم دیا تہا اور اب یون کہتا ہون کہ فلان امر کو مین منسوخ کرتا ہون جیسے کہ نسخ نہی زیارت قبور مین اور نسخ نہی استعمال ظروف شراب مین وارد ہے سو اس قسم کی تصریح آگ کی پکی ہوئی چیز کے کہانے سے وضو نہ کرنیکی نہین پس اسلئے کہا عبدالوہاب شعرانی نے میزان[5] شعرانی مین کہ نہ وضو کرنا رخصت ہے اور کرنا عزیمت ہے انتہی اور اونٹ کا گوشت کہانے سے وضو کرنا واجب ہے اسبات کا فیصلہ خود جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی نے کر دیا ہے اور وہ آگے آتا ہے

اونٹ کا گوشت کہانے سے وضو کرنے کے بیان مین

عن[6] جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رجلا قال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتوضأ من لحوم الغنم قال ان شئت فلا تتوضأ قال انتوضأ من لحوم الابل قال نعم فتوضأ من لحوم الابل قال اصلی فی مرابض الغنم قال اصلی فی مبارک الابل قال لا رواہ مسلم روایت ہے

---

[1] یہ حدیث نیل الاصول چھاپہ کلکتہ کے صفحہ ۲۱۱ مین ہے [2] یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی سہارنپور کے صفحہ ۲۷۰ مین ہے [3] یہ حدیث صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۳۰۵ مین ہے [4] یہ مضمون دراسات اللبیب چھاپہ لاہور کے صفحہ ۵۰ مین ہے [5] یہ مضمون میزان الشعرانی چھاپہ دہلی کی جلد اول مین صفحہ ۳۳ پر ہے [6] یہ حدیث صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۱۵۸ مین ہے۔

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے پوچھا رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا وضو کروں میں گوشت بکری کا کھانیسے فرمایا اگر چاہے تو پس وضو کر اور اگر چاہے تو نہ کر وضو کہا اُسنے کہا وضو کروں میں کھانے گوشت اونٹ کے سے فرمایا کہ ہاں وضو کر کہا نے گوشت اونٹ کے سے کہا اس نے نماز پڑھوں میں بیچ جگہ رہنے بکریوں کے فرمایا کہ ہاں کہا اس شخص نے نماز پڑھوں میں بیچ جگہ بندھنے اونٹوں کے فرمایا کہ نہیں روائت کیا اس حدیث کو مسلم نے وَعَنِ[1] الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ فَقَالَ تَوَضَّأُوْا مِنْهَا وَسُئِلَ عَنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ فَقَالَ لَا تَتَوَضَّأُوْا مِنْهَا وَسُئِلَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ مَبَارِكِ الْاِبِلِ فَقَالَ لَا تُصَلُّوْا فِيْهَا فَاِنَّهَا مِنَ الشَّيَاطِيْنِ وَسُئِلَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ فَقَالَ صَلُّوْا فَاِنَّهَا بَرَكَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روائت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھے گئے رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وضو کرنے گوشت اونٹ کے سے پس فرمایا وضو کر اس سے اور پوچھے گئے (وضو کرنے سے) گوشت بکری کے سے پس فرمایا نہ وضو کر اس سے اور پوچھے گئے نماز پڑھنے سے بیچ جگہ بندھنے اونٹوں کے پس فرمایا نہ نماز پڑھو بیچ اُن کے پس تحقیق وہ شیطانوں میں سے ہیں اور پوچھے گئے نماز پڑھنے سے بیچ جگہ رہنے بکریوں کے پس فرمایا نماز پڑھو ان میں پس تحقیق وہ برکت ہیں روائت کیا اس حدیث کو احمد اور ابو داؤد نے ف کہا شوکانی[2] نے نیل الاوطار میں کہ روائت کیا ہے اس حدیث کو ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن حبان اور ابن الجارود اور ابن خزیمہ نے اور کہا ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اسکی نقل میں نزدیک اہل حدیث کے بسبب عدالت اسکے ناقلوں کے میں اسمیں اختلاف نہیں رکھتا وَعَنْ[3] ذِي الْغُرَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ عَرَضَ اَعْرَابِيٌّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُدْرِكُنَا الصَّلٰوةُ وَنَحْنُ فِيْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ اَفَنُصَلِّيْ فِيْهَا فَقَالَ لَا فَقَالَ اَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اَفَنُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِهَا قَالَ لَا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ فِيْ مُسْنَدِ اَبِيْهِ اور روائت ہے ذی غرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا آیا ایک اعرابی پاس رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سیر کرتے تھے پس کہا اس نے اے رسولخدا کے وقت نماز کا جاتا ہے اور ہم ہوتے ہیں بیچ جگہ بیٹھنے اونٹوں

---

[1] یہ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صـ۲ میں ہے [2] یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد اول کے صـ۱۹۷ میں ہے [3] یہ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صـ۲۲ میں ہے +

کے کیا نماز پڑھین ہم بیچ اُن کے پس فرمایا نہین پس اُسنے کہا وضو کرین ہم ان کے گوشت کھانیسے فرمایا ہان کہا اُس نے کیا نماز پڑھین ہم بیچ جگہ رہنو بکریون کے فرمایا ہان کہا اُس نے کیا وضو کرین ہم گوشت کھانیسے ان کے فرمایا نہین روایت کیا اسحدیث کو عبداللہ بن احمد نے اپنے باپ کی مسند مین ف۱ کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روایت کیا ہے اسحدیث کو طبرانی نے کہا مجمع الزوائد مین اور راوی احمد کے معتبر ہین انتہی اور کہا نووی نے شرح صحیح مسلم۲ مین بیچ حدیث جابر بن سمرہ کے کہ اونٹ کا گوشت کھانیسے وضو کرنے مین اختلاف ہے اکثر لوگون کا یہی مذہب ہے کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو نہین ٹوٹتا اور گئے ہین اسیطرف حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور ابن مسعودؓ اور ابی بن کعبؓ اور ابن عباسؓ اور ابی الدرداءؓ ابو طلحہؓ اور عامر بن ربیعہؓ اور ابو امامہؓ اور جمہور تابعین اور مالکؒ اور ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ اور انکے شاگرد رضی اللہ عنہم اجمعین اور مذہب امام احمد اور اسحاق بن راہویہ اور یحییٰ بن یحییٰ اور ابوبکر بن منذر اور ابن خزیمہ کا یہ ہے کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اسی بات کا قائل ہے حافظ ابوبکر بیہقی بھی اور حکایت کی ہے اُس نے کہ اہل حدیث کا یہی مذہب ہے اور حکایت کیگئی ہے یہی بات صحابہ کی ایک جماعت سے اور دلیل اُن لوگون کی حدیث باب کی (یعنی جابر کی حدیث ہے) کہا احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ نے کہ اس باب مین نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو حدیثین صحیح ہوئی ہیں ایک تو جابر کی اور دوسری براء کی اور یہی مذہب قوی ہے اور دونون دلیل کے اگرچہ جمہور علماء اسکے مخالف ہین اور جو لوگ کہ قائل اسبات کے ہین کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو نہین ٹوٹتا دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ ابوداؤد۳ مین روایت ہے جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ کہا جابر نے تھا آخر دونون کاموں مین سے رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ترک کرنا وضو کا اسچیز سے کہ پکایا اسکو آگ سو جواب اسکا یہ ہے کہ اونٹ کا گوشت کھانیسے وضو کرنیکی حدیث خاص ہے اور یہ حدیث عام ہے اور جبکہ خاص اور عام مین تعارض پایا جاوے تو مقدم کیا جاتا ہے خاص کو تمام نووی کی عبارت

بغیر وضو کے کلام اللہ کو ہاتھ لگانے کی ممانعت کو بیان مین عَنْ اَبِیْ بَکْرِ

بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی اَھْلِ الْیَمَنِ کِتَابًا

ف۱ یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۱۱۱ مین ہے ۲ یہ مضمون صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۱۷۱ کی شرح مین ہے ۳ یہ حدیث ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے جلد اول کے صفحہ ۲۱ مین ہے ۴ یہ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۲ مین ہے ۔

وکان فیہ لا یمس القرآن الا طاہر رواہ الاثرم والدارقطنی روائت ہے ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے کہ نقل کی اُس نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لکھا طرف اہل یمن کی ایک خط اور تہا اس مین کہ نہ ہاتھ لگاوے قرآن کو مگر جو شخص کہ پاک ہو روائت کیا اسحدیث کو اثرم اور دارقطنی نے ف۱ کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ لایا ہے اسحدیث کو حاکم مستدرک مین اور بیہقی خلافیات مین اور طبرانی اور اسکی اسناد مین سوید بن ابی حاتم ہو اور وہ ضعیف ہو اور ذکر کیا طبرانی نے اوسط مین کہ تحقیق وہ (یعنے سوید بن ابی حاتم) اکیلا ہوا ہو ساتھ اسکے اور حسن کہا حازمی نے اسکی اسناد کو اور تحقیق ضعیف کہا اسکو نووی نے اور ابن کثیر نے اپنی کتاب ارشاد مین اور موطا ف۲ امام مالک مین روائت ہے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے کہ جو کتاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لکہی تھی عمرو بن حزم کیواسطے اسمین یہ بہی تہا کہ قرآن نہ چہوئے مگر جو شخص باوضو ہو ف۳ کہا ابن تیمیہ علیہ الرحمۃ نے منتقے مین کہ یہ حدیث مرسل ہو انتہی لایا ہو شوکانی نیل الاوطار ف۴ مین اس مضمون کی چار حدیثین اور بہی لیکن وہ بہی سب کی سب ضعیف ہین اور تفسیر فتح البیان ف۵ فی مقاصد القرآن مین لکہا ہے کہ مذہب جمہور علماء کا یہ ہو کہ چہونا قرآن مجید کا بے وضو کو منع ہے اور اسی بات کے قائل ہین حضرت علی اور ابن مسعود اور سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید اور عطا اور زہری اور نخعی اور حکم اور حماد اور جماعت فقہا کی انتہی دلیل انکی اوپر کی حدیث اور آیت قرآن شریف انہ لقرآن کریم فی کتاب مکنون لا یمسہ الا المطہرون یعنی بیشک یہ قرآن ہو عزت والا لکہا چہپی کتاب مین (یعنے لوح محفوظ مین) نہین ہاتھ لگاتے اسکو مگر پاک لوگ اور کہا امام شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ مذہب ابن عباس اور شعبی اور ضحاک اور زید بن علی اور مؤید باللہ اور داؤدیہ اور قاضی القضاۃ اور داؤد کا یہ ہے کہ قرآن کو ہاتھ لگانا بے وضو کو جائز ہے انتہی اور وجہ اسکی یہ ہو کہ ان کے نزدیک اس باب مین جسقدر حدیثین وارد ہوئی ہین وہ ضعیف ہین اور آیت قرآن سے مراد فرشتے ہین جیسا کہ سب تفسیرون مین ہو اور بقول البعض کہ ضمیر لایمسہ کی قرآن کیطرف پہیرتی ہو اور نفی بمعنے نہی کی ہو یعنی قرآن کو چہوئے نہین مگر پاک حدث اور جنابت سے اسلئے کہ نزدیک مالک اور شافعی کے محدث اور جنب اور حائض کو چہونا قرآن شریف کا اور اٹہانا اسکا روا نہین اسی طرح غلاف اسکا اور جلد اسکی نہ چہوے بغیر وضو کے اور یہی قول ہو امام شافعی رحمۃ اللہ

ف۱ یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۳۰۱ مین ہے ف۲ یہ حدیث موطا امام مالک مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۶۹ مین ہے ف۳ یہ مضمون منتقے الاخبار مطبوعہ مطبع ایضاً کے صفحہ ۱۲ مین ہو ف۴ یہ مضمون نیل الاوطار مطبوعہ مصر کے جلد اول کے صفحہ ۱۲۰ مین ہو ف۵ یہ مضمون تفسیر فتح البیان چاپہ بھوپال کی جلد چوتھی کے صفحہ ۴۰ مین ہو ف۶ یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۱۲۱ مین ہو

تعالی علیہ کا مگر امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک جو چیز کلام اللہ سے الگ ہو سکے مثل غلاف یا فیتہ وغیرہ کے اسکا بیوضو چھونا درست ہو اور نزدیک امام مالک کے فیتہ پکڑ کر کلام اللہ کا یہ پکڑ کر بھی اٹھانا درست نہیں **فصل حیض کے بیان مین** عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ کُنَّا لَا نَعُدُّ الْکُدْرَۃَ وَالصُّفْرَۃَ بَعْدَ الطُّہْرِ شَیْئًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہو ام عطیہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا ہم نہین گنتی تھین خاکی رنگ اور زرد رنگ خون کو طہر کے بعد کوئی چیز روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور ابو داؤد نے ف۱ ترمذی مین لکھا ہے کہ اختلاف ہے اہل علم کا بیچ کمہ مدت حیض کے اور اکثر اسکے کے کہا بعض اہل علم نے کمتر مدت حیض کی تین دن اور اکثر اسکے دس دن ہین اور یہ قول ہو سفیان ثوری اور اہل کوفہ اور ابن المبارک کا اور کہا بعض اہل علم نے کمتر مدت حیض کی ایک رات دن اور اکثر اسکے پندرہ دن ہین اور یہ قول ہے اوزاعی اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق اور ابی عبید کا انتہی حیض کی کمتر مدت اور اکثر مدت کے باب مین کوئی صحیح حدیث مرفوع ثابت نہین ہوئی اسیطرح لکھا ہے شوکانی نے درراری مضیہ شرح درر البہیہ اور عینی شرح ہدایہ مین اور مشک الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے کہ سبل مین ہو مراد طہر سے قصہ ہے اور کہا شاہ ولی اللہ نے مصفے مین قصہ گچ کو کہتے ہین اور وہ کنایہ ہے ساتھ باہر آنے کپڑے کے جو کہ عورت کا فرج مین رکھا ہو بدون آمیزش خون کے پس مدت مذکورہ کے اندر جس رنگ کا لہو ہو خالص سپیدی کے سوا وہ لہو حیض کا ہے اور خون تین دن سے کم ہو یا دس سے زیادہ اور نزدیک امام مالک شافعی احمد وغیرہ کے ایک رات دن سے کم اور پندرہ دن سے زیادہ ہو وہ خون حیض کا نہین بلکہ استحاضہ یعنی بیماری ہے نماز اور روزے کا مانع نہین ہوتا اور حالت حیض اور نفاس مین نماز پڑھنا روزہ رکھنا جماع کرنا مسجد کے اندر آنا کعبہ کا طواف کرنا قرآن پڑھنا اور اسکا چھونا سب حرام ہو اور مسلم مین روایت ہو حضرت عائشہ رضہ سے کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ حیض سے کیونکر غسل کرون حضرت نے اسکو غسل کرنا سکھلایا پھر فرمایا مشک لگا ہوا ایک پھاہا لے اور اس سے پاکی کر یعنی اسکو اپنے شرمگاہ پر رکھ کر نفاس کے بعد بھی عورت کو شرمگاہ پر مشک رکھنا مستحب ہو اور وجہ اسکی بعض کے نزدیک یہ ہو کہ مشک کی استعمال سے نطفہ کو

ف۱ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الحیض مین ہے ف۲ یہ مضمون ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۳۰ مین ہے ف۳ یہ مضمون روضۃ الندیہ شرح درر البہیہ مطبوعہ مطبع علوی کے صفحہ ۲۹ مین ہے اور عینی شرح ہدایہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۳۷۶ و صفحہ ۳۷۹ مین ہے ف۴ یہ مضمون مسک الختام مطبوعہ مطبع نظامی کانپور کی جلد اول کے صفحہ ۱۳۱ مین ہے ف۵ یہ حدیث مسلم مین جو مطبوعہ مطبع احمدی دہلی کے ہے اسکی جلد اول کے صفحہ ۱۲۸ مین ہے ۔

رحم جلد قبول کر لیتا ہے اور مشک نہ ملے تو اور کوئی خوشبو حائضہ اور نفاس والی بدغسل کے استعمال کرے اور جسکو خوشبو میسر نہ ہو وہ صرف پانی سے ہی پاکی حاصل کرلے **وَعَنْ** مُعَاذَۃَ[1] قَالَتْ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِی الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِی الصَّلٰوۃَ فَقَالَتْ اَحَرُوْرِیَّۃٌ اَنْتِ قُلْتُ لَسْتُ بِحَرُوْرِیَّۃٍ وَلٰکِنِّیْ اَسْاَلُ قَالَتْ کَانَ یُصِیْبُنَا ذٰلِکَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روائت ہے معاذہ سے کہا کہ مین نے پوچھا حضرت عائشہ سے کیا وجہ جو حائض روزون کی قضا کرتی ہے اور نماز کی قضا نہین کرتی حضرت عائشہ نے کہا تو حروری تو نہین ہے کہا کہ نہین مین پوچھتی ہون کہا حضرت عائشہ نے ہمکو حیض آتا پھر حکم ہوتا روزون کی قضا کرنیکا اور نماز کی قضا کا حکم نہوتا روائت کیا اس حدیث کو مسلم نے ف حروراء نام ایک گاؤں کا ہے کوفے سے دو میل کے فاصلہ پر اسکو حضرت عائشہ نے کہا کہ تو حروری رہنے والی تو نہین اور اسکو یہ بات اسلئے کہی کہ پہلے خارجی وہین اکٹھے ہوئے تھے ان خارجیون نے تمام اہل اسلام کے خلاف یہ بات اختیار کی ہے کہ حائضہ کو نماز کی قضا کرنا چاہیے انکے سوا تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے کہ حائضہ کو نماز کی قضا واجب نہین ہے لیکن روزون کی قضا واجب ہے **وَعَنْ**[2] عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ قُلْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ قَدْ کِلَانَا جُنُبٌ وَّکَانَ یَاْمُرُنِیْ فَاَتَّزِرُ فَیُبَاشِرُنِیْ وَاَنَا حَائِضٌ وَّکَانَ یُخْرِجُ رَاْسَہٗ اِلَیَّ وَھُوَ مُعْتَکِفٌ فَاَغْسِلُہٗ وَاَنَا حَائِضٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روائت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا کہ تھی مین اور نبی نہاتے ایک برتن سے اور ہوتے ہم دونون جنبی اور تھے حضرت حکم کرتے مجھکو اور باندھتی مین تہبند پس لگاتے بدن اپنا مجھ سے اور مین ہوتی حائض روائت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے ف مسلم مین روائت ہے حضرت میمونہ سے کہ کہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ساتھ لیٹتے اور مین حائضہ ہوتی اور میرے اور آپکے بیچمین ایک کپڑا حائل ہوتا اور بخاری[3] اور مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روائت ہے کہ کہا تھے نبی تکیہ کرتے میری گود مین اور ہوتی مین حائض پھر پڑھتے قرآن لیعنے میری گود مین اور بخاری[4] اور مسلم مین روائت ہے میمونہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تھے رسول خدا نماز پڑھتے چادر مین اور ہوتا بعض اسکا مجھپر اور بعض اسکا حضرت[5] پر اور مین ہوتی حائض اور مسلم مین روائت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا کہ فرمایا واسطے میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی مجھکو چھوٹا بوریا مسجد مین سے پس کہا مین نے

---

[1] یہ حدیث صحیح مسلم مطبع احمدی کی پہلی جلد اول کے صفحہ ۱۳ مین ہے [2] یہ حدیث مشکوۃ مین باب الحیض کی پہلی فصل مین ہے [3] یہ حدیث مشکوۃ کے باب ایضاً کی فصل ایضاً مین ہے [4] یہ حدیث مشکوۃ کے باب ایضاً کی فصل ایضاً مین ہے [5] یہ حدیث مشکوۃ مین باب ایضاً کی فصل ایضاً مین ہے ۔

تحقیق میں حائض ہوں پس فرمایا تحقیق حیض تیرا نہیں ہی ہاتھ تیرے میں یعنی مسجد کے باہر کھڑی رہ اور ہاتھ اپنا بڑھا کر بوریا مسجد میں سے اٹھالے کچھ مضائقہ نہیں ہی اور مسلم[1] میں روائت ہی حضرت انس رض سے کہ تھے یہود جب حیض سے ہوتی عورت تو نکالتے اسکے ساتھ سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کرو ہر کام جماع کے سوا۔ اور مسلم میں روائت ہی ام المومنین حضرت عائشہ سے کہ کہا میں پانی پیتی تھی پھر پی کر بتن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیتی آپ اسی جگہ منہ رکھتے جہاں میں نے رکھکر پیا تہا اور پانی پیتے حالانکہ میں حائض ہوتی اور میں ہڈی نوچتی پھر رسول خدا کو دیتی آپ اسی جگہ منہ لگاتے جہاں میں نے لگایا تہا اور بخاری[2] اور مسلم میں روائت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سو کہ جب پہنچے ہم سرف میں پس میں حیض ہوئی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کرتی ہیں حاجی سوا اسکے کہ طواف نہ کرے تو بیت اللہ کا جبتک کہ پاک ہووے تو یہ ہے ایک حدیث بڑی میں ف سرف نام ہی ایک جگہ کا مکہ معظمہ کے قریب **وَعَنْ اَبِیْ**[3] **هُرَیْرَةَ** رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰی حَائِضًا اَوِ امْرَاَةً فِیْ دُبُرِهَا اَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِیُّ اور روائت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص کہ صحبت کرے عورت حائضہ سے یا بدفعلی کرے عورت کے پیچھے یا آوے کاہن کے پاس۔ پس تحقیق کفر کیا ساتھ اس دین کے کہ نازل کیا گیا محمد پر۔ روائت کیا اسحدیث کو ترمذی اور ابن ماجہ نے ف کہا ترمذی نے ضعیف کہا اس حدیث کو محمد (بخاری) نے اسناد کی طرف سے انتہی اسحدیث کی اسناد میں حکم اثرم ہی اور وہ لین الحدیث ہی اسی طرح لکہا ہی ابن حجر نے تقریب التہذیب میں اسحدیث سے معلوم ہوا جو شخص حلال جانکر حالت حیض میں اپنی بیوی سے صحبت کرے یا پیچھے سے بدفعلی کرے یا کسی نجومی پنڈت جوگی ملان وغیرہ سے کچھ خبر غیب پوچھے تو وہ کافر ہے اور حالت حیض میں جانکر اپنی بیوی سے صحبت کرے تو کبیرہ گناہ ہی اور واجب ہے اسپر صدقہ دینا کیونکہ احمد[4] اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ میں روائت ہی ابن عباس رض سے اسنے نقل کی رسول خدا[5] سے اسکے حق میں جو آوے اپنی عورت کے پاس اور وہ حیض سے ہو فرمایا صدقہ دے ایک دینار یا آدہا دینار صحیح کہا اسحدیث کو حاکم اور ابن قطان نے اور بیہقی نے کہ غیر نے اسکو موقوف ہونیکو اور بیہقی ایک روائت ترمذی[6] کے یوں ہی جسوقت کہ ہو خون سرخ پس ایک دینار اور جسوقت کہ ہو خون زرد پس آدہا دینار ف یعنی اگر صحبت کرے آمد خون میں تو صدقہ دے ایک دینار اور اگر صحبت کی ہی حالت انقطاع خون میں تو

---

[1] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب المحیض میں ہی [2] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب البقیا میں ہی [3] یہ حدیث مشکوۃ میں باب المحیض کی دوسری فصل میں اور ترمذی چاپہ نولکشور کے صفحہ ۲ میں ہے [4] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب المحیض میں ہی [5] یہ حدیث ترمذی چاپہ اول دہلی میں جو کہ ۱۲۶۶ھ میں چاپی گئی ہے صفحہ ۲ میں ہے ۔

آدھا دینار اور دینار ساڑھے چار ماشہ سونیکا ہوتا ہو اگر سونا سولہ روپیہ تولہ ہو تو ایک دینار چھ روپیہ کا اور آدھا دینار تین روپے کا

نفاس کے بیان مین

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتِ النُّفَسَاءُ تَقْعُدُ فِیْ عَہْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ نِفَاسِہَا اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَاللَّفْظُ لِاَبِیْ دَاوٗدَ وَفِیْ لَفْظٍ لَّہٗ وَلَمْ یَاْمُرْہَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَضَاءِ صَلٰوۃِ النِّفَاسِ وَصَحَّحَہُ الْحَاکِمُ

روایت ہو ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا کہ نفاس والی عورت بیٹھتی تھی بیچ زمانے نبی کے اپنے نفاس کے بعد چالیس دن روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور لفظ ابی داؤد کے ہین اور ایک لفظ مین اسکے ہے اور نہ حکم کرتے تھے اسی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قضا کرنی نماز کا بسبب نفاس کے اور صحیح کہا اس حدیث کو حاکم نے[1] کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ حضرت علی اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت عائشہ اور ام سلمہ اور عطا اور ثوری اور شعبی اور مزنی اور احمد بن حنبل اور مالک اور ہادی اور قاسم اور ناصر اور مؤید باللہ اور ابوطالب کا یہ مذہب ہے کہ اکثر مدت نفاس کی چالیس دن ہین اور کمتر مدت اسکے کی کچھ حد نہین نفاس مین نماز معاف ہو اور روزہ کی قضا ہے بعد چالیس دن کے جو خون کہ ہو وہ استحاضہ یعنی بیماری ہو مانع نماز روزہ صحبت کرنیکا نہین اور حکم نفاس کا مانند حکم حیض کی ہے یعنے جیسے حیض مین نماز پڑھنا روزہ رکھنا جماع کرنا مسجد کے اندر آنا کعبہ کا طواف کرنا قرآن پڑھنا اور اسکا چھونا حرام ہے ویسے ہی حالت نفاس مین بھی حرام ہو

استحاضہ کے بیان مین

عَنْ حَمْنَۃَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ کُنْتُ اُسْتَحَاضُ حَیْضَۃً کَثِیْرَۃً شَدِیْدَۃً فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْتَفْتِیْہِ وَاُخْبِرُہٗ فَوَجَدْتُّہٗ فِیْ بَیْتِ اُخْتِیْ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُسْتَحَاضُ حَیْضَۃً کَثِیْرَۃً شَدِیْدَۃً فَمَا تَاْمُرُنِیْ فِیْہَا قَدْ مَنَعَتْنِی الصَّلٰوۃَ وَالصِّیَامَ قَالَ اَنْعَتُ لَکِ الْکُرْسُفَ فَاِنَّہٗ یُذْہِبُ الدَّمَ قَالَتْ ہُوَ اَکْثَرُ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ فَتَلَجَّمِیْ قَالَتْ ہُوَ اَکْثَرُ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ فَاتَّخِذِیْ ثَوْبًا قَالَتْ ہُوَ اَکْثَرُ مِنْ ذٰلِکَ اِنَّمَا اَثُجُّ ثَجًّا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاٰمُرُکِ بِاَمْرَیْنِ اَیُّہُمَا صَنَعْتِ اَجْزَاَ عَنْکِ مِنَ الْاٰخَرِ وَاِنْ قَوِیْتِ عَلَیْہِمَا فَاَنْتِ اَعْلَمُ قَالَ لَہَا اِنَّمَا ہٰذِہٖ رَکْضَۃٌ مِّنْ رَکَضَاتِ الشَّیْطٰنِ فَتَحَیَّضِیْ سِتَّۃَ اَیَّامٍ اَوْ سَبْعَۃَ اَیَّامٍ فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ ثُمَّ اغْتَسِلِیْ حَتّٰی اِذَا رَاَیْتِ اَنَّکِ قَدْ طَہُرْتِ وَاسْتَنْقَاْتِ فَصَلِّیْ ثَلٰثًا وَّعِشْرِیْنَ لَیْلَۃً اَوْ اَرْبَعًا وَّعِشْرِیْنَ لَیْلَۃً وَّاَیَّامَہَا وَصُوْمِیْ فَاِنَّ ذٰلِکِ یُجْزِئُکِ وَکَذٰلِکِ

---

[1] حدیث بلوغ المرام کے باب الحیض مین ہے +

[2] یہ مضمون نیل الاوطار جہاپنصر کے جلد اول کے صفحہ ۲۰۲ مین ہے +

[3] یہ حدیث مشکوۃ مین باب المستحاضہ کی دوسری فصل مین ہے +

فَافْعَلِي كُلَّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ مِيقَاتَ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ وَإِنْ قَوِيتِ عَلَى أَنْ تُؤَخِّرِينَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِينَ الْعَصْرَ فَتَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ الصَّلَاتَيْنِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَتُؤَخِّرِينَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِينَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فَافْعَلِي وَصُومِي إِنْ قَدَرْتِ عَلَى ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَالَ أَحْمَدُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

روائت ہے حمنہ بنت جحش رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا تھی مین استحاضہ کی جاتی استحاضہ بہت سخت پس آئی مین پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کہ پوچھون مین اُن سے اور خبر دون مین انکو پس پایا مینے اُن کو بیچ گھر بہن اپنی کے کہ زینب بنت جحش تھی پس کہا مین نے اے رسُول خدا تحقیق مین استحاضہ کیجاتی ہون سخت پس کیا حکم کرتے ہو مجھکو اس مین تحقیق باز رکھا ہے اس نے مجھکو نماز اور روزہ سے فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کرتا ہون مین اسطے تیرے روئی پس تحقیق وہ لیجاتی ہے خون کو یعنے خون نکلنے کی جگہ روئی رکھدے تا وہ باہر نہ نکلے کہا اُس نے کہ وہ زیادہ ہے اس سے یعنے روئی سے نہین رُک سکتا فرمایا مانند لگام کے کپڑا باندھ یعنے روئی رکھکر لنگوٹ باندھلے کہا اُس نے وہ زیادہ ہے اس سے فرمایا رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس رکھ تو کپڑا یعنے نیچے اس لنگوٹ کے کہا اُس نے وہ زیادہ ہے اس سے سوائے اسکے نہین کہ ڈالتی ہون مین خون کو ڈالنا بہت مانند مینہ کے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امر کرتا ہون مین تجھکو ساتھ دو حکمون کے ایک جو نسا ان مین سے کرے تو کفائت کرے تجھکو دوسرے سے اور اگر تو قوت رکھتی ہے دونو مین پس تو دانا تر ہے یعنے تو حال اپنا خوب جانتی ہو جو چاہے سو اختیار کرلے فرمایا واسطے اسکے نہین یہ استحاضہ مگر ایک لات مارنا ہے لاتون شیطان کے سے پس حیض ٹھہرا تو چھ دن یا سات دن بیچ علم اللہ تعالے کے پھر نہا ڈال یہانتک کہ جب وقت دیکھے تو کہ پاک اور صاف ہوئی پس نماز پڑھ تیس دن رات یا چوبیس دن رات اور روزہ رکھ ہر مہینے مین اسی طرح پس تحقیق کفائت کرتا ہے تجھکو پس اسی طرح سے کرتی جا ہر مہینے مین جیسکہ حائض اور پاک ہوتی ہیں عورتین وقت حیض اپنے کے اور پاک ہونے اپنے کے اور اگر قدرت رکھتی ہے اسپر کہ تاخیر کرے نماز ظہر کو اور جلدی کرے نماز عصر کو پس تحقیق نہا اور جمع کر درمیان ان دونوں نمازون کے ظہر اور عصر کے اور تاخیر کرے مغرب کو اور جلدی کرے تو عشا کو پھر نہا وے تو اور جمع کرے تو درمیان دو نمازون کے

پس کرتو اور نہاتو ساتھ فجر کے یعنے فجر کی نماز کے لئے پس کرتو اور روزہ رکھ یعنے ان دنوں مین جن مین نماز پڑھتی ہے اگر طاقت رکھتی ہے اسپر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور یہ بہت پسندیدہ ہے دونوں حکموں میں طرف میری روائت کیا اسحدیث کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کہا بخاری نے یہ حدیث حسن ہے اور کہا احمد نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف ابوداؤد[1] مین روائت ہے اسی سے کہ مین استحاضہ کی جاتی تھی اور خاوند میرا صحبت کرتا تھا مجھسے اور ابوداؤد[2] مین روائت ہے اسمابنت عمیس رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا کہا مینے اے رسول خدا کے تحقیق فاطمہ بیٹی ابی حبیش کی مستحاضہ ہوئی ہے ابتدا اتنی مدت سے پس نہین نماز پڑھتی یعنے اس گمان پر کہ حکم اسکا بھی حیض کا سا ہو پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سبحان اللہ تحقیق یہ چھوڑ دینا نماز کا شیطان کی طرف سے ہے چاہئے کہ بیٹھے لگن مین پس جبکہ دیکھے زردی پانی پر پس البتہ نہاوے واسطے ظہر اور عصر کے ایک نہانا اور نہاوے واسطے مغرب اور عشا کے ایک نہانا اور وضو کرے درمیان انکے ف ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ مستحاضہ ہر پانچ نماز کے لئے تین غسل کرے یعنے ایک غسل سے ظہر اور عصر کو جمع کرکے پڑھے اور ایک غسل سے مغرب اور عشا کو جمع کرکے پڑھے اور ایک غسل سے نماز فجر کی پڑھے اور مسلم[3] مین روائت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تحقیق ام حبیبہ بنت جحش نے شکوہ کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لہو کا سو فرمایا ٹھہری[4] اتنی دیر کہ روکتا تجھے حیض تیرا یعنے جتنے دن پہلے تجھے حیض آیا کرتا تھا اتنے دن ٹھہر پھر نہا اور وہ نہاتی تھی ہر نماز کے وقت ف مسک[5] الختام شرح بلوغ المرام مین ہے کہ کہا شافعی نے کہ غسل کرنا ام حبیبہ کا بطریق تطوع کے تھا اور یہی مذہب ہے جمہور کا اور کہتے ہین کہ نہین واجب مستحاضہ پر غسل کرنا واسطے ہر نماز کے اسیطرح لکھا ہے فتح الباری مین اور کہا امام شوکانی نے بیچ شرح مختصر اپنی کے کہ کسی حدیث صحیح مین نہین آیا کہ غسل واسطے ہر نماز کے یا واسطے ہر دو نماز کے یا ہر روز واجب ہے بلکہ جو کچھ بہت کہ پہنچا ہے یہ ہو کہ وقت گذرنے ایام حیض کے عادت والی عورت عمل کرے اپنی عادت پر اور غیر عادت والی رجوع کرے طرف قرینون کے اور یہی درالبہیہ مین امام شوکانی نے لکھا ہو کہ مستحاضہ مانند پاک عورت کے ہے خون کو دھو ڈالے اور وضو کرے ہر نماز کیلئے اور دلیل مستحاضہ پر غسل واجب کہنے والون کی یہ ہو کہ بخاری

[1] یہ حدیث ابوداؤد چھاپہ اول پہلی کی جلد اول کے صفحہ ۴۰ مین ہو [2] یہ حدیث مشکوۃ مین باب المستحاضہ کی تیسری فصل مین ہو [3] یہ حدیث بلوغ المرام کو باب الحیض مین ہو [4] یہ مضمون مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کانپور کے صفحہ ۱۲۱ مین ہو [5] حدیث بلوغ المرام کو باب التیمم

اور مسلم مین روائت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آئی فاطمہ بیٹی حبیش کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔ پس کہا اے رسول خدا کے تحقیق مین ایک عورت ہون کہ استحاضہ کیجاتی ہون پس نہین پاک ہوتی۔ پس کیا چھوڑ دون نماز فرمایا نہین ہوائے اسکے کہ یہ خون ایک رگ کا ہے اور نہین ہو خون حیض کا پس جبوقت کہ آوے حیض تجھکو پس چھوڑدے نماز اور جبوقت کہ جاتا رہے وہ پس دھو اپنے سے خون کو پھر نماز پڑھ اور بخاری کا لفظ ہے پھر وضو کر ہر نماز کیلئے اور اشارہ کیا مسلم نے اسبات کا کہ اُس نے یہ چھوڑدیا تعمداً

ف اسحدیث سے مستحاضہ کو صرف وضو پر ہی اکتفا کرکے نماز پڑہنا ثابت ہوتا ہے پس اس لئے کہا ترمذی[۱] نے کہ کہا امام احمد اور اسحاق نے بیچ حق مستحاضہ کے اگر غسل کرے واسطے ہر نماز کے تو وہ احوط ہے واسطے اسکے یعنے بہتر بات ہے اگر وضو کرے ہر نماز کے لئے تو بھی کفائت کرتا ہو اور اگر جمع کرے درمیان دو نمازون کے ساتھ ایک غسل کے تو بھی کفائت کرتا ہے **فصل وقتون نماز مین**

وقت نماز ظہر کے بیان مین عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقْتُ الظُّھْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَکَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ کَطُوْلِہٖ مَالَمْ یَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَالَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ مَالَمْ یَغِبِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلٰوۃِ الْعِشَاءِ اِلٰی نِصْفِ اللَّیْلِ الْاَوْسَطِ وَوَقْتُ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَالَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاَمْسِکْ عَنِ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّھَا تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیِ الشَّیْطَانِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روائت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وقت ظہر کا جس وقت ڈہلے دوپہر اور ہو وہ سایہ آدمی شخص کا مانند طول اسکے کے جبتک کہ نہ آوے وقت عصر کا اور وقت عصر کا جبتک کہ نہ زرد ہو سورج اور وقت نماز مغرب کا جبتک کہ نہ غائب ہو شفق اور وقت نماز عشا کا ٹہیک آدہی رات تک اور وقت نماز فجر کا ظاہر ہونی فجر سے جبتک نہ نکلے آفتاب پس جبوقت کہ نکلے پس بندہ تو نماز سے پس تحقیق وہ نکلتا ہے درمیان دو سینگون شیطان کے روائت کیا اسحدیث کو مسلم نے ف[۲] اسحدیث سے معلوم ہوا کہ درمیان نماز ظہر اور عصر کے وقت مشترک نہین ہے جیسکہ امام مالک کہتے ہین اور یہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وقت نماز عصر کا جبتک کہ نہ زرد ہو سورج اس سے مراد یہ نہین کہ بالکل وقت رہتا ہی نہین بلکہ مراد یہ ہے کہ مکروہ وقت ہوجاتا ہے کیونکہ بخاری

---

[۱] یہ عبارت ترمذی مطبوعہ مطبع احمدی دہلی مین جو کہ ۱۲۹۶ ہجری مین چھاپی گئی ہے اسکے ص۲۰ مین ہے [۲] یہ حدیث صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے ص۲۲۳ مین ہے [۳] یہ حدیث مشکوۃ مین باب تعجیل الصلوۃ کی پہلی فصل مین ہے [۴] یہ حدیث مشکوۃ مین باب المواقیت کی دوسری فصل مین ہے۔

اور مسلم مین روائت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے پائی ایک رکعت صبح کے پہلے نکلنے آفتاب پس تحقیق پائی اُسنے نماز صبح کی اور جس نے پائی ایک رکعت نماز عصر کی پہلے ڈوبنے آفتاب کے پس تحقیق پائی اُس نے نماز عصر یعنی اسصورت مین اسکی نماز بہی اور عصر کی نماز بھی روا ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی اور تمام علماء کا لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس صورت مین عصر کی نماز تو ادا ہو جائے گی لیکن صبح کی نماز نہیں ادا ہونیکی اور یہ حدیث حجت ہے ابو حنیفہ پر (اسلئے کہ انہون نے اسباب مین آدہی حدیث پر توعل کرنا درست جانا اور آدہی پر درست نہ جانا) اسی طرح لکہا ہی نووی شرح صحیح مسلم مین اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ مخالفت کی ہی اسحدیث کی ابو حنیفہ نے کیونکہ نزدیک ابو حنیفہ کے اسصورت مین صبح کی نماز جائز نہین ہوتی انتہی اور حدیث عبداللہ بن عمرو کی جو کہ قریب گذری دلیل ہی اس بات پر کہ وقت نماز عشا کا ٹہیک آدہی رات تک ہی اور تائید کرتے ہین اسکی یہ دو حدیثین بہی پہلی حدیث بخاری مین روائت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تاخیر کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز عشا کو آدہی رات تک فائدہ بخاری نے اسحدیث پر یون باب باندہا ہے کہ یہ باب ہی اس بات کا کہ وقت نماز عشا کا آدہی رات تک کا ہے دوسری حدیث مسند امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ مین روائت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر مشکل نہ جانتا مین امت اپنی پر البتہ حکم کرتا اُن کو کہ تاخیر کرین نماز عشا کو تہائی رات تک یا آدہی رات تک اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ مذہب امام شافعی کا یہی ہے کہ وقت نماز عشا کا آدہی رات تک ہو اور حق یہی ہو انتہی امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک وقت نماز عشاء کا صبح صادق تک ہے اور دلیل انکی اسباب مین حنیفیہ یہ حدیث پیش کرتے ہین عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ اَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِالْعِشَاءِ حَتّٰى ذَهَبَتْ عَامَّةُ اللَّيْلِ وَحَتّٰى نَامَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى وَقَالَ اِنَّهَا لَوَقْتُهَا لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ کہ روائت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا دیر کی نبی نے ایک رات ساتھ نماز عشا کے یہانتک کہ گذر گئی بہت رات پہر نکلے اور نماز پڑہی اور فرمایا کہ یہی وقت اسکا اگر نہوتا محنت مین ڈالنا میرا امت پر سو جواب اسکا دو طرح پر ہے اوّل یہ کہ کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ مراد عامۃ اللیل سے بہت

---

۱ یہ حدیث مسلم چاپہ نولکشور کی جلد اول صفحہ ۲۱۲ میں ہی ۲ یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۲۶۲ مین ہے۔
۳ یہ حدیث بخاری چاپہ احمدی سہرٹھ کے صفحہ ۸۱ میں ہے ۴ یہ حدیث مشکوۃ مین باب تعجیل الصلوۃ کی دوسری فصل مین ہے
۵ یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۲۶۳ میں ہے ۶ یہ حدیث صحیح مسلم چاپہ نولکشور کی جلد اول صفحہ ۲۲۹ میں ہے ۷ یہ مضمون صحیح مسلم چاپہ ایضاً کی جلد اول کے صفحہ ۲۲۸ کی شرح میں ہے +

رات ہے اور نہین مراد اس سے بہت بہت اسکا (یعنے اس سے یہ مراد نہیں کہ بعد کو وہی رات کو بھی عشار کا وقت رہتا ہے) کیونکہ اسپر کوئی عالم بھی قائل نہیں ہوا ہے دوسرے حدیث عبداللہ بن عمرو اور حدیث انس اور حدیث ابی ہریرہؓ کی کہ جن سے وقت نماز عشار کا آدھی رات تک ہی ثابت ہوتا ہی یہ تینون حدیثین تو اس باب مین صریح ہین اور حدیث حضرت عائشہؓ کی صریح نہیں ہی اور حدیث صریح کے ہوتے ہوئے غیر صریح پر عمل جائز نہین ہے اور ابوداؤد اور ترمذی مین روایت ہی ابن عباسؓ سے کہا کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امامت کی میری جبرائیل نے نزدیک خانہ کعبے کے دوبار (تاکہ کیفیت اور اوقات نماز کے سکھلاوین) پس نماز پڑہائی مجھکو ظہر کی وقت ڈھلنے آفتاب کے اور تہا سایہ مانند قد کے پھر نماز پڑہائی مجھکو عصر کی اسوقت کہ ہوچکا سایہ ہر چیز کا مانند اسکے پھر پڑہائی نماز مغرب کی اسوقت کہ افطار کرتا ہے روزہ دار اور نماز پڑہائی مجھکو عشا کی اس وقت کہ غائب ہوئی شفق اور نماز پڑہائی مجھکو فجر کی اسوقت کہ حرام ہوتا ہی کہانا اور پینا روزہ دار پر پھر جب ہوا اگلا دن نماز پڑہائی مجھکو ظہر کی اسوقت کہ ہوا سایہ اسکا مانند اسکی اور نماز پڑہائی مجھکو عصر کی اسوقت کہ ہوا سایہ اسکا دو مثل اسکے اور نماز پڑہائی مجھکو مغرب کی اسوقت کہ افطار کرتا ہی روزہ دار اور نماز پڑہائی مجھکو عشا کی وقت تہائی رات کے اور نماز پڑہائی مجھکو فجر کی پس خوب روشنی ہوئی پھر التفات کیا طرف میری پس کہا اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ وقت ہی نبیون کا کہ پہلے تجھ سے تھے اور وقت درمیان ان دو وقتون کے ہے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہی فائدہ اسی حدیث کی صحت مین محدثین کا اختلاف ہی جسکو دیکھنا ہو وہ نیل الاوطار مین سے دیکھ لے اور بخاری اور مسلم مین روایت ہے محمد بن عمرو بن حسن بن علی رضی اللہ تعالی عنہم سے کہا پوچھا ہمنے جابر بن عبداللہ سے حال نماز نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پس کہا تھی نماز پڑہتے ظہر کی دوپہر ڈھلے اور نماز پڑہتے عصر کی اسحال مین کہ آفتاب ہوتا زندہ یعنے روشن اور مغرب کی جسوقت کہ آفتاب غروب ہوتا اور عشا کی جسوقت کہ ہوتے بہت لوگ جلدی ٹپہتے اور جب ہوتے کم دیر کرکر پڑہتے اور پڑہتے صبح (اندہیرے مین ف پہلے وقت ظہر کا اسلئے بیان فرمایا کہ پہلے جبرائیل علیہ السلام نے آکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو واسطے تعلیم وقت اور کیفیت کے یہی نماز پڑہائی تھی اسلئے اسکو نماز پیشین کہتے ہین اور مذہب امام شافعی اور مالک اور احمد اور صاحبین اور زفر اور سوا انکے کا یہی ہے کہ وقت ظہر کا شروع زوال سے ایک مثل تک کے بعد اسکے وقت عصر کا آجاتا ہے اور ایک روایت امام اعظمؒ سے بھی اسی طرح

ف یہ حدیث مشکوۃ مین باب المواقیت کی دوسری فصل مین ہے ف یہ مضمون نیل الاوطار جہا پنسری کی جلد اول کے صفحہ ۲۰۵ مین ہے ف یہ حدیث مشکوۃ میں باب تعجیل الصلوۃ کی پہلی فصل میں ہے ۔

آئی ہے بلکہ بعضون نے لکہا ہے کہ فتوی ہی اسپر ہے جیسا کہ درالمختار مین کتنی کتابون سے ترجیحی
روائت کو دی ہے وَعَنْ[1] اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ
اَنْتَ اِذَا کَانَتْ عَلَیْکَ اُمَرَاءُ یُمِیْتُوْنَ الصَّلٰوۃَ اَوْ یُؤَخِّرُوْنَ عَنْ وَقْتِہَا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِیْ قَالَ صَلِّ الصَّلٰوۃَ
لِوَقْتِہَا فَاِنْ اَدْرَکْتَہَا مَعَہُمْ فَصَلِّ فَاِنَّہَا لَکَ نَافِلَۃٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روائت ہے ابی ذر رضی اللہ تعالی
عنہ سے کہ کہا فرمایا واسطے میرے رسولخدا نے کیا حال ہوگا کہ جبوقت ہونگے مسلط اوپر تیرے سردار اور تاخیر کرینگے
نماز یا تاخیر کریں گے اول وقت سے کہا مینے پس کیا حکم کرتے ہو مجہکو فرمایا پڑھ تو وقت اسکے پہ پس
اگر پاوے تو اس نماز کو ساتہہ اُن کے پس پڑھ تو نماز پس تحقیق یہ واسطے تیرے نفل ہوگی روائت کیا اس
حدیث کو مسلم نے ف اسحدیث سے معلوم ہوا کہ فضیلت اول وقت مین اکیلے نماز پڑھنے کی اخیر وقت
کی جماعت کے ساتہہ پڑھنے سے بہی زیادہ ہے اور یہ حدیث صاف دلالت کرتی ہے اسپر کہ اگر امام
اول وقت نماز نہ پڑھے تو مقتدیون کو چاہیے کہ نماز اپنی اس سے پہلے اپنے اول وقت پڑھ لین پہر
اگر امام کیساتہہ بہی ملجاوین تو یہ پہلی نمازان کی نفل ہوجاوے گی اور ابوداؤد مین روائت ہے عبادہ بن صامت
رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ہونگے تمپر پیچہے میرے سردار کہ بازرکہینگے
انکو چیزین یعنے خواہش نفسانی وقت سے یہانتک کہ جاتا رہیگا وقت اسکا پس پڑھو نماز اپنی وقت پر یعنے
تنہا پس کہا ایک شخص نے یارسول اللہ نماز پڑہون ساتہہ انکے فرمایا اگر چاہے تو ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ
راوی اسکی ہسناد کے ثقہ ہین اور ترمذی اور حاکم نے روائت کی ہے ابن مسعود سے کہا کہ فرمایا رسولخدا نے بہتر کامون
کا نماز ہے پہلے وقت مین اسکی صحیح کہا اسحدیث کو دونون نے اور اصل اسحدیث کی صحیحین مین ہے اور ابوداؤد مین روائت ہے قبیصہ
بن وقاص رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا نے ہونگے تمپر سردار پیچہے تاخیر کرینگے نماز کو یعنے اول وقت نہ پڑہینگے
پس وہ فائدہ ہے واسطے تمہارے اور وہ وبال ہے اوپر نماز پڑھو ساتہہ انکے جبتک کہ نماز پڑہین وہ طرف قبلہ کی یعنے کعبہ کی اور بخاری
اور مسلم مین روائت ہے انس رض سے کہا کہ تھے ہم جسوقت نماز پڑہتے ہے پیچہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہر کی سجدہ کرتے ہم
کپڑون پر واسطے بچاؤ گرمی کے اور لفظ اسکے واسطے بخاری کے ہین ف یہ حدیثین دلیل ہین اسبات پر کہ اول وقت
نماز پڑہنی افضل ہے لیکن گرمی کے موسم مین جب شدت گرمی کی ہو جاوے اسوقت ظہر کو ٹھنڈی کرکر پڑہنا افضل ہے

[1] یہ حدیث مشکوۃ مین باب الصلوۃ پہلی فصل مین ہے [2] یہ حدیث ابوداؤد وچھاپہ اول دہلی کے صـ۸۸ مین ہے [3] یہ حدیث بلوغ المرام
کے باب المواقیت مین ہے [4] یہ حدیث ابوداؤد وچھاپہ اول دہلی کے صـ۹۱ مین ہے [5] یہ حدیث مشکوۃ مین باب تعجیل الصلوۃ
کی پہلی فصل مین ہے [6] یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد اول کے صـ۳۲۰ مین ہے +

اور دلیل اسکی یہ حدیثین آئندہ ہین **وَعَنْ** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتد الحر فابردوا بالصلوٰۃ فان شدۃ الحر من فیح جہنم متفق علیہ اور روائت ہو ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے جب سخت ہو گرمی تو ٹھنڈے وقت مین نماز پڑھو کہ بیشک گرمی کی شدت جوش سے دوزخ کے ہو روائت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے ف۲ نسائی ہین انس سے روائت ہو کہ تھے رسولخدا صلعم جسوقت کہ ہوتی گرمی ٹھنڈے وقت نماز پڑھتے اور جسوقت کہ ہوتی سردی جلدی کرتے نماز کو۔

وَعَنْ ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فاراد المؤذن ان یؤذن فقال ابرد ثم اراد ان یؤذن فقال ابرد ثم اراد ان یؤذن فقال ابرد حتی ساوی الظل التلول فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان شدۃ الحر من فیح جہنم متفق علیہ اور روائت ہو ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تھے ہم ساتھ رسولخدا صلعم کے بیچ سفر کے پس ارادہ کیا مؤذن نے یہ کہ آذان کہے پس کہا واسطے اسکے یہ کہ ٹھنڈا کر نماز ظہر پس ارادہ کیا مؤذن نے یہ کہ آذان کہے پس کہا واسطے اسکے یہ کہ ٹھنڈا کر پھر ارادہ کیا (مؤذن نے) یہ کہ آذان کہے پھر کہا واسطے اسکے کہ ٹھنڈا کر یہان تک کہ ہوا سایہ برابر ٹیلے کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے کہ گرمی کی شدت ابال سے دوزخ کے ہے پس جب خوب گرمی ہوا کرے تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھا کرے روائت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **وقت نماز عصر کے بیان مین عَنْ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی العصر والشمس مرتفعۃ حیۃ فیذہب الذاہب الی العوالی فیاتیہم والشمس مرتفعۃ وبعض العوالی من المدینۃ علی اربعۃ امیال او نحوہ متفق علیہ روائت ہو انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نماز پڑھتے عصر کی اور آفتاب بلند ہوتا اور زندہ پس جاتا جانیوالا طرف عوالی مدینہ کے پس پہنچتا انکے پاس اور آفتاب بلند ہوتا اور بعضے عوالی مدینہ سے چار میل پر تھے یا مانند اسکے روائت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے ف۳ بخاری اور مسلم مین روائت ہو رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تھے ہم نماز پڑھتے عصر کی ساتھ رسولخدا کے پھر ذبح کیا جاتا اونٹ پھر تقسیم کیا جاتا دس حصے پر پھر پکایا جاتا پھر کہاتے ہم گوشت پکا ہوا پہلے چھپنے آفتاب کے اور **موطا** ۴ امام مالک مین روائت ہو عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہہ

۱؎ حدیث بلوغ المرام کے باب المواقیت مین ہے ۲؎ یہ حدیث نسائی چھاپہ شاہزادہ دہلی کے جلد اول کے صفحہ ۷۴ مین ہے
۳؎ یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی مصر کے صفحہ اور صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۲۲۲ مین ہو ۴؎ یہ حدیث مشکوۃ باب تعجیل الصلوۃ کی پہلی فصل مین ہو ۵؎ حدیث مشکوۃ مین باب ایضاً کی تیسری فصل مین ہو ۶؎ حدیث مشکوۃ مین باب المواقیت کی

کہ اُنہوں نے لکھا طرف اپنے عاملون کے پڑھو نماز عصر ایسے وقت کہ آفتاب بلند ہو سفید صاف بقدر اس چیز کے کہ چلے سوار چھ کوس یا نو کوس پہلے ڈوبنے آفتاب کے ف ترجمہ پورا اسحدیث کا بیان مین وقت نماز عشا کے آگے آویگا انشاء اللہ تعالی وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تِلْکَ صَلٰوۃُ الْمُنَافِقِ یَجْلِسُ یَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰی اِذَا اصْفَرَّتْ وَکَانَتْ بَیْنَ قَرْنَیِ الشَّیْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا یَذْکُرُ اللّٰہَ فِیْھَا اِلَّا قَلِیْلًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روائت ہی انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ یعنی نماز عصر کی کہ اخیر وقت مین پڑھی جاتی ہے نماز منافق کی ہی بیٹھا رہتا ہی انتظار کرتا ہے آفتاب کا یہانتک کہ جب زرد ہوتا ہے اور ہوتا ہی درمیان دو سینگون شیطان کے کھڑا ہوتا ہے یعنے نماز کے لئے پس مارتا ہی ٹھونگین چار پس نہین یاد کرتا اللہ کو اس مین مگر تھوڑا روائت کیا اسحدیث کو مسلم نے ف مراد زرد ہونے آفتاب سے بعضون کے نزدیک یہ ہی کہ شعاع جو دیوار پر پڑتی ہی اس مین تغیر آجاوی اور فرمایا کہ ٹھونگین مارتا ہی چار یعنی جلدی جلدی سجدہ کرتا ہے بغیر طمانیت کے جیسے کہ جانور دانہ چنتا ہے اور سجدہ عصر مین آٹھ ہوتے ہین اور یہان چار فرمائے اسلئے کہ پہلے سجدہ کے بعد جب سر اچھی طرح نہ اٹھایا تو دونوں سجدون نے حکم ایک سجدہ کا پکڑا یا باعتبار اسکے فرمایا دونوں کہ سجدون کو ایک رکن اعتبار کیا اور خاص عصر ہی کا ذکر کیا اور نمازون کا نہ کیا اسلئے کہ یہ نماز وسطی ہی اسکی رعائت نہ کرنی اور اسکو تنگ وقت کر کے پڑہنا بہ نسبت اور نمازون کے بہت بُری بات ہی کیونکہ بخاری[۳] اور مسلم مین روائت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ شخص کہ فوت ہو جاوی اس سے نماز عصر کی پس گویا کہ لوٹا گیا گھر بار اُسکا اور بخاری[۴] مین روائت ہی بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس شخص نے چھوڑی نماز عصر کی پس باطل ہوئی عمل اُسکے یعنی اسکی پہلی نمازین بھی باطل ہوئین ف یہ جو اللہ نے کلام اللہ مین فرمایا ہے حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی الیٰ غیر ذالک محافظت کرو اوپر نمازون کے اور نماز بیچ والی کی مراد نماز وسطی یعنے بیچ والی سے نماز عصر کی ہے اور دلیل اسکی دو حدیثین ہین پہلی حدیث بخاری[۵] اور مسلم مین روائت ہی حضرت علی رضؓ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دن خندق کے کہ باز رکھا کافرون نے ہمکو نماز بیچ کے سے کہ نماز عصر کی ہی بھرے اللہ تعالی اُن کی گھرون اور

---

[۱] یہ حدیث مشکوۃ مین باب تعجیل الصلوۃ کی پہلی فصل مین ہی [۲] یہ حدیث مشکوۃ مین باب ایضاً کی فصل ایضاً مین ہے۔
[۳] یہ حدیث مشکوۃ مین باب ایضاً کے فصل ایضاً مین ہے [۴] یہ آئت پارہ سیقول کے چوتھے پاؤ مین ہے [۵] یہ حدیث مشکوۃ باب تعجیل الصلوۃ کی پہلی فصل مین ہے۔

قبروں کو آگ سے دوسری حدیث ترمذی[۱] مین روائت ہی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے نماز واسطے یعنی بیچ کی نماز عصر کی ہے اور کہا یہ حدیث حسن ہی

وقت نماز مغرب کے بیان مین

عَنْ[۲] رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا نُصَلِّی الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَنْصَرِفُ اَحَدُنَا وَاِنَّہٗ لَیُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روائت ہی رافع بن خدیج رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ تھے ہم نماز پڑھتے ساتھ پیغمبر خدا کے پس پھرتا ایک ہم مین سے ایسے وقت کہ البتہ دیکھتا جگہ گرنے تیر اپنے کی روائت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سورج چھپنے کے ساتھ ہی نماز مغرب کیلئے کھڑے ہو جاتے تھے چنانچہ بخاری اور مسلم[۳] اور مسند امام احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ مین روائت ہی سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسولخدا تھے جب پھرتے نماز سے کی جب غروب ہوتا آفتاب اور پردہ مین ہو جاتا اور ابو داؤد[۴] مین روائت ہی ابی ایوب سے اور دارمی مین ابن عباس سے کہا فرمایا رسولخدا نے ہمیشہ ہیگی اُمت میری ساتھ بھلائی کے یا فرمایا فطرۃ پر یعنی طریقہ اسلام پر جبتک کہ ندیر کرینگے مغرب کو یہانتک کہ بہت ہون ستارے

وقت نماز عشا کے بیان مین

عَنْ[۵] عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ کَانُوْا یُصَلُّوْنَ الْعَتَمَۃَ فِیْمَا بَیْنَ اَنْ یَّغِیْبَ الشَّفَقُ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ الْاَوَّلِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روائت ہی حضرت عائشہ رضہ سے کہا ہی حضرت اور صحابہ نماز پڑھتے عشار کی درمیان اسکے کہ غائب ہو شفق تہائی رات پہلے تک روائت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے ف حضرت عائشہ نے جو نماز عتمہ کہا شاید یہ حدیث جو کہ مسلم مین روائت ہی ابن عمر سے فرمایا حضرت نے نہ غالب آیین تمپر گنوار اور پنام رکھنو تمہارے عشا پس تحقیق وہ اللہ کی کتاب مین عشا ہی یعنے اس آیت مین وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوۃِ الْعِشَآءِ نام اسکا عشا فرمایا ہی نہ پہنچی ہوگی اور مسند امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ مین روائت ہی ابی ہریرہ رضہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر نہ مشکل جانتا مین اپنی اُمت پر البتہ حکم کرتا انکو یہ کہ تاخیر کریں نماز عشا کو تہائی رات تک آدھی رات تک اور صحیح کہا اسکو ترمذی نے اور ابو داؤد[۶] مین روائت ہی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تاخیر کرو تم اس نماز کو یعنی عشا پس تحقیق تم زیادہ کئے گئے ہو ساتھ

---

[۱] یہ حدیث ترمذی چھاپہ نولکشور صفحہ ۲۰ مین ہی [۲] یہ حدیث مشکوۃ مین باب تعجیل الصلوۃ کی پہلی فصل مین ہے [۳] یہ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۳۱ مین ہے [۴] یہ حدیث ابو داؤد چھاپہ امل دہلی کے صفحہ ۶۵ مین ہے [۵] یہ حدیث مشکوۃ مین باب تعجیل الصلوۃ کے پہلی فصل مین ہے [۶] یہ حدیث صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۲۲۹ مین ہے [۷] یہ حدیث مشکوۃ مین باب تعجیل الصلوۃ کی دوسری فصل مین ہے [۸] یہ حدیث ابو داؤد چھاپہ امل دہلی کے صفحہ ۶۵ مین ہے

اس نماز کے تمام اُمتوں پر اور نہین پڑھی یہ نماز کسی اُمت نے پہلے تمہارے اور ابوداؤد[۱] اور دارمی مین روایت ہے نعمان بن بشیرؓ سے کہ کہا مین خوب جانتا ہون وقت اس نماز کا لینے عشا پچھلی کا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھتے اس نماز کو وقت ڈوبنے چاند تیسری تاریخ کے اور ابوداؤد[۲] اور نسائی مین روایت ہے ابوسعیدؓ سے کہ کہا نماز پڑھی ہم نے ساتھ رسول اللہ صلعم کے نماز عشا کی پس نہ تشریف لائے یہان تک کہ گذری قریب آدھی رات کے فرمایا لازم پکڑے رہو جگہ بیٹھنے اپنے کی پس لازم پکڑے رہے ہم جگہ بیٹھنے اپنے کی پس فرمایا تحقیق لوگ نماز پڑھ چکے ہین اور پکڑی اونہون نے جگہ سونے اپنے کی اور تحقیق تم ہمیشہ ہو نماز مین جبتک کہ ہو منتظر نماز کے اور اگر نہ ہوتا ضعف ضعیف کا اور بیماری بیمار کی البتہ دیر کرتا مین اس نماز کو آدھی رات تک قائم[۳] کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ سناد اسحدیث کی صحیح ہے اور موطا[۴] امام مالک مین روایت ہے عمر بن الخطابؓ سے یہ کہ انہون نے لکھا طرف اپنے عاملون کی تحقیق بہت ضرور کا ہے تمہارے نزدیک میرے نماز ہے جس نے محافظت کی اسکی لینے ساتھ شرائط اور ارکان کے ادا کیا اسکو اور نگہبانی کی اسپر لینے ہمیشہ پڑھی اور باطل نہ کی بہ سبب سُستی[۵] اور دکھانے کے محافظت کی اُسنے دین اپنے کی اور جس نے ضائع کیا اسکو پس وہ شخص واسطے اس چیز کے کہ سوائے نماز کے ہے بہت ضائع کرنیوالا ہے پھر لکھا یہ کہ پڑھو نماز ظہر کی وقت ہونے سایہ زوال کے ایک گز یہانتک کہ ہو سایہ مانند ایک تمہارے کے اور پڑھو نماز عصر ایسے وقت کہ آفتاب بلند ہو سفید صاف بقدر اُس چیز کے کہ چلے سوار چھ کوس یا نو کوس پہلے ڈوبنے آفتاب کے اور پڑھو نماز مغرب جسوقت کہ غائب ہو جاوے کنارہ سورج اور پڑھو نماز عشا کہ جسوقت غائب ہو شفق تہائی رات تک پس جو سووے لینے پہلے پڑھنے نماز عشا کے پس نہ سوئیو آنکھین اسکی پس جو سووے نہ سوئیو آنکھین اسکی پس جو سوئے نہ سوئیو آنکھین اسکی اور پڑھو نماز صبح کی ایسے وقت کہ ستارے ظاہر ہون گھنے **وقت نماز صبح کے بیان مین** عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَتَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا ہے رسول خدا نماز پڑھتے صبح کی پس[۶] پھرتین عورتین لپٹی ہوئین بیچ چادروں اپنی کے نہ پہچانی جاتی تھین بہ سبب اندھیرے کے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے ف

---

[۱] یہ حدیث مشکوۃ مین باب تعجیل الصلوۃ کی دوسری فصل مین ہے [۲] یہ حدیث مشکوۃ مین باب الغیا کی تیسری فصل مین ہے [۳] یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۳۱۵ مین ہے [۴] یہ حدیث موطا امام مالک چھاپہ فاروقی دہلی کے صفحہ ۶ مین ہے
[۵] یہ حدیث مشکوۃ مین باب تعجیل الصلوۃ کی پہلی فصل مین ہے ۔

بخاری[1] مین روایت ہے قتادہ سے کہ نقل کی انس رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور زید بن ثابت نے سحری کہائی پس جب فارغ ہوئی سحری اپنی سے کھڑے ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف نماز کی پس نماز پڑھی کہا ہم نے انس کو کتنا تہا فرق درمیان فارغ ہونے ان کے کے سحری اپنی سے اور درمیان داخل ہونے کے نماز مین کہا فرق تہا مقدار اس چیز کے کہ پڑھے آدمی پچاس آئتیں **وَعَنْ** رافع[2] بن خدیج قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسفروا بالفجر فانہ اعظم للاجر رواہ الترمذی وابوداؤد والدارمی ولیس عند النسائی اعظم للاجر وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہو رافع بن خدیج سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روشنی مین پڑھو نماز فجر کو پس تحقیق روشنی مین پڑھنا نماز کا بہت بڑا ہے واسطے ثواب کے روایت کیا اسحدیث کو ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے اور نہین نزدیک نسائی کے یہ لفظ فانہ اعظم للاجر اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** روایت ہو معاذ[3] بن جبل رضی سے کہ کہا بھیجا مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طرف یمن کی پس فرمایا اے معاذ جسوقت کہ ہو موسم جاڑے کا پس اندہیرے مین پڑھ فجر اور دراز کر قرأت کو بہ قدر اسکے کہ طاقت رکھین آدمی (یعنے مقتدی) اور نہ ملال مین ڈال انکو اور جب ہو موسم گرمی کا پس روشنی مین پڑھ فجر اس لئے کہ (گرمی کے موسم کی) رات چہوٹی ہے اور آدمی سوتے ہین پس مہلت دے انکو یہانتک کہ پائین جماعت کو روایت کیا اسحدیث کو حسین بن مسعود بغوی نے شرح سنہ مین اور روایت کیا اسکو بقیع بن مخلد نے مسند مصنف مین **ف**[4] کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو ابونعیم نے حلیہ مین جیسا کہ کہا ہے سیوطی نے جامع کبیر مین **قضا نماز کے بیان مین عَنْ** جابر[5] بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ ان عمر جاء یوم الخندق بعد ما غربت الشمس فجعل یسب کفار قریش وقال یا رسول اللہ ما کدت اصلی العصر حتی کادت الشمس تغرب فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم واللہ ما صلیتہا فتوضأ وتوضأنا فصلی العصر بعد ما غربت الشمس ثم صلی بعدھا المغرب متفق علیہ روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق حضرت عمرؓ آئے دن خندق کے (یعنے خندق کی لڑائی کے دن) بعد اسکے ڈوب گیا آفتاب پس گالی دینے کفار قریش کو اور کہا حضرت عمرؓ نے اے رسول اللہ کے مین نے

---

[1] یہ حدیث بخاری چاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۸۳ مین ہے [2] یہ حدیث مشکوۃ مین باب تعجیل الصلوۃ کی دوسری فصل مین ہے
[3] یہ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۲ مین ہے [4] یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کے جلد اول صفحہ ۲۲۱ مین ہے [5] یہ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۲۱ مین ہے +

عصر کی نماز نہین پڑھی یہانتک کہ آفتاب غروب ہو چکا پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی مین نے بھی عصر کی نماز نہین پڑھی پس وضو کیا حضرتؐ نے اور وضو کیا ہم نے پس پڑھی نماز عصر کی بعد غروب ہو جانے آفتاب کے پھر بعد اسکے پڑھی نماز مغرب کی روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم زف[1] کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ یہ حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ فوت ہوئی ہوئی نمازون مین اور ادا نمازون مین ترتیب واجب ہے یعنے پہلی نمازون کو پہلے پڑھنا واجب ہے اور پچھلی نمازون کو پیچھے پڑھنا واجب ہے اور یہی مذہب ہے ابوحنیفہ اور مالک اور لیث اور زہری اور نخعی اور ربیعہ کا اور مسند امام احمد اور نسائی مین روایت ہے ابی سعید سے کہ بند کئے گئے ہم دن خندق کے نماز سے یہان تک چلی گئی بعد مغرب کے بہت رات کفائت کئے گئے ہم اور یہ قول ہے اللہ عزوجل کا وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا یعنے کفائت کیا اللہ نے مسلمانون کو لڑائی سے کہا ابوسعید نے پس پکارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلال کو پس تکبیر کہی بلال نے نماز ظہر کی۔ پس پڑھائی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر پس اچھی طرح سے پڑھایا اسکو جیسا کہ تھے پڑھتے اسکو اسکے وقت مین پھر حکم کیا بلال کو پس تکبیر کہی بلال نے نماز عصر کی پس پڑھائی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر پس اچھی طرح سے پڑھایا اسکو جیسا کہ تھے پڑھتے اسکو اسکے وقت مین پھر حکم کیا بلال کو پس تکبیر کہی بلال نے نماز مغرب کی پس پڑھایا اسکو اسی طرح کہا ابوسعیدؓ نے اور یہ بات تھی پہلے نازل فرمانے اللہ عزوجل کے خوف کی نماز کے حق مین فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا پس اگر ڈرو تم پس پیادے یا سوار اور نہین ذکر کیا اسحدیث مین نسائی نے مغرب کی نماز کا ف[2] کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اس حدیث کی اسناد کی رجال صحیح کے ہین اور روایت کیا ہے اسکو ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح مین اور صحیح کہا اسکو ابن سکن نے بھولنے اور سو جانے سے نماز نہ پڑھی جانے کے بیان مین عن[3] اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا اَنْ يُّصَلِّيَهَا اِذَا ذَكَرَهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص کہ بھول جاوے نماز یا سو جاوے پس بدلا اسکا یہ ہے کہ نماز پڑھے جسوقت کہ یاد آوے وہ اور بیچ ایک

---

[1] یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۳۶۹ مین ہے [2] یہ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۴۱ مین ہے [3] یہ مضمون نیل الاوطار مطبوعہ چاپہ مصر کے جلد اول کے صفحہ ۳۳۰ مین ہے [4] یہ حدیث مشکوۃ مین باب تعجیل الصلوۃ کی پہلی فصل مین ہے ۔

بخاری[1] مین روائت ہے قتادہ سے کہ نقل کی انس رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور زید بن ثابت نے سحری کہائی پس جب فارغ ہوئی سحری اپنی سے کھڑے ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف نماز کی پس نماز پڑھی کہا ہم نے انس کو کتنا تہا فرق درمیان فارغ ہونے ان کے کے سحری اپنی سے اور درمیان داخل ہونے کے نماز مین کہا فرق تہا مقدار اس چیز کے کہ پڑھے آدمی پچاس آئتیں **وَعَنْ** رافع[2] بن خدیج قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسفروا بالفجر فانہ اعظم للاجور رواہ الترمذی وابوداؤد والدارمی ولیس عند النسائی اعظم للاجور وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح اور روائت ہے رافع بن خدیج سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روشنی مین پڑھو نماز فجر کو پس تحقیق روشنی مین پڑھنا نماز کا بہت بڑا ہے واسطے ثواب کے روائت کیا اسحدیث کو ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے اور نہین نزدیک نسائی کے یہ لفظ فانہ اعظم للاجر اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے[3] **ف** روائت ہے معاذ[4] بن جبل رض سے کہ کہا بھیجا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طرف یمن کی پس فرمایا اے معاذ جسوقت کہ ہو موسم جاڑے کا پس اندھیرے مین پڑھ فجر اور دراز کر قرأت کو بہ قدر اسکے کہ طاقت رکھین آدمی (یعنے مقتدی) اور نہ ملال مین ڈال انکو اور جب ہو موسم گرمی کا پس روشنی مین پڑھ فجر اس لئے کہ (گرمی کے موسم کی) رات چھوٹی ہے اور آدمی سوتے ہین پس مہلت دے انکو یہانتک کہ پائین جماعت کو روائت کیا اسحدیث کو حسین بن مسعود بغوی نے شرح سنہ مین اور روائت کیا اسکو بقیع بن مخلد نے مسند مصنف مین **ف**[5] کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روائت کیا ہے اس حدیث کو ابونعیم نے حلیہ مین جیسا کہ کہا ہے سیوطی نے جامع کبیر مین **قضا نماز کے بیان مین عَنْ** جابر[6] بن عبداللہ ان عمر جاء یوم الخندق بعد ما غربت الشمس فجعل یسب کفار قریش وقال یا رسول اللہ ما کدت اصلی العصر حتی کادت الشمس تغرب فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم واللہ ما صلیتھا فتوضأ وتوضأنا فصلی العصر بعد ما غربت الشمس ثم صلی بعدھا المغرب متفق علیہ روائت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق حضرت عمر رض آئے دن خندق کو (یعنے خندق کی لڑائی کے دن) بعد اسکے ڈوب گیا آفتاب پس بکنے لگے کفار قریش کو اور کہا حضرت عمر رض نے اے رسول اللہ کے مین نے

---

[1] یہ حدیث بخاری چاپہ احمدی سیرٹھ کے صفحہ ۸۳ مین ہے [2] یہ حدیث مشکوۃ مین باب تعجیل الصلوۃ کی دوسری فصل مین ہے
[3] یہ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۲۰ مین ہے [4] یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کے جلد اول صفحہ ۳۴۱ مین ہے [5] یہ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۲۰ مین ہے +

عصر کی نماز نہین پڑھی یہانتک کہ آفتاب غروب ہو چکا پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی مین نے بھی عصر کی نماز نہین پڑھی پس وضو کیا حضرتؐ نے اور وضو کیا ہم نے پس پڑھی نماز عصر کی بعد غروب ہو جانے آفتاب کے پھر بعد اسکے پڑھی نماز مغرب کی روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے[۱] کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ یہ حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ فوت ہوئی ہوئی نمازون مین اور ادا نمازون میں ترتیب واجب ہے یعنے پہلی نمازوں کو پہلے پڑہنا واجب ہو اور پچھلی نمازوں کو پیچھے پڑھنا واجب ہے اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ اور مالک اور لیث اور زہری اور نخعی اور ربیعہ کا اور مسند[۲] امام احمد اور نسائی مین روایت ہو ابی سعید سے کہ بند کئے گئے ہم دن خندق کے نماز سے یہان تک چلی گئی بعد مغرب کے بہت رات کفائت کئی گئے ہم اور یہ قول ہے اللہ عزوجل کا وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا یعنے کفائت کیا اللہ نے مسلمانون کو لڑائی سے کہا ابو سعید نے پس پکارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلال کو پس تکبیر کہی بلال نے نماز ظہر کی۔ پس پڑہائی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر پس اچھی طرح سے پڑہایا اسکو جیسا کہ تھے پڑھتے اسکو اسکے وقت مین پھر حکم کیا بلال کو پس تکبیر کہی بلال نے نماز عصر کی پس پڑہائی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر پس اچھی طرح سے پڑہایا اسکو جیسا کہ تھے پڑھتے اسکو اسکے وقت مین پھر حکم کیا بلال کو پس تکبیر کہی بلال نے نماز مغرب کی پس پڑہایا اسکو اسی طرح کہا ابو سعیدؓ نے اور یہ بات تھی پہلے نازل فرمانے اللہ عزوجل کے خوف کی نماز کے حق مین فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا پس اگر ڈرو تم پس پیادے یا سوار اور نہین ذکر کیا اسحدیث مین نسائی نے مغرب کی نماز کا[۳] کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اس حدیث کی اسناد کی رجال صحیح کے ہین اور روایت کیا ہو اسکو ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح مین اور صحیح کہا اسکو ابن سکن نے بھولنے اور سو جانے سے نماز نہ پڑھی جانے کے بیان مین عن[۴] اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا اَنْ يُّصَلِّيَهَا اِذَا ذَكَرَهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص کہ بھول جاوے نماز یا سو جاوے پس بدلا اسکا یہ ہو کہ نماز پڑھے جسوقت کہ یاد آوے وہ اور پھر ایک

---

[۱] یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۳۲۹ مین ہو [۲] یہ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۲۱ مین ہے [۳] یہ مضمون نیل الاوطار مطبوعہ چاپہ مصر کے جلد اول کے صفحہ ۳۳۰ مین ہے [۴] یہ حدیث مشکوۃ مین باب تعجیل الصلوۃ کی پہلی فصل مین ہے ۔

روائت کے نہین بدلا واسطے اسکے مگر یہ روائت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے وعن[۱] ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فی النوم تفریط انما التفریط فی الیقظۃ فاذا نسی احدکم صلوٰۃ او نام عنہا فلیصلہا اذا ذکرہا فان اللہ تعالیٰ قال واقم الصلوٰۃ لذکری رواہ مسلم اور روائت ہے ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین بیچ سوجانے کے قصور سوائے اسکے نہین کہ قصور جاگنے مین ہے پس جبوقت کہ بھول جاوے ایک تمہارا نماز یا سوجائے اسے پس چاہئے کہ نماز پڑہے جبوقت کہ یاد کرے اسکو پس تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور قائم کر نماز کو وقت یاد کرنے میرے کے روائت کیا اسحدیث کو مسلم نے ف مسلم[۲] مین روائت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبوقت کہ پھرے جہاد خیبر کے سے چلے رات کو یہانتک کہ جبوقت پہنچے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اونگہہ اوتری آخر رات کو آرام کے لئے اور فرمایا بلال رض کو محافظت کرو واسطے ہمارے رات کی یعنے صبح ہووے تو جگا دینا ہمین پس نماز پڑھی بلال نے اسقدر کہ مقدر کی گئی تھی واسطے اسکے (یعنی تہجد کی نماز) اور سورہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور یاران کے پس جب نزدیک ہوئی فجر تکیہ لگایا بلال نے اونٹ اپنے سے منہ کر کر طرف فجر کی یعنے (مشرق کیطرف) پس غالب ہوئمیں بلال پر آنکہین انکی (یعنے سوگئی) اور وہ تھے تکیہ لگائے ہوئے اپنے اونٹ کا پس نہ جاگے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نہ بلال اور نہ کوئی صحابہ مین سے یہان تک کہ پہنچی انکو گرمی دھوپ کی پس ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے پہلے جاگنے والے پس گہبرائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس فرمایا اے بلال رض کیا ہوا تجھے یعنے کیوں سوگیا پس کہا بلال رض نے غالب ہوئی مجہپر وہ چیز کہ غالب ہوئی نفس تمہارے پر (یعنی نیند) فرمایا کہینچ لے چلو (یعنے اونٹ اپنے یہان سے) پس کہینچے اونہون نے اونٹ اپنے تھوڑی دور پھر وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور حکم کیا بلال رض کو پس تکبیر کہی نماز کی پس نماز پڑہائی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو صبح کی پس جب پڑھ چکے نماز فرمایا جو شخص بھول جاوے نماز پس چاہئے کہ پڑھے نماز جبوقت کہ یاد کرے اسکو پس تحقیق اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ قائم کر نماز کو وقت یاد کرنے میرے کے (یعنے وقت یاد آنے نماز میری کے) ف ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنے وقت پر نماز پڑھنی بھول جاوے یا جگا

---

[۱] یہ حدیث مشکوۃ مین باب تعجیل الصلوٰۃ کی پہلی فصل مین ہے [۲] یہ حدیث مشکوۃ مین باب احکام الاذان کی پہلی فصل مین ہے۔

نیند مین وقت نماز کا جاتا رہے تو اسکو چاہئے کہ جسوقت اسکو یاد آوے یا جسوقت نیند سے جاگے اُسیوقت اس نماز کو پڑھ لے اس کا یہی وقت ہے اور وہ نماز قضا نہین ادا ہے اور حضرتؐ اور صحابہ کے سُورج نکلنے تک سو جانے کے باب مین اسی مضمون کی ایک اور حدیث مرسل ہے مؤطا[۱] امام مالک مین زید بن اسلم کی یہی ہے **فصل ترک نماز کے حکم مین** **عَنْ**[۲] جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الرَّجُلِ وَبَیْنَ الشِّرْکِ وَالْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔ روائت ہی حضرت جابرؓ سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (فرق) درمیان مرد کے اور درمیان شرک اور کُفر کے چھوڑ دینا نماز کا ہے روائت کیا اس حدیث کو مسلم نے **وَعَنْہُ**[۳] اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَ الْکُفْرِ وَالْاِیْمَانِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روائت ہی اسی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا درمیان کفر اور ایمان کے (فرق) ترک نماز کا ہے روائت کیا اسحدیث کو ترمذی نے ف[۴] ترمذی مین روائت ہے اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ساتھہ اسناد حدیث اول کے کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرق درمیان بندہ کے اور کفر یا شرک کے چھوڑ دینا نماز کا ہے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے **وَعَنْ**[۵] بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعَھْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَبَیْنَھُمُ الصَّلٰوۃُ فَمَنْ تَرَکَھَا فَقَدْ کَفَرَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روائت ہے بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عہد کہ درمیان ہمارے اور درمیان کافروں کے ہے نماز ہی پس جس نے چھوڑ دی وہ پس تحقیق کافر ہُوا۔ روائت کیا اسحدیث کو احمد اور ترمذی اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف کہا[۶] شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ صحیح کہا اسحدیث کو نسائی اور عراقی نے اور روائت کیا اسکو ابن حبان اور حاکم نے اور یہ حدیث دلیل ہی اسبات پر کہ نماز کے چھوڑنیوالا کافر ہے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرَوْنَ شَیْئًا مِّنَ الْاَعْمَالِ تَرْکُہٗ کُفْرٌ غَیْرَ الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روائت ہے عبداللہ بن شقیق رضؓ سے کہا کہ تھے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہین دیکھتے تھے کسی چیز کو اعمال مین سے چھوڑنا اسکا کفر سوائے نماز کی روائت

---

[۱] یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب بیان اوقات احکام اذان کے تیسری فصل مین ہے [۲] یہ حدیث صحیح مسلم چاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۶۱ مین مشکوٰۃ مین کتاب الصلوٰۃ کی پہلی فصل مین ہے [۳] یہ حدیث ترمذی چاپہ نولکشور کے صفحہ ۲۳ مین ہے [۴] یہ حدیث ترمذی چاپہ ایضاً کے صفحہ ۲۴ مین ہے [۵] یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ فصل دوم مین ہے [۶] یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد اول صفحہ ۳۵۰ مین ہے

کیا اسحدیث کو ترمذی نے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار[1] مین کہ روائت کیا ہو اسحدیث کو حاکم نے اور صحیح کہا اسکو اوپر شرط بخاری اور مسلم کے اور ذکر کیا اسحدیث کو ابن حجر نے تلخیص مین اور نہین کلام کی اسپر اور اسحدیث کے ظاہر لفظون سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تارک نماز کو تمام صحابہ کافر جانتے تھے **وعن** ابی الدرداء[2] رضی اللہ تعالی عنہ قال اوصانی خلیلی ان لا تشرک باللہ شیئا وان قطعت وحرقت ولا تترک صلوۃ مکتوبۃ متعمدا فمن ترکھا متعمدا فقد برئت منہ الذمۃ ولا تشربن الخمر فانھا مفتاح کل شر رواہ ابن ماجۃ اور روائت ہو ابی الدرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا وصیت کی مجھکو دوست میرے نے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کہ نہ شریک کر تو ساتھ اللہ کے کسی کو اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کیا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور مت چھوڑ نماز فرض کو جان بوجھکر پس جو کوئی ترک کرے اسکو جان بوجھکر پس تحقیق بری ہوا ذمہ اس سے اور نہ پی شراب پس تحقیق وہ کنجی ہے ہر برائی کی روائت کیا اسحدیث کو ابن ماجہ نے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار[3] مین کہ کہا ابن حجر نے اس حدیث کی اسناد مین ضعف ہے انتہی۔ بری ہوا اس سے ذمہ یعنی بری ہوا اس سے عہد اسلام کا اور خارج ہوا وہ شخص دائرہ اسلام سے اور شراب کنجی ہے ہر برائی کی اسلئے کہ جب عقل جاتی رہتی ہے تب جہان کی برائیان سرزد ہوتی ہین **وعن** عبد اللہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ ذکر الصلوۃ یوما فقال من حافظ علیھا کانت لہ نورا وبرھانا ونجاتا یوم القیمۃ ومن لم یحافظ علیھا لم تکن لہ نورا ولا برھانا ولا نجاتا وکان یوم القیمۃ مع قارون وفرعون وھامان وابی بن خلف رواہ احمد والدارمی والبیھقی فی شعب الایمان اور روائت ہو عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ کہ انہون نے ذکر کیا نماز کا ایکدن پس فرمایا جو کوئی محافظت کرتا ہے نماز پر ہوگی واسطے اسکے سبب نورانیت کی یعنے نور ایمان اسکے کا زیادہ ہوگا اور دلیل اور سبب مغفرت کی دن قیامت کے اور جو کوئی نہین محافظت کرتا اسپر نہ ہوگی وہ واسطے اسکے نور اور دلیل اور بخشش اور عذاب کیا جاویگا وہ شخص دن قیامت کے ساتھ قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے روائت کیا اسحدیث کو احمد اور دارمی اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین

---

[1] یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد اول کے صہ ۲۸۲ مین ہے [2] یہ حدیث مشکوۃ مین کتاب الصلوۃ کی تیسری فصل مین ہے [3] یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد اول کے صہ ۲۸۱ مین ہے [4] یہ حدیث مشکوۃ مین کتاب الصلوۃ کی تیسری فصل میں ہے [5] یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کے جلد اول کے صہ ۲۸۲ مین ہے ؛

کہ روایت کیا احدیث کو طبرانی نے کبیر اور اوسط مین اور کہا مجمع الزوائد مین احمد کی حدیث کے راوی ثقہ ہین انتہی محافظت نماز کی یہ ہے کہ وضو اچھی طرح کرے اور ہمیشہ اسکو اول وقت پر مسجد مین باجماعت پڑھے کبھی ترک نہ کرے سنانے دکھلانے کیلئے نہ پڑھے اور موافق حدیث صحیح کے فرائض اور واجبات اور مستحبات اسکے ادا کرے تو ایسا شخص ہوگا قیامت کے دن ساتھ نبیون اور صدیقون اور شہداء اور صالحین کے اور جو شخص اسکو ترک کرے جان بوجھکر عذاب کیا جاوے گا وہ شخص ساتھ قارون اور فرعون کے اور ہامان کے جو کہ وزیر فرعون تھا اور ساتھ ابی بن خلف کے اور وہ مشرک تھا دشمن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسکو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ احد مین اپنے دست مبارک سے قتل کیا تھا اور وہ اشقیا امت سے کہلاتا ہے پناہ دے اللہ ان سب کافرون سے اور بے نماز کہ وہ بھی ان سب کفار کیساتھ ہی معذب ہوگا اور یہی باعث ہے کہ ایک جماعت صحابہ کی کہ جسمین سے ہین حضرت عمرؓ بن خطاب اور ابن مسعودؓ اور ابن عباسؓ اور معاذؓ ابن جبل اور جابر بن عبداللہ اور ابی الدرداء یہ سب صحابہ اور امام احمد بن حنبل اور ابو داؤد اور عبداللہ بن المبارکؒ اور امام نخعی اور حکم بن عینیہ اور ابو ایوب سختیانی اور سوائے انکے بہت سے تابعین اور تبع تابعین ترک نماز کو کافر کہتے ہین اسیطرح لکھا ہے سیرۃ[1] احمدیہ اور طریقہ محمدیہ مین اور کہا نووی[2] نے شرح صحیح مسلم مین کہ سلف مین سے ایک جماعت قائل ہے اسی بات کی کہ بے نماز کافر ہے اور یہی مروی ہے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے اور ایک دو روایتون مین امام احمد بن حنبل بھی اسی بات کے قائل ہیں اور یہی مذہب ہے عبداللہ بن مبارک اور اسحاق بن راہویہ کا اور یہی وجہ ہے کہ بعض اصحاب شافعی کے تارک نماز کو کافر کہتے ہین اور مذہب ابو حنیفہؒ اور جماعت اہل کوفہ اور مزنی شاگرد کا یہ ہے کہ بے نماز کافر نہین ہوتا اور اسکو قتل نہ کرنا چاہئے بلکہ تعزیر دی جاوے یا قید کیا جاوے یہانتک کہ نماز پڑھے **فصل بیان مین اذان کے** + **اذان شروع ہونیکے بیان مین** بخاری[3] اور مسلم مین روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا کہ تھے مسلمان جب وقت آئے مدینہ مین جمع ہوتے پس اندازہ کرتے اور معین کرتے ایک وقت کہ آدین اس مین نماز کے لئے اور نہ تھا کوئی کہ پکارے واسطے نماز کے پس گفتگو کی مسلمانون نے ایکدن اس امر مین پس کہا بعضون نے بناؤ مانند ناقوس نصاری کے اور کہا بعضون نے

---

[1] یہ مضمون سیرۃ احمدیہ و طریقہ محمدیہ مطبوعہ مطبع محمدی دہلی کے صفحہ ۱۹۱ مین ہے +
[2] یہ مضمون صحیح مسلم چاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۶۱ مین کی شرح میں ہے +
[3] یہ حدیث مشکوۃ مین باب الاذان کی تفسیری فصل مین ہے +

بناؤ سینگ مانند یہودیوں کے پس کہا حضرت عمرؓ نے کیا نہیں بھیجتے تم ایک شخص کو کہ آواز کرے ساتھ
نماز کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے بلال کھڑا ہو پس آواز کرو واسطے نماز کے اور
ابو داؤد اور ترمذی میں روایت ہے عبداللہ ابن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا جبکہ حکم کیا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ ناقوس کے کہ تیار کیا جاوے تاکہ بجاویں اسکو واسطے حاضر ہونے
لوگوں کے جماعت کیلئے خواب میں دکھلائی دیا مجھکو ایک شخص کہ اٹھا رہا ہے ناقوس کو بیچ ہاتھ اپنے کے پس کہا
میں نے اے بندہ اللہ کے بیچتا ہے تو ناقوس کو اس نے کہا کیا کریگا تو اسکو کہا میں نے بلاویں گے ہم بہ سبب اسکے
طرف نماز کی کہا اس شخص نے کیا بتلاؤں میں تجھکو وہ چیز جو بہتر ہے اس سے پس کہا میں نے واسطے اسکے
کہ ہاں بتلا تو کہا عبداللہ نے پس کہا اس نے کہہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ
اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ
حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پھر پیچھے ہٹا مجھ سے وہ مرد مجھ سے تھوڑی
دور پھر کہا کہہ تو جب قائم کرے نماز کو اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ
اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ پس جبکہ صبح کی میں نے آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پس خبر دی میں نے انکو اسچیز کی
کہ دیکھی تھی میں نے پس فرمایا تحقیق یہ خواب البتہ حق ہے جو چاہے اللہ پس تحقیق کھڑا ہو تو ساتھ بلالؓ کے
اور بتلا اسکو وہ چیز جو دیکھی ہے تو نے پس چاہئے کہ اذان دے ساتھ اسکے پس تحقیق بلالؓ بلند آواز ہے تجھ سے
پس کھڑا ہوا میں ساتھ بلالؓ کے پس شروع کیا میں نے بتلانا تھا انکو اذان اور وہ اذان دیتے تھے پس سنا اس کو
یعنے آواز اذان کو عمر بیٹے خطاب کے نے اور وہ بیچ گھر اپنے کے تھے پس نکلے اور کھینچتے آتے تھے چادر اپنی لیعنے
بہ سبب جلدی کے کہتے تھے اے رسول خدا کی قسم ہو اس ذات پاک کی کہ بھیجا ہے تجھکو ساتھ حق کے البتہ دیکھا
میں نے مانند اس چیز کے کہ دکھایا گیا عبداللہ فرمایا رسول اللہ نے پس واسطے اللہ کے ہے تعریف حنفیہ کے
نزدیک یہی اذان جو کہ عبداللہ بن زید کی زبان سے مذکور ہوئی کہنا مسنون ہے اور شافعیہ کے نزدیک ترجیع کیساتھ اذان
کہنا سنت ہے اور دلیل شافعیہ کی یہ حدیث ہے جو کہ ابوداؤد میں روایت ہے ابی محذورہؓ سے کہا میں نے

---

* حدیث شیر الوصول جما یہ کلکتہ کے صفحہ ۱۳۱ میں ہے ۱۲ منہ ۱ ترجمہ اذان اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا
ہے گواہی دیتا ہوں میں یعنی جانتا ہوں میں اور بیان کرتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد
رسول اللہ کے ہیں گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد رسول اللہ کے ہیں آؤ تم نماز پر آؤ تم نماز پر آؤ تم مراد ملنے پر آؤ تم مراد ملنے پر اللہ بہت بڑا ہے اللہ
بہت بڑا ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ ۱ ترجمہ تکبیریں اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ گواہی دیتا ہوں میں

یارسول اللہ سکھاؤ مجھ کو طریقہ اذان کا راوی نے پس ہاتھ پھیرا اگلی جانب سر انکے پر فرمایا کہو اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر بلند کر تو ساتھ انکے اپنی آواز کو پھر کہہ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پست کر تو ساتھ ان کے آواز اپنی کو ساتھ کلمات شہادت کے کہ وہ یہ ہیں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پس اگر بودقت صبح کہہ اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ف ترجیع کے ساتھ اذان کہنی اسی مضمون کی حدیث ابی محذورہؓ کی روایت سے صحیح[۱] مسلم مین بھی ہے اور کہا ترمذی[۲] نے حدیث ابی محذورہ کی بیچ مقدمہ اذان کے صحیح ہے اور تحقیق روایت کیگئی ہے ابی محذورہؓ سے اور طرح بھی اور اوپر اسی کے ہے عمل بیچ مکے کے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام احمد[۳] اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ مین ہے اسی سے کہ تحقیق نبی صلعم نے سکھلائی اسکو اذان انیس کلمے اور تکبیر سترہ کلمے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف اسحدیث سے بھی مطابق مذہب امام شافعی کے ترجیع کیساتھ اذان کہنی معلوم ہوتی ہے کیونکہ بموجب مذہب حنفیہؒ کے اذان مین پندرہ کلمے ہوتے ہیں اور بموجب مذہب شافعی کے اُنیس کلمے اور ابو داؤد[۴] اور نسائی اور دارمی مین روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا کہ تھی کلمات اذان کے بیچ زمانے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو دو بار اور کلمات تکبیر کے ایک ایک بار سوائے اسکے کہ کہتا تھا مؤذن قدقامت الصلوٰة قدقامت الصلوٰة یعنے کھڑی ہوئی نماز کھڑی ہوئی نماز ف کہا شوکانی[۵] نے نیل الاوطار مین کہ کہا عیری نے ترمذی کی شرح مین کہ ابن عمرؓ کی حدیث کی اسناد صحیح ہے وَعَنْ[۶] اَبِیْ جُحَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ رَاَیْتُ بِلَالًا یُّؤَذِّنُ وَاَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا وَاِصْبَعَاهُ فِیْ اُذُنَیْهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ وَلِابْنِ مَاجَهْ وَجَعَلَ اِصْبَعَیْهِ فِیْ اُذُنَیْهِ وَلِاَبِیْ دَاوٗدَ لَوَی عُنُقَهٗ لَمَّا بَلَغَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا وَّلَمْ یَسْتَدِرْ وَاَصْلُهٗ فِی الصَّحِیْحَیْنِ اور روایت ہے ابی جحیفہؓ سے کہ کہا دیکھا مین نے بلال رضؓ کو اذان کہتے اور پھیرتا ہوں مین مونہہ اسکے کی یہاں اور وہاں اور حال یہ کہ اسکی دونوں انگلیاں اس

---

[۱] یہ حدیث مشکوۃ مین باب الاذان کی پہلی فصل مین ہے [۲] یہ عبارت ترمذی چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۳۰ مین ہے [۳] یہ حدیث مشکوۃ مین باب الاذان کے دوسری فصل مین ہے [۴] یہ حدیث مشکوۃ مین باب الاذان کی فصل الفصائی مین ہے [۵] یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۴۲۳ مین ہے [۶] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الاذان مین ہے ۔

کے کانوں مین روائت کیا اسحدیث کو احمد اور ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو اور ابن ماجہ کلیئے اور رکھین اپنی دونوں انگلیان اپنے کانوں مین اور ابو داؤد کے لئے پھیرا اپنی گردن کو جب پہنچا حی علی الصلوٰۃ کو داہنے اور بائیں اور گھوما نہین اور اصل اسحدیث کی صحیحین مین ہی **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا بیہقی نے کہ صحیح طریقہ کے ساتھ گھومنا وارد نہین ہوا اسلئے کہ مدار اسکا سفیان ثوری پر ہے اور نہین سنا سفیان ثوری نے عون بن ابی جحیفہ سے اور سوائے اسکے نہین کہ اسحدیث کو سفیان ثوری نے سنا ہے ایک مرد سے اور اُس نے سنا ہی عون بن ابی جحیفہ سے اور وہم یہ ہے کہ وہ مرد حجاج ہی اور حجاج کی حدیث لائق حجت پکڑنے کے نہین اور ابن ماجہ مین روائت ہے سعد سے کہ نقل کی اُس نے اپنے باپ سے اُس نے اپنے دادا سے تحقیق رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا بلال کو یہ کہ گرداني دونو انگلیان بیچ کانوں اپنے کے یعنے اذان مین اور فرمایا تحقیق یہ بلند کرنیوالا ہے آواز تیری کو اذان کا جواب دیجئے اور بعد اسکے حضرت پر درود بھیجنے کے بیان مین عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول ثم صلوا علی فانہ من صلی علی صلوۃ صلی اللہ علیہ بھا عشرا ثم سلوا اللہ لی الوسیلۃ فانہا منزلۃ فی الجنۃ لا تنبغی الا لعبد من عباد اللہ وارجو ان اکون انا ھو فمن سال لی الوسیلۃ حلت علیہ الشفاعۃ رواہ مسلم اور روائت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ سنو تم موذن کو یعنے آواز اذان کو پس کہو مانند اُس چیز کے کہ کہتا ہی موذن پھر درود بھیجو مجھپر یعنے بعد فراغت جواب سے پس تحقیق جس شخص نے درود بھیجا مجھپر ایک بار رحمت بھیجتا ہی اللہ اس پر بسبب اسکے دس بار پھر مانگو اللہ سے میری لئے وسیلہ پس تحقیق وسیلہ ایک درجہ ہے یعنے اعلے درجہ بہشت مین نہین لائق مگر واسطے ایک بندے کے بندون اللہ کے سے اور امید رکھتا ہون مین یہ کہ ہون مین وہ بندہ پس جس شخص نے کہ مانگا واسطے میرے وسیلہ واجب ہوئی اس کے لئے شفاعت میری روائت کیا اسحدیث کو مسلم نے **فائدہ** جواب اذان اس طرح سے جیسا کہ مسلم مین روائت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہے

۱؎ یہ مضمون نیل الاوطار جہاپہ مصر کے جلد اول کے صفحہ ۳۴۶ مین ہے ۲؎ یہ حدیث ابن ماجہ مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۵۲ مین ہے ۳؎ یہ حدیث مشکوۃ مین باب فصل الاذان اجابۃ المؤذن کی پہلی فصل مین ہے ۴؎ یہ حدیث مشکوۃ مین باب فصل الاذان واجابۃ المؤذن کی پہلی فصل مین ہے ؛

مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے ایک تمہارا اللہ اکبر اللہ اکبر پھر جب کہے مؤذن اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہے ایک تمہارا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ پھر جب کہے مؤذن اشہد ان محمدا رسول اللہ کہو تمہارا ایک اشہد ان محمدا رسول اللہ پھر جب کہے مؤذن حی علی الصلوٰۃ کہے تمہارا ایک لا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر جب کہے مؤذن حی علی الفلاح کہے ایک تمہارا لا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر جب کہے مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے ایک تمہارا اللہ اکبر اللہ اکبر پھر جب کہے مؤذن لا الٰہ الا اللہ کہے ایک تمہارا لا الٰہ الا اللہ صدق دل اپنے سے داخل ہوگا بہشت مین اور بخاری[1] اور مسلم مین روائت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب سنو تم اذان کو تو کہو جیسے کہے مؤذن اور مسند امام احمد[2] مین روائت ہے علقمہ بن وقاص سے کہ تحقیق تہا مین نزدیک معاویہ کے ناگاہ اذان دی مؤذن ان کے نے پس کہا معاویہ نے جیسا کہا مؤذن ان کے نے یہانتک کہ جب وقت کہا مؤذن نے حی علی الصلوٰۃ کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ پس جب کہا مؤذن نے حی علی الفلاح کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور کہا جیسے اسکے جو کچھ کہا مؤذن نے پھر کہا معاویہ نے سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اسیطرح ف بعد اذان کے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجے جیسا کہ گذر چکا پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اللہ تعالی سے وسیلہ یعنی اعلا درجہ بہشت مین مانگے جیسا کہ آگے آتا ہے **بعد جواب دینے اذان کے دعا پڑہنے کے بیان مین**

عن[3] جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یسمع النداء اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوٰۃ القائمۃ اٰت محمدن الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودا الذی وعدتہ حلت لہ شفاعتی یوم القیامۃ رواہ البخاری جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روائت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص کہ کہے اسوقت کہ سنے اذان اے پروردگار اس پکار پوری کی یعنے اذان کے اور نماز قائم کہ دے محمد کو وسیلہ یعنے درجہ بلند بہشت مین اور اٹہا اس کو مقام محمود مین کہ وعدہ کیا ہے تو نے اس کا واجب ہوتی ہے اس کے لئے شفاعت میری دن قیامت کے اور

---

[1] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الاذان مین ہے ۔

[2] یہ حدیث مشکوۃ مین باب فضل الاذان واجابت المؤذن کی تیسری فصل میں ہے ۔

[3] یہ حدیث مشکوۃ مین باب فضل الاذان واجابت المؤذن کی پہلی فصل میں ہے ۔

مسلم[۵۱] مین روائت ہے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص کہ کہے اسوقت کہ سنے موذن کو اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا یعنے گواہ ہوں اس بات کا کہ کسی کی بندگی نہین سوائے اللہ کے کہ وہ ایک ہے اسکا کوئی شریک نہین ہو اور تحقیق محمد بندہ اسکا ہے راضی ہوا مین ساتھ اللہ کے ازروئے رب ہونے کے اور ساتھ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ازروئے رسول ہونے کے اور ساتھ اسلام کے ازروئے دین ہونے کے بخشے جاوے ہیں واسطے اسکے گناہ اس کے چھوٹے

اذان اور اقامت کے بیچ مین دعا قبول ہونے کے بیان مین

عَنْ[۵۲] اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ روائت ہو انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رد نہین ہوتی دعا اذان اور اقامت کے بیچ مین روائت کیا اس حدیث کو نسائی نے اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ نے

قد قامت الصلوٰۃ سننے کے وقت دعا پڑھنے کے بیان مین

عَنْ[۵۳] اَبِيْ اُمَامَةَ اَوْ بَعْضِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا اَخَذَ فِي الْاِقَامَةِ فَلَمَّا اَنْ قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا وَقَالَ فِيْ سَائِرِ الْاِقَامَةِ كَنَحْوِ حَدِيْثِ عُمَرَ فِي الْاَذَانِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ۔ روائت ہو ابی امامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے یا بعضے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سے کہ کہا تحقیق بلال نے شروع کی تکبیر کہنی پس جب کہا اس نے قد قامت الصلوۃ یعنے کھڑی ہوئی نماز فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا یعنے قائم رکھے نماز کو اللہ تعالی اور ہمیشہ رکھے اسکو اور فرمایا بیچ باقی تکبیر کے مانند حدیث عمر کی بیچ اذان کے یعنے جو حدیث کہ اسی فصل مین پہلے گذر چکی ہے۔

ایک مسجد مین دو موذن مقرر کرنے کے بیان مین

عَنِ[۵۴] ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ رض قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَّكَانَ رَجُلًا اَعْمٰى لَا يُنَادِيْ حَتّٰى يُقَالَ لَهٗ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ

---

۵۱ یہ حدیث مشکوۃ مین باب فضل الاذان واجابۃ المؤذن کی پہلی فصل مین ہے ۵۲ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الاذان مین ہے ۵۳ یہ حدیث مشکوۃ مین باب فضل الاذان واجابۃ المؤذن کی دوسری فصل میں ہے ۵۴ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الاذان میں ہے ؛

اخرجہ ابوداؤد ۔ روایت ہے حضرت عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا دونوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بلال اذان کہتا ہے رات کو سو کھاؤ اور پیو جب تک کہ اذان کہو ابن ام مکتوم نابینا آدمی اندھا اذان نہ کہتا جبتک کہ کہتے صبح کی تو نے صبح کی تو نے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور آخر مین اسکے ادراج ہے ف کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ یہ حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ ایک مسجد مین دو مؤذن مقرر کرنے مستحب ہیں ایک صبح صادق سے پہلے اذان دینے کے لئے اور دوسری صبح صادق کے بعد اذان دینے کے لئے انتہی اس کے آخر میں ادراج ہے مراد اس سے یہ ہے وکان رجل اعمی سے آخر حدیث تک کلام راوی کا ہے نہ کلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا **اذان ٹھہر ٹھہر کر کہنے اور تکبیر جلد کہنے اور ان کے درمیان میں مقدار ٹھیرنے کے بیان مین** عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ وَاِذَا اَقَمْتَ فَاحْدُرْ وَاجْعَلْ بَیْنَ اَذَانِکَ وَاِقَامَتِکَ قَدْرَ مَا یَفْرُغُ الْاٰکِلُ مِنْ اَکْلِہٖ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِہٖ وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِہٖ وَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ الْمُنْعِمِ وَاِسْنَادُہٗ مَجْہُوْلٌ ۔ روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا واسطے بلال رض کے جبوقت کہ اذان کہے پس تو ٹھیر ٹھیر کر کہو اور جبوقت کہ تکبیر کہے تو جلد کہو اور ٹھیر درمیان اذان اپنی کے اور تکبیر اپنی کے اسقدر کہ فارغ ہو کہانیوالا کہانے سے اپنے سے اور پینے والا پینے اپنے سے اور استنجے والا آنجے اپنے سے جبوقت کہ داخل ہو واسطے قضا حاجت اپنی کے اور نہ کھڑے ہو تم واسطے نماز کے یہانتک کہ دیکھو مجھکو روایت کیا اسحدیث کو ترمذی نے اور کہا کہ نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عبدالمنعم کی سے اور اسناد اسکی مجہول ہے **نماز کے لئے اذان تکبیر واجب ہونے کے بیان مین** عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ ثَلَاثَۃٍ لَا یُؤَذَّنُ وَلَا تُقَامُ فِیْہِمُ الصَّلٰوۃُ اِلَّا اسْتَحْوَذَ عَلَیْہِمُ الشَّیْطٰنُ رَوَاہُ اَحْمَدُ ۔ روایت ہے ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے اگر تین آدمی ہوں اور ان مین نماز کے لئے اذان اور تکبیر نہ کہی جاوے تو غالب ہوتا ہے اُنپر شیطان روایت کیا اسحدیث کو

ف یعنی صحیح مسلم مین ہے قول کثیر کے صـ۱۶۵ مین کی شرح میں ہے ف یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الاذان مین ہے یہ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صـ۱۴ مین ہے ۔

احمد نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار[۱] میں کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو ابو داؤد اور نسائی اور ابن حبان اور حاکم نے اور کہا صحیح الاسناد ہے اور یہ حدیث دلیل ہو اس پر کہ نماز کیلئے اذان اور تکبیر کہنی واجب ہے اور یہی مذہب ہے اکثر عترت اور عطا اور احمد بن حنبل اور مالک اور اصطخری کا اسیطرح لکھا ہے بحر میں اور ترمذی کی شرح میں ہے مجاہد اور اوزاعی اور ابوداؤد کا بھی یہی مذہب ہے اور نزدیک شافعی اور ابوحنیفہ کے نماز کیلئے اذان اور تکبیر کہنی سنت ہے اور بخاری[۲] میں روایت ہے مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آیا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس میں اور میرا چچیرا بھائی گیا پس فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبوقت کہ سفر کرو پس اذان کہو اور تکبیر کہو اور چاہئے کہ امام ہو تم میں سے بڑا تمہارا

اذان دینے سے ثواب حاصل ہونے کے بیان میں

عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ[۳] روایت ہے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اذان دینے والے لمبے ہونگے لوگوں سے اور دگنی گردنوں کے دن قیامت کے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **فائدہ** ابن ماجہ[۴] میں روایت ہو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ بتحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ اذان دے بارہ برس واجب ہوتی ہے واسطے اسکے بہشت اور لکھے جاتے ہیں واسطے اسکے بسبب اذان دینے اسکے کے ہر روز تیس نیکیاں بدلے ہر اذان کے ساٹھ نیکیاں اور بدلے ہر تکبیر کے تیس نیکیاں اور ترمذی اور ابن ماجہ[۵] میں روایت ہو ابن عباس رضی سے کہا کہ فرمایا رسول خدا نے جو شخص کہ اذان دے سات برس واسطے طلب ثواب کے لکھی جاتی ہو واسطے اسکے خلاصی آگ سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث ضعیف ہو اور بخاری[۶] اور مسلم میں روایت ہو ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ نے جبوقت کہ اذان دی جاتی ہے واسطے نماز کے پیٹھ دے کر بھاگتا ہے شیطان واسطے اسکے ہوتی ہے آواز گو کی تاکہ نہ سنے اذان پس جبکہ ہو چکتی ہے اذان آتا ہے یہانتک کہ تکبیر کہی جاتی ہو واسطے نماز کے پیچھے دیکر بھاگتا ہے یہانتک کہ جب ہو چکتی ہے تکبیر آتا ہے تاکہ خطرہ ڈالے درمیان

---

[۱] یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۳۳۱ و ۳۳۲ میں ہے [۲] یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۸۸ میں ہے
[۳] یہ حدیث صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۱۶۶ میں ہے [۴] یہ حدیث ابن ماجہ مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۵۳ میں ہے [۵] یہ حدیث مشکوۃ میں باب فضل الاذان واجابۃ المؤذن کی دوسری فصل میں اور ترمذی کے چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۴۱ میں ہے [۶] یہ حدیث مشکوۃ مین باب فضل الاذان واجابۃ المؤذن کی پہلی فصل میں ہے ۔

آدمی کے اور دل اسکے کہتا ہے یاد کر فلانی چیز یاد دلاتا ہے اس چیز کو کہ نہ تھا یاد کرتا یعنے قسم مال کے سے اور حساب اسکے سے اور بیع اور شرا سے یہانتک کہ ہوتا ہے آدمی نہین جانتا کہ کتنی نماز پڑھی اور ابو داؤد مین روایت ہو عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق اذان دینوالے بزرگی رکھتے ہین ہمپر پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہہ جیسا کہ کہتے ہین مؤذن پس جبکہ فارغ ہو یعنے جواب اذان کے سے اور درود اور دعا سے پس سوال کر (جو مانگے گا دیا جاویگا) ف اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جتنا ثواب مؤذن کو اذان کہنے پر ملتا ہے اُتنا ہی جواب کہنو والون کو بھی ملتا ہے اور اگر درود پڑھا جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے اور دعا بھی مانگے تو مؤذن سے بھی ثواب مین زیادہ بڑھ گیا **وضو کرکے اذان کہنے کے بیان مین** عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُؤَذِّنُ اِلَّا مُتَوَضِّئٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَضَعَّفَهٗ روایت ہو ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہ کہے اذان مگر جو ہو وضو والا روایت کیا اسحدیث کو ترمذی نے اور ضعیف کہا اسکو ف ترمذی مین روایت ہے ابن شہاب سے کہا کہ کہا ابوہریرہؓ نے نہ اذان کہے اسطے نماز کے مگر جو ہو وضو والا اور کہا یہ صحیح ہے حدیث پہلی سے بعد ہوجانے تکبیر کے مقتدی جب تک امام کو نہ دیکھ لین تب تک جماعت کے لئے اُن کے کھڑے ہونے کی ممانعت کے بیان مین عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ قَدْ خَرَجْتُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہو ابی قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسوقت کہ تکبیر کہی جاوے واسطے نماز کے پس نہ کھڑے ہو تم یہانتک کہ دیکھو تم مجھکو کہ نکلا مجھ سے روایت کیا اسحدیث کو امام بخاری اور مسلم نے ف یہ حدیث دلیل ہو اسپر کہ بعد تکبیر ہوجانے کے بہ سبب آنے امام کے اگر جماعت مین دیر ہوجاوے تو قباحت نہین **ایک وقت مین دو نمازون کو جمع کرنے کے لئے ایک اذان اور دو اقامت کہنے کے بیان مین** عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَی الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰی بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِاَذَانٍ وَّاِقَامَتَیْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ

ل یہ حدیث ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۱ مین ہے ۲ یہ دونون حدیثین ترمذی چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۳۹ مین ہین ۳ یہ حدیث مشکوٰۃ باب بیان مین بعض احکام اذان کے پہلی فصل مین ہے ۴ یہ حدیث بلوغ المرام کو باب الاذان اور صحیح مسلم چھاپہ نولکشور جلد اول صفحہ ۲۱۰ مین ہے

الصلوٰۃ یکتب لہ خمس وعشرون صلوٰۃ ویکفر عنہ ما بینہما رواہ احمد وابو داود وابن ماجہ
روائت ہو ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کی اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا مؤذن کے
لئے بخشا جاتا ہے جہانتک اسکی آواز جاتی ہے (یعنے اُسقدر مغفرت اسکے لئے وسیع ہوتی ہو یا اتنے گناہ
بخشے جاتے ہین جو جتنی جگہ تک سماوین) اور گواہ ہو جاتے ہین اسکے لئے سب چیزین خشک اور تر
اور جو شخص جماعت مین حاضر ہوتا ہے اُسکے واسطے پچیس نمازون کا ثواب لکھا جاتا ہے اور ایک نماز
سے دوسری نماز تک کے گناہ اسکے معاف ہو جاتے ہین روائت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد
اور ابن ماجہ نے ف[1] ابو داؤد مین روائت ہے ایک عورت بنی النجار کی سے کہ کہا اُس نے میرا گھر
سب گھرون مین جو مسجد کے گرد ہے اونچا تھا اور بلال رض اسپر آکر فجر کی آذان دیا کرتے تھے ف یہ حدیث
دلیل ہو اسپر کہ بلند جگہ پر اذان دینا سنت ہو تاکہ آواز دور تک پہونچے **فصل** بیان مین مسجدون کے
ثواب بنانے مسجد اور اسکی خدمت کے بیان مین عن[2] عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بنی للہ مسجدا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ متفق علیہ
روائت ہے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص
کہ بناوے واسطے خدا کے مسجد بناتا ہے اللہ واسطے اسکے گھر بہشت مین روائت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے ف واسطے خدا کے بناوے یعنی خاص اسی کی رضامندی کے لئے نہ واسطے نام آوری
اور دکھانے سنانے لوگون کے کیونکہ ابو[3] داؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ مین روائت
ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق علامتون قیامت کی سے
ہے یہ کہ فخر کرین گے لوگ مسجدون مین یعنے ریا اور نام آوری کے واسطے مسجدین بنائین گے اور
لوگون کے سامنے اپنا فخر جتلاوین گے ف کہا شوکانی نے نیل[4] الاوطار مین کہ صحیح کہا اسحدیث کو
ابن خزیمہ نے ابو[5] داؤد مین روائت ہو ابن عباس رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا نے نہین حکم کیا گیا مین ساتھ بلند
کرنے اور زینت کرنے مسجدون کے کہا ابن عباس رض نے البتہ زینت کروگے اُنکی جیسے کہ زینت کی یہود اور
نصاریٰ نے ف کہا شوکانی نے نیل[6] الاوطار مین کہ صحیح کہا اسحدیث کو ابن حبان نے اور اسکے راوی

---

[1] یہ حدیث ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے ص۶۰ مین ہے [2] یہ حدیث مشکوۃ مین باب المساجد ومواضع الصلوٰۃ کی پہلی فصل
مین ہے [3] وہ حدیث مشکوۃ مین باب ایضاً کی دوسری فصل مین ہے [4] یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد ۲
کے ص۳۰ مین ہے [5] یہ حدیث ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے ص۱۳ مین ہے [6] یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد دوم کے ص۳۰ مین ہے

صحیح کے ہین انتہی اور زینت سے مراد یہ ہے کہ سونا چڑہاوین گے اور نقش و نگار کرین گے اور ترمذی اور ابن ماجہ مین روائت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واسطے بنانے مسجدون کے گھرون مین اور یہ کہ پاک کی جاوین اور خوشبوئی لگائی جاوین فائدہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ لایا ہے اسحدیث کو ترمذی مسند اور مرسل اور کہا مرسل اصح ہے لیکن اور لوگون نے جو اسکو اسناد کے ساتھہ مسند روائت کیا ہے تو اُن کے راوی معتبر ہین انتہی گھرون مین مسجدین بنانے سے یا تو یہ مراد ہے کہ محلون مین مسجدین بنائی جاوین یا یہ مراد ہے کہ واسطے پڑھنے سنت و نوافل کے اور وقت عذر کے فرض نماز کے لئے بھی گھرون میں مسجدیں مثل چبوترہ وغیرہ کے مقرر کی جاوین اور غالب مراد اسحدیث سے یہی معلوم ہوتی ہے اور تائید کرتی ہے اسبات کی کہ یہ حدیث جو کہ بخاری[۱] مین روائت ہے عتبان بن مالک سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم آئے اسکے گھر مین پس فرمایا کونسی جگہ دوست رکھتا ہو تو اپنے گھر مین یہ کہ پڑھون مین واسطے تیرے (یعنے نماز) پس اشارہ کیا مینے واسطے حضرت صلعم کے طرف مکان کے پس تکبیر کہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور صف باندہی ہمنے پیچھے ان کے پس پڑہین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو رکعتین اور ترمذی[۲] اور ابو داؤد مین روائت ہے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روبرو کئے گئے مجھہ پر ثواب اُمت میری کے یہانتک کہ ایک تنکے تک بھی جو نکالکر پھینکے آدمی اوسے مسجد سے اور روبرو کئے گئے مجھہ پر گناہ اُمت میری کے پس نہین دیکھا مینے کوئی گناہ بڑا سورت قرآن کی سے یا آیت کہ دیا گیا ہو اسکو ایک شخص پھر بھلا دیا اسکو کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ نے

وقت داخل ہونیکے مسجد مین اور وقت نکلنے کے اس کی دعا پڑھنے کے بیان مین

عَنْ[۳] اَبِیْ اُسَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روائت ہوا ابی اسید رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ نے جسوقت کہ داخل ہو ایک تمہارا مسجد مین پس چاہئے کہ کہے یا الٰہی کھول واسطے میرے دروازے رحمت اپنی کے اور جب نکلے

---

[۱] یہ حدیث صحیح بخاری چھاپہ احمدی میرٹھہ کے صفحہ مین ہے [۲] یہ حدیث مشکوۃ مین باب المساجد و مواضع الصلوۃ کی دوسری فصل مین ہے [۳] یہ حدیث مشکوۃ مین باب ایضاً کی فصل پہلی مین ہے ۔

پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھ سے فضل تیرا روائت کیا اسحدیث کو مسلم نے ف۱
ابوداؤد مین روائت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے جسوقت داخل ہوتے مسجد مین اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ
الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ یعنے پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ اللہ کے کہ بڑا ہے اور ساتھ اسکی ذات کے
کہ بزرگ ہے اور ساتھ سلطنت اسکی کے کہ قدیم ہے شیطان راندہ ہوئے سے فرمایا حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس جسوقت کہ کہتا ہے کوئی یہ کلمات وقت داخل ہونے کے مسجد مین کہتا ہے شیطان
محفوظ رہا میرے شر سے یہ بندہ تمام دن **وقت داخل ہونے کے مسجد مین نفل پڑھنے کے**
بیان مین عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ
اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّجْلِسَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روائت ہے ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ داخل ہو ایک تمہارا مسجد مین پس
چاہیے کہ پڑھے دو رکعتین پہلے بیٹھنے سے روائت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے ف امام شافعی
کے نزدیک بموجب اس حدیث کے تحیۃ المسجد کی نماز پڑھنا واجب ہے **مسجد مین سونیکے بیان مین**
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کُنَّا نَنَامُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ شَبَابٌ رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ روائت ہے ابن عمرؓ سے کہا کہ ہم سوتے تھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین مسجد کے اندر اور ہم جوان تھے روائت کیا اسحدیث کو ترمذی نے اور کہا
یہ حدیث حسن صحیح ہے **اندھیری راتون مین نماز کے لئے مسجد مین جانے کی فضیلت**
کے بیان مین عَنْ بُرَیْدَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَشِّرِ الْمَشَّائِیْنَ فِی الظُّلَمِ اِلَی
الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روائت ہے بریدہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوشخبری دی اندھیری مین مسجد مین جانے والون کو قیامت کے دن
پوری روشنی کی روائت کیا اسحدیث کو ابوداؤد نے ف یہ اشارہ ہو اُس آیت کیطرف نُوْرُھُمْ یَسْعٰی بَیْنَ
اَیْدِیْھِمْ وَبِاَیْمَانِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا یعنے روشنی ہوگا نور آگے مومنون کے اور داہنے
انکے کہین گے اے رب ہمارے پورا کر ہمارے لئے نور ہمارا **مسجد مین نماز کیلئے جانے**

ف۱ یہ حدیث مشکوۃ مین باب المساجد و مواضع الصلوۃ کی تیسری فصل مین ہو ف۲ یہ حدیث مشکوۃ مین باب ایضاً کی پہلی فصل مین ہے ف۳
یہ حدیث ترمذی چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۶۱ مین ہو ف۴ یہ حدیث ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کی جلد پہلی کے صفحہ مین ہے ۔

سے بعد ہو جانے جماعت کے بھی جماعت کا ثواب حاصل ہونے کے بیان مین

عَنْ[۱] اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا اَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِثْلَ اَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روائت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص اچھی طرح سے وضو کرے پھر مسجد کو چلے جب وہان پہنچے تو دیکھے جماعت ہو چکی ہی اللہ جل جلالہ اسکو اتنا ہی ثواب دیگا جتنا اُس شخص کو ملا ہے جس نے جماعت سے نماز پڑھی اس سے کچھ کم نہ ہوگا روائت کیا اسحدیث کو ابو داؤد نے

بیان مین ان مسجدون کے جہان نماز پڑھنے کا زیادہ ثواب ہے

عَنْ[۲] اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِیْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روائت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز میری مسجد مین کہ یہ ہی مسجد نبوی مین بہتر ہے ہزار نمازون سے اور مسجدون مین سوائے مسجد حرام کے روائت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے

ف[۳] ابن ماجہ مین روائت ہی حضرت انس بن مالک رض سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز آدمی کی بیچ گھر اسکے کے برابر ہی ایک نماز کے اور نماز اُسکی محلہ کی مسجد مین برابر ہی پچیس نمازون کے اور نماز اسکی بیچ مسجد کے کہ جمعہ پڑھا جاوے اسمین یعنی جامع مسجد مین برابر ہے پانسو نمازون کے اور نماز اسکی بیچ مسجد اقصے کے یعنے بیت المقدس کے برابر ہے پچاس ہزار نمازون کے اور نماز اسکی بیچ مسجد میری کے برابر ہے پچاس ہزار نمازون کے اور نماز اسکی بیچ مسجد حرام کے یعنی مکہ کے برابر ہے لاکھ نمازون کے

ف ان سب مسجدون مین اگر جماعت کیساتھ نماز پڑھیگا تو اسقدر ثواب حاصل ہوگا کیونکہ بخاری[۴] اور مسلم مین روائت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز آدمی کی بیچ جماعت کے پچیس درجہ زیادہ ہوتی ہی اوپر نماز اسکی کہ گھر مین پڑھے اور بازار مین یا دکان وغیرہ مین کہ جہان تجارت کیلئے بیٹھتا ہے اور یہ اسواسطے ہے کہ جس وقت وضو کیا پس اچھا وضو کیا پھر نکلا طرف مسجد کے نہ نکالا اُس کو مگر نماز نے

---

[۱] یہ حدیث ابو داؤد چھاپہ دہلی کی جلد اول کے صد ۸۲ مین ہے [۲] یہ حدیث مشکوۃ مین باب المساجد و مواضع الصلوۃ کی پہلی فصل مین ہے [۳] یہ حدیث مشکوۃ مین باب ایضا کی تیسری فصل ہے [۴] یہ حدیث مشکوۃ مین باب ایضا کی پہلی فصل مین ہے

یعنے خاص نماز ہی کیلئے نکلا کچھہ اور غرض نہین ہے نہین رکھتا کوئی قدم مگر بلند کیا جاتا ہو واسطے اسکے ساتھ اُس قدم کے درجہ ثواب مین اور دُور کیا جاتا ہو اُس سے بسبب اسکے گناہ پس جسوقت کہ نماز پڑہتا ہے ہمیشہ رہتے ہیں فرشتے دُعا کرتے اسکو جبتک کہ بیچ نماز کے بیچ جگہ اپنی کے ہے یا الٰہی بخشش کر اسپر یا الٰہی رحم کر اسپر اور ہمیشہ رہتا ہے ایک تمہارا نماز مین جبتک کہ منتظر ہے نماز کا اور بیچ ایک روائت کے فرمایا کہ جسوقت داخل ہوتا ہے مسجد مین اسحالت مین کہ ہوتی ہو نماز روکنے والی اوسکی اور زیادہ کیا بیچ دُعا فرشتون کے یا الٰہی بخش واسطے اسکے یا الٰہی توبہ قبول کر اس پر جب تک کہ نہ ایذا دے اس مین یعنے وضو ٹوٹ نہ جاوے **بیان مین اُن جگہون کے جہان نماز پڑہنی منع ہے** عَنْ[۱] اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاَرْضُ کُلُّھَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبُرَۃَ وَالْحَمَّامَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ روائت ہو ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساری زمین مسجد ہے یعنے جس جگہ چاہے نماز پڑہے سوائے مقبرہ اور حمام کے روائت کیا اسحدیث کو ابوداؤد اور ترمذی اور دارمی نے **ف** کہا شوکانی رح نے نیل الاوطار[۲] مین کہ روائت کیا اسکو شافعی اور ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم نے بہی اور کہا ترمذی نے اسحدیث مین اضطراب ہے اور کہا امام نووی نے یہ حدیث ضعیف ہو انتہی مختصراً اور ترمذی[۳] اور ابن ماجہ مین روائت ہو حضرت ابن عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا منع کیا رسُول اللہ صلعم نے یہ کہ نماز پڑہی جاوے سات جگہ مین بیچ جگہ سجاست پڑنے کے اور جگہ ذبح ہونے جانورون کے اور مقبرہ کے اور درمیان راہ کے اور بیچ حمام کے اور بیچ جگہ بندہنے اونٹون کے اور اوپر پشت خانہ کعبہ شریفہ کے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا امام بخاری اور ابن معین نے (کہ اسحدیث کی اسناد مین) زید بن جبیرہ متروک ہو اور کہا ابوحاتم نے نہ لکہی جائے حدیث اسکی اور کہا نسائی نے نہین ہے ثقہ اور کہا ابن العمری نے اسکی بہت سی حدیثون کی متابعت نہیں کیجاتی اور کہا حافظ (ابن حجر) نے تلخیص مین کہ وہ نہائت ضعیف ہو اور بیچ اسناد ابن ماجہ کے عبداللہ بن صالح اور عبداللہ بن عمر عمری ہے اور یہ دونون ضعیف ہیں ابن ابی حاتم نے کہا علل مین کہ دونون حدیثین واہی

---

۱ یہ حدیث مشکوۃ مین باب المساجد و مواضع الصلوٰۃ کی دوسری فصل مین ہے ۲ یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد دوم کے ۸۰ مین ہے ۳ یہ حدیث مشکوۃ مین باب المساجد و مواضع الصلوٰۃ کی دوسری فصل مین ہے ۴ یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد دوم کے ۸۳ مین ہے ۔

ہین اور صحیح کہا اسکو ابن سکن اور امام الحرمین نے اور ترمذی[۱] مین روایت ہے ابوہریرہ رضؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھو نماز بیچ جگہ باندھنے بکریون کے اور نہ نماز پڑھو بیچ جگہ باندھنے اونٹون کے ف اونٹون کی جگہ نماز پڑھنی اسواسطے منع ہے کہ خوف ہوتا ہے اُنکے کھلجانے کا اور ضرر پہنچانے کا اور خاطر جمع سے وہان نماز نہین ہوتی اور بکریون کی جگہ یہ ڈر نہین ہوتا مسجد مین تھوکنے کے بیان مین عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَاٰی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُخَامَۃً فِی الْقِبْلَۃِ فَشَقَّ ذٰلِکَ عَلَیْہِ حَتّٰی رُاِیَ فِی وَجْہِہٖ فَقَامَ فَحَکَّہٗ بِیَدِہٖ فَقَالَ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ فِی الصَّلٰوۃِ فَاِنَّمَا یُنَاجِیْ رَبَّہٗ وَاِنَّ رَبَّہٗ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْقِبْلَۃِ فَلَا یَبْزُقَنَّ اَحَدُکُمْ قِبَلَ قِبْلَتِہٖ وَلٰکِنْ عَنْ یَّسَارِہٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِہٖ ثُمَّ اَخَذَ طَرَفَ رِدَائِہٖ فَبَصَقَ فِیْہِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَہٗ عَلٰی بَعْضٍ فَقَالَ اَوْ یَفْعَلُ ھٰکَذَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ریٹ کو بیچ جانب قبلہ کے پس ناخوش معلوم ہُوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہانتک کہ دیکھا گیا اثر اسکا بیچ چہرہ مبارک اُن کے کے پس کھڑے ہوئے اور کھرچا اسکو ساتھ ہاتھ اپنے کے پس فرمایا تحقیق ایک تمہارا جسوقت کھڑا ہوتا ہے نماز مین پس سوائے اسکے نہین کہ سرگوشی کرتا ہے پروردگار اپنے سے اور تحقیق پروردگار اسکا درمیان اسکے اور درمیان قبلہ کے ہے پس نہ تھوکے کوئی تمہارا جانب قبلہ کے ولیکن بائیں اپنے یا نیچے پاؤں اپنے کے پھر کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کونہ چادر اپنی کا پس تھوکا اس مین پھر ملا بعض اسکے کو اوپر بعض کے پھر فرمایا کہ اسطرح سے روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے ف بخاری[۲] اور مسلم مین روایت ہے اسی سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تھوکنا مسجد مین گناہ ہے اور کفارہ اسکا دفن کر دینا اسکا ہے اور مسلم[۳] مین روایت ہے ابی ذر رضؓ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ نے روبرو لائی گئے مجھپر عمل اُمت میری کے نیک اوس کے اور بُرے اسکے پس پائی مین بیچ عمل نیک اسکے کے مُوذی چیز کہ دُور کی جاوے راہ سے اور پایا مینے بیچ بُرے عملون اُسکے کے تھوک کہ ہووے مسجد مین کہ نہ دفن کیا جاوے بیان مین دُور ہونے گھر کے مسجد سے عَنْ[۵] اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْظَمُ النَّاسِ اَجْرًا فِی الصَّلٰوۃِ اَبْعَدُھُمْ

---

[۱] یہ حدیث مشکوۃ مین باب المساجد و مواضع الصلوۃ کی دوسری فصل مین ہے [۲] یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ صہ ۵۹ مین ہے [۳] یہ حدیث مشکوۃ مین باب المساجد و مواضع الصلوۃ کی پہلی فصل مین ہے [۴] یہ حدیث مشکوۃ مین باب ایضاً کی فصل ایضاً مین ہے [۵] یہ حدیث مشکوۃ مین باب ایضاً کی فصل ایضاً مین ہے ۔

فَاَبْعَدُهُمْ مَمْشًی وَالَّذِیْ یَنْتَظِرُ الصَّلٰوۃَ حَتّٰی یُصَلِّیَھَا مَعَ الْاِمَامِ اَعْظَمُ اَجْرًا مِّنَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ ثُمَّ یَنَامُ
متفق علیہ روایت ہی ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے بڑا لوگون کا اجر دوئی ثواب کے بیچ نماز کے جو اور آنکا ہے اجر دوئی چلنے کے جتنا گھر دور ہوگا مسجد سی
اتنا ہی ثواب زیادہ پاویگا اور وہ شخص جو منتظر ہو نماز کا یہانتک کہ نماز پڑھے ساتھ امام کے بڑا
ہے اجر دوئی ثواب کے اُس شخص سے کہ نماز پڑھے پھر سو رہے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے
ف یعنے جو کوئی تاخیر کرے نماز کو تاکہ پڑھے اسکو ساتھ امام کے ثواب بہت پاتا ہی اس سے کہ
پڑھکر سو رہے اور انتظار امام کا نہ کرے اور مسلم مین روایت ہی جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ خالی ہو
گھر گرد مسجد کے پس ارادہ کیا بنو سلمہ نے یہ کہ اُٹھ آوین نزدیک مسجد کے پس پہنچی یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو پس فرمایا ان کو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ پہنچی ہے مجھکو یہ کہ تم ارادہ کرتے ہو کہ نقل
کرو یعنی اُٹھ آؤ نزدیک مسجد کے کہا انہون نے کہ ہان اے رسول خدا کے بیشک ارادہ کیا ہو ہم نے
یہ پس کہا اے بنی سلمہ ٹھیرے رہو اپنے گھروں مین لکھے جاوینگے نقش قدم تمہارے کے ٹھہرے رہو
اپنے گھرون مین لکھے جاوینگے نقش قدم تمہارے کے ف بنو سلمہ قبیلہ ہے انصار مین سے وہ حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی مسجد سے دور رہتے تھے جب گرد مسجد کے کچھ گھر خالی ہوئے تو انہون نے ارادہ کیا مسجد
کے پاس آرہنے کا تب حضرت نے یہ خبر سنکر انکو فرمایا کہ وہین ٹھہرے رہو جتنا مسجد سے دور ہوگے اُتنا
ہی زیادہ قدم رکھنے کا ثواب تمہارے نامہ اعمال مین لکھا جاویگا **مسجد مین گم ہوئی چیز ڈھونڈھنے**
کے بیان مین عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا یَنْشُدُ ضَالَّۃً فِی الْمَسْجِدِ فَلْیَقُلْ لَا رَدَّھَا اللّٰہُ عَلَیْکَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ
لِھٰذَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو
شخص کہ سنے کسی کو کہ ڈھونڈھتا ہی کوئی ذی روح چیز گم ہوئی مسجد مین پس چاہئے کہ کہے نہ پہیرے اسکو اللہ
تجہیر یعنی نہ پاوے تو پس تحقیق مسجدین نہیں بنائی گئین واسطے اسکے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **مسجد مین**
خرید و فروخت کرنے اور شعروں کے پڑھنے اور جمعہ کے دن قبل نماز کے حلقہ باندھکر بیٹھنے کے بیان مین
عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَیْتُمْ مَنْ یَّبِیْعُ

ف یہ حدیث مشکوۃ مین باب المساجد و مواضع الصلوۃ کی پہلی فصل مین ہے ف یہ حدیث مشکوۃ مین باب ایضا کی فصل ایضا
مین ہے۔ ف یہ حدیث بلوغ المرام کے باب المساجد مین ہے +

وَيُبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُولُوا لَا أَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَحَسَّنَهُ روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب دیکھو تم اسکو جو شخص کہ بیچے یا خریدے مسجد مین تو کہو نہ نفع دیوے اللہ تعالی تجارت تیری مین روائت کیا اسحدیث کو نسائی نے اور حسن کہا اسکو

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالِاشْتِرَاءِ فِيهِ وَأَنْ يَتَحَلَّقَ النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ اور روائت ہی عمرو بن شعیب سے اُس نے نقل کی اپنے باپ سے اُس نے نقل کی اپنے دادا سے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھنے شعرون کے سے مسجد مین اور بیچنے اور خریدنے سے مسجد مین اور یہ کہ حلقہ باندھکر بیٹھیں لوگ دن جمعہ کے پہلے نماز سے مسجد مین روائت کیا اسحدیث کو ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہی ف مراد شعرون سے شعر بُرے اور جھوٹے اور شرک والے ہیں پڑھنا انکا مسجد مین تو نامشروع ہی ہے سوائے مسجد کے بھی جائز نہین بلکہ گناہ ہے اور جن شعرون مین ذکر توحید اللہ تعالی کا اور نعت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے یارون کی ہووے یا نصیحت کی باتین ہون انکا پڑھنا مسجد کے اندر جائز ہے کیونکہ بخاری[۵۲] اور ابوداؤد اور ترمذی مین روائت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھتے حسان کیواسطے منبر مسجد مین کہ کھڑے ہوتے اسپر کھڑی ہونا درآنحالیکہ فخر کرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف سے یا کہا کہ مقابلہ کرتے حضرتؐ کیطرف سے اور فرماتے پیغمبر خداؐ کہ تحقیق اللہ تعالی تائید کرتا ہی حسان کی ساتھہ جبرائیل علیہ السلام کے جبتک کہ مقابلہ کرتا ہے وہ یا کہا فخر کرتا ہی رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف سے اور بخاری[۵۳] اور مسلم مین روائت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا حضرت عمرؓ گذرے حسان پر اسحالت مین کہ وہ شعر پڑھتا تھا مسجد مین سو تر جھپی آنکھون سے دیکھا اسکی طرف حضرت عمرؓ نے تب کہا حسان نے شعر پڑھتا تھا مین جبکہ اس مین تھا وہ شخص جو بہتر ہے تجھ سے یعنی جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور موطا[۵۴] امام مالک مین روائت ہے مالک سے کہ تحقیق پہنچا اُس کو یہ کہ تحقیق

---

[۵۱] یہ حدیث مشکوۃ مین باب المساجد ومواضع الصلوۃ کی دوسری فصل مین ہے [۵۲] یہ حدیث تیسیر الوصول جلد پنجم کے صفحہ ۲۱۰ مین ہے [۵۳] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب المساجد مین ہے [۵۴] یہ حدیث موطا امام مالک مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے جو کہ ۱۲۹۲ھ مین طبع ہوا ہے اس کے صفحہ ۶۲ مین ہے ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَكَاتِبِهٖ

حضرت عمرؓ بن خطاب نے بنایا تہا ایک چبوترہ ایک جانب مسجد کے نام تہا اسکا بطیحا، فرمایا جو شخص ارادہ کرے یہ کہ غل کرے بے معنے یا پڑہے شعر یا بلند کرے آواز اپنی پس چاہیئے کہ نکلے طرف اس چبوترہ کی مسجد مین حبشیوں کے کھیلنے اور ان کا تماشا حضرت عائشہ کو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دکہلانے کے بیان مین عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت واللہ لقد رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقوم علی باب حجرتی والحبشۃ یلعبون بالحراب فی المسجد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسترنی بردائہ لا أنظر إلی لعبہم بین أذنہ وعاتقہ ثم یقوم من أجلی حتی أکون أنا التی أنصرف فاقدروا قدر الجاریۃ الحدیثۃ السن الحریصۃ علی اللہو متفق علیہ روائت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کہا قسم ہے اللہ کی تحقیق دیکہا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہڑے ہوئے اوپر دروازے حجرے میرے کے اور حبشی کہیلتے تھے ساتہہ برچھیون کے مسجد مین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پردہ کر رہے تھے میرا ساتہہ چادر اپنی کے تاکہ دیکہون طرف کہیل ان کی کے درمیان کانون اور مونڈہون حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سے پھر کھڑے رہے واسطے خاطر میری کے یہانتک کہ ہوئی مین وہ کہ پہری مین آپ لیتے آنحضرتؐ اسقدر ٹہیرتے رہے کہ جبتک مین نہ پہری اور بس نہ کیا آپنے پھری پس اندازہ کرو زمانہ سے مقدار کہڑے رہنے لڑکی کے کہ صغر سن مین حرص کرنیوالی کہیل پر ہو لینے خیال کرو کہ لڑکیان خردسال کسقدر حریص ہوتی ہین کہیل دیکھنے پر اسقدر کہڑی رہی ہین اور حضرتؐ بہی میری خاطر کہڑے رہے حاصل یہ کہ حضرتؐ نے دیر تک تماشا دکہلایا روائت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے ف۱ مسلم اور نسائی مین روائت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ وہ دن عید کا تہا اس سے معلوم ہوا کہ اس قسم کا تماشا دیکہنا عید کے دن مسجد کے اندر بہی مباح ہے اور اگر کوئی اسحدیث سے حجت پکڑے کہ حبشیون کا تماشا حضرت عائشہ کے دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتون کو اجنبی مردون کا دیکہنا بہی منع نہین تو جواب یہ کہ اسی حدیث سے پایا جاتا ہے کہ اسوقت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صغیر سن تھین اور اگر کوئی جواب اسکا یہ دے کہ اگر اسوقت حضرت عائشہؓ صغیر سن تھین تو پھر حضرتؐ نے اپنی چادر سے اسکا

ف۱ یہ حدیث بخاری چہاپہ احمدی میرٹہ کے ص۶۵ مین اور مسلم مین جسکہ مع شرح نووی مین چہاپا گیا ہے اسکے ص۲۹۲ مین ہے اور مشکوۃ مین باب عشرۃ النساء کی پہلی فصل مین ہے ف۲ یہ حدیث سنن نسائی چہاپہ شاہدرہ کے ص۱۲۳ مین اور مشکوۃ مین کتاب الصلوۃ کی دوسری فصل مین ہے اللھم اغفر لکاتبہ ولوالدیہ ولمن سعی فیہ

پردہ کیون کیا تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ تعلیم کے لئے تھا تاکہ صغرسن سے ہی پردہ کرنے کی عادت پڑے جیساکہ واسطے عادت ڈالنے نماز کے صغرسن لڑکے لڑکیون کے نماز پڑھانیکا حکم کیا ہی چنانچہ ابوداؤد[1] مین روائت ہی عمرو بن شعیب سے اُس نے نقل کی اپنے باپ سے اُس نے نقل کی اپنے دادا سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امر کرو اپنی اولاد کو ساتھہ نماز کے جب وہ ہون سات برس کے اور مارو ان کو نماز چھوڑنے پر جب وہ ہون دس برس کے اور جدا کرو اُن کو بیچ خوابگاہون کے اور مسند[2] امام احمد مین روائت ہے حضرت عائشہ رضہ سے نقل کی اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا اٹھائی گئی قلم تین شخصون سے سونیوالے سے یہان تک کہ بیدار ہو اور لڑکے سے یہانتک کہ احتلام والا ہو اور مجنون سے یہانتک کہ عقل والا ہو اور مثل اسی کے احمد اور ترمذی اور ابوداؤد کی روائت حضرت علی سے ہے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہی اور یہ ظاہر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح کیا حضرت عائشہ رضہ سے اس حال مین کہ وہ سات برس کی تھین اور بھیجی گئین وہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گہر مین اسحال مین کہ وہ نو برس کی تھین اور کھلونے کھیلنے کے ساتھہ اُن کے تھے یہ حدیث حضرت عائشہ کی روائت سے صحیح مسلم مین ہے **پیاز اور لہسن کھاکر مسجد کے اندر نہ جانے کے بیان مین** عَنْ[3] جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکَلَ مِنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ الْمُنْتِنَۃِ فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ تَتَاَذّٰی مِمَّا یَتَاَذّٰی مِنْہُ الْاِنْسُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روائت ہی جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص کہ کھاوے اس درخت بدبودار مین سے یعنی لہسن یا پیاز پس نہ نزدیک ہووے مسجد ہماری کے پس تحقیق فرشتے ایذا پاتے ہین اسچیز سے کہ ایذا پاتے ہین اس سے آدمی روائت کیا اس حدیث کو بخاری مسلم نے بخاری اور مسلم[4] مین روائت ہی جابر رضہ سے یہ کہ آنحضرت نے فرمایا جو کوئی کھاوے لہسن یا پیاز یعنے کچہ پس چاہئے کہ یکسو رہے ہمسے یعنی نہ حاضر ہو مجلسون ہماری مین یا فرمایا پس چاہئے کہ یکسو رہے مسجد ہماری سے یا فرمایا بیٹھہ رہے اپنے گہر مین اور تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے لائی گئی ایک ہنڈی کہ اسمین تھا ہریادل قسم ترکاریون کے سے یعنی لہسن اور پیاز اور گندنا وغیرہ پس پائی اس مین بو فرمایا یعنی بعض خدام سے کہ لیجاؤ اسکو

---

[1] یہ حدیث مشکوۃ مین کتاب الصلوۃ کی دوسری فصل مین ہی [2] یہ حدیث مشکوۃ مین باب الولی فی النکاح واستیذان المرۃ کی پہلی فصل مین ہے [3] یہ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صہ۳۰ مین ہے [4] یہ حدیث مشکوۃ مین باب المساجد ومواضع الصلوۃ کی پہلی فصل مین ہے [5] یہ حدیث مشکوۃ مین باب الاطعمہ کی پہلی فصل مین ہے ۔

یعنے فلانے شخص کے پاس اور اشارہ کیا طرف ایک شخص کے اپنے اصحاب مین سے کہ حاضر تہا اور فرمایا ہے یعنی اس شخص کیطرف التفات کرکر کہا مین نہین کہتا اسلئے کہ مین سرگوشی کرتا ہون اس شخص سے کہ نہین سرگوشی کرتا تو مسلم[۱] مین روائت ہے ابی ایوب سے کہ کہا تہا پیغمبر خدا جسوقت کہ لایا جاتا انکے پاس کھانا کہاتے اس سے اور بھیجتے بچا ہوا کہانا میرے پاس اور تحقیق انہون نے بہیجا میرے پاس ایکروز پیالہ بڑا اور کہا یا تہا اسمین سے اسلئے کہ تہا اسمین لہسن پس پوچہا مینے حضرتؐ سے کہ کیا حرام ہے لہسن (یعنے آپ پیتے والا اگر مطلق حرام ہوتا تو انکو پاس کیون بہیجتے) فرمایا کہ نہین ولیکن مکروہ رکھتا ہون مین اسکو بسبب بو اسکی کہا ابو ایوب نے پس تحقیق مین بہی مکروہ رکھتا ہون اسچیز کو کہ مکروہ رکھی آپنے **باب مسجدون مین چراغ جلانے کے بیانمین**

عن[۲] میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا مولاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت یا رسول اللہ افتنا فی بیت المقدس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ائتوہ فصلوا فیہ وکانت البلاد اذ ذاک حربا فان لم تاتوہ وتصلوا فیہ فابعثوا فیہ بزیت یسرج فی قنادیلہ رواہ ابوداود۔ میمونہ رضسے روائت ہے اُسنے کہا یا رسول اللہ بیت المقدس مین آپ کیا حکم دیتے ہین ہمکو آپنے فرمایا وہان جاؤ اسمین نماز پڑہو اور اس زمانہ مین سب شہرون میں لڑائی پہیلی ہوئی تہی آپنے فرمایا کہ وہان نہ جاسکو اور نماز نہ پڑہ سکو تو تیل بہیجدو اسکی قندیلون میں جلایا جاوے یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ مسجد مین چراغ جلانے یا تیل بہیجنے سے ثواب حاصل ہوتا ہے **مسجد مین بیٹہے رہنے کی فضیلت کے بیانمین**

عن[۳] ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الملائکۃ تصلی علی احدکم مادام فی مصلاہ الذی یصلی فیہ ما لم یحدث اللہم اغفر لہ اللہم ارحمہ رواہ ابوداود روائت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فرشتے دعا کرتے ہین اس شخص کیلیے جو تم مین سے بیٹہا رہتا ہے اپنے مصلے مین جہان وہ نماز پڑہتا ہے جبتک حدث نہو اسکو یا اٹہہ کر کہڑا ہو وہان سے فرشتے یون کہتے ہین اے پروردگار بخشدے اسکو اے پروردگار رحم کر اسپر روائت کیا اس حدیث کو ابوداود نے **بعد سنے اذان کے مسجد سے نہ نکلنے کے بیان مین**

عن[۴] ابی الشعثاء رضی اللہ تعالی عنہ قال کنا مع ابی ہریرۃ فی المسجد فخرج رجل

---

[۱] یہ حدیث صحیح مسلم چہاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۱۸۳ مین ہے [۲] یہ حدیث ابوداؤد چہاپہ اول دہلی کے صفحہ ۹۰ مین ہے
[۳] یہ حدیث ابوداؤد چہاپہ ایضاً کی جلد اول کے صفحہ ۷۰ مین ہے اور ترمذی چہاپہ احمدی دہلی مین جو کہ ۱۲۹۶ھ مین چہاپی گئی ہو اسکے صفحہ ۱۸ مین ہے [۴] یہ حدیث ابوداؤد چہاپہ ایضاً کے صفحہ ۶۶ مین ہے ۔

حِيْنَ اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِلْعَصْرِ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ روائت ہے ابی الشعثاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تھے ہم ساتھ ابوہریرہؓ کے بیچ مسجد کے پس نکلا ایک مرد اُسوقت کہ اذان دی مؤذن نے واسطے نماز عصر کے پس کہا ابوہریرہ نے ایسا یہ مرد پس تحقیق نافرمان ہوا ابا القاسم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روائت کیا اسحدیث کو ترمذی اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص جس مسجد کے اندر آذان سُنے نماز بھی اسی مسجد مین پڑھے اور جو شخص بعد سُنے اذان کے مسجد سے چلا جاوے وہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نافرمان ہے لیکن اگر کسی مسجد مین کسی قسم کی بدعت لوگ کرتے ہیں وہاں سے اذان سُنکر چلے جانا جائز ہے کیونکہ ترمذی[1] اور ابوداؤد مین روائت ہے مجاہد سے کہ کہا اُس نے تہا مین ساتھ ابن عمرؓ کے پس تثویب کہی ایک مرد نے بیچ وقت نماز ظہر کے یا عصر کے (یعنے اذان مین الصلوٰۃ خیر من النوم کہا) کہا عبداللہ بن عمرؓ نے نکل تو ساتھ ہمارے یعنے اس مسجد سے تحقیق یہ بدعت ہے **فصل ستر ڈھانکنے کے بیان مین** عَنْ عَائِشَةَ[2] رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ حَائِضٍ اِلَّا بِخِمَارٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس نے روائت کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا قبول نہین کرتا اللہ تعالیٰ نماز حائض عورت کی مگر ساتھ چادر کی روائت کیا اس حدیث کو احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمۃ نے **ف** مراد حائض سے عورت بالغہ ہے کہ پہنچے سن حیض کو خواہ حیض آوے یا نہ آوے **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ[3] رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا جَابِرٌ فِيْ اِزَارٍ قَدْ عَقَدَهُ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ وَثِيَابُهُ مَوْضُوْعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ تُصَلِّيْ فِيْ اِزَارٍ وَاحِدٍ فَقَالَ اِنَّمَا صَنَعْتُ ذٰلِكَ لِيَرَانِيْ اَحْمَقُ مِثْلُكَ وَاَيُّنَا كَانَ لَهٗ ثَوْبَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روائت ہے محمد بن منکدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ نماز پڑھی ساتھ ہمارے جابر نے بیچ ایک تہ بند کے تحقیق باندھا تھا اسکو جانب گدی اپنی کے اور کپڑے ان کے رکھے ہوئے تھے سہ پائی پر پس کہا جابر کو کہنے والے نے کہ نماز پڑھتے ہو ایک تہ بند مین

---

[1] یہ حدیث ابوداؤد چھاپہ دہلی کی جلد اول کے صفحہ مین ہے اور ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۱۳ مین ہے [2] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب شروط الصلوٰۃ مین ہے [3] یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب الستر کی تیسری فصل مین ہے ۔

پس کہا انہون نے کہ سوائے اسکے نہین کہ کیا مین نے یہ تاکہ دیکھے مجھکو احمق مانند تیرے اور کونسا تہا ہم مین کہ ہون واسطے اسکے دو کپڑے بیچ زمانے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روائت کیا اسحدیث کو بخاری نے ف ابوداؤد اور نسائی مین مانند اسکے روائت ہے سلمہ بن الاکوع سے کہا کہ کہا مینے یارسول اللہ تحقیق مین ایک شخص ہون کہ شکار کرتا ہون کیا نماز پڑہون مین بیچ ایک کرتے کے فرمایا کہ ہان اور گھنڈی لگالے اسمین اگرچہ ساتھ کانٹے کے ہو اور ابوداؤد مین روائت ہے ام سلمہؓ سے اُس نے پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ کیا نماز پڑہے عورت کرتے اور چادر مین بغیر تہ بند کے فرمایا جبکہ ہو کرتا لمبا کہ ڈہانک لیوے اسکے پاؤن کی پشت کو اور صحیح کہا امامون نے اسکا موقوف ہونا اور بخاری اور مسلم مین روائت ہے جابرؓ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسکو اگر کپڑا بڑا ہو تو لپیٹ لے اسکو یعنی نماز مین اور مسلم کی روائت مین ہے پس اوڑہ لٹاکر اسکے دونون کنارون مین اور اگر تنگ ہو تو تہ بند کر اسکو اور بخاری اور مسلم مین روائت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ نے نہ نماز پڑہے ایک تمہارا ایک کپڑے مین کہ نہ ہو اوپر مونڈہون اسکے کسی اس کپڑے مین سے کچھ ف یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ جسکے پاس سوائے تہ بند کے اور کپڑا موجود ہو یا کپڑا خرید کر لینے کی طاقت رکھتا ہو تو وہ شخص بدون مونڈہون پر کپڑا لینے کے نماز نہ پڑہے لیکن جس شخص کے پاس کپڑا نہین ہے اور خرید کر لینے کی طاقت رکھتا ہو تو اسکو بدون مونڈہون پر کپڑا لینے کے بہی نماز پڑہنی جائز ہے چنانچہ بخاری مین روائت ہے اسی سے کہ تحقیق دیکہا مینے ستر نفر کو اصحاب صفہ مین سے نہین تہا انمین سے کوئی شخص کہ ہو اسپر چادر کہ اوڑہے اپنے پر اور کندہے پر ڈالے بلکہ ایک کپڑے مین سے زیادہ نہ رکھتا تہا یا تہ بند تہا اور یا کملی تہی کہ تحقیق باندہتا تہا اپنی گردنون مین پس بعضون تہ بندون اور کملیون مین سے وہ تہا کہ پونہچتے آدہی پنڈلیون تک اور بعضے پہنچتے دونون ٹخنون تک پس سمیٹتا تہ بند کو یا کملی کو سجدہ مین یا بعضے اوضاع بیٹہنے مین بہ سبب ناخوش رکھنے اسکے کسی کے کہ دیکہا جاوے ستر اُس کا۔ اور ابوداؤد اور ترمذی مین روائت ہے اسی سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا سدل سے نماز مین اور منع کیا اس سے ڈہانکے آدمی مونہہ اپنا ف معنے سدل کے یہہ

---

۱ یہ حدیث مشکوۃ مین باب الستر کی دوسری فصل مین ہے ۲ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب شروط الصلوۃ مین ہے ۳ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب ایضاً مین ہے ۴ یہ حدیث مشکوۃ مین باب الستر کی پہلی فصل مین ہے ۵ یہ حدیث بخاری چاپہ احمدی کے صفحہ ۶۳ مین ہے اور مشکوۃ مین باب فصل الفقر اور ما کان من عیش النبی صلعم کی پہلی فصل مین ہے۔
۶ یہ حدیث مشکوۃ شریف باب الستر کی دوسری فصل مین ہے ۷ یعنی دائیں طرف کا کنارہ بائیں کندہے پر اور بائیں طرف کا کنارہ داہنے کندہے

ہین کہ اوڑھے کپڑا سر پر یا ٹوڈھون پر اور دونوں طرفین اسکی لٹکتی رہین یعنے بغل نہ ملے پس یہ منع ہو مطلق اسلئے کہ شان تکبر کی ہے **فصل سترہ کے بیان مین** عَنِ[۱] ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْدُوْ اِلَی الْمُصَلّٰی وَالْعَنَزَۃُ بَیْنَ یَدَیْہِ فَیُصَلِّیْ اِلَیْہَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روائت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جاتے اول روز مین طرف عیدگاہ کی اور برچھی اُن کی آگے اُٹھائی جاتی اور کھڑی کیجاتی عیدگاہ مین آگے حضرت صلعم کے پس نماز پڑھتے طرف اسکی روائت کیا اسحدیث کو بخاری نے ف احمد اور ابن ماجہ[۲] مین روائت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کوئی نماز پڑھے تم مین سے تو رکھ لے اپنے منہ کے سامنے کوئی چیز پھر جو نہ پاوے تو کھڑی کرلے لاٹھی پھر اگر لاٹھی بھی نہ ہو تو کھینچے ایک لکیر پھر نہ ضرر کریگا اسکا جو گذرا اسکے آگے اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نے اور حق کو نہ پہنچا جس نے کہا کہ یہ حدیث مضطرب ہے بلکہ یہ حسن ہو اور بخاری[۳] اور مسلم مین روائت ہو نافع سے کہ نقل کی ابن عمر رضہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے سامنے بٹھاتے اونٹ اپنی سواری کا پس نماز پڑھتے طرف اسکی **وَعَنْ**[۴] اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْطَعُ صَلٰوۃَ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ اِذَا لَمْ یَکُنْ بَیْنَ یَدَیْہِ مِثْلُ مُؤْخِرَۃِ الرَّحْلِ الْمَرْاَۃُ وَالْحِمَارُ وَالْکَلْبُ وَالْاَسْوَدُ الْحَدِیْثَ وَفِیْہِ الْکَلْبُ الْاَسْوَدُ شَیْطَانٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَلَہٗ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نَحْوُہٗ دُوْنَ الْکَلْبِ وَلِاَبِیْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نَحْوُہٗ دُوْنَ اٰخِرِہٖ وَقَیَّدَ الْمَرْاَۃَ بِالْحَائِضِ روائت ہے ابی ذر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توڑتی ہو نماز مرد کی جبکہ نہ ہو روبرو اسکے مانند لکڑی کجاوے کی عورت اور گدھا اور کالا کتا آخر حدیث تک اور اسی مین ہے کہ کالا کتا شیطان ہے روائت کیا اسحدیث کو مسلم نے اور اس کیطرح ابوہریرہ رضہ سے سوا لفظ کتے کے اور ابی داؤد اور نسائی کیطرح ابن عباس رضہ سے سوا اسکے آخر کے اور قید لگائی عورت کو ساتھ حیض والی کے ف ابوداؤد[۵] مین روائت ہو ابن عباس رضہ سے کہا فرمایا رسول اللہ نے جبوقت کہ نماز پڑھو ایک تمہارا بدون سترہ کے پس توڑتا ہو نماز اسکی گدھا اور سوار اور یہودی اور مجوسی اور عورت اور کفائت کرتی ہیں

---

[۱] یہ حدیث مشکوۃ مین باب السترہ کی پہلی فصل مین ہو [۲] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب سترہ المصلی مین ہے [۳] یہ حدیث مشکوۃ مین باب السترہ کی پہلی فصل مین ہے [۴] یہ حدیث بلوغ المرام باب سترہ المصلی مین ہے [۵] یہ حدیث ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے جو کہ ۱۲۸۰ ہجری مین چھاپا گیا ہے صفحہ ۱۰۱ مین ہے اللھم اغفر لکاتبہ

یہ چیزین اس سے کہ گذرین آگے اسکے اور پر قدر پھینکنے پتھر کے ف یعنے جتنی دور پتھر جاکر پڑتا ہی اتنی دور پرے نماز پڑھنے والے کے آگے بھی چیزین کہ مذکور ہوئین اگر گذر جائیں تو کفائت کرتی ہین نہ ٹوٹنے نماز سے یعنے قصور نماز مین نہیں آتا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ امام احمد بن حنبل کو عورت اور گدہے کے آگے نمازی کے گذرنے سے نماز کے ٹوٹنے مین تردد ہی اور کالے کتے کے گذرنے سے اسکے نزدیک نماز ٹوٹ جاتی ہے اور مذہب جمہور علماء سلف و خلف ابو حنیفہ و مالک و شافعی کا یہی ہے کہ خواہ کوئی چیز نمازی کے آگے سے گذرے نماز نہین ٹوٹتی دلیل ان سب کی یہ حدیثین ہین چنانچہ بخاری مسلم ابوداؤد نسائی اور موطا امام مالک مین روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ نے نہین توڑتی نماز کو کوئی چیز کہ گذرے آگے نمازی کے اور دورہ کرو جبتک کہ ہوسکے (یعنے اسکو جو آگے گذرے نماز کے) پس سوا اسکے نہین کہ وہ گذرنے والا شیطان ہی اور بخاری مسلم مین ہی کہ ذکر کیا گیا نزدیک عائشہ رض کے اس چیز کا جو کہ توڑتی ہی نماز کو پس ذکر کیا گیا کتے گدھے اور عورت کا پس کہا حضرت عائشہ رض نے البتہ تحقیق تشبیہ دی تم نے ہمکو ساتھ گدہوں اور کتوں کی قسم ہے خدا تعالی کی البتہ تحقیق دیکھا مینے نبی ص کو نماز پڑھتے اور مین اوپر چارپائی کے تہی درمیان حضرت کے اور درمیان قبلہ کے لیٹی ہوئی پس ظاہر ہوئی واسطے میرے حاجت پس مکروہ جانا مینے یہ کہ بیٹھوں مین اور پھیلاندون مین رسول اللہ کو پس ہٹی مین طرف دونوں پائین اپنے کی اور بخاری مسلم مین روایت ہی حضرت عائشہ صدیقہ رضی سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے رات کو اور مین عرض مین ہوتی درمیان حضرت کے اور درمیان قبلہ کے مانند ہونے جنازی کی اور بخاری مسلم مین روایت ہے ابن عباس رض سے کہ کہا آیا مین سوار گدھے پر اور مین تہا اُسدن قریب بلوغ کے اور حضرت نماز پڑھتے تھے ساتھ لوگوں کے منا مین بدون دیوار کے یعنے بدون سترہ کے پس گذرا مین آگے بعض صف کے پس اُترا مین اور چھوڑدی مینے گدھی کو چرتی تھی داخل ہوا مین صف مین پس نہ انکار کیا اسکا مجھپر کسی نے اور ابوداؤد نسائی مین روایت ہے فضل بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کہ کہا آئے ہمارے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہم تھے بیچ جنگل اپنے کے اور ساتھ اُن کے تھے عباس پس نماز پڑھی جنگل مین کہ نہ تہا آگے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سترہ اور ہماری گدھی اور کتیا کھیلتی تھین آگے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس نہ پروا کی ف فائدہ کہا شوکانی نے

---

۵ یہ عبارت صحیح مسلم مین ہی کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہی اسکے صفحہ ۱۹۱ مین ہے ۵۲ یہ حدیث تیسیر الوصول چھاپہ کلکتہ کے صفحہ ۲۲۹ مین ہے
۵۳ یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ اور مسلم مین جو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہی اسکے صفحہ ۱۹۰ مین ہے ۵۴ یہ حدیث مشکوۃ میر
باب السترہ کی پہلی فصل مین ہی ۵۵ یہ حدیث مشکوۃ باب الینبغی کی فصل الثانی مین ہی ۵۶ یہ حدیث تیسیر الوصول چھاپہ کلکتہ کے صفحہ ۲۲۹ مین ہے

نیل الاوطار[۱] مین کہ اسحدیث کی اسناد مین محمد بن عمر بن علی اور عباس بن عبید اللہ بن عباس ہین اور یہ دونون سچے ہین اور کہا منذری نے کہ کہا بعض لوگون نے کہ اس حدیث مین مقال ہے **وَعَنْ** اَبِی جُہَیْمٍ[۲] بْنِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ مَاذَا عَلَیْہِ مِنَ الْاِثْمِ لَکَانَ اَنْ یَّقِفَ اَرْبَعِیْنَ خَیْرًا لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِیِّ وَوَقَعَ فِی الْبَزَّارِ مِنْ وَّجْہٍ اٰخَرَ اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا اور روائت ہے ابو جہیم بن الحارث رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا نے اگر معلوم کرے گذرنیوالا نمازی کے آگے کہ کیا گناہ ہے اسپر تو ٹھیرا رہنا چالیس بہتر ہوتا اسکے لئے گذرنے سے آگے اسکے روائت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور عبارت بخاری کی ہے اور واقع ہوا بزار مین دوسرے طریق سے چالیس برس **ف**[۳] ابن ماجہ مین روائت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اگر جانے ایک تمہارا کہ کیا گناہ ہے واسطے اسکے بیچ گذرنے کے اپنے بھائی کے عرض مین بیچ حالت نماز کے البتہ ہووے کھڑا رہنا سو برس بہتر ہے واسطے اسکے اس قدم سے کہ رکھے اور **موطا**[۴] امام مالک مین روائت ہے کعب احبار رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر جانے گذرنیوالا آگے نماز پڑھنے والے کے کہ کیا گناہ ہے اوسپر البتہ ہووے دھسایا جانا اسکو بہتر واسطے اسکے گذرنے سے آگے اسکے اور بیچ ایک روائت کے بجائے بہتر کے یہ ہے کہ آسمان ہوا اسپر **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی شَیْءٍ یَسْتُرُہٗ مِنَ النَّاسِ وَاَرَادَ اَحَدٌ اَنْ یَّجْتَازَ بَیْنَ یَدَیْہِ فَلْیَدْفَعْہُ فَاِنْ اَبٰی فَلْیُقَاتِلْہُ فَاِنَّمَا ہُوَ شَیْطَانٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاِنَّ مَعَہُ الْقَرِیْنَ اور روائت ہے ابی سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسوقت کہ نماز پڑھے ایک تمہارا طرف ایک چیز کے کہ ڈھانکے اسکو لوگون سے یعنی ستر اکھڑا کرے اور ارادہ کرے کوئی یہ کہ گذرے آگے اسکے پس چاہئے کہ منع کرے اسکو پھر اگر نہ مانے وہ تو لڑائی کرے اس سے پس سوا اسکے نہین کہ وہ شیطان ہے روائت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور ایک روائت مین ہے کہ اسکے ہمراہ ہے وہ ساتھی **ف**[۵] ابوداؤد[۶] مین روائت ہے سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسوقت کہ نماز پڑھے ایک تمہارا طرف سترہ کے پس چاہئے کہ نزدیک ہو اس سے تا نہ توڑے شیطان

---

[۱] یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصری دوسری جلد کے صفحہ ۲۵ مین ہے [۲] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب سترۃ المصلی میں ہے [۳] یہ حدیث ابن ماجہ چاپہ اول دہلی کے صفحہ ۷۴ مین ہے [۴] یہ حدیث مشکوۃ مین باب السترہ کی تیسری فصل مین ہے [۵] یہ حدیث بلوغ المرام باب سترہ المصلی مین ہے [۶] یہ حدیث ابوداؤد چاپہ اول دہلی مین جو کہ ۱۳۴۷ ہجری مین چاپا گیا ہے صفحہ ۱۴۵ مین ہے

اسپر نماز اسکی ف کہا[۱] ابوداؤد نے کہ اس حدیث کی سناد مین اختلاف ہے اور ابوداؤد مین روایت ہے مقداد ابن اسود رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا نہین دیکھا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کو نماز پڑہتے تھے طرف لکڑی کے اور نہ ستون کے اور نہ درخت کے مگر کہ کرتے اسکو اپنے داہنے بہون پر یا بائیں بہون پر اور نہ قصد کرتے واسطے اسکے قصد سیدہ کاف کہا[۲] شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اسحدیث کی سناد مین ابوعبیدۃ بن الولید بن کامل بجلی شامی ہے کہا منذری نے اسمین مقال ہے اور کہا ابن حجر نے تقریب التہذیب مین لین الحدیث ہے یعنے ستر کو بیچون بیچ پیشانی کے سامنے نہ کرتے بلکہ داہنے یا بائیں بہون کے کرتے تا مشابہت بت پرستی کیساتھ نہ ہو **فصل صفت نماز کے بیان مین** عَنْ[۳] مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے مالک بن حویرث رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا نے نماز پڑہو تم جیسا کہ دیکھتے ہو مجہکو نماز پڑہتے روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے وَعَنْ[۴] اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوْ فِي الَّتِيْ بَعْدَهَا عَلِّمْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَآئِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَآئِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِيْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ کہ ایک شخص داخل ہوا مسجد مین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے تھے کونے مین مسجد کے پس نماز پڑھی اس شخص نے پھر آیا پس سلام کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پس فرمایا واسطے اسکے رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تحقیق ہے سلام پہر جا پس نماز پڑھ پس تحقیق تو نے نہین نماز پڑھی پس پہر گیا وہ پس نماز پڑہی پہر آیا پس سلام کیا پہر فرمایا حضرت نے اور تحقیق ہے سلام پہر جا پس نماز پڑھ پس تحقیق تو نے نہین نماز پڑھی پس کہا اس شخص نے بیچ تیسری بار کے یا اس بار مین کہ بعد تیسری کی ہے یعنی چوتھی بار مین) سکہا مجہکو اے رسول خدا کے

---

[۱] یہ حدیث ابوداؤد چھاپہ ادل دہلی کے صـ۹۹ مین ہے [۲] یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر جلد دوم صـ۱۳۰ مین ہے [۳] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صفۃ الصلوۃ مین ہے [۴] یہ حدیث مشکوۃ مین باب صفۃ الصلوۃ کی پہلی فصل مین ہے ۔

اللھم اغفر لکاتبہ

پس فرمایا جسوقت کہ کھڑا ہووے تو طرف نماز کے (یعنے ارادہ کرے تو نماز کا) پس پورا کر وضو پھر سامنے کھڑا ہو قبلہ کے پھر تکبیر کہہ پھر پڑھ جو آسان ہو ساتھ تیرے قرآن سے پھر رکوع کر یہانتک کہ ٹھہرے تو رکوع میں پھر اٹھا یعنے سر رکوع سے یہانتک کہ سیدھا کھڑا ہوئے تو پھر سجدہ کر یہانتک کہ خاطر جمع سے کرے تو سجدہ پھر اٹھا سر اپنا یہانتک کہ خاطر جمع سے بیٹھے تو سجدہ کر یہانتک کہ خاطر جمع سے کرے تو سجدہ پھر اٹھا سر اپنا یہانتک کہ خاطر جمع سے بیٹھے تو اور بیچ ایک روائت کے یہ ہے کہ پھر اٹھا سر یہانتک کہ سیدھا کھڑا ہو تو (یعنے دوسری رکعت کیلئے) پھر کر یہ اپنی ساری نمازمین روائت کیا احمد بخاری اور مسلم نے **فائدہ** وہ شخص نمازمین رعائت تعدیل ارکان اور قومہ جلسہ کی اچھی طرح سے نہین کرتا تھا اسلئے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین یا چار بار پھر پھر نماز پڑھنے کے لئے اسکو ارشاد فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ رکوع اور سجود اور قومہ اور جلسہ مین طمانیت فرض ہے بدون طمانیت کے نماز درست نہین ہوتی اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کا اور اسی مضمون کی حدیث رفاعہ بن رافع کی روائت سے ابو داؤد[۱] اور ترمذی اور نسائی مین بھی ہے **وعن** عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ[۲] قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی لا استطیع ان اخذ من القرآن شیئا فعلمنی ما یجزئنی قال قل سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم الحدیث رواہ احمد وابو داؤد والنسائی وصححہ ابن حبان والدارقطنی والحاکم اور روائت ہے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا آیا ایک آدمی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سو بولا مین طاقت نہین رکھتا سیکھ لینے قرآن سے کچھ جو کام آوے مجھے فرمایا کہہ پاک ہے اللہ اور سب خوبیان اللہ مین ہیں نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے اور اللہ سب سے بڑا ہے اور نہین پھرنے کی طاقت اور نہ زور مگر اللہ سے جو اونچا ہے بڑا آخر حدیث تک روائت کیا اس حدیث کو احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے اور صحیح کیا اسکو ابن حبان اور دارقطنی اور حاکم نے **وعن** ابی حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال فی نفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا احفظکم لصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیتہ اذا کبر جعل یدیہ حذاء

---

[۱] یہ حدیث مشکوۃ مین باب صفۃ الصلوۃ کی دوسری فصل مین ہے +

[۲] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صفۃ الصلوۃ مین ہے +

اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیھم اجمعین

مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ اَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهٗ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهٗ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْاُخْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا بیچ ایک جماعت کے اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سے مین خوب یاد رکھتا ہون تم مین سے نماز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کو دیکھا میں نے ان کو جس وقت کہ تکبیر کہتے کرتے دونوں ہاتھ اپنے مقابل دونوں مونڈھوں اپنے کے اور جسوقت کہ رکوع کرتے محکم پکڑتے دونوں زانو ساتھ دونوں ہاتھوں کے پھر جھکاتے بیٹھ اپنی (یعنی تابرابر گردن کے ہووے) پس جس وقت کہ اٹھاتے سر اپنا کھڑے ہوتے سیدھے یہانتک کہ پھر آتا ہر جوڑ ٹھکانے اپنے پس جس وقت کہ سجدہ کرتے رکھتے دونوں ہاتھ اپنے زمین پر اور سامنے رکھتے اونگلیان پاؤن اپنے کی طرف قبلہ کی پس جسوقت کہ بیٹھتے بعد دو رکعت کے بیٹھتے اوپر بائین پاؤن اپنے کے اور کھڑا کرتے داہنا پاؤن اپنا پس جسوقت کہ بیٹھتے بیچ رکعت اخیر کے آگے نکالتے بایان پاؤن اپنا اور کھڑا کرتے دوسرا یعنی داہنا اور بیٹھتے کولون اپنے پر روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے ۔

جو شخص کھڑا ہو کر نماز نہ پڑھ سکے وہ بیٹھ کر پڑھے اور جو شخص بیٹھکر نہ پڑھ سکے وہ کروٹ لیکر پڑھے اور جو کروٹ لیکر نہ پڑھ سکے وہ اشارہ سے پڑھے

عَنْ عِمْرَانَ[۱] ابْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ وَّاِلَّا فَاَوْمِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھ کھڑا ہو کر نہ پڑھ سکے تو بیٹھکر پڑھ پھر اگر بیٹھکر نہ پڑھ سکے تو کروٹ لے کر پڑھ اور نہین تو اشارہ سے پڑھ روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے ف[۲] بیہقی نے روایت

---

[۱] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب شروط الصلوۃ مین ہے ۔
[۲] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صفۃ الصلوۃ مین ہے ۔

کی ہے جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک مریض کو کہ پڑھتا تہا نماز تکیہ پر سو پھینکدیا اسکو اور فرمایا کہ نماز پڑھ زمین پر اگر پڑھ سکے تو اور نہین تو پہر اشارہ سے پڑھ اور کر اپنے سجدہ کو زیادہ پست اپنے رکوع سے اور سند اسکی قوی ہے ولیکن صحیح کہا ابو حاتم نے موقوف ہونا اسکا لڑکے کو گود مین اٹھا کر نماز پڑہنے کے بیان مین عَنْ اَبِیْ[1] قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ وَھُوَ حَامِلٌ اُمَامَۃَ بِنْتِ زَیْنَبَ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَھَا وَاِذَا قَامَ حَمَلَھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَلِمُسْلِمٍ وَھُوَ یَؤُمُّ النَّاسَ فِی الْمَسْجِدِ روائت ہے ابی قتادہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑہتے اور وہ اٹہائے ہوئے تھے امامہ زینب کی بیٹی کو پس جب سجدہ کرتے تو رکھدیتے اسکو اور جب کہڑے ہوتے تو اٹہا لیتے اسکو روائت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اور مسلم کے لئے ہے اور آپ اس وقت امامت کرتے تھے لوگون کی مسجد مین سانپ اور بچھو کو نماز کے اندر مارنے کے بیان مین عَنْ[2] اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُقْتُلُوا الْاَسْوَدَیْنِ فِی الصَّلٰوۃِ الْحَیَّۃَ وَالْعَقْرَبَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہُ ابْنُ حِبَّانَ روائت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مارو دونون کالون کو نماز مین سانپ کو اور بچھو کو روائت کیا اس حدیث کو ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اس حدیث کو ابن حبان نے نیت نماز کے بیان مین عَنْ[3] عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰی فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُھَا اَوِ امْرَاَۃٍ یَتَزَوَّجُھَا فَھِجْرَتُہٗ اِلٰی مَا ھَاجَرَ اِلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روائت ہے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین معتبر ہوتے عمل مگر ساتھ نیتون کے اور نہین ہر واسطے ہر شخص کے مگر وہ چیز کہ نیت کی پس جو شخص کہ ہو ہجرت اسکی طرف اللہ کی اور

---

[1] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب شروط الصلوۃ مین ہے [2] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب ایضاً مین ہے ۔
[3] مشکوۃ شریف کی پہلی حدیث یہی ہے ۔

طرف رسول اسکے کی پس ہجرت اسکی طرف اللہ کی اور رسول اسکے کی ہو اور جو شخص کہ ہو ہجرت اسکی طرف دنیا کے کہ پہنچے اسکو یا طرف عورت کی کہ نکاح کرے اس سے پس ہجرت اسکی طرف اس چیز کے ہے کہ ہجرت کیطرف اسکے روائت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **ف** تتمۃ الصبی فی ترجمہ الاربعین من احادیث النبی مین امام المفسرین زبدۃ المحدثین مولوی سید محمد صدیق حسن خانصاحب مرحوم نے لکھا ہے کہ کوئی عمل قلب اور قالب اور فعل اور ترک اور قول اور اخذ اور عادت اور عبادت کا بے نیت مقبول نہین اور نیت کام دل کا ہے جب دل مین ارادہ ہو پھر زبان سے کہنے کی حاجت نہین اگر زبان سے کہا اور دل غافل ہے تو اعتبار نہین اسلئے اہل حدیث کہتے ہین کہ نیت نماز کی زبان سے کہنا بدعت ہے اور فقہا کہتے ہین مستحب ہے تاکہ زبان دل سے موافق اور ظاہر باطن سے مطابق ہو جاوے لیکن زبان سے نیت کرنا نہ سنت نبوی ہے نہ سنت صحابہ و تابعین و تبع تابعین بلکہ احداث فقہا متاخرین ہو **فتح القدیر** مین لکھا ہے کہ نہین منقول ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نہ صحابہ سے زبان سے کہنا نیت کا نہ بیچ حدیث صحیح کے نہ ضعیف کے اور نہین منقول ہوا چاروں اماموں سے اور **سفر السعادت** مین لکھا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کو اٹھتے کہتے اللہ اکبر اور پہلی تکبیر کی نیت زبان سے منقول نہین اور **صراط مستقیم شرح سفر السعادت** شیخ عبدالحق نے لکھا ہے کہ محدث کہتے ہین کہ نیت ساتھ زبان کے کرنی بدعت ہے اور یہی شیخ عبدالحق نے مدارج النبوۃ مین لکھا ہے کہ حدیث مین آیا ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم واسطے نماز کے کھڑے ہوتے فرماتے اللہ اکبر اور قبل تکبیر کے نیت زبان سے کہنے مین کوئی لفظ مروی نہین ہے اور محدثین کہتے ہین کہ نیت زبان سے کہنا بدعت ہے اور مکروہ ہے اسکو نہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نہ آپ کے اصحاب کہتے اور مواہب مین ابن القیم سے منقول ہے کہ کہا انہون نے یہ ایک بدعت ہے کہ روائت نہین کی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے ساتھ سند صحیح اور نہ ضعیف اور نہ مسند اور مرسل کے اور نہ کسی صحابی سے اور مستحب نہین کہا ہے اسکو کسی نے تابعین سے اور نہ ائمہ اربعہ سے انتہی اور اسیطرح لکھا ہے محلی شرح موطا امام مالک مین یہی اور امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ بیچ کتاب اغاثۃ اللہفان فی مصائد الشیطان کے فرماتے ہین کہ طہارت اور نماز مین نیت کے معنے ہین ایک چیز کے کرنے پر قصد اور پکا ارادہ کرنا اور اسکی جگہ دل ہے زبان سے اسکو کچھ علاقہ نہین اور اسیواسطے کسی صورت مین آنحضرت صلعم اور اُن کے اصحاب رض سے کوئی لفظ نیت کا منقول

نہین ہے اور یہ عبارتین کہ شروع طہارت اور نماز کے لئے بنائی گئی ہین انکو شیطان نے وسواسیون کے لئے اکھاڑا ہے انتہے۔ **نماز مین قبلہ کیطرف منہہ کرکے تکبیر تحریمہ وغیرہ تکبیرات کہنے کے بیان مین** عَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ نِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ وَقَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَہْ روائت ہے ابی حمید ساعدی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہاتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت کہ کھڑے ہوتے طرف نماز کی سامنے ہوتے قبلہ کے اور اٹھاتے ہاتھ اپنے اور کہتے اللہ اکبر روائت کیا اسحدیث کو ابن ماجہ نے **ف** بخاریؒ اور مسلم مین روائت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہاتھے رسول اللہ جسوقت اراہ کرتے کھڑی ہونیکا طرف نماز کی تکبیر کہتے جسوقت کہ کھڑی ہوتے پھر تکبیر کہتے جسوقت کہ رکوع کرتے پھر کہتے سمع اللہ لمن حمدہ جسوقت کہ اٹھاتے پیٹھ اپنی رکوع سے پھر کہتے کھڑی ہوئی ربنا لک الحمد پھر تکبیر کہتے جسوقت کہ جھکتو (یعنے سجدہ کیلئے) پھر تکبیر کہتے جسوقت کہ اٹھاتے سر اپنا (یعنے سجدہ سے) پھر تکبیر کہتے جسوقت کہ دوسرا سجدہ کرتے پھر تکبیر کہتے جسوقت کہ اٹھاتے سر اپنا پھر کرتے یہ بیچ تمام نماز اپنی کے یہانتک کہ پورا کرے اسکو اور تکبیر کہتے اسوقت کہ کھڑی ہوتے دو رکعت نماز پر پھر پیچھے بیٹھنے کے اور بخاری مین روائت ہے عکرمہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا نماز پڑھی مین نے پیچھے ایک بوڑھے (ابی ہریرہؓ) کے مکہ مین پس کہین بائیس تکبیرین پس کہا مینے واسطے ابن عباسؓ کے کہ تحقیق شخص احمق ہو پس کہا ابن عباسؓ نے کم کرے تجھکو ماں تیری یہ سنت ابوالقاسمؐ کی ہے **فائدہ** یہ بائیس تکبیرین چار رکعتون مین ہوتی ہین مع تکبیر تحریمہ کے اور مروان اور بنی امیہ نے یہ تکبیرین پکار کر کہنے چھوڑ دی تہین اسلئے عکرمہ نے ابوہریرہ کے پکار کر تکبیرین کہنے پر تعجب کیا اور مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے کہ بیچ مصنفے کے اتفاق کیا ہے ائمہ دین نے اوپان تکبیروں کے اور وہ بائیس تکبیرین ہین بیچ چار رکعت کے اور وہ سب کی سب سنت ہین مگر تکبیر اولی فرض ہے نہین درست ہوتی نماز بدون اسکے اور دلیل اسکی حدیث آئندہ ہے **وَعَنْ** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطُّھُوْرُ وَتَحْرِیْمُھَا التَّکْبِیْرُ وَتَحْلِیْلُھَا التَّسْلِیْمُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَہْ اور روائت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالے

ف یہ حدیث ابن ماجہ چاپہ اول دہلی کے صفحہ ۱۲ مین ہے **۲** یہ حدیث مشکوۃ مین باب صفۃ الصلوۃ کے پہلی فصل مین ہے **۳** یہ حدیث مشکوۃ باب ایضا کی فصل تیسری مین ہے **۴** یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کی جلد اول کے صفحہ ۲۲۲ مین ہے **۵** یہ حدیث منتقے الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۵۵ مین ہے ۔

عنہ سے نقل کی اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا کنجی نماز کی طہارت ہے اور تحریم نماز کی تکبیر ہے اور تحلیل اسکی تسلیم ہے روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف جب تکبیر کہی گئی تو جو کام کہ سوائے نماز کے تھے وہ حرام ہو گئے اور اس تکبیر کو تکبیر تحریمہ کہنے کا یہی باعث ہے اور تحلیل نماز کی سلام ہے یعنی جب سلام پھیرا تو جتنے کام حرام ہو گئے تھے وہ سب حلال ہو گئے اور یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ لفظ سلام کا فرض ہے اور کہا ابن حجر رحمۃ اللہ نے تلخیص مین کہ روایت کیا اسکو شافعی اور احمد اور بزار اور اصحاب سنن نے مگر نسائی نے اور صحیح کہا اسکو حاکم نے اور روایت کیا اسکو حاکم نے اور روایت کیا اسکو ابن سکن نے حدیث عبداللہ بن محمد بن عقیل سے اس نے ابن الحنفیہ سے اُسنے حضرت علیؓ سے اور کہا بزار نے نہین جانتے ہم اسحدیث کو حضرت علیؓ سے مگر اس وجہ سے اور کہا ابو نعیم نے اکیلا ہُوا ہے ساتھہ اس حدیث کو ابن عقیل بن حنفیہ سے اس نے علیؓ سے اور کہا عقیلی نے اسکی اسناد لین ہے اور جابر کی حدیث سے یہ بہت صحیح ہے اور مسلم مین حضرتؓ سے ہے وَکَانَ تَحْتِیْمُ الصَّلٰوۃِ بِالتَّسْلِیْمِ یعنے اور تھا رسول اللہ ختم کرتے نماز کو ساتھہ سلام کے ف کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین بیچ اس حدیث کے کہ یہ حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ نماز مین سلام پھیرنا واجب ہے اور کہا مالکؒ اور شافعیؒ اور احمد اور جمہور علما اسلاف و خلف نے کہ نماز مین لفظ سلام کے ساتھہ باہر آنا فرض ہے اور نہین صحیح ہوتی ہے نماز مگر ساتھہ سلام کے اور کہا ابو حنیفہؒ اور ثوریؒ اور اوزاعی نے کہ لفظ سلام کیساتھہ نماز سے باہر آنا سُنّت ہے جو شخص اسکو ترک کردے نماز اسکی صحیح ہو جاتی ہے اور کہا ابو حنیفہ نے اگر کوئی شخص بجائے سلام کے گوز دغیرہ مار دے تو صحیح ہو جاتی ہے نماز اسکی انتہی دلیل ابو حنیفہ کی اس باب مین یہ حدیث ہے جو کہ ابو داؤد مین روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما سے یہ کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب امام نماز پڑھ چکے اور قعدہ اخیرہ کرے پھر اسکا وضو ٹوٹ جاوے بات کرنے سے پہلے اسکی نماز تمام ہو گئی اور مقتدیوں کی نماز بھی تمام ہو گئی جو پورا کر چکے ہین اپنی نماز کو سو جواب یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ساتھہ اسکے حجت اسلئے کہ حدیث کے راویون مین عبدالرحمن بن زیاد بن انعم الافریقی ہے اور کہا ابن حجر نے تقریب التہذیب مین کہ عبدالرحمن بن زیاد بن انعم الافریقی قاضی ضعیف ہے اپنے حفظ مین ساتوین طبقے مین

ل۱ یہ مضمون صحیح مسلم چاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۱۹۰ مین ہے ل۲ یہ حدیث ابو داؤد چاپہ اوّل دہلی کے صفحہ ۸۰ مین ہے

ل۳ یہ حدیث تقریب التہذیب طبع مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۵۲ مین ہے ؛

سے اور کہا ترمذی نے افریقی ضعیف ہے اہلحدیث کے نزدیک ضعیف کہا اسکو یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے کہا امام احمدؒ نے حدیث افریقی کی مین تو نہین لکہتا کہا ترمذی نے دیکہا مین نے محمد بن اسمعیل (بخاری) کو کہ اسکو توی کرتے تہے **وقت تکبیر کہنے کے انگلیان کہلی رکھنے اور مونڈہون تک اور کانون تک ہاتہہ اٹہانے سنت ہونے کے بیان مین** عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَبَّرَ لِلصَّلٰوةِ نَشَرَ اَصَابِعَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روائت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت تکبیر کہتے واسطے نماز کے کہولدیتے انگلیان اپنی روائت کیا اسحدیث کو ترمذی نے ف یہ جو مشہور ہی کہ اللہ اکبر کہنے کے وقت کانون تک ہی ہاتہہ اٹہانا چاہیے مونڈہون تک کفائت نہین ہے محض غلط ہے رسول اللہ صلعم سے مونڈہون تک بہی اور کانون تک بہی اٹہانا ہاتہون کا ثابت ہے چنانچہ مونڈہون تک ہاتہہ اٹہانے کی حدیث بخاری اور مسلم کی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روائت سے اور کانون تک اٹہانے کی حدیث بہی بخاری اور مسلم ہی کی مالک بن حویرثؓ کی روائت سے یہ ہے دونون حدیثین اس کتاب مین رفع الیدین کے بیان مین آگے آوینگی انشاء اللہ تعالےٰ **جب قبلہ نہ معلوم ہو تب اٹکل سے قبلہ پہچانکر نماز پڑہنے کے بیان مین** عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَاشْکَلَتْ عَلَیْنَا الْقِبْلَةُ فَصَلَّیْنَا فَلَمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اِذَا نَحْنُ صَلَّیْنَا اِلٰی غَیْرِ الْقِبْلَةِ فَنَزَلَتِ الْاٰیَةُ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَضَعَّفَهٗ روائت ہے عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ کہا تہے ہم نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیساتہہ ایک اندہیری رات مین سو مشکل ہوا ہمپر قبلہ پہچاننا پس نماز پڑہی ہم نے پہر جب نکلا آفتاب تب معلوم ہوا کہ نماز پڑہی ہم نے اور طرف قبلہ کے پس اتری یہ آیت سو جسطرف تم مونہہ کرو پس وہان ہی متوجہ ہے اللہ روائت کیا اسحدیث کو ترمذی نے اور ضعیف کہا اسکو **نماز مین داہنا ہاتہہ بائین ہاتہہ پر رکھنے کے بیان مین** عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کَانَ النَّاسُ یُؤْمَرُوْنَ اَنْ یَّضَعَ الرَّجُلُ الْیَدَ الْیُمْنٰی عَلٰی ذِرَاعِهِ الْیُسْرٰی فِی الصَّلٰوةِ وَقَالَ اَبُوْ حَازِمٍ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا یَنْمِیْ ذٰلِکَ اِلَی النَّبِیِّ

ف یہ حدیث ترمذی چاپہ نولکشور کے صہ ۳۹ مین ہے ۔
یہ حدیث بلوغ المرام مطبوعہ مطبع محمدی واقع لاہور کے صہ ۶۲ مین ہے ۔
یہ حدیث بخاری چاپہ احمدی میرٹہہ کے صہ ۱۰۲ مین ہے اور موطا چاپہ احمدی میرٹہہ کے صہ ۵۵ و صہ ۵۶ مین ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَمَالِکٌ روائت ہے سہل بن سعد رضی اللہ صلے اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تھے لوگ حکم کئے جاتے یہ کہ رکھے آدمی ہاتہہ داہنا اوپر بائین ہاتہہ اپنے کے بیچ نماز کے اور کہا ابوحازم نے نہین جانتا مین اسکو مگر مرفوع کرتا تہا سہل بن سعد اس حدیث کو طرف نبی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کے روائت کیا اسکو بخاری اور مالک نے ف قاموس[1] مین مغنے ذراع کے کسرہ ذال کیساتھ سرے کہنی کے سے تا سرے انگلی وسطی تک نماز مین رکھنا سنت ہے اور ہاتہہ پر ہاتہہ رکھنے کیلئے مسلم[2] مین روائت ہے وائل بن حجر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ تحقیق اُس نے دیکہا نبی صلعم کو کہ اُٹہائے دونون ہاتہہ اپنے اسوقت کہ داخل ہوئے نماز مین تکبیر کہی پہر ڈہانک لئے ہاتہہ کپڑے اپنے مین پہر رکھا داہنا ہاتہہ اپنا بائین ہاتہہ پر پہر جب ارادہ کیا یہ کہ رکوع کرین نکالے دونون ہاتہہ اپنے کپڑے سے پہر اُٹہایا ان کو اور تکبیر کہی پہر رکوع کیا پہر جبکہ کہا سمع اللہ لمن حمدہ اٹہائے دونون ہاتہہ پہر جب سجدہ کیا سجدہ کیا درمیان دونون ہاتھون اپنے کے ف اسحدیث سے معلوم ہوا کہ نماز مین کپڑے کے اندر ہاتہہ ڈہانکنے اور نکالنے منع نہین اور ترمذی[3] اور ابن ماجہ مین روائت ہے قبیصہ بن ہلب سے وہ روائت کرتے ہین اپنے باپ سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم امامت کرتے ہماری پس پکڑتے بایان ہاتہہ اپنا ساتہہ داہنے ہاتہہ اپنے کے ف کہا ترمذی نے حدیث ہلب کی حدیث حسن ہے اور اوپر اسی کے ہے عمل نزدیک اہل علم کے اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تابعین سے اور جو پیچھے اُن کے تھے اعتقاد رکھتے تھے کہ رکھے مرد داہنا ہاتہہ اپنا اوپر بائین ہاتہہ اپنے کے بیچ نماز کے اور منسک[4] الختام شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے کہ کہا امام شوکانی نے رکھنا ہتھیلی کا اوپر ہتھیلی کے اٹہارہ صحابیون کے روائت سے ثابت ہے یہانتک کہ کہا عبدالبر نے کہ بیچ اسباب کے آنحضرت سے خلاف اسکی ثابت نہین ہوا **نماز مین ہاتھ رکھنے کی جگہ کے بیان مین** عَنْ[5] وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلٰی یَدِہِ الْیُسْرٰی عَلٰی صَدْرِہٖ رَوَاہُ ابْنُ خُزَیْمَۃَ روائت ہے وائل بن حجر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ نماز پڑہی مینے ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس رکہا حضرت نے اپنا داہنا ہاتہہ اپنے بائین ہاتہہ پر اوپر سینے اپنے کے

---

[1] یہ عبارت قاموس چاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۵۰ مین ہے [2] یہ حدیث صحیح مسلم چاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۱۷۳ مین ہے [3] یہ حدیث ترمذی چاپہ احمدی دہلی مین جو کہ ۱۲۹۶ ہجری مین چاپی گئی ہے اس کے صفحہ ۳۹ مین ہے اور ابن ماجہ چاپہ اول دہلی کے صفحہ ۶۲ مین ہے [4] یہ مضمون منسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کی جلد اول کے صفحہ ۲۱۰ مین ہے [5] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صفۃ الصلوۃ مین ہے ۔

روائت کیا اسحدیث کو ابن خزیمہ نے ف سفر السعادت مین لکھا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ اکبر کہنے کے ساتھہ دونون ہاتھہ اٹھاتے اور کانون تک پہنچاتے اور کبھی مونڈھون تک اسکے بعد داہنے ہاتھہ کو بائین ہاتھہ پر رکھتے برابر سینے کے صحیح مین ابن خزیمہ کے اسیطرح ثابت ہوا ہے اور تفسیر کبیر[۱] مین لکھا ہے۔ کہ روائت کیگئی ہے حضرت علی بن ابی طالب رض سے کہ تحقیق انہون نے تفسیر کی وَانْحَرْ کی ساتھہ رکھنے ہاتھون کے اوپر سینے کے بیچ نماز کے اور تفسیر معالم التنزیل[۲] مین لکھا ہے روائت کی گئی ہے ابی الجوزا سے انہون نے روائت کی ابن عباس رضہ سے کہ کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ کے رکھنا داہنے ہاتھہ کا اوپر بائین ہاتھہ کے بیچ نماز کے نزدیک نحر کے یعنے سینے پر انتہے مذہب امام شافعی کا یہی ہے کہ نماز مین سینہ پر ہاتھہ باندہنے چاہئے اور نزدیک امام احمد کے اختیار ہے خواہ نیچے ناف کے رکھے خواہ برابر سینے کے اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور بیچ ایک روائت کے امام احمد سے نیچے ناف کے اور نزدیک امام مالک کے ہاتھون کو چھوڑ کر نماز پڑہنی چاہئے لیکن ہاتھہ باندہکر پڑہنی بھی اُن کے نزدیک جائز ہے اسیطرح لکھا ہے مسک[۳] الختام شرح بلوغ المرام مین اور نیچے ناف کے ہاتھہ باندہنے کی دلیل امام احمد اور امام ابوحنیفہ کی یہ دو حدیثین ہین پہلی حدیث عَنْ[۴] اَبِیْ جُحَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ السُّنَّةُ وَضْعُ الْكَفِّ فِی الصَّلٰوةِ وَیَضَعُهُمَا تَحْتَ السُّرَّةِ رَوَاهُ زَیْنٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ روائت ہے ابوجحیفہ رض سے کہ تحقیق حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا سنت ہے رکھنا ہتھیلی کا بیچ نماز کے اور رکھے اِن دونون کو نیچے ناف کے روائت کیا اسحدیث کو زرین اور ابوداؤد نے ف مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے کہ اسحدیث کو دارقطنی اور بیہقی نے اسی طریق سے روائت کیا ہے سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے لائق حجت پکڑنے کے نہین چنانچہ کہا امام نووی نے شرح[۵] صحیح مسلم مین کہ اتفاق کیا گیا ہے بیچ اسکے کہ حدیث حضرت علیؓ کی یعنے ناف پر ہاتھہ رکھنے کی ضعیف ہو ساتھہ اتفاق کے اور کہا ملا علی قاری حنفی نے بیچ مرقاۃ شرح مشکوۃ کے رکھنا ہاتھون کا نیچے ناف کے یعنے جیسا کہ مذہب حنفیہ کا ہے اور اوپر سینہ کے جیسا کہ مذہب شافعیہ کا نہین ثابت ہوئی بیچ اسکے کوئی حدیث کہ لائق عمل کے

---

[۱] یہ عبارت تفسیر کبیر کی جلد اخیر چھاپہ مصر کے صہ ۲۰۴ مین ہے [۲] یہ عبارت تفسیر معالم التنزیل چھاپہ بمبئی کے صہ ۹۹۶ مین ہو
[۳] یہ مضمون مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کے جلد اول کے صہ ۲۱۵ مین ہے [۴] یہ حدیث تیسیر الوصول چھاپہ کلکتہ کے صہ ۲۱۶ مین ہے اور ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے صہ ۱۰۳ مین ہے [۵] یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کی جلد اول کے صہ ۲۱۵ مین ہے [۶] یہ عبارت امام نووی کی صحیح مسلم مین جو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہے جلد اول

ہو اور کہا ابن ہمام نے فتح القدیر[1] مین کہ نہین ثابت ہوئی حدیث صحیح جو واجب کرے) عمل کو بیچ رکھنے ہاتھون کے نیچے سینے کے جیسا کہ کہا امام شافعیؒ نے اور نیچے ناف کے (یعنے جیسا کہ مذہب ابوحنیفہ کا ہے) انتہی دوسری[2] حدیث روائت کی ابن ابی شیبہ نے مصنف مین حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ تَحْتَ السُّرَّةِ حدیث کی ہمکو وکیع نے موسی بن عمیر سے اس نے علقمہ بن وائل بن حجر سے اس نے اپنے باپ سے کہ کہا دیکھا مینے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ رکھتے تھے ہاتھہ داہنا اپنا اوپر بائین کے نیچے ناف سے سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث بھی ضعیف ہے لائق حجت پکڑنے کے نہین اسلئے کہ سماع علقمہ کا وائل سے ثابت ہی چنانچہ تقریب[3] التہذیب مین ہے علقمہ بن وائل بن حجر بضم المہملۃ وسکون الجیم الحضرمی الکوفی صدوق لا انہ لم یسمع من ابیہ یعنے علقمہ بن وائل بن حجر بضمہ مہملہ اور سکون جیم کے حضرمی کوفی سچا ہے مگر تحقیق اس نے نہین سنا ہے اپنے باپ سے انتہی اور وجہ نہ سننے علقمہ کی اپنے باپ وائل سے یہ ہے کہ وہ اپنے باپ وائل کے مرنے سے چھ مہینے پیچھے پیدا ہوا تھا چنانچہ کہا ابن الہمام نے فتح القدیر[4] مین ذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ فِي عِلَلِهِ الْكَبِيرِ قَالَ إِنَّهُ سَأَلَ الْبُخَارِيَّ هَلْ سَمِعَ عَلْقَمَةُ مِنْ أَبِيهِ فَقَالَ إِنَّهُ وُلِدَ بَعْدَ مَوْتِ أَبِيهِ بِسِتَّةِ أَشْهُرٍ انتہے یعنے ذکر کیا اسکو ترمذی نے بیچ کتاب اپنی علل کبیر کے کہ پوچھا ترمذی نے بخاری سے کہ آیا علقمہ نے اپنے باپ سے سنا ہے پس کہا بخاری نے کہ وہ اپنے باپ کے مرنے سے چھ مہینے پیچھے پیدا ہوا ہے انتہے اب رہا ہاتھون کو چھوڑ کر نماز پڑھنی جیسا کہ مذہب امام مالک کا ہے سو اس باب میں کوئی صحیح روائت ثابت نہین ہوئی اور اگر کوئی روائت ہوگی تو روائت شاذ مخالف روائت ثقات کے ہوگی امام شوکانی رح نے کہا ہے کہ ہاتھہ باندھکر نماز پڑھنی اٹھارہ صحابیون کی روائت سے ثابت ہوئی ہے یہانتک کہ کہا عبدالبر نے کہ اس باب مین حضرتؐ سے خلاف اسکے ثابت نہین ہوا اسی طرح لکھا ہے مسک[5] الختام شرح بلوغ المرام مین پس معلوم ہوا کہ نماز مین سینے کے اوپر ہی ہاتھہ باندھنے کی حدیث صحیح ہے اسی پر عمل رامد چاہئے دعاء افتتاح پڑھنے کے بیانمین

---

[1] یہ عبارت فتح القدیر چاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۱۱۱ مین ہے [2] یہ حدیث نور الہدایہ ترجمہ اردو شرح وقایہ مطبوعہ مطبع نظامی کی جلد اول کے صفحہ ۹۵ مین ہے [3] یہ عبارت تقریب التہذیب مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۰۱ مین ہے [4] یہ عبارت فتح القدیر چاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۱۲۱ مین ہے [5] یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی جلد اول صفحہ ۱۰۱ مین ہے

دعائے پہلی مسلم مین روائت ہے حضرت علے رضی اللہ تعالے عنہ سے اُنہون نے نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ وے جب کہڑے ہوتے تھے نماز کو تو کہتے وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ یعنے مین نے لہا منہ کیا اس کی طرف جس نے بنایا آسمان اور زمین اور ایک طرف کا ہو کے اور مین نہین شریک کرنیوالا میری نماز اور قربانی اور میرا جینا اور مرنا اللہ کی طرف ہے جو صاحب ہے سارے جہان کا اسکا شریک کوئی نہین۔ یہی مجھ کو حکم ہوا اور مین حکم بردارون سے ہون اے اللہ تو ہے بادشاہ نہین کوئی لائق پوجنے کے مگر تو۔ تو رب ہے میرا اور مین بندہ ہون تیرا۔ ظلم کیا مین نے اپنی جان پر اور اقرار کیا مینے اپنے گناہ کا سو بخشدے تو مجھکو میرے سارے گناہ ٹھیک ہے کہ کوئی نہین بخشتا گناہون کو سوا تیرے اور چلا تو مجھے نیک خصلتون پر نہین راہ بتاتا نیک خصلتون پر کوئی مگر تو اور دور کر مجھ سے بری خلق نہین دور کرتا مجھ سے بری خلق کوئی سوا تیرے مین حاضر ہون تیری خدمت مین اور نیکی ساری تیرے ہاتھون مین ہے اور بدی نہین تیری طرف میرا بھروسا ہے تجھ پر اور میری پناہ تجھ پاس تیرا دراج بڑا ہے اور تیرا مرتبہ اونچا ہو مغفرت چاہتا ہون مین تجھ سے اور تیری طرف پھرتا ہون اور ایک روائت مین اسکی ہو کہ یہ رات کی نماز مین ہے **دعاء دوسری بخاری اور مسلم** مین روائت ہو ابوہریرہؓ سے کہ کہا تھا رسولخداؐ نے چپ رہتے لیتے پکار کر نہ پڑہتے درمیان تکبیر اور درمیان قرأت کے چپ رہنا پس کہا مینے قربان ہو باپ میرا تمہارے پر اور ماں میری اے رسولخداؐ کے پوچھتا ہون مین تم سے چپ رہنے تمہارے کو درمیان تکبیر اور درمیان قرأت کے کہ کیا کہتے ہو تم اسمین فرمایا کہتا ہون اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ یعنی یا الٰہی دوری ڈال درمیان میرے اور درمیان گناہون میرے کی جیسے کہ دوری رکھی تو نے درمیان مشرق اور مغرب کے یا الٰہی پاک کر مجھکو گناہون سے جیسا کہ پاک

لہ یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب مایقرء بعد التکبیر کی پہلی فصل مین ہے ۔

کیا جاتا ہے کپڑا سفید میل سے یا آہی دہوڈال گناہ میرے ساتھ پانی اور برف اور اولوں کے دعائے تیسری
ابوداؤد اور ابن ماجہ مین روائت ہے جبیر بن مطعم سے کہ تحقیق اُنہون نے دیکھا رسول اللہ کو پڑھتے نماز کہتے
تھے بعد تکبیر تحریمہ کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَ
الْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا ثَلٰثًا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ مِنْ نَفْخِہٖ وَنَفْثِہٖ وَھَمْزِہٖ اِلَّا اَنَّہٗ
لَمْ یَذْکُرْ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَذَکَرَ فِیْ اٰخِرِہٖ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ یعنے اللہ بہت بڑا ہو بڑا ہے اللہ بہت بڑا
ہے بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے بڑا ہے اور تعریف ہے واسطے اللہ کے بہت اور تعریف ہے واسطے اللہ کے
بہت اور تعریف ہے واسطے اللہ کے بہت اور پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی صبح اور شام یعنے ہمیشہ تین بار
یعنے سبحان اللہ بکرۃ واصیلا کو ہی تین بار پڑھتے پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ کے شیطان سے تکبر اُس کے
اور شعروں اسکے اور وسوسہ اسکے سے مگر ابن ماجہ نے نہین ذکر کیا لفظ والحمد للہ کثیرا کا اور ذکر کیا بیچ
اسکے آخر کے من الشیطان الرجیم دعائے چوتھی نسائی مین روائت ہو جابرؓ سے کہا تھا نبی صلعم جسوقت کہ شروع
کرتے نماز اللہ اکبر کہتے پھر کہتے اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ
اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ وَاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَھْدِیْ لِاَحْسَنِھَا اِلَّا اَنْتَ
وَقِنِیْ سَیِّئَ الْاَعْمَالِ وَسَیِّئَ الْاَخْلَاقِ لَا یَقِیْ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ یعنے تحقیق نماز میری اور عبادت میری اور زندہ
رہنا میرا اور مرنا میرا واسطے اللہ پروردگار عالمون کے ہے نہین کوئی شریک اسکا اور ساتھ اسی کے حکم
کیا گیا ہون مین اور مین ہون اول مسلمانون کا یا الٰہی راہ دکھا مجھکو واسطے بہترین اعمال کے اور بہترین خلقون کے
نہین راہ دکھاتا واسطے بہترین اعمال کے اور اخلاق کے مگر تو اور بچا مجھکو بُرے عملون سے اور بُری خلقون سے نہین
بچاتا بُرے عملون اور بُری خلقون سے کوئی مگر تُو۔ دعائے پانچویں ترمذی اور ابوداؤد مین روائت ہے
حضرت عائشہ صدیقہؓ سے اور ابن ماجہ مین ابی سعیدؓ سے کہ کہا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت
شروع کرتے نماز کہتے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ یعنے
پاک ہے تو اے اللہ اور پاکی بیان کرتے ہین ساتھ تعریف تیری کے اور بابرکت ہے نام تیرا اور
بلند ہے بزرگی تیری اور نہین کوئی معبود سوا تیرے ف کہا ترمذی نے یہ حدیث نہین جانتے ہم اس

لہ یہ حدیث مشکوۃ مین باب مایقال بعد التکبیر کی دوسری فصل مین ہے ۲ یہ حدیث مشکوۃ مین باب ایضاً کی تیسری فصل مین ہے
۳ یہ حدیث ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے جو کہ ۱۲۶۵ھ مین چھاپی گئی ہے اسکے صفحہ ۲ مین اور ابوداؤد چھاپہ دہلی کے صفحہ ۱۳ مین ہے

کو مگر روائت حارثہ کی سے اور تحقیق کلام کیا گیا ہے بیچ اسکے بہ سبب حفظ اسکے کے اور کہا ابوداؤد نے یہ حدیث نہیں ہے مشہور عبدالسلام بن حرب سے نہیں روائت کیا اسکو مگر طلق بن غنام نے اور تقریب التہذیب[۵۱] مین ہے کہ عبدالسلام بن حرب اسطے اسکے منکر حدیثین ہین اور کہا ترمذی نے تحقیق کلام کیا گیا ہی بیچ اسناد حدیث ابی سعید کے یحیٰے بن سعید کلام کرتے ہین بیچ علی بن علی کے اور کہا امام احمد نے نہین صحیح ہوئی یہ حدیث انتہی اس باب مین مرفوع حدیث کوئی بہی ثابت نہین ہوا البتہ حضرت عمر رضہ سے اس دعا کا پکار کر پڑہنا نماز مین ثابت ہے چنانچہ مسلم[۵۲] مین روائت ہی عبدہ سے کہ تحقیق حضرت عمر بن خطاب پکار کر پڑہتے تھے سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک نماز مین سکتہ کرنے کے بیان مین عن[۵۳] الحسن قال قال سمرۃ رضی اللہ عنہ حفظت سکتتین فی الصلوٰۃ سکتۃ اذا کبر الامام حتی یقرأ وسکتۃ اذا فرغ من قراءۃ الکتاب وسورۃ عند الرکوع قال فانکر ذالک علیہ عمران بن حصین قال فکتبوا فی ذلک الی المدینۃ الی ابی بن کعب فصدق سمرۃ رواہ ابوداود ومر روی الترمذی وابن ماجہ والدارمی فی معناہ وقال الترمذی ہذا حدیث حسن وفی روایۃ لابی داود سکتۃ اذا فرغ من القراءۃ روائت ہی حسن رضہ سے کہ کہا کہا سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے یاد رکہی مینے دو سکتے یعنے دو جگہ چپ رہنا بیچ نماز کے ایک چپ رہنا جبکہ تکبیر کہے امام یہانتک کہ قرأت پڑہی اور ایک چپ رہنا جب فارغ ہو پڑہنے الحمد کے سے وقت جانے رکوع کے کہا حسن نے پس انکار کیا اسکا اوپر اسکے عمران بن حصین نے کہا حسن نے پس لکہا انہون نے اس باب مین طرف مدینہ کے طرف ابی بن کعب کے پس سچا کیا ابی بن کعب نے سمرہ کو روائت کیا اسحدیث کو ابوداؤد نے اور روائت کیا ترمذی نے اور ابن ماجہ اور دارمی نے معنے اسکے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے اور بیچ ایک روائت ابی داؤد کے ہے اوپر چپ ہونے جب فارغ ہوتے قرأت سے ف کہا[۵۴] شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روائت کیا ہے اسکو دارقطنی نے اور اسناد اسکی جید ہے اور ترمذی[۵۵] مین لکہا ہے کہ وہ قول بہت لوگون کا ہے اہل علم سے کہ مستحب جانتے ہین واسطے امام کے یہ کہ چپ رہے پیچہے اسکے کہ شروع کرے نماز اور بعد فارغ ہونے کے قرأت سے اور یہی مذہب ہے امام احمد اور اسحٰق اور اہل حدیث کا اور سفر السعادت[۵۶] مین لکہا ہے کہ حضرت نماز مین دو جگہ چپ ہوتے ایک وقت تکبیر اور فاتحہ کے درمیان چپ ہوتے اور دوسرے درمیان فاتحہ اور سورہ پڑہنے کے

---

۵۱ یہ عبارت تقریب التہذیب کے صفحہ ۱۰۱ مین ہے ۵۲ یہ حدیث صحیح مسلم چاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۱۷۲ مین ہے ۵۳ یہ حدیث تیسر الوصول چاپہ کلکتہ کے صفحہ ۲۱۹ مین ہے ۵۴ یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد دوم کے صفحہ ۹۰ مین ہے ۵۵ یہ عبارت ترمذی چاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۴۹ مین ہے ۵۶ یہ عبارت سفر السعادت فارسی چاپہ لاہور کے صفحہ ۱۱۱ مین ہے ۔

اور بعضے روائت مین آیا ہے کہ درمیان قرأت اور رکوع کے چپ ہوتے تو تین بار چپ ہونا ہوگا لیکن تیسرا چپ ہونا بہت ہلکا اور تھوڑا تہا **نماز مین پکار کر بسم اللہ پڑہنے کے بیان مین عن نعیم**[۱] المجمر قال صلیت وراء ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ فقرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم ثم قرأ بام القرآن حتی اذا بلغ ولا الضالین قال آمین ویقول کلما سجد واذا قام من الجلوس اللہ اکبر ثم اذا سلم والذی نفسی بیدہ انی لاشبھکم صلوۃ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ النسائی وابن خزیمۃ ۔ روائت ہے نعیم بن مجمر سے کہا نماز پڑہی مینے پیچہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کے پس پڑہی بسم اللہ الرحمن الرحیم پہر پڑہا الحمد یہانتک کہ جب پہنچا ولا الضالین تک کہا آمین اور کہتا تہا جب سجدہ کرتا اور جب کہڑا ہوتا بیٹہنے سے اللہ اکبر پہر جب سلام پہیرتا کہتا تہا قسم اسکی جسکے ہاتہ مین میری جان ہے مین زیادہ مشابہ ہون تم سے نماز مین ساتہہ رسول خدا صلعم کے روائت کیا اسحدیث کو نسائی اور ابن خزیمہ نے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ صحیح کہا اسحدیث کو ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم نے اور کہا حاکم نے کہ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی شرط پر ہے اور بیہقی نے کہا صحیح الاسناد ہے اور اسکے شاہد ہین اور کہا ابوبکر خطیب نے کہ یہ حدیث ثابت صحیح ہے اور اس مین سے کوئی شخص علت نہین نکال سکتا اور مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے کہ ذکر کیا اسحدیث کو بخاری نے تعلیقاً اور روائت کیا اس حدیث کو سراج اور ابن حبان وغیرہ نے اور باب باندہا ہے اسپر نسائی نے واسطے پکار کر پڑہنے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اور یہ اصح حدیث ہے کہ وارد ہوئی ہے بیچ اس باب کے اور مؤید ہے خاص اصل کو کہ ہونا حکم بسم اللہ کا حکم ہے سورہ فاتحہ کا بیچ قرأت پکار کر پڑہنے والے اور آہستہ پڑہنے والے کے انتہی **وعن**[۲] ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قرأتم الفاتحۃ فاقرؤا ببسم اللہ الرحمن الرحیم فانھا احدی آیاتھا رواہ الدارقطنی وصوبہ وقفہ ۔ اور روائت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب پڑہو تم سورہ فاتحہ پس پڑہو بسم اللہ الرحمن الرحیم کہ وہ ایک آیتون سے اسکی ہے روائت کیا اسکو دارقطنی نے اور صواب جانا موقوف ہونا اسحدیث کا یعنے یہ قول ابوہریرہ کا ہے حضرت

---

[۱] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صفت الصلوۃ مین ہے ۔

[۲] یہ مضمون نیل الاوطار جہاپہ مصر کی جلد دوم کے صہ ۹۳ مین ہے ۔

[۳] یہ مضمون مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کی جلد اول کے صہ ۲۲۲ مین ہے ۔

[۴] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صفت الصلوۃ مین ہے ۔

کی حدیث نہیں ف[۱] مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے کہ امام شافعی کے نزدیک بسم اللہ الرحمن الرحیم جزو فاتحہ کی ہے اسلئے اُن کے نزدیک پڑہنا اسکا فرض ہے اور جہر پڑہنا اسکا نماز جہری مین سنت ہے اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے مسنون ہے پڑہنا اسکا بطریق اخفا کے بیچ نماز جہریہ کے اور سریہ کے اور حافظ ابن القیم نے بیچ ہدی کے فرمایا کہ آنحضرت کبہی بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر پڑہتے اور کبہی اخفا اور زیادہ پڑہنا ساتہہ اخفا کے تہا **وَعَنْ**[۲] ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْتَتِحُ صَلٰوتَہٗ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ لَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِذَاکَ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ کہا تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شروع کرتے نماز اپنی ساتہہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے روایت کیا اسحدیث کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہین اسناد اسکی ایسی یعنے قوی ف[۳] کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روایت کی ہے امام شافعی نے ساتہہ اسناد اپنی کے انس بن مالک سے کہ کہا نماز پڑہائی معاویہ نے لوگون کو مدینہ مین ایک نماز بلند پڑہی اسمین قرأت پس نہ پڑہی اس مین بسم اللہ الرحمن الرحیم اور نہ تکبیر کہی نیچے جاتے اور اوپر آنے کے وقت پس جب فارغ ہوا نماز سے پکارا انکو مہاجرین نے اور انصار نے اے معاویہ توڑا تو نے نماز کو کہان ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم اور کہان ہی تکبیر نیچے جانے اور اوپر آنے کیوقت پہر بعد اسکے جب نماز پڑہاتے معاویہ پڑہتے بسم اللہ الرحمن الرحیم اور تکبیر کہتے روایت کیا اسحدیث کو حاکم نے مستدرک مین اور کہا یہ حدیث صحیح ہے مسلم کی شرط پر ف[۴] کہا ترمذی نے کہ کتنے لوگ اہل علم صحابی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سے کہ جنمین ہین ابوہریرہؓ اور ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ اور ابن زبیرؓ اور جو لوگ بعد ان کے ہوئے ہین اعتقاد رکہتے تھے پکار کر پڑہنے بسم اللہ الرحمن الرحیم کا اور اسی بات کے قائل ہین امام شافعی اور اسمٰعیل بن حماد اور ابوخالد والبی کوفی انہتی اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ سلف مین سے ایک جماعت نماز مین بسم اللہ پکار کر پڑہنے کی قائل ہوئی ہی کہا ابن سید الناس نے روایت کیگئی ہے یہ بات عمرؓ اور ابن عمرؓ اور ابن زبیرؓ اور ابن عباسؓ اور علیؓ بن ابی طالب اور عمار بن یاسر سے اور ذکر کیا خطیب نے کہ نماز مین بسم اللہ پکار کر پڑہنے کے قائل تھے ابوبکر صدیقؓ اور عثمانؓ اور ابی ابن کعبؓ اور ابی قتادہ اور ابی سعیدؓ اور انس اور عبد اللہ بن ابی اوفی اور شداد بن اوس اور عبد اللہ بن جعفرؓ اور حسین

---

[۱] یہ مضمون مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی جلد اول کے صہ ۲۲۲ مین ہے [۲] یہ حدیث ترمذی چاپہ نولکشور کے صہ ۴۸ مین ہے [۳] یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد دوم کے صہ ۹ مین ہے [۴] یہ مضمون ترمذی چاپہ نولکشور کے صہ ۴۸ مین ہے [۵] یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد دوم کے صہ ۹ مین ہے ؛

بن علی اور معاویہ اور سوائے اُن کے تابعین اور تبع تابعین مین سے نماز مین بسم اللہ پکار کر پڑہنے کے اتنے لوگ قائل ہوئے ہیں کہ انکا شمار نہین ہو سکتا اور انہین مین سے ہین سعید بن مسیب اور طاؤس اور عطار اور مجاہد اور ابو وائل اور سعید بن جبیر اور ابن سیرین اور عکرمہ اور علی بن حسین اور انکے بیٹے محمد بن علی اور سالم بن عبداللہ بن عمر اور محمد بن منکدر اور ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اور محمد بن کعب اور نافع مولی ابن عمر اور ابو شعثاء اور عمر بن عبدالعزیز اور مکحول اور حبیب بن ابی ثابت اور زہری اور ابو قلابہ اور علی بن عبداللہ بن عباس اور انکے بیٹے اور ازرق بن قیس اور عبداللہ بن مغفل بن مقرن اور جو لوگ کہ بعد تابعین کے نماز مین بسم اللہ پکار کر پڑہنے کے قائل ہوئے ہیں انمین سے ہین عبیداللہ عمری اور حسن بن زید اور زید بن علی بن حسین اور محمد بن عمر بن علی اور ابن ابی ذئب اور لیث بن سعد اور اسحاق بن راہویہ اور زیادہ کیا بیہقی نے تابعین مین عبداللہ بن صفوان اور محمد بن حنفیہ اور سلیمان تیمی اور تبع تابعین مین سے معتمر بن سلیمان اور زیادہ کیا ابو عوانہ نے اصبغ بن الفرج اور ذکر کیا بیہقی نے خلافیات مین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل نے اجماع کیا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر پڑہنے پر اور کہا خطیب نے کہ جو شخص نماز مین بسم اللہ پکار کر نہیں پڑہتا تھا عکرمہ اسکے پیچھے نماز نہین پڑہتے تھے اور ایسا ہی کرتے تھے ابو جعفر ہاشمی اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور اُن کے اصحاب کا انتہے مختصراً اور مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے کہ کہا سبل نے اور دار قطنی نے بیچ سنن کے کہ حدیثین وقوع نماز مین بسم اللہ پکار کر پڑہنے کی حضرت علیؓ اور عمارؓ اور ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ اور ابی ہریرہؓ اور ام سلمہؓ اور جابرؓ اور انس بن مالک کے ساتھہ فراخی تمام کے مروی ہین اور روایت کیا بسم اللہ الرحمن الرحیم کے پکار کر پڑہنے کو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور اصحاب انکے سے اور بیسیون انکی سے سوائے ان کے کہ نام لیا ہم نے اور لکہی ہم نے حدیثین اُن کی اس باب مین بیچ کتاب پکار کر پڑہنے کے منفرد نماز مین بسم اللہ آہستہ پڑہنے کے بیان مین عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ کَانُوْا یَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوۃَ بِاَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ زَادَ مُسْلِمٌ لَا یَذْکُرُوْنَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فِیْ اَوَّلِ قِرَاءَۃٍ وَّلَا فِیْ رِوَایَۃٍ لِاَحْمَدَ وَالنَّسَائِیِّ وَابْنِ خُزَیْمَۃَ لَا یَجْہَرُوْنَ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَفِیْ اُخْرٰی لِابْنِ خُزَیْمَۃَ کَانُوْا یُسِرُّوْنَ وَعَلٰی ھٰذَا یُحْمَلُ النَّفْیُ فِیْ رِوَایَۃِ مُسْلِمٍ خِلَافًا لِمَنْ اَعَلَّھَا روایت ہے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق نبی

۱؎ یہ مضمون مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کی جلد اول کے صفحہ ۲۳۳ مین ہے۔

۲؎ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صفۃ الصلوۃ مین ہے۔

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر اور عمرؓ تھے شروع کرتے نماز ساتھ الحمد للہ رب العالمین کے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے زیادہ کیا مسلم نے کہ نہ ذکر کرتے تھے حضرت صلعم بسم اللہ الرحمن الرحیم کو بیچ اول قرأت کے اور نہ بیچ آخر اسکے کے اور بیچ ایک روایت کے واسطے احمد اور نسائی کے اور ابن خزیمہ کے پکار کر نہ پڑھتے تھے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو اور بیچ دوسری روایت کے واسطے ابن خزیمہ کے تھے یعنی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکر اور عمر آہستہ پڑھتے اور اوپر اسی کے محمول ہوتی ہو نفی مسلم کی روایت مین خلاف اسکے جس نے معلول کہا اسکو **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالْقِرَآءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَكَانَ اِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهٗ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ وَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ وَيَنْهٰى اَنْ يَّفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ اِفْتِرَاشَ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِيْمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شروع کرتے نماز ساتھ تکبیر کے اور شروع کرتے قرأت ساتھ الحمد للہ رب العالمین کے اور تھے جب رکوع کرتے نہ بلند کرتے سر اپنا اور نہ پست کرتے سر کو ولیکن درمیان اسکے (یعنے نہ بہت بلند اور نہ بہت پست بلکہ گردن اور سینہ برابر رکھتے) اور تھے جسوقت کہ اٹھاتے سر اپنا رکوع سے نہ سجدہ کرتے یہانتک کہ سیدھے کھڑے ہوتے اور تھے جسوقت کہ اٹھاتے سر اپنا سجدہ سے نہ سجدہ کرتے (یعنے دوسرا) یہانتک کہ سیدھے بیٹھتے اور تھے پڑھتے بعد ہر دو رکعتون کے التحیات اور تھے بچھاتے بایان پاؤن اپنا (یعنے بیٹھتے اسپر) اور کھڑا رکھتے داہنا پاؤن اور تھے منع کرتے عقبہ شیطان سے اور منع کرتے یہ کہ بچھاوے آدمی دونون ہاتھ اپنے بچھانا درندے کا سا اور تھے ختم کرتے نماز ساتھ سلام کے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **ف** عقبہ شیطان یہ ہے کہ دونو کونے زمین کو لگاوے اور دونو پنڈلیان کھڑی کرے اور رکھے دونون ہاتھ زمین پر جیسا کہ کتا بیٹھتا ہے پس اس طرح التحیات مین بیٹھنا منع ہے **نماز مین سورہ فاتحہ پڑھنے کے بیان مین** **عَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ

ل۱ یہ حدیث مشکوۃ مین باب صفۃ الصلوۃ کی پہلی فصل مین ہے ۔

ل۲ یہ حدیث مشکوۃ مین باب القرأۃ فی الصلوۃ کی پہلی فصل مین ہے ۔

بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ لَمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَصَاعِدًا روایت ہو عبادہ بن صامت رض سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں ہوتی نماز اُس شخص کی جو نہ پڑھے سورہ فاتحہ روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یوں ہے کہ نہیں ہو نماز اوسکی جو نہ پڑھے سورہ فاتحہ اور زیادہ ف بخاری نے اس حدیث پر یوں باب باندھا ہے باب واجب ہونے قرأت کا واسطے امام اور مقتدی کے بیچ تمام نمازوں کے بیچ گھر کے اور سفر کے اور اُن نمازوں مین جنمین پکار کر پڑھی جاتی ہو قرأت اور اُن نمازوں مین جنمین آہستہ پڑھی جاتی ہے قرأت اور قسطلانی[1] شرح صحیح بخاری میں لکھا ہو کہ یہاں مراد قرأت سے سورہ فاتحہ ہے اور یہی مذہب ہے جمہور کا اور نیز قسطلانی[2] مین لکھا ہو کہ تحقیق ثابت ہوا حکم ساتھ پڑھنے سورہ فاتحہ کے واسطے مقتدی کے بیچ نماز پکار کر پڑھنے والی کے بغیر قید کے بیچ احادیث کے جو کہ روایت کیا اسکو مؤلف یعنے بخاری نے بیچ جزء قرأت کے اور ترمذی اور ابن حبان نے عبادہ سے کہا ترمذی نے تحقیق نبی صلعم بھاری ہوا اُنپر پڑہنا بیچ نماز فجر کے پس جب پڑھ چکے نماز فرمایا شاید کہ تم پڑھا کرتے ہو پیچھے امام اپنے کے کہا ہم نے ہاں فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس نہ پڑھا کرو کچھ مگر سورہ فاتحہ پس تحقیق نہین ہوتی نماز مگر ساتھ پڑھنے سورہ فاتحہ کے اور عینی[3] شرح صحیح بخاری مین لکھا ہے کہ سورہ فاتحہ کے ساتھ پڑھنا سورت کا شافعیہ کے نزدیک مستحب ہے اور دلیل انکی یہ حدیث ہو جو کہ بخاری[4] اور مسلم مین روایت ہے عطاء سے کہ تحقیق سُنا اُس نے ابوہریرہ رض سے کہ کہتا تھا بیچ ہر نماز کے پڑھا جاوے پس جو کچھ کہ پکار کر سُناتے ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پکار کر سناتے ہین ہم تمکو اور جو کچھ کہ آہستہ پڑھتے تھے ہم سے حضرت آہستہ پڑھتے ہیں ہم تم سے اور اگر نہ زیادہ کرے تو اوپر سورہ فاتحہ کے کفائت کرتی ہے تجھے اور اگر زیادہ کرے تو پس وہ بہتر ہے فائدہ قسطلانی[5] شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ یہ حدیث حکما مرفوع ہے اس سے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ کے ساتھ سورۃ کا پڑھنا واجب نہیں لیکن جو لوگ کہ قائل اسکے وجوب کے ہین دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ ابوداؤد[6] مین روایت ہے ابی سعید خدری رض سے کہا امر کئے گئے ہم یہ کہ پڑہین ہم سورہ فاتحہ اور جو آسان ہو یعنے نماز مین ف دراری مضیہ شرح درالبہیہ مین امام شوکانی نے لکھا ہے کہ کہا ابن سید الناس نے اس حدیث کی

---

[1] یہ عبارت قسطلانی چاپہ نولکشور کی جلد ثانی کے صفحہ ۳۰ مین ہے [2] یہ عبارت قسطلانی چاپہ ایضاً کی جلد ایضاً کے صفحہ ۳۰ میں ہو [3] عینی کی یہ عبارت صحیح بخاری چاپہ احمدی بیرٹھ کے صفحہ کے حاشیہ پر ہے [4] یہ حدیث صحیح بخاری کی چاپہ ایضاً کے صفحہ ایضاً میں اور صحیح مسلم مین جو کہ مع شرح نووی چاپا گیا ہو اسکے صفحہ ایضاً مین ہو [5] یہ عبارت قسطلانی چاپہ نولکشور جلد ثانی کی صفحہ ۳۰ میں ہو [6] یہ حدیث ابوداؤد چاپا اہل حدیث صفحہ ۱۳۱ ہو

صحیح ہے اور راوی اسکے معتبر ہیں اور کہا حافظ ابن حجر نے اسناد اسکی صحیح ہے انتہی اور ابن[1] ماجہ میں روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تھے ہم پڑھتے بیچ نماز ظہر اور عصر کے پیچھے امام کے بیچ دو رکعتوں پہلی کے سورہ فاتحہ اور سورۃ اور بیچ پچھلی دو رکعتوں کے سورۃ فاتحہ **وَعَنْ**[2] عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ خَلْفَ اِمَامِكُمْ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتٰبِ فَاِنَّهٗ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلِلنَّسَائِيِّ مَعْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ وَاَنَا اَقُوْلُ مَالِيْ يُنَازَعُنِي الْقُرْاٰنُ فَلَا تَقْرَءُوْا بِشَيْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اِذَا جَهَرْتُ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ اور روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا تھے ہم پیچھے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نماز فجر میں پس پڑھا حضرت نے قرآن پس بھاری ہوا اوپر پڑھنا پس جب پڑھ چکے نماز فرمایا شاید کہ تم پڑھا کرتے ہو پیچھے امام اپنے کے کہا ہم نے ہاں اے رسول خدا کے فرمایا نہ کیا کرو تم یعنے نہ پڑھا کرو کچھ مگر سورہ فاتحہ پس تحقیق نہیں ہوتی نماز اُس شخص کی جو نہ پڑھے سورہ فاتحہ روایت کیا اسحدیث کو ابو داؤد اور ترمذی نے اور واسطے نسائی کے معنے اسکے ہیں اور بیچ روایت ابو داؤد کے فرمایا اور میں کہتا ہوں یعنے اپنے دل میں جب قرأت مجھپر بھاری ہوئی کیا ہے واسطے میری کہ نزاع کرتا ہے مجھ سے قرآن پس نہ پڑھو کچھ قرآن سے جبوقت کہ میں پکار کر پڑھوں مگر پڑھو سورہ فاتحہ **کوف** کہا ابن حجر نے تلخیص میں کہ صحیح کہا اسحدیث کو ابوداؤد اور ترمذی اور دارقطنی اور ابن حبان اور حاکم اور بیہقی نے طریق ابن اسحاق سے اور کہا محدث سلام اللہ نے محلی شرح موطا امام مالک میں اور کہا دارقطنی نے راوی اسکے ثقہ ہیں اور اسناد اسکی حسن ہے اور کہا خطابی نے اسناد اسکی جید ہے نہیں طعن کیا گیا اس میں اور کہا حاکم نے اسناد اسکی محکم ہے اور کہا بیہقی نے صحیح ہے اور کہا ترمذی[3] نے بیچ اس باب کے روایت ہے ابی ہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ اور انسؓ اور ابی قتادہ اور عبد اللہ بن عمرو سے اور حدیث عبادہ کی حدیث حسن ہے اور روایت کیا اسکو زہری نے محمود بن ربیع سے اُس نے روایت کی عبادہ بن صامت سے اُس نے روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا حضرت نے نہیں نماز واسطے اُس شخص کے جو نہ پڑھے سورہ فاتحہ اور یہ حدیث بہت صحیح ہے اور اوپر اسی کے عمل ہے بیچ پڑھنے سورہ فاتحہ کے پیچھے امام کے نزدیک اکثر اہل علم کے اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تابعین سے اور یہی کہتا ہوں میں

---

[1] یہ حدیث ابن ماجہ چاپہ اول دہلی کے صہ ۱۲۸ میں ہے [2] یہ حدیث مشکوۃ میں باب القرأت فی الصلوۃ کی دوسری فصل میں ہے [3] یہ مضمون ترمذی چاپہ احمدی دہلی میں بلکہ صہ ۱۲۶ چھپی چاپہ گئی جسکے صہ ۱۲۷ میں ہے +

مالک بن انسؒ اور ابن مبارکؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ اور اسحاقؒ جو کہ اعتقاد رکھتے ہیں پڑھنے سورۃ فاتحہ کا پیچھے امام کے اور **بلوغ المرام** مین اسی حدیث عبادہ بن صامت کیساتھ یون نقل کی ہے وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّابْنِ حِبَّانَ وَلِلدَّارَقُطْنِیِّ لَا تُجْزِیُ صَلٰوۃٌ لَّا یُقْرَأُ فِیْھَا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ یعنے اور ایک روائت مین ابن حبان کے اور دارقطنی کے یُون ہے کہ نہین کفائت کرتی ہے نماز جسمین نہ پڑہی جاوے سورہ فاتحہ اور مسک[۲] **الختام شرح بلوغ المرام** مین لکہا ہے کہ کہا بیہقی منتقے الاخبار کے کہا دارقطنی نے اسناد اسکی صحیح ہے اور صحیح کہا اسکو ابن قطان نے روائت کیا اسکو ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اور واسطے اسکے ایک شاہد ہے حدیث ابی ہریرہؓ سے ساتہ اس لفظ کے کہ قبول نہین کیجاتی وہ نماز کہ نہ پڑہی جاوے بیچ اسکے سورہ فاتحہ اور قسطلانی[۳] **شرح صحیح بخاری** مین لکہا ہے کہ روائت کیا اس حدیث کو اسمعیلی نے ساتہ سند حدیث باب کے طریق عباس بن ولید ترسی کے ایک شیخون بخاری مین سے اور کہا ابن حجر نے **بلوغ المرام** مین کہ روائت کیا ہے اسحدیث کو احمد اور ابن حبان نے بہی انتہی۔ اور یہ جو بعض حنفیہ کہتے ہین کہ حدیث عبادہ بن صامت کی جو کہ اوپر مذکور ہوئی صحیح نہین ہے اسلئے کہ اسکے راویون مین محمد بن اسحاق راوی ضعیف ہو چنانچہ کہا ابن حجر نے تقریب[۴] **التہذیب** مین کہ محمد بن اسحاق بن یسار ابوبکر مطلبی سچا ہے مدلس اور تہمت دیا گیا ہے ساتہ شیعہ ہونے کے اور قدریہ ہونیکے سو جواب اسکا دو طرح پر ہے اوّل یہ کہ کہا بخاری نے اپنے رسالہ جزء[۵] **القراۃ خلف الامام** مین کہ مینے دیکہا علی بن عبداللہ کو حجت پکڑتے ابن اسحاق کیحدیث کے ساتہ اور کہا علی نے ابن عیینہ سے نقل کرکے کہ اُس نے کہا مینے کسی کو نہ دیکہا کہ ابن اسحاق پر تہمت لگاتا ہو حدیث کی ہم سے محمود نے کہا حدیث کی ہم سے بخاریؒ نے کہا کہ مجہسے ابراہیم بن المنذر نے کہا کہ حدیث کی عمرو بن عثمان نے کہ زہری صاحب مغازی ابن اسحاق مدنی اس سے روائت کیا کرتا تہا جو عاصم بن عمر بن قتادہ کی روائت سے ہوتی اور جو امام مالک سے ابن اسحاق کی شان مین لوگ ذکر کرتے ہین بیان کرنے کے لائق نہین اور اسمعیل بن ابی اویس نے (جو ہماری دیکہنے مین بڑے متبع امام مالک کے تھے) میری پاس ابن اسحاق کی کتابین نکالین جو اس نے اپنے باپ سے روائت کی تھی مغازی وغیرہ سے تو ہم نے بہت سی حدیثین چہانٹ لین اور کہا مجہسے ابراہیم بن حمزہ نے کہ ابراہیم بن سعد کے پاس محمد ابن اسحاق کی روائت

---

[۱] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صفۃ الصلوۃ مین ہے [۲] یہ حدیث مسک الختام شرح بلوغ المرام کے صہ۲۱ مین ہے [۳] یہ عبارت قسطلانی چاپہ نولکشور کی جلد ثانی کے صہ۲۰ مین ہے [۴] یہ مضمون تقریب التہذیب مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صہ۲۱۲ مین ہے [۵] یہ مضمون جزء القراۃ خلف الامام مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صہ۱ مین ہے ۔

سے قریب سترہ ہزار حدیث کے احکام مین سوائے مغازی کے اور ابراہیم بن سعد اپنے زمانہ مین مدینہ والون سے حدیث زیادہ جانتا تہا اور اگر صحیح ہو مالک کا برا کہنا ابن اسحاق کو تو کبہی آدمی کلام کرتا ہی اور اپنے صاحب کو ایک بات مین متہم کرتا ہے اور ساری باتون مین متہم نہین کرتا اور کہا ابراہیم بن منذر نے محمد بن فلیح سے کہ منع کیا مجہے مالک نے دو شیخون سے فارس کے اور خود موطا مین ان دونون سے روائت بہت لائے ہین اور دونون کی حدیث کیساتہ حجت پکڑی جاتی ہے اور نہین بچے بہت لوگ بعضون کی طعن سے جیسا کہ ذکر کیا جاتا ہے کہ ابراہیم نے طعن کیا شعبی پر اور شعبی نے عکرمہ پر اور ایسا ہی پہلے لوگون پر طعن کیا گیا ہے اور نہین توجہ کی عالمون نے ایسی باتون مین مگر دلیل واضح اور حجت کیساتہ اور ان کی عدالت ساقط نہین کی مگر دلیل ثابت اور حجت کیساتہ اور اسمین کلام طویل ہے اور کہا عبید بن یعیش نے حدیث کی ہم سے یونس بن بکیر نے کہا مینے سنا شعبہ سے کہتا تہا محمد بن اسحاق امیر المحدثین ہے حفظ کے سبب سے اور اس سے ثوری اور ابن ادریس اور حماد بن زید اور یزید بن زریع اور ابن علیہ اور عبد الوارث اور ابن المبارک نے روائت کی ہے اور اسی طرح قبول کیا اسکو احمد اور یحیے بن معین اور ساری اہل علم نے اور کہا مجہہ سے علی بن عبد اللہ نے مینے دیکہی کتاب ابن اسحاق کی تو مین آزردہ ہوا مگر دو حدیثون پر اور ممکن ہو کہ دونون صحیح ہون انتہے تمام ہوا مضمون حرز القراۃ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا دوم بڑے بڑے محدثین مثل امام بخاری وغیرہ کے تو محمد بن اسحاق کو معتبر جانتے ہی ہین لیکن محقق حنفیہ بہی اسکے معتبر ہونیکے قائل ہو گئے ہین عنایہ کہا شیخ ابن ہمام نے فتح القدیر[1] حاشیہ ہدایہ مین کہ معتبر ہونا محمد بن اسحاق کا حق ہی اور وہ جو نقل کیا گیا ہے کلام مالک سے اسکے حق مین نہین ہے ثابت اور اگر صحیح ہو تو نہین قبول کیا اسکو اہل علم نے اور کیونکر اسکو معتبر نہ سمجہا جاوے حالانکہ تحقیق کہا شعبہ نے اسکے حق مین وہ امیر ہے مومنون کا حدیث مین اور روائت اس سے مثل ثوری اور ابن ادریس اور حماد بن زید اور یزید بن زریع اور ابن علیہ اور عبد الوارث اور ابن المبارک نے اور قبول کیا اسکو احمد اور ابن معین نے اور اکثر اہل الحدیث نے بخشے اللہ تعالی انکو اور تحقیق دراز کی کلام بخاری نے اسکی توثیق مین اپنے رسالہ قرأت خلف الامام مین اور ذکر کیا اس کا ابن حبان نے ثقات مین اور تحقیق مالک نے رجوع کی اپنی کلام سے جو کہ کہا تہا اس نے محمد بن اسحق کے حق مین اور صلح کی ساتہ اسکے اور بہیجا اسکی طرف تحفہ انتہے اور یہ جو کہا مولوی احمد علی سہارنپوری نے

[1] یہ مضمون فتح القدیر حاشیہ ہدایہ چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے صہ ۹۲ مین ہے ۔

اپنے رسالہ[1] دلیل القوی علی القرأۃ للمقتدی مین کہ عبادہ بن صامت کی روائت نسائی اور ابوداؤد کی سند مین نافع بن محمود واقع ہے اور اس کو تقریب التہذیب مین مستور الحال لکہا ہے یعنے اسکے ثقہ اور غیر ثقہ ہونیکا کچہ علم نہین جواب اسکا دو طرح پر ہے **اول** یہ کہ مولوی احمد علی صاحب نے بسبب تعصب اپنے مذہب حنفی کی اسمقام پر عبادہ کی حدیث پر چلنے والے لوگون کو کمال درجہ کا دہوکا دیا ہے اسلئے کہ عبادہ کی حدیث کو ابوداؤد سات چار طرق کے لایا ہے اور ان چار طریق مین نافع بن محمود راوی مستور الحال ہے اور اسکا وہی طریق ضعیف ہے یہ نہین کہ اسکے ایک طریق ضعیف ہونیکے سبب سے اسکے باقی طرق بہی ضعیف ہی سمجہے جائین پس حدیث عبادہ کی بابت نافع بن محمود راوی مستور الحال کا ذکر کرنا اور اسکے باقی تین طرق کی طرف کہ جنکے سبب سے حدیث عبادہ کی صحیح سمجہی جاتی ہے اور راوی مذکور انمین نہین ہے خیال مین نہ لانا اور انکا ذکر نہ کرنا بجز تعصب مذہبی اور دہوکا دہی کے اور کچہ بہی سمجہا نہین جاتا۔ **دوم** روائت مستور الحال کی امام ابوحنیفہ کے نزدیک مقبول ہے چنانچہ شرح[2] نخبۃ الفکر اور اسکے حاشیہ مین لکہا ہے وَقَدْ قَبِلَ رِوَايَةَ مَسْتُوْرِ الْحَالِ جَمَاعَةٌ بِغَيْرِ قَيْدٍ **ش** مِنْهُمْ اَبُوْ حَنِيْفَةَ یعنے اور تحقیق قبول کی ہے روائت مستور الحال کی بدون قید کے ایک جماعت نے کہ ان مین ابوحنیفہؒ ہے انہتی جسحدیث کی سند مین نافع بن محمود راوی مستور الحال ہے وہ یہ ہے **ابوداؤد**[3] مین روائت ہے نافع بن محمود بن ربیع الانصاری سے کہ کہا نافع نے دیر کیا عبادہ نے صبح کی نماز سے پس تکبیر کہی ابونعیم مؤذن نے نماز کی پہر نماز پڑہائی ابونعیم نے لوگون کو اور متوجہ ہوا عبادہؓ اور مین ساتہہ اسکے تہا یہان تک کہ صف باندہی ہم نے پیچہے ابونعیم کے اور ابونعیم پکار کر پڑہتے قرأت پہر پڑہنے لگے عبادہ سورہ فاتحہ پس جب فارغ ہوئے نماز سے کہا مینے واسطے عبادہ کے سنا مین نے تجہہ سے کہ پڑہتا ہے تو سورہ فاتحہ اور ابونعیم پکار کر پڑہتا ہے قرأت کو کہا عبادہ نے ہان نماز پڑہائی ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کئی نمازین اسطرح کی کہ پکار کر پڑہتے تھے پیچہے اُن کے قرأت کو کہا عبادہ نے پہر مشتبہ ہوئی اوپر حضرت صلعم کے قرأت پس جب پہری نماز سے متوجہ ہوئے اوپہاری ساتہہ مونہہ مبارک اپنے کے پہر فرمایا کیا پڑہتے ہو تم میری پیچہے جبکہ پکار کر پڑہتا ہون مین قرأت کو پس کہا بعضون نے ہم مین سے کہ بیشک ہم پڑہا کرتے ہین پس فرمایا مت کرو تم ایسا اور مین کہتا تہا لیکن اپنے دل مین کیا ہوا

---

[1] یہ مضمون رسالہ دلیل القوی کے صفحہ ۳ مین ہے [2] یہ عبارت شرح نخبۃ الفکر مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۲۹ مین ہے
[3] یہ حدیث ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۱۱۱ مین ہے ۔

واسطے میرے جھگڑتے ہین مجھ سے قرآن مین پس مت پڑ ہو تم کچھ قرآن سے جبکہ بیکار کر پڑ ہین مین قرأت کو مگر پڑ ہو تم سورہ فاتحہ **ف** اس حدیث اور پہلی حدیث کی تائید کرتی ہین یہ حدیثیں جو کہ اب آتی ہیں

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃً لَمْ یَقْرَأْ فِیْھَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَھِیَ خِدَاجٌ ثَلٰثًا غَیْرُ تَمَامٍ فَقِیْلَ لِاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّا نَکُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ قَالَ اقْرَأْ بِھَا فِیْ نَفْسِکَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قَسَمْتُ الصَّلٰوۃَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ نِصْفَیْنِ فَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ وَاِذَا قَالَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ وَاِذَا قَالَ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ قَالَ مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ وَاِذَا قَالَ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ قَالَ ھٰذَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ فَاِذَا قَالَ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ ھٰذَا لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَمَالِکٌ اور روایت ہو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص کہ نماز پڑ ہے کوئی نماز اور نہ پڑ ہے اُسمیں سورہ فاتحہ پس وہ نماز ناقص ہے فرمایا یہ تین بار نہین پوری ہوتی پس کہا گیا واسطے ابو ہریرہؓ کے تحقیق ہوتے ہیں ہم پیچھے امام کے یعنے امام کے پیچھے ہی ہم پڑ ہیں کہا ابو ہریرہؓ نے پڑ ہ تو اسکو بیچ دل اپنے کے (یعنے آہستہ اسطرح کہ آپ سے) اسلئے کہ سُنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے فرمایا اللہ تعالے نے تقسیم کی مینے نماز درمیان اپنے اور درمیان بندہ اپنے کے آدہوں آدہ یعنے حمد وثنا میری لئے ہے اور دعا بندہ کیلئے ہے اور واسطے بندہ میرے کے ہو جو کچھ مانگے پس جب کہتا ہے بندہ الحمد للہ رب العالمین فرماتا ہے اللہ تعالی تعریف کی میری بندے میرے نے اور جسوقت کہتا ہے بندہ الرحمن الرحیم فرماتا ہے اللہ تعالی ثنا کی مجھپر بندہ میرے نے اور جسوقت کہ کہتا ہو بندہ مالک یوم الدین فرماتا ہے اللہ تعالی تعظیم کی میری بندے میرے نے اور جسوقت کہ کہتا ہے بندہ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ فرماتا ہے اللہ تعالی یہ درمیان میرے اور درمیان بندہ میرے کے ہو یعنے عبادت اللہ کے لئے ہو اور مدد مانگنے بندہ کے لئے ہے اور واسطے بندہ میرے کے ہے جو مانگا یعنے مدد اسکی کرتا ہون اور جسوقت کہ کہتا ہے بندہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین فرماتا

لہ یہ حدیث تیسر الوصول چھاپہ کلکتے کے صفحہ ۲۱۰ مین ہے ۔

ہے اللہ تعالے یہ واسطے بندے میرے کے ہے اور واسطے بندے میرے کے جو مانگے روائت کیا اس حدیث کو مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے ف یہ حدیث موطا امام محمد مین بہی ہے اور ملا علی قاری نے شرح مؤطا امام محمد مین اسی حدیث کے نیچے لکہا ہے اور یہ حدیث روائت کیا اسکو احمد اور ابن ماجہ نے حضرت عائشہ رضہ سے اور عمرو بن شعیب سے اور بیہقی نے حضرت علی رضہ سے اور خطیب نے ابی امامہ سے اور لفظ ان سب کے یہ ہین ہر نماز کہ نہ پڑہی جاوے بیچ اسکے سورت فاتحہ پس وہ نقصان والی ہے پس جب یہ حکم عام تہا ساتہ ظاہر حدیث کے شامل واسطے مقتدی اور غیر اسکے کے کہا راوی نے کہا مینے ای ابا ہریرہ رضہ تحقیق ہوتا ہوں مین کبہی پیچہے امام کے یعنے مقتدی ساتہ اسکے پس دبایا بازو میرے کو اور کہا اے فارسی پڑہ تو سورہ فاتحہ کو بیچ جی اپنے کے یعنے خفیہ کہ نہیں جائز قرأت سوائے صحیح کرنے حرفون کے اور سننے جی پڑہنے والے کے آخر حدیث قدسی تک اور حاصل مطلب حدیث قدسی کا کہ تقسیم کی مینے نماز مراد نماز سے یہان سورۃ فاتحہ ہے اور سورۃ فاتحہ کی سات آئتیں ہیں تین خالص اللہ کی تعریف مین یعنے مالک یوم الدین تک اور ایک آئت یعنے ایاک نعبد وایاک نستعین مشترک ہے درمیان بندے اور خدا کے کہ آدہی آئت میں ایاک نعبد مین اقرار اسکی عبادت کا ہے اور آدہی آئت مین یعنے ایاک نستعین مین طلب حاجت ہے بندہ کی اللہ سے اور تین جو اسکے بعد ہیں انمین خاص دعا بندے کی اللہ تعالے سے وَعَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ اَنَّ اَبَا السَّائِبِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ فَقُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَاِنِّيْ اَكُوْنُ اَحْيَانًا وَّرَآءَ الْاِمَامِ فَغَمَزَ ذِرَاعِيْ وَقَالَ يَا فَارِسِيُّ اقْرَأْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روائت ہے علاء بن عبد الرحمن بن یعقوب سے کہ تحقیق ابی السائب نے خبر دی اسکو کہ تحقیق اس نے سنا ابا ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہتے تہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص کہ نماز پڑہے کوئی نماز نہ پڑہے اس مین سورۃ فاتحہ پس وہ نماز ناقص ہے نہین ہے پوری پس کہا مینے اے ابا ہریرہ رضہ تحقیق مین ہوتا ہوں کبہی پیچہے امام کے پس دبایا بازو میرے کو اور کہا ای فارسی پڑہ تو اسکو بیچ جی اپنے کے یعنے آہستہ روائت کیا اسکو ابن ماجہ نے ف کہا ابن حجر نے تلخیص میں کہ روائت کیا اس حدیث کو ابن خزیمہ اور ابن حبان نے ساتہ اس لفظ کے حدیث ابو ہریرہ رضہ سے اور اسمیں یہ لفظ ہیں قُلْتُ وَاِنْ كُنْتُ خَلْفَ الْاِمَامِ قَالَ فَاَخَذَ بِيَدِيْ وَقَالَ اقْرَأْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ

ف یہ حدیث ابن ماجہ باب اول دہلی کے صفحہ ۶۱ میں ہے ۔

یعنے کہا مینے اگرچہ ہوں میں پیچھے امام کے کہا اُس نے پس پکڑا ابو ہریرہ نے میرا ہاتھہ اور کہا پڑھ تو اسکو
بیچ جی اپنے کے **وَعَنْ**[۱] عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
تَقْرَءُوْنَ خَلْفِیْ قَالُوْا نَعَمْ اِنَّا لَنَھُذُّ ھَذًّا قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ جُزْءِ الْقِرَاءَۃِ اور
روائت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا فرمایا رسول اللہ نے پڑھتے ہو تم
پیچھے میرے کہا انہوں نے (صحابہ نے) ہاں تحقیق ہم البتہ جلدی کرتے ہیں جلد کرنا فرمایا حضرت صلعم نے پس نہ
پڑھو تم کچھہ مگر سورہ فاتحہ روائت کیا اسحدیث کو بخاری نے بیچ جزء القراۃ کے فائدہ[۲] ابوداؤد میں روائت
ہے عبادہ سے مثل حدیث بیچ بن سلیمان کی کہ کہا انہوں نے تھے محمول پڑھتے بیچ نماز مغرب اور عشا کے اور
صبح کے سورہ فاتحہ بیچ ہر رکعت کے آہستہ کہا محمول نے پڑھ تو اسکو بیچ اُس نماز کے جسمیں پکار کر پڑھے امام
جب پڑھے سورہ فاتحہ اور سکتہ کرے آہستہ یعنے امام کے سکتہ الحمد کے مین تو بھی اپنی الحمد آہستہ پڑھ پس اگر
نہ سکتہ کرے امام پڑھ تو الحمد پہلے امام سے اور ساتھہ اسکے اور پیچھے اسکے نہ چھوڑ اسکو اوپر کسی حال کے یعنی
پڑھنا الحمد کا کسی حال مین بھی نہ چھوڑ جہان موقعہ پائے یعنے رکوع مین جانے سے پہلے وہاں ہی پڑھ
لے اور **طبرانی**[۳] مین ہے **مَنْ صَلّٰی خَلْفَ اِمَامٍ فَلْیَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتٰبِ** یعنے جو نماز پڑھے پیچھے امام کے
پس چاہیئے کہ پڑھے سورہ فاتحہ اور **بیہقی**[۴] مین ہے **لَا تَقْرَءُوْا خَلْفِیْ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتٰبِ** یعنی نہ پڑھو پیچھے
میرے کچھہ مگر سورہ فاتحہ اور **بیہقی**[۵] میں ہے **لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتٰبِ اِمَامٍ اَوْ غَیْرِ اِمَامٍ** یعنے
نہین نماز واسطے اُس شخص کے جو نہ پڑھے سورۃ فاتحہ امام ہو یا غیر امام کا اور **بیہقی**[۶] میں ہے **لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ**
لَمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتٰبِ خَلْفَ اِمَامٍ اَوْ غَیْرِ اِمَامٍ یعنی نہین نماز واسطے اُس شخص کے جو نہ پڑھے سورۃ فاتحہ پیچھے امام
کے ہو یا نہ ہو **اور امام**[۷] نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے اور اوپر حکم قرأت فاتحہ کا واجب ہی اور بیشک
پڑھنا سورۃ فاتحہ کا معین ہے نہیں کفائت کرتی نماز بدون سورہ فاتحہ کے مگر جو نہ پڑھ سکے اسکو
یہی مذہب ہے امام مالک اور شافعی اور جمہور علماء صحابہ اور تابعین کا جو پیچھے ان کے تھے اور کہا ابو حنیفہ
اور جماعت تھوڑی نے نہین فرض بلکہ واجب ہے کوئی آیت قرآن سے واسطے فرمانے

---

[۱] یہ حدیث جزء القراۃ مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۰ میں ہے [۲] یہ حدیث ابوداؤد چھاپہ اوّل دہلی کے صفحہ ۱۱۰ و صفحہ ۱۱۱ میں ہے
[۳] یہ حدیث طبرانی کی کنوز الحقائق نے حدیث خیر الخلائق حرف م چھاپہ مصر کے صفحہ ۱۲۵ میں ہے [۴] یہ حدیث
کنوز الحقائق نے حدیث خیر الخلائق حرف لا چھاپہ مصر کے صفحہ ۱۲۴ میں ہے [۵] یہ حدیث کنوز الحقائق چھاپہ ایضاً کے حرف
لا کے صفحہ ۱۲۴ مین ہے [۶] یہ حدیث کتاب الضعفا چھاپہ ایضاً کے صفحہ ایضاً میں ہے [۷] یہ اعتبار نووی کی صحیح مسلم میں جو کہ مہ شرح نووی چھاپہ مصر ہے

حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پڑھ وہ چیز جو آسان ہو اور دلیل جمہور کی قول حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے نہین نماز ہوتی مگر ساتھہ سورہ فاتحہ کے پس اگر کہین مراد اس سے کامل نماز نہیں ہے کہتے ہیں ہم یہ بات مخالف ظاہر لفظ کے ہے اور مخالف حدیث ابی ہریرہؓ کے جو کہ تائید کرتی ہے اسکی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین کفائت کرتی کوئی نماز کہ نہ پڑہے بیچ اسکے سورۃ فاتحہ روایت کیا اسحدیث کو ابوبکر بن خزیمہ نے بیچ صحیح اپنی کے ساتھہ اسناد صحیح کے اور اسیطرح روایت کیا اسکو ابو حاتم بن حبان نے اور ایسی حدیث پڑھ وہ چیز جو آسان ہو پس یہ حدیث حمل کیگئی ہے اوپر سورۃ فاتحہ کے پس تحقیق سورۃ فاتحہ آسان کیگئی ہے یا اوپر اسکے جو زیادہ ہو اوپر سورہ فاتحہ کے بعد سورہ فاتحہ سے اور قول حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نہین نماز واسطے اس شخص کے جو نہ پڑہے سورۃ فاتحہ بیچ اسکے دلیل ہے واسطے مذہب شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اور ان لوگون کے جو موافق ہین امام شافعی رح کے کہ بیشک پڑہنا سورہ فاتحہ کا واجب ہے اوپر امام اور مقتدی اور اکیلے کے اور سورۃ فاتحہ کے واجب ہونے پر تائید کرتا ہے اور قول ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کا یہ کہ پڑھ اوسکو اپنے جی مین پس معنی اسکے یہ ہین کہ پڑھ سورۃ فاتحہ کو ساتھہ اسطرح کے کہ سنے نفس تیرا تمام ہوا کلام نووی رح کا اور **تفسیر رحمانی** مین سورہ فاتحہ کی تفسیر مین لکھا ہے کہ سورہ فاتحہ کے نامون مین سے ایک نام اس کا سورہ صلوۃ بھی ہے کیونکہ سورہ فاتحہ نماز کا رکن ہے ہر رکعت مین واسطے مقتدی اور امام کے اسلئے کہ روایت کیا اسکو دارقطنی نے کہ بیشک رسول اللہ صلعم نے نماز پڑھی بہت نمازین کہ پکار کر پڑہی جاتی ہے بیچ ان کے قرأت پس جبکہ فارغ ہوئے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم متوجہ ہوئے ہمسر ساتھ منہ بزرگ اپنے کے پس فرمایا کیا ہے واسطے میرے کہ جھگڑتا ہون مین ساتھہ قرآن کے یعنے دشوار ہوتا ہے پڑہنا اسکا مجھپر کہ نہ پڑھو کچھہ قرآن سے جسوقت کہ مین پکار کر پڑہون مگر سورہ فاتحہ پس تحقیق نہیں نماز ہوتی اس شخص کی جو نہ پڑہے سورۃ فاتحہ اور **غنیۃ الطالبین**[1] مین لکھا ہے کہ اگر کوئی جانکر رکن نماز کو چھوڑدی یا بھولجاوی نماز اوسکی باطل ہے اور غنیہ[2] مین ہی لکھا ہے کہ سورہ فاتحہ ارکان نماز مین سے ہے اس سے معلوم ہوا کہ پڑہنا سورۃ فاتحہ کا خواہ اکیلے ہو خواہ امام کے پیچھے ہو محبوب ربانی حضرت شیخ سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رح کے نزدیک بھی فرض ہے اور امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑہنے کے دلائل بھی کتب فقہیہ

[1] یہ عبارت غنیۃ الطالبین مترجم فارسی للہور ص۱۱۱ میں ہے [2] یہ عبارت کتاب الیضاً جہانپہ الیضاً کے ص۱۱۱ میں ہے ؛

بہت ہین لیکن بسبب خوف طویل ہونے اس کتاب کے اسی پہ اکتفا کیا گیا اور حنفیہ جو امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہین پڑہتے دلائل اُن کے یہ ہین۔ پہلی دلیل حنفیہ کی اللہ تعالے نے کلام اللہ شریف مین فرمایا ہے وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ[1] یعنے اور جب پڑہا جاوے قرآن پس سنو اسکو اور چپکے رہو تاکہ تم رحم کیے جاؤ جواب اسکا یہ ہے کہ تفسیر رحمانی مین اس آیت کی تفسیر یون لکہی ہے کہ چپکے رہو سوائے قرآن کے پس نہین حجت بیچ اس آیت کے واسطے اُس شخص کے جو منع کرے پڑہنے کو ساتہہ امام کے بیچ نماز پکار کے پڑہنے والی کے بہ سبب اجماع کے اوپر جائز ہونے دو پڑہنے والوں کے کہ سُنے ہر ایک اِن دونون مین سے پڑہنا دوسرے کا سوائے نماز کے باوجود اس بات کے کہ تحقیق امام امر کیا گیا ہے ساتہہ چپکے رہنے کے وقت پڑہنے مقتدی کے اور تفسیر معالم التنزیل مین اسی آیت کی تفسیر مین لکہا ہے کہ روایت کیگئی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ لوگ باتین کرتے تھے آپس مین نماز مین واسطے حاجت اپنی کے پس امر کئے گئے ساتہہ سُننے قرآن کے اور چپکے رہنے کے باتین کرنے سے اور کہا ایک قوم نے نازل ہوئی یہ آیت بیچ ترک پکار کر پڑہنے امام کے اور روایت کی زید بن اسلم نے اپنے باپ سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے کہا کہ اتری یہ آیت بیچ بلند کرنے آوازون کے بیچ نماز کے جسوقت کہ ہون وہ پیچھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کہا سعید بن جبیر اور عطا اور مجاہد نے تحقیق نازل ہوئی یہ آیت بیچ خطبہ کے حکم کئے گئے لوگ ساتہہ چپکے رہنے کے امام کے خطبہ پڑہنے کے وقت دن جمعہ کے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ قرأت کے پیچھے امام کے نماز مین پس گئی ہے ایک جماعت طرف واجب ہونے پڑہنے سورہ فاتحہ کے خواہ پکار کر پڑہے امام خواہ آہستہ روایت کیگئی ہے یہ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ اور ابن عباسؓ اور معاذؓ سے اور یہی مذہب ہے امام اوزاعی اور امام شافعی کا اور تفسیر بیضاوی مین اسی آیت کی تفسیر مین لکہا ہے کہ نازل ہوئی یہ آیت بیچ نماز کے تھے باتین کرتے لوگ نماز مین پس امر کئے گئے ساتہہ سُننے قرأت امام کے اور چپکے رہنے کے اور ظاہر لفظ اُس کا چاہتا ہو واجب ہونے سُننے قرأت کو اور نماز مین باتین کرنے سے چپکے رہنے کو جبکہ پڑہا جاوے قرآن مطلق یعنے نماز مین اور سوائے نماز کے اور بہت علماء قائل مستحب ہونیکے ہیں باہر نماز کے اور دلیل پکڑی ہو ساتہہ اُسکے اُن لوگون نے جو کہ نہین اعتقاد رکہتے پڑہنے سورہ فاتحہ کا اوپر مقتدی کے اور وہ دلیل ضعیف ہو وَاذْكُرْ رَّبَّكَ

[1] یہ آیت سورہ اعراف کے اخیر رکوع مین ہے ۔

فِیْ نَفْسِكَ یعنے اور یاد کر تو پروردگار اپنے کو بیچ دل اپنے کے یہ حکم عام ہے بیچ ذکر کرنے کے قرأت اور دعا اور سوائے اِن دونون یا مر ہے واسطے مقتدی کیساتھہ حنفیہ پڑہنے کے پیچھے فارغ ہونے امام کے پڑہنے اپنے سے جیساکہ مذہب امام شافعی کا ہی اور بیضاوی کے حاشیہ پر لکھا ہی کہ حجت پکڑنی ساتھہ اس آئت کے اوپر منع کرنے قرأت کے مردود ہے ساتھہ اس حدیث صحیحین کے کہ نہین نماز ہوتی اُس شخص کی جو نہ پڑھے سورہ فاتحہ اور تفسیر جلالین مین اسی آئت کی تفسیر مین لکھا ہے کہ چپ کرو یعنے نماز مین باتین کرنے سے اور نازل ہوئی یہ آئت بیچ ترک کرنے کلام کے خطبہ مین اور قسطلانی شرح صحیح بخاری مین لکھا ہے کہ ذکر کیا بہت مفسرین نے یہ کہ تحقیق قول اللہ تعالی کا وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا خطبہ مین وارد ہوا ہے دوسری حنفیہ کی دلیل عدم وجوب قرأت فاتحہ پر اللہ عزوجل کا قول فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْهُ یعنے قرآن سے جسقدر آسان ہو پڑہو ۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ کا فرمانا قرآن سے جسقدر آسان ہو پڑہو قدر کفائت مین نص نہیں پس معارض نہین ہے آنحضرتؐ کی حدیث لاصلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب کو بلکہ حدیث تفصیل اور تفسیر ہے آئت قرآنی کی کہ ماتیسر سے مراد فاتحہ ہے نہ کچھہ اور اسیطرح ہے تفسیر رحمانی وغیرہ مین اور تفسیر معالم التنزیل مین اس آئت کی تفسیر یون لکھی ہے کہ کہا قیس بن حازم نے نماز پڑھی مینے پیچھے ابن عباس کے بصرہ مین پس پڑھی بیچ اول رکعت کے سورہ فاتحہ اور اول آئت سورہ بقرہ سے پھر کھڑے ہوئے بیچ دوسری رکعت کے پس پڑھی سورہ فاتحہ اور آئت دوسری سورہ بقر سے پھر رکوع کیا جب فارغ ہوئی متوجہ ہوئے ہمپر پس کہا تحقیق اللہ عزوجل فرماتا ہے فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْهُ یعنے پڑہو وہ جو آسان ہو قرآن سے اس سے صاف معلوم ہوا کہ یہ حکم ماسوائے سورہ فاتحہ کے ہے تیسری دلیل حنفیہ کی ترمذی اور موطا امام مالک مین روائت ہے جابرؓ سے کہ جس نے نماز پڑہی ایک رکعت اور نہ پڑھی اسمین سورہ فاتحہ پس نہ پڑھی اُس نے نماز لیکن اگر ہو پیچھے امام کے جواب اسکا یہ ہے کہ یہ قول صحابی کا ہے حدیث مرفوع نہین اور قول صحابی کا حجت نہین ہوتا اور بیان اُسکا فصل احکام پانی مین اس کتاب مین پہلے گذرا چوتھی دلیل حنفیہ کی ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ مین روائت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا نے مقرر ٹھہرایا گیا ہے امام اسلئے تاکہ پیروی کی جاوے اسکی سو جب وہ تکبیر کہے

لہ یہ حدیث شریف قسطلانی کی جلد دوم چاپہ نولکشور کے صفحہ ۵ مین ہے سہ یہ حدیث تیسر الوصول چاپہ کلکتہ کے صفحہ ۲۱۰ مین ہے
سہ یہ حدیث مشکوۃ مین باب القرأۃ فی الصلوۃ کی دوسری فصل مین ہے ۔

تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرآن پڑھے تو تم چپ ہو رہو جواب اسکا یہ ہے کہا ابو داؤد نے یہ زیادتی وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا (یعنے جو کہ ابو ہریرہ کی حدیث مین ہے) نہین ہے محفوظ نزدیک ہمارے وہم ابی خالد کا ہے اور تقریب التہذیب[1] مین لکھا ہے کہ ابو خالد مولی جدہ کا بیٹا ہیرہ فخزومی کا مجہول ہے تیسرے طبقہ سے اور کہا نووی نے شرح صحیح مسلم[2] مین کہ کہا ابن سفیان نے مسلم کے اُستاد نے کہ سنا مینے ابی بکر بن اخت ابی النضر سے کہ کہتا تہا مسلم کو کہ تحقیق احدیث میں طعن کیا گیا ہے اور خلل کیا گیا ہے بیچ صحت اسکی کے پس کہا مسلم نے ابو بکر کو آیا کیا چاہتا ہے تو بڑی حافظے والا کسی کو سلیمان تیمی سے یعنے تحقیق سلیمان بڑے حافظے والا ہے اور بڑا یاد رکھنے والا ہے پس نہ ضرر دیگی مخالفت اوسکی اسکے غیر کو کہا ابو بکر نے حدیث ابو ہریرہؓ کی (یعنے تیرے نزدیک کیسی ہی) کہا مسلم نے وہ صحیح ہی کہا ابو بکر نے پس کیون نہ رکہا تو نے احدیث کو بیچ صحیح اپنے کے (یعنے اگر یہ حدیث صحیح ہے تو پہر اپنی کتاب مسلم مین باسطہ کیسلئے تو نہین لایا) سو کہا مسلم نے اسکی صحت پر اجماع نہین ہوا لیکن میرے نزدیک صحیح ہی اور مینے اپنی کتاب مسلم مین ایسی کوئی حدیث درج نہین کی کہ جسکی صحت پر اجماع نہ ہو چکا ہو کہا نووی نے تحقیق یہ زیادتی یعنے وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا اس قسم مین سے ہے کہ اختلاف کیا ہو حفاظ حدیث کے نے اسکی صحت مین پس روائت کیا بیہقی نے سنن کبری مین ابو داؤد سجستانی سے کہ تحقیق یہ زیادتی نہین ہے محفوظا اور ایسا ہی روائت کیا بیہقی نے یحیے ابن معین اور ابو حاتم رازی اور دارقطنی اور حافظ ابی علی نیشاپوری شیخ حاکم ابی عبداللہ سے کہا بیہقی نے کہا ابو علی حافظ نے یہ زیادتی نہین ہے محفوظ تحقیق مخالفت کی ہے سلیمان تیمی نے اس زیادتی مین جمیع اصحاب قتادہ کی اور اجماع ان حفاظ کا اوپر تضعیف اسی زیادتی کے مقدم ہے اوپر تصحیح مسلم کی خاص کر کے اور نہین روائت کیا مسلم نے اس زیادتی کو ساتہہ اسناد کے صحیح اپنی مین انتہی پانچوین حدیث دلیل حنفیہ کی موطا امام مالک[3] اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور مانند اسکی ابن ماجہ مین روائت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پھرے اس نماز سے کہ پکار کر پڑہی اس مین قرأت پس فرمایا کیا پڑہتا ہے ساتہہ میرے کسی نے تم مین سے اب پس عرض کیا ایک شخص نے کہ ہان اے رسول اللہ کے فرمایا تحقیق مین کہتا تہا کیا ہے واسطے میرے کہ جہگڑا کیا جاتا ہون مین قرآن

---

[1] یہ مضمون تقریب التہذیب مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۲۹۶ مین ہے [2] یہ مضمون صحیح مسلم چاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۱۷۴ و صفحہ ۱۷۵ مین ہے [3] یہ حدیث مشکوۃ مین باب القرأۃ فی الصلوۃ کی دوسری فصل مین ہے ۔

مین کہا پس بازرہے لوگ پڑہنے سے ساتھہ رسول اللہ کے بیچ اس نماز کے کہ پکار کر پڑہتے تہے اس
مین قرأت نمازون مین سے اسوقت کہ سنا یہ پیغمبر خدا سے جواب اسکا یہ ہے کہ کہا ابوداؤد نے سنا
مینے محمد بن یحیی بن فارسی سے کہ کہا پس بازرہے لوگ پڑہنے سے یہ قول زہری کا ہے اور کہا بخاری
نے جزء القرأۃ مین اور قول اسکا کہ پس بازرہے لوگ کلام زہری کا ہے اور تحقیق بیان کیا اسکو واسطے
میرے حسن بن صباح نے کہا حدیث کی ہمکو مبشر نے اوزاعی سے کہا زہری نے پس نصیحت پکڑی ساتھہ
اسکے مسلمانون نے پس نہین پڑہتے تہے اسوقت کہ جسوقت پکار کر پڑہتے تہے حضرت اور کہا مالک نے
کہ کہا ربیعہ نے واسطے زہری کے کہ جب حدیث بیان کرے تو اپنی کلام کو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کلام
سے جدا کرے اور کہا ملا علی قاری نے مرقاۃ شرح مشکوۃ مین یہ قول کہ پس بازرہے لوگ پڑہنے سے
کلام زہری کا ہی نہین ہے مرفوع کہا بخاری اور ذہبی اور ابن فارسی اور ابوداؤد اور ابن حبان اور خطابی
اور سوائے اسکے اور علمانے اور کہا ترمذی نے کہا بعض اصحاب نے زہری کے پس بازرہو لوگ پڑہنے سے
اسوقت کہ سنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور نہین ہو بیچ اسحدیث کے حجت اوپر اس شخص کے جو کہ
اعتقاد رکھتا ہو پڑہنے کا پیچہے امام کے اسلئے کہ روائت کیا اس حدیث کو ابوہریرہ نے نبی صلعم سے اور روائت
کیا اسحدیث کو بہی ابی ہریرہ نے کہ تحقیق نبی صلعم نے فرمایا جو شخص کہ نماز پڑہے کوئی نماز اور نہ پڑہے بیچ اسکے
سورہ فاتحہ پس وہ نماز نقصان والی ہے نہین ہے پوری پس کہا واسطے ابی ہریرہ کے پوچہنے والے اس
حدیث کے نے تحقیق مین ہوتا ہون کبہی پیچہے امام کے کہا ابی ہریرہ نے پڑہو تو سورہ فاتحہ کو آہستہ اور
روائت کی ابوعثمان نہدی نے ابوہریرہ سے کہ کہا ابوہریرہ نے حکم کیا مجہکو نبی نے یہ کہ پکار کر کہدون مین
کہ نہین ہوتی نماز مگر ساتھہ پڑہنے سورہ فاتحہ کے چہٹی دلیل حنفیہ کی ابن ماجہ مین روائت ہے جابر سے کہا
فرمایا نبی نے جو شخص کہ ہو واسطے اسکے امام پس قرأت اسکی امام کی اسکے لئے قرأت ہے جواب اسکا
یہ ہے کہ قسطلانی شرح صحیح بخاری مین لکہا ہے کہ کہا ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح البخاری
مین کہ یہ حدیث ضعیف ہے نزدیک حفاظ کے اور سراج المنیر شرح جامع صغیر مین لکہا ہو

---

۱ یہ قول ابوداؤد کا ابوداؤد چاپہ اول دہلی مین جو کہ ۱۲۷۲ ہجری مین چاپا گیا ہے کے صہ ۱۱ مین ہو ۲ یہ مضمون جزء القرأۃ مطبوعہ مطبع فاروقی
دہلی کے صہ ۱۳ مین ہے ۳ یہ قول ملا علی قاری کا ابوداؤد چاپہ اول دہلی کے صہ ۱۱۹ کے حاشیہ پر ہے ۴ یہ عبارت ترمذی کی ترمذی چاپہ احمدی
دہلی کے صہ ۵۹ مین ہے ۵ یہ حدیث ابن ماجہ چاپہ اول دہلی کے صہ ۱۱۹ میں ہے ۶ یہ عبارت قسطلانی مطبوعہ مطبع نولکشور کی جلد ثانی
کے صہ ۳۰ میں ہے ۷ یہ عبارت سراج المنیر شرح جامع صغیر مطبوعہ مصر کے جلد ۱ کے صہ ۳۲۲ میں ہے ٭

کہ یہ حدیث ضعیف ہے نزدیک حفاظ کے چنانچہ بیان کیا ہے اسکو دارقطنی وغیرہ نے اور مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے کہ کہا ابن حجر نے بیچ تلخیص کے حدیث جابر کی مشہور ہے اور اسکے کئی طرق ہیں جماعت صحابہ سے سوان سب مین علت ہے اور کہا بیچ منتقے الاخبار کے کہ روایت کیا اسحدیث کو دارقطنی نے بہت طرق سے کہ وہ سب کے سب ضعیف ہیں اور صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اور کہا بیچ نیل[1] الاوطار کے کہا دارقطنی نے کہ حدیث قِرَاءَةُ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ یعنے قرات اسکے امام کی اسکے لئے قرات ہے سوائے ابی حنیفہ کے اور احسن بن عمارہ کے کسی نے بھی اسناد اسکی بیان نہین کی اور یہ دونون ضعیف ہیں اور کہا ابن حجر نے فتح الباری مین کہ تحقیق یہ حدیث ضعیف ہو نزدیک تمام حافظون حدیث کے اور تحقیق ذکر کیا ابن حجر نے اس حدیث کی تمام طریقون کو اور علت بیان کی اسحدیث کی دارقطنی نے انتہی اور کہا ابن حجر نے تخریج[2] ہدایہ مین کہ اسحدیث کی اسناد مین جابر جعفی ہے اور وہ ضعیف ہے اور تحقیق کہا ابوحنیفہ رح نے نہیں دیکھا مینے کسیکو بڑا جھوٹا (زیادہ) جابر جعفی سے لیکن متابعت کی ہے اسکی لیث بن ابی سلیم نے اور کہا بیہقی نے نہین متابعت کرتا ان دونون کی مگروہ شخص کہ بہت ضعیف ہو . . . . . ان دونو سے اور روایت لیث کی نزدیک ابن عدی کے ہے اور کہا محمد بن حسن نے آثار مین خبر دی ہمکو ابوحنیفہ نے کہا ابوحنیفہ نے حدیث کی ہمکو موسی بن ابی عائشہ نے عبداللہ بن شداد سے اُس نے جابر سے کہا دارقطنی نے اور ابن عدی نے نہین مسند کیا اسحدیث کو (کسی نے) سوائے ابی حنیفہ رح اور متابعت کی ہے اسکی حسن بن عمارہ نے اور یہ دونون ضعیف ہیں (یعنے حدیث کے باب مین) اور روایت کیا اسکو ثوری اور شعبہ اور تمام عشرہ نے موسی سے اور اُس نے عبداللہ بن شداد سے مرسل اور ایسا ہی کہا ابن مبارک نے ابی حنیفہ سے مرسل اور تحقیق نکالا دارقطنی اور طبرانی نے طریق ایوب سے ابن ابی الزبیر سے اُس نے جابر سے مثل اسکی لیکن اسناد اسکی مین سہل بن عباس ہو اور وہ متروک ہے اور روایت کیا دارقطنی نے بیچ غرائب مالک کے اسکو مرفوع اور کہا اکیلا ہوا ہی ساتھہ اسکے عاصم بن عصام اور وہ مجہول ہے اور جو کہ موطا مین روایت ہو مالک سے اُسنے وہب سے اُسنے جابر رض سے (وہ) موقوف ہو اور نکالا دارقطنی نے سنن مین طریق یحیی بن سلام سے اُس نے مالک سے ساتھ لفظ دوسری کے کُلُّ صَلٰوةٍ لَا یُقْرَءُ فِیْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فِیْ خِدَاجٌ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ وَرَاءَ الْاِمَامِ

[1] یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کے صفحہ ۱۲۹ مین ہے [2] یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد دوم کے صفحہ ۱۱۲ میں ہے [3] یہ مضمون تخریج ہدایہ مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۹۳ مین ہے ؛

یعنے ہر نماز کہ نہ پڑھی جاوے اس مین سورہ فاتحہ پس وہ نقصان والی ہے مگر یہ کہ ہو پیچھے امام کے
کہا دارقطنی نے اس مین یحییٰ ضعیف ہے اور موقوف ہونا اس روائت کا مالک سے اچھی بات ہے
(یعنی اس روائت کو مالک لایا ہو وہ موقوف ہے) پھر نکالا اسکو دارقطنی نے ایسا ہی اور اس باب مین ابن عمر
سے نکالا اسکو دارقطنی نے ساتھ اسناد ضعیف کے سالم سے اُس نے اپنے باپ سے اور طریق دوسری سے
اُس نے ایوب سے اُس نے نافع سے اور ضعیف کیا اسکو دارقطنی نے اور نکالا اسکو دارقطنی نے دوسرے
طریقے سے ایوب سے موقوف اور کہا کہ موقوف ہونا اسکا اچھا ہے اور ایسا ہی موطا مین ہے نافع سے اور ابی سعید سے
نکالا اسکو طبرانی سے اوسط مین اور ابن عدی نے اور ضعیف کیا اسکو اور ابوہریرہ سے نکالا اس کو
دارقطنی نے اور ضعیف کیا اسکو اور ابن عباس سے مرفوع ہونا اسکا کفائت کرتی ہے تجھ کو قرأت امام
کی آہستہ پڑھے خواہ پکار کر پڑھے نکالا اسکو دارقطنی نے ساتھ اسناد ضعیف کے اور انس سے بھی روائت
ہے نکالا اسکو ابن حبان نے ضعفا مین اور حضرت علی سے کہا ایک مرد نے واسطے نبی صلعم کے پڑھوں مین
پیچھے امام کے یا چپکا رہوں فرمایا حضرت نے بلکہ چپکا رہ تو اسلئے کہ کفائت کرتی ہو تجھکو قرأت امام کی نکالا اسکو
دارقطنی نے ساتھ اسناد ضعیف کے اور حمل کیا بیہقی نے ان احادیث کو اوپر ماسوائے سورہ فاتحہ کے اور دلیل پکڑی
ہے ساتھ حدیث عبادہ کے اور ساتھ اسی تاویل کے تطبیق ہو درمیان دلائل مثبتہ قرأت کے اور دلائل نافیہ قرأت کے
واللہ اعلم بالصواب تمام ہوا ترجمہ عبارت تخریج ہدایہ کا **ساتویں** حدیث دلیل حنفیہ کی۔ **موطا امام محمد**[۱] مین
ہے کہ کہا سعد نے دوست رکھتا ہون مین یہ جو شخص پڑھ رہا ہو پیچھے امام کے اسکے منہ مین آگ کا کوئلہ ڈالا جاوے
جواب اسکا یہ ہو کہ یہ حدیث ضعیف ہو نہیں قائم ہوتی ہے ساتھ اسکی حجت اسلئے کہ کہا ابن حجر نے **تخریج ہدایہ**[۲] مین کہ
اسکی سند مین ابن نجاد مجہول ہے اور نہین نام لیا گیا اسکے شیخ کا اور کہا بخاری نے اپنے رسالہ **جزء القرأۃ**[۳] مین کہ یہہ
حدیث مرسل ہو اور ابن نجاد (جو کہ اسکے اسناد مین ہو) ایک آدمی ہے اولاد سعد سے اور وہ مجہول ہو اور نہین نام لیا
گیا اسکا اور نہیں جائز ہے واسطے کسی کے یہ کہ کہے امام کے پیچھے پڑھنے والے کے منہ مین ہو آگ کا کوئلہ اسلئے
کہ کوئلا آگ کا عذاب کے سے ہے اور فرمایا نبی نے مت عذاب کرو کسی کو ساتھ عذاب اللہ کے اور نہیں لائق ہے
واسطے کسی کے یہ کہ وہم کرے اسبات کا سعد پر باوجود مرسل ہونے اور ضعیف ہونے اسکی روائت کے **آٹھویں** دلیل حنفیہ کی **موطا امام محمد**[۴]

---

[۱] یہ حدیث موطا امام محمد چاپہ لودیانہ کے صفحہ ۷۰ مین ہے [۲] یہ مضمون تخریج ہدایہ مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۹۰ مین ہے [۳] یہ مضمون رسالہ جزء القرأۃ مطبوعہ مطبع ایضاً کے صفحہ ۱۰ مین ہے ۔ [۴] یہ حدیث موطا امام محمد چاپہ لودیانہ کے صفحہ ۷۰ مین ہے ۔

میں ہے کہ کہا محمد بن عجلان نے کہ تحقیق عمر بن خطاب نے کہا کہ میں چاہتا ہوں جو شخص کہ پڑھے پیچھے امام کے بھر جاوے منہ اسکا پتھر سے **جواب** اسکا دو طرح پر ہے **اول** یہ کہ یہ روائت بھی موقوف ہی اور روائت موقوف لائق حجت پکڑنے کے نہیں ہوتی **دوم** یہ روائت مخالف ہے حضرت عمرؓ کی اس روائت کی کہ جسکو بخاری نے جزء القراۃ[1] میں روائت کیا ہی یزید بن شریک سے کہا اس نے پوچھا میںنے عمر بن الخطابؓ سے کہ امام کے پیچھے پڑھوں کہا حضرت عمر نے ہاں میںنے کہا کہ اگر آپ پڑھتے ہوں تو (آپ کے پیچھے) بھی کہا حضرت عمر نے میں پڑھوں تو بھی **نویں** حدیث دلیل حنفیہ کی ابن[2] ابی شیبہ میں روائت ہی حضرت علی سے جو شخص کہ پڑھے پیچھے امام کے پس تحقیق خطا کی اس نے طریقہ اسلام مین **جواب** اسکا دو طرح پر ہے **اول** یہ کہ یہ روائت بھی موقوف ہے **دوم** کہا بخاری نے اپنے رسالہ جزء القراۃ مین کہ یہ حدیث نہین ہے صحیح اسلئے کہ اسکی اسناد مین مختار بن عبداللہ ابن ابی لیلہ ہے اور وہ مجہول ہے اور نہیں معلوم ہوتا کہ اس نے اپنے باپ سے سنا ہے یا نہیں اور نہیں معلوم ہوتا کہ اسکے باپ نے حضرت علی سے روائت کی ہی یا نہیں اور نہین محدثین پکڑی نے اسطرح کی حدیث کے ساتھ اور کہا ابن حجر نے تخریج ہدایہ[3] مین کہ کہا ابن حبان نے بیچ ترجمہ عبداللہ بن ابی لیلہ کے کہ یہ حدیث ضعیف حدیثوں مین سے ہے اور یہ باطل ہے **دسویں** حدیث حنفیہ کی لایا ہے بخاری اپنے رسالہ جزء القراۃ[4] میں کہ روائت ہے زید بن ثابت سے کہا کہ جو شخص پڑھے پیچھے امام کے پس نہین (درست ہی) نماز اوسکی **جواب** اسکا بھی دو طرح پر ہی **اول** کہ یہ روائت ہی موقوف ہی **دوم** کہا بخاری نے جزء القراۃ میں نہیں پہچانا جاتا ہی سماع اسکی اسناد میں سے بعض کا بعض سے اور نہیں صحیح ہوتی اس طریق کی حدیث اور کہا ابن حجر نے تخریج[5] ہدایہ میں لایا ہے اس حدیث کو ابن حبان ضعفا مین اور ابن جوزی اسی طریقہ سے اور اسکی اسناد مین احمد بن علی بن سلیمان ہی اور وہ متہم ہے **گیارہویں** حدیث دلیل حنفیہ کی کہا ابن حجر نے تخریج[6] ہدایہ مین روائت کی ہی انس نے مرفوعاً جو شخص کہ پڑھے پیچھے امام کے بھر جاوے منہ اسکا ساتھ آگ کے **جواب** اسکا یہ ہی کہ یہ حدیث ضعیف ہی نہیں قائم ہوتی ساتھ اسکے حجت اسلئے کہ کہا ابن حجر نے لایا ہے اسحدیث کو ابن حبان ضعفا مین اور اسکی اسناد مین محمود بن احمد ہی اور وہ متہم ہے اور چھوٹوں میں ہی ہے **بارہویں** حدیث دلیل حنفیہ کی لایا ہے بخاری اپنے رسالہ جزء القراۃ[7] میں روائت ہے ابراہیم سے کہا اس نے کہ کہا عبداللہ بن مسعود نے دوست رکھتا ہوں میں اس بات کو جو شخص کہ پڑھے

---

[1] یہ حدیث جزء القراۃ مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ میں ہے [2] یہ مضمون جزء القراۃ چھاپا ایضاً کے صفحہ میں ہی [3] یہ مضمون تخریج ہدایہ مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۹۵ میں ہے [4] یہ حدیث جزء القراۃ مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ میں ہی [5] یہ مضمون تخریج ہدایہ چھاپا ایضاً کے صفحہ ۹۰ میں ہی [6] یہ بحث تخریج ہدایہ چھاپا مصر ایضاً میں ہے [7] یہ حدیث جزء القراۃ چھاپا ایضاً کے صفحہ میں ہے

پیچھے امام کے بھر اجاوے منہہ اسکا ساتھہ گندگی کے جواب اس کا دو طرح پر ہے اوّل یہ کہ یہ موقوف ہے دوم کہا بخاری نے جزء القراۃ میں کہ یہ مرسل ہے اور نہیں قائم ہوتی حجت ساتھہ اسکے۔ نماز میں آمین کہنے کے بیان مین عن وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ صلی خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجہر بامین رواہ ابوداود وائل بن حجر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سو روائت ہے کہ اُس نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے آمین پکار کر پڑھی روائت کیا اسحدیث کو ابوداؤد نے ف منکرین آمین بالجہر مین سے ہمارے بعض ہمزبان اسحدیث کی نسبت یوں فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا ایک راوی علی بن صالح ہے جسکی نسبت میزان الاعتدال صفحہ ۲۰۴ مین لکھا ہے کہ کہا محمد بن مثنیٰ نے کہ نہین سُنا عبدالرحمن ابن مہدی نے علی سے حدیث بیان کرتے ہُوئے کوئی شے اور محمد اور عبدالرحمن دونوں ثقہ اور علمائے جرح و تعدیل میں سے ہیں تو بموجب کلیہ اذا جاء الاحتمال کے حدیث صحیح جرح کی بغیر نہیں ہو اس سے استدلال نہین ہوسکتا جواب یہ ہو کہ علی بن صالح ثقہ ہو توثیق کی اسکی امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین و نسائی نے ذہبی نے میزان الاعتدال مین کہا علی بن صالح بن حی حسن کے بھائی کی یحییٰ بن معین اور نسائی نے توثیق کی اور حافظ ابن حجر نے تقریب میں کہا ہو علی بن صالح بن حی ابو محمد کوفی حسن کا بھائی ثقہ عابد ہے اور علامہ صفی الدین نے خلاصہ تہذیب التہذیب الکمال میں کہا ہو علی بن صالح بن حی ہمدانی ابو محمد کوفی سلمہ بن کہیل اور سماک اور منصور سے روائت کرتا ہے اور اُس سے ابن نمیر اور وکیع اور ابو نعیم توثیق کی اسکی احمد اور ابن معین نے ابن المدینی نے کہا اسکے لئے اتنی حدیثیں ہیں انتہی علاوہ براں میزان الاعتدال کی عبارت کے یہ معنے ہیں کہ محمد بن مثنیٰ نے کہا کہ عبدالرحمن نے علی بن صالح سے کوئی حدیث نہیں سُنی وہ عبارت یہ ہے وقال محمد بن المثنیٰ ما سمعت عبدالرحمن بن مھدی یحدث عن علی بشیٔ قلت لا یدل ھذا علی قادح اسکے معنے یہ ہیں محمد بن مثنیٰ جو عبدالرحمن کے تلمیذوں میں سے ہیں کہتے ہیں کہ مینے عبدالرحمن کو علی سے روائت کرتے ہُوئے نہیں سُنا اس سے علی بن صالح کا ضعف کہاں سے ثابت ہُوا محمد بن مثنیٰ تو اپنے سماع کی نفی کرتے ہیں کہ مینے عبدالرحمن سے بروائت علی کوئی حدیث نہیں سُنی کہا کہ عبدالرحمن کے نزدیک علی کی حدیثیں ساقط الاحتجاج ہیں پس جبکہ عبدالرحمن سے اسکی تضعیف ثابت نہیں ہوئی بلکہ ائمہ کبار مثل ابن معین و احمد بن حنبل و نسائی سے اسکی توثیق ثابت ہے تو یہ حدیث بہت صحیح و قوی ٹھہری

ف یہ حدیث ابوداؤد چھاپہ اول دہلی میں جو کہ ۱۳۱۲ ہجری مین چھاپا گیا ہے اس کے صفحہ ۱۳۲ میں ہے۔

عَنْ[1] اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَلَا غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ اٰمِیْنَ حَتّٰی یَسْمَعَ مَنْ یَلِیْهِ مِنَ الصَّفِّ الْاَوَّلِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ ابوہریرہؓ سے روائت ہے کہ جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھ لیتے تو اتنی پکار کر آمین فرماتے کہ پہلی صف مین سے جو لوگ آپکے متصل ہوتے سُن لیتے روائت کیا ہے اسے داؤد نے

ف اسحدیث پر منکرین کا یہ شبہ ہو کہ اس مین بشر بن رافع ہے جسکو تقریب صفحہ ۱۰ مین ضعیف الحدیث لکھا ہُوا ہے اور میزان الاعتدال صفحہ ۲۵۶ میں لکھا ہے کہ ابو عبداللہ بن عدی ابی ہریرہ سے سوائے بشر بن رافع کے کوئی دوسرا روائت نہین کرتا تو اسحدیث کے ضعیف ہونے مین کچھ شبہ نہ رہا جواب یہ ہے کہ بشر بن رافع کی نسبت اگرچہ بعض محدثین کو مقال ہے لیکن بعض نے توثیق بھی کی ہو امام حافظ عبد العظیم منذری نے ترغیب و ترہیب مین فرمایا ہے بشر بن رافع ابو الاسباط نجرانی کو احمد وغیرہ نے ضعیف کہا اور ابن معین وغیرہ نے ثقہ کہا اور ابن عدی نے کہا کہ اسکی حدیث میں کچھ مضائقہ نہین مینے اوسکی کوئی حدیث منکر نہین دیکھی اور خلاصہ مین ہے بشر بٹیا رافع کا حرثی ابو الاسباط مسجد نجران کا امام یحیٰے بن ابی کثیر سے روائت کرتا ہے اور اس سے حاتم بن اسمٰعیل اور عبد الرزاق روائت کرتے ہیں ابن معین اور ابن عدی نے اسکو ثقہ کہا ہے اسلئے کہا شوکانی نے نیل الاوطار[2] مین روائت کیا ہے اسحدیث کو بہی دارقطنی نے اور کہا اسناد اسکی حسن ہو اور روائت کیا حاکم نے اور کہا صحیح ہے اوپر شرط بخاری اور مسلم کے اور روائت کیا اسکو بیہقی نے اور کہا حسن صحیح ہے اور بر تقدیر تسلیم یہ حدیث قابل احتجاج نہ ہوگی لیکن حدیث اول جسکی صحت پورے طور سے ثابت ہو چکی اسکے ساتھ اور دوسری احادیث صحیحہ کیساتھ بلکہ اسکا ضعف بالکل زائل ہو جائیگا اور یہ بات تو مسلم ہے کہ مجموعہ چند احادیث ضعیفہ کا بسبب تعدد طرق بعض علماء کے نزدیک حسن کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے چہ جائیکہ اکثر طرق قوی اور صحیح ہوں تو اب اس حدیث کو بدرجہ اولی تقویت ہوگی کیونکہ آمین بالجہر مین اگرچہ بعض احادیث کی سند ضعیف ہیں لیکن اکثر صحیح و قوی ہیں تو پھر اسحدیث کی صحیح ہونیمیں کیا کلام رہا وَعَنْهُ[3] قَالَ تَرَکَ النَّاسُ التَّاْمِیْنَ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ اٰمِیْنَ حَتّٰی یَسْمَعَهَا اَهْلُ الصَّفِّ الْاَوَّلِ فَیَرْتَجُّ بِهَا الْمَسْجِدُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ اور اسی سے روائت ہے کہ لوگون نے آمین چھوڑ دی حالانکہ پیغمبر خدا جب غیر المغضوب علیہم

[1] یہ حدیث ابو داؤد و چھاپہ اول دہلی مین جو کہ ۱۳۱۲ ہجری مین چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۱۳۴ مین ہے [2] یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد دوسری کے صفحہ ۱۱۵ مین ہے [3] یہ حدیث ابن ماجہ چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۱۳ مین ہے ؛

ولا الضالین فرماتے آمین تو پہلی صف والی سن لیتے اور مسجد ہل جاتی روایت کیا اسے ابن ماجہ نے ف اسحدیث پر بھی منکرین کا وہی اعتراض ہے جو حدیث مرقومہ بالا پر ہے اور جواب گذر چکا ہے رہی یہ بات کہ حضرت کی مسجد کی چھت کھجور کے پتوں کی تھی اسکا گو نجائچہ معنی دارد ابو عبداللہ یا بشر راوی کی گھڑت ہے سو ایسے الفاظ بیہودہ بیباکانہ زبان پر لانا مناسب نہیں ؎ زکس گرنہ ترسی تبرس از خدا بشر بن رافع کو کسی محدث نے وضاعین یا کذابین میں سے نہیں گنا بلکہ ابن معین ابن عدی نے اس کی توثیق کی ہے اور امام احمد اور امام بخاری نے بھی کاذب او وضع الحدیث نہیں کہا ہے اسقدر گستاخی منکرین کو نازیبا ہے اور ابو عبداللہ ابن عم ابو ہریرہ اسکے حق مین بعض نے لا یعرف لکھا ہے مگر ابن حبان نے اسکی توثیق کی ہے حافظ ابن حجر نے تلخیص الحبیر میں لکھا ہے اور ابو ہریرہ کا چچازاد بھائی بعض نے کہا معروف نہیں ہے لیکن ابن حبان نے اسکو ثقہ کہا ہے اور تقریب میں لکھا ہے ابو عبداللہ راوی ابو ہریرہ کا چچازاد بھائی مقبول ہے اور خلاصہ مین ہے عبدالرحمن ابو ہریرہ کے چچازاد بھائی سے روایت کرتا ہو اور اس سے ابو الزبیر توثیق کی اسکی ابن حبان نے ادرارتجاج کے معنے معترضین نے نہیں سمجھے لغت میں کہیں ارتجاج کے معنے گونجنے نہیں لکھے بلکہ معنے ارتجاج کے اضطراب و تحرک کی ہیں لغتہ مسجد ہلجاتی تھی بسبب آواز آمین کے اور یہ حقیقت پر محمول نہیں ہے بلکہ بطور مبالغہ کہا گیا ہے اور مراد اس سے اجتماع رفع اصوات ہے اور اسطرح کا محاورہ عرب میں بہت شائع و ذائع ہے دیکھو صحیح بخاری کتاب العیدین میں اور حضرت عمر خیمہ کے اندر منے میں تکبیر کہتے تو لوگ آپکی تکبیر سن لیتے اور وہ اور بازاری لوگ بھی تکبیریں کہتے تو کہ منے تکبیر کہنے سے ہلجاتا اور مراد ہلجانے سے اجتماع رفع صوت ہے اسی طرح فتح الباری اور مجمع البحار اور منتہی الارب فی لغات العرب میں **وعن** عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ادرکت مائتین من الصحابۃ اذا قال الامام ولا الضالین رفعوا اصواتھم بآمین رواہ البیہقی وابن حبان فی صحیحہ اور عطاء سے روایت ہو کہا کہ مینے دوسو صحابہ کو پایا کہ جب امام ولا الضالین کہتا آمین کہتے روایت کیا اسے بیہقی نے اور ابن حبان نے اپنی صحیح مین فائدہ اس اثر پر منکرین کئی وجہ سے شبہ کرتے ہیں اوّل یہ کہ یہ اسی عطاء کا قول ہے جسکا قول تم آمین کے دعا ہونے میں نہیں مانتے (دوم) احادیث صحیحہ و آیات قرآنیہ کے مقابلہ میں عطا کا قول کیا وقعت رکھتا ہے (سوم) عطاء نے باوجودیکہ بیشمار صحابہ کو دیکھا انمیں سے صرف چند شخصوں کو آمین پکار کر کہتے دیکھنا صریح دلیل ہو اسبات پر کہ اور صحابہ پکار کر نہ کہتے تھے جواب وجہ اول یہ ہو کہ عطاء کا کہنا کہ مینے دوسو صحابہ کو پایا صحابہ کے حال کی حکایت

ف یہ حدیث ملا علی قاری حنفی نے اپنی تصنیف مرقاۃ شرح مشکوۃ مین لکھی ہے +

ہے یعنے عطاء نے جسطور پر صحابہ کو آمین کہتے سنا اسکی حکایت کی اور اجتہاد کو اسمیں دخل نہیں بخلاف اس قول عطاء کے کہ آمین دعا ہے اسمیں اجتہاد کو دخل ہے کیونکہ عطاء کے اجتہاد میں آمین کا دعا ہونا راجح ٹھہرا پس حکایت احوال کو امر اجتہاد پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہوا پس ہم کہتے ہیں کہ ہم عطاء کے اس اجتہاد کو بغیر دلیل کے نہیں مانتے بخلاف امر حکایت واخبار کے کہ اسکے قبول کرنے سے نہ ہمکو چارہ نہ تمکو کیونکہ حکایت کے قبول نہ کرنے سے لازم آتا ہے کہ حاکی کاذب ہے اور جبکہ اس حاکی کی صداقت معلوم ہو چکی ہے تو اوسکی حکایت کی ضرور تسلیم کرنا پڑیگا بخلاف اجتہاد کے کہ وہ بغیر برہان حجت نہیں مصرع بہ بیں تفاوتِ راہ از کجاست تا بکجا ۔ اور عطاء کی ثقاہت میں کسی کو کلام نہیں جسکو شبہ ہو حافظ ذہبی کی میزان اور ملا علی قاری کی شرح مسند امام اعظم اور خلاصہ میں دیکھے اور خود امام صاحب فرماتے ہیں کہ مینے کسی سے ملاقات نہیں کی کہ وہ فضل ہو عطاء سے اور جواب وجہ دوم یہ ہو کہ اول تو یہ عطاء کا قول ہی نہیں ہو عطاء حکایت کرتے ہیں فعل صحابہ کی تو صحابہ کے اس فعل پر گستاخی کرنا اہل ادب کا شیوہ نہیں ہو اور بالفرض یہ عطاء کا قول ہوتا اور عطاؤں کہتے آمین بالجہر سنت ہے اور کسی حدیث صحیح میں آمین بالجہر کا ثبوت نہ پایا جاتا اور خلاف ثابت ہوتا تو البتہ عطاء کے قول کا تسلیم کرنا محل تردد تھا اور ایسی صورت میں عطاء ہی پر کیا موقوف ہو کیسے ہی اہل علم کا قول جو مخالف ہو حدیث صحیح کے مردود ہے اور یہاں تو قول عطاء رسول اللہ کے قول کے مخالف نہیں ہی بلکہ احادیث صحیحہ سابقہ کے موافق ہے اور مطابق ہو آیات کے مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَا اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ الآیۃ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ الآیۃ جواب وجہ سوم یہ ہے کہ عطاء نے چند شخصوں کو نہیں دیکھا بلکہ دو سو صحابہ کو دیکھا کہ آمین بالجہر کہتے ہو پس اطلاق چند شخصوں کا دو سو آدمی پر سوائے تعصب اور نفسانیت کے کس چیز پر دلالت کرتا ہو اجی جناب آپ آمین بالسر کو تو دس صحابہ سے بھی ثابت نہ کر سکینگے ہمیں پچیس پچاس تو رہنے دیجئے اگر دو تین آپکے پاس ہوں تو لائیے برتقدیر صحت علی الراس والعین ورنہ شرمائیے پھر ایسا نام نہ لیجے قَالَ عَطَاءٌ اٰمِيْنَ دُعَاءٌ قَامَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَمَنْ وَّرَاءَهٗ حَتّٰى اِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً وَكَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَ يُنَادِي الْاِمَامَ لَا تَفُتْنِيْ بِاٰمِيْنَ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَدَعُهٗ وَيُحَضُّهُمْ وَسَمِعْتُ مِنْهُ فِيْ ذٰلِكَ خَيْرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عطاء نے کہا آمین دعا ہے اور آمین کہی (عبداللہ) بن زبیر اور اسکے پیچھے والوں نے یہاں تک کہ مسجد ہل گئی اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام کو کہدیتے تھے بلند آواز سے مجھ سے آمین کا کہنا فوت نہ کر اور نافع نے کہا کہ ابن عمر آمین کہنا نہیں چھوڑتے تھے اور لوگوں کو رغبت دلاتے تھے (اور کہا نافع نے مینے عبداللہ بن عمر سے) آمین بالجہر

لہ یہ حدیث صحیح بخاری چاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۱۰۸ میں ہے ۔

کے باب میں ایک حدیث سُنی روائت کیا اسحدیث کو بخاری نے وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَدْرَکْتُ مِائَتَیْنِ مِنَ الصَّحَابَۃِ فِیْ ھٰذَا الْمَسْجِدِ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ وَلَا الضَّالِّیْنَ سَمِعْتُ لَھُمْ رَجَّۃً بِاٰمِیْنَ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ عطا سے روائت ہو کہ میںنے دو سو صحابہ کو پایا اس مسجد مین جسوقت امام ولا الضالین کہتا مین انکا آواز آمین کیساتھ سنتا رہا یعنی بلند آواز سے کہتے ف ان دونو اثروں پر منکرین کا وہی شبہ ہو جو عطا کے پہلو اثر پر ہتا اور جواب گذر چکا وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَرَأَ وَلَا الضَّالِّیْنَ قَالَ اٰمِیْنَ وَرَفَعَ بِھَا صَوْتَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روائت ہو وائل بن حجرؓ سے کہا تھا رسول اللہ ﷺ جب پہنچتے ولا الضالین تک کہتے آمین اور بلند کرتے ساتھ آمین کہنے کے آواز اپنی روائت کیا اسحدیث کو ابوداؤد نے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ کہا حافظ (ابن حجر نے) سند اسکی صحیح ہے اور صحیح کہا اسکو دارقطنی نے اسحدیث پر منکرین کا یہ اعتراض ہے کہ محمد بن کثیر راوی حدیث ہذا کی نسبت تقریب مین کثیر الغلط اور میزان الاعتدال میں لیس بثقہ لکھا ہے لہذا یہ حدیث قابل احتجاج نہیں ہو جواب یہ ہو کہ معترض فن رجال سے ناآشنا ہے اسے اتنی تمیز نہیں ہے کہ یہ محمد بن کثیر کونسا ہے آیا محمد بن کثیر ابن ابی عطاء الثقفی الصنعانی ہے یا محمد بن کثیر العبدی البصری جس محمد بن کثیر کو تقریب میں پایا اسکو راوی اس حدیث کا قرار دیکر ضعیف لکھدیا ؎ بہر رنگے کہ خواہی جامہ میپوش من انداز قدت را میشناسم ٭ محمد بن کثیر جو راوی سفیان ثوری سے اسحدیث میں ہو وہ محمد بن کثیر العبدی البصری ہے اور اسکی توثیق کی ہو اور صدوق کہا ہے امام احمد بن حنبل اور ابوحاتم اور حاکم نے اور روائت کیا محمد بن کثیر سے امام بخاری نے اپنی کتاب مین دیکھو کتاب الایمان حدثنا محمد بن کثیر ہو العبدی اخبرنی سفیان ہو الثوری انتہے قسطلانی نے شرح بخاری مین لکھا ہے کہ محمد بن کثیر کاف کی زبر کیساتھ عبدی بصری ہے جسکی ابوحاتم نے توثیق کی اور ۲۲۳ھ میں وفات پائی اور سفیان سے اخبار کے لفظ سے روائت کرتا ہے معترض کو اگر شرح دیکھنے کا موقعہ نہیں ملا تھا تو بخاری شریف کے حاشیہ کا مطالعہ فرمالیتے جناب مولوی احمد علی علیہ الرحمۃ والغفران نے لکھا ہے محمد بن کثیر بفتح کاف وکسر المثلثۃ العبدی البصری ثقہ ثبت ۲۲۳ھ بجری سفیان وہو ابن السعید الثوری اور جو محمد بن کثیر ثقفی صنعانی ہے اسکی نسبت بیشک حافظ نے کثیر الغلط اور میزان الاعتدال مین لیس بثقہ لکھا ہے اور بخاری اور ابوداؤد نے اسکی تضعیف کی ہے پھر بخاری باوجود ضعیف کہنے کے کیون کر اپنی صحیح مین لاسکتا ہے اور ابوداؤد باوجود ضعیف کہنے کے کیونکر اس حدیث پر

ف یہ حدیث قسطلانی شرح صحیح بخاری مطبوعہ منشی نولکشور کی جلد دوم کے صفحہ میں ہے +
ف یہ حدیث ابوداؤد جو ہمارے اول دہلی میں جبکہ ۱۳۱۰ھ بجری مین چھاپا گیا ہے اُس کے صفحہ ۱۳۲ میں ہے +

سکوت کرسکتا ہے اور ابوداؤد نے اس حدیث پر سکوت کیا ہے اور جسحدیث پر ابوداؤد سکوت کرتا ہے وہ اسکے نزدیک بلا ضعف ہوتی ہے اب قطعاً معلوم ہوا کہ محمد بن کثیر عبدی بصری ہے نہ ثقفی صنعانی تو یہ حدیث ضعیف نہ ہوئی بلکہ اول درجہ کی صحیح ہوئی وَعَنْ نُعَیْمِ الْمُجْمِرِ قَالَ صَلَّیْتُ وَرَآءَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَرَاَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ثُمَّ قَرَاَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ حَتّٰی اِذَا بَلَغَ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ اٰمِیْنَ فَقَالَ النَّاسُ اٰمِیْنَ وَیَقُوْلُ کُلَّمَا سَجَدَ اللّٰهُ اَکْبَرُ وَاِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوْسِ فِی الْاِثْنَیْنِ قَالَ اللّٰهُ اَکْبَرُ ثُمَّ اِذَا سَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنِّیْ لَاَشْبَهُکُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ النَّسَآئِیُّ وَابْنُ خُزَیْمَةَ اور نعیم مجمر سے روائت ہے کہا میںنے نماز پڑھی ابوہریرہؓ کے پیچھے تو ابوہریرہ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی پھر سورۃ فاتحہ پڑھی تو کہ پونچے ولا الضالین تک پھر آمین کہی اور جب سجدہ کرتے اور تشہد پڑھکر اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب نماز سے فارغ ہوتے فرماتے جسکے ہاتھ میں میری جان ہے مجھ اسکی قسم ہے میں تم سے رسول اللہؐ کی مثل نماز پڑھتا ہوں روائت کیا اسے نسائی اور ابن خزیمہ نے

ف اس حدیث پر منکرین کا یہ شبہ ہو کہ اس میں جہر و عدم جہر کا ذکر نہیں ہے صرف قال آمین ہے اور قول سے جہر ثابت نہیں ہوتا ہے ورنہ قولوا التحیات للہ سے التحیات کو پکار کر پڑھنا چاہئے دوم اسکی اسناد میں ابوہلال ہے جسکو تقریب میں لین الحدیث لکھا ہے سوم یہ حدیث بسم اللہ کے باب میں ہے جو بہت محدثین کا مذہب نہیں ہے۔

جواب یہ ہو کہ بسم اللہ کا یہ حدیث میں ذکر ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ حدیث بسم اللہ سے ہی خاص ہے اور کسی مسئلہ کا حکم اس سے مستخرج نہیں ہوتا اجی ایک ایک حدیث سے کتنے کتنے مسائل نکلتے ہیں اور یہ کہنا کہ اس میں جہر و عدم جہر کا ذکر نہیں ہے صرف قال آمین ہے دلیل ہے سوء فہمی پر کیونکہ نعیم کہتا ہے کہ میںنے ابوہریرہ کے پیچھے نماز پڑھی تو ابوہریرہ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی پھر سورۃ فاتحہ جب ولا الضالین تک پہنچے تو ابوہریرہ نے آمین کہی اور مقتدیوں نے بھی آمین کہی اس سے صاف ظاہر ہوگیا کہ حضرت ابوہریرہ اور آپکے مقتدیوں نے آمین بلند آواز سے کہی ورنہ نعیم نے ابوہریرہ کی آمین اور ہر مقتدیوں کی آمین کو کیونکر سنا خیر ؎ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست ÷ اور نعیم مجمر سے ابوہلال روائت نہیں کرتا ہے بلکہ سعید بن ابی ہلال روائت کرتا ہے اور جو بعض نسخ نسائی میں ابوہلال لکھا ہے وہ سہو کاتب ہے مگر معترض ان تحقیقات سے بے بہرہ ہیں حافظ جمال الدین زیلعی نے نصب الرایہ میں لکھا ہے اسحدیث

؎ حدیث بلوغ المرام کے باب صفۃ الصلوۃ میں ہے ÷

کو نسائی نے اپنے سنن مین روائت کیا اور فرمایا کہ ہمکو محمد بن عبداللہ بن الحکم نے حدیث بیان کی ان سے شعیب نے ان سے لیث بن سعد نے وہ خالد بن یزید سے روائت کرتے ہیں اور وہ سعید بن ابی ہلال سے اور وہ نعیم مجمر سے اور سنن دارقطنی مین ہے ہم کو ابوبکر نیسا پوری نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبداللہ بن الحکم نے ان سے ان کے باپ عبداللہ اور شعیب ابن لیث نے ان دونوں نے کہا ہمکو لیث بن سعد نے خبر دی وہ خالد بن یزید سے روائت کرتے ہیں وہ سعید بن ابو ہلال سے اور وہ نعیم مجمر سے اور نسخہ صحیحہ عتیقہ نسائی جو ہمارے شیخ مولانا السید نذیر حسین صاحب دہلوی کے پاس ہے اسمیں یہی حدثنا خالد عن ابن ابی ہلال ہے معلوم ہوا کہ لفظ ابن کا کاتب نسخہ مطبوعہ سے سہوًا رہگیا ہے واللہ اعلم اور سعید بن ابی ہلال کی محدثین نے توثیق کی ہے جو چلے ہے میزان الاعتدال خلاصہ ارشاد الساری مین دیکھ لے **وعن علی**[1] رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال ولا الضالین قال آمین رواہ ابن ماجہ فی باب الجہر بآمین حضرت علی سے روائت ہے کہا مینے رسول اللہ سے سنا کہ جب ولا الضالین فرماتے کہتے آمین روائت کیا اسے ابن ماجہ نے آمین بالجہر کے باب مین **فائدہ** اسحدیث مین سنکرین کا یہ شبہ ہے کہ حمید بن عبدالرحمن اور حجیہ بن عدی دونوکو میزان الاعتدال مین مجہول لکہا ہے لہذا حدیث قابل احتجاج نہیں ہے جواب یہ ہے کہ حمید بن عبدالرحمن جو عثمان بن ابی شیبہ کا استاد ہے اسکی ثقاہت میں کچہ شبہ نہین اور یہ راوی صحاح کا ہے خلاصہ میں ہے حمید بن عبدالرحمن بن حمید رواسی کی پیش کیساتہ اور ہمزہ کی زبر کیساتہ اسکی کنیت ابوعلی کوفی ہے اعمش اور ہشام اور ایک جماعت سے روائت کرتا ہے اور اس سے احمد اور قتیبہ اور ابوبکر اور عثمان ابوشیبہ کے دونون بیٹے روائت کرتے ہیں توثیق کی اسکی ابن معین نے اور تقریب مین ہے حمید بن عبدالرحمن بن حمید بن عبدالرحمن رواسی کوفی ثقہ ہے اور معترض نے جس حمید کی جہالت میزان اعتدال سے نقل کی ہے وہ دوسرا حمید ہے عبارت میزان کی یہ ہے حمید بن عبدالرحمن عن ابیہ عن جدہ قال ابوبکر الخطیب مجہول انکو اتنی بہی تمیز نہیں کہ یہان پر کون حمید ہے اپنا مفید مطلب پاکر جس حمید کو ضعیف پایا اسکو راوی حدیث قرار دیدیا نعوذ باللہ عن مثل ہذا التصنیع رہا حجیہ ابن عدی وہ بہی ثقہ ہے میزان کی پوری عبارت دیکہو حجیہ بن عدی الکندی عن علی قال ابوحاتم شیخ مجہول لا یحتج بہ قلت روی عنہ الحکم وسلمۃ بن کہیل وابواسحاق وہو صدوق انشاء اللہ تعالے قد قال فیہ العجلی ثقہ انتہی مطلب ہے کہ حجیہ بن عدی کندی حضرت علی سے راوی ہے ابوحاتم نے کہا مجہول سا ہے اور محتج بہ نہین ہے (صاحب میزان کہتا ہے) مین کہتا ہون اس سے حکم اور سلمہ بن کہیل اور ابواسحاق نے روائت کی ہے اور یہ صدوق ہے انشاء اللہ تعالیٰ

[1] یہ حدیث ابن ماجہ چاپہ اول دہلی کے صفحہ ۶۱ مین ہے۔

اور عجلی نے بھی اسکی توثیق کی ہے انتہے انکی دیانت داری تو دیکھو فقط حجیہ بن عدی کی جہالت نقل کردی اور ذہبی نے جو اسکا جواب دیا ہے اس سے سکوت کیا اب ثابت ہوگیا کہ حجیہ ثقہ ہے اور جہالت مرتفع ہوگئی تین شخص حکم اور سلمہ اور ابو اسحاق اس سے روائت کرتے ہیں اور جس سے دو یا تین ثقہ روائت کریں اسکی جہالت زائل ہوجاتی ہے حافظ ابو عمر بن عبد البر نے استذکار میں فرمایا ہے فمن روی عنہ ثلثۃ وقیل اثنان لیس بمجہول اور ایسا ہی فرمایا امام زیلعی نے نصب الرایہ میں اور حافظ ابن حجر نے ہدی الساری مقدمہ صحیح بخاری میں فانصف ولاتعسف **وَعَنْ** عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَالَ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ اٰمِیْنَ وَسَمِعْنَاہَا مِنْہُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَہْ فِیْ بَابِ الْجَہْرِ بِاٰمِیْنَ عبد الجبار بن وائل اپنے باپ سے روائت کرتے ہیں کہا ان کے باپ نے میں نے پیغمبر خدا کے پیچھے نماز پڑھی پس فرمایا آنحضرت ؐ نے ولا الضالین فرمایا آمین اور ہم سب نے آپ کی آمین سنی روائت کیا اسے ابن ماجہ نے آمین بالجہر کے باب میں **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَۃِ اُمِّ الْقُرْاٰنِ رَفَعَ صَوْتَہٗ وَقَالَ اٰمِیْنَ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَحَسَّنَہٗ وَالْحَاکِمُ وَصَحَّحَہٗ ابوہریرہ رضؓ سے روائت ہے کہا پیغمبر خداؐ جب فاتحہ پڑھکر فارغ ہوتے بلند آواز سے آمین کہتے روائت کیا اسے دارقطنی نے اور حسن کہا اسے اور روائت کیا حاکم نے اور صحیح کہا اسے **فائدہ** اس حدیث پر منکرین کا شبہ یہ ہے کہ ہمیں دارقطنی باوجود سعی کے نہیں ملی اگر مستدلین دارقطنی یا حدیث کے راویوں کے نام بتادیں تو انکی کیفیت منکر دعوی سے باز آجاویں اور حسنہ الحاکم وصحہ کافی نہیں حاکم کی تصحیح معلوم ہے جواب یہ ہے کہ دارقطنی دیکھنے کی تو آپ کو نوبت آئی ہی نہیں رجما بالغیب حکم ضعف ہی لگادیا خیر اگر آپ دیکھیے سو بے بہرہ ہیں اور تحسین اور تصحیح حاکم پر کفائت نہیں کرتی تو ہم پوری سند اسکی پیش کرکے علماء ثقات کے اقوال احدیث کی صحت پر پیش نظر گذارتے ہیں دیکھئے امام حافظ ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی نے سنن میں روائت کیا ثنا محمد بن اسمعیل الفارسی ثنا یحیی بن صالح ثنا اسحاق بن ابراہیم حدثنی عمرو بن الحارث حدثنی عبد اللہ بن سالم عن الزبیدی حدثنی الزہری عن ابی سلمۃ وسعید عن ابی ہریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من قراءۃ ام القران رفع صوتہ وقال اٰمین ھذا اسناد حسن انتہے اور حافظ ابن حجر نے درایہ تخریج ہدایہ میں کہا اخرجہ ابن حبان بلفظ اذا فرغ من قراءۃ

ل۱ یہ حدیث ابوداود چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۱۳۱ میں ہے ل۲ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صفۃ الصلوۃ میں ہے ۔

ام القرآن رفع صوتہ وقال آمین وصححہ الحاکم وحسنہ الدارقطنی اور حافظ نے تلخیص الحبیر میں کہا کہ بیہقی نے ماروا
الدارقطنی والحاکم من طریق ابن بدیی عن الزہری عن سعید وابی سلمۃ عن ابی ہریرہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اذا فرغ من قرأۃ ام القرآن رفع صوتہ وقال آمین قال الدارقطنی اسنادہ حسن وقال الحاکم صحیح علی
شرطہما وقال البیہقی حسن صحیح مطلب ہے گویا وہ اشارہ کرتا ہے اسی حدیث کی طرف جسکو دارقطنی نے زبیدی کے
طریق سے ابوہریرہ تک روائت کی کہا ابوہریرہؓ نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب فاتحہ پڑھکر فارغ
ہوتے تو بلند آواز سے آمین کہتے دارقطنی نے کہا اسناد اسکی حسن ہو اور حاکم نے کہا شرط شیخین پر ہے اور
بیہقی نے کہا حسن صحیح ہے دیکھو اس حدیث کی دارقطنی حاکم بیہقی سب نے تصحیح کی اور اس تصحیح پر ابن حجر نے
اقرار کیا اور علامہ شوکانی نے بھی نیل الاوطار میں **وَعَنْ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ فَقَالَ اٰمِیْنَ مَدَّ بِہَا صَوْتَہٗ رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَہ وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ سے روائت ہو کہا میںنے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپنے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھی پھر بلند آواز سے آمین کہی اور
کیا اسے ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی اور ابن ماجہ نے ف منکرین اسحدیث مین یوں شبہ کرتے ہیں کہ
اسحدیث کی سناد مین بندار ہے اور اوسکو میزان الاعتدال کے صفحہ ۱۲۲ مین کذاب لکھا ہو تو یہ حدیث ضعیف
ہوئی لائق حجت نہ رہی **جواب یہ ہے** ؎ تمام دشمن نہ گفتہ باشد۔ عیب ہنر شمر ہفتہ باشد۔ سبحان اللہ
آپ کی قابلیت ظاہر ہوئی اور مبلغ علم معلوم ہوا جس بندار کو آپنے میزان الاعتدال سے نقل کیا ہے وہ
بندار بن عمر والردیانی شیخ الفقیہ المقدسی ہے جسکے حق میں ذہبی نے کہا ہے قال النجشبی کذاب اور یہ بندار
بن عمر والردیانی نے راوی صحاح ستہ کا نہیں ہے صحاح ستہ میں تو کہیں اس سے روائت نہیں بلکہ وہ بندار
جو صحاح ستہ کا راوی ہے وہ محمد بن بشار بندار ہے ائمہ ستہ نے اس سے روائت کیا اسکی ثقاہت
مجمع علیہا ہے اور بعض محدثین نے جو اسپر بلا سبب جرح کی ہے وہ نقاد نے تسلیم نہیں کی ہو دیکھو حافظ
شمس الدین ذہبی نے میزان میں کہا ہے محمد بن بشار حافظ بندار ثقہ ہے اور سچا ہے فلاس نے کہا کذاب ہے
لیکن اسکے قول کی طرف کسی نے کان نہیں رکھا کیونکہ انکو یقین ہے کہ بندار سچا امانت دار ہے اور عبداللہ
بن الدورقی نے کہا ہم یحیٰی بن معین کے پاس تھے اسکے پاس بندار کا ذکر ہوا (عبداللہ نے کہا) میںنے
یحیٰی کو دیکھا کہ وہ اسکی پروا نہ رکھتا تھا مگر اسکی تضعیف کرتا تھا اور ابن سیار نے کہا وہ ثقہ ہو اور ابوداؤد نے

ف یہ حدیث مشکوۃ مین باب القرأۃ فی الصلوۃ کی دوسری فصل مین ہے ۔

کہا میںنے بندار سے پچاس ہزار حدیث لکھی اگر وہ جھوٹ سے سالم ہوتا تو مین اسکی حدیث چھوڑ دیتا اور ابوحاتم وغیرہ نے کہا سچا ہے (ذہبی کہتا ہے) مین کہتا ہوں کہ بندار علم کے برتنوں میں سے ایک برتن ہے اس سے آئمہ ستہ اور ابن خزیمہ اور ابن سا عد اور اور لوگوں نے روائت کیا عجلی نے کہا ثقہ کثیر الحدیث ہو اور کہا ابن خزیمہ نے کتاب التوحید مین حدیث بیان کی ہے ہم سے ہمارے زمانے کے علم والوں اور خبروالوں کے امام محمد بن بشار بندار نے انتہے ترمذی نے کہا اس باب مین حضرت علی اور ابوہریرہؓ سے بھی مروی ہے اور وائل بن حجر کی حدیث حسن ہے اور یہی مذہب ہے اکثر صحابہ تابعین اور تبع تابعین کا کہ آدمی آواز سے آمین کہے اور اخفا نہ کہے اور یہی قول ہے شافعی احمد اسحاق کا وَعَنْ بِلَالٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبِقْنِیْ بِاٰمِیْنَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور حضرت بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روائت ہو کہ اُس نے عرض کیا یارسول اللہ آپ نہ چھوڑیئے مجھے ساتھ آمین کے روائت کیا اسے ابوداؤد نے ف منکرین کا اسحدیث پر یہ شبہ ہے کہ اسحاق راوی اسحدیث کو تقریب کے صفحہ ۲۰ میں تغیر قبل موتہ و میزان الاعتدال مین صفحہ ۳۰ میں اختلط نے اخر عمرہ لکھا ہے پس راوی حدیث مجروح ہے حدیث قابل حجت نہ رہی جواب معترض نے تو قیامت برپا کردی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ بھلا اگر اسحاق بن ابراہیم بن راہویہ کی حدیث ضعیف ٹھیر گئی تو پھر کس کی حدیث قابل احتجاج ہوگی ابن راہویہ وہ شخص ہو جسکی شان مین نقادین نے احد الائمۃ اعلام مجتہد حافظ ثقہ حجۃ ناموں امام من ائمۃ المسلمین کہا ہے اور یہ سب اعلے درجہ کی تعدیل ہو حافظ ذہبی نے کہا میزان مین اعلے درجہ کی تعدیل تعبیر رواۃ مقبولین کی شان مین ثبت حجۃ اور ثبت حافظ اور ثقہ متقن پھر ثقہ پھر صدوق ہے ہاں البتہ قبل از وفاۃ چھ مہینے انکے حافظہ مین کچھ تغیر ہوگیا تھا یہ کچھ معترض کے مفید مطلب نہین ہے کیونکہ ائمہ خمسہ بخاری مسلم ابوداؤد ترمذی اور نسائی کی کتابون مین جتنی احادیث اس سے مروی ہیں وہ سب قبل اختلاط کے ہیں دیکھو ابوداؤد نے خود کہا ہے اسحاق بن راہویہ سے جو روائت ہم نے حالت اختلاط مین کی ہے اسکو پہنچان دیا ہے جیساکہ میزان الاعتدال مین ہے ابوعبید آجری نے کہا مین نے ابوداؤد سے سُنا کہتے اسحاق بن راہویہ کا حافظہ موت سے پہلے پانچ مہینے متغیر ہوگیا تھا مین نے حالت تغیر مین بھی سُنا لیکن اسکو پہنچان دیا اس سے صاف ظاہر ہوگیا کہ اسحاق بن راہویہ کی جتنی روائتیں ابوداؤد مین ہیں وہ سب قبل اختلاط کے ہیں اور مراد بلال کی اس بات کہنے سے کہ آپ مجھے پیچھے نہ چھوڑ کیجئے یہ ہے کہ مجھے سورہ فاتحہ تمام کرلینے دیا کیجئے تب مین آپکے

ف یہ حدیث ابوداؤد چاپہ اول دہلی کے جو کہ ۱۲۷۲ھ ہجری مین چاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۱۳۲ مین ہے ۔

ساتھ ملکر آمین کہا کرون احدیث سے دونون امرامام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑہنا اور آمین پکار کر کہنا ثابت ہوگئی وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَسَدَتْكُمُ الْيَهُودُ عَلٰى شَيْءٍ مَا حَسَدَتْكُمْ عَلَى السَّلَامِ وَالتَّأْمِينِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ فِي بَابِ الْجَهْرِ بِآمِينَ اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روائت ہے وہ روائت کرتے ہین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ فرماتے تھے یہود تمہارے ساتھ کسی چیز پر حسد نہین کرتے جتنا سلام اور آمین کہنے پر کرتے ہیں وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَسَدَتْكُمُ الْيَهُودُ عَلٰى شَيْءٍ مَا حَسَدَتْكُمْ عَلٰى آمِينَ فَأَكْثِرُوا مِنْ قَوْلِ آمِينَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ فِي بَابِ الْجَهْرِ بِآمِينَ اور ابن عباسؓ سے روائت ہے کہا پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا یہود نے تمہارے ساتھ اتنا کسی چیز پر حسد نہین کیا جتنا آمین کے کہنے پر روائت کیا اسے ابن ماجہ نے آمین بالجہر کے باب مین ف منکرین کا احدیث پر یہ شبہ ہے کہ راوی حدیث طلحہ بن عمرو کو تقریب مین متروک لکھا ہے پھر حدیث ضعیف ٹھیری علاوہ بریں ان دونوں حدیثون مین کوئی لفظ جہر و رفع صوت نہین ہے جس سے مستدلین کا مدعا ثابت ہو۔ ان دونوں حدیثوں کو دعوی سے کچھ لگاؤ نہیں ہے اور لفظ باب الجہر بالتامین از طرف ابن ماجہ ہے۔

جواب حدیث صحیح ہے حافظ عبدالعظیم منذری نے کتاب ترغیب و ترہیب مین کہا عن عائشہ عن النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ما حسدکم الیہود علی شئی ما حسدکم علی السلام والتامین رواہ ابن ماجہ باسناد صحیح وابن خزیمہ فی صحیحہ واحد یعنے عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روائت کرتے ہیں آپنے فرمایا یہود ہمارے ساتھ اتنا کسی چیز پر حسد نہین کرتے جتنا سلام اور آمین کہنے پر اسے ابن ماجہ نے صحیح اسناد سے روائت کیا اور روائت کیا ابن خزیمہ نے اپنی صحیح مین اور امام احمد نے بھی روائت کیا اور یہ کہنا کہ حدیث مین کوئی لفظ جہر و رفع صوت نہین جہالت ہے یہ ظاہر اور عقل سلیم کے مطابق ہے کہ جب مسلمان لوگ آپس مین ایکدوسرے کو سلام کرتے تھے تو یہود لوگ اس سلام اور استحاد و محبت انکی پر حسد کرتے تھے آیا کوئی غافل یہہ کہہ سکتا ہے کہ وہ سلام آہستہ کہتے تھے اسیطرح جب لوگ نماز مین آمین پکار کر کہتے تھے تو یہود اُس آمین کی آواز پر جو جماعت کثیرہ کی زبان سے نکلتی ہی حسد کرتے تھے اور یہ آواز انکی کان مین مثل کانٹے کی چبھتی تھی اور کوئی عاقل یہ نہ سمجھے گا کہ انکی آہستہ آمین کہنے پر یہود حسد کرتے تھے کیونکہ ان کو کیا خبر کہ

لہ یہ حدیث ابن ماجہ چاپہ اول دہلی کے صفحہ ۶۰ مین ہے ٢ یہ حدیث ابن ماجہ چاپہ ایضاً کے صفحہ ۶۰ مین ہے ۔

مسلمانون نے آمین کہی نہین کہی اور علاوہ اسکے بہت چیزین نمازمین آہستہ پڑھی جاتی ہیں پھر اسپر کیون نہین حسد کرتے تھے اس سے صاف معلوم ہوا کہ اشخاص متعددہ کی زبان سے جب وہ آمین سنتے تھے تو یہ آواز انکو بری معلوم ہوتی تھی اور وہ غصہ مین آجاتے اور حسد کرتے و ہذا ظاہر علی من لہ ادنی تامل اور اسیواسطے ابن ماجہ اسحدیث کو باب الجہر بالتامین مین لایا ہے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اسحدیث کی اسناد مین طلحہ بن عمرو ہے اور کلام کی ہے اس مین بہت سے اہل علم نے انتہی اور بیہقی نے مرفوع روایت کی ہے کہ حسد کیا یہود نے اوپر قبلہ کے وہ قبلہ کہ ہدایت کیے گئے ہم طرف اسکے اور گمراہ کیے گئے یہود قبلہ سے اور حسد کرتے ہیں یہود اوپر عطسہ کے اور حسد کرتے ہیں یہود اوپر آمین کہنے ہمارے کے پیچھے امام کے ابویعلی اور طبرانی کے یون ہے تحقیق یہود نہین حسد کرتے مسلمانون پر اوپر فضل کے تین کاموں سے جواب دینا سلام کا اور قائم کرنا صفون کا اور کہنا انکا پیچھے امام اپنے کے بیچ نماز فرض کے آمین اور بیہقی دوسری روایت کے ابن عدی سے حسد کرتے ہیں تمپر یہود اوپر کہنے سلام کے اور قائم کرتے صفون کو اور کہنے آمین کے فائدہ اسحدیث سے معلوم ہوا کہ سلام کا جواب دینا اور نمازمین صفون کا قائم کرنا اور امام کے پیچھے فرض نمازمین آمین کہنا یہ تینون کام افضل ہیں اور ان تینون کاموں سے یہود حضرت کے وقت حسد کرتے تھے پس اگر اب بھی کوئی شخص سلام کے دینے کو یا نمازمین صفون کے قائم کرنے کو یا آمین پکار کر کہنے کو برا جانے تو اُس مین اور یہود مین کچھ فرق نہیں ہے وَعَنْ[۱] اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِیْ بَابِ الْجَهْرِ لِلْمَاْمُوْمِ بِالتَّاْمِیْنِ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو کیونکہ جسکا قول (تامین) فرشتون کے اقوال (تامین) سے موافق ہوا سکے اگلے گناہ معاف ہوجاتے ہیں روایت کیا اسے بخاری نے مقتدیون کے آمین پکار کر کہنے کے باب مین ف امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین اسحدیث کے نیچے لکھا ہے قول حضرت صلعم کا جب کہے امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہو تم آمین اسمین دلیل ظاہر ہے واسطے اسکے جو کہا اصحاب ہمارے نے اور انکو سوا اورون نے بیشک آمین کہنی مقتدی کی ہو ساتھ آمین کہنے امام کے نہ پیچھے اسکے جب کہے امام ولا الضالین کہیں امام اور مقتدی مل کر آمین وَعَنْ[۲] اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ تَاْمِیْنُهٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِهٖ وَقَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ فِی السَّمَآءِ اٰمِیْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰی

---

[۱] حدیث بخاری چھاپہ میرٹھ کے صفحہ ۱۰۸ مین ہے ۔

[۲] حدیث بخاری چھاپہ میرٹھ کے صفحہ ۱۰۸ مین اور مسلم مین جسکی شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۱۷۲ مین ہے ۔

غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے اسی سے کہ تحقیق رسول اللہ نے فرمایا جب کہے تم سے آمین کہے اور فرشتے آسمان میں آمین کہیں اور ایک تمہاری کی اور فرشتوں کی آمین (ایک وقت میں) موافق آجاوے اسکے اگلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں وَعَنْهُ اَیْضًا[1] قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَةَ تَقُوْلُ اٰمِیْنَ وَاِنَّ الْاِمَامَ یَقُوْلُ اٰمِیْنَ فَمَنْ وَّافَقَ تَاْمِیْنُهٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰٓئِکَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ رَوَاهُ النَّسَآئِیُّ فِیْ بَابِ جَهْرِ الْاِمَامِ بِاٰمِیْنَ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہہ چکے تو آمین کہو کیونکہ (اس وقت) فرشتے بھی اور امام بھی آمین کہتا ہے پھر جسکی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق آجاوے (ایک وقت میں) اسکے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، روایت کیا اسے نسائی نے امام کے آمین پکار کر کہنے کے باب میں وَعَنْهُ اَیْضًا[2] عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْقَارِیُٔ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَّافَقَ تَاْمِیْنُهٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰٓئِکَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ رَوَاهُ النَّسَآئِیُّ فِیْ بَابِ جَهْرِ الْاِمَامِ بِاٰمِیْنَ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب پڑھنے والا (امام) آمین کہے تو آمین کہو کیونکہ فرشتے (اسوقت) آمین کہتے ہیں تو جسکی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوئی اسکے اگلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں روایت کیا اسے نسائی نے امام کے آمین پکار کر کہنے کے بیان میں وَعَنْهُ اَیْضًا[3] اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ تَاْمِیْنُهٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰٓئِکَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اٰمِیْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَآئِیُّ وَمَالِکٌ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب امام آمین کہے تو آمین کہو کیونکہ جسکی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو جاوے اسکے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں زہری نے کہا اور رسول اللہ آمین کہا کرتے تھے روایت کیا اسے بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور مالک نے ف ابوہریرہؓ کی پہلی تین حدیثوں کی بابت منکرین کا یہ قول ہے کہ یہ تینوں حدیثیں حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ کی دلیل ہیں جواب ان تینوں حدیثوں کا امام صاحب کی دلیل ہونا صریح غلطی ہے کیونکہ عامہ ائمہ کا مذہب اس باب میں یہ ہے کہ امام اصلاً آمین نہ کہے نہ پکار کر نہ چپکے جیسا کہ فرمایا امام محمدؒ نے موطا میں قال محمد وبھذا ناخذ ینبغی ان لا یؤمن الامام فی شیء من ھذا الکتاب ان لا یؤمن الامام ویؤمن من خلفہ والا یجہرن بذلک فاما ابو حنیفۃ فقال یؤمن من خلف الامام ولا یؤمن الامام

[1] یہ حدیث نسائی چاپہ شاہدرہ دہلی کے صدہ میں ہے [2] یہ حدیث نسائی کی چاپہ ایضاً کے صدایک میں ہے،

امام محمد نے کہا اسحدیث سے ہم مستدل ہین لائق ہے کہ جب امام فاتحہ سے فارغ ہو تو امام اور مقتدی دونون آمین کہین اور پکار کر کہین لیکن امام ابو حنیفہ نے کہا کہ مقتدی آمین کہین اور امام نہ کہے اب مؤطا کی اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک امام مطلقاً آمین نہ کہے اور یہ جو ابو ہریرہ کی باقی دو حدیثون کی بابت یہ کہتے ہیں کہ یہ بھی مستدلین کی مفید مدعا نہیں کیونکہ ایک مین ہے کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اور دوسری مین ہے کہ جب قاری آمین کہے تو تم بھی کہو نہ یہان سے پکار کر کہنا نکلتا ہے نہ آہستہ **جواب** ابو ہریرہؓ کی ان دونون حدیثون اور پہلی تینون حدیثون سے حکم آمین کہنے کا امام اور ماموم کیلئے نکلا مگر کیفیت آمین کہنے کی مجہول رہی کہ پکار کر کہنا چاہئے یا آہستہ تو کیفیت اس کی خود ابو ہریرہؓ کی دوسری اور دیگر صحابہ مثل وائل بن حجر و علی بن ابی طالب و بلال و عائشہ و ابن عباسؓ کی حدیثون سے جو جہر پر دال ہیں معلوم ہوئی کیونکہ الاحادیث یفسر بعضہا بعضاً اور یہی احادیث ماسبق ابو ہریرہؓ کی حدیث (قولوا آمین) و حدیث (اذا امن القاری فامنو) و حدیث (اذا امن الامام فامنوا) و حدیث (واذا قال حکم آمین) مطلق ہین اور یہ احادیث جہر کا ذکر ہے مقید ہین اور مطلق کو مقید پر حمل کرنا چاہئے پس بنا بر اس قاعدہ کے ان احادیث کو جو مطلق ہیں جہر پر حمل کر کے آپ بھی جہر کا حکم دیا گیا اور یہ مطلق اسرار پر حمل نہین کیا گیا کیونکہ اسرار مین کوئی حدیث صحت کو نہیں پہنچتی بخلاف احادیث جہر کے کہ طرق متعددہ سے مروی ہین اور صحیح ہین اگرچہ بعض طرق مین ضعف ہو اب آمین بالجہر کے باب مین اکیس حدیثین اور منکرین آمین بالجہر کے جواب بھی ختم ہوئے اور حنفیہ جو نماز مین پکار کر آمین نہین کہتے اس باب مین دلائل انکے یہ ہین پہلی حدیث **رَوَی** شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرٍ اَلْعَنَسِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقَالَ اٰمِيْنَ وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا شعبہ نے سلمہ بن کہیل سے اُس نے حجر باپ عنبس کے سے اُس نے علقمہ بن وائل کے سے اُسنے اپنے باپ سے کہ تحقیق نبیؐ نے پڑھا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہا آمین اور پست کیا ساتھ اسکے آواز اپنی کو روایت کیا اسحدیث کو ترمذی نے **جواب** اسکا دو طرح پر ہے اوّل یہ کہ حدیث ضعیف ہو ہرگز لائق حجت پکڑنے کے نہین کیونکہ ترمذی جو کہ مخرج اسحدیث کا ہے کہا اُس نے کہ سُنا مینے محمد (بخاری) سے کہتے تھے حدیث سفیان کی یعنی جس حدیث مین ہے[1] یعنی راز کیا حضرتؐ نے ساتھ آمین کہنے کے آواز اپنی کو آیا ہو وہ حدیث بہت صحیح ہے شعبہ کی حدیث سو اس باب مین اور خطا کی شعبہ نے اس حدیث مین کئی جگہ مین **پہلی خطا**[2] شعبہ راوی کی اس حدیث مین یہ ہے کہا شعبہ

[1] یہ حدیث ترمذی چاپا احمدی دہلی کے صفحہ ۳۵ مین ہے [2] یہ عبارت ترمذی چاپا یونس کے صفحہ ۳۵ میں ہے ۔

نے عنبس کا باپ ہے سو یہ اسکی خطا ہے مجر تو عنبس کا بیٹا ہے اور کنیت کیا جاتا ہے اباسکن دوسری خطا
شعبہ کی اسحدیث مین یہ ہے کہ شعبہ نے زیادہ کیا اسحدیث مین علقمہ بن وائل سے اور وہ بیچ اسناد اسحدیث
کے نہین تیسری خطا شعبہ کی اس حدیث مین یہ ہے کہا شعبہ نے پست کیا آنحضرت نے ساتھہ آمین کہنے
کے آواز اپنی کو اور یہ اسکا خطا ہے اور صحیح یہ ہے کہ دراز کیا حضرت نے ساتھہ آمین کہنے کے آواز اپنی کو
اور کہا ملا علی قاری حنفی نے مرقاۃ شرح مشکوۃ مین کہ اس روائت مین شعبہ کی غلطی پر حفاظ حدیث
کا اتفاق ہے اور تحقیق صواب معروف مدہا صوتہ اور رفع بہا صوتہ ہے اور لفظ مد بہا صوتہ کا ترمذی اور
احمد اور ابن ابی شیبہ نے روائت کیا ہے اور لفظ رفع بہا صوتہ کا ابوداؤد نے اور روائت کیا بیہقی اور ابن
حبان نے بیچ صحیح اپنی کے عطا سے کہا پایا مینے دوسو آدمی کو صحابہ سے جب کہتے امام ولا الضالین بلند
کرتے آواز ین اپنی ساتھہ آمین کہنے کے انتہی شعبہ کی حدیث ضعیف ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ سماع
علقمہ کا وائل سے ثابت نہین چنانچہ کہا ابن حجر نے تقریب[۱] التہذیب مین عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ
بِضَمِّ الْمُهْمَلَةِ وَسُكُونِ الْجِيمِ الْحَضْرَمِيُّ الْكُوفِيُّ صَدُوقٌ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ یعنے علقمہ بن وائل بن
حجر ساتھہ ضم مہملہ اور سکون جیم کے حضرمی کوفی سچا ہے مگر تحقیق اس نے نہین سنا ہے اپنے باپ سے انتہی اور
وجہ نہ سننے علقمہ کی اپنے باپ وائل سے یہ ہے کہ وہ اپنے باپ وائل کے مرنیسے چھہ مہینے پیچھے پیدا ہوا تھا چنانچہ
کہا شیخ ابن الہمام حنفی نے فتح[۲] القدیر مین ذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ فِي عِلَلِهِ الْكَبِيرِ قَالَ إِنَّهُ سَأَلَ الْبُخَارِيَّ هَلْ سَمِعَ
عَلْقَمَةُ مِنْ أَبِيهِ فَقَالَ إِنَّهُ وُلِدَ بَعْدَ مَوْتِ أَبِيهِ بِسِتَّةِ أَشْهُرٍ یعنے ذکر کیا ترمذی نے بیچ کتاب اپنی علل کبیر
کے کہ پوچھا ترمذی نے بخاری سے کہ آیا علقمہ نے اپنے باپ سے سنا ہے پس کہا بخاری نے کہ وہ اپنے باپ کے مرنے
سے چھہ مہینے پیچھے پیدا ہوا ہے دوم شعبہ کی روائت مذکور کی مخالف شعبہ ہی سے آمین پکار کر کہنا حضرت
کا ثابت ہو چکا ہے چنانچہ فتح[۳] القدیر مین ہے وَقَدْ رَجَّحَ الدَّارَقُطْنِيُّ وَغَيْرُهُ رِوَايَةَ سُفْيَانَ بِأَنَّهُ
أَحْفَظُ وَقَدْ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ عَنْ شُعْبَةَ فِي الْحَدِيثِ رَافِعًا صَوْتَهُ یعنے تحقیق ترجیح دی ہے دارقطنی وغیرہ نے
سفیان کی روائت کو (جسمین آمین پکار کر کہنا حضرت کا روائت کیا گیا ہی) تحقیق وہ روائت نگاہ رکھی گئی ہی
اور تحقیق بیہقی نے روائت کیا ہی شعبہ سے بیچ حدیث کی (آمین کہنے مین حضرت صلعم کا) بلند کرنا آواز کا سوم
شعبہ کی حدیث سے یہ ہرگز ثابت نہین ہوتا کہ حضرت نے پکار کر آمین نہین کہی ہی خفیہ اپنے دل مین کہی ہی کیونکہ

---

[۱] یہ عبارت تقریب التہذیب مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۳۱ میں ہے [۲] یہ عبارت فتح القدیر چاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۱۳۱ مین ہے [۳] یہ عبارت فتح القدیر چاپہ ایضاً کی جلد ایضاً کے صفحہ ایضاً مین ہے ؛

اس مین خود شعبہ کہتا ہے کہ نبی صلعم نے پڑہا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہا آمین اور پست کیا ساتھہ اسکے آواز اپنی کو اس سے فضا نکلتا ہے کہ حضرت صلعم نے بہت زور سے آمین پکار کر نہین کہی درمیان آواز سے کہی ہو اور اسکا قائل ہوا ہی شیخ ابن ہمام حنفی بہی چنانچہ فتح القدیر[1] مین لکہا ہے وَلَوْ كَانَ إِلَى فِي هٰذَا شَيْءٌ لَوَقَفْتُ يَا تِ رِوَايَةَ الْخَفْضِ يُرَادُ بِهَا عَدَمُ الْفَرْعِ الْعَنِيفِ یعنے اگر میرے پاس کچہہ دلیل ہوتی تو مین یوں مطابقت دیتا کہ آہستہ کہنے کی روائت سے مراد یہ ہے کہ کڑک سخت نہو انتہی ہمارا بہی یہی عقیدہ ہو کہ امام زور سے چلا کر آمین نہ کہو اسکو اسیقدر آمین پکار کر کہنی چاہئے کہ جسکو اول صف کے لوگ سن لیوین البتہ مقتدیوں کو چلا کر کہنی بہی جائز ہے بلکہ سنت ہے اور حدیثین اسمضمون کی قریب گذرین **دوسری** دلیل حنفیہ کی آمین خفیہ کہنے کی یہ ہے کہ یہ شیخ عبدالحق حنفی نے **شرح**[2] **سفر السعادت** مین یہ آثار نقل کئے ہین کہ از امیر المومنین عمر بن الخطاب روایت کردہ اند کہ اخفا کند امام چہار چیز را التعوذ و بسم اللہ و آمین و سبحانک اللہم و بحمدک و بعض روایات بجائے سبحانک اللہم ربنا ولک الحمد آمدہ و از ابن مسعود نیز مثل این آمدہ سیوطی در جمع الجوامع او از وائل روائت آوردہ کہ گفت بود مذہب علی کہ جہر نے کرد بسم اللہ الرحمن الرحیم و نہ بہ تعوذ و نہ بآمین رواہ ابن جریر و الطحاوی و ابن شاہین فی السنۃ سو جواب اسکا دو طرحہ ہے **اوّل** یہ کہ یہ اثر صحابہ کے ہین مرفوع حدیثین نہین اور مقابلہ مین حدیث مرفوع کے صحابی کا قول یا فعل حجت نہین ہوسکتا اور دلائل اسکے اس کتاب مین فصل الحکام پانی مین پہلے گذرے **دوم** یہ اثر طبقہ رابعہ کی کتاب کی ہین اور روائت طبقہ رابعہ کی کتاب کی قابل اعتبار اور لائق حجت پکڑنے کے اسلئے نہیں ہوتی ہیز کہ اس طبقہ کی حدیثین جو اچہی سے اچہی ہین وہ ضعیف محتمل ہین اور جو بری سے بری ہین وہ موضوع یا مغلوب سخت انکار کی گئی ہین اور مادہ کتاب موضوعات ابن جوزی کا اسی طبقہ کی حدیثین ہین اسیطرح لکہا ہے شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے **حجۃ**[3] **اللہ البالغہ** مین اور چوتھے طبقہ کی حدیثون کا لائق اعتبار اور قابل حجت نہ ہونیکا بیان اس کتاب مین فصل احکام پانی مین پہلے گذر چکا ہو **سوم** روائت ابن مسعود کی بلا اسناد ہو اسلئے کہ ابراہیم نخعی تک ہی پہنچتی ہے چنانچہ کہا ابن ہمام نے **فتح القدیر**[4] مین قَوْلُهُ لِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَرْبَعٌ إلَى آخِرِهِ الرَّابِعُ التَّحْمِيدُ وَلَا رَابِعَةَ رَوَاهَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ إبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ یعنے یہ قول کہ امام چار چیزون کو خفیہ کہے اعوذ اور بسم اللہ اور آمین اور چوتھی ربنا لک الحمد روائت کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے ابراہیم نخعی سے

---

[1] یہ عبارت فتح القدیر چاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۱۳۱ مین ہے [2] یہ عبارت شرح سفر السعادت چاپہ ایضاً کے صفحہ ۵۲ مین ہے [3] یہ عبارت حجۃ اللہ البالغہ چاپہ دہلی کے صفحہ ۱۲۱ مین ہے [4] یہ عبارت فتح القدیر چاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۱۱۹ مین ہے ٭

اور یہ ظاہر ہے کہ روائت بلا اسناد جسکی مبدا سند مین سقوط و انقطاع ہو معلق کہلاتی ہے اور وہ ضعیف اور مردود شمار کیجاتی ہے اور بیان اسکا ظفر المبین کے باب مین مغالطے کے جواب مین مسئلہ نود و کم مین ہم نے لکھدیا ہو جو چاہے اسمین سے دیکھ لے چہارم یہ جو ترمذی[۵] اور ابوداؤد اور دارمی اور ابن ماجہ کی روائت ہو وائل بن حجرؓ سے کہا۔ کہ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقَالَ اٰمِیْنَ وَمَدَّ بِہَا صَوْتَہٗ یعنے سُنا مینے رسُول اللہؐ سے کہ پڑہا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہا آمین اور دراز کیا ساتھ آمین کہنے کے اپنی آواز کو کہا ترمذیؒ[۵] نے بعد اسحدیث کے وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یعنے آمین پکار کر کہنے کے باب مین حضرت علی اور ابی ہریرہؓ سے بہی حدیث آئی ہو اس سے معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ آمین پکار کر کہنے کی حدیث کے راویون مین سے ہین چنانچہ ابن ماجہ[۵] مین بیچ باب پکار کر کہنے آمین کے روائت ہو حضرت علیؓ سے کہ کہا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ اٰمِیْنَ یعنے سُنا مینے رسُول اللہؐ سے جب کہا ولا الضالین کہا آمین[ف] اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو ابن جریر اور طحاوی اور ابن شاہین نے روائت کی ہو کہ حضرت علی آمین پکار کر نہین کہتے تھے لغو ہے اور لائق ماننے کے ہرگز نہین اور کہا سبل السلام مین اور دارقطنی نے بیچ سنن کے کہ حضرت علی نماز مین بسم اللہ پکار کر کہنے کے ادیون مین سے ہین اسیطرح لکھا ہے مسک الختام[۵] شرح بلوغ المرام مین اور دلیل ہو اسبات پر کہ یہ جو ابن جریر وغیرہ سے روائت ہو کہ حضرت علیؓ نماز مین بسم اللہ پکار کر نہین پڑہتے تھے لغو ہو اور لائق ماننے کے نہین اور نیز یہ جو شیخ عبدالحق صاحب نقل کرتے ہین کہ حضرت عمرؓ نماز مین سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ الخ خفیہ پڑہتے تہے سو یہ بہی لغو ہے اور مخالف ہے اسحدیث کے جو کہ صحیح مسلم[۵] مین روائت ہو عبدہٗ سے کہ تحقیق حضرت عمر بن الخطابؓ پکار کر پڑہتے تھے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ کو غرض کہ نماز مین آمین خفیہ کہنے کے لئے روایات مذکورہ واہیہ سے حجت پکڑنی بجز تعصب نہ ہی کسے اور کوئی بات نہین کیونکہ اس امر مین کوئی بہی حدیث صحیح ثابت نہیں ہوئی اگر ہوتی تو شیخ ابن ہمام اور عینی وغیرہ بڑے بڑے حنفی اپنی کتابون مین ضرور ہی لاتے اور چھپا کر نہ رکھتے تیسری دلیل امام اعظم کی آمین خفیہ کہنے کے باب مین مقلد امام اعظم کے یہ پیش کرتے ہین کہ آمین دعا ہے کیونکہ صحیح بخاری مین ہے قَالَ عَطَآءٌ اٰمِیْنَ دُعَآءٌ یعنے کہا عطا (تابعی) نے آمین دعا ہے اور دعا کا پکار کر کہنا بحکم آیت اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ یعنے پکارو پروردگار اپنے کو عاجزی سے اور چھپا کر تحقیق وہ دوست

---

[۱] یہ حدیث مشکوۃ مین باب القرأۃ فی الصلوۃ کی دوسری فصل مین ہے [۲] یہ عبارت ترمذی چاپہ نولکشور کے صفحہ ۱ مین ہے [۳] یہ حدیث ابن ماجہ چاپہ اول دہلی کے صفحہ ۱۳ مین ہے [۴] یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کانپور کے صفحہ ۲۳ مین ہے [۵] یہ حدیث صحیح مسلم چاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۱۷۰ مین ہے [۶] یہ آئت پارہ و لوانا کے چھٹے پاؤ مین ہے ؛

نہین رکھتا حد سے نکلجانے والون کو سو جواب اُسکا چار طرح پر ہے اوّل یہ کہ عطا تابعی کے قول مذکور پر اعتماد
جما کر اس بات کا قائل ہو جانا کہ آمین دعا ہے ایسا ہے کہ جیسا کوئی شخص آیت قرآن[۵۱] لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ سے یہ سمجھ
بیٹھے کہ نماز پڑھنے سے خدا تعالے نے منع فرمایا ہے اور وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى کی طرف دیکھے ہی نہیں کیونکہ عطا نے
جہان آمین کو دعا کہا ہے وہان اس کا پکار کر کہنا تو بتلا دیا ہے دیکھہ لیجئے وہ پوری حدیث صحیح[۵۲] بخاری کی یہ
ہے قَالَ عَطَاءٌ اٰمِيْنَ دُعَاءٌ وَاَمَّنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَمَنْ وَرَاءَهٗ حَتّٰى اِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً وَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ
يُنَادِي الْاِمَامَ لَا تَفُتْنِيْ بِاٰمِيْنَ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَدَعُهٗ وَيَحُضُّهُمْ وَسَمِعْتُ مِنْهُ فِيْ ذٰلِكَ خَيْرًا
یعنے کہا عطا نے آمین دعا ہے اور آمین کہی (عبداللہ) ابن زبیر نے اور جو پیچھے اسکے تھے یہانتک کہ گونج
اٹھی مسجد اور ابوہریرہ پکار کر کہدیتے تھے امام کو میت فوت کر مجھہ سے کہنا آمین کا اور کہا نافع نے نہین چھوڑتے
تھے اسکو (آمین پکار کر کہنے کو) بلکہ ابن عمر ترغیب دیتے تھے لوگون کو (آمین کہنے کیلئے) اور سنیا ان سے اس باب
مین ایک حدیث بھی سنی ہے دوم یعنے آیت ادعوا ربکم الآیۃ کے آجتک کسی مفسر نے بھی خفیہ آمین کہنے
کے نہین کی تفسیر معالم التنزیل اور تفسیر بیضاوی اور تفسیر کبیر اور تفسیر مدارک اور تفسیر جلالین اور تفسیر فتح البیان
وغیرہ تفسیرین دیکھہ لیجئے سوم آیت ادعوا ربکم الآیۃ سے آہستہ کہنا دعا کا ثابت ہوتا ہے نہ آہستہ کہنا آمین کا اسوقت اس سے
ثابت ہو جبکہ آمین دعا ہو اور آمین کا دعا ہونا نہ تو قرآن سے ثابت ہے اور نہ حدیث سے صرف تابعی کے قول سے
ثابت ہے اور وہ لائق اعتبار اور قابل حجت پکڑنے کے نہین کیونکہ بے دلیل بات ہے اور آیت ادعوا ربکم الآیۃ مین مراد
اخفا سے نہ بہت چلانا ہے اور نہ ایسا آہستہ کہنا ہے جسکو کوئی بھی نہ سن سکے کیونکہ فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا[۵۳]
تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا یعنے مت بلند کر آواز ساتھہ نماز اپنی کے اور نہ بہت
آہستہ کر ساتھہ اسکے اور ڈھونڈ درمیان اسکے راہ کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ یہ آیت دعا کے باب مین نازل ہوئی ہے
چنانچہ بخاری مین ہے عَنْ وَهْبٍ[۵۴] هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ وَلَا
تُخَافِتْ بِهَا قَالَتْ اُنْزِلَ ذٰلِكَ فِي الدُّعَاءِ روایت ہے وہب ہشام سے نقل کی اُسنے اپنے باپ سے اور مت کر آواز بلند
ساتھہ نماز اپنے کے اور نہ بہت آہستہ کر ساتھہ اسکے کہا حضرت عائشہ نے نازل ہوئی ہے یہ آیت بیچ دعا کے
یہی قول ہے نخعی اور مجاہد اور مکحول کا اور یہ دلیل ہے اسپر کہ میانہ آواز سے دعا مانگنی چاہئے زور سے چلا کر نہ
نہ آہستہ مانگنی چاہئے اور اگر بطور تنزل مانا بھی جائے کہ آمین دعا ہے تو اس سے جہر آمین اسقدر مستفاد ہوگا کہ آمین زور

---

[۵۱] یہ آیت پارہ لایحب اللہ کے پہلے پاؤ مین ہے [۵۲] یہ حدیث صحیح بخاری چاپہ احمدی میرٹھہ کے صفحہ ۱۰۸ مین ہے [۵۳] یہ آیت پارہ
سبحان الذی کے تیسرے پارہ مین ہے [۵۴] یہ حدیث بخاری چاپہ احمدی میرٹھہ کے صفحہ ۷۲۰ مین ہے +

سے چلاکر نہین بلکہ میانہ آواز سے کہین جوکہ نہ بہت بلند ہو اور نہ پست اور یہ حنفیہ کے مدعا نہین ہو ان کا مدعا اور ان کا مذہب تو یہ ہے کہ آمین ایسی آہستہ کہی جاوے کہ جسکو پاس والے بھی نہ سنین پس اسکو دعا مان کر بھی کام نہ بنا چہارم اگر ہم فرض بھی کرلین کہ مراد آیت ادعوا ربکم سے ایسی آہستہ کی ہے جسمین آواز نہ نکلے تو بھی حکم آمین اس سے مستثنےٰ اور مخصوص رہیگا اسلئے کہ جس پیغمبر پر یہ آیت اتری اسی نے آمین کو بھی اور کئی اور دعاؤں کو بھی پکار کر کہا ہے پس اگر حکم آمین اور ان دعاؤں کو پکار کر کہنے والے کا اس سے مستثنےٰ نہ ہوتا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے حنفیوں کے امام پر اتری ہو دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سمجھ مین اسکے معنے نہ آئے دیا دیدہ دانستہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کا خلاف کیا ہے مسلمانوں کی تو یہ شان نہین ہو کہ انمین سے کوئی بات بھی آنحضرت کے لئے تجویز کریں لیکن یہ حوصلہ امام اعظم کے مقلدون کا ہے اور کسی کا نہین اور امام اعظم کے مقلدوں کی زعم مین مخالف آیت ادعوا ربکم الآیۃ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اصحاب وغیرہ نے جو آمین پکار کر کہی ہے اس باب مین تو اکیس حدیثین قریب بیان ہو چکی ہین لیکن سوائے آمین پکار کر کہنے کے اور دعائین جو حضرت نے پکار کر کہی ہین اور امام اعظم کے مقلد انکو نہین مانتے ہیں معرض نقل مین لاتا ہون دیکھہ لیجئے پہلی دعا مسلم[1] مین روایت ہے عوف بن مالک سے کہ صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی جنازۃ فحفظت من دعائہ وھو یقول اللھم اغفرلہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ واغسلہ بالماء والثلج والبرد ونقہ من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس وابدلہ دارا خیرا من دارہ واھلا خیرا من اھلہ وزوجا خیرا من زوجہ وادخلہ الجنۃ واعذہ من عذاب القبر ومن عذاب النار وفی روایۃ وقہ فتنۃ القبر وعذاب النار وقال حتی تمنیت ان اکون انا ذلک المیت یعنے نماز پڑہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جنازے پر پس یاد رکھی مینے دعا پڑہتے حضرت کے کہ وہ فرماتے تھے یا الٰہی بخش گناہ اسکے اور رحمت کر اسپر اور خلاص کر اسکو مکروہات سے اور معاف کر اس سے (تقصیرات اسکی) اور بہتر کر مہمانی اسکی (جنت مین) اور کشادہ کر قبر اسکی اور پاک کر اسکو ساتھہ پانی کے اور برف کے اور اولے کے (یعنے پاک کر گناہون سے ساتھہ طرح طرح مغفرتون کے اور پاک کر اس کو گناہون سے جیسا کہ پاک کیا جاتا ہے کپڑا اسفید میل سے اور بدلہ دے اسکو گھر (اس عالم مین) بہتر گھر اسکے سے اور اہل (یعنے خادم) بہتر اہل اسکے سے اور بی بی بہتر بی بی اسکی سے اور داخل کر اسکو جنت مین

[1] یہ حدیث صحیح مسلم چاپہ نولکشور کی جلد اول کے صلا۳۱ مین ہے +

اور پناہ دے اسکو عذاب قبر کے سے یا فرمایا عذاب دوزخ کے سے اور ایک روایت مین ہے کہ بچا اس کو فتنہ قبر کے سے اور عذاب آگ کے سے کہا عوف نے کہ جب مین نے یہ دعا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس میت کیلئے سنی تو رشک لے گیا مین یہانتک کہ آرزو کی مینے کہ ہوتا مین یہ میت تو کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے لئے یہ دعا کرتے ف امام نووی[1] نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ اس حدیث مین اشارہ ہے واسطے پکار کر پڑھنے دعا کے جنازہ کی نماز مین **دوسری دعا ابوداؤد اور ابن ماجہ**[2] مین روایت ہے واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رجل من المسلمین فسمعتہ یقول اللھم ان فلان بن فلان فی ذمتک وحبل جوارک فقہ من فتنۃ القبر وعذاب النار وانت اھل الوفاء والحق اللھم اغفرلہ وارحمہ انک انت الغفور الرحیم یعنے نماز پڑھی ساتھہ ہمارے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص پر مسلمانون مین سے پس سنا مینے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے یا الٰہی فلانا بیٹا فلانے کا بیچ امان تیری کے ہے (اسلئے کہ ایمان رکھتا تھا) اور چنگل مارنے والا ہے ساتھہ قرآن کے کہ وہ امن دینے والا ہے) پس بچا اسکو فتنہ قبر کے سے (عذاب اسکے سے) اور عذاب آگ کے سے اور تو صاحب وفا کا ہے (جو کہ عہد اور وعدہ بندون کیساتھہ کیا ہے پورا کرتا ہے) اور تو صاحب حق کا ہے (کہ جو کچھہ کہتا ہے اور کرتا ہے حق ہے) یا الٰہی بخشش کر واسطے اسکے اور رحم کر اوسپر تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہے **تیسری**[3] دعا بخاری مین روایت ہے موسیٰ بن عقبہ نے کہ حدیث بیان کی مجھہ سے بنت خالد بن سعید بن عاص نے انھا سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یتعوذ من عذاب القبر یعنے تحقیق اس نے سنا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حالانکہ وہ پناہ مانگتے تھے قبر کے عذاب سے **چوتھی**[4] دعا مسلم مین روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ کہا اسوقت کہ آنحضرت نماز پڑھتے تھے نزدیک خانہ کعبہ کے جب گئے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ مین تو مشرکین مکہ نے حضرت کے سر مبارک پر اونٹنی کی بچہ دان ڈالدی اور ہنسنے لگے جب حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا آئین تو انہون نے اٹھائی فلما قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰتہ رفع صوتہ ثم دعا علیھم وکان اذا دعا دعا ثلاثا واذا سال سال ثلاثا ثم قال اللھم علیک بقریش ثلاثا واذا سال ثلاثا ثم قال اللھم علیک بقریش ثلاث مرات فلما سمعوا صوتہ ذھب عنھم الضحک وخافوا دعوتہ

---

[1] یہ عبارت امام نووی کی صحیح مسلم چاپہ نولکشور کی جلدون کے صفحہ ۳۱۱ مین ہے [2] یہ حدیث مشکوۃ مین باب الشفاعۃ کی دوسری فصل مین ہے [3] یہ حدیث صحیح مسلم چاپہ نولکشور کی جلد دوسری کے صفحہ ۳۸۰ مین ہے [4] یہ حدیث بخاری چاپہ احمدی پر صفحہ ۱۴۸ مین ہے۔

یعنے جب پڑھ چکے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز اپنی بلند کی آواز اپنی پہنچ دعا کی اُن پر اور تھے جب دُعا کرتے تین بار اور جب سوال کرتے سوال کرتے تین بار پھر فرمایا یا اللہ سخت پکڑ قریش کو فرمایا یہ تین بار پس جب سُنی ان لوگون نے آواز حضرتؐ کی چلی گئی اُن کی ہنسی اور ڈر گئے بدُعا ان کی سے **پانچوین دعا بخاری**[1] **اور مسلم** مین روائت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے اِنَّ یَھُوْدِیَّۃً دَخَلَتْ عَلَیْھَا فَذَکَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَھَا اَعَاذَکِ اللّٰہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَاَلَتْ عَائِشَۃُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ قَالَتْ عَائِشَۃُ فَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدُ صَلّٰی صَلٰوۃً اِلَّا تَعَوَّذَ بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ یعنے تحقیق ایک عورت یہودیہ آئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ذکر کیا اس نے قبر کے عذاب کا پس کہا اُس عورت نے حضرت عائشہ کو پناہ مین رکھے تمکو اللہ عذاب قبر کے سے پس پوچھا حضرت عائشہ نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حال عذاب قبر کا پس فرمایا کہ ہان عذاب قبر کا حق ہے کہا حضرت عائشہ نے پس نہین دیکھا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیچھے اس بوجھنے کے کہ نماز پڑھی ہو کوئی نماز مگر پناہ پکڑی ساتھ اللہ کے عذاب قبر کے سے **چھٹی دعا**[2] **مسلم** مین روائت ہے براُبن عازب رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا کُنَّا اِذَا صَلَّیْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْبَبْنَا اَنْ نَکُوْنَ عَنْ یَمِیْنِہٖ یُقْبِلُ عَلَیْنَا بِوَجْھِہٖ قَالَ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ رَبِّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ اَوْ تَجْمَعُ عِبَادَکَ یعنے تھے ہم جب نماز پڑھتے پیچھے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوست رکھتے تھے ہم یہ کہ ہون داہنی حضرت کے تو کہ متوجہ ہون ہم پر ساتھ مونہہ اپنے کے (یعنے وقت سلام کے اول ہماری ہی طرف ہوں) کہا براء نے پس سُنا مینے حضرت کو فرماتے تھے بعد سلام کے اے رب میرے بچا مجھکو عذاب اپنے سے اسدن کہ اُٹھایا جاویگا تو یا جمع کریگا بندون اپنے کو ف لفظ سمعتہ کا صریح دلیل ہے سماعت پر کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دعاؤں کو پکار کر کہا ہو اور اس باب مین جہ حدیثین تو یہ ہین جو اوپر مذکور ہوئین اور سوا انکے اور بہی بہت حدیثین ہیں کہ جن سے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دعاؤں کا پکار کر کہنا ثابت ہے لیکن امام اعظم کے مقلد بدلیل آیت ادعوا ربکم الآیۃ جو ان کو نہیں مانتے ہیں تو وجہ اسکی یہ ہے کہ انکے نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ضرور اس آیت کے معنے نہین سمجھے ہین ورنہ دیدہ و دانستہ پیغمبر صلعم کی مخالفت کبھی نہ کرتے اور آمین اور دعاؤں مذکورین کے پکار کر کہنے سے بُرا کبھی نہ مانتے **چہارم** بدلیل آیت اُدْعُوْا رَبَّکُمْ الآیۃ کے اگر آپ ہر دعا کا خفیہ ہی کہنا لازم جانتے ہیں اور

---

[1] یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب اثبات عذاب القبر کی پہلی فصل مین ہے [2] یہ حدیث صحیح مسلم چاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۱۸۶ مین ہے

جن دعاؤں کا پکار کر کہنا پیغمبر کے قول و فعل سے ثابت ہو چکا ہے انکو بھی آپ نہیں مانتے ہیں تو پھر الحمد للہ کو اور سوائے الحمد کے اور دعاؤں کو کہ قرآن میں ہیں آپ نماز مغرب و عشاء اور فجر میں کیوں پکار کر پڑھا کرتے ہیں کیا آپکے امام پر اس باب میں کوئی علیحدہ آیت نازل ہوئی ہے جسپر آپ عمل کرتے ہیں پنجم امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد اگر نماز میں آمین پکار کر اسلئے نہیں کہتے ہیں کہ آیت ادعوا ربکم الآیۃ کہ جس سے تمسک پکڑتے ہیں اور صدیثین آمین بکار کر کہنے کی ظنی ہیں اور قطعی کے مقابلہ میں ظنی پر عمل جائز نہیں ہے تو جواب یہ ہے کہ آیت ادعوا ربکم الآیۃ کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آمین ہرگز پکار کر نہ کہنا چاہئے بلکہ مطلب اسکا تو یہ ہے کہ دعا آہستہ مانگنی چاہئے لیکن دعا ہی وہاں آہستہ مانگنی چاہئے جہاں پیغمبر خدا نے آہستہ مانگی ہے اور جہاں پیغمبر خدا نے پکار کر مانگی ہے وہاں پکار کر ہی مانگنی چاہئے اسلئے کہ فرمایا اللہ تعالے نے لَقَدْ[1] كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ یعنے البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے بیچ رسولخدا کے پیروی اچھی اور فرمایا اللہ تعالے نے قُلْ[2] إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ یعنے کہہ کہ اگر ہو تم چاہتے اللہ کو پس پیروی کرو میری چاہے تمکو اللہ اور بخشے واسطے تمہارے گناہ تمہارے کو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور فرمایا اللہ تعالے نے مَنْ[3] يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ یعنے جس نے کہا مانا رسول کا پس اسنے کہا مانا اللہ کا اور کلام اللہ کے مضامین سے صاف ظاہر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ اور کوئی نہیں اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خلاف اللہ تعالے کے حکم کی خلاف ذرہ کے برابر بھی کوئی کام نہیں کرتے تھے اور بعض دعاؤں اور نماز میں آمین کا پکار کر کہنا اگر ادعوا ربکم الآیۃ کے خلاف اور خدا تعالے کی مرضی کے موافق نہ ہوتا تو اسیوقت وحی نازل ہوتی اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آمین پکار کر کہنے سے منع کیا جاتا غرضیکہ امام اعظم کے مقلد حنفیہ آمین کہنی کی صحیح حدیث لانے سے جب مجبور اور عاجز ہو چکے ہیں تو ناچار منسوخ اس آیت کے خلاف قول و فعل پیغمبر اور انکے اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین اور محدثین اور مفسرین معتبرین کی نماز میں آمین حنفیہ کہنے کے کرنے لگ گئے ہیں اور وجہ اسکی یہ ہے کہ انکے دلوں میں اور انکی آنکھوں پر تقلید کی پٹی لگ رہی ہے اسلئے اپنے امام کے قول و فعل کے ہوتے ہوئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول مبارک و فعل شریف کی کچھ بھی اصل نہیں جانتے ہیں اور صاف صاف انکار کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آیت قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کے مقابلہ میں ظنی پر عمل جائز نہیں حالانکہ اپنے اس قاعدے کے پابند نہیں ہیں اور بہت سی جگہوں میں اس قاعدے کے خلاف عمل میں لاتے ہیں چنانچہ واسطے تصدیق اپنے دعوی کے اب میں چند

[1] یہ آیت پارہ اول والدعی کے چوتھے رکوع میں ہے [2] یہ آیت پارہ ملک الرسل کے تیسرے رکوع میں ہے [3] یہ آیت پارہ والمحصنات کے دوسرے رکوع میں ہے۔

مسائل امر متم کے نقل کرتا ہون دیکھہ لیجئے پہلا مسئلہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے[1] اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا یعنے تحقیق نماز ہے اوپر مسلمانون کے لکھی ہوئی وقت مقرر کی ہوئی ظاہر اس آیت سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ پانچون نمازین اپنے اپنے وقت پر پڑھنی چاہئیں لیکن سفر مین بلکہ لوگون کو دفع حرج کیلئے بعض اوقات اپنے گھر مین ہی حضرت نے جمع کر کے نماز پڑہی ہو اور بیان اسکا اسی کتاب مین انشاء اللہ تعالے آگے آویگا اور مزدلفہ مین جمع کر کے پڑہنے کے قائل تو امام اعظم اور اُن کے مقلد بہی ہین اور دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ بخاری[2] اور مسلم اور ابو داؤد اور نسائی مین روایت ہو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالا عنہ سے کہ کہا نہین دیکہا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ نماز پڑہی ہو کوئی نماز بدون وقت اپنے کے مگر دو نمازین کہ جمع کین درمیان مغرب اور عشا کے مزدلفہ مین اور نماز پڑہی فجر کی اُسدن قبل وقت اپنے کے پس اب غور کر کے انصاف سے کہنا چاہئے کہ یہان قرآن پر سے عمل کہان چلا گیا اور یہ جو کہتے ہو کہ آیت قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کے ہوتے ہوئے ظنی پر عمل جائز نہیں اس قاعدے کو کون اُٹہا کر لیگیا دوسرا مسئلہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے[3] حُرِّمَتْ عَلَیْکُمْ اُمَّهٰتُکُمْ وَبَنٰتُکُمْ وَاَخَوٰتُکُمْ وَعَمّٰتُکُمْ وَخٰلٰتُکُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُکُمُ الّٰتِیْٓ اَرْضَعْنَکُمْ وَاَخَوٰتُکُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِکُمْ وَرَبَآئِبُکُمُ الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِکُمْ مِّنْ نِّسَآئِکُمُ الّٰتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ لَّمْ تَکُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِکُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِکُمْ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ کِتٰبَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ وَاُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِکُمْ یعنے حرام کی گئین اوپر تمہارے مائین تمہاری اور بیٹیان تمہاری اور پھوپھیان تمہاری اور خالائین تمہاری اور بیٹیان بھائیون کی اور بیٹیان بہنون کی اور مائین تمہاری جنہون نے دودھ پلایا تمکو اور بہنین تمہاری دودھ سے اور مائین بی بیان تمہاری کی اور اولاد جوروؤن تمہاری کی جو بیچ گودیون تمہاری کے ہین بی بیون تمہاری سے جو صحبت کی تم نے ساتھہ اُن کے پس اگر نہین صحبت کی تم نے ساتھہ ان کے پس نہین گناہ اوپر تمہارے اور جورویین بیٹون تمہارے کی جو صلب تمہارے سے ہین اور یہ کہ اکٹھا کرو تم درمیان دو بہنون کے مگر جو کچھہ کہ گذرا تحقیق اللہ ہے بخشنے والا مہربان اور بیاہی ہوئی عورتون مین سے مگر جن کے مالک ہوئے ہین داہنے ہاتھہ تمہارے لکھدیا اللہ نے اوپر تمہارے اور حلال کیا گیا ہے واسطے تمہارے

[1] یہ آیت پارہ والمحصنات کے تیسرے پاؤ مین ہے [2] یہ حدیث تیسر الوصول جہا پر کلمت کے صہ ۲۰۳ مین ہے [3] یہ آیت پارہ ومن لم یستطع طولا سے کے اخیر اور پارہ والمحصنات کے شروع مین ہے ۔

جو کچھ سوا اسکے ہے یہ کہ طلب کرو تم بدلے مالوں اپنے کے **فائدہ** اِن آئتوں سے ایک تو ظاہر مین یہ بات سمجھی جاتی ہے کہ سوا ان عورتون کے جنکا ذکر اللہ تعالے نے کیا ہے اور کوئی بہی عورت حرام نہیں اور حدیث پاک سے یہ بات ثابت ہے کہ اپنی بی بی کی پھوپہی اور اپنی بی بی کی خالہ بہی حرام ہے چنانچہ بخاری اور مسلم مین روائت ہے ابی ہریرہ رضسے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے نہ جمع کیا جاوے درمیان عورت کے اور پھوپہی اسکی کے اور نہ جمع کیا جاوے درمیان عورت کے اور خالہ اس کی کے اور اسی کے قائل ہین امام اعظم بہی اور اُن کے مقلد بہی پس اب غور کر کے انصاف سے کہنا چاہیے کہ بیان قرآن پر سے عمل کہاں چلا گیا اور یہ جو کہتے ہو کہ آئت قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کے مقابلہ مین ظنی پر عمل جائز نہین اس قاعدہ کو کون اُٹھا کر لیگیا تیسرا مسئلہ آئت اُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِیْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ سے جو کہ اوپر مذکور ہوئی ظاہر یہہ سمجھا جاتا ہے کہ صرف رضاعی ماں اور دودھ کی بہن ہی حرام ہے سوا ان کے اور سب حلال ہین اور حدیث مین ہے کہ جو چیز بہ سبب نسب کے حرام ہے وہ ہی بسبب دودھ پینے کے بہی حرام ہے چنانچہ مسلم مین روائت ہے حضرت علی رضسے کہ اُنہون نے کہا یا رسول اللہ کیا ہے خواہش آپکو بیٹی چچا اپنے کی کہ حمزہ ہین پس تحقیق وہ خوبصورت ہے جوان عورتون قریش کی ہیں پس فرمایا حضرت نے حضرت علی رضکو کہ کیا نہین جانتا تو کہ تحقیق حمزہ بہائی میرا ہے دودھ شریک اور تحقیق اللہ تعالے نے حرام کی بہ سبب دودھ پینے کے کہ وہ چیز کہ حرام ہے بسبب نسب کے اور اسی کے قائل ہیں امام اعظم بہی اور ان کے مقلد بہی پس اب انصاف سے کہنا چاہیے کہ بیان قرآن پر سے عمل کہاں گیا اور یہ جو کہتے ہیں کہ آئت قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کے ہوتے ظنی پر عمل جائز نہین اس قاعدہ کو کون اُٹھا کر لے گیا **چوتھا مسئلہ** فرمایا اللہ تعالے نے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ یعنے اے لوگو کہ ایمان لائے ہو جبوقت کہ پکارا جاوے واسطے نماز کے دن جمعہ کے پس شتابی کرو طرف یاد خدا کی اور چھوڑ دو سودا کرنا ظاہر اس آئت سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ ہر شخص پر جمعہ واجب ہے لیکن حدیثون مین ہے کہ جمعہ غلام اور لڑکے اور عورت اور بیمار اور مسافر پر واجب نہین اور حدیثیں اس مضمون کی یہ ہین پہلی حدیث روائت ہو طارق بن شہاب سے کہ تحقیق پیغمبر خدا نے فرمایا جمعہ حق ہے واجب ہے ہر مسلمان پر جماعت مین مگر چار پر غلام پر کہ کسی کے ملک مین ہو اور عورت پر اور لڑکے اور بیمار پر روائت کیا اسکو ابوداؤد نے اور کہا نہین سنا طارق نے نبی سے سوا روائت کیا اسکو حاکم نے روائت سے طارق مذکور سے اُسنے نقل کی ابوموسیٰ سے

لہ یہ حدیث مشکوٰۃ مین کتاب النکاح مین باب المحرمات کی پہلی فصل مین ہے ۱۲ سے یہ حدیث صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۴۶۰ مین ہے ۱۲ سے یہ آئت پارہ نہ سیع الذین مین جمعہ کی دوسری رکوع مین ہے ۱۲ سے یہ حدیث مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کی جلد اول کے صفحہ ۳۶ مین ہے ۔

مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے کہ کہا مصنف (ابن حجر) نے تلخیص مین کہ صحیح کیا اسحدیث کو بہتون نے اور روایت کیا اسکو شرح السنۃ مین ساتھہ دوسری لفظ کے ایک شخص قوم بنی وائل کے سے اور نہین نام لیا گیا اس شخص کا اور مراد مصنف (ابن حجر) کی یہ ہے کہ حدیث ساتھہ اسوجہ کے موصول ہوئی اور عینی[1] نے شرح ہدایہ مین لکھا ہے کہ کہا نووی نے خلاصہ مین کہ یہ حدیث اوپر شرط بخاری کے اور مسلم کے ہے اور یہ حدیث حجت ہے دوسری[2] حدیث روایت ہے جابر سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھہ اللہ کے اور دن آخرت کے پس فرض ہے اوسپر نماز جمعہ کی دن جمعہ کے مگر مریض یا مسافر یا عورت یا لڑکے (نابالغ) یا غلام پر (فرض نہین) پس جو کوئی بے پرواہ ہو نماز جمعے کے ساتھہ کھیلنے کے یا سوداگری کے بے پروائی کرتا ہے اللہ تعالے اس سے اور اللہ بے پرواہ ہے تعریف کیا گیا روایت کیا اسحدیث کو دارقطنی نے ف یہ حدیث ضعیف ہے اسلیے کہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار[3] مین کہ اسحدیث کے راویون مین ایک تو ابن لہیعہ ہے اور دوسرا سعاذ بن محمد انصاری ہے اور یہ دونون راوی ضعیف ہین اور اسی کے قائل ہین امام اعظم بھی اور ہن کے مقلد بھی بلکہ امام اعظم کے نزدیک اندھے پر مطلق جمعہ واجب نہین اور حدیثون مین اندھے پر جمعہ کے واجب نہ ہونیکا ذکر تک بھی نہین ہے پس تعجب ہے کہ یہان تو ظنی سے بھی استدلال نہ کیا اپنی رائے سے ہی کام چلا دیا اور اندھے پر جمعہ کا واجب نہ ہونا بنا لیا پس اب انصاف سے کہنا چاہئے کہ یہان قرآن پر عمل کہان چلا گیا اور یہ جو کہتے ہو کہ آئت قطعی ہو جاتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کے مقابلہ مین ظنی پر عمل جائز نہین یہان تو ظنی کو بھی بالائے طاق رکھدیا اور اپنی ہی رائے کو کلام اللہ سے بھی اور حدیث سے بھی مقدم کیا یہ تو بتلائیے تو یہان آپکے قاعدہ کو کون اٹھا کر لیگیا پانچواں مسئلہ[4] اللہ تعالے نے فرمایا ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ یعنے اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب کھڑے ہو تم واسطے نماز کے پس دھوؤ مونہون اپنے کو اور ہاتھون اپنون کو کہنیون تک اور مسح کرو سروں اپنے کو اور پاؤن اپنون کو ٹخنون تک ظاہر اس آئت سے تو یہی سمجھا جاتا ہے کہ پانچون نمازون کیلئے وضو کرنا چاہئے اور حضرت نے ایک وضو سے بھی پانچون نمازیں پڑھا ہے چنانچہ مسلم[5] مین روایت ہے بریدہ سے کہ تحقیق نبی صلے نے پڑھین کئی نمازین دن فتح مکہ کے ساتھہ ایک وضو کے اور مسح کیا اوپر موزون کے پس کہا واسطے حضرت عمر کے حضرت عمر نے تحقیق کی آپ نے آج کے دن ایک چیز کہ نہین تھا تو کرتے اسکو پس فرمایا قصداً کیا مینے اسکو اے عمر اور حضرت صلعم کے بعض اصحاب کا یہ دستور رہا کہ جبتک انکا وضو ٹوٹ نہ جاتا

---

[1] یہ مضمون عینی شرح ہدایہ چاپہ نولکشور کے جزء الثانی من المجلد الاول کے صفحہ ۱۳۰ مین ہے [2] یہ حدیث مشکوۃ مین باب وجوب الجمعہ کی تیسری فصل مین ہے [3] یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصری کی جلد تیسری کے صفحہ ۱۰۳ مین ہے [4] یہ آئت پارہ لایحب اللہ کے دوسرے پاؤ مین ہے [5] یہ حدیث صحیح مسلم چاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۱۳۶ مین ہے ٭

تک نیا وضو کرتے چنانچہ دارمی[1] مین روائت ہے انس رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وضو کرتے واسطے ہر نماز کے اور تہا ایک ہم مین سو کہ کفائت کرتا اسکو ایک وضو جبتک کہ نہ ٹوٹتا **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار[2] مین روائت کیا ہے اسحدیث کو ایک جماعت نے مگر مسلم نے انتہی ہر نماز کیلئے نیا وضو کرنا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فرض تہا پہر منسوخ ہوا چنانچہ حدیثین اس مضمون کی اسی کتاب مین ایک وضو سے کئی نمازین پڑہنے کے بیان مین پہلے گذری ہین لیکن حضرتؐ عزیمت جانکر ہر نماز کے لئے نیا وضو کرلیا کرتے تھے اور مذہب امام اعظم کا بہی یہی ہے کہ جبتک وضو ٹوٹے نہین تبتک نماز پڑہنی اس سے جائز ہے اب انصاف سے کہنا چاہئے کہ یہان قرآن پر سے عمل کہان چلا گیا اور یہ جو کہتے ہو کہ آئت قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کے ہوتے ظنی پر عمل جائز نہین اس قاعدہ کو کون اٹہالے گیا غرضیکہ حنفیہ نے پیغمبر خدا کے دین کو اولٹ پلٹ کردیا ہے اور صحیح صحیح حدیثون کو اکثر مسائل مین بالکل ترک کردیا ہے میرے خیال مین بہی مطابق لکھنے مولوی محمد حسین صاحب محدث لاہوری کے کہ جنکی عبارت قریب آتی ہے حنفیہ کا بیشک یہی اعتقاد ہے کہ مسائل دین جیسے کہ ہمارے امام نے سمجہے ہین ویسے پیغمبر نے بہی نہین سمجہے تھے لیکن چونکہ یہ بات صاف صاف عوام مین نہین کہہ سکتے اسلئے اپنے امام کو پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پر فوقیت دینے کی نسبت سے خلاف اصول مقررہ محدثین بمقابلہ احادیث صحیحہ کے احادیث غیر صحیحہ لاتے ہین اور اگر بڑا زور مارتے ہین تو بمقابلہ حدیث متفق علیہ کے غیر متفق علیہ پیش کرتے ہین اور کہین بمقابلہ حدیث صحیح مرفوع کے کسی صحابی کی قول یا فعل سے حجت پکڑ کر حدیث صحیح مرفوع کو ترک کردیتے ہین اور کہین حدیث صحیح مرفوع کے مقابلہ مین آئت قرآن پڑھ لیتے ہین اور کہتے ہین کہ قرآن مجید کی آئت کے ہوتے ہوئے حدیث پر چلنا جائز نہین ایسے لوگون کی حق مین جناب مولانا مولوی محمد حسین صاحب محدث لاہوری نے سچ فرمایا ہے کہ سبہی حنفی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کو صحیح مان کر روح وجرح سے سالم جانکر اسکے مقابلے مین قرآن کی آئت پڑہتے ہین بیشک یہی اعتقاد رکھتے ہین کہ آنحضرتؐ نے اس آئت کے معنے نہین سمجہے ہین ورنہ حدیث کے مقابلہ مین کبہی قرآن نہ پڑہیں بلکہ دونون کو باہم موافق کرین لیکن یہ بات صاف صاف عوام مین نہین کہہ سکتے ہین اسلئے وہ ایک ٹٹی کی آڑ مین شکار کھیلتے ہین اور اس برے اعتقاد کو اس قاعدے کے ضمن مین ظاہر کرتے ہین کہ آئت قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کے مقابلہ مین ظنی پر عمل جائز نہین ہے مگر چونکہ وہ اس قاعدے کے پابند

[1] یہ حدیث دارمی مطبوعہ مطبع نظامی کانپور کے صفحہ ۱۷ مین ہے [2] یہ حدیث نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد اول کے صفحہ ۲۸۳ مین ہے

نہین رہتے اور جہان اس پر چلنے سے مذہب امام کی پیروی چھوٹتی ہے وہان اس قاعدہ کو بالائے طاق رکھدیتو ہین اور مقابلہ آیت قطعی کے حدیث ظنی بلکہ قول صحابی بلکہ رائے فقیہ سے تمسک کرتے ہین تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ قاعدہ ان کا محض انکار عمل بالحدیث کیلئے آڑ ہے اور درحقیقت یہ قول امام کو حدیث پر مقدم سمجھتے ہین اور ان کے فہم کو آنحضرت کے فہم سے اچھا جانتے ہین اب مین اسطے تصدیق اپنے دعوی کے ایک مثال جس سے یہ ثابت ہو کہ قاعدہ انکا محض انکار کی آڑ ہے اور حقیقت مین وہ ان کے پابند نہین ذکر کرتا ہون سئلہ جمعہ کا قرآن مین یون ناطق ہے اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ یعنے اے لوگو جو ایمان لائے ہو جسوقت کہ پکارا جاوے واسطے نماز کے دن جمعہ کے پس شتابی کرو طرف یاد خدا کی اور چھوڑ دو سودا کرنا دیکھو یہ صریح ہے اسمین کہ جمعے کیواسطے بادشاہ یا شہر یا بازار ہونیکی کچھ شرط نہین پھر حنفیہ اس آیت کو نہین مانتے ہین اور اسکو بمقابلہ ایک قول صحابی کے کہ وہ بھی صحیح نہین ضعیف ہے بلکہ بقول ایک عالم مذہب حنفی کے کہ جسکا قول بالاتفاق حجت نہین ترک کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جہان شہر نہین حاکم امیر نہین بازار وکوچہ نہین اب غور کرکے انصاف سے کہنا چاہئے کہ یہان قرآن پر سے عمل کہان چلا گیا اور اس قاعدے کو کون اٹھا کر لے گیا اس سے معلوم ہوا کہ یہ پابند اس قاعدے کے نہین ہین بلکہ پابند تقلید اپنے امام کے ہین پس اگر اسکی محافظت قرآن کے اخذ کرنے مین دیکھتے ہین تو اس کو ہاتھ مارتے ہیں اگر وہ تقلید حدیث پر عمل کرنے سے قائم رہتی ہے تو اسکی طرف دوڑتے ہین انتہی

نماز مین قرأت پڑھنے کے بیان مین

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بِنَا فَیَقْرَأُ فِی الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتٰبِ وَسُوْرَتَیْنِ وَیُسْمِعُنَا الْاٰیَۃَ اَحْیَانًا وَیُطَوِّلُ الرَّکْعَۃَ الْاُوْلٰی وَیَقْرَأُ فِی الْاُخْرَیَیْنِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتٰبِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابی قتادہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا تھے رسول اللہ صلعم نماز پڑھاتے ہمکو پس پڑھتے ظہر اور عصر کی اگلی دو رکعتون مین سورہ فاتحہ اور دو سورتین اور سناتے ہم کو کبھی آیت اور دراز کرتے پہلی رکعت کو اور پڑھتے پچھلی دو مین سورہ فاتحہ روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** اسحدیث سے معلوم ہوا کہ پچھلی دو رکعتون مین سورہ پڑھنا واجب نہین

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ مَا مِنْ مُفَصَّلٍ سُوْرَۃٌ صَغِیْرَۃٌ وَّلَا کَبِیْرَۃٌ اِلَّا وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ فِی الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ رَوَاہُ مَالِکٌ فِی الْمُوَطَّاِ

---

۱ یہ آیت پارہ قد سمع اللہ سورہ مجادلہ کے دوسرے رکوع مین ہے ۲ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صفۃ الصلوۃ مین ہے ۳ یہ حدیث مشکوۃ مین باب القرأۃ فی الصلوۃ کی تیسری فصل مین ہے ؛

اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اس نے نقل کی اپنے باپ سے اپنے دادا سے کہ کہا اس نے نہیں ہے مفصل سے کوئی سورت چھوٹی اور بڑی مگر اور تحقیق سنا میں نے رسول خدا سے کہ امامت کرتے تھے ساتھ اسکے لوگوں کے بیچ نماز فرض کے روایت کیا احدیث کو امام مالک نے موطا میں **فائدہ** نسائی میں روایت ہے سلیمان بن یسار سے کہ فلانا طول کرتا تھا دو رکعتوں کو ظہر کی اور تخفیف کرتا تھا عصر کو اور پڑھتا تھا مغرب میں قصار مفصل اور عشا میں وسط مفصل اور صبح میں طوال مفصل پس کہا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے نہ نماز پڑھی میں نے پیچھے کسی کے جو زیادہ مشابہ ہو نماز میں ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس شخص سے اور سند اس کی صحیح ہے **فائدہ** مراد مفصل سے اور پر قول مشہور کے سورتیں اخیر کی ہیں سورہ حجرات سے آخر تک اور مفصل انکو اسلئے کہتے ہیں کہ معنے فصل کے ہیں جدا ہونا اور یہاں سے سورتیں چھوٹی ایکدوسری سے جدا جدا ہیں بسبب درمیان ہونے بسم اللہ کے اور سورتیں اس میں تین قسم کی ہیں دراز اور بیچ کے درجہ کی اور چھوٹے پس حجرات سے بروج تک جو سورتیں ہیں انکو طوال مفصل کہتے ہیں یعنے دراز مفصل کی اور بروج سے لم یکن تک اوساط مفصل یعنی بیچ کے درجہ کی اور باقی کو قصار مفصل اور مسلم اور ابو داؤد اور نسائی اور ترمذی اور موطا میں روایت ہے شقیق بن سلمہ سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف ابن مسعود رضہ کے پاس پس کہا تحقیق میں پڑھتا ہوں مفصل کو بیچ ایک رکعت کے پس کہا ابن مسعود نے یہ جلدی کرنا قرات کا ہے اور پھینکنا مانند پھینکنے گٹھلیوں کے لیکن نبی صلعم تھے پڑھتے نظائر دو سورتیں بیچ ایک رکعت کے سورہ الرحمن والنجم بیچ ایک رکعت کے اور اقتربت الساعۃ اور الحاقۃ بیچ ایک رکعت کے اور والطور اور والذاریات بیچ ایک رکعت کے اور سال سائل اور والنازعات بیچ ایک رکعت کے اور ویل للمطففین اور عبس بیچ ایک رکعت کے اور مدثر اور مزمل بیچ ایک رکعت کے اور ہل اتی ولا اقسم بیوم القیامۃ بیچ ایک رکعت کے اور عم یتسائلون اور والمرسلات بیچ ایک رکعت کے اور دخان اور اذا الشمس کورت بیچ ایک رکعت کے اور بخاری و مسلم اور نسائی میں روایت ہے حضرت عائشہ رضہ سے تحقیق رسول خدا صلعم نے بھیجا ایک شخص کو سریہ میں اور تھا پڑھتا واسطے اصحاب اپنے کے بیچ نماز ان کی کے یعنی امامت کرتا تھا اپنی قوم کی پس ختم کرتا تھا ساتھ قل ہو اللہ احد کے پس جبکہ ذکر کیا یہ نزدیک رسول خدا کے پس فرمایا حضرت نے پوچھو اس سے کہ کیلئے کرتا ہے ایسا پس پوچھا لوگوں نے اسے پس کہا اسواسطے کہ وہ صفت ہے رحمن کی پس میں دوست رکھتا ہوں اسبات کو کہ پڑھوں میں اسکو پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے خبر دو اسکو کہ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے اسکو اور مسلم

لہ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صفۃ الصلوۃ میں ہے ۲ یہ حدیث تیسیر الوصول چاپہ کلکتہ کے ص۲۱۲ میں ہے ۳ یہ حدیث تیسیر الوصول چاپہ ایضا کے صہ ایضا میں ہے ۴ یہ حدیث مشکوۃ باب صفۃ الصلوۃ کی پہلی فصل میں ہے ۔

میں روائت ہے جابرؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ نے بہتر نمازون مین وہ نماز ہے کہ اسمین دراز ہو قیام اور ابوداؤد[1] ابوداؤد میں روائت ہے ام سلمہؓ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قرأت کے حرف حرف جدا جدا پڑہتے تھے اور ابوداؤد[2] ابوداؤد میں روائت ہے انسؓ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مد کرتے مد کرنا لیتے اخیر کلمہ کو کہینچتے تھے اور ترمذی[3] میں روائت ہے ام سلمہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جدا جدا پڑہتے قرأت اپنی کو پڑہتے الحمد للہ رب العلمین پہر وقف کرتے پہر پڑہتے الرحمن الرحیم پہر وقف کرتے اور ابوداؤد[4] ابوداؤد مین روائت ہے براء ابن عازب رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زینوا القرآن باصواتکم یعنے زینت دو قرآن سے اپنی آوازون کو **فائدہ** اگرچہ لفظی معنے اسکے یہ ہین کہ قرآن کو زینت دو اپنی آوازون سے مگر خطابی نے کہا مراد یہ ہے کہ آوازون کو زینت دو قرآن سے ایسی ہی تفسیر کی ہے بہت ائمہ حدیث نے اور عبد الرزاق اور معمر کی روائت مین یوں ہے زینوا اصواتکم بالقرآن یعنے زینت دو قرآن سے اپنی آوازون کو ابوداؤد[5] ابوداؤد مین سعید بن ابی سعید سے روائت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑہے وہ ہم مین سے نہین ہے **فائدہ** امام ابن القیم اغاثۃ اللہفان[6] فی مصائد الشیطان مین فرماتے ہین اور ایسی ہی ہے حروف کی مخارج مین وسوسہ اور مبالغہ کرنا ابو محمد بن قتیبہ مشکل القرآن مین فرماتے ہین کہ پہلے لوگ اپنی زبانون مین پڑہا کرتے تہے پہر ان کے بعد ایک قوم شہر والون اور عجم کی اولاد مین سے آئی جنکی سرشت اس زبان کی نہ تھی پس انہون نے بہت سے حرفون مین لغزش اور بک کی اور بگاڑا اونہین مین سے وہ شخص ہے کہ عوام کے نزدیک اللہ تعالی نے اوسپر نیکی کا پردہ ڈالا۔ اور دلون کے عندیہ مین دین کا ساتہی کیا مگر مینے اس سے زیادہ غلط کرنیوالا کوئی نہ دیکہا کہ ایک حرف ہین جسبات کو استعمال کرتا ہے اسکی نظیر مین اسکو چہوڑ دیتا ہے اور ایک اصل قرار دیتا ہے اور بلا وجہ اسکی مخالفت کرتا ہے اور مدادر ہمزہ اور شباع اور اضجاع اور ادغام مین زیادتی کرتا ہے اور سیکھنے والون سے سختی اٹہواتا ہے اور جو بات خدا تعالے نے آسان کی ہے امت پر اسکو مشکل کرتا ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ لوگونکو یہ اختلافات پڑہاتا ہے اور نماز سے مکروہ جانتا ہے تو اگر نماز سے جائز نہین تو پہر کسجگہ اس قرأت کو استعمال کیا جاویگا اور ابن عیینہ کے نزدیک جو شخص اس جیسی قرأت پڑہے اسکی اقتدا درست نہیں اور ابن عیینہ کی رائے کے موافق بہت سے صلحا ہین مگر عوام اور بازاری اس قرأت کو اچہا جانتے ہین اس نظر سے کہ جب انہون نے اسکو مشکل اور شاگردون کی

---

[1] یہ حدیث ابوداؤد چاپہ اول دہلی کے صفحہ ۲۰ مین ہے [2] یہ حدیث ابوداؤد چاپہ ایضا کے صفحہ ۲۰۹ مین ہے [3] یہ حدیث ترمذی چاپہ اول دہلی کے صفحہ ۴۵ مین ہے [4] یہ حدیث ابوداؤد چاپہ اول دہلی کے صفحہ ۲۰۰ میں ہے [5] یہ حدیث ابوداؤد چاپہ ایضا کے صفحہ ۱۸۵ مین ہے [6] یہ مضمون تہذیب الایمان ترجمہ اغاثۃ اللہفان چاپہ بریلی کے صفحہ ۱۸۵ مین ہے ۔

آمد و رفت قاری کے پاس بہت پائی تو انکو وہم انکی فضیلت کا ہوگیا اور جب ان کے عندیہ مین یہ بات جم گئی اور قرأت کیوقت قاری کی باچھین ترچھی گردن کی رگین پھولی پیشانی پسینے سے نہ دیکھی تو جان لیا کہ یہ بات فضیلت ہی کی وجہ سے ہے حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرأت ایسی نہ تھی اور نہ کسی سلف کے نیک بختون کی تھی اور ابن مبارک نے اس شخص کی قرأت سے منع فرمایا ہے فضل بن زیاد کہتے ہین کہ ایک شخص نے ابو عبداللہ سے کہا کہ اوسکی قرأت مین سے مین کیا چھوڑ دون انہونے کہا ادغام اور کسرہ جو عرب کی زبانون سے کسی مین نہین معلوم ہوتا اور ان کے لڑکے عبداللہ نے جو انسے پوچھا تو کہا سخت کسرہ اور حرف کو لٹا دینا چاہیے اور دوسری جگہ مین کہا کہ ادغام نہ کیا جائے اور ویسا اضجاع نکرے تو مضائقہ نہین اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہون نے فرمایا کہ یہ قرأت نئی نکلی ہے اسپر کسی نے نہین پڑہا اور اسکو بُرا جانا ہے یعنی ہین اسکے جو ابن قتیبہ نے ذکر کیا ہے

نماز فجر مین سورتین پڑہنے کے بیان مین عن

جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَءُ فِی الْفَجْرِ ق وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَنَحْوِھَا وَکَانَتْ صَلٰوتُہٗ بَعْدُ تَخْفِیْفًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ

جابر بن سمرہ رضؓ سے روائت ہے کہ کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑہتے نماز فجر مین سورہ ق والقرآن المجید اور مانند اسکے اور آپکی باقی نمازین ہلکی ہوتی تھین روائت کیا اسحدیث کو مسلم نے **فائدہ** یعنے نماز فجر مین قرأت وزار پڑہتے اور اور نمازون مین اس سے کم اسلیئے کہ وہ وقت قبولیت دعا اور برکت کا ہوتا ہے اور مسلم[1] مین روائت ہے عمرو بن حریث رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ تحقیق انہون نے سنا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ پڑہتے نماز فجر مین واللیل اذا عسعس یعنے اذا اسفر کورت اور مسلم مین روائت ہے عبداللہ بن سائب رضؓ سے کہ کہا نماز پڑہائی ہمکو رسول اللہ صلعم نے وقت فجر کے مکہ مین یعنی بعد فتح مکہ کے پس شروع کی سورہ مومنون یعنی قد افلح المومنون یہانتک کہ آیا ذکر حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کا یا ذکر حضرت عیسے علیہ السلام پیش آئی نبی صلعم کو کہان سے پس رکوع کیا **فائدہ** ذکر حضرت عیسیٰ اور حضرت ہارونؑ کا اس آئت مین ہو ثم ارسلنا موسی واخاہ ہارون اور ذکر حضرت عیسےؑ کا اس آئت مین وجعلنا ابن مریم وامہ آئتہ اور صحیح بخاری[2] اور صحیح مسلم مین روائت ہے ابی ہریرہ رضؓ سے کہ کہا تھے نبی صلعم پڑہتے نماز فجر مین دن جمعہ کے الم تنزیل پہلی رکعت مین اور دوسری مین ہل اتی علی الانسان اور طبرانی کیلئے حدیث ہے ابن مسعودؓ کے ہمیشہ کرتے تھے یہ اور مسلم مین روائت ہے اسی سے کہ تحقیق کہا رسول خدا پڑہتے تھے بیچ دو رکعتون سنت فجر کے قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور مسلم مین روائت ہے ابن عباس رضؓ سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

---

[1] یہ حدیث مشکوۃ مین باب القرأۃ فی الصلوۃ کی پہلی فصل مین ہے [2] یہ حدیث مشکوۃ مین باب القرأۃ فی الصلوۃ کی پہلی فصل مین ہے

پڑھتے بیچ دونوں رکعتون سنت فجر کے قُولُوا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْنَا کہ سورہ بقر مین ہے اور وہ آیت کہ آل عمران میں ہے قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ **فائدہ** پہلی آیت ساری یوں ہے۔ قُولُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّھِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ وَنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ اور دوسری آیت آل عمران کی یوں ہے قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَنْ لَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ اور احمد[۱] ابوداؤد اور نسائی[۲] میں روایت ہے عقبہ بن عامرؓ سے کہ کہا تہا مین کہینچتا واسطے رسول خدا صلعم کے اونٹنی انکی سفر میں پس فرمایا واسطے میرے اے عقبہ نہ سکہاؤں میں تجہکو بہتر سورتیں کہ پڑہی گئیں پس سکہلایا مجہکو قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کہا عقبہ نے پس نہیں دیکہا حضرت نے مجہکو کہ خوش کیا گیا میں ساتہ ان دونوں کے بہت پس جب اتری واسطے نماز صبح کے پڑہی ساتہ ان دونوں کے نماز صبح کی واسطے لوگوں کے پس جب فارغ ہوئی پہرے طرف میری پس فرمایا اے عقبہ کیا دیکہا تو نے اور ابوداؤد[۳] مین روایت ہے معاذ بن عبداللہ جہنی سے کہ کہا تحقیق ایک شخص تہا جہینہ مین کہ خبر دی اُس نے معاذ کو یہ کہ اُس نے سُنا پیغمبر خدا صلعم سے کہ پڑہی نماز صبح میں سورہ اذا زلزلت دونوں رکعتون میں پس نہیں جانا کہ بھول گئے یا پڑہی قصداً اور موطا[۴] امام مالک میں ہے روایت ہے عروہ سے اُس نے نقل کی اپنے باپ سے کہ تحقیق ابوبکر صدیقؓ نے نماز پڑہی صبح کی پس پڑہی دونوں رکعتون میں سورہ بقرہ اور موطا[۵] امام مالک مین روایت ہے فروہ بن عمیر حنفی سے کہ نہیں سیکہی مینے سورہ یوسف مگر پڑہتے حضرت عثمان بن عفانؓ کے سے اسکو نماز صبح مین بسبب بہت پڑہنے انکے کے اسکو اور موطا[۶] امام مالک میں روایت ہے عامر بن ربیعہ سے کہ کہا نماز پڑہی مینے پیچہے عمر بن الخطابؓ کے صبح کی پس پڑہی اس میں سورہ یوسف اور سورہ حج پڑہتا ہے پیر پڑہا کہا گیا واسطے عامر کے اسوقت البتہ کہڑہی ہوتے ہونگے عمر وقت طلوع فجر کے یعنی اول وقت کہڑہی ہوتے ہونگے کہ اسقدر پڑہتے تھے کہا کہاں اور مسلم[۷] میں روایت ہے ابوبرزہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تہے پڑہتے بیچ نماز فجر کے ساتہ آیت سے سو آیت تک اور نسائی[۸] میں روایت ہے ایک مرد اصحاب نبیؐ کی سے کہ تحقیق

---

[۱] یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب القرأت فی الصلوٰۃ کی دوسری فصل میں ہے [۲] یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب القرأۃ فی الصلوٰۃ کی تیسری فصل میں ہے [۳] یہ حدیث موطا امام مالک مطبوعہ مطبع دہلی احمدی کے جو کہ ۱۳۱۰ ہجری مین چہاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۲۰ میں ہے [۴] یہ حدیث موطا امام مالک چہاپہ ایضاً کے صفحہ ایضاً میں ہے [۵] یہ حدیث موطا امام مالک چہاپہ ایضاً کے صفحہ ایضاً میں ہے [۶] یہ حدیث مسلم میں جو کہ مع شرح نووی چہاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۱۸۰ میں ہے [۷] یہ حدیث نسائی چہاپہ شاہدرہ دہلی کے صفحہ ۸۲ میں ہے ۔

حضرتؐ نے نماز پڑھائی صبح کی پس پڑھا سورۂ روم کو **نماز ظہر اور عصر مین سورتیں پڑھنے کے بیان مین**

عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الظہر باللیل اذا یغشیٰ وفی روایۃ بسبح اسم ربک الاعلیٰ وفی العصر نحو ذالک وفی الصبح اطول من ذالک رواہ مسلم

روائت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا تھا نبی صلعم پڑھتے نماز ظہر مین واللیل اذا یغشیٰ اور ایک روائت مین ہے کہ پڑھتے تھے سبح اسم ربک الاعلیٰ اور نماز عصر مین مانند اسکے اور صبح مین دراز اس سے روائت کیا اسحدیث کو مسلم نے **فائدہ** نسائی مین روائت ہے اسی سے کہ تحقیق نبی صلعم تھے پڑھتے بیچ نماز ظہر کے اور عصر کے والسماء ذات البروج اور والسماء والطارق اور مانند اسکے اور نسائی مین روائت ہے براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا تھے ہم نماز پڑھتے پیچھے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہر کی پس سنتے ہم حضرتؐ سے آیت کو پیچھے آیات کے سورہ لقمان اور ذاریات سے اور نسائی مین روائت ہے ابی سعید خدری رضؓ سے کہ تحقیق تھی قائم کی جاتی نماز ظہر کی پس جاتا جانے والا طرف بقیع کی پس پوری کرتا حاجت اپنی پھر وضو کرتا پھر آتا اور رسول خداؐ ہوتے بیچ رکعت پہلی کے دراز کرتے یعنے اہی پہلی رکعت مین ہوتے اور صحیح مسلم مین روائت ہے اسی سے کہا تھے اندازہ کرتے ہم کھڑے ہونے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہر اور عصر مین پس اندازہ کیا ہم نے انکے کھڑے ہونیکا بیچ دو رکعتون پہلی کے ظہر سے مقدار پڑھنے الم تنزیل سجدہ کے اور ایک روائت مین یون ہے کہ پڑھتے ہر رکعت بقدر تیس آیتون کے اور اندازہ کیا ہم نے کھڑے رہنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پچھلی دو رکعتون مین بمقدار آدھے اسکے کے اور اندازہ کیا ہم نے کھڑے رہنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیچ پچھلی دو رکعتون کے نماز عصر سے اوپر مقدار کھڑے ہونے انکے پچھلی دو رکعتون مین ظہر کے اور بیچ پہلی دو رکعتون کے عصر سے اوپر مقدار آدھے اسکے کے **فائدہ** اسحدیث سے معلوم ہوا کہ پچھلی دو رکعتون مین بھی سورہ کا پڑھنا امام اور اکیلے کیلئے رخصت ہے اور تائید کرتا ہے اسکی فعل حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کہ موطا امام مالک مین روائت ہے نافع سے کہ تحقیق ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے جسوقت نماز پڑھتے اکیلے پڑھتے بیچ چاروں رکعت کے ہر رکعت مین سورہ فاتحہ اور ایک سورت قرآن مجید سے اور بیچ پڑھتے کبھی کبھی دو سورتین اور کبھی تین بیچ ایک رکعت کے نماز فرض مین اور پڑھتے بیچ دو رکعتون مغرب کے اسی طرح ساتھ سورہ فاتحہ

---

۱ یہ حدیث مشکوۃ مین باب القراۃ فی الصلوۃ کی پہلی فصل مین ہے ۲ یہ حدیث سنن نسائی مطبوعہ شاہدہ دہلی کے صفحہ ۸۸ مین ہے ۳ یہ حدیث تیسیر الوصول چھاپہ کلکتہ کے صفحہ ۲۱ مین ہے ۴ یہ حدیث نسائی مطبوعہ شاہدہ دہلی کے صفحہ ۸۸ و ۸۹ مین ہے ۵ یہ حدیث مشکوۃ مین باب القراۃ فی الصلوۃ کی پہلی فصل مین ہے ۶ یہ حدیث موطا امام مالک مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۲۰ مین ہے

اور ایک ایک سورۃ کے نماز مغرب مین سورتین پڑھنے کے بیان مین عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روائت ہے جبیر بن مطعم رضؓ سے کہا سُنا مینے رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ پڑہتے تھے بیچ نماز مغرب کے سورہ طور روائت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے فائدہ بخاری اور مسلم میں روائت ہے ام فضل زوجہ عباس رضؓ کی بیٹی رضؓ سے کہ کہا سُنا مین نے رسولخدا کو کہ پڑہتے تھے بیچ نماز مغرب کے سورہ والمرسلات عرفا اور نسائی مین روائت ہے حضرت عائشہ رضؓ سے کہ تحقیق رسولخدا صلعم نے نماز پڑھی مغرب کی ساتھ سورۃ اعراف کے متفرق پڑہا اس سورۃ کو دو رکعتون مین فائدہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین اگرچہ اس حدیث مین ضعف ہے لیکن متابعت کی ہے اسکی ابوحیوہ نے اور وہ ثقہ ہے اور تحقیق روائت کی ہے مثل اسحدیث کے ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف مین ابو ایوب کے ساتھ اس لفظ کے کہ نبی صلعم نے پڑھی مغرب مین اعراف تمام دو رکعت مین اور ابن ماجہ مین روائت ہے ابن عمر رضؓ سے کہ کہا تھے نبی صلعم پڑھتے نماز مغرب مین قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد فائدہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا ابن حجر نے فتح الباری مین کہ ظاہر اسناد اسحدیث کی صحیح ہے لیکن تحقیق یہ معلول ہے کہا دارقطنی نے خطا کی بعضے روائے اسحدیث کے نے اسکی اسناد مین اور ترمذی مین یہ روائت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضؓ سے کہ کہا نہین گن سکتا مین کہ کسقدر سُنا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ پڑہتے تھے قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد بیچ دو رکعتون سنت کے کہ پیچھے مغرب کے ہیں اور دو رکعتون مین کہ پہلے نماز فجر کے ہیں اور روائت کیا اسکو ابن ماجہ نے ابوہریرہ رضؓ سے مگر اس نے نہین ذکر کیا پیچھے مغرب کے اور نسائی مین روائت ہے عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے بطریق ارسال کے کہ کہا پڑھی رسولخدا صلعم نے نماز مغرب مین حم دخان نماز عشا مین سورتین پڑہنے کے بیان مین عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ یُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یَاْتِیْ فَیَؤُمُّ قَوْمَہٗ فَصَلّٰی لَیْلَۃً مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ اَتٰی قَوْمَہٗ فَاَمَّہُمْ فَاسْتَفْتَحَ بِسُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰی وَحْدَہٗ وَانْصَرَفَ فَقَالُوْا لَہٗ اَنَافَقْتَ یَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللّٰہِ وَلَاٰتِیَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَاُخْبِرَنَّہٗ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا اَصْحَابُ

---

۱ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صفۃ الصلوۃ مین ہے ۲ یہ حدیث مشکوۃ مین باب القرأۃ فی الصلوۃ کی پہلی فصل مین ہے ۳ یہ حدیث مشکوۃ مین باب الیضا کی دوسری فصل مین ہے ۴ یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کے جلد دوسری کے صفحہ ۱۲۱ مین ہے ۵ یہ حدیث مشکوۃ مین باب القرأۃ فی الصلوۃ کی فصل دوسری مین ہے ۶ یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر جلد دوم کے صفحہ ۱۲۵ مین ہے ۷ یہ حدیث مشکوۃ باب القرأت فی الصلوۃ فصل دوم مین ہے ۸ یہ حدیث نسائی چاپہ شاہدرہ دہلی کے صفحہ ۸۰ مین ہے ۹ یہ حدیث مشکوۃ باب القرأت فی الصلوۃ کی فصل پہلی مین ہے

نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ وَاِنَّ مُعَاذًا صَلّٰی مَعَکَ الْعِشَاءَ ثُمَّ اَتٰی قَوْمَہٗ فَاَفْتَتَحَ بِسُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی مُعَاذٍ وَقَالَ یَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ اِقْرَاْ وَالشَّمْسِ وَضُحٰھَا وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روائت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا تھے معاذ بن جبل نماز پڑھتے ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھر آتے پس امام ہوتے اپنی قوم کے پس نماز پڑھی معاذ نے ایک رات ساتھ نبی صلعم کے عشا، کی پھر آئے اپنی قوم مین پس امام ہوئے انکے پھر شروع کی سورہ بقرہ پس پھر ایک شخص پس سلام پھیرا پس نماز پڑھی اکیلے اور چلا گیا پس کہا لوگوں نے اسکو کیا منافق ہو گیا تو اے فلانے (یعنے یہ فعل منافقوں کا سا کیا تو نے اے فلانے کہ جماعت سے نکلا اور کاہل وجودی کی نماز سے) کہا اس نے نہین منافق ہوا مین قسم ہے اللہ کی اور البتہ جاؤں گا مین رسول خدا صلعم کے پاس پس خبر دونگا مین انکو پس آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پس کہا اے رسول خدا کے ہم اونٹ والے ہین کہ پانی کھینچتے ہیں ساتھ ان کے یعنے درختون اور کھیتون مین دیتے ہین محنت کرتے ہیں ہم دن کو اور تحقیق معاذ نے نماز پڑھی ساتھ آپکے عشا کی پھر آئے اپنی قوم کے پاس پس شروع کی سورہ بقرہ (یعنے مجھے اس مین رنج ہوا کہ دن کا تھکا ہوا تھا) پس متوجہ ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف معاذ کی پس فرمایا اے معاذ کیا فتنے مین ڈالنے والا ہے تو (لوگون سے جماعت چھڑا کر دین مین خلل ڈالنا ہے) تو پڑھ والشمس وضحاھا اور والضحیٰ اور واللیل اذا یغشیٰ اور سبح اسم ربک الاعلیٰ روائت کیا اسحدیث کو بخاری مسلم نے **فائدہ**[1] امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ اسحدیث سے معلوم ہوا کہ نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے درست ہین اسلئے کہ معاذ فرض ادا کرتے تھے ساتھ رسول خدا کے پھر امامت کرتے دوسری بار اپنی قوم کی اور یہ ہوتے نفل معاذ کے اور ادا ہو جاتے فرض اسکی قوم کے اور یہ حدیث یہ ساتھ تصریح اس مضمون کے مسلم کے سوا اور کتابون مین موجود ہے اور فرض پڑھنے پیچھے نفل والے کے جائز ہیں امام شافعی اور دوسرے لوگون کے نزدیک اور نہین جائز پیچھے نفل پڑھنے والے کے فرض پڑھنے نزدیک ربیعہ کے اور امام مالک اور ابو حنیفہ اور کوفیون کے اور تاویل کرتے ہین معاذ کی حدیث کہ نفل پڑھتے تھے معاذ ساتھ نبی کے اور بعضے انمین سے تاویل کرتے ہین کہ معاذ فرض نماز اپنی جو آنحضرت کے پیچھے پڑھتے تھے اور پھر نفلون مین قوم کی امامت کرتے تھے یہ حال آنحضرت صلعم کو معلوم نہین تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ حکم پہلے تھا یہ منسوخ ہو گیا اور سب کی سب تاویلین انکی بے دلیل ہین پس نہ چھوڑنا چاہئے ساتھ کہنے انکے کے ظاہر حدیث کو انتہے اور بخاری[2] نے اسحدیث پر ایک جگہ یون

---

[1] یہ عبارت امام نووی کی صحیح مسلم مین جو کہ شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکی جلد اول کے صفحہ ۱۸۱ میں ہے ۔
[2] یہ باب بخاری کا بخاری چھاپا احمدی میرٹھ کے صفحہ ۹۰ میں ہے ۔

باب باندھا ہے کہ یہ باب ہے جبکہ نماز پڑھے یعنے فرض پہر امامت کرائی قوم کی اور بخاری[1] نے دوسری جگہ ہی جگہ پر یوں باب باندھا ہے کہ جب قرأت دراز پڑھے امام اور ہو واسطے آدمی کے حاجت پس چھوڑدے اقتدا امام کا اور نماز پڑھے اکیلا اور ترمذی[2] اور نسائی[3] مین روائت ہے بریدہ رضہ سے کہ کہا تھے رسولخدا صلعم پڑھتے بیچ نماز عشا کے والشمس وضحاہا اور مانند اسکے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے اور بخاری اور مسلم[4] مین روائت ہے براء رضہ سے کہ سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے نماز عشا مین والتین والزیتون اور نہین سنا مینے کسیکو زیادہ خوش آواز حضرت ص سے نماز جمعہ وعیدین مین سورتین پڑھنے کے بیانمین **عن**[5] عبید اللہ ان عمر الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ سأل ابا واقد اللیثی ما کان یقرأ بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الاضحی والفطر فقال کان یقرأ فیہما بق والقرآن المجید واقتربت الساعۃ رواہ مسلم روائت ہے عبید اللہ سے کہ تحقیق عمر بن الخطاب رضہ نے پوچھا ابو واقد لیثی سے کہ کیا پڑھتے تھے رسولخدا صلعم عید قربان اور عید فطر مین پس کہا کہ پڑھتے تھے اندونون مین سورہ ق والقرآن المجید اور اقتربت الساعۃ روائت کیا اسحدیث کو مسلم نے فائدہ مسلم مین روائت ہے نعمان بن بشیر رضہ سے کہ کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھتے دونوں عیدون مین اور جمعہ مین سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ کہا نعمان نے اور جب جمع ہوتے عید اور جمعہ ایکدن مین پڑھتے یہ دونوں سورتین دونو نمازونمیں **وعن**[6] عبید اللہ بن ابی رافع رضی اللہ تعالی عنہ قال استخلف مروان ابا ہریرۃ علی المدینۃ وخرج الی مکۃ فصلی لنا ابو ہریرۃ الجمعۃ فقرأ سورۃ الجمعۃ فی السجدۃ الاولی وفی الاخرۃ اذا جاءک المنافقون فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بہما یوم الجمعۃ رواہ مسلم روائت ہے عبید اللہ بن ابی رافع رضہ سے کہا خلیفہ کیا مروان نے ابو ہریرہ رضہ کو مدینہ پر اور نکلا مروان طرف مکہ کی پس نماز پڑہائی ہمکو ابو ہریرہ رضہ نے جمعہ کی پس سورہ جمعہ پہلی رکعت مین اور دوسری مین سورہ اذا جاءک المنافقون پس کہا سنا مینے رسول اللہ صلعم کو کہ پڑھتے تھے یہ دونو سورتین دن جمعہ کے (یعنی نماز جمعہ مین) روائت کیا اسحدیثکو مسلم نے **جواب دینے آیتوں کو بیانمیں عن**[7] ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ سورۃ بالتین والزیتون فانتہی الی الیس اللہ باحکم الحاکمین فلیقل بلی وانا علی ذلک من الشاہدین ومن قرأ لا اقسم بیوم القیامۃ فانتہی الی الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی فلیقل بلی ومن قرأ والمرسلات فبلغ فبای

---

[1] یہ باب بخاری کا نجاری چھاپا احمدی سیرٹھ کے صفحہ ۱۰۱ مین ہے [2] یہ حدیث نمبر الوصل چھاپہ مکہ کے صفحہ ۱۱۱ مین ہے [3] یہ حدیث مشکوۃ باب القرأۃ فی الصلوۃ کی پہلی فصل مین ہے [4] یہ حدیث مشکوۃ مین باب الجمعۃ فصل ایضا مین ہے [5] یہ حدیث مشکوۃ باب ایضا فصل ایضا مین ہے [6] یہ حدیث مشکوۃ باب ایضا کی دوسری فصل مین ہے اور جامع ترمذی کے ابواب تفسیر القرآن مین ہے ۔

حدیث بعدہٗ یومنون فلیقل امنا باللہ رواہ ابو داؤد والترمذی الی قولہ وانا علی ذلک من الشاہدین
روائت ہے ابوہریرہ رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص کہ پڑھے تم مین سے سورۃ والتین والزیتون پس
پہنچے الیس اللہ بأحکم الحاکمین تک یعنے کیا نہین ہے اللہ بڑا حاکم حاکمون کا پس چاہیے کہ کہے بلی وانا علی
ذلک من الشاہدین یعنے ہان اور مین اسپر شاہدون مین سے ہون اور جو شخص پڑھے لا اقسم بیوم القیامۃ پس پہنچے
اس آیت تک الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی یعنے کیا نہین یہ خدا قادر اسپر کہ زندہ کرے مردون کو پس چاہیئے کہ
کہے بلی یعنے ہان قادر ہے اور جو کوئی پڑھے والمرسلات پس پہنچے فبای حدیث بعدہٗ یومنون تک یعنے پس ساتھ
کس بات کے پیچھے اسکے ایمان لاوینگے پس چاہیئے کہ کہے امنا باللہ یعنے ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے روائت کیا
اسحدیث کو ابو داؤد نے اور روائت کی ترمذی نے اس قول تک وانا علی ذلک من الشاہدین یعنے والتین کی آیت
کے جواب تک **فائدہ** کہا ترمذی نے یہ حدیث اسی اسناد سے مروی ہے اس اعرابی سے جو ابی ہریرہ رضؓ سے روائت
کرتا ہے اور اسکا نام نہین لیا گیا اور **تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن** مین لکھا ہے کہ روائت کیا اسکو جابر
نے مرفوعًا اذا قرأت التین فقرأت الیس اللہ الایۃ فقل بلی وانا علی ذلک من الشاہدین روائت کیا اسکو ابن مردویہ
نے اور روائت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق وہ جب پڑھتے اس آیت کو کہتے سبحانک اللھم فبلی روائت کیا
اسکو ابن جریر اور ابن منذر نے **وعن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان
اذا قرأ سبح اسم ربک الاعلی قال سبحان ربی الاعلی رواہ احمد وابو عوانۃ اور روائت ہے ابن عباس رضؓ سے
یہ کہ نبی صلعم جسوقت کہ پڑھتے سبح اسم ربک الاعلی فرماتے سبحان ربی الاعلی روائت کیا اسحدیثکو احمد اور ابو داؤد نے
فائدہ معنے سورت کے سر کے یہ ہین کہ پاکی بیان کر پروردگار اپنے کی جو کہ بلند مرتبہ ہے اور **تفسیر فتح البیان** مین
لکھا ہے کہ روائت کیا اسحدیث کو احمد اور طبرانی اور مردویہ اور بیہقی نے اور کہا ابو داؤد نے مخالفت کیا گیا ہے
اسمین وکیع پس روائت کیا اسکو شعبہ نے اور ابی اسحاق سے اس نے سعید سے اس نے ابن عباس رضؓ سے موقوف
اور روائت کیا اسکو بھی عبد الرزاق اور ابن شیبہ اور عبد بن حمید نے موقوف اور روائت ہے حضرت علی بن ابی طالب رضؓ
سے کہ انہون نے پڑھا سبح اسم ربک الاعلی پس کہا سبحان ربی الاعلی اور وہ نماز مین تھے پس کہا گیا ان کے واسطے
آیا زیادہ کرتے ہو تم قرآن مین کہا نہین مگر امر کئے گئے ہم ساتھ اس چیز کے کہ کہا مین نے اس کو

---

۱ یہ مضمون جامع ترمذی کے ابواب التفسیر مین ہے ۲ یہ مضمون تفسیر فتح البیان چاپہ بہوپال کے جلد چہارم کے صفحہ ۴۹۰ مین ہے ۳ یہ حدیث مشکوٰۃ
مین باب القراءۃ فی الصلوٰۃ کی دوسری فصل میں ہے ۴ یہ مضمون تفسیر فتح البیان چاپہ بہوپال کی جلد چہارم کے صفحہ ۴۸۳ مین ہے ۔

اور روائت ہے ابی موسی اشعری رضؓ سے کہ انہون نے پڑہا جمعہ مین سبح اسم ربک الاعلے پس کہا سبحان ربی الاعلے اور روائت ہے سعید بن جبیر رضؓ سے کہا انہون نے سنا مینے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ پڑہا انہون نے سبح اسم ربک الاعلے پس کہا سبحان ربی الاعلے اور ایسا ہی قرأت ابی بن کعب رضؓ کی مین اور روائت ہے عمر بن الخطاب رضے اللہ تعالے عنہ سے کہ تحقیق وہ جب پڑہتے تھے سبح اسم ربک الاعلے پس کہتے سبحان ربی الاعلے اور روائت ہے ابن زبیر رضؓ سے کہ تحقیق انہون نے پڑہا سبح اسم ربک الاعلے پس کہا سبحان ربی الاعلے اور وہ نماز مین تھے اور ترمذی[1] مین روائت ہے جابر رضؓ سے کہ کہا نکلے رسول اللہ صلعم اپنے اصحاب پر پس پڑہی اوپر سورہ الرحمن اول سے آخر تک پس صحابہ سب چپکے رہے پھر فرمایا حضرت نے تحقیق پڑہی تھی مینے یہ سورت جنون پر اس رات کہ جمع ہوئے تھے جن (یعنے ایمان لانے کیلئے اور قرآن سننے کیلئے) پس تھے وہ اچھے جواب دینے مین تم سے تمہین جب بہی پڑہتا اوپر کہنے اس آیت کے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ یعنے پس وہ کونسی نعمت رب اپنے کی جھٹلاتے ہوا ے جن وانس تو کہتے جواب مین لَا بِشَیْءٍ مِّنْ نِّعَمِکَ رَبَّنَا نُکَذِّبُ فَلَکَ الْحَمْدُ یعنے نہین کوئی چیز نعمتون تیری سے اے رب ہمارے جھٹلاتے ہیں پس تیرہی لئے ہی سب تعریف ہو اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **جن نمازون مین قرأت پکار کر پڑہی جاتی ہے انمین سے جو رکعت امام کیساتھ نہ پڑہی جاوے اس مین قرأت پکار کر پڑہنے کے بیان مین** عَنْ نَافِعٍ[2] اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ اِذَا فَاتَہٗ شَیْءٌ مِّنَ الصَّلٰوۃِ مَعَ الْاِمَامِ فِیْمَا جَھَرَ فِیْہِ الْاِمَامُ بِالْقِرَاءَۃِ اَنَّہٗ اِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ کَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ فَرَدَّ لِنَفْسِہٖ فِیْمَا یَقْضِیْ وَجَھَرَ رَوَاہُ مَالِکٌ اور روائت ہے نافع سے کہ عبد اللہ بن عمر جب فوت ہوجاتی کچہہ نماز اُن کی ساتھ امام کے جسمین امام نے پکار کر قرأت کی تھی تو جب سلام پہیرتا اوٹھتے عبد اللہ بن عمر اور پڑہتے جو رہ گئی تھی نماز پکار کر روائت کیا اسکو حدیث کو مالک نے **نماز مین رفع یدین کرنے کے بیان مین** عَنِ ابْنِ عُمَرَ[3] رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ وَاِذَا کَبَّرَ لِلرُّکُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ رَفَعَھُمَا کَذٰلِکَ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ وَکَانَ لَا یَفْعَلُ ذٰلِکَ فِی السُّجُوْدِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ روائت ہے ابن عمر رضؓ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اُٹھاتے دونہ اپنے

[1] یہ حدیث ترمذی چاپہ نولکشور کے صفحہ ۱۴۲ مین ہے [2] یہ حدیث موطا امام مالک مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۲۷ مین ہے [3] یہ حدیث مشکوۃ مین باب صفۃ الصلوۃ کی پہلی فصل مین ہے۔

برابر مونڈھوں کے جبکہ شروع کرتے نماز اور جسوقت تکبیر کہتے واسطے رکوع کے اور جسوقت اٹھاتے سر اپنا رکوع سے اُٹھاتے دونو ہاتھ اسی طرح سے اور کہتے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد یعنے سُنا اللہ نے واسطے اسکے کہ حمد کی اُسنے اسکی اے رب ہمارے واسطے تیرے حمد ہے اور تھے حضرتؐ نہیں کرتے تھے یہ بیچ سجدون کے روائت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** نافعؒ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کَانَ اِذَا دَخَلَ فِی الصَّلٰوۃِ کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ وَاِذَا رَکَعَ رَفَعَ یَدَیْہِ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَفَعَ یَدَیْہِ وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ وَرَفَعَ یَدَیْہِ وَرَفَعَ ذٰلِکَ ابْنُ عُمَرَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روائت ہے نافع سے کہ تحقیق ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہ تھے جسوقت کہ داخل ہوتے نماز میں تکبیر کہتے اور اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے اور جب اٹھتے دو رکعتون سے اُٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے اور مرفوع کیا اسحدیث کو ابن عمرؓ نے حضرت نبی صلعم تک یعنے روائت کیا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسیطرح نماز پڑھی روائت کیا اسحدیث کو بخاری نے **وَعَنْ** مالکؓ بْنِ الْحُوَیْرِثِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَبَّرَ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِہِمَا اُذُنَیْہِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِکَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِہِمَا فُرُوْعَ اُذُنَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روائت ہے مالک بن حویرثؓ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت تکبیر کہتے اُٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے یہانتک کہ برابر کرتے اپنے کانون کے اور جسوقت اُٹھاتے سر اپنا رکوع سے پس کہتے سمع اللہ لمن حمدہ کرتے مانند اسکی اور بیچ ایک روائت کی یون آیا ہے یہانتک کہ برابر کرتے دونوں ہاتھون کو اوپر کیطرف کانون اپنے کے روائت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَفَعَ یَدَیْہِ حِیْنَ دَخَلَ فِی الصَّلٰوۃِ کَبَّرَ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِہٖ ثُمَّ وَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ یَّرْکَعَ اَخْرَجَ یَدَیْہِ مِنَ الثَّوْبِ ثُمَّ رَفَعَہُمَا وَکَبَّرَ فَرَکَعَ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَفَعَ یَدَیْہِ فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَیْنَ کَفَّیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روائت ہے وائل بن حجر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ تحقیق اُس نے دیکھا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے اسوقت جب داخل ہوئے نماز میں تکبیر کہی پھر ڈھانک لئے ہاتھ اپنے کپڑے میں پھر رکھا داہنا ہاتھ اپنا بائیں ہاتھ پر جب ارادہ کیا یہ کہ رکوع کریں نکالے دونو ہاتھ اپنے کپڑے سے پھر اُٹھایا اُن کو اور تکبیر کہی پھر رکوع کیا پھر جب

۱؎ یہ حدیث مشکوۃ میں باب صفۃ الصلوۃ فصل اول میں ہے ۲؎ یہ حدیث مشکوۃ باب ایضاً فصل ایضاً میں ہے ۳؎ یہ حدیث مشکوۃ میں ہے ایضاً فصل ایضاً

کہا سمع اللہ لمن حمدہ اٹھائے اپنے دونوں ہاتھ پھر جب سجدہ کیا سجدہ میں دونوں ہاتھوں اپنے کے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **وَعَنْ** ابی قلابۃ انہ رای مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا صلی کبر ورفع یدیہ واذا اراد ان یرکع رفع یدیہ واذا رفع راسہ رفع یدیہ وحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنع ھکذا متفق علیہ اور روایت ہے ابو قلابہ سے تحقیق اس نے دیکھا مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو جب نماز پڑھتا تکبیر کہتا اور اٹھاتا ہاتھوں اپنے کو اور جب ارادہ کرتے رکوع کا اٹھاتے اپنے دونوں ہاتھ اور جب اٹھاتا سر اپنا (یعنی رکوع سے) اٹھانا اپنے دونوں ہاتھوں کو اور حدیث بیان کی کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام للصلوٰۃ رفع یدیہ حتی تکونا حذو منکبیہ ثم کبر فاذا اراد ان یرکع فعل مثل ذلک واذا رفع من الرکوع فعل مثل ذلک ولا یفعلہ حین یرفع راسہ من السجود متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کھڑے ہوتے واسطے نماز کے اٹھاتے دونوں ہاتھ یہانتک کہ ہوتے دونوں ہاتھ برابر دونوں مونڈھوں کے پھر تکبیر کہتے پھر جب ارادہ کرتے رکوع کا کرتے اسی طرح اور جب سر اٹھاتے رکوع سے کرتے اسیطرح اور نہ کرتے اسکو وقت اٹھانے سر کے سجدہ سے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** دراسات اللبیب فی الاسوۃ الحسنۃ بالحبیب ۳ میں لکھا ہے کہ اس حدیث میں زیادہ کیا بیہقی نے ان دو لفظوں کو فما زالت تلک صلوتہ حتی لقی اللہ تعالیٰ یعنے ہمیشہ تھی یہ نماز حضرتؐ کی (یعنے ہمیشہ نماز میں رفع یدین کرتے رہے) یہانتک کہ ملاقات کی اللہ تعالےٰ سے (یعنے فوت ہونے تک رفع یدین کرتے رہے) **وَعَنْ** علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا قام الی الصلوٰۃ المکتوبۃ کبر ورفع یدیہ حذو منکبیہ ویصنع مثل ذلک اذا قضی قراءتہ واراد ان یرکع ویصنعہ اذا رفع راسہ من الرکوع ولا یرفع یدیہ فی شیء من صلوتہ وھو قاعد واذا قام من السجدتین رفع یدیہ کذلک وکبر رواہ احمد وابو داود والترمذی وصححہ اور روایت ہے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے انہوں نے نقل کی

---

۱ یہ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ میں ہے ۲ یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی پھر بڑھ کے صفحہ میں ہے اور صحیح مسلم میں چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۱۶۷ میں ہے ۳ یہ مضمون دراسات اللبیب چھاپہ لاہور کے صفحہ میں ہے ۴ یہ حدیث منتقی الاخبار چھاپہ فاروقی دہلی کے صفحہ میں ہے ۔

رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ تحقیق حضرت تھے جب کھڑے ہوتے طرف نماز فرض کے تکبیر کہتے اور اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے کو برابر دونوں کندھوں اپنے کے اور کرتے اسی طرح جبوقت کہ ادا کرتے قرأت اپنی کو اور ارادہ کرتے رکوع کا اور کرتے اسکو جب اٹھاتے سر اپنا رکوع سے اور نہ اٹھاتے ہاتھوں اپنے کو کسی چیز مین نماز اپنی مین بیچ حالت بیٹھنے کے اور جبوقت کھڑی ہوتے دونوں سجدوں سے اٹھاتے دونو ہاتھ ویسے ہی اور تکبیر کہتے روائت کیا اسحدیث کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے اور صحیح کہا اس کو

فائدہ مراد سجدتین سے دو رکعتین مین **وَعَنْ** اَبِیْ[1] حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ فِیْ عَشَرَۃٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا فَاعْرِضْ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِہِمَا مَنْکِبَیْہِ ثُمَّ یُکَبِّرُ ثُمَّ یَقْرَأُ ثُمَّ یُکَبِّرُ وَیَرْفَعُ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِہِمَا مَنْکِبَیْہِ ثُمَّ یَرْکَعُ وَیَضَعُ رَاحَتَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ ثُمَّ یَعْتَدِلُ فَلَا یُصَوِّبُ رَاْسَہٗ وَلَا یُقْنِعُ ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ فَیَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ثُمَّ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِہِمَا مَنْکِبَیْہِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ یَھْوِیْ اِلَی الْاَرْضِ سَاجِدًا فَیُجَافِیْ یَدَیْہِ عَنْ جَنْبَیْہِ وَیَفْتَحُ اَصَابِعَ رِجْلَیْہِ ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ وَیُثْنِیْ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی فَیَقْعُدُ عَلَیْھَا ثُمَّ یَعْتَدِلُ حَتّٰی یَرْجِعَ کُلُّ عُظْمٍ فِیْ مَوْضِعِہٖ مُعْتَدِلًا ثُمَّ یَسْجُدُ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَیَرْفَعُ وَیُثْنِیْ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی فَیَقْعُدُ عَلَیْھَا ثُمَّ یَعْتَدِلُ حَتّٰی یَرْجِعَ کُلُّ عُظْمٍ اِلٰی مَوْضِعِہٖ ثُمَّ یَنْھَضُ ثُمَّ یَصْنَعُ فِی الثَّالِثَۃِ مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِہِمَا مَنْکِبَیْہِ کَمَا کَبَّرَ عِنْدَ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ ثُمَّ یَصْنَعُ ذٰلِکَ فِیْ بَقِیَّۃِ صَلٰوتِہٖ حَتّٰی اِذَا کَانَتِ السَّجْدَۃُ الَّتِیْ فِیْھَا التَّسْلِیْمُ اَخَّرَ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَقَعَدَ مُتَوَرِّکًا عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْسَرِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالُوْا صَدَقْتَ ھٰکَذَا کَانَ یُصَلِّیْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَہْ مَعْنَاہُ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روائت ہے ابی حمید ساعدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ کہا بیچ دس شخصوں کے اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سے کہ میں خوب جانتا ہون تم سے نماز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہو کہا صحابہ نے پس بیان کر کہا ابی حمید نے کہ تھے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جبوقت کہ کھڑے ہوتے طرف نماز کی اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے یہان تک کہ برابر کرتے ان کو مونڈھون اپنے کے پھر تکبیر کہتے پھر قرآن پڑھتے پھر تکبیر کہتے اور اٹھاتے دونو ہاتھ

[1] یہ حدیث مشکوۃ مین باب صفۃ الصلوۃ کی دوسری فصل مین ہے۔

اپنے یہانتک کہ برابر کرتے اندونوں کو مونڈھوں اپنے کے پھر رکوع کرتے اور کہتے ودنوں ہتھیلیاں اپنی اپنے گھٹنوں پر پھر سیدھی کرتے پیٹھ پس نہ جھکاتے سر اپنا اور نہ بلند کرتے (پیٹھ) اور ہموار رکھنے اور پھر اٹھاتے سر اپنا پس کہتے سمع اللہ لمن حمدہ پھر اٹھاتے دونو ہاتھ اپنے یہان تک کہ برابر کرتے انکو دونوں مونڈھون اپنے کے درحالیکہ سیدھے کھڑے ہوتے پھر کہتے اللہ اکبر پھر جھکتے طرف زمین کے سجدہ کے لئے پس دور رکھتے دونون ہاتھ اپنے دونو پہلوؤں اپنے سے اور موڑتے انگلیان پاؤں اپنے کی۔ (یعنے اسطرح کہ انگلیان حضرتؐ کی قبلہ کیطرف ہوتین) پھر اٹھاتے سر اپنا سجدہ سے اور موڑتے بایان پاؤن اپنا (یعنے بچھاتے) پس بیٹھتے اسپر پھر آرام کرتے یہانتک کہ آجاتی ہر ہڈی طرف ٹھکانے اپنے کی پھر سجدہ کرتے پھر کہتے اللہ اکبر اور اٹھتے اور موڑتے بایان پاؤں اپنا پھر بیٹھتے اسپر (یعنے جلسہ استراحت کیلئے) پھر آرام کرتے یہانتک کہ آجاتی ہر ہڈی ٹھکانے اپنے پر پھر کھڑی ہوتے پھر کرتے دوسری رکعت مین مانند اسکے پھر جو وقت کہ کھڑے ہوتے دو رکعت پڑھکر (یعنے بعد تشہد کے) اللہ اکبر کہتے اور اٹھاتے دونون ہاتھ اپنے مونڈھون تک جیسے کہ تکبیر کہی تھی نزدیک شروع کرنے نماز کے پھر کرتے اسی طرح بیچ باقی نماز اپنی کے یہان تک کہ جب ہوتا وہ سجدہ کہ پیچھے اسکے ہے سلام نکالتے بایان پاؤں اپنا اور بیٹھتے کولے پر اوپر بائین جانب اپنی کے پھر سلام پھیرتے کہا ان دس صحابیون نے کہ سچ کہا تو نے اسیطرح تھے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد اور دارمی نے اور روایت کی ترمذی اور ابن ماجہ نے معنے اسکے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **وَعَنْ**[1] عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُهٗ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ هٰكَذَا وَاَشَارَ قُتَيْبَةُ اِلٰى نَحْوِ الْاُذُنَيْنِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے علقمہ بن وائل سے کہ کہا خبر دی مجھکو میرے باپنے یہ کہ نماز پڑھی مین نے پیچھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس دیکھا حضرتؐ کو ہاتھ اٹھاتے جب شروع کرتے نماز کو اور جب رکوع کرتے اور جب کہتے سمع اللہ لمن حمدہ ہاتھ اٹھاتے اسی طرح اور اشارہ کیا قتیبہ نے (یعنے جو کہ راوی اسحدیث کا ہے) کہ لیجاتے ہاتھون کو قریب دونون کانون کے روایت کیا اسحدیث کو نسائی نے **وَعَنْ**[2] مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ سَمِعْتُهٗ يُحَدِّثُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ

[1] یہ حدیث نسائی چھاپہ شاہدرہ دہلی کے صفحہ ۹۲ میں ہے [2] یہ حدیث نسائی چھاپہ الیفاً کے صفحہ ۱۰۱ میں ہے ۱۲

التصل تکبر و رفع یدیہ حتی یحاذی بہما منکبیہ کما صنع حین افتتح الصلوٰۃ رواہ البخاری۔

اور روائت ہے محمد بن عمرو بن عطاء سے اس نے روائت کی ابی حمید ساعدی سے کہ کہا محمد نے سنا میں نے ابی حمید کو بیان کرتے کہ کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کھڑے ہوتے دو رکعت پڑھکر اللہ اکبر کہتے اور اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے یہانتک کہ لیجاتے انکو برابر دونوں مونڈھوں اپنے کے جیسا کیا تھا وقت شروع کرنے نماز کے روائت کیا اسحدیث کو نسائی نے **وعن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام فی الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی تکونا حذو منکبیہ وکان یفعل ذلک حین یکبر للرکوع ویفعل ذلک اذا رفع رأسہ من الرکوع ویقول سمع اللہ لمن حمدہ ولا یفعل ذلک فی السجود رواہ البخاری اور روائت ہے سالم سے اس نے روائت کی عبد اللہ بن عمر رض سے کہ کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ جب کھڑے ہوتے بیچ نماز کے اٹھاتے دونو ہاتھ اپنے یہانتک کہ ہوتے برابر کندھوں کے اور تھے کرتے یہ جب اللہ اکبر کہتے واسطے رکوع میں جانے کے اور کرتے یہ جب اٹھاتے سر اپنا رکوع سے اور کہتے سمع اللہ لمن حمدہ اور نہ کرتے یہ بیچ سجدے کے روائت کیا اسحدیث کو بخاری نے **وعن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیہ اذا دخل فی الصلوٰۃ واذا رکع رواہ ابن ماجہ اور روائت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اٹھاتے ہاتھ اپنے جب داخل ہوتے نماز میں اور جب رکوع کرتے روائت کیا اسحدیث کو ابن ماجہ نے **وعن** نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کان اذا رأی رجلا لا یرفع یدیہ اذا رکع واذا رفع رأسہ یاخصہا رواہ البخاری فی جزء رفع الیدین۔ اور روائت ہے نافع سے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب دیکھتے کسی کو کہ رفع یدین نہیں کرتا نہ رکوع جاتے کے وقت اور نہ رکوع سے سر اٹھانے کے وقت کنکریاں پھینک مارتے اسکو روائت کیا اسحدیث کو بخاری نے اپنے رسالہ رفع الیدین میں **فائدہ** کہا بخاری نے اپنے رسالہ رفع الیدین میں اور ایسی روائت ہے سترہ صحابیوں سے نبی سے کہ وہ اپنے ہاتھ اٹھاتے تھے رکوع کیوقت اور رکوع سے سر اٹھانیکے وقت اور وہ یہ ہیں ابو قتادۃ الانصاری اور ابو سعید الساعدی البدری اور محمد بن مسلمۃ البدری اور

۱؎ یہ حدیث بخاری چاپہ احمدی سیرٹھ کے صفحہ ۱۰۲ میں ہے ۲؎ یہ حدیث ابن ماجہ چاپہ اول دہلی کے صفحہ ۱۳۳ میں ہے
۳؎ یہ رسالہ رفع الیدین امام بخاری کے صفحہ میں ہے ۰

سہیل بن سعد الساعدی اور عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب الہاشمی اور انس بن مالک خادم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوہریرۃ الدوسی اور عبداللہ بن عمرو بن العاص اور عبداللہ بن الزبیر بن العوام القرشی اور وائل بن حجر الحضرمی اور مالک بن الحویرث اور ابوموسی الاشعری اور ابوسعید الساعدی راضی ہو اللہ تعالے اُن سب سے اور کہا بخاری نے اپنے رسالہ رفع الیدین مین اور اسی طرح روائت رفع یدین کی کئی عالمون سے مکہ اور حجاز اور عراق اور شام اور بصرہ اور یمن اور چند خراسان والون کی ہے کہ انہین سے ہیں سعید بن جبیر اور عطا بن ابی رباح اور مجاہد اور قاسم بن محمد اور سالم بن عبداللہ ابن عمر الخطاب اور عمر بن عبدالعزیز اور نعمان بن ابی عیاش اور حسن اور ابن سیرین اور طاؤس اور مکحول اور عبداللہ بن دینار اور نافع مولی عبداللہ بن عمر اور حسن بن مسلم اور قیس بن سعد اور بہت سے لوگ ہین انتہے اور کہا مولوی محمد اسمٰعیل شہید نے تنویر العینین مین کہ تحقیق آئی ہین رفع یدین کے باب مین اتنی روائتیں کہ گنجائش نہین رکھتا انکے ذکر کی یہ مقام اور کہا مجدالدین فیروزآبادی مصنف قاموس نے سفر السعادت مین کہ تین جگہون مین اٹھانا ہاتھون کا ثابت ہُوا اور کثرت راویون کے سبب یہ بات تواتر کو پونچی چار سو خبر اور اثر اس باب مین صحیح ہوئی اور عشرہ مبشرہ نے روائت کی ہے کہ ہمیشہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یون ہی نماز پڑھتے یہانتک کہ اس جہان سے رحلت فرمائی اور سوائے اسکے کچھ ثابت نہ ہُوا اور ترمذی مین لکھا ہے کہ رفع یدین کے راوی اور قائل اسکے صحابہ سے حضرت عمر اور حضرت علی اور وائل بن حجر اور مالک بن الحویرث اور انس اور ابی ہریرہ اور ابی حمید اور ابی اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ابی قتادہ اور ابوموسی الاشعری اور جابر اور عمیر اللیثی اور ابن عمر اور ابن عباس اور عبداللہ بن زبیر اور سوا انکے اور بہی ہین اور تابعین سے حسن بصری اور عطا، اور طاؤس اور مجاہد اور نافع اور سالم بن عبداللہ اور سعید بن جبیر اور سوائے انکے اور بہی اسی کے قائل ہیں عبداللہ بن مبارک اور امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق اور کہا عبداللہ بن مبارک نے بیشک صحت کو پہنچ چکی حدیث رفع یدین کی اور ذکر کی حدیث زہری کی جو روائت ہے سالم سے اُس نے روائت کی اپنے باپ سے اور تنویر العینین مین لکھا ہے کہ امام محی السنۃ نے تابعین مین سے ابن سیرین اور قتادہ اور قاسم بن محمد اور مکحول اور فقیہون مین سے امام اوزاعی اور امام مالک کو شمار کیا ہے اور جامع الاصول مین علقمہ اور براء اور وہب بن کیسان اور ابوقلابہ اور سلیمان بن یسار کو بہی منجملہ رفع یدین کی حدیثون کے راویون مین صحابہ سے شمار کیا ہے اور تنویر العینین مین لکھا ہے کہ کہا حاکم نے

لہ یہ عبارت ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۳۵ مین ہے +

نہین کوئی سنت اور سنتون سے کہ جسکو روائت کیا ہو عشرہ مبشرہ نے سوائے رفعیدین کی سنت کے کہ اونہین مین سے وہ دس صحابہ ہین کہ روائت کیا ابو حمید ساعدی نے انکی مجلس مین اسلئے کہ روائت کیا انہون نے سنکر ساعدی سے کہا کہ ہان انہین سے حسن بن علی اور زید اور عقبہ اور ابو مسعود اور عبد اللہ بن عمر اور سلیمان اور ابو موسی اور ابو سعید اور حضرت عائشہ اور بریدہ اور عمار اور ام الدرداء ہیں اور مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے کہ کہا نصر مروزی نے کہ رفع یدین کرنے پر اجماع کیا ہے علماء زمانہ نے سگر اہل کوفہ نے اور کہا ابن جوزی نے بیچ کتاب نزہت الناظر للمقیم والمسافر کے نقل کر کے مزنی سے کہ تحقیق کہا اس نے سنا مینے امام شافعی سے کہ تھے کہتے نہین ہو حلال واسطے کسی شخص کے کہ سنے حدیث رسول خدا کی رفع یدین کے باب مین بیچ شروع کرنے نماز کے اور وقت جانے رکوع کے اور وقت سر اٹھانے کے اس سے یہ کہ چھوڑ دی اقتدا کرنا حضرت کے فعل کا اور یہ بات ظاہر ہے کہ اقتدا کرنا آنحضرت کے فعل کا واجب ہے اور لایا ہے بخاری حسن اور حمید بن ہلال سے کہ تحقیق صحابہ رفعیدین کرتے تھے اور کہا امام بخاری نے نہین استثنا کیا حسن نے کسیکو (یعنی حسن نے یہ نہین کہا کہ کسی صحابی نے رفع یدین نہین بھی کیا) اور کہا امام شافعی نے روائت کیا ہے رفعیدین کی حدیثین کو ایک جماعت نے صحابہ سے اور شاذ کہ روائت نہین کیگئی ہے کوئی حدیث بیچ گنتی کے زیادہ رفع یدین کی حدیثون سے اور کہا ابن المنذر نے کہ نہین اختلاف کیا اہل علم نے یعنی صحابہ نے آنحضرت کی رفعیدین کی کسیکے باب مین اور کہا امام بخاری نے بیچ جزو رفعیدین کے کہ روائت کیا رفعیدین کی حدیثون کو انیس صحابہ نے اور بیان کیا بیہقی نے کہ سنا مینے حاکم سے کہ کہتا تھا اتفاق کیا ہے اور پر روائت اس سنت معتبرہ کے عشرہ مبشرہ نے اور جو بعد انکے ہین بڑے بڑے صحابہ نے اور کہا بیہقی نے یہ بات اسیطرح سے ہے جسطرح کہ حاکم نے اور ابن عساکر تاریخ اپنی مین طریق ابی سلمہ اعرج سے لایا ہے کہ کہا ابی سلمہ نے پایا مینے تمام لوگون کو کہ رفعیدین کرتے تھے وقت جانے رکوع اور وقت سر اٹھانے کے اس سے اور روائت کیا امام احمد نے ساتھ سند اپنی کے نافع سے اس نے روائت کی ابن عمر سے کہ ابن عمر جب دیکھتے تھے کسی نمازی کو کہ رفع نہیں کرتا تھا کنکر مارتے تھے اسکو انہی اور حنفیہ جو نماز مین وقت جانے رکوع کے اور وقت سر اٹھانیکے اس سے اور وقت ہاتھ باندھنے کے تیسری رکعت کیلئے رفعیدین کرنا سنت نہین جانتے ہیں دلائل انکی اس باب مین یہ ہیں پہلی حدیث دلیل حنفیہ کی ترمذی[1] اور ابو داؤد اور نسائی مین روائت ہو علقمہ سے کہ کہا واسطے ہمارے ابن مسعود نے کہا نہ پڑہا ؤن مین نماز رسول اللہ کی پس نماز پڑہائی اور نہ اٹھائی دونون ہاتھ اپنے مگر ایک بار ساتھ تکبیر شروع کرنے نماز کے سو جواب

[1] یہ حدیث مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی جلد اول کے صفحہ ۱۰۰ مین ہو [2] یہ حدیث مشکوۃ مین باب صفۃ الصلوۃ کی تیسری فصل مین ہے

اسکا یہ ہے کہ ترمذی مین لکھا ہے کہ کہا عبداللہ بن مبارک نے نہین ثابت ہوئی حدیث ابن مسعود کی کہ تحقیق نبی صلعم نے رفعیدین نہین کیا مگر پہلی بار اور امام شوکانی[1] نے الفوائد المجموعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ مین لکھا ہے اور بیشک ضعیف کہا ہے احمد کو ابن مبارک اور امام احمد اور بخاری نے اور کہا امام نووی نے خلاصہ مین کہ اتفاق کیا ہے محدثین نے اوپر ضعیف کہنے اسحدیث کے اور مسک الختام شرح بلوغ المرام[2] مین لکھا ہے کہ کہا ابن حبان نے یہ خوب حدیث ہے کہ روائت کیا اسکو اہل کوفہ نے نہ رفع یدین کرنا نہین بیچ نماز کے وقت جانے رکوع کو اور وقت سر اٹھانے کے اس سے اور حال یہ ہے کہ یہ بہت ضعیف حدیث ہے جگہ غور سے دیکھا جاوے طرف اسکو. اسلئے کہ اسحدیث مین علتین ہیں کہ باطل کرتی ہین اسکو اور بہت سے آئمہ نے طعن کیا ہے اسمین بیچ عاصم بن کلیب کے یعنے اسحدیث کو راویون مین عاصم بن کلیب جو ضعیف راوی ہے اسلئے آئمہ نے اسحدیث مین طعن کیا ہے انتہی اور شیخ ابو الحسن سندھی نے بیچ شرح مسند امام ابو حنیفہ کے نیچے حدیث ابن مسعود کے لکھا ہے کہ کہا بیہقی نے کہ ابن مسعودؓ نے فراموش کیا قرآن سے اسچیز کو کہ نہین اختلاف کیا ہے بیچ اسکے مسلمانون نے اور وہ دو سورتین ہیں قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور بہلا دیا اس نے اسچیز کو کہ اتفاق کیا ہے اسپر تمام علماؤن نے منسوخ ہونے تطبیق کے سر رکوع مین اور نہ پکڑنا ہاتھون سے گھٹنون کو اور بھلا دیا اس نے حال دو آدمیون کے کہڑے ہونیکا پیچھے امام کے اور بہلا دیا اس نے اسچیز کو کہ نہین اختلاف کیا اسمین علماؤن نے کہ نماز پڑھی آنحضرتؐ نے صبح کی دن نحر کے بیچ وقت اپنے کے اور بہلا دیا اس نے اسچیز کو کہ مختلف نہین ہوئی اسمین اہل علم رکھنے کہنی اور کلائی کے سے اوپر زمین کے بیچ حالت سجدے کے اور جبکہ بھول انکی ان باتون مین ہوئی تو جائز ہے کہ بھول انکی رفعیدین مین بہی ہوئی ہو دوسری حدیث دلیل حنفیہ کی ابو داؤد[3] مین روائت ہے براء ابن عازبؓ سے کہ کہا تحقیق رسول اللہؐ تھے جسوقت کہ شروع کرتے نماز کو اٹھاتے دونون ہاتھ اپنے کانون تک پھر نہ دہراتے اور بیچ ایک روائت کے اٹھاؤ دونون ہاتھ اپنے اسوقت کہ شروع کیا نماز کو پھر نہ اٹھایا انکو یہانتک کہ پھرے یعنے نماز سے **جواب** اسکا یہ ہے کہ ابو داؤد جو مخرج اسحدیث کا ہے کہا اسنے کہ یہ حدیث نہین ہے صحیح اور **تنویر العینین** مین مولوی اسمٰعیل[4] نے لکھا ہے کہ مردود کہا اسحدیث کو ابن مدینی اور امام احمد و دارقطنی نے اور ضعیف کہا اسکو بخاری نے بیچ دوسری کتاب کے کہ سوائے صحیح بخاری کے ہے بنا بر اسکے کہ نقل کیا اسکو فاضل الہ آبادی نے اور کہا ابو داؤد نے روائت کیا اسحدیث کو ہشیم اور خالد اور ابن ادریس نے یزید سے

---

[1] یہ عبارت امام شوکانی کی فوائد المجموعہ فی الاحادیث الموضوعۃ مطبوعہ مطبع دہلی کے صفحہ ۲ مین ہے [2] یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی جلد اول کے صفحہ مین ہے [3] یہ حدیث ابو داؤد چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۱۰۳ اور صفحہ ۱۰۱ مین ہے
[4] یہ حدیث ابو داؤد چھاپہ ایضاً کے صفحہ ۱۰۱ مین ہے ۔

نہیں ذکر کیا انہون نے یہ کلمہ پھر نہ دہراتے اور حکایت کی گئی ہے سفیان بن عیینہ سے کہ یزید نے بیان کیا ان تینون سے اسحدیث کو پہلی کونی کو جانے کے سونہ ذکر کیا اس دفعہ اس کلمے کا کہ پھر نہ دوہراتے پھر کہا یا کونے سے زیادہ کیا اسمین یہ کلمہ محمول ہوتی ہے یہ زیادتی اسکی غلطی اور بھولنے پر کیونکہ مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے کہ کہا حمیدی وغیرہ نے کہ برا ہو گیا اور غلط طط ہو گیا حفظ یزید بن ابی زیاد کا اخیر عمر مین اور سوا اسکے برا بن عاذب جو کہ راوی اسحدیث کا ہے رفعیدین کی حدیث کے راویون مین سے ہے جیسا کہ پہلے گذرا اور کہا ابن حجر نے تلخیص مین کہ کہا عثمان الدارمی نے نقل کر کے احمد بن حنبل سے کہ فقط ثم لم یعد صحیح نہیں ہے اور ایسا ہی ضعیف کہا اسکو بخاری اور احمد اور یحییٰ اور دارمی اور حمیدی رضی اللہ عنہم نے اور کہا یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے کہ مینے سنا احمد بن حنبل سے کہتے تھے کہ یہ حدیث واہی ہے اور کہا بیہقی نے روایت کیا اسکو محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلی نے اور اختلاف کیا گیا ہے اسکی اسناد مین اور کہا نہار نے نہین صحیح قول اسکا اسحدیث مین ثم لا یعود اور روایت کیا دارقطنی نے اسحدیث کو طریق علی بن عاصم سے اُس نے محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلی سے اُس نے یزید بن ابی زیاد سے کہا علی بن عاصم نے کہ آیا مین کوفہ مین پس ملاقات کی مین نے یزید بن ابی زیاد کی پس بیان کی اُس نے یہ حدیث اور نہ بیان کیا اسمین یہ لفظ یعنے ثم لا یعود پس کہا مین نے اسکو کہ ابن ابی لیلی حدیث بیان کرتا ہے تجھ سے اور اسمین یہ لفظ ہے کہا اُس نے مجھکو یاد نہین ہو اور کہا ابن حزم نے کہ یہ حدیث یزید کی اگر صحیح بھی ہو تو بھی معارض نہین ہو کیونکہ حضرت کا یہ فعل واسطے بیان جواز کے ہو پس معارض نہ ہو گی حدیث ابن عمر وغیرہ کو انتہی مختصراً تیسری حدیث دلیل حنفیہ کی مسلم میں روایت ہو جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نکلا اوپر ہمارے رسول خدا پس فرمایا کیا ہے واسطے میرے کہ دیکھتا ہون مین تمکو اٹھانیوالے ہو تم ہاتھون انپر کو گویا کہ تمہارے ہاتھ سرکش گھوڑون کی دُمین ہین ٹھہرو بیچ نماز کی جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث سلام کے باب مین ہو صحابہ جسوقت کہ سلام پھیرنے لگتے اسوقت ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے زبان سے کہتے السلام علیکم السلام علیکم جیسا کہ مسلم مین اسحدیث کیساتھ والے صحیح دو حدیثین اُنمین جابر بن سمرہ کی روایت سے ہین پہلی حدیث کہا جابر بن سمرہ نے نماز پڑھی مینے ساتھ رسول خدا کے پس تھے ہم جسوقت سلام پھیرتے ہم ساتھ ہاتھون انپر کی السلام علیکم السلام علیکم پس دیکھا طرف ہماری رسول اللہ نے تو فرمایا کیا حال ہے تمہارا کہ اشارہ کرتے ہو تم ساتھ ہاتھون اپنے کے گویا کہ ہاتھ تمہارے سرکش گھوڑون کی دُمین ہین جسوقت کہ سلام پھیرے ایک تمہارا پس منہ کرے طرف ساتھ والے اپنے کے اور نہ اشارہ کرے ساتھ ہاتھون انپر کے دوسری حدیث

لہ یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی جلد اول کے ص ۲۰۰ مین ہے ٹہ یہ حدیث صحیح مسلم مین جملہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکے ص ۱۸۱ مین ہے ٹہ یہ حدیث صحیح مسلم چھاپہ ایضاً کے صفحہ ایضاً مین ہے ؛

فرمایا رسول اللہ نے کیسر اشارہ کرتے ہو اپنے ہاتھون سے گویا کہ تمہارے ہاتھ سرکش گھوڑون کی دمیں ہیں سوائے اسکے نہین کفائت کرتا ہے ایک تمہارے کو کہ رکھے اپنے ہاتھ کو ران پر پھر اپنے مسلمان بھائی پر سلام کرے جو اسکے دائین اور بائین ہو پس اسلئے کہا بخاری نے جو شخص کہ حجت پکڑے ساتھ حدیث جابر بن سمرہ کے اوپر منکر رفعیدین کے پس نہین واسطے اسکے کچھ حصہ علم سے یہ بات مشہور ہے نہین ہے خلاف بیچ اسکے سوائے اسکے نہین کہ تہی یہ بات حالت تشہد مین اور اگر ویسی ہی ہے جیسا کہ مستدل نے کہا تو اول تکبیر کا رفعیدین اور عید کی تکبیرون کی رفع یدین منہم ہو جائیں گی کیونکہ خاص نہین کیا کسی نے رفعیدین کو کسی رفع یدین سے انتہے اور مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے کہ بیچ سبل کے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اس باب مین کہ تحقیق تہا یہ امر بیچ اشارہ کرنے اُن کے کے ساتھ ہاتھون اپنے کے وقت سلام کے اور وقت باہر آنیکے نماز سے انتہی چوتھی حدیث دلیل حنفیہ کی موطا امام محمد مین روائت ہے عاصم بن کلیب جرمی سے اُس نے نقل کی اپنے باپ سے کہ تحقیق حضرت علی بن ابی طالب نے ہاتھ نہین اُٹہاتے تھے مگر بیچ تکبیر اولی کے جواب اسکا دو طرح پر ہے اول یہ کہ تنویر العینین مین لکھا ہے کہ یہ روائت مروی ہے عاصم بن کلیب سے اور وہ راوی ضعیف ہے اگرچہ روائت کیا اس کو علماء نے تحقیق ضعیف کہا اسکو ابن حبان نے اسطور پر کہ کہا ابن حبان نے بیچ روائت عاصم بن کلیب کے شک ہے اور نیز یہ روائت مخالف ہے اسبات کے کہ کہا امام محی السنۃ اور ترمذی اور ابو داؤد اور امام احمد وغیرہ نے کہ حضرت علی قائل ہین رفعیدین کے جیسا کہ ابو داؤد مین روائت ہے حضرت علی بن ابی طالب سے اُنہون نے نقل کی بنی صلعم سے کہ تحقیق تھے حضرت جب کھڑے ہوتے طرف نماز فرض کے تکبیر کہتے اور اُٹہاتے ہاتھ اپنے برابر کندہون کے اور اُٹہاتے ہاتھ اپنے جب تمام کرتے قرأت اور ارادہ کرتے رکوع کا اور اٹہاتے ہاتھ اپنے جب اٹہاتے سر اپنا رکوع سے اور نہ اٹہاتے ہاتھ اپنے اور کہیں اپنے نماز مین جب تک کہ بیٹھے رہتے پھر جب اٹھتے دو رکعت پڑہکر اٹہاتے ہاتھ اپنے ویسے ہی اور نیز ذکر کیا حاکم نے رفعیدین کرنا فعل عشرہ مبشرہ کا جیسا کہ پہلے گذر چکا اور یہ بات ظاہر ہے کہ حضرت علی عشرہ مبشرہ مین سے ہیں اور روائت موطا محمد کی مروی ہے عاصم بن کلیب سے اور یہ مخالف ہے عاصم بن کلیب کے اس روائت کے جو کہ نسائی مین روائت ہے عاصم بن کلیب سے کہ کہا عاصم نے بیان کیا مجھ سے میرے باپ نے کہ تحقیق وائل حجر نے خبر دی اسکو کہا وائل نے کہا میں نے اپنے دل مین البتہ اپنی آنکھ سے دیکھونگا میں نماز رسول اللہ کی کہ کیونکر پڑہتے ہین پس دیکہا میں نے طرف حضرت کے پس کھڑے ہوئے پس تکبیر کہی اور اٹہائے دونو ہاتھ اپنے یہانتک کہ برابر کئے دونو کانون کے پھر رکھا داہنا ہاتھ اپنا اوپر بائین ہاتھ اپنے کے بند دست اور

یہ مضمون الملم بخاری کا رسالہ رفع الدین کے صفحہ ۱۳ مین ہے ۲ یہ مضمون مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کانپور کی جلد اول صفحہ ۱۱۱ مین ہے ۳ یہ حدیث ابو داؤد چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۱۰۱ مین ہے ۴ یہ حدیث نسائی چھاپہ شاہدرہ دہلی کے صفحہ ۱۶۰ مین ہے ۔

ساجد کے پھر جب ارادہ کیا یہ کہ رکوع کریں اٹھائے دونو ہاتھ اپنے ویسے ہی کہا وائل نے اور رکھے دونو ہاتھ اپنے دونو گھٹنو پر پھر جب اٹھایا سر اپنا اٹھائے دونو ہاتھ اپنے ویسے ہی دوم کہا بخاری نے اپنے رسالہ رفع یدین میں کہ حدیث عبید اللہ بن ابی رافع کی علی ابن ابی طالب سے شاہد ہے اور جب روائت کریں دو آدمی ایک محدث ہو اور ایک کہے میں نے دیکھا کہ اسنے کیا اور دوسرا کہے کہ میں نہیں دیکھا اسکو تو جس نے کہا کہ دیکھا میں نے اسکو کہ اسنے کیا وہی شاہد ہو اور جس نے کہا کہ نہیں کیا وہ شاہد نہیں کیونکہ اسنے فعل کو یاد نہ رکھا اور ایسے ہی کہا عبد اللہ بن زبیر نے جیسے دو گواہوں نے گواہی دی کہ فلانے کے فلانے پر ہزار درہم ہیں باقرار مقر اور ایک آدمی نے گواہی دی کہ اسنے اقرار کسی شئے کا نہیں کیا عمل اوپر قول دونو گواہوں کے ہوگا اور انکے مخالف کی قول کا اعتبار نہ ہوگا اور ایسا ہی بلال نے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلعم کو نماز پڑھی کعبہ کے اندر اور کہا فضل بن عباس نے نہیں نماز پڑھی تو لوگوں نے قول بلال کو اختیار کیا کیونکہ وہ شاہد ہے اور اسکے قول کی طرف التفات نہ کیا جس نے کہا کہ نہیں نماز پڑھی جبکہ اسنے یاد نہ رکھا کہا عبد الرحمن بن مہدی نے ذکر کی میں نے توری سے حدیث نہشلی کی عاصم بن کلیب سے تو اس نے اسکا انکار کیا **پانچویں** حدیث دلیل حنفیہ کی **موطا** امام محمد میں روائت ہے عبد العزیز بن حکیم سے کہا دیکھا میں نے عبد اللہ بن عمر کو کہ نہ اٹھاتے ہاتھ اپنے مگر تکبیر اولی میں **جواب** اسکا دو طرح پر ہے **اول** یہ کہ یہ روائت موقوف ہو لائق حجت پکڑنے کے نہیں ہوتی اور بیان اسکا اس کتاب میں فصل الخطاب پانی میں پہلے گذرا **دوم** یہ روائت مخالف ہو ابن عمر ہی کے فعل کے جیسا کہ دو حدیثوں آئندہ میں ہو **پہلی** حدیث موطا[1] امام مالک میں روائت ہو نافع سے کہ تحقیق عبد اللہ بن عمرؓ تھے جسوقت کہ شروع کرتے نماز کو اٹھاتے دونو ہاتھ اپنے برابر دو کندھوں کے اور جب اٹھاتے سر اپنا رکوع سے اٹھاتے دونو ہاتھ کو کم اس سے **دوسری** حدیث بخاری[2] اور ابو داؤد میں روائت ہو اسی سے کہ تحقیق ابن عمرؓ ہو جسوقت کہ داخل ہوتے نماز میں تکبیر کہتے اور اٹھاتے دونو ہاتھ اپنے اور جسوقت رکوع کرتے اٹھاتے دونو ہاتھ اپنے اور جسوقت کہتے سمع اللہ لمن حمدہ اٹھاتے دونو ہاتھ اپنے اور جب اٹھتے دو رکعتوں سے اٹھاتے دونو ہاتھ اپنے اور مرفوع کیا اسکو ابن عمر نے نبیؐ تک پس ثابت ہوا کہ روائت موقوف مطابق امام محمد کی برخلاف روائت موطا امام مالک اور بخاری اور ابو داؤد کی صحیح روائتوں کے کہ پہنچا دی سند جنکی ابن عمر نے نبی صلعم تک دلیل عدم رفع کی ہرگز نہیں ہو سکتی اور جس حالت میں ابن عمر نماز میں رفع یدین نہ کرنے والے کو کنکر مارا کرتے تھے تو بھلا پھر وہ خود کسطرح سے اسکو ترک کرتے ہونگے اور رفع یدین نہ کرنیوالے کو ابن عمر کے کنکر مارنے کی حدیث قریب گذری علاوہ اسکے

---

[1] یہ حدیث موطا امام مالک مطبوعہ مطبع احمدی دہلی کے صفحہ ۳۰ میں ہے [2] یہ حدیث بخاری چاپا احمدی میرٹھ کے صفحہ ۱۱۲ میں ہے اور ابو داؤد چاپا اول دہلی میں جو کہ ۱۳۱۲ ہجری میں چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۱۰۱ میں ہے ۔

موطا امام محمد کی روائت خلاف ہے اتنی مرفوع روائتوں اور آثار صحابہ کے کہ جنکا شمار نہیں چھٹی حدیث لایا ہو
بیہقی خلافیات مین حدیث ابن عباس سے کہا اُس نے تھے رسول اللہ صلعم اُٹھاتے دونو ہاتھ جس وقت
کہ رکوع کرتے اور اُٹھاتے سر اپنا رکوع سے بعد اسکے ٹھہرے طرف تکبیر شروع کرتے نماز کے اور چھوڑ دیا سوائے
اسکے جواب اسکا یہ ہے کہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ لایا ہے احمد یث کو ابن جوزی اور کہا کہ اسکی کچھ
اصل نہین ہے اور نہ مین پہچانتا ہون کہ کس شخص نے اسکو روائت کیا ہے اور صحیح ہوا ہے ابن عباس سے خلاف
اسکا ساتوین حدیث لایا ہے بیہقی خلافیات مین بھی مثل اسی حدیث کے لیکن چوکہ اوپر مذکور ہوئی ابن الزبیر
سے سو جواب اسکا یہ ہے کہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا ابن جوزی نے نہیں ہوا اصل اسکا اور نہ
مین پہچانتا ہون کہ کس نے روائت کیا ہے اسکو اور صحیح ہوا ہے ابن الزبیر سے خلاف اسکا اور جو شخص کہ حجت
پکڑتا ہے ساتھ ان حدیثون کے اس سے زیادہ تر احمق کوئی نہین ہے انتہی اب رہی وہ روائتین جو کہ کتب
طبقہ رابعہ اور ہدایہ اور نہایہ وغیرہ فقہ کی کتابون مین جو کہ بعضے موضوع اور بعضے کا نشان بھی حدیث کی صحیح
کتابون مین پایا نہین جاتا سو انکا جواب لکھنا ضروریات مین سے نہین رکوع مین امام کیساتھ مقتدی
کے ملنے سے اس رکعت کی شمار ہونیکی بیان مین عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ
اَنْتَہٰی اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ رَاکِعٌ فَرَکَعَ قَبْلَ اَنْ تَصِلَ اِلَی الصَّفِّ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَکَ اللّٰہُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَزَادَ اَبُوْدَاؤُدَ فَرَکَعَ دُوْنَ الصَّفِّ ثُمَّ مَشٰی
اِلَی الصَّفِّ روائت ہوا ابی بکرہ رضہ سے تحقیق وہ پہنچا طرف نبی صلعم کے اسحال مین کہ حضرت رکوع مین تھے پس رکوع کیا
اُس نے پہلے اسکے کہ پہونچے صف کو (یعنی حضرت اور صحابہ کو حالت رکوع مین دیکھکر صف کے پیچھے رکوع مین
اکیلا چلا گیا) پھر ذکر کیا گیا اس فعل کا واسطے نبی صلعم کے پس فرمایا حضرت نے زیادہ کرے اللہ تعالی تجھکو حرص (نیکی
کی) اور پھر ایسا مت کر روائت کیا اسکو بخاری نے اور زیادہ کیا ابو داؤد نے پس رکوع کیا دوری صف کو پھر چلے
کیطرف صف کی فائدہ ملا شرح موطا امام مالک مین لکھا ہے مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً فَقَدْ اَدْرَکَ سَجْدَۃً یعنی جس شخص
نے کہ پایا رکوع ساتھ امام کے پس تحقیق پائی اُس نے رکعت کامل اگرچہ فوت ہوا اس سے قیام اور قرأت اور یہی مذہب
ہے جمہور علماء کا اور دلیل اُن کی قول آنحضرت کا ہے (کہ فرمایا آنحضرت نے) واسطے ابی بکرہ کے جبوقت کہ رکوع کیا

لہ یہ حدیث نیل الاوطار چاپہ مصر جلد دوم کے صفحہ ۱۰۱ مین ہے ۲ یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کے جلد ایضاً صفحہ ایضاً مین ہے ۳ یہ
حدیث نیل الاوطار چاپہ ایضاً کے جلد ایضاً کے صفحہ ایضاً مین ہے ۴ یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ ایضاً کے جلد ایضاً کے صفحہ ایضاً مین ہے ۵
یہ حدیث بخاری چاپہ احمدی میرٹھ آئے صفحہ ۱۰۱ اس ہوا اور ابوداؤد مین ہوکہ صفحہ ۱۰۱ مجتبائی مین دہلی مین چاپا گیا ہو اسکے صفحہ ۱۰۱ مین ہے ۔

ابی بکرہ نے دوسرے صف کے زیادہ کرے تجھکو اللہ حرص (نیکی کی) پھر ایسا مت کر اور نہیں حکم کیا اسکو حضرتؐ نے واسطے دوہرانے اس رکعت کے اور کہا بعضوں نے جو شخص کہ پاوے رکوع نہ حساب میں ہوگی واسطے اسکے وہ رکعت اسلئے کہ تحقیق فوت ہوا اس سے قیام اور قرأت اور دلیل پکڑتے ہیں ساتھ قول حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا کے اور یہی قول ہے ابوہریرہ اور ایک جماعت کا اختیار کیا ہے اسکو ابن خزیمہ نے اور قوی کیا ہے اسکو بیہقی نے بلکہ حکایت کی ہے اسکو بخاری نے ہر اس شخص کیطرف سے کہ گیا ہے طرف واجب ہونے قرأت کے اوپر مقتدی کے انتہی (پھر کہا محلی میں) اور نقل کیا ہے بعض ان کے نے کہ تحقیق (جو لوگ کہ تھے بعد صحابہ کے) اجماع کیا ہے انہوں نے بودصحابہ کے اوپر پانے رکعت کے ساتھ پانے رکوع کے اور جائز ہونا منعقد ہونا اجماع کا اوپر ایک قول کے دو قولوں میں سے واسطے ان کے کہ پہلے ان کے تھے اسیطرح لکھا ہے فتح الباری میں انتہی اس سے معلوم ہوا کہ تر جیح اسی بات کو ہے کہ امام کیساتھ رکوع میں ملنے سے وہ رکعت پائی جاتی ہو اور یہ جو بعضے لوگ کہتے ہیں کہ حضرتؐ نے ابی بکرہؓ کو اگر اس رکعت کے دوہرانے کا حکم نہیں فرمایا تو یہ بھی اسکو نہیں فرمایا کہ تیری یہ رکعت ادا ہوگئی تو اسکا **جواب** تین طرح پر ہے **اول** یہ کہ جس حالت میں کہ نزدیک حضرتؐ کے ابوبکرہ کی وہ رکعت کامل اور ادا ہوگئی تھی تو پھر کیا ضرورت تھی کہ ابی بکرہ کو فرماتے کہ تیری نماز ادا ہوئی ہاں اگر اسکی وہ رکعت ادا نہ ہوتی تو بیشک اسکو اس رکعت کے پھر کر پڑھنے کا ارشاد فرماتے صبیحؔ بخاری اور مسلم کی حدیث میں جو ابوہریرہ کی روایت سے اس کتاب میں صفت نماز کے بیان میں پہلے گذر چکا ہے کہ ایک شخص رکوع سجود اور قومہ جلسہ اچھی طرح سے نہیں کرتا تھا اسکو حضرتؐ نے تین بار پھیر پھیر کر نماز پڑھنے کا ارشاد فرمایا اور نیز احمد اور ابوداؤد اور ترمذی[1] میں روایت ہے وابصہ بن معبد سے کہ حضرتؐ نے دیکھا کہ ایک مرد کو نماز پڑھتا تھا پیچھے صف کے اکیلا پس حکم کیا اسکو کہ پھر پڑھو نماز پس ان دونو حدیثوں نے دلالت کی اس بات پر کہ عادت شریف حضرتؐ کی یہی تھی کہ جسکی نماز کامل اور ادا نہ دیکھتے اسکو اس کے دوہرانے کا حکم فرماتے اور جسکی نماز کامل اور ادا جانتے اسکو کچھ نہ کہتے **دوم** بحالت رکوع صف میں آداخل ہونا حالانکہ مبطل نماز ہی نہ تھا مگر بہ سبب اچھی نہ ہونے اس فعل کے ابوبکرہؓ کو حضرتؐ نے فرمایا زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ یعنی زیادہ کرے اللہ تجھکو حرص (نیکی کی) اور پھر مت کر اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اگر اسکی وہ رکعت تمام میں ہوتی تو اسکو اس رکعت کے دوہرانے کا بھی اسیوقت ارشاد فرماتے **سوم** ابی بکرہ کی اگر وہ رکعت شمار میں ہوتی تو اسکو کیا ضرورت تھی کہ اپنے پر اسقدر تکلیف اٹھاتا یعنی بحالت رکوع جھکے جھکے صف میں داخل ہوتا انتہی اب سنئے وہ حدیثیں اور جو کہ

[1] یہ حدیث بلوغ المرام میں باب صلوۃ الجماعۃ میں ہے ۔

میرے اور صاف دلیل ہیں اسبات پر کہ رکوع مین امام کیساتھ ملجانیسے وہ رکعت کامل اور ادا ہوجاتی ہے پہلی حدیث عَنْ[1] اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جِئْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ وَنَحْنُ سُجُوْدٌ فَاسْجُدُوْا وَلَا تَعُدُّوْهُ شَیْئًا وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روائت ہے ابی ہریرہ رضؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ نے جسوقت کہ آؤ تم طرف نماز کے اور مین سجدہ مین ہوں پس سجدہ کرو اور نہ حساب مین رکھو اسکو کچھ اور جس نے پایا رکوع یعنی ساتھ امام کے پس تحقیق پائی اُس نے رکعت۔

فائدہ مجمع البحار[2] میں لکھا ہے وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ یعنے جس شخص نے پایا رکوع پس تحقیق پائی اُس نے رکعت یعنی جو شخص امام کیساتھ رکوع مین جاملا اسکی وہ رکعت ادا ہوگئی دوسری حدیث وَعَنْهُ[3] مَرْفُوْعًا بِلَفْظِ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ یُّقِیْمَ الْاِمَامُ صُلْبَهٗ فَقَدْ اَدْرَكَهَا رَوَاهُ ابْنُ خُزَیْمَةَ

اور روائت ہے انہین سے مرفوعًا ساتھ اس عبارت کے جو شخص کہ پاوے رکوع نماز سے پہلے اٹھانے امام کے پیٹھ اپنی کو پس تحقیق پایا اس شخص نے اس رکعت کو یعنی اسکی وہ رکعت ادا ہوگئی تیسری حدیث[4] قَالَ ابْنُ حَجَرٍ وَرَوَی ابْنُ حِبَّانَ وَصَحَّحَهٗ بِلَفْظِ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ یُّقِیْمَ الْاِمَامُ صُلْبَهٗ فَقَدْ اَدْرَكَهَا کہا ابن حجر نے اور روائت کی ابن حبان نے اور صحیح کہا اسکو ساتھ اس عبارت کے جو شخص کہ پاوے رکوع نماز سے پہلے اسکے کہ اٹھاوے امام پیٹھ اپنی کو پس تحقیق پایا اس نے اسکو یعنی رکعت کو چوتھی حدیث عَنْ[5] اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ یَقُوْلُ مَنْ اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ السَّجْدَةَ وَمَنْ فَاتَتْهُ قِرَاءَةُ اُمِّ الْقُرْاٰنِ فَقَدْ فَاتَهٗ خَیْرٌ كَثِیْرٌ رَوَاهُ مَالِكٌ روائت ہے ابی ہریرہ رضؓ سے کہ تحقیق تھے وہ کہتے کہ جس شخص نے پایا رکوع تحقیق پائی اُس نے رکعت اور جسکی رہگئی پڑھنی سورۂ فاتحہ پس تحقیق رہگیا اس سے ثواب بہت روائت کیا اسحدیث کو مالک نے پانچویں حدیث عَنْ[6] عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَزَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ كَانَا یَقُوْلَانِ مَنْ اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ السَّجْدَةَ رَوَاهُ مَالِكٌ روائت ہے عبداللہ بن عمر اور زید بن ثابت سے کہ تھے وہ دونو کہتے کہ جس شخص نے پایا رکوع پس تحقیق پائی اُس نے رکعت فائدہ[7] مجمع البحار میں لکھا ہے وَمَنْ[8] اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ السَّجْدَةَ یعنے جس شخص نے پایا رکوع پس تحقیق پائی اُس نے رکعت اور لایا ہے بیہقی سنن کبری مین عبداللہ (ابن مسعود) سے جو شخص

---

[1] یہ حدیث ابوداؤد مین جو کہ ۱۲۷۱ھ مین چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۱۲۳ مین ہے [2] یہ حدیث مجمع البحار چھاپہ نولکشور کی جلد ثانی کے صفحہ مین ہے [3] یہ حدیث ہدایۃ السائل فی ادلۃ المسائل چھاپہ بہوپال کے صفحہ ۱۰۵ مین ہے [4] یہ حدیث مرقاۃ شرح مشکوۃ مین ہے۔
[5] یہ حدیث موطا امام مالک چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۴۳ مین ہے [6] یہ حدیث موطا امام مالک چھاپہ ایضاً کے صفحہ ۴۳ مین ہے
[7] یہ حدیث مجمع البحار چھاپہ نولکشور کی جلد ثانی کے صفحہ ۳۳ مین ہے ؛

کہ نہ پاوے امام کو رکوع کرنیوالا نہ پاویگا اس رکعت کو اور لایا ہے بیہقی سنن کبریٰ میں ابی لاحوص اور سعید سے انہوں نے نقل کی عبداللہ سے جو شخص کہ نہ پاوے رکوع کو پس نہ شمار کرے ساتھ رکعت کے اور لایا ہے بیہقی سنن کبری میں ابن عمرؓ سے کہ تحقیق وہ تھے کہتے جو شخص کہ پاوے امام کو رکوع کرنیوالا پس رکوع کرے پہلے اسکے کہ اٹھاوے سر اپنا امام رکوع سے پس تحقیق پایا اس نے رکعت کو اور لایا ہے بیہقی سنن کبری میں عبدالرحمن بن حارث بن ہشام سے کہ تحقیق ابوبکر صدیق اور زید بن ثابت داخل ہوئے مسجد میں حالانکہ امام رکوع کرنیوالا تھا پس رکوع کیا ان دونوں نے پھر آہستہ چلے اور وہ دونو رکوع کرنیوالے تھے یہانتک کہ ملے صف میں اور لایا ہے بیہقی سنن کبری میں زید بن وہب سے کہ کہا نکلا میں ساتھ عبداللہؓ (یعنی ابن مسعود) کے گھر اپنے سے طرف مسجد کے پس جبوقت آئے ہم مسجد میں رکوع کیا میںنے ساتھ اسکے پھر چلے ہم رکوع کرنیوالے یہانتک کہ پہنچے ہم طرف صف کے جسوقت کہ اٹھائے قوم نے سر اپنے پس جبوقت کہ ادا کی امام نے نماز کھڑا ہوا میں (یعنی واسطے پڑھنے رکعت کے) اور میں گمان کرتا تھا کہ تحقیق نہیں پایا میںنے (رکوع) پس پکڑا عبداللہ نے میرا ہاتھ کو پس بٹھلایا مجھکو پھر کہا تحقیق پایا ہے تو نے (رکوع) اور روائت کیگئے ہم بیچ اسکے عبداللہ بن زبیر سے یعنی مثل اسکے

فائدہ کہا بیہقی نے سنن کبری میں کہ بیچ اسکے دلیل ہے اوپر پانے رکعت کو اور اگر نہ ہوتی یہ بات البتہ نہ تکلیف کرتے وہ اسکی (یعنی اگر امام کیساتھ رکوع میں ملنے سے وہ رکعت شمار میں ہوتی تو صحابہ رضؓ بحالت رکوع جھکے جھکے صف میں نہ جاملا کرتے) انتہی اور لایا ہے طحاوی شرح معانی الآثار[1] باب من صلے خلف الصف وحدہ میں ساتھ اسناد کے زید بن وہب سے کہ کہا آئے داخل ہوا میں مسجد میں اور ابن مسعودؓ پس پایا ہم نے امام کو رکوع میں پس رکوع کیا۔ ہم نے پھر چلے ہم یہانتک کہ جاملے ہم صف میں پس جب ادا کیا امام نے نماز کو پس کھڑا ہوا میں تاکہ پڑھوں میں باقی نماز پس کہا ابن مسعودؓ نے تحقیق پایا تمنے نماز کو اور لایا ہے طحاوی شرح معانی الآثار میں طریق سے کہا طارق نے کہ تھے ہم بیٹھے ہوئے پس آئی آواز تکبیر کی پس کھڑا ہوا وہ اور کھڑے ہوئے ہم پس داخل ہوئے ہم مسجد میں پس دیکھا ہم نے لوگوں کو رکوع میں بیچ پہلی رکعت کے پس رکوع کیا اُسنے اور چلا وہ پس کیا ہمنے مثل اسکی کہ کیا اُس نے **فائدہ** مراد کھڑا ہوا وہ سے ابن مسعود یا کوئی اور اصحابی ہیں اور لایا ہے طحاوی شرح معانی الآثار میں ابی امامہ سے کہا ابی امامہ نے دیکھا میںنے زید بن ثابت کو کہ داخل ہوئے مسجد میں اور لوگ رکوع میں تھے پس چلا تاکہ پہنچے صف میں اور وہ حالت رکوع میں تھا پس چلا حالت رکوع میں یہانتک کہ جاملا صف میں اور لایا ہے طحاوی شرح معانی الآثار میں خارجہ بن زید بن ثابت سے کہ تحقیق زید تھا رکوع کرتا جو کھٹ مسجد میں اور تھا منہ اسکا طرف قبلے کی پھر جاملتا تھا

[1] یہ سب باتیں آثار امام الکلام مطبوعہ مصطفائی لکھنؤ کے حصہ میں ہے۔

صف میں اور اعتبار کرتا تھا اس رکعت کا خواہ صف میں جا ملتا یا نہ ملتا اور آیا ہے موطا میں امام مالک سے نقل کی اُس نے
نافع سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق کہا ابی ہریرہ نے کہ جسوقت فوت ہو تجھ سے رکوع فوت ہوگی تجھ سے رکعت
اور لایا ہے حلبی غنیۃ المتملی میں قول حضرت عمر کا کہ جسوقت پائے تو امام کو رکوع میں پس رکوع کرے تو پہلے اُٹھائے
سر امام کے رکوع سے پس تحقیق پایا تو رکعت پس اگر اُٹھایا امام نے سر اپنا پہلے رکوع کرنے تیرے کے پس تحقیق
فوت ہوگئی تجھ سے رکعت فائدہ یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی اور امام ابی حنیفہ اور انکو اصحاب ابو
ثوری اور اوزاعی اور ابی ثور اور امام احمد اور اسحاق کا اب سُنئے وہ حدیثیں جو کہ دلیل ہیں ان لوگوں کی جو کہ رکوع
میں ملنے سے اس رکعت کے شمار ہونیکو قائل نہیں پہلی حدیث اس کتاب میں سورہ فاتحہ پڑھنے کے بیان میں گذر چکی ہے
لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ یعنی نہیں نماز ہوتی اس شخص کی جو کہ نہ پڑھے سورہ فاتحہ جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث
جس حال میں کہ معارض ہے ساتھ ان حدیثوں اور آثار صحابہ کے جو کہ اوپر مذکور ہوئیں تو تطبیق انکی یوں دیجاویگی کہ جب تک
امام رکوع میں چلا گیا تب تک تو پڑھنا سورہ فاتحہ کا مقتدی پر واجب ہے اور جسوقت امام رکوع میں چلا گیا اُسوقت
پڑھنا سورہ فاتحہ کا مقتدی سے ساقط ہوجاتا ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ اگر بہ سبب کسی عذر کے نماز میں سے کوئی فرض
ترک ہوجاوے تو نماز میں اسطرح کا بھی نقصان عائد نہیں ہوتا اور دلیل اسکی یہ دو حدیثیں ہیں حدیث اول مسند
امام احمد اور ابو داؤد اور نسائی میں روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی سے کہا کہ آیا ایک مرد پاس نبی صلعم کے
پس کہا میں طاقت نہیں رکھتا سیکھنے کی قرآن سے پس سکھلا دیجئے مجھکو جو کفائت کرے مجھکو فرمایا کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ
لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ آخر حدیث تک صحیح کہا اسکو ابن حبان اور دارقطنی
اور حاکم نے حدیث دوم بخاری میں روایت ہے عمران بن حصین رضی سے کہا فرمایا مجھکو رسول اللہ نے نماز پڑھ کھڑا ہو
پس اگر کھڑا نہ ہوسکے پس بیٹھکر پڑھ پس اگر تو بیٹھکر نہ پڑھ سکو تو کروٹ سو پڑھ اور اگر نہیں تو اشارہ سے پڑھ فائدہ جبر
طرح سے بسبب عذر کے نماز میں پڑھنا قرآن کا اور قیام کرنا اور رکوع اور سجود وغیرہ فرض بدلیل ان دو حدیثوں کے
ساقط ہوجاتے ہیں اسی طرح سے امام کیساتھ رکوع میں ملنے سے پڑھنا سورہ فاتحہ کا بھی بدلیل ان حدیثوں اور آثار
صحابہ کے جو کہ اوپر مذکور ہوئی ساقط ہوتا ہے اور اسی بات کے قائل ہیں شافعیہ بھی حالانکہ اُن کے نزدیک پڑھنا سورہ فاتحہ
کا خواہ اکیلے ہو خواہ امام کے پیچھے ہو فرض ہے اور یہی مذہب ہے جمہور علما کا اور کہا امام نووی نے شرح
صحیح مسلم میں کہ تحقیق پڑھنا سورہ فاتحہ کا ساقط ہوجاتا ہے مسبوق سے جسوقت کہ پاوے امام کو رکوع کرنیوالا اور

---

۱ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صفۃ الصلوۃ میں ہے ۲ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الفتن میں ہے ۔
۳ یہ عبارت امام نووی کی صحیح مسلم میں جو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکی جلد اول کے صفحہ ۱۳۰ میں ہے ۔

مسک الختام شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ کہا شاہ ولی اللہ صاحب نے مصفی میں کہ نبوی نے کہا ہو کہ جس نے پائی ساتھ امام کے ایک رکعت اور داخل نہ ہوا نماز میں مگر بعد اسکے کہ سر اٹھایا امام نے رکوع سے رکعت دوسری میں سے پس فوت ہوا اس سے جمعہ اور چاہئے کہ پڑھو اس نماز کو چار رکعت اسلئے کہ وہ اسکی نماز ظہر کی ہو دوسری حدیث بخاری[1] اور مسلم میں روائت ہو ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جسوقت کہ تکبیر کہی جاوے واسطے نماز کے پس نہ آؤ تم نماز کو دوڑتے اور آؤ چلتے اور لازم ہے تمہیں آنا وقار سے پس جو پاؤ ساتھ امام کے پس پڑھا کرو اور جو فوت ہو بعد فراغ امام کے اٹھکر ادا کرو سو جواب اسکا چار طرح پر ہے اوّل یہ کہ اسحدیث سے یہ ہرگز نہیں پایا جاتا کہ امام کیساتھ رکوع میں ملنے سے وہ رکعت ادا نہیں ہوتی دوم یہ حدیث ایک تو ابی بکرہ کی حدیث کی جو کہ قریب گذری اور تینوں ان حدیثوں مرفوع کے مخالف ہو جو اوپر گذریں سوم بسبب ہونے دلیل کے بعد صحابہ کے اوپر پانے رکعت کے ساتھ پانے رکوع کے اجماع ہو چکا ہو جیسا کہ محلی کی عبارت میں قریب گذرا چہارم جو لوگ کہ امام کیساتھ رکوع میں ملنے سے اس رکعت کو شمار ہونے کے قائل نہیں انکو چاہئے کہ جمعہ کی نماز کیلئے حب التحیات میں جالیں اُسوقت بھی وہی دو رکعت پڑھیں چار نہ پڑھیں ورنہ اسحدیث کی صاف مخالفت لازم آئے گی کیونکہ اسحدیث سے تو یہی ثابت ہو کہ جسقدر نماز امام کے ساتھ نہیں پائی گئی اُسکو اٹھکر ادا کرلو اور جمعہ کی وہی رکعت ہوتی ہیں چار نہیں ہوتی ہیں اور اگر کوئی اسکے جواب میں یہ کہے کہ اس باب میں اسحدیث صحیح صریح سے جو کہ بخاری[2] اور مسلم میں روائت ہو ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس شخص نے پائی ایک رکعت نماز سے ساتھ امام کے پس پائی اُسنے نماز ثابت ہوتا ہو کہ جسکو امام کیساتھ جمعے کی نماز کی ایک رکعت ملجاوے اسکے جمعہ کی نماز ادا ہے اور جسکو ایک رکعت نہ ملے اسکے جمعہ کی نماز ادا نہیں ہوتی وہ ظہر کی چار رکعتیں پڑھو اور اس باب میں یہ حدیث صحیح ہے اور حدیث صریح کے ہوتے غیر صریح پر عمل جائز نہیں اسکا جواب یہ ہے کہ یہ بات تو ہمیں ہمارے ہی مدعا کے موافق و مطابق ہے اسلئے کہ امام کیساتھ رکوع میں ملنے سے اس رکعت کے شمار میں ہونیکے باب میں ایک حدیث تو ابی بکرہ کی اور تین حدیثیں ابی ہریرہؓ کی جو کہ اوپر مذکور ہوئیں صریح دلیل ہیں اسپر کہ امام کیساتھ رکوع میں ملنے سے وہ رکعت ادا ہو جاتی ہو اور حدیث ما فاتکم فاتموا غیر جو پاؤ ساتھ امام کے پس پورا کرو اس سے ہرگز نہیں پایا جاتا کہ امام کیساتھ رکوع میں ملنے سے وہ رکعت ادا نہیں ہوتی دوسری وجہ[3] یہ ہو بخاری

---

[1] یہ حدیث صحیح بخاری چاپہ احمدی میرٹھ کے ص۱۲۴ میں ہے اور صحیح مسلم میں جو کہ مع شرح نووی چاپا گیا ہے اسکی جلد اول کے ص۲۲۰ میں ہے [2] یہ عبارت شکوۃ میں باب الخطبہ والصلوۃ میں ہے [3] یہ حدیث ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل چاپہ بھوپال کے ص۹۰ مین ہے [4] یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کانپور کی جلد اول کے ص۲۳۶ مین ہے۔

بیچ جزء قرات خلف امام کے حدیث ابی ہریرہ سو کہ تحقیق اُس نے کہا اگر پاوے تو قوم کو رکوع کرتیالی نہ شمار کرتو ساتھہ اس رکعت کے سو جواب اسکا تین طرحپر ہو اول یہ کہ یہ موقوف ہو چنانچہ کہا حافظ ابن حجر نے اور یہ مشہور ہے ابی ہریرہ سے موقوف اور ایسپر مرفوع پس نہین ہو اصل واسطے اسکے اور حدیث موقوف لائق حجت کے نہیں ہوتی اور بیان اس کا اس کتاب مین فصل احکام پانی مین پہلے گذر چکا ہے **دوم** ثابت ہو چکا ہے اسی ابو ہریرہ سو خلاف اسکا جیسا کہ چار حدیثون مین قریب گذر چکا ہے **سوم** معارض ہین اسکے بہت ہی آثار صحابہ رض کے اور وہ بھی اوپر گذرے پس معلوم ہوا کہ امام کے ساتھہ رکوع مین ملجانے سے وہ رکعت ادا ہو جاتی ہو اسمین کچھہ شک نہیں ہو

ارکان نماز کے بیان مین

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رُکُوْعُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسُجُوْدُہٗ وَبَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ قَرِیْبًا مِّنَ السَّوَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روائت ہے براء سے کہا تہا رکوع نبی صلعم کا اور سجدہ انکا اور بیٹہنا انکا درمیان دو سجدون کے اور جسوقت کہ اٹھتے رکوع سے سوائے کھڑے رہنے اور بیٹھنے کے قریب برابر کے روائت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے ف یعنے قیام کہ اس مین قرأت پڑہتے تھے البتہ دراز ہوتا تہا باقی ارکان یعنے رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ یہ چارون قریب برابر کے ہوتے تھے اور مسلم مین روائت ہو انس رض سے کہ نہی نبی صلعم جسوقت کہ کہتے سمع اللہ لمن حمدہ کھڑے رہتے یہانتک کہ کہتے ہم کہ تحقیق ترک کی وہ رکعت پہر سجدہ کرتے اور بیٹہتے درمیان دو سجدون کے یہانتک کہ کہتے ہم کہ تحقیق ترک کیا سجدہ اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی مین روائت ہو ابی مسعود انصاری رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین کفائت کرتی نماز آدمی کی یعنے نہین قبول ہوتی یہانتک کہ سیدھی کرے پیٹہہ اپنی رکوع مین اور سجدہ مین اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مسند امام احمد مین روائت ہو طلق بن علی حنفی رض سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے نہین دیکھتا اللہ عزت والا بزرگی والا طرف نماز اُس بندے کے کہ نہین سیدھی کرتا اس مین پیٹہہ اپنی وقت رکوع کے اور سجدہ کے ف ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ رکوع اور سجود مین اتنا ٹہیرے تاکہ سب اعضا اپنے ٹہکانے پر آجاویں فرض ہو اور یہی مذہب ہے امام احمد اور امام شافعی اور امام مالک کا اور غنیۃ الطالبین مین لکہا ہو کہ ارکان نماز کے پندرہ ہین قیام تکبیر تحریمہ اور پڑہنا سورہ فاتحہ کا اور رکوع کرنا اور آرام کرنا رکوع مین اور سیدہا کھڑا ہونا رکوع سے اور سجدہ کرنا اور آرام کرنا سجدہ مین اور

ف یہ حدیث مشکوۃ مین باب الرکوع کے پہلی فصل مین ہے ف یہ حدیث صحیح مسلم مین جو کہ مع شرح نووی چاپا گیا ہے اسکے صلوۃ مین ف یہ حدیث مشکوۃ مین باب الرکوع کی فصل دوم مین ہے ف یہ حدیث مشکوۃ مین باب السجود کی تیسری فصل مین ہے ف یہ عبارت غنیۃ الطالبین چاپہ لاہور کے صفحہ مین ہے ف کہا ابن حجر نے المزید عبارت ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل چاپہ بہوپال صفحہ ۱۰۱ مین ہے

بیٹھنا درمیان دونو سجدون کے اور آرام کرنا بیٹھنے میں اور تشہد اخیر میں اور بیٹھنا بیچ اسکے اور درود بھیجنا اوپر نبی کے اور سلام کہنا اور غنیہ[1] میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر کوئی جانکر رکن نماز کو چھوڑ دی یا بھول جاوے اسکی نماز باطل ہے

رکوع اور سجود میں دعاؤں کے پڑھنے کے بیان میں

عَنْ ابی ہریرۃ[2] رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال الامام سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللھم ربنا لک الحمد فانہ من وافق قولہ قول الملئکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جبوقت کہ کہتا ہے امام سنا اللہ نے واسطے اسکے کہ تعریف کی پس کہو یا الٰہی اے رب ہمارے واسطے تیری ہی حمد ہے پس تحقیق جو شخص کہ موافق ہو کہنا اسکا کہنے فرشتون کے بخشے جاتے ہیں گناہ اسکے جو پہلے گذرے ہین روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے

وَعَنْ عبد اللہ[3] بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع ظھرہ من الرکوع قال سمع اللہ لمن حمدہ اللھم ربنا لک الحمد ملأ السموات وملأ الارض وملأ ما شئت من شئ بعد رواہ مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی رض سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلوا اللہ علیہ وآلہ وسلم جبوقت کہ اٹھاتے پیٹھ اپنی رکوع سے فرماتے سنا اللہ نے واسطے اسکے کہ تعریف کی اسکی یا الٰہی اے رب ہمارے واسطے تیری ہے تعریف آسمانون بھر اور زمینون بھر اور بقدر بھرنے اسچیز کے کہ چاہے تو بعد اسکے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے

وَعَنْ ابی[4] سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع راسہ من الرکوع قال ربنا لک الحمد ملأ السموات وملأ الارض وملأ ما شئت من شئ بعد اھل الثناء والمجد احق ما قال العبد وکلنا لک عبد اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد رواہ مسلم اور روایت ہے ابی سعید خدری رض سے کہ کہا ہے رسول خدا صلعم جبوقت کہ اٹھاتے سر اپنا رکوع سے فرماتے یا الٰہی اے پروردگار ہمارے واسطے تیری ہی تعریف آسمانون بھر اور زمین بھر اور بقدر بھرنے اسچیز کے کہ چاہے تو کسی چیز سے پیچھے آسمانون اور زمین کی اہل لائق تعریف اور بزرگی کے تو لائق تر ہے اسچیز سے کہ کہا بندے نے اور ہم سب تیرے ہی بندے ہیں یا الٰہی نہیں کوئی روکنے والا اسچیز کو کہ دی تو نے اور نہیں کوئی دینے والا اسچیز کو کہ منع کیا تو نے اور نہیں نفع دیتی دولتمند کو تیرے عذاب سے دولتمندی روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے

وَعَنْ عائشۃ[5] رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکثر ان یقول فی رکوعہ وسجودہ سبحانک اللھم ربنا وبحمدک اللھم اغفر لی یتاول القرآن

---

[1] یہ عبارت غنیۃ الطالبین چاپہ لاہور کے صفحہ ۱۱۱ میں ہے [2] یہ حدیث مشکوۃ میں باب الرکوع کی پہلی فصل میں ہے [3] یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے جو کہ مع شرح نووی چاپا گیا ہوا اسکے صفحہ ۱۷۱ میں ہے [4] یہ حدیث صحیح مسلم چاپہ ایضاً کے صفحہ ۱۷۱ میں ہے [5] یہ حدیث مشکوۃ باب الرکوع فصل اول میں ہے

متفق علیہ روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ سے کہ کہا ہے نبی صلعم بہت کہتے رکوع اپنے میں اور سجود اپنے میں پاک ہے تو اے پروردگار ہمارے اور پاکی بیان کرتے ہیں ہم ساتھ تعریف تیری کے یا الٰہی بخش مجھکو عمل کرتے تھے موافق قرآن کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے فائدہ یعنے قرآن میں جو اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ یعنے پس پاکی بیان کر ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے اور بخشش مانگ اس سے اس امر کو بجالاتے تھے رکوع اور سجود مین تسبیح اور تعریف کرتے اور بخشش مانگتے اسلئے کہ رکوع اور سجود افضل احوال خضوع اور خشوع کے مین **وَعَنْهَا** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی رکوعہ وسجودہ سبوح قدوس رب الملئکۃ والروح رواہ مسلم اور روایت ہے انہین سے کہ تحقیق نبی صلعم تھے کہتے رکوع اپنے مین اور سجود اپنے میں بہت پاک ہے نہایت پاک ہے پروردگار فرشتون کا اور روح کا یعنے جبرئیل کا روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **وَعَنْ** حذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان یقول فی رکوعہ سبحان ربی العظیم وفی سجودہ سبحان ربی الاعلیٰ وما اتی علی ایۃ رحمۃ الا وقف وسأل وما اتی علی ایۃ عذاب الا وقف وتعوذ رواہ الترمذی وابوداود والدارمی وروی النسائی وابن ماجہ الی قولہ الاعلیٰ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہے حذیفہ رضؓ سے کہ انہون نے نماز پڑھی ساتھ نبی صلعم کے اور تھے حضرتؐ کہتے رکوع میں سبحان ربی العظیم یعنے پاک ہے پروردگار میرا بڑا اور سجدہ مین سبحان ربی الاعلیٰ یعنے پاک ہے پروردگار میرا بلند اور نہین آتے تھے کسی آیت رحمت پر مگر کہ ٹھہرتے اور مانگتے دعا اور نہیں آتے تھے کسی آیت عذاب پر مگر کہ ٹھہرتے اور پناہ مانگتے عذاب سے روایت کیا اسحدیث کو ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے اور روایت کی نسائی اور ابن ماجہ نے قول انکا الاعلےٰ تک اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **وَعَنْ** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی سجودہ اللھم اغفرلی ذنبی کلہ دقہ وجلہ واولہ واٰخرہ وعلانیتہ وسرہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ رضؓ سے کہ کہا ہے نبی صلعم کہتے سجدہ اپنے مین یا الٰہی بخش میرے لئے گناہ میرے سب چھوٹے اور بڑے اور پہلے اور پچھلے اور ظاہر اور چھپے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے

رکوع اور سجود میں ٹھہرنے کے مقدار کے بیان مین

عَنْ ابن جبیر قال سمعت انس بن مالک یقول ما صلیت وراء احد بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشبہ صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ھذا الفتی یعنی عمر بن عبد العزیز قال قال فحزرنا رکوعہ عشر تسبیحات وسجودہ عشر تسبیحات رواہ ابوداود وروی النسائی روایت ہے ابن جبیر

لہ یہ حدیث صحیح مسلم مین جو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکے ص۹۳ مین ہے ۵۲ یہ حدیث مشکوۃ میں باب الرکوع کی تیسری فصل میں ہے
۵۳ یہ حدیث صحیح مسلم میں جو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکے ص۱۹۱ میں ہے ۵۴ یہ حدیث مشکوۃ میں باب الرکوع کی تیسری فصل میں ہے

سے کہ کہا سنا میںنے انس بن مالک سے کہ کہتے تھے نہیں پڑھی میںنے نماز پیچھے کسی کے بعد وفات رسول اللہ ؐ کے کہ بہت مشابہ ہو نماز میں ساتھ نماز رسولخدا ؐ کے اس نوجوان سے یعنے عمر بن عبد العزیز سے کہا ابن جبیر نے پس اندازہ کیا ہمنے عمر بن عبد العزیز کے رکوع کا دس تسبیحیں اور سجدہ کا دس تسبیحیں ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں راوی اسکے اسناد کے ثقہ ہیں مگر عبد اللہ بن ابراہیم بن عمر بن کیسان ابو یزید الصنعانی کہا ابو حاتم نے صالح الحدیث ہے اور کہا نسائی نے نہیں خوف ساتھ اسکے اور ابو داؤد اور نسائی میں اس راوی سے یہی ایک حدیث مروی ہے

اور ترمذی ۱ اور ابو داؤد اور ابن ماجہ میں روایت ہے عون بن عبد اللہ رض سے اُسنے نقل کی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسولخدا ؐ نے جسوقت کہ رکوع کرے ایک تمہارا پس کہے رکوع اپنے میں سبحان ربی العظیم تین بار پس تحقیق پورا ہوا رکوع اسکا اور یہی ادنے درجہ ہے اسکا اور جسوقت کہ سجدہ کرے پس کہے سجدے اپنے میں سبحان ربی الاعلے تین بار پس تحقیق پورا ہوا سجدہ اسکا اور یہ ادنی درجہ اسکا ہے اور کہا ترمذی نے نہیں جانتے ہیں اسکی متصل اسوسطے کہ تحقیق عون نے نہیں ملاقات کی ابن مسعود سے فائدہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار ۲ میں کہ ذکر کیا اسحدیث کو بخاری نے اپنی تاریخ کبیر میں اور کہا مرسل ہے اور نسائی ۳ اور ابو داؤد ۴ میں روایت ہے عوف بن مالک رض سے کہا نماز پڑھی میںنے ساتھ رسول اللہ کے ایک رات پس جبکہ رکوع کیا ٹھیرے بقدر سورہ بقرہ کے اور کہتے تھے رکوع اپنے میں سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَکُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَۃِ یعنے پاک ہے صاحب ملک اور قہر اور بادشاہت کا اور بڑائی اور بزرگی کا ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار ۵ میں کہ لایا ہے اسحدیث کو ترمذی اور راوی اسکی اسناد کے ثقہ ہیں

قومہ میں دعا پڑھنے کے بیان

مِنْ عَنْ ۶ رِفَاعَۃَ بْنِ رَافِعِ الزُّرَقِیِّ رضی اللہ تعالٰی عنہ قَالَ کُنَّا یَوْمًا نُصَلِّیْ وَرَاءَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَہٗ مِنَ الرَّکْعَۃِ قَالَ سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقَالَ رَجُلٌ وَرَاءَہٗ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَنِ الْمُتَکَلِّمُ آنِفًا قَالَ اَنَا قَالَ رَاَیْتُ بِضْعَۃً وَّ ثَلٰثِیْنَ مَلَکًا یَبْتَدِرُوْنَہَا اَیُّھُمْ یَکْتُبُھَا اَوَّلُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے رفاعہ بن رافع زرقی رض سے کہ کہا ہے ہم ایکدن نماز پڑھتے تھے پیچھے نبی صلعم کے پس جب اُٹھاتے سر اپنا رکوع سے کہتے سنا اللہ نے واسطے اسکے کہ تعریف کی اسکی پس کہا ایک شخص نے کہ تھا پیچھے حضرت ؐ کے اے رب ہمارے اور تیری ہی لئے تعریف ہو تعریف بہت پاک یعنے آمیزش شرک و ریا سے برکت کیگئی اسمیں پس جب پھرے حضرت نماز سے فرمایا کون تھا بولنے والا اب یعنے ان کلموں کا پڑھنے والا کہا ایک شخص نے میں تھا فرمایا کہ دیکھا میںنے کتنے اوپر تیس فرشتے ہیں کہ جلدی

---

۱ یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی دوسری جلد میں صفحہ ۱۴۱ میں ہے ۲ یہ حدیث مشکوۃ میں باب الرکوع کی دوسری فصل میں ہے ۳ یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد دوسری کے صفحہ ۱۳۲ میں ہے ۴ یہ حدیث نسائی چاپہ شاہزادہ دہلی کے صفحہ ۹۱ میں ہے اور ابو داؤد چاپہ اول دہلی کے صفحہ ۱۲۱ میں ہے ۵ یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد دوم کے صفحہ ۲۲۵ میں ہے ۶ یہ حدیث بخاری چاپہ احمدی میرٹھ کی صفحہ ۱۰۵ میں ہے

کرتے ہیں کو نسا ان میں سے لکھے ثواب ان کاموں کا پہلے روائت کیا اسحدیث کو بخاری نے **فصل سجدہ کی کیفیت کے بیان میں عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَعْظُمٍ عَلَی الْجَبْہَۃِ وَاَشَارَ بِیَدِہٖ عَلٰی اَنْفِہٖ وَالْیَدَیْنِ وَالرُّکْبَتَیْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَیْنِ وَلَا نَکْفِتَ الثِّیَابَ وَالشَّعْرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ، روائت ہو ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ حکم کیا گیا ہوں نہیں یہ کہ سجدہ کروں سات ہڈیوں پر پیشانی پر اور اشارہ کیا ساتھ ہاتھ اپنے کے طرف ناک اپنی کی اور دونو ہاتھوں پر اور گھٹنوں پر اور پنجہ پر دونو قدموں کے اور نہ اکٹھا کریں ہمکو کپڑوں کو اور نہ بالوں کو روائت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نف یعنے سجدہ کے وقت یہ سب زمین پر رکھو اور اسحدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز میں کپڑوں کو اور بالوں کو سمیٹنا منع ہے اور مسلم میں روائت ہے انہیں سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلعم نے خبردار ہو تحقیق میں منع کیا گیا ہوں یہ کہ پڑھوں میں قرآن رکوع کیحالت میں یا سجدہ کی حالتیں پس ایسے رکوع جو ہے پس بڑائی بیان کرو اس میں رب کی اور سجدہ جو ہے پس کوشش کرو دعا مانگنے میں پس لائق ہے یہ کہ قبول کیجاوے تمہارے لئے اور **حاکم** میں روائت ہے وائل بن حجر رضؓ سے کہ تحقیق میں دیکھا میں رسول اللہ صلعم تھے جب رکوع کرتے پس کھلے رکھتے انگلیاں اپنی اور جب سجدہ کرتے سمیٹ لیتے انگلیاں اپنی ف مسک الختام شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ یہ حدیث ابن خزیمہ اور ابن حبان میں بھی ہے **وَعَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مُتَرَبِّعًا رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَصَحَّحَہٗ ابْنُ خُزَیْمَۃَ اور روائت ہو حضرت عائشہ رضؓ سے کہا کہ دیکھا میں نے پیغمبر خدا کو نماز پڑھتے چار زانو روائت کیا اسحدیث کو نسائی نے اور صحیح ٹھیرایا اسکو ابن خزیمہ نے **فائدہ** مسک الختام شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ یہ حدیث دارقطنی اور ابن حبان اور حاکم میں بھی ہے اور چار زانو بیٹھکر نماز پڑھنا آنحضرتؐ کا حالت مرض میں تھا کیونکہ حدیث میں آیا ہو کہ گر پڑے آنحضرت صلعم گھوڑے سے اور زخمی ہوئے آپکے قدم پس نماز پڑھی چار زانو بیٹھکر **وَعَنِ** الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ کَفَّیْکَ وَارْفَعْ مِرْفَقَیْکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روائت ہو براء ابن عازبؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جبوقت کہ سجدہ کرے تو پس رکھ زمین پر دونو ہاتھ اپنے اور بلند کر دونو کہنیاں اپنی روائت کیا اسحدیث کو مسلم نے ف سجدہ میں ہاتھ زمین پر کانوں کے سامنے رکھنا اور کہنیاں بلند کرنا مردوں کیلئے ہے اور عورتوں کیلئے یہی حکم ہے کچھ مردوں کیلئے تخصیص اسمیں نہیں کیونکہ حدیث **ابوداؤد** کی جو کہ روائت

ف صفۃ الصلوٰۃ میں ہے

ط۱ یہ حدیث بخاری چاپا احمدی میرٹھ ص۱۱۲ میں ہے ط۲ یہ حدیث صحیح مسلم میں بزرگ مہ شرح نووی لکھا گیا ہے اسکے ص۱۹۱ میں ہے ط۳ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صفۃ الصلوٰۃ میں ہے ط۴ یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کے ص۲۳ میں ہے ط۵ یہ حدیث صحیح مسلم میں جلد اول مع شرح نووی چاپا گیا ہے اسکے ص۱۹۲ میں ہے ط۶ یہ حدیث مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی جلد اول ص۲۳ میں ہے ط۷ یہ حدیث بلوغ المرام

ہے یزید بن حبیب سے کہ گذری آنحضرت صلعم اوپر دو عورتوں کے کہ نماز پڑھ رہی تھیں پس فرمایا جب سجدہ کرو تم دونو ملائی رکھو بعض گوشت طرف زمین کے اسلئے کہ عورت اس کام میں مثل مرد کے نہیں ہے یہ حدیث مرسل ہے اور لایا ہے ابو داؤد اس حدیث کو بیچ مراسیل اپنے کے لیکن یہ سبب مرسل ہونے اسکے کہ اور کہا بیہقی نے یہ حدیث مرسل ہے پس حجت نہیں قائم ہو سکتی ساتھ حدیث مرسل کے جیسا کہ صحیح مسلم کے مقدمہ میں کہا امام نووی نے مذہب شافعی جمہور محدثین اور عامۂ فقیہوں کا یہی ہے کہ بیشک نہیں قائم ہوتی ساتھ حدیث مرسل کے اور بخاری اور مسلم میں روایت ہے انس رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ ٹھہرو تم سجدہ میں اور نہ بچھاوے ایک تمہارا دونو ہاتھ اپنے مانند بچھانے کتے کے اور مسلم میں روایت ہے میمونہ رضؓ سے کہ کہا تھے نبی صلعم جسوقت کہ سجدہ کرتے اگر چاہتا بچہ بکری کا گذر نا دے میان ہاتھ انکی البتہ گذر جاتا اور بخاری اور مسلم میں روایت ہے عبداللہ بن مالک ابن بحینہ رضؓ سے کہ کہا تھے نبی صلعم جسوقت کہ سجدہ کرتے کھولتا ہاتھ اپنے یہانتک کہ ظاہر ہوتی سفیدی بغلوں انکی کی اور ابو داؤد اور نسائی و دارمی میں روایت ہے عبدالرحمن بن شبل رضؓ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلعم نے ٹھونگ مارنی کوے کی سی اور بچھانا درندے کے سے اور یہ کہ جگہ مقرر کرے آدمی مسجدوں میں جیسا کہ مقرر کرتا ہے اونٹ ف یعنی سجدے سے سر جلدی نہ اٹھایا کرے جیسا کہ کوا دانہ اٹھانے کیوقت جلدی سے چونچ زمین پر مار کر دانہ اٹھاتا ہے اور سجدے کیوقت چونچ زمین پر نہ بچھاوے جیسا کہ درندے جانور چونچ بچھا کر بیٹھتے ہیں مثل کتے بھیڑیے وغیرہ کے اور سجدہ میں نماز کیلئے ایک جگہ نہ مقرر کرے کیونکہ مسجد جگہ ہے مسلمانوں کی ہے اپنے لئے اسمیں ایک خاص مکان مقرر کرنا تاکہ اور کوئی وہاں نہ بیٹھے بہت برا ہے اس سے معلوم ہوا جو لوگ مسلمانوں کو اپنی مسجدوں میں نماز پڑھنے سے منع کرتے ہیں وہ لوگ بڑے ہی ظالم ہیں اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ راوی احدیث کا عبدالرحمن بن شبل ہے تمیم بن محمود ہے اور کہا بخاری نے اسکی حدیث میں نظر ہے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَبْرُکْ کَمَا یَبْرُکُ الْبَعِیْرُ فَلْیَضَعْ یَدَیْهِ قَبْلَ رُکْبَتَیْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسوقت کہ سجدہ کرے ایک تمہارا پس نہ بیٹھے جیسا کہ بیٹھتا ہے اونٹ اور چاہیے کہ رکھے دونوں ہاتھ اپنے پہلے زانوؤں اپنے کے روایت کیا اس حدیث کو ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے فائدہ مجمع البحار میں لکھا ہے کہ کہا کرمانی نے یہ حدیث ضعیف ہے اور سفر السعادت میں لکھا ہے کہ جب

ف حدیث مشکوۃ میں باب السجود کی پہلی فصل میں ہے ۱۲ یہ حدیث صحیح مسلم میں جو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۱۹۲ میں ہے ۱۲ یہ حدیث مشکوۃ میں باب السجود کی پہلی فصل میں ہے ۱۲ یہ حدیث نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد تیسری کے صفحہ ۲۷۱ میں ہے ۱۲ یہ حدیث مشکوۃ میں باب السجود کی دوسری فصل میں ہے ۱۲ یہ عبارت مجمع البحار چھاپہ نولکشور کی جلد سوم کے صفحہ ۲۴۵ میں ہے +
یہ حدیث مشکوۃ میں باب السجود کی دوسری فصل میں ہے +

سجدہ کرے ایک تمہارا پس نہ بیٹھے جیسا بیٹھتا ہے اونٹ اور رکھو ہاتھ اپنے پہلے گھٹنوں سے بیشک وہم ہو بعضے راویان کا اسواسطے کہ پہلی عبارت مخالف آخر کے ہو اسلئے کہ اگر ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھے تو اونٹ کا سا بیٹھنا ہوگا کیونکہ اونٹ بیٹھنے کیوقت پہلے ہاتھ رکھتا ہو اور کہا سلیمان خطابی نے یہ حدیث وائل بن حجر کی بہت ثابت ہو اسحدیث سیو اور کہا امام نووی نے نہیں معلوم ہوتی ترجیح ایک مذہب کی دوسرے پر لیکن اہل اس مذہب کے ترجیح دیتے ہیں وائل بن حجر کی حدیث کو اور کہتے ہیں کہ حدیث ابی ہریرہ کی مضطرب ہے کیونکہ مروی ہیں اسحدیث ہو دونو امر اور وائل بن حجر کی حدیث یہ ہے

وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہو وائل بن حجر رضؓ سے کہ کہا دیکھا میںنے رسول اللہ کو کہ جسوقت ارادہ کرتے سجدہ کرنے کا رکھتے دونوں گھٹنے اپنے پہلے ہاتھوں اپنے سے اور جسوقت کہ ارادہ اٹھنے کا کرتے اٹھاتے ہاتھ اپنے پہلے گھٹنوں اپنے سے روایت کیا اسحدیثکو ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف مجمع البحار میں لکھا ہو کہ مذہب امام شافعی اور امام اعظم اور امام احمد کا یہی ہے کہ رکھو دونو گھٹنے اپنے پہلے ہاتھوں کے اور دلیل انکی حدیث ترمذی کی ہو یعنے یہی وائل بن حجر کی حدیث ہو اور سفر السعادت میں لکھا ہے کہ صحیح میں ابن خزیمہ کے آیا ہو کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ بَدَءَ بِرُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ یعنے تھے رسول اللہ صلعم جب سجدہ کرتے تھے شروع کرتے رکھنا دونو گھٹنوں کا پہلے ہاتھوں سے اور بہت علما رکا یہی مذہب ہے مگر امام مالک اور اوزاعی اور بعضے اماموں حدیث کا یہ مذہب نہیں ہو لیتے انکا مذہب گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھنے کا ہے **جلسہ میں دعا پڑھنے کے بیان میں عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوٗدَ وَلَفْظُهُ لَهُ قَالَ فِيْهِ وَعَافِنِيْ مَكَانَ اجْبُرْنِيْ روایت ہو ابن عباس رضؓ سے کہ تحقیق نبی صلعم تھے کہتے درمیان دونو سجدوں کے یا الٰہی بخش مجھکو اور رحم کر اور درست کر حال میرا اور ہدایت کر مجھکو اور روزی دو مجھکو روایت کیا اسحدیثکو ترمذی اور ابوداؤد نے لیکن تحقیق کہا ابوداؤد نے بجگہ اجبرنی کے عافنی یعنے اور عافیت رکھ مجھکو **فائدہ** کہا ترمذی نے کہ یہی کہتے ہیں امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق اور اعتقاد انکا یہ ہو کہ یہ جائز ہو بیچ نماز

ف یہ عبارت سلیمان خطابی کی مشکوٰۃ میں باب السجود کی دوسری فصل میں ابوہریرہؓ کی حدیث کے نیچے ہے ف یہ عبارت امام نووی کی شرح مسلم مطبوعہ مطبع نظامی کے جلد اول کے صفحہ ۱۷۴ میں ہو ف یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب السجود کی دوسری فصل میں ہے ف یہ عبارت مجمع البحار چاپہ نولکشور کی جلد دوم کے صفحہ ۱۴۵ میں ہے ف یہ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۶۳ میں ہو ف یہ مضمون ترمذی چاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۹۴ میں ہے۔

فرض اور نفلوں کے اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ اسحدیث کو ابن ماجہ اور حاکم اور بیہقی بھی لایا ہے اور صحیح کہا اسکو حاکم نے اور جمع کیا ابن ماجہ نے درمیان لفظ اعمشی اور اجبری کے اور زیادہ کیا ہے لفظ اقنعنی کا اور نہیں کہا اہدنی اور نہ عافنی اور حاکم نے کل لفظوں کو جمع کر دیا ہے لیکن نہیں کہا اسنے وعافنی اور اسحدیث کی اسناد میں کامل ابوالعلاء التمیمی السعدی الکوفی ہے اور توثیق کی ہے اسکی یحیی بن معین نے اور کلام کی ہے اسمیں اور لوگوں نے **وعن** حذیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول بین السجدتین رب اغفرلی رب اغفرلی رواہ النسائی وابن ماجۃ اور روائت حذیفہ رض سے کہ تحقیق نبی صلعم کہتے درمیان دونوں سجدوں کے اے رب بخش مجھکو اے رب بخش مجھکو روائت کیا اسحدیث کو نسائی اور ابن ماجہ نے **بعد دو نو سجدوں کے وتر رکعتوں میں بیٹھکر کھڑے ہونیکے بیان میں عن** مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالی عنہ انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی اذا کان فی وتر من صلوتہ لم ینھض حتی یستوی قاعدا رواہ البخاری والترمذی والنسائی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح اور روائت ہو مالک بن حویرث رض سے کہ تحقیق انہوں نے دیکھا نبی صلعم کو کہ نماز پڑھتے تھے پس جبوقت کہ ہوتے بیچ طاق رکعت کے نماز اپنی سے نہ کھڑے ہوتے یہانتک کہ سیدھے بیٹھے روائت کیا اسحدیث کو بخاری اور ترمذی اور نسائی نے اور کہا نسائی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** یعنے پہلی رکعت اور تیسری رکعت میں بعد سر اٹھانیکے سجدے دوسری سے جبتک کہ سیدھے نہ بیٹھ لیتے کھڑے نہیں ہوتے تھے اور اسکو جلسہ استراحت کہتے ہیں اور یہی مضمون ایک جگہ اس کتاب کی فصل صفت نماز کے بیان میں بخاری اور مسلم کی حدیث میں ابی حمید ساعدی کی روائت سے پہلے گذر چکا ہے اور تیسری جگہ نماز میں زمین پر ہاتھ ٹیک کر اٹھنے کے بیان میں بخاری کی حدیث میں ابی ایوب کی روائت سے یہی مضمون قریب لیگا اور مذہب امام شافعی کا یہی ہے اور کہا ترمذی نے بیچ حدیث مالک بن حویرث کے اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا یعنے صحابہ کا اور یہی کہتے ہیں اصحاب ہمارے اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے بعد سر اٹھانے کے سجدے دوسرے سے بیٹھکر اوٹھنا سنت نہیں اور دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ ترمذی میں روائت ہوا ابو ہریرہ رض سے کہ تھے نبی صلعم کھڑے ہوتے بیچ نماز کے اوپر کندھوں قدموں اپنے اور کہا ترمذی نے نہ عمل ہے اہل علم کا سو **جواب** اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث مردی ہے خالد بن الیاس سے اور کہا ترمذی نے خالد بن الیاس ضعیف ہے اہل الحدیث کے نزدیک **دلیل** دوسری ان لوگوں کی جو کہ قائل اس جلسہ کے نہیں کہتے ہیں کہ اخراج کیا ابن ابی شیبہ نے ابن مسعود سے کہ وہ اٹھتے تھے نماز میں اوپر کنارہ قدموں

ف یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد ثانی کے صفحہ ۱۸۱ میں ہے ۱۲ منہ ۔ حدیث نسائی چھاپہ شاہدرہ دہلی کے صفحہ ۱۷۱ میں ہے اور ابن ماجہ چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۱۳۱ میں ہے ۱۲ منہ ۔ حدیث بخاری چھاپہ احمدی پٹنہ کے صفحہ ۱۱۱ میں ہے ۱۲ منہ ۔ حدیث ترمذی چھاپہ الفنک کے صفحہ ۱۹ میں ہے ۱۲ منہ ۔ حدیث ترمذی چھاپہ الفنک کے صفحہ ۱۹ میں ہے ۱۲ منہ ۔ حدیث ترمذی چھاپہ الفنک کے صفحہ ۱۹ میں ہے ۱۲ منہ +

کے اونہیں بیٹھتے تھے اور تائید اسکی حضرت علی سے اسیطرح ابن عمر اور ابن زبیر اور حضرت عمرؓ سے بھی پائی جاتی ہے سو پہلا جواب اسکا یہ ہے کہ مرفوع حدیث کے مقابلہ میں صحابی کا قول یا فعل حجت نہیں ہوسکتا اور دلائل اسکے اس کتاب میں فصل احکام پانی میں پہلے گذرے دوسرا جواب اسکا یہ ہے کہ ابن ابی شیبہ وغیرہ کتابیں طبقہ ثالثہ کی ہیں اور حدیث طبقہ ثالثہ کی قابل حجت کے نہیں ہوتی اور بیان اسکا بھی فصل احکام پانی میں پہلے گذرا۔ اور مسک الختام شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے جو حدیثیں کہ ہیچ ترک اس جلسے کی آئی ہیں ضعیف ہیں جیسا کہ پہچانا تو نے اور جو حدیثیں کہ اثبات اس جلسہ کے وارد ہوئیں صحیح ہیں پس معارض نہ ہونگی حدیث صحیح کی اور جبکہ اس جگہ حدیث معارض حدیث کی نہ ہو سکے تو پھر اثر صحابہ کی کب معارض ہو سکتی ہیں خصوصاً اس باب میں حدیث صحیح بخاری کی اکیلی ہی بیچ اثبات اس جلسہ کے کافی ہے **نماز میں زمین پر ہاتھ ٹیک کر اٹھنے کے بیان میں** عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ قَالَ جَآءَنَا مَالِکُ بْنُ الْحُوَیْرِثِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَصَلّٰی بِنَا فِیْ مَسْجِدِنَا ھٰذَا فَقَالَ اِنِّیْ لَاُصَلِّیْ بِکُمْ وَمَا اُرِیْدُ الصَّلٰوۃَ لٰکِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُرِیَکُمْ کَیْفَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ قَالَ اَیُّوْبُ فَقُلْتُ لِاَبِیْ قِلَابَۃَ وَکَیْفَ کَانَتْ صَلٰوتُہٗ قَالَ مِثْلُ صَلٰوۃِ شَیْخِنَا ھٰذَا یَعْنِیْ عَمْرَو بْنَ سَلِمَۃَ قَالَ اَیُّوْبُ وَکَانَ ذٰلِکَ الشَّیْخُ یُتِمُّ التَّکْبِیْرَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ عَنِ السَّجْدَۃِ الثَّانِیَۃِ جَلَسَ وَاعْتَمَدَ عَلَی الْاَرْضِ ثُمَّ قَامَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ایوب سے اسنے نقل کی ابی قلابہ سے کہ کہا آئی ہمارے پاس مالک بن حویرثؓ پس نماز پڑھائی بیچ مسجد ہمارے کے کہ یہ ہے پس کہا تحقیق میں نماز پڑھاتا ہوں تمکو اور نہیں ارادہ کرتا میں نماز کا لیکن ارادہ کرتا ہوں یہ کہ دکھلاؤں تمکو جس طرح دیکھا میں نے رسول اللہ صلعم کو نماز پڑھتے کہا ایوب نے پس کہا میں نے واسطے ابی قلابہ کے اور کیسطرح تھی نماز اسکی کہا ابو قلابہ نے مثل نماز اس شیخ ہمارے کے یعنی عمرو بن سلمہ کے کہا ایوب نے اور تھا یہ شیخ پورا کرتا تکبیر کو اور جبوقت اٹھاتا سر اپنا سجدہ دوسرے سے بیٹھتا اور ٹیکتا یعنی ہاتھ اپنے اوپر زمین کے پھر کھڑا ہوتا روایت کیا اسکو بخاری نے **فائدہ** یعنی بعد سجدہ دوسرے کے جلسہ استراحت کا کر کے جب اوٹھے تو زمین پر ہاتھ ٹیک کر اوٹھے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور حنفیہ کہتے ہیں کہ ہاتھ ٹیک کر اٹھنا منع ہے اور حضرت کا اس حدیث سے اٹھنا محمول ہے بڑھاپے کی حالت پر کیونکہ مسند احمد اور ابوداؤد میں روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا کہ منع فرمایا رسول اللہ صلعم نے یہ کہ بیٹھے آدمی نماز میں اور وہ تکیہ کرنیوالا ہو اپنے ہاتھ پر اور بیچ ایک روایت ابوداؤد کے یوں ہے کہ منع فرمایا حضرت معلم نے یہ کہ ٹیک لگائے آدمی اپنے ہاتھوں پر جبوقت کہ اوٹھے نماز میں جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث بعد دونو سجدوں کے زمین پر ہاتھ ٹیک کر اوٹھنے سے منع کے باب میں نہیں جلوس کی حالت میں اوٹھ بیٹھنے کے باب میں ہے جیسا کہ ابوداؤد میں ہے کہ کہا امام احمد بن حنبل نے کہ یہ نہی

۱؎ یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کی جلد اول کے صفحہ ۲۱۳ میں ہے ۲؎ یہ حدیث صحیح بخاری چاپہ احمدی سہارنپور کے صفحہ ۱۱۴ میں ہے ۳؎ یہ حدیث مشکوۃ میں باب التشہد کی تیسری فصل میں ہے ۴؎ یہ قول امام احمد وغیرہ کا ابوداؤد چاپہ اہل ہند کے صفحہ ۱۴۱ میں ہے جو کہ دہلی میں ۱۳۴۶ھ میں چاپا گیا ہے

ہاتھ ٹیکنے کی نماز کے اندر حالت جلوس میں ہے اور ابن شیبہ اور ابن رافع نے بھی اسی طرح سے کہا ہے اور یہ تینوں احادیث کراہی میں اور یہ جو حنفیہ کہتے ہیں کہ بعد دونوں سجدوں کے ہاتھ ٹیک کر اوٹھنے کی حدیث محمول ہے بڑھاپے کی حالت پر اسکا جواب یہ ہے کہ اس باب میں دلیل چاہئے بدون دلیل کے اپنی رائے سے حکم لگا دینا قابل حجت کے نہیں ہو سکتا **فصل تشہد میں انگلی اٹھانیکے بیان میں** عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَعَدَ فِی التَّشَہُّدِ وَضَعَ یَدَہُ الْیُسْرٰی عَلٰی رُکْبَتِہِ الْیُسْرٰی وَوَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلٰی رُکْبَتِہِ الْیُمْنٰی وَعَقَدَ ثَلٰثًا وَّخَمْسِیْنَ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ وَقَبَضَ اَصَابِعَہٗ کُلَّھَا وَاَشَارَ بِالَّتِیْ تَلِی الْاِبْھَامَ رواہ ہے ابن عمر رضی سے کہ تحقیق رسولخدا صلعم تھے جب بیٹھتے بیچ تشہد کے رکھتے بایاں ہاتھ اپنا اوپر بائیں گھٹنے اپنے کے اور رکھتے داہنا ہاتھ اپنا اوپر داہنے گھٹنے اپنے کے اور گرہ باندھتے تریپن کی اور اشارہ کرتے ساتھ انگلی سبابہ کے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے اور ایک روایت میں اسکے اور بند کرتے ساری انگلیاں اپنی اور اشارہ کرتے اس سے جو نزدیک ہے انگوٹھے کی ف مسلم میں روایت ہے عبداللہ بن زبیر رضی سے کہ کہا تھے رسولخدا جسوقت کہ بیٹھتے یعنی نماز میں تشہد پڑھنے کو رکھتے داہنا ہاتھ اپنا اوپر داہنی ران اپنے کے اور بایاں ہاتھ اپنا اوپر بائیں ران اپنے کے اور اشارہ کرتے ساتھ انگلی شہادت کے اور پکڑتے بائیں ہاتھ اپنے سے گھٹنا اپنا اور مسند امام احمد میں روایت ہے نافع سے کہ کہا ہے عبداللہ بن عمر جسوقت بیٹھتے نماز میں رکھتے دونوں ہاتھ اپنے اوپر دونو گھٹنوں اپنے کے اور اشارہ کرتے ساتھ انگلی اپنی کے اور دیکھتے رہتے انگلی کو پھر کہا کہ فرمایا رسول اللہ نے یہ بہت سخت ہے شیطان پر لوہے سے یعنے اشارہ کرنا شہادت کی انگلی سے سخت تر ہے شیطان پر نیزہ وغیرہ مارنے سے اور ابوداؤد میں روایت ہے سعد بن ابی وقاص رضی سے کہا کہ گزرے اوپر میرے نبی صلعم اور میں اشارہ کرتا تھا ساتھ دو انگلیوں اپنی کے پس فرمایا ایک سے اشارہ کر ایک سے اشارہ کر اور اشارہ کیا ساتھ انگلی سبابہ کے یعنی جو انگلی کہ انگوٹھے کے پاس والی ہے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُشِیْرُ بِاِصْبَعِہِ اِذَا دَعَا وَلَا یُحَرِّکُھَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ وَلَا یُجَاوِزُ بَصَرُہٗ اِشَارَتَہٗ اور روایت ہے عبداللہ بن زبیر رضی سے کہ کہا نبی صلعم اشارہ کرتے ساتھ انگلی اپنی کے جسوقت کہ دعا کرتے اور نہ ہلاتے تھے اسکو روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا ابوداؤد نے اور نہیں تجاوز کرتی تھی نظر انکی اشارہ انکو

فائدہ مسک الختام شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ روایت کیا اسحدیث کو احمد اور نسائی اور ابن حبان نے بسند صحیح اپنی کی اور حنفیہ کے نزدیک بموجب اسحدیث کے انگلی کو ہلانا جائز نہیں اور امام مالک کے نزدیک ہلانا سنت ہے اور دلیل امام مالک

ف یہ حدیث صحیح مسلم میں جو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۱۷۹ میں ہے ۲ یہ حدیث صحیح ہے ایضاً صفحہ ۱۷۹ میں ہے ۳ یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب التشہد کی تیسری فصل میں ہے ۴ یہ حدیث ابوداؤد چھاپہ اول ہلی میں کہ ۲ پر چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۲۰۹ میں ہے ۵ یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب

کی یہ حدیث ہے جسکہ ابوداود اور دارمی مین روائت ہے وائل بن حجر رضہ سے اس نے نقل کی پیغمبر خدا صلعم سو کہا کہ پھر بیٹھے حضرت بس سیجہا یا بایان پاؤن اپنا اور کہا بایان ہاتہہ اپنا اوپر پایئن ران اپنی کے اور الگ رکھنی کوہنی داہنی اوپر داہنے ران اپنی کے یعنی کہنی پہلو سے ملائی نہین اور بند رکہی دونو انگلیان یعنی چھنگلیا اور اسکی پاس کی انگلی اور حلقہ کیا حلقہ کرنا یعنی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے پہر اٹہائی انگلی اپنی اور دیکہا ہینے انکو کہ ہلاتے تھے اسکو دعا مانگتے اور ابن خزیمہ مین روائت ہے انہین سے کہ اٹہایا آنحضرت نے انگلی اپنی کو پس دیکہا ہینے کہ ہلاتے تھے اسکو اور دعا کرتے تھے اس سے فائدہ نماز مین تشہد پڑہنے کیوقت انگلی اٹہانے کے باب مین اور یہی بہت حدیثین ہین لیکن صرف انہین صحیحین پر اسلئے اکتفا کیا گیا ہے کہ اس مسئلہ میں سب کا اتفاق ہے صرف کیدانی والا اسکے مخالف ہے سو کہا ملا علی حنفی نے اپنے رسالہ مزین العبارت لتحسین الاشارت مین کہ یہ کہنا اسکا کہ اشارہ کرنا ساتہہ سبابہ کے مانند اہلحدیث کے حرام ہے یہ اسکا بڑا خطا ہے اور بڑا گناہ ہے سبب اسکا جہل ہے اگر نہ ہوتا نیک ظن ساتہہ اسکے البتہ ہوتا کفر اس کا ظاہر اور مرتد ہونا اسکا صحیح

نماز مین التحیات پڑہنے کے بیان مین

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَلْتَفَتَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلِ التَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ثُمَّ لِیَتَخَیَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَہٗ اِلَیْہِ فَیَدْعُوْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِیِّ روائت ہے عبداللہ بن مسعود رضہ سے کہا کہ متوجہ ہوئے ہماری ہی طرف پیغمبر خدا پس فرمایا جب نماز پڑہے کوئی تم مین کا پس کہے سب تعظیمین اللہ کو ہین اور دعائین اور پاک چیزین سلام تجہپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اسکی سلام اوپر ہمارے اور اللہ کے نیک بندون پر گواہی دیتا ہون مین کہ نہین کوئی معبود سوا اللہ کے اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد بندہ اسکے اور رسول اسکے ہین پہر چاہیئے کہ اختیار کرے دعا جو پسند آوے اسکو پہر دعا کرے روائت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے اور لفظ بخاری کا ہے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّہٗ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا التَّشَھُّدَ کَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَۃَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَکَانَ یَقُوْلُ اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبٰرَکَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روائت ہے ابن عباس رض

لہ یہ حدیث سبک المنام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کانپور کے جلد اول کے صہ ۲۳۳ میں ہے ۵۲ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب نفۃ الصلوٰۃ میں ہے ۵۳ یہ حدیث صحیح مسلم میں جو کہ مع شرح نووی چاپا گیا ہے۔ اس کے صہ ۱۷۴ میں ہے ؛

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِکَاتِبِہٖ وَلِوَالِدَیْہِ

سے تحقیق اس نے کہا کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سکھاتے ہم کو تشہد جیسا کہ سکھاتے ہم کو سورہ قرآن سے پس تحقیق کہتے یہ کہ عبادتیں منہ سے کہنے کی بابرکت اور بندگیاں بدن کی اور بندگیاں مال کی اللہ ہی کے لئے ہیں سلام ہے تم پر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اسکی سلام ہے ہم پر اور اوپر بندون اللہ کے کہ نیک بخت ہیں۔ گواہی دیتا ہوں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم رسول اللہ کے ہیں۔ روائت کیا اسحدیث کو مسلم نے **وعن**[1] جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا التشہد کما یعلمنا السورۃ من القرآن بسم اللہ وباللہ التحیات للہ الصلوات الطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اسال اللہ الجنۃ واعوذ باللہ من النار رواہ النسائی[2] اور روائت ہے جابرؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلعم سکھاتے ہمکو تشہد جیسا کہ سکھاتے ہمکو سورہ قرآن سے شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے اور ساتھ توفیق اللہ کے بندگی منہ سے کہنے کی واسطے اللہ کے ہے اور بندگی بدن کی اور بندگی مال پاک کی بھی اللہ ہی کے لئے ہے سلام ہے تم پر اے نبی اور رحمت اللہ اور برکتیں اسکی سلام ہے ہم پر اور اوپر بندون نیک بخت اللہ کے گواہی دیتا ہون میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون یہ کہ محمد بندہ اسکے اور بھیجے ہوئے اسکے ہیں مانگتا ہوں میں اللہ سے بہشت اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے دوزخ سے روائت کیا اسحدیث کو نسائی نے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ راوی اسکے ثقہ ہیں **وعن**[3] ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول علمنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکفی بین کفیہ التشہد کما یعلمنی السورۃ من القرآن التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ وہو بین ظہرانینا فلما قبض قلنا السلام علی یعنی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری اور روائت ہے ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ وہ کہتے تھے سکھلایا مجھکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ہاتھ میرا حضرت کے ہاتھوں میں تھا تشہد کو جیسا کہ سکھلاتے مجھکو سورۂ قرآن سے کہ بندگی منہ سے کہنے کی واسطے خدا کے ہے اور بندگی بدن کی اور بندگی مال پاک کی بھی اللہ ہی کے لئے ہے سلام ہے تم پر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اسکی سلام ہے ہم پر اور اوپر نیک بخت بندون اللہ کے گواہی دیتا ہوں

[1] صحیح نسائی چاپہ شاہدہ دہلی کے صفحہ ۱۶۱ میں ہے [2] یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد دوم کے صفحہ ۱۷۲ میں ہے
[3] یہ حدیث صحیح بخاری چاپہ احمدی سیرٹھ کے صفحہ ۹۲۶ میں ہے

ہیں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہوں یہ کہ محمد بندہ ہے اسکے اور بھیجے ہوئے اسکے ہیں اور وہ درمیان ہمارے تھے پس جبوقت کہ وفات پائی کہتے تھے ہم السلام علی النبی سلام ہے اوپر نبی صلعم پر روائت کیا احدیث کو بخاری نے ف قسطلانی شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ روائت کیا احدیث کو ابوعوانہ نے صحیح اپنی کے اور سراج اور جوزقی اور ابونعیم اصبہانی اور بیہقی نے طریق متعددہ سے اور پہونچائی اس نے سند احدیث کی ابونعیم شیخ بخاری تک بیچ اسکے ساتھ لفظ فلما قبض قلنا اسلام علی النبی بدون حرف لیز کے کہا سبکی نے بیچ شرح منہاج کے پیچھے ذکر کرنے اس روائت کے نقل کرکے ابوعوانہ سے اگر صحیح ہو یہ بات صحابہ سے دلالت کرتی ہے اوپر اسبات کے کہ تحقیق خطاب بیچ سلام کے پیچھے نبی صلعم کے واجب نہیں پس کہا جائے السلام علی النبی انتہی کہا ابن حجر نے فتح الباری میں تحقیق صحیح ہوا السلام علی النبی لفیر شک کے اور تحقیق پائی ہے اس باب میں حدیث قوی کہا عبدالرزاق نے حدیث کی ہمکو ابن جریج نے کہا اس نے حدیث کی مجھکو عطاء نے تحقیق صحابہ تھے کہتے اور نبی صلعم زندہ تھے السلام علیک ایہا النبی پس جب وفات پائی حضرت نے کہتے تھے صحابہ السلام علی النبی اور یہ سند صحیح ہے اور عینی شرح صحیح بخاری میں احدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ ظاہر احدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ بغیر خدا کی حیات میں السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ کا خطاب سے کہا کرتے تھے اور جب آنحضرت صلعم وفات فرماگئے تو خطاب چھوڑدیا اور غیبت کے لفظ سے ذکر کرنے اور السلام علی النبی کہنے لگے وعن نافع ان عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کان یتشہد فیقول بسم اللہ التحیات للہ الصلوات للہ الزاکیات للہ السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ یقول ہذا فی الرکعتین الاولیین وفی کل رکعۃ اذا قعد تشہد بما یذکر فاذا جلس فی اٰخر صلوتہ تشہد کذلک ایضا الا انہ یقدم التشہد ثم یدعو بما یذکر فاذا قضی تشہدہ وارادان یسلم قال السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین السلام علیکم عن یمینہ ثم یرد علی الامام فان سلم علیہ احد عن یسارہ رد علیہ رواہ مالک زاد رزین وقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرہ بذالک اور روائت ہے نافع سے کہ تحقیق عبداللہ بن عمر کہتے تھے التحیات پڑھتے پس کہتے شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے عبادتیں زبان سے کہنے کی اللہ کیلئے ہیں اور عبادتیں بدن کی اللہ کے لئے ہیں اور عمل نیک اللہ کیلئے ہیں سلام ہو وی اوپر نبی کے اور

ف عبارت قسطلانی مطبوعہ مطبع نولکشور کی جلد ثانی کے صفحہ ۱۱۱ میں ہے ف یہ مضمون صحیح بخاری مطبوعہ احمدی دہلی کے صفحہ ۱۳۲ کے حاشیہ پر ہے
ف یہ حدیث موطا امام مالک مطبوعہ مطبع احمدی دہلی کے صفحہ ۳۰ میں ہے ف زاد رزین الخ یہ حدیث تیسرا اصول جامع کلکتہ کے صفحہ ۳۱ میں ہے

رحمت اللہ کی اور برکتیں اسکی سلام ہے ہمپر اور اوپر نیک بخت بندوں اللہ کے گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں
کوئی معبود مگر اللہ گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ تحقیق محمد رسول اللہ کے ہیں کہتے یہ بیچ دو رکعتوں پہلی کے اور دعا مانگنے پہلی
کرتے تشہد اپنی جسطرح کہ چاہتے واسطے اسکے پس جب بیٹھتے بیچ اخیر رکعت اپنی کے پڑھتے تشہد اسیطرح مگر یہ
یہ کہ مقدم کرتے تشہد کو پھر دعا مانگے جسطرح سے کہ چاہتے واسطے اسکے پس جب پورا کرتے تشہد اپنکو اور ارادہ
کرتے سلام پھیرنے کا کہتے السلام علی النبی یعنی سلام ہے اوپر نبی کے اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اسکی سلام
ہے ہمپر اور اوپر نیکبخت بندوں اللہ کے سلام ہو اوپر نیز داہنے اپنے پھیر لیتا ہے اور امام کے پس اگر سلام
کرتا کوئی اپنے بائیں طرف سے لوٹتے اوپر ہی روایت کیا اسکو ترمذی مالک نے زیادہ کیا رزین نے اور کہا تحقیق رسول خدا
نے حکم کیا اسکو ساتھ اسکے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ کَاَنَّہٗ عَلَی الرَّضْفِ حَتّٰی یَقُوْمَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ اور
روایت ہے عبداللہ بن مسعود رض سے کہ کہا تھا نبی صلعم جب بیٹھتے بیچ دو رکعتوں پہلی کے (یعنی پہلے قعدہ میں
کہ تشہد کیلئے ہے) گویا کہ اوپر پتھر گرم کے بیٹھنے والے ہوتے یہانتک کہ کھڑے ہوتے روایت کیا اسکو ترمذی ابوداؤد اور نسائی نے ف مراد یہ ہے کہ پہلے قعدہ میں کم بیٹھتے تھے درود دعا نہ پڑھتے تھے التحیات پڑھتے ہی اٹھکر کھڑے
ہوتے جیسے کوئی پتھر گرم پر زیادہ نہیں بیٹھ سکتا **وَعَنْہُ** کَانَ یَقُوْلُ مِنَ السُّنَّۃِ اِخْفَاءُ التَّشَھُّدِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ
وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہو انہیں کے کہا سنت سے ہے آہستہ پڑھنا تشہد کا روایت کیا
اسکو ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے **نماز میں بعد پڑھنے التحیات کے نبی صلعم پر**
درود بھیجنے اور اسکی فضیلت کے بیان میں **عَنْ** اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ بَشِیْرُ بْنُ سَعْدٍ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَمَرَنَا اللّٰہُ بِاَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْکَ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ فَسَکَتَ ثُمَّ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ
مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ وَالسَّلَامُ کَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَزَادَ ابْنُ خُزَیْمَۃَ فِیْہِ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ اِذَا نَحْنُ صَلَّیْنَا عَلَیْکَ فِیْ
صَلٰوتِنَا روایت ہے ابی مسعود رض سے کہا پوچھا بشیر بن سعد نے یارسول اللہ امر کیا ہمیں اللہ نے درود بھیجنے کا تمپر پس کس طرح
درود بھیجیں ہم تمپر پس چپ رہے پھر کہا کہو اے اللہ رحمت بھیج اوپر محمد کے اور اوپر آل محمد کے جیسے رحمت بھیجی تو نے
اوپر آل ابراہیم کے اور برکت بھیج اوپر محمد کے اور اوپر آل محمد کے جیسے برکت بھیجی تو نے اوپر آل ابراہیم کے بیچ

ف یہ حدیث مشکوۃ میں باب التشہد کی دوسری فصل میں ہے ف یہ حدیث مشکوۃ میں باب ایضاً کی تیسری فصل میں ہو ف یہ حدیث
صحیح مسلم میں جو کہ ہم شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۱۷۵ میں اور بلوغ المرام کے باب صفۃ الصلوۃ میں ہے +

جہان کے بیشک تو خوبی والا بزرگ ہے اور سلام جیسا کہ تحقیق تم نے جانا روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے اور زیادہ کیا
ابن خزیمہ نے بیچ اسکے پس کسطرح درود بھیجیں ہم تیپر جب درود بھیجیں ہم تیپر بیچ نماز اپنی کے وعن[1] ابی حمید
ن الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قالوا یا رسول اللہ کیف نصلی علیک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولوا
اللھم صل علی محمد وازواجہ وذریتہ کما صلیت علی ال ابراھیم وبارک علی محمد وازواجہ وذریتہ
کما بارکت علی ابراھیم انک حمید مجید متفق علیہ اور روایت ہے ابی حمید ساعدی سے کہ کہا صحابہ نے یا رسول اللہ
کے کسطرح درود بھیجیں ہم آپ پر پس فرمایا رسول اللہ نے کہو یا الٰہی رحمت بھیج محمد پر اور انکی بیبیوں پر اور انکی اولاد پر
جیسے رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور برکت بھیج محمد پر اور انکی بیبیوں پر اور انکی اولاد پر جیسے برکت بھیجی تو نے ابراہیم
پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے وعن[2] ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان یکتال بالمکیال الاوفی اذا صلی علینا اھل البیت
فلیقل اللھم صل علی محمد النبی الامی وازواجہ امہات المومنین وذریتہ واھل بیتہ کما صلیت
علی ال ابراھیم انک حمید مجید رواہ ابو داود اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ نے وہ شخص کہ خوش
لگے اسکو یہ کہ ناپا جاوے ثواب ساتھ پیمانہ پورے کے یعنی جسکو خواہش ہو کہ ثواب پورا اور بہت سا ملے جسوقت کہ درود بھیجے ہمپر
پس چاہیئے کہ کہے یا الٰہی رحمت بھیج محمد پر کہ نبی امی ہیں اور انکی بیبیوں پر کہ مائیں مسلمانوں کی ہیں اور انکی اولاد پر اور ان کی
اہلبیت پر جیسے کہ رحمت بھیجی تو نے اوپر اولاد ابراہیم کے تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے روایت کیا اسحدیث کو
ابوداؤد[3] زف کہا شوکانی[4] نے نیل الاوطار میں کہ سکوت کیا ہے اسحدیث سے ابوداؤد اور منذری نے اور اسکی اسناد میں
ابی جعفر محمد بن علی ہے اور اسپر اختلاف کیا گیا ہے وعن[5] عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ قال لقینی کعب بن عجرۃ
فقال الا اھدی لک ھدیۃ سمعتھا من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت بلی فاھدھا لی فقال سألنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا یا رسول اللہ کیف الصلوٰۃ علیکم اھل البیت فان اللہ قد علمنا کیف نسلم
علیک قال قولوا اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید
مجید اللھم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید متفق علیہ
الا ان مسلما لم یذکر علی ابراھیم فی الموضعین اور روایت ہے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے کہ کہا ملاقات
کی مجھ سے کعب بن عجرہ نے پس کہا کیا نہ بھیجوں میں واسطے تیرے ایک تحفہ کہ سنا میں نے اسکو نبی صلعم سے پس کہا

[1] یہ حدیث مشکوۃ میں باب الصلوۃ علی النبی صلعم کی پہلی فصل میں ہے [2] یہ حدیث ابوداؤد جیسا چاپہ اول ہی میں جو کہ ۱۲۷۲ھ میں چھاپا گیا ہے
اسکے صفحہ ۱۴۱ میں ہے [3] یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد دوم کے صفحہ ۱۰۱ میں ہے [4] یہ حدیث مشکوۃ میں باب الصلوۃ علی النبی صلعم کی پہلی فصل میں

سینے کی پس تحقیق وہ میرے واسطے پس کہا کعب نے پوچھا ہمنے رسول اللہ سے پس کہا ہمنے اے رسول خدا کے کسطرح درود بھیجیں
ہم آپ پر اے اہلبیت نبوت کے پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے سکھلائی ہمکو کیفیت سلام بھیجنے کی آپ پر فرمایا کہو یا الٰہی رحمت بھیج
اوپر محمدؐ کے اور اوپر آل محمدؐ کے جیسیکہ رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا ہی بزرگ یا
الٰہی برکت بھیج محمدؐ پر اور آل محمدؐ جیسیکہ برکت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی روایت کیا اسحدیث
کو بخاری اور مسلم نے مگر مسلم نے نہیں ذکر کیا علی ابراہیم کو دونوں جگہ ف کسطرح درود بھیجیں ہم آپ پر حاصل اسکا یہ
ہے کہ اللہ تم نے جو ہمکو فرمایا ہے آپ پر درود اور سلام بھیجنے کو تو کیفیت بھیجنے کی ہمنے معلوم کی یہ آپ نے التحیات میں
سکھلائی السلام علیک ایہا النبی پس درود کیونکر بھیجیں اور یہ جو کہا کہ اللہ نے سکھلائی کیفیت سلام بھیجنے کی تو
مراد یہ ہے کہ حضرت کی زبانی تعلیم کروائی اسکو تعلیم اللہ تعالیٰ کی اسلئے کہا کہ حضرت کی تعلیم اللہ تعالیٰ کی تعلیم ہی کیونکہ
وہ احکام نہیں بیان کرتے تھے مگر ساتھ وحی کے اور آل محمدؐ پر آل بمعنی اہل و عیال کے ہی اور اسکے معنی تابعدار کے
بھی آئے ہیں اور اسمیں ذکر حضرت ابراہیم کا کیا اور نبی کا نہ کیا اسلئے کہ جد امجد حضرتؐ کے ہیں اور حکم کئی گئے
ہیں ساتھ مناسبت انکی کے اصول دین میں اور برکت بھیجو یعنے ہمیشہ رکھ انکو لئے جو بزرگی کہ دی ہی تو نے اُن کو
مگر مسلم نے ذکر نہیں کیا علی ابراہیم کو دونو جگہ میں یعنے نہ پہلے درود میں نہ دوسرے میں الفاظ اسکے یوں ہیں کما صلیت
علی ابراہیم اور کما بارکت علی آل ابراہیم وَعَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ نُصَلِّي كَيْفَ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ قَالَ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ
اور روایت ہی موسی بن طلحہ سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے کہ تحقیق ایک مرد آیا پاس نبی صلعم کے پس کہا کیونکر درود بھیجیں
ہم آپ پر اے نبی اللہ کے فرمایا کہو یا الٰہی رحمت بھیج اوپر محمدؐ کے اور اوپر آل محمدؐ کے جیسیکہ رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر تحقیق
تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی اور برکت بھیج محمد پر اور آل محمد پر جیسیکہ برکت بھیجی تو نے ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ
ہے روایت کیا اسحدیث کو نسائی نے ف مسلم میں روایت ہی ابو ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ نے جو کوئی درود بھیجیگا مجھپر
ایکبار رحمت بھیجیگا اللہ تعالیٰ اسپر دس بار ف دس رحمتیں بحکم ان آیات کے ہوتی ہیں مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا یعنے
جو کوئی کرتا ہے ایک نیکی پس اس کے لئے دس برابر اسکے ہیں اور نسائی میں روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ
صلعم نے جو کوئی بھیجے مجھپر درود ایکبار رحمت بھیجیگا اللہ اسپر دس رحمتیں اور بخشے جاوینگے اسکے دس گناہ اور بلند کئے

ف حدیث نسائی چھاپہ شاہدرہ دہلی کے صفحہ ۱۸۱ میں ہے ف یہ حدیث صحیح مسلم میں جو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۱۶۰ میں
ہے ف حدیث نسائی چھاپہ شاہدرہ دہلی کے صفحہ ۱۸۱ میں ہے ۔

کئے جاوینگے اسکے لئے دس درجے (یعنی پہنچ قرب حق کے) اور مسند امام احمد میں روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا جس نے درود بھیجا نبی صلعم پر ایک بار رحمت بھیجتا ہے اللہ اسپر اور فرشتے اسکے ستر رحمتیں اور نسائی اور دارمی میں روایت ہے ابن مسعود رضہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے تحقیق واسطے اللہ کے کتنے فرشتے ہیں پھرتے والے زمین میں پہنچاتے ہیں مجھکو میری امت کیطرف سے سلام اور نسائی میں روایت ہے ابوہریرہ رضہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا سے کہ فرماتے تھے نہ ٹھیراؤ گھروں کو مانند قبروں کے اور مت ٹھیراؤ قبر میری کو عید اور درود بھیجو مجھپر پس تحقیق درود تمہارا پہنچتا ہے مجھکو جہاں تم ہو اور ترمذی میں روایت ہے انہیں سے کہ کہا فرمایا رسول خدا نے خاک آلودہ ہو ناک اس شخص کی کہ ذکر کیا گیا میں نزدیک اسکے پس نہ بھیجا درود مجھپر اور خاک آلودہ ہو ناک اس شخص کی کہ پایا اسپر رمضان پھر گذر گیا پہلے اس سے کہ بخشش کیجاوے واسطے اسکے یعنی عبادات اور حق اسکے نہ ادا کیا گیا کہ سبب بخشش اسکی کے ہو تو اور خاک آلودہ ہو ناک اس شخص کی کہ پایا نزدیک اسکے ماں باپ اسکے یا نے بڑھاپے کو یا ایک نے انمیں سے پس داخل کیا انہوں نے اسکو بہشت میں فائدہ خاک آلودہ ہو یعنے خوار اور ہلاک ہو وہ شخص جو کہ حضرت کا نام سنکر حضرت پر درود نہ بھیجے اور خوار اور ہلاک ہو وہ شخص جسکو ماں باپ بوڑھے ہو جاویں اور وہ انکے ساتھ نیکی نہ کرے کہ سبب داخل ہونیکا بہشت میں ہو اور مسند امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی میں روایت ہے فضالہ بن عبید رضہ سے کہ کہا سنا پیغمبر خدا نے کسی مرد کو دعا کرتے بیچ نماز اپنی کے نہ تعریف کی اللہ کی اور نہ درود بھیجا نبی صلعم پر پس فرمایا جلدی کی اس نے پھر بلایا اسے حضرت نے پس فرمایا جب دعا کرے کوئی تم میں سے پس شروع کرے تعریف اپنے رب کی اور ثنا اسپر پھر درود بھیجے نبی پر پھر دعا کرے جو چاہے اور صحیح کہا اسحدیث کو ترمذی اور ابن حبان اور حاکم نے اور ترمذی میں روایت ہے عمر بن الخطاب رضہ سے کہ تحقیق دعا ٹھیری رہتی ہے درمیان آسمان اور زمین کے نہیں چڑھتی اسمیں سے کچھ یہانتک کہ درود بھیجے تو اوپر نبی کے اور ترمذی میں روایت ہے حضرت علی رضہ سے اور مسند امام احمد میں حسین بن علی رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے سخت بخیل وہ ہے کہ ذکر کیا گیا میں یعنے نام لیا گیا میرا نزدیک اسکے پس نہ درود بھیجا مجھپر اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے

تشہد میں دعاؤں کے پڑھنے کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ فِي الصَّلٰوةِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ

---

۱ یہ حدیث مشکوۃ میں باب الصلوۃ علی النبی وفضلہا کی دوسری فصل میں ہے ۲ یہ حدیث مشکوۃ میں باب ایضا کی دوسری فصل میں ہے
۳ یہ حدیث مشکوۃ میں باب ایضا کی فصل ایضا میں ہے ۴ یہ حدیث مشکوۃ میں باب ایضا کی فصل ایضا میں ہے ۵ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صفۃ الصلوۃ میں ہے ۶ یہ حدیث ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ میں ہے ۷ یہ حدیث مشکوۃ میں باب الصلوۃ علی النبی وفضلہا کی تیسری فصل میں ہے ۸ یہ حدیث مشکوۃ میں باب الدعا فی التشہد کی پہلی فصل میں ہے ۔

الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ
مِنَ الْمَاْثَمِ وَمِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مَا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ
وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روائت ہو حضرت عائشہ رض سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا مانگتے
نماز مین بعد التحیات اور درود پڑھنے کے کہتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے فتنہ کانے دجال کے
اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے فتنہ زندگی کے سے اور فتنہ موت کے سے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ
تیرے گناہ سے اور قرض سے پس کہا واسطے آپکے ایک کہنے والے نے آپ قرض سے کسقدر پناہ مانگتے ہیں پس
فرمایا تحقیق جو شخص آدمی قرضدار ہوتا ہے بات کرتا ہے پس جھوٹ بولتا ہو اور وعدہ کرتا ہو پس خلاف کرتا ہو
روائت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے فائدہ[1] مسلم مین روائت ہے ابن عباس رض سے کہ تحقیق نبی صلعم تھے سکھاتے
صحابہ اور اہل بیت کو یہ دعا جیسے سکھلاتے سورہ قرآن کی فرماتے کہو اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ
وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ
یعنے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے عذاب دوزخ کے سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے فتنہ کانے دجال
کے سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے فتنہ زندگانی اور مرنے کے سے فائدہ[2] بخاری اور مسلم مین روائت ہو ابوہریرہ رض
سے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہان مین تمکو دجال کی وہ بات بتاتا ہون جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے نہین بتلائی
وہ بات یہ ہے کہ دجال کانا ہے اور وہ باغ اور آگ کی سورہ اپنے ساتھ لاویگا تو جسکو وہ باغ کہے گا وہ حقیقت
مین آگ ہو اور مین تمکو ڈراتا ہون جیسا نوح علیہ السلام اپنی امت کو ڈرایا وَعَنْ[3] اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِهٖ فِيْ صَلٰوتِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا
كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روائت ہے ابی بکر صدیق رض سے کہ کہا مینے اے رسول خدا کے سکھلا دو مجھکو دعا کہ دعا مانگون
مین ساتھ اسکے اپنی نماز مین یعنے بعد تشہد اور درود کے فرمایا کہو یا الٰہی تحقیق ظلم کیا مینے اپنے نفس پر ظلم بہت
اور نہین بخشتا گناہون کو کوئی مگر تو پس بخش مجھکو بخشنا خاص نزدیک اپنے سے اور رحم کر مجھپر تحقیق تو بخشنے والا مہربان
ہے روائت کیا اسحدیث کو بخاری و مسلم نے وَعَنْ[4] شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ

[1] یہ حدیث صحیح مسلم مین جو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہے [2] یہ حدیث مشارق الانوار مطبوعہ مطبع مصطفائی ۱۲۹۹ھ کی جلد ثانی
کے ۱۰۹ صفحہ مین ہے [3] یہ حدیث مشکوۃ مین باب الدعا فی التشہد کی پہلی فصل مین ہے [4] یہ حدیث نسائی چھاپہ شاہدرہ دہلی کے ۱۷۵ صفحہ مین ہے

وَاَسْاَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْاَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا وَّلِسَانًا صَادِقًا وَّاَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ
وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَى اَحْمَدُ نَحْوَهٗ اور روایت ہے شداد
بن اوس رض سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلعم کہتے نماز اپنی مین یعنے بعد تشہد اور درود کے یا آلہی تحقیق مین مانگتا
ہوں تجھہ سے ثابت رہنا دین کے مقدمہ مین اور قصد کرنا ہدایت پہ اور مانگتا ہوں تجھہ سے شکر نعمت تیری کا اور
خوبی بندگی تیری کی اور مانگتا ہوں تجھہ سے دل سالم اور زبان سچی اور مانگتا ہوں تجھہ سے بھلائی جو کہ جانتا ہے تو اور پناہ
مانگتا ہون مین ساتھہ تیرے برائی اسچیز کی سے کہ جانتا ہے تو اور بخشش مانگتا ہوں تجھہ سے اسلیے ان گناہون کے کہ جانتا
ہے تو روایت کیا اسحدیث کو نسائی نے اور روایت کی احمد نے مانند اسکے **سلام پھیرنے کے بیان مین**

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ
عَنْ يَّمِيْنِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْمَنِ وَعَنْ يَّسَارِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْسَرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَلَمْ يَذْكُرِ التِّرْمِذِيُّ حَتّٰى يُرٰى
بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْسَرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ روایت ہے عبداللہ بن مسعود رض سے کہ کہا تحقیق
رسول خدا صلعم تھے سلام پھیرتے داہنے اپنے کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ یعنے سلام تجہہ اور مہربانی اللہ کی یہانتک
کہ دکھلائی دیتی سفیدی داہنے رخسارہ آپکے کی اور سلام پھیرتے بائیں اپنے کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہانتک کہ
دکھلائی دیتی سفیدی بائیں رخسارہ آپکے کی روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور نہین ذکر کیا
ترمذی نے حتی یری بیاض خدہ الایسر اور روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے عمار بن یاسر سے **فائدہ** مسلم مین روایت
ہے عامر بن سعد سے اس نے نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا تھا مین دیکھتا رسول اللہ کو سلام پھیرتے دائین اور بائین اپنے یہانتک
کہ دیکھتا مین سفیدی رخسارہ آپکے کی **ف** مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے کہ دونوطرف سلام پھیرنے
کی حدیث کو پندرہ آدمیون نے صحابہ سے روایت کیا ہے ساتھہ احادیث مختلفہ کے انمیں صحیح اور حسن اور ضعیف اور
متروک سب ہیں اور مذہب امام اعظم اور امام شافعی اور امام احمد کا بھی یہی ہے اور امام مالک کے مذہب میں ایک ہی
سلام ہے اور دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ ترمذی مین روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہ کہا تھے رسول خدا
سلام پھیرتے نماز مین ایک سلام سامنے اپنے منہہ کے پھر جھکتے طرف داہنی جانب کی تھوڑا سا **فائدہ** یعنی حالت
سلام کی قبلہ منہ کرتے پھیرتے درمیان سلام مین کچھہ داہنی طرف مائل ہوتے ایسا کہ سفیدی رخسارہ مبارک کی دکھلا

۱؎ حدیث مشکوۃ مین باب الدعا فی التشہد کی دوسری فصل مین ہے ۲؎ یہ حدیث صحیح مسلم مین ہے کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکے
حصہ ۲۱۶ مین ہے ۳؎ یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی جلد اول کے صفحہ ۱۱۱ مین ہے ۴؎ حدیث ترمذی چھاپا ہوا ہے

ہوتی جیسا کہ اوپر گذرا اور ابوداؤد[۱] مین روایت ہو سمرہ رضہ سے کہ کہا حکم کیا رسول اللہ صلعم نے یہ کہ نیت کریں ہم وقت سلام پھیرنے کے جواب سلام امام کی اور یہ کہ محبت کریں ہم آپس مین اور یہ کہ سلام کرے بعض ہم مین کا بعض کو

وعن[۲] علقمۃ بن وائل عن ابیہ قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان یسلم عن یمینہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عن شمالہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ رواہ ابوداؤد

اور روایت ہو علقمہ بن وائل سے اُس نے نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا نماز پڑھی مینے ساتھ نبی صلعم کے پس تھے سلام پھیرتے حضرتؐ داہنے اپنے سلام تمیر اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اسکی اور بائیں اپنی سلام تمیر اور رحمت اللہ کی روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد نے ف بلوغ المرام مین لکھا ہے کہ سند اسحدیث کی صحیح ہے اور کہا[۳] شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ زیادہ کیا ابوداؤد نے لفظ وبرکاتہ کا حدیث وائل سے اور یہی حدیث لایا ہی اس زیادتی کو ابن حبان اپنی صحیح مین حدیث ابن مسعود سے اور ایسا ہی ابن ماجہ اسکی حدیث سے کہا حافظ ابن حجر نے تلخیص مین تعجب ہے ابن صلاح سے کہ کہتا ہے یہ زیادتی نہیں ہے کسی چیز مین کتب حدیث سے مگر بیچ روایت وائل بن حجر کے اور تحقیق ذکر کیا اس زیادتی کو حافظ نے ساتھ طرق کثیرہ کے تلخیص الافکار تخریج الاذکار مین جبکہ کہا نووی نے کہ زیادتی وبرکاتہ کی روایت اکیلی ہے پھر کہا حافظ نے بعد بیان کرنے ان طرق کے کہ ثابت ہوتی ہے یہ زیادتی ان طرق کثیرہ سے خلاف کلام شیخ نووی کے کہ کہتا ہے کہ یہ روایت اکیلی ہے اور تحقیق صحیح کہا ہے بلوغ المرام مین یہی حدیث وائل کو جو مشتمل ہو اوپر اس زیادتی کے بعد سلام کے مقتدیون کیطرف منہہ کرکے بیٹھنے کے بیان مین

عن[۴] سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ قال کان النبی صلی صلوٰۃ اقبل علینا بوجھہ رواہ البخاری

روایت ہو سمرہ بن جندبؓ سے کہ کہا تھا نبی صلعم جسوقت کہ نماز پڑھ چکتے متوجہ ہوتے ہمپر ساتھ منہہ مبارک اپنے کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے فائدہ[۵] مسلم مین روایت ہو حضرت انسؓ سے کہ کہا تھا نبی صلعم پھیرتے داہنے اپنے سے اور بخاری اور مسلم[۶] مین روایت ہو عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا نہ مقرر کرو ایک تمہارا واسطے شیطان کے حصہ نماز اپنی مین سے اعتقاد کرے یہ کہ لازم ہے اسپر یہ کہ نہ پھرے مگر داہنے اپنے سے تحقیق دیکھا مینے پیغمبر صلعم کو اکثر بار کہ پھیرتے تھے بائیں طرف اپنی اور مسلم[۷] مین روایت ہو جابر بن سمرہؓ سے کہ کہا تھا پیغمبر خدا نہین اٹھتے تھے مصلے اپنے سے کہ نماز پڑھتے اسمیں صبح کی یہانتک کہ نکلتا آفتاب لیکن اور بلند ہوتا پس جسوقت کہ نکلتا آفتاب اٹھتے اور تھے صحابہ باتیں کرتے

---

[۱] یہ حدیث ابوداؤد چھاپا اول دہلی کے مین جو کہ ۱۳۵۲ ہجری مین چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۱۳۲ مین ہے [۲] یہ حدیث ابوداؤد چھاپا اول دہلی کے صفحہ ۱۴۶ مین سے [۳] یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد دوسری کے صفحہ ۱۹۴ مین ہے [۴] یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۱۵۱ مین ہے [۵] یہ حدیث صحیح مسلم مین جو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہو اسکے صفحہ ۱۲۲ مین ہے [۶] یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب الذکر بعد الصلوٰۃ کی پہلی فصل مین ہے [۷] یہ حدیث صحیح مسلم مین چھاپہ نور محمد کی جلد اول کے صفحہ ۱۲۵ مین ہے ؛

اور مشغول ہوتے بیچ باتوں جاہلیت کی (یعنے بطریق مذمت کے) اور ہنستے اور مسکراتے آنحضرت صلعم بعد نماز کے

ذکر اور دعاؤں پڑھنے کے بیان میں عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ لَمْ یَقْعُدْ اِلَّا مِقْدَارَ مَا یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ

ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ نُمَیْرٍ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روائت ہے حضرت عائشہ رض سے

کہ کہا تھے رسول اللہ صلعم جبکہ سلام پھیرتے نہ بیٹھتے مگر مقدار اسیچز کے کہ کہتے یا الٰہی تو ہے سالم نیوعیبوں

سے اور تجھ سے ہے سلامتی یعنے بندوں کی سب آفتوں سے بابرکت ہے تو صاحب بزرگی اور بخشش کے اور

بیچ ایک روائت ابن نمیر کے اے صاحب بزرگی اور بخشش کی کے روائت کیا اسحدیثکو مسلم نے وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ

اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِہٖ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روائت ہے ثوبان رض سے کہ

کہا تھے رسول اللہ صلعم جسوقت پھرتے نماز اپنی سے استغفار کرتے تین بار اور کہتے یا الٰہی تو ہے سلام اور تجھ

سے ہے سلامتی بابرکت ہے تو صاحب بزرگی اور بخشش کے روائت کیا اسحدیث کو مسلم نے فائدہ صحیح مسلم نے اسی

حدیث کے نیچے لکھا ہے کہ کہا ولید نے پس کہا میں نے اوزاعی سے کہ کسطرح کرے استغفار کہا استغفر اللہ

استغفر اللہ وَعَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ

فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ مَکْتُوْبَۃٍ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ

وَرُوِیَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اور

روائت ہے مغیرہ بن شعبہ رض سے کہ نبی صلعم تھے کہتے پیچھے ہر نماز فرض کے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک

اسکا اسی کے لئے ہے بادشاہت اور اسی کے لئے ہے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے یا الٰہی نہیں کوئی مانع واسطے

اسچیز کے کہ دی تو نے اور نہیں کوئی دینے والا اسچیز کو کہ منع کی تو نے اور نہیں فائدہ دیتی دولتمند کو عذاب تیرے

سے دولتمندی روا رکھ کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور کہا ترمذی نے اور روائت کیگئی ہے کہ تحقیق

حضرت تسبیح کہتے پاکی بیان کرتے پروردگار اپنے کی پروردگار عزت والے کی اسچیز سے کہ بیان کرتے ہیں اور سلامتی ہے

۱؎ یہ حدیث مسلم چاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۲۱۱ میں ہے ۲؎ یہ حدیث صحیح مسلم میں جو کہ بہ شرح نووی چاپا گیا ہے صفحہ ۲۱۱ میں ہے

۳؎ یہ حدیث مشکوۃ میں باب الذکر بعد الصلوۃ کی پہلی فصل میں ہے ۴؎ یہ حدیث ترمذی چاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۷۰ میں

ہے ۔ اللھم اغفر لکاتب ہذا

اوپر پنجبروں کے اور سب تعریف ہو واسطے اللہ کے جو صاحب ہو سارے جہان کا **وعن** عبد اللہ ابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم من صلوتہ یقول بصوتہ الا علی لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ ولہ الفضل ولہ الثناء الحسن لا الہ الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون رواہ مسلم اور روائت ہو عبد اللہ بن زبیرؓ سے کہ کہا ہو رسول اللہ صلعم جسوقت کہ سلام پھیرتے نماز اپنی سے کہتو ساتھ آواز بلند کے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک اسکا اسی کیلئے ہے بادشاہت اور اسی کے لئے ہو تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نہیں بازگشت گناہوں سے اور نہیں قوت عبادت پر مگر ساتھ اللہ کے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور نہیں عبادت کرتے ہم مگر اسی کی اسکے لئے ہے نعمت یعنی سب نعمتیں اسی کیطرف سے ہیں اور اسکے لئے ہو بزرگی اور اسی کیلئے ہو تعریف نیک نہیں کوئی معبود مگر اللہ خالص کرنیوالے ہیں ہم واسطے اسکے بندگی کو اگرچہ مکروہ جانیں کافر روائت کیا اسحدیث کو مسلم نے **وعن** مصعب عن ابیہ قال تعوذوا بکلمات کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ بھن اللھم انی اعوذ بک من البخل واعوذ بک من الجبن واعوذ بک من ان ارد الی ارذل العمر واعوذ بک من فتنۃ الدنیا وعذاب القبر رواہ البخاری اور روائت ہو مصعب سے اس نے روائت کی اپنے باپ سے کہا پناہ پکڑو ساتھ ان کلموں کے کہ تھے نبی پناہ پکڑتے ساتھ ان کلمات کے یا الٰہی میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے نامردی سے اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے بخیلی سے اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے پہنچے جانے سو بڑی عمر کیطرف اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے فتنہ دنیا کے سے اور عذاب قبر کے سو روائت کیا اسحدیث کو بخاری نے **وعن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من سبح اللہ دبر کل صلوۃ ثلثا وثلثین وحمد اللہ ثلثا وثلثین وکبر ثلثا وثلثین فتلک تسعۃ وتسعون وقال تمام المائۃ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر غفرت خطایاہ وان کانت مثل زبد البحر رواہ مسلم اور روائت ہو ابوہریرہ سے اسنے نقل کی رسول اللہ صلعم فرمایا جو شخص سبحان اللہ کہو پیچھے ہر نماز کے تینتیس بار اور الحمد للہ کہو تینتیس بار اور اللہ اکبر کہے تینتیس بار پس نانوے ہوئے پس کہے واسطے پورا کرنے سینکڑے کے یہ کلمہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک اسکا اسی کیلئے ہے بادشاہت اور اسی کیلئے ہے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے بخشے جاوینگے گناہ اسکے اگرچہ ہوں مانند جھاگ دریا کے (یعنی بہت) روائت کیا اسحدیث کو مسلم نے **فائدہ** مسلم میں روائت ہو سعد بن ابی وقاص سے کہ حضرتؐ نے فرمایا

---

[1] یہ حدیث مشکوۃ باب الذکر بعد الصلوۃ کی پہلی فصل میں ہے [2] یہ حدیث بخاری چاپہ احمدی میرٹھ کے ص۹۴۲ میں ہے [3] یہ حدیث صحیح مسلم چاپہ لکھنؤ کی جلد دوم کے ص۴۵۰ میں ہے [4] یہ حدیث صحیح مسلم جو کہ شرح نووی چلتا گیا ہے اسکے ص۲۱۹ میں ہے

کیا کوئی تم سے عاجز ہے اس سے کہ ہر روز ہزار نیکیان حاصل کرے پھر حضرتؐ کے پاس بیٹھنے والوں میں سے ایک شخص نے پوچھا کہ کیونکر ہو سکے کہ کوئی ہم میں سے ہزار نیکیان کرے حضرتؐ نے فرمایا کہ سو بار سبحان اللہ پڑھے تو اسکو ایک ہزار نیکیان لکھی جائینگی ف سو بار سبحان اللہ پڑھنے سے ہزار نیکیان اسواسطے ہوئیں کہ خدا نے ایک نیکی کا ثواب دس گنا مقرر کیا ہے تو ایک سو کی ایک ہزار نیکی ہوئی اور مسلم میں روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ کا کہنا میرے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ پیارا ہے جسپر آفتاب کی چمک پڑتی ہے اور بخاری[۲] اور مسلم میں روایت ہے انہیں سے کہ تحقیق فقیر مہاجرین کے آئے رسول اللہ صلعم کے پاس پس کہا انہوں نے تحقیق لیگئے دولت والے درجے بلند یعنی ثواب اور قرب اور رضائے حق اور نعمت ہمیشگی کی کہ نعمت بہشت کی ہے یعنے انہوں نے بڑا ثواب حاصل کیا اور لائق بہشت کی نعمتوں کے ہوئے پس ہمارا کیا حال ہے پس فرمایا حضرتؐ نے کیا سبب ہے عرض کیا فقراء نے کہ نماز پڑھتے ہیں وہ جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں وہ جیسے ہم روزے رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں دیتے ہیں وہ اور ہم نہیں اللہ دے سکتے اور وہ آزاد کرتے ہیں اور ہم نہیں آزاد کر سکتے یعنی بسبب افلاس کے پس انکا ثواب انہیں کو حاصل ہوا اور ہم محروم ہیں پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے کیا نہ سکھلاؤں تمکو ایسی چیز کہ پہنچ جاؤ بسبب اسکے درجوں ان شخصوں کے کو کہ بڑھ گئے ہیں تم سے یعنی جو پہلے تمہارے اسلام لائے ہیں اور بڑھ جاؤ تم بسبب اسکے ان لوگوں پر کہ پیچھے تمہارے ہیں یعنی ایمان لانے میں اور پیدا ہونے میں اور نہ ہوگا کوئی یعنی اغنیاء میں سے بہتر تم سے مگر وہ شخص کہ کرے مانند اسچیز کے کہ کرو تم یعنی مگر جو غنی کہ تسبیح پڑھیگا اس سے تم بہتر نہیں ہو نیکی بلکہ وہ تم سے بہتر ہوگا یا برابر تمہارے ہوگا کہا انہوں نے بہتر فرمائی یا رسول اللہ فرمایا سبحان اللہ پڑھو اور اللہ اکبر پڑھو اور الحمد للہ پڑھو تینتیس تینتیس بار کہا ابوصالح نے پس پھر آئے فقراء مہاجرین کیطرف رسول اللہ کے پس عرض کیا انہوں نے کہ سنا بھائیوں ہمارے نے کہ مالدار ہیں اسچیز کو جو کیا ہم نے پس کیا انہوں نے مانند اسکے یعنی پھر یہ فضل ہی ہوئی وہ ہم پر پس فرمایا رسول اللہ نے یہ فضل اللہ کا ہے دیتا ہے وہ جسکو چاہتا ہے اور نہیں قول ابی صالح کا آخر تک مگر نزدیک مسلم کے اور یہ ایک روایت بخاری کے ہے یہ ہو کہ سبحان اللہ پڑھو تینتیس ہر نماز کے دس بار اور الحمد للہ پڑھو دس بار اور اللہ اکبر پڑھو دس بار بدلے تینتیس بار کے فائدہ مسند امام احمد اور نسائی اور دارمی میں زید بن ثابت کی روایت سے پڑھنا ان تینوں کلمات کا پچیس پچیس بار اور لا الہ الا اللہ پچیس بار بھی آیا ہے اور بخاری[۳] اور مسلم[۴] میں روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ

---

[۱] یہ حدیث صحیح مسلم چاپہ نولکشور کے جلد دوم کے صفحہ ۳۴۲ میں ہے [۲] یہ حدیث مشکوۃ مین باب الذکر بعد الصلوۃ کی پہلی فصل میں ہے
[۳] یہ حدیث مشکوۃ مین باب ایضاً کی تیسری فصل مین ہے [۴] یہ حدیث صحیح مسلم چاپہ نولکشور کی جلد دوم کے صفحہ ۳۴۲ اور صحیح بخاری کے اخیر ہی حدیث ہے ۔

نے کہ دو بول ہیں زبان پر ہلکے قول میں پیاری خدا کے نزدیک پیارے ایک تو سبحان اللہ وبحمدہ دوسرے سبحان اللہ العظیم
اور مسلم[۱] میں روایت ہے ابوذر رضی سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ ہاں میں تجھکو بتاتا ہوں خدا کی بہت پیاری کلام کہا
میں نے ای رسول خدا کو خبر دو مجھکو واسطے بہت پیاری کلام کے نزدیک اللہ کے پس فرمایا تحقیق بہت پیارا کلام خدا کے
نزدیک سبحان اللہ وبحمدہ ہے اور مسند امام احمد[۲] میں روایت ہے عبدالرحمن بن غنم سے اسنے نقل کی نبی صلعم سے
کہ فرمایا حضرت نے جو شخص کہ کہے پہلے پہرنے کی جگہ نماز سے اور پہلے موڑنے پاؤں اپنے کے نماز مغرب اور صبح
سو یہ کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
قَدِیْرٌ یعنے یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ کہ اکیلا ہے نہیں کوئی شریک اسکا اسی کیلئے ہے بادشاہت اور اسی کیلئے ہے
تعریف اسی کے ہاتھ میں ہے بھلائی وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے دس بار لکھی جاتی ہیں
واسطے اسکے ساتھ ہر ایک کے دس نیکیاں اور دور کیجاتی ہیں اسسے دس برائیاں اور بلند کیجاتے ہیں واسطے
اسکے دس درجے اور ہوتے ہیں یہ کلمات واسطے اسکے امان ہر بری چیز سے اور پناہ شیطان راندہ ہوئے سے اور نہیں
پہنچتا واسطے کسی گناہ کے یہ کہ ہلاک کرے اسکو مگر شرک یعنے اگر شرک کریگا تو نہیں بخشا جاویگا اور ہوگا بہترین
لوگوں کا ازروئے عمل کے مگر وہ شخص کہ زیادہ ہووے اس سے یعنے زیادہ کہے اسیچیز سے کہ کہا اس نے روایت کیا اسکو ترمذی
کو ترمذی نے مانند اسکے ابوداؤد سے قول انکے مگر شرک تک اور نہیں ذکر کیا نماز مغرب کا اور نہ لفظ بیدہ الخیر اور کہا
یہ حدیث حسن غریب ہے بخاری[۳] اور مسلم میں روایت ہے ابوایوب انصاری سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ نے جس نے
کہا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ یعنے نہیں لائق پوجنے کے کوئی مگر اللہ اکیلا ہے نہیں شریک اسکا کوئی دس دفعہ
ہوگا وہ ایسا کہ آزاد کیا اس نے چار جان کو اولاد سے اسمٰعیل کے وَعَنْ[۴] مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ اُوْصِیْکَ یَا مُعَاذُ لَا تَدَعَنَّ عَنْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی
ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ بِسَنَدٍ قَوِیٍّ اور روایت ہے معاذ بن
جبل سے کہ تحقیق رسول خدا نے فرمایا اسکو وصیت کرتا ہوں تجھکو ای معاذ نہ چھوڑ تو پیچھے ہر نماز کے ای اللہ تو مدد کر
میری اوپر ذکر کرنے اپنے کے اور اچھی کرنے عبادت اپنے کے روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے ساتھ
سند قوی کے وَعَنْ[۵] اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ اٰیَۃَ
الْکُرْسِیِّ دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ مَکْتُوْبَۃٍ لَمْ یَمْنَعْہُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّۃِ اِلَّا الْمَوْتُ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَصَحَّحَہٗ ابْنُ

---

[۱] یہ حدیث شکۃ باب الذکر بعد الصلوٰۃ کی فصل تیسری میں ہے [۲] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الذکر والدعا میں ہے [۳] یہ
حدیث بلوغ المرام کے باب صفۃ الصلوٰۃ میں ہے [۴] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الیضا میں ہے ۔

حِبَّانَ وَزَادَ فِيهِ الطَّبَرَانِيُّ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور روایت ہے ابی امامہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ نے جسنے پڑھی آیت
الکرسی پیچھے ہر نماز فرض کے نہ روکے گی اسکو کوئی چیز بہشت میں جانے سے مگر موت یعنی مرتے ہی جنت کو چلا
جاویگا روایت کیا اسحدیث کو نسائی نے اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نے اور زیادہ کیا اسمیں طبرانی نے اور قل
ہو اللہ احد **وَعَنْ** انس رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ اَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے
انس رض سے کہ کہا کہ بہتی اکثر دعا نبی صلعم کی یا الٰہی اے رب ہمارے دیدے ہمکو بیچ دنیا کے نیکی اور بیچ آخرت کے نیکی اور بچا
ہمکو آگ کے عذاب سے روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے **وَعَنْ** اَبِي سَعِيدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ اور روایت ہے ابی سعید خدری رض
سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے باقی رہنے والیاں نیک باتیں نہیں کوئی پوچنے کے لائق مگر اللہ اور پاک ہے اللہ
اور بڑا ہے اللہ اور سب خوبیاں اللہ ہی میں ہیں اور نہیں پھرنا گناہ سے اور نہیں طاقت عبادت کی مگر ساتھ مدد اللہ کے
روایت کیا اسحدیث کو نسائی نے اور صحیح کہا اسکو ابن حبان اور حاکم نے ف بخاری اور مسلم میں روایت ہے
ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ نے اے عبد اللہ قیس کے بیٹے کیا بتاؤں میں تجکو خزانہ
خزانوں جنت کے سے کہ یہ ہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ یعنی نہیں پھرنا گناہ سے اور نہیں طاقت عبادت کی مگر ساتھ مدد اللہ کے
وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ
اَنْ يَّقُوْلَ الْعَبْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ
مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ
لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے شداد بن اوس سے کہا فرمایا رسول اللہ نے سردار استغفار
کا یہ ہے کہ کہے بندہ یا الٰہی تو میرا رب ہے نہیں کوئی معبود مگر تو نے پیدا کیا تو نے مجکو اور میں بندہ ہوں تیرا اور میں تیرے
عہد اور وعدے پر ہوں موافق مقدور کے پناہ مانگتا ہوں میں تیری اسکی بدی سے جو کیا میںنے اقرار کرتا ہوں تجھ سے
تیری نعمتوں کا جو مجھ پر ہیں اور قائل ہوا میں تیرے پاس اپنے گناہ کا پس بخشدے مجھے کہ نہیں بخش سکتا گناہوں کو کوئی سوا
تیرے روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

ف یہ حدیث بخاری جہاد احدی عشر کے ص ۴۰۵ میں ہے ۲ یہ حدیث بلوغ للرام کے باب الذکر والدعا میں ہے ۳
یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الیضا میں ہو ۴ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الیضا میں ہو ۵ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الیضا میں ہے

اللہ علیہ وسلم یدع ہؤلاء الکلمات حین یمسی ویصبح اللھم انی اسالک العافیۃ فی دینی ودنیای واھلی ومالی اللھم استر عوراتی وامن روعاتی واحفظ من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی واعوذ بک بعظمتک ان اغتال من تحتی رواہ النسائی وابن ماجۃ وصححہ الحاکم اور روایت ہو ابن عمر رضہ سے کہ کہا نہیں چھوڑتا تھا پیغمبر خدا ان کلموں کو جب شام ہوتی اور صبح ہوتی یا الٰہی میں مانگتا ہوں تجھ سے برقراری دین میں اور دنیا میں اور اپنے گھر کے لوگوں میں اور مال میں اپنے یا الٰہی چھپا میرے عیبوں کو اور امن دے ڈروں سے مجھ اور حفاظت کر میرے سامنے سے اور میرے پیچھے سے اور میرے داہنے اور بائیں سے اور میرے اوپر سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری حفاظت سے کہ گر پڑوں نیچے روایت کیا اسکو بخاری نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو حاکم نے **وعنہ** قال قال صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من زوال نعمتک وتحول عافیتک وفجاءۃ نقمتک وجمیع سخطک رواہ مسلم اور روایت ہو انہیں سے کہ کہا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے زوال سے تیری نعمت کے اور پھیرنے سے تیری عافیت کے اور یکایک آنے سے تیرے عذاب کے اور ساری ناخوشیوں سے اور تیری روایت کیا اسکو مسلم نے **وعن** بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یقول اللھم انی اسالک بانی اشھد انک انت اللہ لا الہ الا انت الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد فقال لقد سال اللہ باسمہ الذی اذا سئل بہ اعطی واذا دعی بہ اجاب رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ وصححہ ابن حبان اور روایت ہو بریدہ رضہ سے کہا سنا رسول اللہ نے ایک شخص کو کہتا یا الٰہی میں مانگتا ہوں تجھ سے اسکلام کی برکت سے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک تو ہی ہو اللہ نہیں کوئی معبود مگر تو اکیلا ہے بے پرواہ نہ جنا اور نہ جنا گیا اور نہیں ہو اسکے برابر کا کوئی پس فرمایا حضرت نے مانگا اللہ سے ایسے نام سے کہ جب مانگے اسکے ساتھ تو دے اور جب دعا کرے اسکے ساتھ تو قبول کرے روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نے **وعن** ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدعو اللھم اغفر لی خطیئتی وجھلی واسرافی فی امری وما انت اعلم بہ منی اللھم اغفر لی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر وانت علی کل شیء قدیر متفق علیہ۔ اور روایت ہو ابوموسی اشعری رضہ سے کہ کہا تھا نبی صلعم دعا میں فرماتے اے اللہ

لہ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الذکر والدعا میں ہے ۲ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الیضا میں ہے ۳ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الیضا میں ہے

بخشدی مجھے گناہ میرے اور زیادتی میری میرے کام میں اور جو تو خوب جانتا ہی مجھ سے یا الٰہی بخش واسطے میری میری ہزل کو
اور میری بیہودہ گوئی کو اور تیرے گناہ کو اور جو ظاہر کیا میں نے اور جو تو خوب جانتا ہی مجھ سے اور تو ہی سب سے پہلے ہی
اور تو ہی سب سے پیچھے اور تو ہر چیز پر قابو رکھتا ہی روائت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ**[1]
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهَا هٰذَا الدُّعَاءَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنَ
الْخَيْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ
مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهٖ
عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ
اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَسْاَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهٗ لِيْ خَيْرًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهٗ ابْنُ حِبَّانَ
وَالْحَاكِمُ اور روائت ہی حضرت عائشہ رضہ سے کہ تحقیق نبی صلعم نے سکھلائی انکو یہ دعا آلٰہی تحقیق میں مانگتا
ہوں تجھ سے بھلائی ہر طرح کی جلدی اور دیر کی اور جو تو جانتا ہی اور میں نہیں جانتا اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری ہر طرح
کی برائیوں سے جلدی کی اور دیر کی اور جو تو جانتا ہی اور میں نہیں جانتا یا الٰہی میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی جو مانگا
تجھ سے تیرے بندے اور نبی نے اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے برائی اسچیز کی سے کہ پناہ مانگی اس سے تیرے بندے
اور نبی نے یا الٰہی میں مانگتا ہوں تجھ سے بہشت اور وہ چیز جو نزدیک کرے بہشت کے قول اور عمل سے اور
پناہ مانگتا ہوں دوزخ سے اور اسچیز سے جو نزدیک کرے دوزخ کے قول اور عمل سے اور مانگتا ہوں تجھ سے
یہ کہ کردی تو ہر تقدیر کو جو کہ حکم کیا تو نے اسکا واسطے میری بہتری یعنے دنیا اور آخرت میں روائت کیا اسحدیث
کو ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو ابن حبان اور حاکم نے[2] **اوتکلیم تہلیل اور تسبیح اور تقدیس پر ہنے کے**
بیان میں عَنْ[3] سُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُنَّ بِالتَّهْلِيْلِ وَالتَّسْبِيْحِ وَالتَّقْدِيْسِ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ وَاعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ
فَاِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ روائت ہی سمیہ رضہ سے اور تھیں عورتوں
ہجرت کرنیوالیوں میں سے کہا اس نے کہ فرمایا ہمارے لئے رسول اللہ نے لازم پکڑو تم تہلیل اور تسبیح اور تقدیس کو اور نہ غافل ہو
تم پس بھلا دیجاؤ گے رحمت سے اور شمار کرو تم پوروں اپنے پر ان کلمات کو پس تحقیق یہ پوری پوچھے جاوینگی قیامت کے دن اور باتیں کرینگی
فوائد تہلیل سے لا الٰہ الا اللہ اور تسبیح سے سبحان اللہ اور تقدیس سے سبحان الملک القدوس ہے، اور کہا شوکانی نے[4] **نیل الاوطار**

---

[1] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الاذکار والدعا میں ہی [2] یہ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صد ۲۱۹ میں ہے۔
[3] یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد دوم میں ہے ۔

میں کہ لایا ہے اس حدیث کو حاکم بھی اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہیں ہم اسکو مگر حدیث ہانی بن عثمان سے اور تحقیق صحیح کہا ہے سیوطی نے اسحدیث کی اسناد کو اور یہ حدیث دلالت کرتی ہو اوپر مشروعیت عقد انامل کیساتھ تسبیح کے اور تحقیق لایا اسکو ابو داؤد اور ترمذی اور کہا ترمذی نے حسن ہو اور لایا ہے اسکو نسائی اور حاکم ابن عمر سے اور صحیح کہا اسکو کہ تحقیق کہا ابن عمر نے دیکھا میںنے رسول اللہ صلعم کو شمار کرتے تھو تسبیح کو (یعنی سبحان اللہ سبحان اللہ کہتے تھے) اپنے داہنے ہاتھ سے وجہ بیان کی رسول اللہ صلعم نے شمار کرنے ان کلمات کی اسطرح پر کہ تحقیق یہ ہی انگلیوں کی گواہی دینگے ساتھ اسکے کہ یہ شخص سبحان اللہ سبحان اللہ کہتا تھا ساتھ سماء کے اور یہی بحث ہے کہ گنڈیوں پر شمار کرنیسے انگلیوں کے پر وا (ہی) پر شمار کرنا بہتر ہے انتہی اور مولوی رفیع الدین صاحب محدث دہلوی نے اپنے رسالہ عقد الانامل میں اسکی تفسیر یوں کی ہے کہ اسی تسبیح اور تہلیل پڑھنے والے صنع فی بطن الکف الواحد الخنصر یعنے رکھے داہنے ہاتھ کی ہتھیلی مین چھنگلیا کا سرا ایک کیلئے وَلِلْاِثْنَیْنِ الْبِنْصَرَ اور دو کیلئے اسکے پاس والی انگلی اسطرح اسی کے پاس وَلِلثَّلٰثَۃِ الْوُسْطٰی اور تین کیواسطے بیچ کی انگلی اسی وضع پر کہ آدمی گنتی وقت اکثر چیزوں کو ایسا کرتے ہیں توضیح چاہے کہ سر انگلیوں کے اپنی جڑوں کی پاس ہیں وَلِلْاَرْبَعَۃِ اَقِمِ الْخِنْصَرَ اور چار کیواسطے چھوٹی انگلی کھڑی کرکے وَلِلْخَمْسَۃِ الْبِنْصَرَ اور پانچ کیلئے اسکے پاس کی انگلی وَلِلسِّتَّۃِ ضَعِ الْبِنْصَرَ وَاَقِمْهُمَا اور چھ کیواسطے صرف چھنگلیا کو پاس والی انگلی گرا اسطرح کہ سرا اسکا ہتھیلی کے بیچ کی لکیر پر رہے اور چھنگلیا اور بیچ کی انگلی کھڑی کر وَضَعْ عَلَی الْاَعْلٰی الْکَفِّ السَّبَّابَۃَ الْخِنْصَرَ پھر سات کیلئے رکھ صرف چھنگلیا سر ہتھیلی پر نیچے کی طرف مائل رہو تاکہ پہلی تین گنتیوں سے ٹلنے جاویں وَلِلْعَشَرَۃِ رَاْسَ السَّبَّابَۃِ عَلٰی خَطِّ وَسَطِ الْاِبْهَامِ وَاقْفِ الْجَوْفِ اور دس کیواسطے سر کلمے کی انگلی کا انگوٹھے کے پہلے پورے کے جوڑ پر رکھکر شکل گول حلقے کی بنجاوے اور سب انگلیوں کو کھولدے وَلِلْعِشْرِیْنَ تَمَامَ ظُفْرِ الْاِبْهَامِ بَیْنَ اَصْلِ السَّبَّابَۃِ وَالْوُسْطٰی اور بیس کیلئے سارا ناخن انگوٹھو کا رکھ گھائی مین جو کلمے اور بیچ کی انگلی کے بیچ مین ہے توضیح دیکھنے والا جانے کہ پہلی پور انگوٹھے کی گہائی مین دبی ہے اور بیس کی گنتی میں بیچ کی انگلی کو کچھ دخل نہیں صرف ملنا انگوٹھے کے ناخن کا کلمے کی انگلی کے نیچے والے پور سے بیس کی گنتی کو کافی ہے وَلِلثَّلٰثِیْنَ رَاْسَ الْاِبْهَامِ عَلٰی رَاْسِهَا اور تیس کیواسطے سر انگوٹھے کا کلمے کی انگلی کے سر پہ توضیح اس شکل پر کہ صورت کمان کی چلے سمیت بن جاوے وَلِلْاَرْبَعِیْنَ عَلٰی ظَهْرِ الْاَسْفَلِ مِنْهَا اور چالیس کے لئے سر انگوٹھے کا کلمے کی انگلی کے نیچے والی گرہ کی پیٹھ پر توضیح اس صورت پر کہ انگوٹھے اور ہتھیلی کے کنارے مین جگہ خالی نہ رہے وَلِلْخَمْسِیْنَ عَلَی الْخَطِّ بَیْنَهُمَا فِیْ جَانِبِ الْکَفِّ اور پچاس

کیواسطے سارا انگوٹھا ہاتھ کے سر اسکا لکیر پر جو ہتھیلی کے کنارہ اور کلمے کی انگلی کھڑی اور انگوٹھے کے بیچ میں ہے تو ضیح کلمے کی انگلی کھڑی اور انگوٹھا سارا لیٹا ہا محاذی کلمے کی انگلی کی اس لکیر پر ہے وَلِلْبَاقِیْنَ عَلَی الْاَوْسَطِ مِنْہَا اور ساتھ کے لیے انگوٹھا ٹیڑھا کر کے اسکے ناخن کی بیچ کلمے کی انگلی کی دوسری لکیر کی بیچ پر رکھ تو ضیح جیسا تیر لگانے میں صورت بنتی ہے وَلِلسَّبَّاحِیْنَ عَلَی الْاَعْلٰی مِنْہَا اور مسکیواسطے انگوٹھے کھڑے کا ناخن کا کنارہ بیچ پر پہلی یا دوسری لکیر کلمے کی انگلی پر رکھ تو ضیح انگوٹھے کے ناخن کی بیچ ساری کھلی رہے وَلِلْبِنْصَرِیْنَ رَاْسَہَا عَلٰی ظَہْرِ الْمَفْصِلِ الْاَعْلٰی مِنْہُ اور رانسی کیلئے سر کلمے کی انگلی کا انگوٹھا کہڑ کر کے اسکے سر کے جوڑ کی بیچ پر رکھ وَلِلْمُسَبِّحِیْنَ عَلَی الْاَدْنٰی مِنْہُ اور نوسے کے واسطے کلمے کی انگلی کے ناخن کا سرا دوسرے جوڑ پر انگوٹھے کے رکھ تو ضیح جیسے دس کیلئے انگوٹھے کے پہلے پور کے جوڑ پر رکھا تھا ھٰذَا فِی الْیُمْنٰی یہ جو ایک سے نوّے بلکہ نانوین تک شکلیں ہمنے بتائیں داہنے ہاتھ کی تھیں وَکَذٰلِکَ فِی الْیُسْرٰی اور اسی طرح کی صورتیں بائیں ہاتھ میں بھی ہیں اِلَّا اَنَّ اٰحَادَہَا مَاتَاتُ گزرق اتنا ہے کہ اکائیاں داہنے ہاتھ کی سینکڑے ہیں بائیں ہاتھ کے تو ضیح مثلاً چھنگلیا کا سرا ہتھیلی میں جڑ کے پاس ایک کے لئے ہے داہنے ہاتھ میں جیسا کہ معلوم ہو چکا اور سو کیواسطے بائیں ہاتھ میں اور اسکے پاس کی انگلی اسیطرح اسکے پاس رکھنا دو کیواسطے دائیں ہاتھ میں اور دو سو کیواسطے بائیں ہاتھ میں اسیطرح جو شکل داہنے ہاتھ میں تین کیلئے گذری تین سو کیواسطے بائیں ہاتھ میں ہو اور جو چار کیلئے داہنے ہاتھ میں چار سو کیواسطے ہو بائیں ہاتھ میں علیٰ ہذا القیاس جو نو کیواسطے ہے داہنے ہاتھ میں نو سو کیواسطے ہو بائیں ہاتھ میں وَعَشَرَاتُہَا اَلُوْفٌ اور دہائیں داہنے ہاتھ کی ہزاریں بائیں ہاتھ کی تو ضیح مثلاً کلمے کی انگلی کا انگوٹھے کے پہلے پور کے جوڑ پر رکھنا اس شکل پر کہ صورت گول حلقے کی بنجاوے اور سب انگلیوں کو کہولدینا داہنے ہاتھ میں دس کیواسطے اور بائیں میں ہزار کیلئے اور سارا ناخن انگوٹھے کا گہائی میں جو کلمے اور بیچ کی بیچ میں ہو رکھنا داہنے ہاتھ میں بیس کیلئے اور بائیں ہاتھ میں ہزار دو ہزار کیلئے علیٰ ہذا القیاس جو شکل دہائی تیس کیلئے ہو یہاں تین ہزار کیلئے ہو اور جو دہائی چالیس کیواسطے ہے یہاں چار ہزار کیلئے اسیطرح نو ہزار تک وَمَابَیْنَ الْعُقُوْدِ بِتَرْکِیْبِ مَاقَبْلَہَا یَبْلُغُ تِسْعَۃَ الْاٰفٍ اور جو درمیان میں عقود کے ہے اپنے نیچے کی شکل سے جو گنتی کیلئے مقرر ہو چکی ملکر نو ہزار کو پہنچے گا تو ضیح مثلاً اکہزار ایک سے اکیس کیواسطے داہنے ہاتھ کی چھنگلیا ہتھیلی میں اور سارا ناخن انگوٹھے کا گہائی میں جو کلمے اور بیچ کی انگلی کے بیچ میں ہے اور دائیں ہاتھ کی چھنگلیا ہتھیلی میں اور کلمے کی انگلی کا سر انگوٹھے کے پہلے پور کے جوڑ پر رکھنا اسطرح کہ گول حلقہ بنجاوے

اور تین ہزار تین سو تینتیس کیلئے داہنی چھنگلیا اور اسکے پاس اور بیچ کی اونگلی کے سر ہتھیلی مین جڑون کے پاس اور سر انگوٹھے کا کلے کی اونگلی کے سر پر رکھنا کہ بشکل کمان چلے سمیت ہو اور بائیں ہاتھ کی انگلیون کی یہی شکل تینتیس کیلئے بنانا اور اسی قیاس پر ہے اور شکلین اور گنتیون کی کہ پہلے اور گنتیون کی باہمد گر ملانے سے حاصل ہوتی ہین خلاصہ یہ کہ اٹھارہ شکلین ہین نو ایک سے نو تک شکلون کیواسطے اور نو دس سے نوے تک کیواسطے داہنے ہاتھ مین جب انکا دونو ہاتھ کی اونگلیون مین لحاظ کیا جاوے ایک سے نو ہزار نو سو ننانوین تک گنتی کو کافی ہیں خاتمہ دس ہزار کیواسطے انگوٹھے کے سر کا کنارہ کلے کی اونگلی کے سر کے کنارے سے ملانا کہ دونو کے ناخن کا سرابر رہے اور بعضے اس شکل کو ساٹھ کیواسطے گمان کرتے ہیں اوقات قبولیت دعا اور اسکی فضیلت کی بیان مین عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قیل یا رسول اللہ ای الدعاء اسمع قال جوف اللیل الاخر ودبر الصلوات المکتوبۃ رواہ الترمذی روائت ہو ابی امامہ رضہ سے کہا کہا گیا اے رسول خدا کے کونسے وقت بہت قبول ہوتی ہے دعا فرمایا درمیان رات پچھلی کے اور پیچھے فرض نمازون کے روائت کیا اسحدیث کو ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہو فائدہ نسائی وغیرہ مین روائت ہو انس رضہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا درمیان اذان اور تکبیر کے رد نہیں ہوتی ہو اور صحیح کہا اسکو ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ مین روائت ہو نعمان بن بشیر رضہ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا دعا عبادت ہے اور صحیح کہا اسکو ترمذی نے اور اسی کی روائت حدیث سے انس کے اس لفظ سے کہ دعا مغز ہے عبادت کا اور اسی کی روائت حدیث سے ابی ہریرہ کے رفع ہونا اسکا نہیں کوئی چیز بزرگ اللہ کے نزدیک دعا سے اور صحیح کہا اسکو ابن حبان اور حاکم سے اور بخاری فی الادب اور مسلم میں روائت ہو ابہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے اترتا ہو رب ہمارا کہ بابرکت اور بلند ہے رات مین طرف آسمان دنیا لینی نیچے کے اسوقت کہ باقی رہتی ہو پچھلی تہائی رات کی فرماتا ہو کون ہے کہ پکارے مجھکو پس قبول کروں مین واسطے اسکے کون ہو کہ مانگے پس دون مین اسکو کون ہو کہ بخشش چاہے پس بخشون مین اسکو اور مسلم کی ایک روائت مین یہ ہو کہ پھر کھولتا ہے دونون ہاتھ اپنے فرماتا ہے کون ہو کہ قرض دے اللہ کو کہ نہ فقیر ہے اور نہ ظلم کرنیوالا ہو صبح تک یہی فرماتا رہتا ہو ف اسحدیث سے معلوم ہوا کہ یہہ وقت نہایت ہی مقبول ہو اسوقت کی دعا مستجاب ہے اور مسلم میں روائت ہو ابی الدرداء رضہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا

ف ۱ حدیث مشکوۃ مین باب التحریض علی قیام اللیل کی دوسری فصل مین ہے ف ۲ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الاذکار والدعا مین ہے ف ۳ یہہ حدیث بلوغ المرام کے باب ایضا مین ہے ف ۴ حدیث مشکوۃ مین باب التحریض علی قیام اللیل کی پہلی فصل مین ہے ف ۵ یہہ حدیث مشکوۃ مین باب ایضا کے فصل ایضا مین ہے ؛

نے دعا آدمی مسلمان کیواسطے بہائی مومن اپنے کے پیٹھ پیچھے قبول کیجاتی ہو اور مسلم[۵] مین روایت ہو جابر رضی سے کہا فرمایا رسول خدا نے نہ بدعا کرو اپنی جانون پر اور نہ بددعا کرو اپنی اولاد پر اور نہ بدعا کرو اپنے مالون پر یعنی غلام و نوکر پر اور نہ جانور و نیز تاکہ نہ پاؤ اللہ کیطرف سے اس ساعت کو کہ مانگی جاوے اس مین کوئی چیز پس قبول کرے واسطے تمہارے فایدہ یعنے بعضے اوقات ہوتے ہین دعا قبول ہونیکے ایسا نہ ہو کہ وہی وقت دعا قبول ہوتی کا ہو اور تم بددعا کرو اپنے پر یا اپنی اولاد پر پھر قبول ہو جاوے تو پشیمان ہو دعا مانگنے کے وقت ہاتھون کو اٹھانے اور انکو منہ پر پھیرنے کے بیان مین عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوۃُ مَثْنٰی مَثْنٰی تَشَھَّدُ فِیْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ وَتَخْشَعُ وَتَضَرَّعُ وَتَمَسْکَنُ ثُمَّ تَقْنَعُ یَدَیْکَ یَقُوْلُ تَرْفَعُھُمَا اِلٰی رَبِّکَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِھِمَا وَجْھَکَ وَتَقُوْلُ یَا رَبِّ یَا رَبِّ وَمَنْ لَمْ یَفْعَلْ ذٰلِکَ فَھُوَ کَذَا وَکَذَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہو فضل بن عباس رض سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے نماز دو رکعت ہے التحیات ہو بیچ ہر دو رکعت کے اور خشوع ہو اور عاجزی ہے اور ظاہر کرنا عاجزی کا ہے پھر اٹھاوے دونو ہاتھ اپنے کہا فضل نے بیچ تفسیر لفظ تم تقنع یدیک کے یہ کہتے تھے حضرت اور مراد رکھتے تھے اس قول سے یہ کہ بلند کرے تو انکو طرف پروردگار اپنے کے سامنے کرنیوالا ہو ہتھلیان دونو ہاتھون کی منہ اپنی کی اور کہے تو اے رب میرے اور جو شخص نے نہ کیا یہ یعنے جو کہ ذکر کیا گیا یا دعا نہ مانگی اسیطرح پس وہ شخص یا وہ نماز اسکی ایسی اور ایسی ہے یعنے ناقص ہے روایت کیا اسحدیث کو ترمذی نے اور ابو داؤد[۱] اور ترمذی اور ابن ماجہ مین[۲] روایت ہے سلمان رض سے کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ رب تمہارا بڑی شرم کرم والا ہے شرم کرتا ہے اپنے بندے سے جب اٹھاتا ہے ہاتھ اپنے کو کہ پھیرے انکو خالی اور صحیح کہا اسحدیث کو حاکم نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے[۳] اور ترمذی مین[۴] روایت ہے حضرت عمر بن الخطاب رض سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلعم جبوقت کہ اٹھاتے ہاتھ اپنے دعا مین نہ لوٹاتے انکو جبتک کہ نہ مل لیتے ساتھ ان دونو انکے منہ اپنے کو اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور ابو داؤد مین روایت ہو مالک بن یسار رض سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جبوقت مانگو تم اللہ سے پس مانگو اس سے ساتھ اندر کی جانب ہاتھون اپنی کی پس جبوقت فارغ ہو تم یعنے دعا سے پس پھیرو ہاتھون کو اپنے منہ پر فائدہ منہ پر ہاتھ پھیرنے کی وجہ یہ ہو کہ برکت جو ہاتھون پر اتری ہو منہ پر پہنچتی ہے اور دعا مانگنے مین اندر کا رخ ہاتھون کا سامنے منہ کے رہے جیسے کہ معمول ہو اور حالت استسقا مین جو الٹے ہاتھ کر دعا مانگنا آیا ہو وہ اس سے مستثنے ہو اسمین الٹے ہاتھون سے دعا مانگنی آئی ہو اور یہی ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ بوقت نماز کے دعا مانگنے کی وقت ہاتھون کو اٹھانا اور انکو منہ پر پھیرنا سنت ہے اور جو حدیث کہ بخاری[۵] اور مسلم[۶] مین روایت ہے

---

[۱] یہ حدیث مشکوۃ مین باب الیقین کی فصل الثانی مین ہو [۲] یہ حدیث ترمذی چاپہ دہلی کے صفحہ ۱۸۰ مین ہو [۳] یہ حدیث بلوغ المرام کی باب الدعا کے آخر مین اور ترمذی چاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۱۸۰ مین ہو [۴] یہ حدیث ترمذی چاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۱۸۰ مین ہے

انس رضی سے کہ تحقیق نبی صلعم علیہ السلام نہیں اٹھاتے تھے ہاتھوں اپنے کو کسی چیز میں اپنی دعا میں مگر جب دعا استسقا کے یہانتک کہ دیکھی جاتی سفیدی بغلوں اپنی کی سو جواب اسکا یہ ہے کہ کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں پیچھے اسی حدیث کے کہ تحقیق ثابت ہوا ہے اٹھانا نبی صلعم کا دعا میں اتنی جگہوں میں سوائے استسقا کے کہ جنکا شمار نہیں اور تحقیق جمع کی میں اس باب میں تیس حدیثیں صحیحین سے یا ایک ہو ان دونوں میں سے اور بیان کیا میں نے انکو شرح مہذب میں بیچ آخر باب صفۃ الصلوٰۃ کے اور تاویل کیگئی ہے یہ حدیث اوپر سبات کے کہ تحقیق آنحضرت نے نہیں اٹھایا ہاتھوں کو اٹھانا بہت ساتھ اسطرح کہ اٹھایا نماز استسقا میں یعنی جسقدر استسقا میں آنحضرت نے ہاتھوں کو زیادہ اٹھایا اور کسی موقعہ پر اتنا زیادہ نہیں اٹھایا یا مراد اس سے یہ ہو کہ کہا راوی نے نہیں دیکھا میں نے آنحضرت کو ہاتھ اٹھائے سوائے استسقا کے اور تحقیق دیکھا حضرت کے ہاتھ اٹھانیکو دوسروں نے پس مقدم کیجاوینگے وہ لوگ کہ جن سے ثابت ہو اٹھانا ہاتھوں کا دعا میں اور وہ جماعتیں ہیں بہت انتہی اب رہی یہ بات کہ خاص کرکے فرضوں کے بعد اٹھانا ہاتھوں کا ثابت ہو یا نہیں سو کہا سید محمد صدیق حسن خانصاحب نے اپنے رسالہ حل سوالات مشکلہ میں کہ اٹھانا ہاتھوں کا دعا میں آنحضرت کے قول سے بھی ثابت ہو لیکن مطلقاً بدون قید فرض نماز کے کہ اسمیں منع ہو نہ ثبوت پس عام اور مطلق دلیلیں شامل نماز فرض کو بھی ہونگی جبتک کہ کوئی دلیل اسکی خصوصیت پر قائم ہو اور فتوی مولوی محمد عبدالحی صاحب لکھنوی اور مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کا جو کہ جامع الصغیر کے اخیر میں چھپا ہوا ہے اس باب میں صریح ہے کہ بعد نماز فرض کی اٹھانا ہاتھوں کا دعا میں ثابت ہے اور دلیل انکی یہ ہے کہ روایت کیا ابی بکر بن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں اسود العامری سے اس نے اپنے باپ سے کہ کہا نماز پڑھی میں نے ساتھ رسولخدا کے فجر کی پس جب سلام پھیرا پھیرے اور اٹھائے ہاتھ اپنے اور دعا کی آخر حدیث تک اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو صفر السعادت میں لکھا ہے کہ یہ دعا کہ ائمہ بعد سلام کے کرتے ہیں عادت سے پیغمبر خدا کے نہ تھی اور سبب میں کوئی صحت ثابت نہیں ہوئی اور بدعت حسنہ ہے لائق قبول کے نہیں اسلئے کہ قول صاحب سفر السعادت کا مخالف ہو ان احادیث صحیحہ کے کہ جنسے صاف ثابت ہو کہ بعد فرض نماز کے حضرت یہ دعائیں پڑھا کرتے تھے چنانچہ اس باب میں ایک حدیث تو بخاری اور مسلم کی مغیرہ بن شعبہ کی روایت سے اور دوسری حدیث مسند امام احمد اور ابو داؤد اور نسائی کی معاذ بن جبل رضی کی روایت سے اور تیسری حدیث نسائی کی ابوامامہ کی روایت سے اس کتاب میں بعد نماز کے ذکر اور دعاؤں پڑھنے کے بیانمیں قریب گذر چکی ہیں **فصل جائز اور ناجائز چیزوں کے بیان میں** عَنْ[1] سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

[1] یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب مالا یجوز من العمل فی الصلوٰۃ و ما یباح منہ کی پہلی فصل میں ہے ۔

علیہ وسلم من نابہ شیٔ فی صلوتہ فلیسبح فانما التصفیق للنساء وفی روایۃ ینبغی للرجل التسبیح للرجال التصفیق للنساء متفق علیہ روائت ہی سہل بن سعد رضی سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص کہ دربیش آوے اوسکو کچھ نماز میں پس چاہیے کہ سبحان اللہ کہے پس سوا اسکے نہین کہ دستک نی واسطے عورتوں کے ہی اور ایک روائت مین ہی کہ فرمایا تالی کہنا واسطے مردوں کے اور دستک مارنی واسطے عورتوں کے روائت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے فائدہ دربیش آوے کچھ اونچو جیسکہ کوئی شخص نماز گھر مین پڑھ رہا ہی اسکو کسی نے پکارا اور وہ نہین جانتا کہ یہ نماز مین تو اسصورت مین مرد کو چاہیے کہ سبحان اللہ کہکر آگاہ کردے اور عورت دستک بجاوے اور مسند امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی مین مانند اس کے روائت ہی حضرت عائشہ رضی سے کہ کہا تھا رسول اللہ صلعم نماز پڑھتے نفل اور دروازہ ہوتا اپر بند پس مین آئی اور کہلوائی پس چلتے حضرت صلعم اور کھولدیو میرے لئے پھر پھرتے طرف نماز کی جگہ اپنی کے اور ذکر کیا حضرت عائشہ نے یہ کہ دروازہ تھا جانب قبلہ کے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہی اور بخاری اور مسلم مین روائت ہی عقیب ہی اس نے نفل کی نبی صلعم سے بیچ حق ایک شخص کے کہ پوچھا اس نے حال نفس اپنے کا کہ میں بھابر کرتا ہون یعنی نماز مین مٹی کو سجدہ کی جگہ فرمایا یعنے اسکے جواب مین اگر ہے تو کرنیوالا صرور پس کر ایکبار اور بخاری اور مسلم مین روائت ہی حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے کہ کہا پوچھا مینے رسول اللہ صلعم سے ادہر ادہر دیکھنے سے نماز مین پس فرمایا کہ وہ اچک لیتا ہی اسکو شیطان نماز بندہ کی سے اور مسلم مین روائت ہی ابی سعید خدری رضی سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ نے جسوقت کہ جمائی لے ایک تمہارا نماز مین پس چاہیے کہ بند کرے جہانتک کہ ہوسکے پس تحقیق شیطان گھس جاتا ہی یعنے منہ مین اور بیچ روائت بخاری کے ابی ہریرہ رضی سے ہے کہ کہا جسوقت کہ جمائی لے ایک تمہارا نماز مین پس چاہیے کہ بند کرے جہانتک کہ ہوسکے اور نہ کہے لفظ ہا کا یعنے جیسے جمائی کے وقت بے اختیار یہ لفظ کبھی منہ سے نکلجاتا ہی سوا اسکے نہین کہ یہ شیطان ہنستا ہے وہ اس سے ف ترمذی مین روائت ہی ابوہریرہ رضی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جمائی لینی نماز مین شیطان سے ہے پس جسوقت کہ جمائی لے ایک تمہارا پس چاہیے کہ روکے اسکو جہانتک کہ ہوسکے اور بیچ اور روائت ترمذی اور ابن ماجہ کی یہ ہے پس چاہیے کہ رکھے ہاتھ اپنا منہ اپنے پر اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی مین روائت ہی رفاعہ بن رافع رضی سے کہ کہا نماز پڑھی مینے پیچھے رسول اللہ کے پس چھینکا مینے پس کہا مینے الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضی یعنی سب تعریف ہی واسطے اللہ پاک کی تعریف بہت پاکیزہ

ف یہ حدیث مشکوۃ مین باب الایجاز من العمل فی الصلوۃ و ایہام منکی دوسری فصل مین ہے ف یہ حدیث مشکوۃ مین باب ایضاً فصل اولیٰ مین ہے
ف یہ حدیث مشکوۃ مین باب ایضاً کے فصل اولیٰ مین ہے ف یہ حدیث مشکوۃ مین باب ایضاً کی پہلی فصل مین ہے ف یہ حدیث مشکوۃ
مین باب ایضاً کی دوسری فصل مین ہے اور ترمذی چاپہ نولکشور کے صفحہ ۱۰۰ مین ہی ف یہ حدیث مشکوۃ مین باب ایضاً کے فصل اولیٰ مین ہے

یعنے خالص برکت اور برکت کیگئی اسپر جیسکہ دوست رکھتا ہو رب ہمارا اور پسند کرتا ہو یعنے تعریف پس جب نماز پڑھ چکے
رسول اللہ صلعم پھر سے پس فرمایا کون ہو کلام کرنیوالا نماز مین پس نہ بولا کوئی لیونیواس ڈر سے کہ غصہ نہ کرین پھر فرمائی
یہ بات دوسری بار پس نہ بولا کوئی پھر فرمائی تیسری بار پس کہا رفاعہ نے مین ہون یا رسول اللہ پس فرمایا نبی نے قسم ہو اُس
ذات پاک کی کہ جان میری اسکے ہاتھہ مین ہو البتہ تحقیق جلدی کرتے تھے اس کلمہ کے لیجانے کیلئے کتنے اوتیس فرشتے
کہ کونسا انمین سے لیجاوے اسکو اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہو فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہو حمد کرنی
نماز مین واسطے چھینکنے والے کے لیکن سننے والون کو نماز مین اسکو جواب دینا یعنی یرحمک اللہ کہنا منع ہو کیونکہ صحیح مسلم
مین روایت ہو معاویہ بن الحکم سے کہا اسوقت کہ مین نماز پڑھتا تھا ساتھہ رسول اللہ کے ناگہان چھینکا ایک شخص
نے قوم مین پس کہا مینے یرحمک اللہ پس گھورا مجھکو قوم نے ساتھہ آنکھون اپنی کے لیونے اسلئے کہ نماز مین ہو کر جواب
چھینک کا دیتا ہے پس کہا مینے گم کیجو تجھکو ماں تیری کیا تمہارا کہ دیکھتے ہو طرف میری پس شروع کیا قوم
نے کہ مارتے تھے ہاتھہ اپنے رانون پر لیونیواسطے چپ کرانے اور تعجب کرنے کے پس جب دیکھا مینے انکو کہ چپ
کراتے ہین لیکن چپ ہوا مین پس جب نماز پڑھ چکے رسول اللہ صلعم پس قربان ہو باپ میرا اور ماں میری اُن پر
نہین دیکھا مینے کسی سکھلانیوالا کو پہلے حضرت صلعم کے اور پیچھے حضرت کے کہ بہتر اچھا ہو سکھلانا مین آنحضرت صلعم
سے پس قسم ہے اللہ کی نہ ڈانٹا مجھکو اور نہ مارا مجھکو اور نہ بُرا کہا مجھکو فرمایا تحقیق یہ نماز نہین لائق ہو اسمین کوئی چیز
باتون آدمیون کے سے سوائے اسکے نہین کہ نماز تسبیح اور تکبیر ہو اور پڑھنا قرآن کا ہے اور ترمذی مین روایت ہو انس رضہ
سے کہ کہا فرمایا واسطے میرے رسول اللہ صلعم نے اے بیٹے میرے بچ تو ادہر اُدہر دیکھنے سے نماز مین اسلئے کہ ادہر
اُدہر دیکھنا نماز مین سبب ہلاکی کا پس اگر ہو ضرور ادہر اُدہر دیکھنے والا تو نفلون مین نہ فرضون مین اور کہا یہہ
حدیث حسن ہے ف ادہر اُدہر دیکھنا گردن پھیر کر منع ہے اور بدون پھیرنے گردن کے اگر کسی ضرورت کیلئے
ادہر اُدہر دیکھ لے تو خراب نہین ٹوٹتی کیونکہ ترمذی اور نسائی مین روایت ہو ابن عباس سے کہ تحقیق رسولخدا صلعم
تھے کنکھیون سے دیکھتے نماز مین دائیں اور بائیں اور نہ پھیرتے گردن اپنی پیچھے پیٹھہ اپنی کے ف کہا ترمذی نے یہ
حدیث غریب ہے اور تحقیق مخالفت کی ہے وکیع کی فضل بن موسیٰ نے اس روایت مین اور اسکی حدیث مین ہو کچھ
تھے حضرت دیکھتے نماز مین ساتھہ گوشے آنکھون کے بیہقی نے سنن کبری مین طریق حسن سے روایت کی انس رضہ

ف یہ مضمون پورا مسلم مین ہو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکے ص۱۷۲ مین ہے ف یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب الخشوع فی الصلوٰۃ وابتاح منہ کی دوسری فصل مین ہے ف یہ مضمون ترمذی چھاپہ نولکشور کے ص۴۰ مین ہے ف یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب مالا یجوز من العمل فی الصلوٰۃ وما یباح منہ کی دوسری فصل مین ہو ف یہ حدیث ترمذی چھاپہ احمدی نہیں کہ ص۴۰ مین ہے

سے کہ تحقیق نبی صلعم نے فرمایا اسے انس لگا تو نگاہ اپنی جس جگہ سجدہ کرتا ہو تو اور مسند[۵۱] امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ میں روایت ہو ابی ذر رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ نے جبوقت کہ کھڑا ہو ایک تمہارا طرف نماز کی پس دور کرے ہاتھ سے کنکر پس تحقیق رحمت سامنے ہوتی ہو فایدہ[۵۲] کہا شوکانی نے نیل الاوطار[۵۳] میں کہ اسکی سند میں بے الاحوص ہے اور کہا منذری نے نہیں پہچانا جاتا ہو نام اسکا اور نہیں کی روایت[۵۴] اسی سے سوائے اس ہی کے یعنی کسی نے بھی اور صحیح کہا اسکو ترمذی اور ابن حبان وغیرہ نے اور حسن کہا اسکو ترمذی نے اور ترمذی[۵۵] میں روایت ہے ام سلمہ رضہ سے کہ کہا دیکھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام کو کہ ہمارا تھا کہا جاتا اسکو افلح جبوقت سجدہ کرتا۔ پھونک مارتا یعنی زمین پر تاکہ منہ گرد میں نہ بھرے پس فرمایا حضرت صلعم نے اے افلح خاک اڑا وہ کر منہ اپنے کو وعن[۵۶] ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قلت لبلال کیف کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرد علیہم حین کانوا یسلمون علیہ وھو فی الصلوٰۃ قال کان یشیر بیدہ رواہ الترمذی وفی روایۃ النسائی نحوہ وعوض بلال صہیب اور روایت ہے ابن عمر رضہ سے کہ کہا میں نے واسطے بلال کے کہ کسطرح تھے نبی صلعم جواب دیتے صحابہ کو جبوقت کہ سلام کرتے ان پر اور وہ ہوتے نماز میں کہا تھے اشارہ کرتے ساتھ ہاتھ اپنے کے روایت کیا اسکو ترمذی نے اور بیچ روایت نسائی کے مانند اسکے اور بدلے بلال کے صہیب ہے یعنی ترمذی کی روایت میں ہو کہ ابن عمر نے بلال سے پوچھا اور نسائی کی روایت میں ہو کہ صہیب سے پوچھا فائدہ[۵۷] کہا شوکانی نے نیل الاوطار[۵۸] میں کہ راوی اسکے صحیح کے ہیں اور موطا[۵۹] امام مالک میں روایت ہو نافع سے کہ کہا تحقیق عبداللہ بن عمر رضہ گذرے ایک شخص پر اس حال میں کہ وہ نماز پڑھتا تھا پس سلام کیا اسپر پس جوابدیا سلام کا اس شخص نے ابن عمر رضہ کو بول کر پس پھرے طرف اسکی عبداللہ بن عمر پھر کہا واسطے اسکے جبوقت کہ سلام کیا جاوے اوپر ایک تمہارے کے اس حال میں کہ وہ نماز پڑھتا ہو پس بولے اور چاہئے کہ اشارہ کرے ساتھ ہاتھ اپنے کے ف[۶۰] ابوداؤد میں ہو کہ حضرت اشارہ کرتے تھے اسطرح سے کہ نیچے ہاتھ کا کھولکر ہتھیلی زمین کیطرف کرتے اور کبھی انگلیاں ملے ساتھ اشارہ انگلی کے فصل سجدہ سہو کے بیان میں عن[۶۱] ابن ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احدکم اذا قام یصلی جاءہ الشیطان فلبس علیہ حتی لا یدری کم صلی فاذا وجد ذلک احدکم فلیسجد سجدتین وھو جالس متفق علیہ روایت ہو ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا

---

۵۱ یہ حدیث مشکوۃ میں باب مالا یجوز من العمل فی الصلوۃ وما یباح منہ کی دوسری فصل میں ہے ۵۲ یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد دوم کے صفحہ ۳۱۳ میں ہے ۵۳ یہ حدیث ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۱۰۴ میں ہے ۵۴ یہ حدیث مشکوۃ میں باب مالا یجوز من العمل فی الصلوۃ وما یباح منہ کی دوسری فصل میں ہے ۵۵ یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد دوم کے صفحہ ۱۲۶ میں ہے ۵۶ یہ حدیث موطا امام مالک چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۵۹ میں ہے ۵۷ یہ حدیث ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۱۳۱ میں ہو ۵۸ یہ حدیث مشکوۃ باب السہو کی پہلی فصل میں ہو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہ کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے آتا ہے اسکو شیطان پس شبہ ڈالتا ہے اسپر یہانتک کہ نہیں جانتا کہ کتنی نماز پڑھی پس جسوقت کہ پاوے یہ ایک تمہارا پس چاہئے کہ کرے دو سجدے اسحالت میں کہ وہ بیٹھا ہو روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **فایدہ** مسلم میں روایت ہے عطا ابن یسار سے کہ نقل کی ابی سعید خدری رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جسوقت کہ شک کرے ایک تمہارا نماز اپنی میں پس نہ جانے کہ کتنی نماز پڑھی تین رکعت یا چار رکعت پس چاہئے کہ دور کرے شک اور بنا کرے اسچیز پر کہ یقین کرتا ہے پھر کرے دو سجدے پہلے اس سے کہ سلام پھیرے پس اگر نماز پڑھی اس نے پانچ رکعت جفت کر دیں گے وہ دو سجدے واسطے اسکے نماز اسکی کو اور اگر نماز پڑھی اُس نے پوری چار ہونگے یہ سجدے سبب ذلت کا واسطے شیطان کے **وعن** عبد اللہ ابن بحینۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بھم الظھر فقام فی الرکعتین الاولیین لم یجلس فقام الناس معہ حتی قضی الصلوٰۃ وانتظر الناس تسلیمہ کبر وھو جالس فسجد سجدتین قبل ان یسلم ثم سلم متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ ابن بحینہ رضہ سے کہ تحقیق نبی صلعم نے نماز پڑھائی صحابہ کو ظہر کی پس کھڑے ہو گئے پہلی دو رکعتوں میں نہیں بیٹھے یعنی قعدہ اولی کیلئے پس کھڑے ہو گئے لوگ ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہانتک کہ جب پڑھ چکے نماز اور منتظر ہوئے لوگ سلام پھیرنے کی تکبیر کہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسحالت میں کہ وہ بیٹھے تھے پس کی دو سجدے پہلے سلام پھیرنے سے پھر سلام پھیرا روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **وعن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی العصر فی ثلث رکعات ثم دخل منزلہ فقام الیہ رجل یقال لہ الخرباق وکان فی یدیہ طول فقال یا رسول اللہ فذکر لہ صنیعہ فخرج غضبان یجر ردآءہ حتی انتھی الی الناس فقال اصدق ھذا قالوا نعم فصلی رکعۃ ثم سلم ثم سجد سجدتین ثم سلم رواہ مسلم اور روایت ہے عمران بن حصین رضہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی عصر کی اور سلام پھیرا تین رکعتوں میں پھر داخل ہوئے اپنے گھر میں پس کھڑا ہوا طرف انکے ایک شخص کہ کہا جاتا تھا واسطے اسکے خرباق اور تھی اسکے ہاتھوں میں صافی پس کہا اُسنے اے رسول اللہ کہ ذکر کیا واسطے ان کے سلام انکا یعنی سلام پھیرنا تین رکعت میں پس نکلے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غصہ میں کھینچتے ہوئے چادر اپنی یہانتک کہ پہنچے طرف لوگوں کی پس فرمایا کیا سچ کہتا ہے یہ عرض کیا صحابہ نے کہ ہاں پڑھی آپنے ایک رکعت پھر سلام پھیرا پھر سجدے کئے دو سجدے پھر سلام پھیرا روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **وعن** ابن سیرین عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال

لہ یہ حدیث مسلم میں جو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۲۱۱ میں لکھا ہے ۱۲ منہ مشکوۃ میں باب السہو کی پہلی فصل میں ہے ۱۲ منہ یہ حدیث مسلم میں جو کہ مع شرح نووی کے چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۲۱۱ میں ہے ۱۲ منہ یہ حدیث مشکوۃ میں باب السہو کی پہلی فصل میں ہے ۱۲ منہ

صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدی صلوتی العشی قال ابن سیرین سماھا ابوھریرۃ ولکن نسیت انا
قال فصلی بنا رکعتین ثم سلم فقام الی خشبۃ معروضۃ فی المسجد فاتکا علیھا کانہ غضبان ووضع یدہ الیمنی
علی الیسری وشبک بین اصابعہ ووضع خدہ الایمن علی ظھر کفہ الیسری وخرجت سرعان القوم من ابواب المسجد
فقالوا اقصرت الصلوۃ وفی القوم ابوبکر وعمر فھابا ان یکلماہ وفی القوم رجل فی یدیہ طول یقال لہ ذو
الیدین قال یارسول اللہ انسیت ام قصرت الصلوۃ فقال لم انس ولم تقصر فقال اکما یقول ذو الیدین فقالوا نعم
فتقدم فصلی ما ترک ثم سلم ثم کبر وسجد مثل سجودہ او اطول ثم رفع رأسہ وکبر ثم کبر وسجد مثل سجودہ
او اطول ثم رفع رأسہ وکبر فربما سالوہ ثم سلم فیقول نبئت ان عمران بن حصین قال ثم سلم متفق
علیہ ولفظہ للبخاری اور روایت ہے ابن سیرین سے نقل کی ابوہریرہؓ سے کہا ابوہریرہؓ نے نماز پڑھائی ہمکو رسول اللہ صلعم نے
ایک تیسرے پہر کی دو نمازوں میں سے یعنی ظہر یا عصر کہا ابن سیرین نے کہ تحقیق نام لیا اس نماز کا ابوہریرہؓ نے لیکن بھول گیا میں
کہا ابوہریرہؓ نے پس نماز پڑھی ساتھ ہمارے پیغمبر خدا صلعم نے دو رکعت پھر سلام پھیرا یعنی تیسری رکعت کیلئے نہ اٹھے پھر کھڑے
ہوئے طرف لکڑی کے کہ عرض میں تھی بیچ مسجد کے پس تکیہ کیا اوپر اسکے گویا کہ غصہ میں تھے اور رکھا داہنا ہاتھ اپنا بائیں
پر اور انگلیاں انگلیوں میں ڈالیں اور رکھا رخسارہ اپنا داہنا اور پشت بائیں ہاتھ اپنے کے اور نکلے جلد بازگوگوں میں سے
دروازے مسجد میں سے پس کہا صحابہ نے کیا کم ہوگئی نماز یعنی چار رکعت کی دو رکعت ہوگئیں اور صحابہ میں یعنی جو کہ مسجد
میں باقی رہے تھے ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی تھے پس ڈرے دونو حضرت سے کچھ کلام کریں انسے اور صحابہ میں تھا ایک شخص
کہ بیچ ہاتھ اسکے کے تھی درازی کہا جاتا اسکو ذوالیدین کہا اس نے یارسول اللہ کیا بھول گئے آپ یا کم ہوئی نماز
پس فرمایا حضرت نے نہیں بھولا میں اور نہ کم ہوئی نماز پھر فرمایا یعنے صحابہ سے کیا تم بھی کہتے ہو جیسا کہتا ہے ذوالیدین
پس کہا صحابہ نے کہ ہاں یونہی ہے جیسے کہتا ہے وہ پس آگے بڑھے حضرت صلعم پھر نماز پڑھی وہ کہ چھوڑ دی تھی
پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا مانند سجدے اپنے کے کہ نماز میں کیا تھا یا دراز تر پھر اٹھایا سر اپنا اور تکبیر کہی اور
سجدہ معمولی اپنے کے یا دراز تر پھر اٹھایا سر اپنا اور تکبیر کہی پس اکثر سوال کیا لوگوں نے ابن سیرین سے پھر سلام پھیرا پس
کہتے تھے ابن سیرین خبر دیا گیا ہوں میں کہ عمران بن حصین نے کہا پھر سلام پھیرا روایت کیا اس حدیث کو بخاری
اور مسلم نے اور لفظ اسکے واسطے بخاری کے ہیں **وعن**[1] عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظھر خمسا فقیل لہ زید فی الصلوۃ فقال وما ذاک قالوا صلیت خمسا

---

[1] یہ حدیث مشکوۃ میں باب السہو کی پہلی فصل میں ہے۔

فَيَسْجُدُ بَعْدَ تَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ وَاِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلعم نے نماز پڑھی ظہر کی پانچ رکعت پس کہا گیا واسطے انکے کیا زیادتی کی گئی نماز مین پس فرمایا کیا سبب عرض کیا صحابہ نے آپنے پڑھی پانچ رکعت پس سجدے کئے حضرت نے دو سجدے بعد سلام پھیرنے کے اور ایک روایت میں ہی کہ فرمایا سوا اسکے نہیں کہ میں آدمی ہون مانند تمہاری ہولتا ہون جیسے تم بھولتے ہو پس جبوقت بھولون میں پس یاد دلاؤ مجھکو اور جبوقت کہ شک کرے ایک تمہارا نماز اپنی میں پس چاہیئے کہ قصد کرے صواب کا پس چاہیئے کہ پورا کرے اسپر پھر سلام پھیرے پھر سجدہ کرے دو سجدے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** بخاری[1] کی ایک روایت میں یوں ہے پھر تمام کرے پھر سلام پھیرے پھر سجدہ کرے اور مسلم کی روایت مین مقرر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کئے دو سجدے سہو کے بعد سلام اور کلام کے اور احمد اور ابوداؤد اور نسائی کی روایت مین حدیث سے عبداللہ بن جعفر کے حالانکہ مرفوع ہے جس نے شک کیا اپنی نماز میں پھر کرے دو سجدے بعد سلام کے اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ نے اور ترمذی[2] میں روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے اس نے نقل کی نبی صلعم سے کہ تحقیق حضرت صلعم نے فرمایا جب شک کرے ایک تمہارا بیچ ایک رکعت کے اور دو رکعت کے پس گردانے اسکو ایک اور جب شک کرے دو میں اور تین میں پس گردانے اسکو دو اور سجدے کرے دو حالت میں دو سجدے پہلے اسکے کہ سلام پھیرے **فائدہ** کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہی اور اسی پر عمل ہے نزدیک اصحاب ہمارے کے اور ابوداؤد[3] اور ابن ماجہ اور دارقطنی میں روایت ہے مغیرہ بن شعبہؓ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا جب شک کرے کوئی تم مین سے پس کھڑا ہو وہ دو رکعتون میں پھر پورا کھڑا ہو کر گذرے اور کرے دو سجدے اور اگر پورا کھڑا نہ ہو تو بیٹھ جاوے اور اسپر سہو نہیں اور لفظ دارقطنی کے ہیں اور سند اسکی ضعیف ہے اور ترمذی[4] اور بیہقی میں روایت ہی حضرت عمرؓ سے انہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا نہیں اسپر سہو جو پیچھے امام کے ہے پس اگر بھولے امام تو اسپر بھی اور مقتدیون پر بھی یعنی سجدہ سہو کا ہے اور سند احدیث کی ضعیف ہی اور ترمذی[5] میں روایت ہے عمران بن حصین رضہ سے کہ پڑھا رسول اللہ صلعم نے نماز پڑھائی لوگونکو پھر بھول گئے پھر سجدہ کئے دو سجدے بھر التحیات پڑھی پھر سلام پھیرا اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے **فائدہ** امام نووی نے شرح صحیح مسلم[6] میں لکھا ہے کہ کہا جمہور نے کہ اگر سہو کرے

[1] یہ حدیث بلوغ المرام میں باب سجود السہو میں ہے [2] یہ حدیث ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے ص۴۲ میں ہے [3] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب سجود السہو وغیرہ میں ہے [4] ایضاً [5] یہ حدیث ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے ص۴۲ میں ہی [6] یہ عبارت امام نووی کی شرح صحیح مسلم کی

شرح ہے کہ جس پر زرقانی چھاپہ ہے

دو سجدے پس اکثر کفایت کرتے ہیں اسکو دو سجدے واسطے تمام کے اور یہی کہتے ہیں امام شافعی اور امام مالک اور امام ابو حنیفہ اور امام احمد اور جمہور تابعین اور سفر السعادت میں لکھا ہے کہ پانچ موضع مروی ہیں کہ سہو کیا حضرتؐ نے نماز میں تمام عمر میں اور سوا اسکے ثابت نہیں ہوا۔ اور بعضی موقع میں سجدہ سہو پہلے سلام کیا اور بعضوں میں بعد سلام کے امام شافعی تمام کو پہلے سلام کے کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ تمام کو بعد سلام کے کرتے ہیں اور امام مالک جو سہو کہ نقصان ہے سجدہ پہلے سلام کرتے ہیں اور جو سہو کہ بسبب زیادتی ہے نماز میں بعد سلام کے اور اگر دو سہو جمع ہو جاویں ایک زاید اور ایک ناقص دونو سجدے انکو پہلے سلام سے کرنا چاہئے اور امام احمد کہتے ہیں جسجگہ کہ پیغمبر صلعم نے سجدہ سہو پہلے سلام کے کیا وہاں پہلے ہی چاہئے اور جسجگہ کہ بعد سلام کے کیا وہاں بعد سلام کے ہی چاہئے اور سوا ان اقسام سہو کے پہلے سلام سے کرے اور داؤد ظاہری کہتے ہیں سجدہ سہو نہ کرے کوئی مگر ان پانچ جگہوں میں کہ پیغمبر خدا صلعم نے سجدہ کیا اور ان جگہوں کے سوا اگر بھولکر بھی سجدہ سہو نہ کرے اور کہا امام شوکانی[1] نے کہ یہاں دلالت ہے اوپر جواز ہر دو صورت کے ولیکن بسبب وارد ہونے فصول کے اولیٰ یہ ہے کہ عمل کرے ساتھ حکم شارع کے پس جسجگہ کہ حضرتؐ نے سجدہ سہو قبل سلام کے کیا وہاں قبل سلام کے کیا وہاں بعد سلام کے کرے اور بیچ سوا اسکے مختار ہے اور ہر طرح سنت ہے **وعن**[2] ثوبان رضی اللہ تعالےٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لکل سہو سجدتان بعد ما یسلم رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ بسند ضعیف اور روایت ہے ثوبانؓ سے اُس نے نقل کی نبی صلعم سے فرمایا ہر سہو کیواسطے دو سجدے ہیں بعد سلام پھیرنے کے روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ساتھ سند ضعیف کے فایدہ بسند ضعیف یعنی کہا یہ ابن حجر نے بلوغ المرام میں کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور نیز کہا امام نوویؒ[3] نے شرح صحیح مسلم میں کہ یہ حدیث ضعیف ہے **فصل سجدہ تلاوت کے بیان میں** **عن**[4] ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سجدت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم احدی عشرۃ سجدۃ لیس فیھا من المفصل شیء الاعراف والرعد والنحل وبنی اسرائیل ومریم والحج وسجدۃ الفرقان وسلیمان وسورۃ النمل والنجم فی حم وسجدۃ الحوامیم رواہ ابن ماجۃ روایت ہے ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے کہ کہا سجدہ کیا میں نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہ سجدے نہیں ہیں انکے مفصل سے کچھ اعراف میں (اخیر سورہ پر) اور رعد میں (بواصال کی) اور نحل میں (بدیوقرآن کے) اور بنی اسرائیل میں (بدخشوعا کے)

---

[1] امام شوکانی کی یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کی جلد اول کے صفحہ ۲۶۰ میں ہے [2] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب السجود والسہو وغیرہ میں ہے [3] یہ عبارت امام نووی کی صحیح مسلم میں جو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۲۱۲ میں ہے [4] یہ حدیث ابن ماجہ چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۶۵ میں ہے۔

اور مریم میں (بعد یکبا کے) اور حج میں (بعد یشاء کے) اور فرقان میں (بعد نفورا کے) اور نمل میں (بعد العظیم کے) اور بعض نے کہا ہے بعد یعلنون کے اور الم تنزیل السجدہ میں (بعد یستکبرون کے) اور ص میں (بعد آب کے) اور فصلت میں (بعد یسئمون کے) اور بعضوں نے کہا ہے تعبدون پر روایت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ نے فایدہ کہا ابوداؤد نے جو کہ روایت کیگئی ہے ابی الدرداء سے کہ اس نے نقل کیا نبی صلعم سے گیارہ سجدہ کی اسناد اسکی واہی ہے یعنے ضعیف ہے اور مفصل کہتے ہیں چھوٹی سورتوں کو اور وہ سورہ حجرات سے آخر تک ہیں اور سجدہ کی سورتیں ان میں تین ہیں ایک والنجم اور دوسری انشقت اور تیسری اقراء کما امام مالک نے کہ سجدہ قرآن میں گیارہ ہیں ساقط کیا ہے انہوں نے تینوں سجدہ مفصل کے کو اور سجدہ ص کو اور دلیل انکی مفصل میں سجدہ نہ کرنے کے باب میں ایک تو یہی حدیث ابی الدرداء کی ہے اور دوسری یہ حدیث ہے جو کہ ابوداؤد میں روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں سجدہ کیا ہے کسی سورت کے مفصل میں سے جب سے کہ پھرے طرف مدینہ کے سو جواب اسکا یہ ہے کہ مسک الختام شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ اس حدیث کے راویوں میں ابو قدامہ حارث بن عبید اور مطر وراق یہ دونو راوی ضعیف ہیں اور کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور مخالف ہے اس حدیث صحیح کے جو کہ مسلم میں روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا سجدہ کیا ہمنے ساتھ نبی صلعم کے سورہ اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک میں اور اسلام ابوہریرہ رضہ کا بعد آنے مدینہ کے ساتویں سال ہجری میں ہے اس سے معلوم ہوا کہ اخیر حکم حضرت کا یہی ہے اور جو حدیث کہ بخاری اور مسلم میں روایت ہے زید بن ثابت سے کہ کہا پڑھی میں نے روبرو رسول اللہ صلعم کے سورہ والنجم پس نہ سجدہ کیا اس میں سو جواب اسکا یہ ہے کہ کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہ یہ محمول ہے اسپر کہ سجدہ تلاوت قرآن کا واجب نہیں سنت ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ یہ حدیث مخالف ہے اس حدیث کی جو کہ بخاری اور مسلم میں روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا سجدہ کیا نبی صلعم نے سورہ والنجم میں اور سورہ ص میں سجدہ نہ کرنے کے باب میں بدلیل اس حدیث کے جو کہ نسائی میں روایت ہے انہیں سے کہ کہا تحقیق نبی صلعم نے سجدہ کیا ص کا داؤد علیہ السلام نے یعنی بیچ قصہ کے کہ سورہ ص میں ان سے مذکور ہے واسطے توبہ کے اور کرتے ہیں ہم وہ سجدہ واسطے شکر گذاری قبول توبہ انکی کے کہتے ہیں کہ یہ سجدہ درحقیقت سنت نہیں ہے سو جواب اسکا یہ ہے کہ اس میں سجدہ

ف یہ قول ابوداؤد کا ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۱۹۰ میں ہے ف یہ حدیث ابوداؤد وچھاپہ الیضاً کے صدالیضاً میں ہے ف یہ مضمون مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کانپور کے جلد اول کے صفحہ ۲۶۹ میں ہے ف یہ عبارت امام نووی کی صحیح مسلم میں جو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۲۱۵ میں ہے ف یہ حدیث صحیح مسلم الیضاً میں ہے ف یہ حدیث مشکوۃ باب السجود القرآن کی پہلی فصل میں ہے ف یہ ترجمہ عبارت نووی کا صحیح مسلم مع شرح نووی کے صفحہ ۲۱۵ میں ہے ف یہ حدیث مشکوۃ باب سجود القرآن کی فصل اول میں ہے ف یہ حدیث نسائی میں ہے

کرنا ہمارا آنحضرت کی متابعت اور انبیاء کی پیروی کی ہے کہ جنکی اقتدا کا آنحضرت کو حکم ہے اور حقیقت میں سب عبادتیں کیا فرض کیا واجب شکر نعمت کیلئے اور آنحضرت کا اتباع اور حکم ماننے کیلئے ہیں اسی طرح لکھا ہے شیخ نے ترجمہ میں اور کہا امام شافعی نے کہ سجدۂ قرآن میں چودہ ہیں ساقط کیا ہے انہوں نے سجدۂ ص کو دلیل انکی وہی ہے جو دلیل کہ امام مالک کی ہے اور جواب اسکا اسی گذرا اور کہا امام ابوحنیفہ نے کہ چودہ اس طرح پر ہیں کہ سورۂ حج میں ایک سجدہ ہے اور باقی بدستور اور دلیل انکی حدیث ابی الدرداء کی ہے سو جواب اسکا یہ ہے کہ حدیث ابی الدرداء میں صرف سورۂ حج میں سجدہ کرنیکا ذکر ہے ایک سجدہ یا دو سجدے کا ذکر نہیں اور حدیث عمرو بن العاص کی جو آگے آتی ہے اس باب میں صریح اور صاف ہے کہ سورہ حج میں دو سجدے ہیں اور کہا امام احمد نے کہ پندرہ ہیں یعنی گیارہ تو وہ ہیں جو حدیث ابی الدرداء میں گذرے اور سورۂ حج میں دو ہیں (ایک بعد یسئارہ کے اور دوسرا بعد یفلحون کے) اور تین مفصل میں یعنی ایک سورہ نجم میں (اخیر سورہ پر) اور ایک انشقت میں (بعد لایسجدون کے) اور ایک اقرء میں (اخیر سورہ پر) جیسا کہ ابوداؤد[1] اور ابن ماجہ میں روایت ہے عمرو بن العاص رض سے کہا پڑھائی اس کو یعنی عمرو کو رسول خدا صلعم نے پندرہ سجدے قرآن میں ان میں تین مفصل میں ہیں اور سورۂ حج میں دو سجدے ہیں فائدہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ لایا ہے اسحد شیکو دارقطنی اور حاکم بھی اور حسن کہا اسکو منذری اور نووی نے اور ضعیف کہا اسکو عبدالحق اور ابن قطان نے اور اسکی اسناد میں عبداللہ بن منین الکلابی ہے اور وہ مجہول ہے اور راوی اس سے حارث بن سعید العتقی المصری ہے اور وہ بھی مجہول ہے اسیطرح کہا ہے حافظ ابن حجر نے اور کہا ابن القطان نے کہ اس حدیث کے سوا اسکی اور کوئی حدیث بھی نہیں ہے انتہے یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ سجدے قرآن میں پندرہ ہیں اور یہی پسندیدہ ہے اور افضل یہی ہے علماء نے اسبات پر کہ سجدۂ تلاوت قرآن کا واجب ہے یا سنت۔ سو جمہور کہتے ہیں کہ سنت ہے اور حنفیہ کہتے ہیں کہ واجب ہے اور حق یہ ہے کہ واجب نہیں ہے سنت ہی ہے کیونکہ بخاری[2] میں ہے حضرت عمر رض سے کہ کہا اے لوگو ہم گذرتے ہیں سجدہ پر پس جسنے سجدہ کیا پس تحقیق اچھا کیا اس نے اور جس نے سجدہ نہ کیا تو اسپر کوئی گناہ نہیں اور موطا میں ہے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرض کئے نہیں مگر یہ کہ وہ چاہے وعن[3] ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ علینا القرآن فاذا مر بسجدۃ کبر وسجد وسجدنا معہ رواہ ابوداؤد وفیہ لین اور روایت ہے ابن عمر رض سے کہا کہ تھے نبی صلعم پڑھتے اوپر ہمارے قرآن پس جب پہنچتے تھے سجدے کی آیت پر تکبیر کہتے اللہ سجدہ کرتے اور سجدہ کرتے ہم ساتھ انکے روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد نے ساتھ ایسی اسناد کے کہ اس میں نرمی ہے[4] مسک الختام شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ اس حدیث کے راویوں میں عبداللہ بن عمر عمری ہے اور وہ ضعیف ہے اور کہا شیخ عبدالحق

---

[1] یہ حدیث مشکوٰۃ باب سجود القرآن کی پہلی فصل میں ہے [2] یہ مضمون نیل الاوطار مطبوعہ مصر کی جلد دوسری کے صفحہ ۳۱۳ میں ہے [3] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب سجود السہو میں ہے [4] ایضاً یہ مضمون مسک الختام شرح بلوغ المرام چھاپہ نظامی کانپور کی جلد اول کے صفحہ ۲۰۳ میں ہے

نے ترجمہ مشکوۃ میں کہ وضو شرط ہی سجدہ تلاوت میں اور خلاف اسکا کسی سے بھی منقول نہیں ہوا لیکن ایک روایت میں ابن عمر سے ہی کہ وہ بدون وضو بھی سجدہ تلاوت کا کر لیتے تھے اور کسی عالم نے اس حکم میں انکی موافقت نہیں کی مگر شعبی نے اور کہتے ہیں کہ شعبی کبھی راستہ میں جاتے ہوئے اشارے کے ساتھ بھی سجدہ کر لیتے ہے اور بغیر جہت قبلہ کی بھی وضو سجدہ کر لیتے تھے اسیطرح سے کہا ہے شیخ ابن الہمام نے انتہی ہم کہتے ہیں کہ روایت ابن عمر کی صحت کو پہونچ چکی ہے اور عدم موافقت علماء کی اسکے ساتھ دعوی بدلیل ہے اسلئے کہ اصل اسمیں شرط ہونا وضو کا ہے اور ابن خزم اور دوسرے علماء بڑی بڑی پرانے امینے ابن عمر کیساتھ اس بات متفق ہوئے ہیں اور یہی اصح اور ارجح ہے جیسا کہ پہلے گذرا اور شرائط وضو پر مدعی کو چاہیئے کہ صحیح دلیل لاوے تمام ہوا ترجمہ عباد مسک الختام کا اور ابوداؤد[1] اور ترمذی اور نسائی میں روایت ہے حضرت عائشہ رضؓ سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلعم کہتے بیچ سجود قرآن کے رات کو سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ یعنی سجدہ کیا منہ میرے نے واسطے اس ذات کے کہ پیدا کیا اسکو اور بنا کان اسکے اور آنکھیں اسکی ساتھ قدرت اور قوت اپنی کے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوداؤد[2] میں روایت ہے ابن عمر رضؓ سے کہ انہوں نے کہا تحقیق رسول اللہ صلعم نے پڑھی سال فتح مکہ کے آیت سجدہ کی پس سجدہ کیا سب لوگوں نے بعضے سجدہ کرنیوالے سوار تھے اور بعضے سجدہ کرنیوالے زمین پر یہانتک کہ سوار سجدہ کرتا تھا اوپر ہاتھ اپنے کے سجدہ شکر کے بیانمیں عن[3] ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا جاءہ امر یسرہ خر ساجدا للہ رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ روایت ہے ابی بکرہ رضؓ سے کہ تحقیق نبی صلعم تھے جب پیش آتا انکو کوئی کام کہ خوش کرے انکو گر پڑتے سجدے میں واسطے اللہ کے روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور اسکی اسناد میں بکار بن عبدالعزیز بن ابی بکرہ ہے اور وہ ضعیف ہے نزدیک عقیلی وغیرہ کے اور کہا ابن معین نے تحقیق یہ صالح الحدیث ہے اور مسند[4] امام احمد میں روایت ہے عبدالرحمن ابن عوف رضؓ سے کہ کہا سجدہ کیا نبی صلعم نے پس دراز کیا سجدے کو پھر اوٹھایا سر اپنا اور کہا آیا میرے پاس جبریل اور خوشخبری دی مجھ پس سجدہ کیا میں نے اللہ کو شکر کا اور صحیح کہا اسکو حاکم نے اور بیہقی[5] نے روایت کی ہے براء ابن عازب رضؓ سے کہ تحقیق نبی صلعم نے بھیجا حضرت علی رضؓ کو یمن کیطرف پس فرغ کر لیا ساری حدیث کو پس لکھا حضرت علی رضؓ نے انکو اسلام لانیکا حال پس جب پڑھا رسول اللہ صلعم نے خط کو گر پڑے سجدے میں اور اصل اسکی بخاری میں ہے **فصل جماعت کیساتھ نماز پڑھنے اور اسکی فضیلت کے بیان میں**

---

[1] یہ حدیث مشکوۃ باب سجود القرآن کی فصل دوم میں ہے [2] یہ حدیث ابوداؤد چھاپہ اول ہلی کے ص۱۹۹ میں ہے [3] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب السجود الشکر وغیرہ میں ہے [4] یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر جلد دوم کے ص۲۵۳ میں ہے [5] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب السجود السہو وغیرہ میں ہے [6] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب ایضاً میں ہے ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ تَفْضُلُ صَلٰوۃَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے نماز جماعت کی زیادہ ہوتی ہے یعنے ثواب میں نماز اکیلے کی سے ستائیس درجے روایت کیا اسحدیث کو بخاری و مسلم نے فائدہ بعضے روایت میں پچیس درجے آیا ہے چنانچہ بخاری اور مسلم میں روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز آدمی کی بیچ جماعت کے پچیس درجے زیادہ ہوتی ہے اوپر نماز اسکی کہ گھر میں پڑھے اور پوری یہ حدیث بیان میں ان مسجدوں کے جہاں نماز پڑھنے کا زیادہ ثواب ہے اس کتاب میں پہلے گذر چکی ہے پس تطبیق اس میں یہ ہے کہ پہلے پچیس درجے کی وحی ہوئی ہوگی بعد اسکے ازراہ فضل اور انعام کی زیادتی کی گئی اور بخاری و مسلم میں روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے البتہ قصد کیا میں نے یہ کہ حکم کروں میں ساتھ جمع کرنے لکڑیوں کے پس جمع کی جاویں لکڑیاں پھر حکم کروں میں ساتھ اذان کہنے کے نماز کے لئے پس اذان دیجاوے اسکے لئے پھر حکم کروں میں ایک شخص کو پس امامت کرے لوگوں کی پھر جاؤں میں طرف ان لوگوں کے کہ حاضر نہیں ہوتے نماز کے لئے بغیر عذر کے تا پکڑوں میں انکو اچانک اور ایک روایت میں ہے کہ جاؤں میں طرف ان لوگوں کی کہ نہیں حاضر ہوتے نماز میں پس جلادوں میں انپر گھروں کے اور قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے اگر جانے ایک انکا یعنے جو کہ حاضر نہیں ہوتے جماعت میں یہ کہ پاوے یعنے مسجد میں ہڈی گوشت کی نرم بلکہ دو کھر گائے یا بکری کے اچھے البتہ حاضر ہوں نماز عشا میں اور مسند امام احمد اور ابوداؤد اور نسائی میں روایت ہے ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں تین شخص بستی میں اور نہ بادیہ میں کہ نہ جماعت کیجاوے ان میں نماز کی مگر تحقیق غالب ہوتا ہے اُن پر شیطان پس لازم کر اپنے پر جماعت پس سوائے اسکے نہیں کہ کھاتا ہے بھیڑیا اُس بکری کو کہ دور ہو ریوڑ سے ف یہ حدیثیں دلالت کرتی ہیں اس پر کہ جماعت سے نماز پڑھنا فرض عین ہے اور یہی مذہب ہے عطاء اور اوزاعی اور امام احمد اور ابو ثور اور ابن خزیمہ اور ابن منذر اور ابن حبان کا اور اسی کے قائل ہیں ظاہریہ اور داؤد ظاہری نے کہا ہے کہ بدون جماعت ہوتی ہی نہیں ہے۔ اور طیبی نے

ف یہ حدیث مشکوۃ میں باب الجماعۃ وفضلہا کی پہلی فصل میں ہے ف یہ حدیث مشکوۃ میں باب الجماعت وفضلہا کی پہلی فصل میں سے ف یہ حدیث مشکوۃ میں باب ایضاً کے دوسری فصل میں ہے ؛

کہا ہے کہ ظاہر نصوص امام شافعی کے دلالت کرتے ہین اسبات پر کہ فرض کفایہ ہے اور مصنف نے کہا ہے کہ اقوی قول یہی ہے کہ جماعت فرض کفایہ ہے اور جمہور متقدمین شافعیہ اور اکثر حنفیہ اور مالکیہ اور امام ابو حنیفہ اور صاحبین کا یہ مذہب ہے کہ سنت موکدہ ہے اسیطرح لکھا ہے سبک الختام شرح بلوغ المرام مین اور دلیل جماعت سنت موکدہ کہنے والون کی ایک تو یہ حدیث جو کہ بخاری اور مسلم مین روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ صلعم نے نماز جماعت کی زیادہ ہوتی ہے یعنی ثواب مین نماز اکیلے کی سو ستائیس درجہ اور اس سے صاف نکلتا ہے کہ نماز اکیلے کی درست ہو جاتی ہے لیکن ثواب ستائیس نمازون کا بدون جماعت کے حاصل نہین ہوتا اور یہ حدیث اسی فصل مین پہلے گذر چکی ہے اور دوسری حدیث جابرؓ کی بخاری اور مسلم مین روایت ہے کہ ایک شخص نے عشا کی نماز مین معاذ ابن جبل کے پیچھے اقتدا کیا معاذ نے سورہ بقرہ پڑھنی شروع کی اُس شخص نے نماز توڑ کر اپنی نماز اکیلے پڑھی اور چلا گیا پھر حضرت صلعم نے یہ سارا ماجرا سُنا اور اسکو اس نماز کو دوہرانے کا ارشاد نہ فرمایا اس سے بھی معلوم ہوا کہ اکیلے کی نماز جائز ہے اور یہ حدیث نماز عشا مین سورتین پڑھنے کے بیان مین اس کتاب مین پہلے گذری اور تیسری حدیث ابو داؤد اور نسائی مین روایت ہے ابی بن کعبؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ نے نماز مرد کی مرد کیساتھ بہتر ہے اسکی تنہا نماز سے اور نماز اسکی دو مرد کیساتھ بہتر ہے ایک مرد کیساتھ کی نماز سے اور جو ہو زیادہ تو وہ زیادہ پسند ہے اللہ بزرگ عظمت والے کو اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نے اور یہ بھی صریح دلیل ہے اسپر کہ نماز اکیلے کی درست ہے اور صحیح ہے اور دلالت کرتی ہیں یہ سب بات پر اور حدیثین بھی پس معلوم ہوا کہ یہی بات ہی ہے کہ جماعت سنت موکدہ ہے **وَعَنْ** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَثْقَلُ الصَّلٰوۃِ عَلَی الْمُنٰفِقِیْنَ صَلٰوۃُ الْعِشَآءِ وَصَلٰوۃُ الْفَجْرِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِیْھِمَا لَاَتَوْھُمَا وَلَوْ حَبْوًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہو ابوہریرہ رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے بھاری نماز منافقون پر نماز عشا کی ہو اور نماز فجر کی اور اگر انکو خبر ہوتی کہ کیا خوبی ہے انمین تو آتے ان دونون مین گھٹنون پر روایت کیا ہے اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے فائدہ صحیح مسلم مین روایت ہو حضرت عثمانؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص کہ پڑھے نماز عشا کی جماعت مین پس گویا قیام کیا آدھی رات اور جس نے نماز پڑھی صبح کی جماعت مین پس گویا کہ نماز پڑھی تمام رات اور ابو داؤد مین روایت ہو ابو امامہ رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے تین شخص ہین کہ انکا ذمہ لیا ہے اللہ تعالیٰ نے یعنے واجب کیا ہو اپنے پر یہ کہ محفوظ رکھیگا انکو مرد دن دنیا اور آخرت کے سے ایک وہ شخص کہ نکلا جہاد کیلئے اللہ کی راہ مین پس وہ ذمہ پر ہے اللہ کے یہانتک کہ وفات دے اسکو اللہ تعالیٰ پس داخل کرے اسکو

۱؎ حدیث بلوغ المرام کو باب الجماعت مین ہے ۲؎ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب ایضاً مین ہے ۳؎ یہ حدیث صحیح مسلم چھاپہ نکلکشور کی جلد اول کے صفحہ ۲۳۲ مین ہے ۴؎ یہ حدیث ابو داؤد چھاپہ اول مرہٹی کے ۳۳۶ مین ہے ؛

بہشت مین یا پہیرے اُسکو ساتھ اچھے کہ پونچے اسکو ثواب غنیمت یعنے پہلی اور دوسری صورت مین مکافات دنیا کی غرض کہ ہر طرح فائدہ دین و دنیا کا ہُوا اور وہ سرا وہ شخص ہو کہ گیا طرف مسجد کے پس وہ ذمہ پر اللہ کے ہی یعنے ذمہ رحمت کے واجب کیا ہے اُسنے اپنے اوپر کہ کوشش اور ثواب اسکا ضائع نہین کریگا اور تیسرا وہ شخص ہو کہ داخل ہُوا گھر اپنے مین ساتھ سلام کے پس وہ ذمہ پر اللہ کے ہے اور ترمذی[1] مین روایت ہو انس رض سے کہ کہا فرمایا رسُولخدا صلعم نے جسنے نماز پڑھی خدا کے لئے چالیس دن جماعت مین اسطرح سے کہ پاوے تکبیر اولی لکھی جاتی ہین اُسکے اسکے دو خلاصیان ایک خلاصی آگ دوزخ سے اور دوسری خلاصی نفاق سے فائدہ پاوے تکبیر اولی یعنے وقت تکبیر تحریمہ کہنے امام کے یہ بھی تکبیر تحریمہ کہے اور خلاصی نفاق سے یہ ہے کہ امن مین رکھتا ہے اللہ اسکو دنیا مین اس سے کہ عمل کرے منافقون کے سے یعنے ریا اور کسل نماز مین اور جھوٹ بولنا اور وعدہ خلافی کرنا وغیرہ ذلک اور توفیق دیتا ہے اللہ اہل اخلاص کے عملون کی اور آخرت مین امن دیگا اس عذاب سے کہ عذاب دیا جاویگا ساتھ اسکے منافق اور ابوداؤد[2] اور نسائی مین روایت ہو ابہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسُول اللہ صلعم نے جسنے وضو کیا پس اچھا کیا وضو اپنا یعنے ساتھ رعایت شرائط اور آداب او حضور دل کے پھر گیا یعنے مسجد مین پس پایا گویا کو تحقیق نماز پڑھ چکے ہین دیتا ہے اللہ تعا اسکو مانند ثواب اس شخص کے کہ نماز پڑھی اور حاضر ہُوا جماعت مین کم نہین کرتا یہ ثواب دنیا اسکو ثواب ان کو سے کچھ فائدہ یعنے اُسکو جو ثواب ملا تو اور نمازیون کے ثواب مین سے کم ہو کر نہین ملا کو ان کی ثواب مین کمی ہو جاوے بلکہ انہون نے اجر اپنے فعل کا پایا اور اُس نے ثواب بہ سبب نیت کے اور حسرت کرنے کے اور یہ ثواب جب پاویگا کہ قصد آحاضر ہونیمین قصور نہ کیا ہوگا بلکہ اتفاقی کسی عذر سے رہگیا اور اگر قصداً نہ آیا اور پھر جماعت کو بعد آیا تو یہ ثواب نہین پاویگا اور ترمذی[3] اور ابوداؤد مین روایت ہو ابی سعید خدری رض سے کہ کہا آیا ایک شخص او تحقیق نماز پڑھ چکے تھے رسُولخدا صلعم پس فرمایا حضرت نے کیا نہین کوئی شخص کہ اللہ دیوے اسکو پس نماز پڑھے ساتھ اسکے پس کھڑا ہُوا ایک شخص پس نماز پڑھی ساتھ اسکے ف مسک[4] الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے کہ یہ حدیث ابن حبان اور حاکم اور بیہقی مین بھی ہے اور سنن بیہقی مین آیا ہے کہ وہ شخص یعنے جس نے نماز پڑھی ساتھ اسکے حضرت ابوبکر صدیق رض تھے انتہی اس حدیث سے معلوم ہُوا کہ اگر جماعت اول ہو جاوے تو بعد اسکے دوسری جماعت کرنی درست ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہُوا کہ کسی کو اپنی راہ بتانی سے اور باعث ہونیسے اسپر ثواب اللہ دینے کا حاصل ہوتا ہے اور اسکا نام صدقہ اسلئے رکھا کہ تصدق کرتا ہے اُس پر جیسیں حصہ ثواب اسلئے کہ اگر اکیلے نماز پڑھتا تو ثواب ملتا ثواب مگر ایک نماز کا اور بسبب جماعت کے ستائیس نماز کا ثواب

---

[1] یہ حدیث ترمذی چاپہ احمدی دہلی کے صفحہ مین ہے [2] یہ حدیث مشکوۃ مین باب باعلی الماموم کی دوسری فصل مین ہے [3] یہ حدیث مشکوۃ مین باب باعلی الماموم کی فصل کی فصل ایضاً مین ہے [4] یہ حدیث مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی جلد اول کے صفحہ ۲۰۰ پر ہے

ملتا ہے اور بخاری[1] اور مسلم مین روایت ہے ابہریرہ رضہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جسوقت کہ تکبیر کہی جاوے واسطے نماز کے پس نہ آؤ تم نماز کو دوڑتے اور آؤ تم چلتے اور لازم ہے تمہین آنا وقار سے پس جو پاؤ سو تم امام کے پس ادا کرو اور جو نہ پاؤ سو تم امام کے پس پورا کرو لینے بعد فراغ امام دارقطنی مین یہی ہے اور یہ دونوں حدیثین دلیل ہین اس بات پر کہ عورتون کی امامت کرنیوالی عورت درمیان صف کے کھڑی ہو کر عورتون کو نماز پڑہاوے مردون کیطرح آگے کھڑی ہو کر نماز نہ پڑہاوے اور بیہقی[2] نے ساتھ سند اپنی کے روایت کی ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے لَا خَیْرَ فِیْ جَمَاعَۃِ النِّسَاءِ اِلَّا فِیْ صَلٰوۃٍ اَوْ جَنَازَۃٍ یعنے بہتری نہین ہے عورتون کی جماعت مین (یعنے عورتونکا اکٹھا ہونا اچھا نہین ہے) مگر بیچ نماز کے (یعنے نماز نیچوقتی کیلئے انکا اکٹھا ہونا یا نماز جنازہ کیلئے) انکا اکٹھا ہونا منع نہین ہے

نماز مین امام کو بتانے کے بیان مین

عَنْ[3] مِسْوَرِ بْنِ یَزِیْدَ الْمَالِکِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَقْرَأْ فِی الصَّلٰوۃِ فَتَرَکَ شَیْئًا لَمْ یَقْرَأْہُ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تَرَکْتَ اٰیَۃَ کَذَا وَکَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلَّا ذَکَّرْتَنِیْھَا قَالَ سُلَیْمَانُ فِیْ حَدِیْثِہٖ قَالَ کُنْتُ اُرَاھَا نُسِخَتْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرُوِّیْنَا ہے مسور بن یزید مالکی رضہ سے کہا سنیے نے میں نماز پڑھی رسول اللہ صلعم کیساتھ آپنے پڑہنے مین کچھ آیتین چھوڑدین (بھولے سے) ایک شخص بعد نماز کے بولا یا رسول اللہ آپنے فلان فلان آیت چھوڑدی آپنے فرمایا تو نے مجھے یاد کیون نہ دلادی وہ شخص بولا میں یہ سمجھا شاید انکا پڑہنا منسوخ ہو گیا روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد نے **فائدہ** کہا شوکانی[4] نے نیل الاوطار مین کہ اسکی اسناد مین یحییٰ بن کثیر کاہلی ہے اور کہا ابوحاتم نے کبھی نہین سوال کیا گیا اس سے شیخ اسکا اور کہا ابن حجر نے تلخیص مین کہ تحقیق صحیح ہوا ہے ابی عبدالرحمن سلمی سے کہ کہا اس نے کہ کہا علی نے جسوقت کہ طلب طعام کی کہ سے تجھ سے امام پس دے تو اسکو یعنے اگر امام نماز مین قرآن پڑہتا پڑہتا بھول جاوے تو اسکو لقمہ دیدے اور اسکو تابعی مذہب امام ابوحنیفہ اور زید بن علی کا ہے کہ امام کو نماز مین بتانا مکروہ ہے اور دلیل انکی یہ دو حدیثین ہین پہلی حدیث ابوداؤد[5] مین روایت ہے ابواسحاق سے انہون نے سنا حارث سے انہون نے امیرالمومنین حضرت علی رضہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے علی ست بتا امام کو نماز مین

جواب اسکا دو طرح پر ہے اول یہ کہ کہا ابوداؤد نے ابواسحاق نے حارث سے نہین سنیں مگر چار حدیثین اور یہ حدیث انمین سے نہین پس یہ حدیث منقطع ہے دوم کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ حارث اعور جھوٹا ہے (یعنے اہلحدیث کے نزدیک) اور کہا ابن حجر نے تلخیص مین کہ اعور ضعیف ہے لیتے پس معلوم ہوا کہ یہ حدیث لائق حجت پکڑنے کے نہین ہے۔ دوسری حدیث مین لایا ہے عبدالرزاق اپنے سے کہ فرماتے تھے جسوقت کہ قائم کی جاوے نماز اور پاوے

---

[1] یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب الاذان و اجابۃ المؤذن کی پہلی فصل مین ہے [2] یہ حدیث مدونہ الدیہ جلد پہلا علوی لکھنؤ کے صفحہ ۵۰ مین ہے [3] یہ حدیث ابوداؤد چاپہ اصل دہلی کے صفحہ ۱۲۰ مین ہے [4] یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کے جلد دوم کے صفحہ ۱۳۱ مین ہے [5] یہ حدیث ابوداؤد چاپہ اول دہلی صفحہ ۱۱۲ مین ہے

ایک تمہارا حاجت پاخانہ کی پس چاہیئے کہ ابتدا کرے ساتھ پاخانے کے یعنی اگرچہ جماعت فوت ہوا اور مسلم[۱] مین روایت ہے حضرت عائشہ رضہ سے کہ تحقیق انہون نے کہا سُنا مینے رسُولخدا صلعم کو کہ فرماتے تھے کہ نہین ہوتی نماز حاضر کی روبرو کھانیکے اور نہ اسحالت مین کہ دفع کرین اسکو یعنی حضور نماز اسکی کو دونون خبیث یعنی حاجت ہو بول اور براز کی اور مسلم[۲] مین روایت ہے ابیہریرہ رضہ سے کہ کہا آیا پاس نبی صلعم کے ایک شخص اندھا یعنی عبداللہ بن ام مکتوم پس کہا اُس نے اے رسُولخدا کے تحقیق نہین ہے میرے لئے کوئی کھینچنے والا کہ کھینچکر لیجاوے مرا طرف مسجد کے پس پوچھا اُس نے حضرت رسُولخدا صلعم سے یہ کہ رخصت دیں واسطے اسکے پس نماز پڑھے اپنے گھر مین پس رخصت دی حضرت نے واسطے اسکے پس جبکہ پیٹھ پھیر کر چلا بلایا اسکو اور فرمایا کہ سنتا ہے تو اذان نماز کی کہا اُس نے ہان فرمایا کہ حاضر ہو نماز مین فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر اندھے کا گھر مسجد سے اتنا قریب ہو کہ وہ آواز اذان کی سُن لیتا ہو تو اسکو گھر مین نماز پڑھنی منع ہے اور اگر اسکا گھر مسجد سے اتنا دور ہو کہ اذان کی آواز وہانتک نہ پہنچتی ہو تو اسکو گھر مین نماز پڑھ لینی کیلئے رخصت ہے **جماعت کے ساتھ عورتون کی پڑھنے کے بیان مین** عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوْا نِسَآءَکُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُیُوْتُھُنَّ خَیْرٌ لَّھُنَّ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ[۳] اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسُولخدا صلعم نے نہ منع کرو تم اپنے عورتونکو مسجدون سے اور گھر اُن کے بہتر ہین واسطے اُنکے یعنی نماز کیلئے روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد نے فائدہ ابوداؤد[۴] مین اور مانند اسکے احمد اور نسائی مین روایت ہوا ابیہریرہ رضہ سے کہ کہا تحقیق سُنا مینے محبوب اپنے سے کہ وہ ابوالقاسم صلعم ہین فرماتے تھے نہین قبول کیجاتی نماز اس عورت کی کہ خوشبو لگاوے واسطے جانے مسجد کے یہانتک کہ غسل کرے مانند غسل جنابت کے اور ترمذی[۵] اور ابوداؤد اور نسائی مین مانند اسکے روایت ہوا ابی موسیٰ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسُول اللہ صلعم نے جو آنکھ ہے زناکر نیوالی ہے یعنے جو آنکھ کہ نظر کرے شہوت سے طرف نظر بیگانہ کی وہ زناکر نیوالی ہے اسلئے کہ زنا اسکا دیکھنا ہوا اجنبیہ کو اور تحقیق عورت جسوقت کہ خوشبو لگاتی ہے پھر گذرتی ہے کسی مجلس مین اور چاہے کہ اپنے تئین انکو دیکھا دے پس وہ ایسی اور ایسی ہے یعنے زناکر نیوالی ہے فائدہ یعنے اپنی خوشبو سے لوگون کو رغبت دلاوے کہ اسکو لوگون نے دیکھا پس انکو زنا آنکھون کا حاصل ہوا اور یہ جو باعث اسکی ہوئی گویا اسنے زنا کیا اور ابوداؤد[۶] مین روایت ہے ابن مسعود رضہ سے کہ کہا فرمایا رسُول اللہ صلعم نے نماز عورت کی اپنے گھر مین یعنے دالان مین بہتر ہے نماز اسکی سے بیچ صحن گھر کے اور نماز اسکی کوٹھری مین بہتر

---

[۱] یہ حدیث صحیح مسلم مین چاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۱۸۳ مین ہے [۲] یہ حدیث صحیح مسلم مین چاپہ ایضاً کے صفحہ ۲۳۲ مین ہے [۳] یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب المساجد ومواضع الصلوٰۃ کے دوسری فصل مین ہے [۴] حدیث مشکوٰۃ مین باب ایضاً کی فصل ثالث مین ہے۔
[۵] یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب ایضاً کی فصل مین ہے [۶] یہ حدیث ابوداؤد چاپہ اول دہلی کے صفحہ ۸۳ مین ہے ۔

ہے نماز اسکی سے بیچ مکان کھلے ہوئے کے ف یعنے عورت جتنا پوشیدہ اور اندر نماز پڑھے بہتر ہے اور
اسلئے کہ بنائے کار اسکے پردہ پر ہے فصل امامت کے بیان مین عَنْ[1] اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانُوْا ثَلَاثَۃً فَلْیَؤُمَّھُمْ اَحَدُھُمْ وَاَحَقُّھُمْ بِالْاِمَامَۃِ
اَقْرَؤُھُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی سعید خدری رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جبکہ ہون تین آدمی پس امام
ہو انکا ایک انمین کا اور بہت حق دار ہے انکا ساتھ امامت کے اچھا پڑھا ہوا انکا روایت کیا اسحدیث کو مسلم ف
مسلم[2] مین روایت ہے ابی مسعود انصاری رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے امام ہو قوم کا جو انمین اچھا پڑھتا ہو
کتاب اللہ کو (یعنے خوب تجوید جانتا ہو بعد اسکے کہ عالم ہو ساتھ احکام اور ارکان نماز کے (یعنے اگرچہ تفصیل سے
مسائل نہ جانتا ہو) پس اگر ہون پڑھنے مین برابر پس امامت کرے زیادہ جاننے والا ان کا سنت کو پس اگر ہو
سنت کے جاننے مین (اور قرأت مین) برابر پس امامت کرے وہ کہ پہلا ہوا انکا ہجرت مین (یعنے جو کہ پہلے ہجرت
کر کے مدینہ مین آیا پس اگر ہون (علم اور قرأۃ اور) ہجرت مین برابر پس امامت کرے بڑا انکا عمر مین اور نہ امامت کرے
کوئی کسی کی بیچ جگہ حکومت اسکی کے اور نہ بیٹھے بیچ گھر اسکے کے مسند اسکے پر مگر ساتھ اذن اسکے کی اور ابن[3] ماجہ
مین روایت ہر ابی موسی اشعری رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے دو شخص اور زیادہ اُن سے جماعت ہے ف یعنے
اگر دو آدمی ہون ایک امام اور دوسرا مقتدی تو جماعت ہو جاتی ہے اور ابو[4] داؤد مین روایت ہر انس رضہ سے کہ کہا
خلیفہ کیا رسول اللہ صلعم نے عبداللہ بن ام مکتوم کو کہ امامت کریں لوگون کی اور تھے وہ اندھے اور ابن[5] ماجہ مین
روایت ہے ابن عباس رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے تین شخص ہیں کہ نہین بلند ہوتی واسطے اُن کی نماز انکی
اوپر سر انکے کے ایک بالشت بھر یعنے قبول نہین ہوتی ایک وہ شخص کہ امام ہو قوم کا اور وہ اُس سے ناخوش ہون
اور دوسری وہ عورت کہ رات گذارے اور خاوند اسکا اسپر خفا ہو اور تیسرے وہ کہ دو بھائی ہون آپس مین ناخوش
ف ہوں آپسمیں ناخوش کہ قطع کیا ہو حق اسلام کو یعنے سلام وغیرہ ترک کر ڈالا ہو زیادہ تین روز سے اور بخاری[6]
اور ابو داؤد مین روایت ہے عمرو بن سلمہ رضہ سے کہا فرمایا بنی ہم نے پس جب آوے وقت نماز کا پس چاہیئے کہ اذان
دے ایک تمہارا اور امام ہو تم مین سے زیادہ جاننے والا تمہارا قرآن کو پس دیکھا قوم نے پس نہ تھا کوئی زیادہ
جاننے والا قرآن کا مجھ سے اسلئے کہ تھا مین سیکھتا قرآن قافلہ والون سے پس امام کیا اُنہون نے مجھکو آگے اپنے اور

---

[1] یہ حدیث صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے ص۲۳۶ مین ہے [2] یہ حدیث صحیح مسلم چھاپہ ایفا کے ص۲۳۱ مین ہے [3] یہ حدیث ابن
ماجہ چھاپہ اول دہلی کے ص۱۵۳ مین ہے [4] یہ حدیث ابو داؤد چھاپہ اول دہلی کے ص۸۹ مین ہے [5] یہ حدیث ابن ماجہ چھاپہ
ایفا کے ص۱۲۱ مین ہے [6] یہ حدیث صحیح بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے ص۶۱۵ مین ہے اور ابو داؤد چھاپہ اول دہلی کے ص۸۹ مین ہے

میں تباہ چہ برس کا یا سات برس کا اور تھی مجھ پہ ایک چادر تھا جو وقت میں سجدہ کرتا سمٹ جاتی چادر میری بدن سے یعنی اور کھجلاتے چوتڑ پس کہا ایک عورت نے قوم میں سے کیا نہیں ڈھانکتے تم ہم سے شرمگاہ امام اپنے کی پس خرید کیا تم نے کپڑا پس بنایا میرے لئے کرتا پس نہ خوش ہوا میں ساتھ کسی چیز کے مانند خوشی اپنی کے ساتھ اس کرتے کے اور لفظ اسکے بخاری کے ہیں ابوداؤد میں روائت ہے عطا خراسانی سے اسنے نقل کی مغیرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ نہ نماز پڑھے امام اسجگہ کہ نماز پڑھ چکا ہے یہانتک کہ سرک جاوے اور کہا عطا خراسانی نے نہیں ملاقات کی مغیرہ سے پس یہ حدیث منقطع ہے ف یعنے امام نے جسجگہ فرض پڑھے ہوں وہان سنت وغیرہ نہ پڑھے بلکہ جگہ بدل کر اور جا پڑھے عورت کو عورت کی امامت کرنیکے بیان میں عَنْ اُمِّ وَرَقَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَھَا اَنْ تَؤُمَّ اَھْلَ دَارِھَا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَصَحَّحَہُ ابْنُ خُزَیْمَةَ روائت ہے ام ورقہ رضہ سے کہ تحقیق نبی ام نے حکم کیا اسے کہ امامت کرے اپنے گھر والیوں کی روائت کیا اسحدیث کو ابوداؤد نے اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ نے ف کہا شیخ ابن ہمام نے فتح القدیر میں کہ کہا سروجی نے کہ اسحدیث کی اسناد میں ولید بن جمیع اور عبدالرحمن بن خلاد انصاری ہے ہیں ابن قطان نے کہا ہے کہ حال انکا مجہ کو معلوم نہیں اور ذکر کیا ہے انکا ابن حبان نے ثقات میں اسیطرح لکھا ہے یعنی شرح ہدایہ میں بھی اور منسک الختام شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ امامت عورت کی اپنے گھر والوں کیلئے جائز ہے اگرچہ گھر میں مرد بھی ہوں کیونکہ مؤذن ام ورقہ کا ایک مرد بوڑھا تھا اور ظاہر یہ ہے کہ وہ اس بوڑھے کی اور غلام اور لونڈی اپنی کی امامت کرتی تھی اور یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ بوڑھے مرد اور غلام کو عورت کے پیچھے نماز پڑھ لینا منع نہیں) اور یہی مذہب ہے ابوثور اور مزنی اور طبری کا مخالف جمہور علما کے اس باب میں یہ کہ حدیث ہے جو کہ ابن ماجہ میں روائت ہے جابرؓ سے کہ نہ امامت کرے عورت مرد کی اور نہ جنگلی رہنے والا ہجرت کی اور نہ فاجر متقی کی سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہیں قائم ہوتی ہے ساتھ اسکے حجت اسلئے کہ کہا ابن حجر نے بلوغ المرام میں باسناد اسکی واہی ہے (یعنے ضعیف ہے) اور عبدالرزاق اور دارقطنی اور بیہقی اور ابن ابی شیبہ اور حاکم نے روائت کی ہے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے اَنَّھَا اَمَّتِ النِّسَاءَ فَقَامَتْ وَسْطَ الصَّفِّ یعنے تحقیق انہوں نے امامت کی عورتوں کی اور کھڑی ہوئیں درمیان صف کے اور ابن ابی شیبہ نے روائت ہے کہ حدیث کی ہمکو سفیان بن عینیہ نے عمار ذہبی سے اس نے روائت کی ایک عورت اپنی قوم کی سے کہ نام اسکا حجیرہ تھا کہ کہا اسنے اَمَّتْنَا اُمُّ سَلَمَةَ فَقَامَتْ وَسْطَ النِّسَاءِ یعنے امامت کی

لہ یہ حدیث ابوداؤد چھاپہ اول یوپی کے صفحہ ۸۹ میں ہے ۱۲ یہ حدیث باب خمر الرام کے باب صلوٰۃ الجماعۃ میں ہے ۱۳ یہ مضمون فتح القدیر شرح ہدایہ چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۲۴۱ میں ہے ۱۴ یہ مضمون عینی شرح ہدایہ چھاپہ الفنا کی جلداول کے صفحہ ۲۲۶ میں ہے ۱۵ یہ مضمون منسک الختام شرح بلوغ المرام چھاپہ نظامی کانپور کے صفحہ ۲۲۲ میں ہے ۱۶ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صلوٰۃ الجماعۃ میں ہے ۱۷ یہ حدیث روضۃ الندیہ شرح بدر البہیہ چھاپہ علوی لکھنؤ کے صفحہ ۵۰ میں ہے ۱۸ یہ حدیث عینی شرح ہدایہ چھاپہ نولکشور کی جلداول کے صفحہ ۲۲۶ میں ہے ۔

ہماری امام سلمہ نے کہڑی ہوئیں درمیان عورتوں کے[1] کہا شوکانی نے درباری مضیہ شرح درالبہیہ مین کہ یہ حدیث مسند امام شافعی اور مسند عبدالرزاق کی اہنکہ اداکرد اوبیچ ایک روائت مسلم کے یون آیا ہے پس تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہ قصد کرتا ہو طرف نماز کی پس وہ نماز میں ہو یعنے حکما اور قولہ باب[2] مسک الختام شرح بلوغ المرام میں لکہا ہو کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہو اوپر سبات کے کہ امام کیساتہہ تھوڑی سی نماز پانی سے بہی فضیلت جماعت کی حاصل ہوجاتی ہو اگرچہ ایک رکعت سے بہی کم ہو اور یہی قول جمہور کا ہے اور امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکہا ہے کہ کہا امام شافعی نے اور جمہور علماء سلف اور خلف نے جوکچہ کہ پاوے اسکو مسبوق ساتہہ امام کے وہ نماز پہلی اسکی ہے اور جوکچہ کہ ادا کرے اسکو بعد سلام امام کے وہ نماز آخر اسکی ہے اور عکس کیا ہے اسکا ابوحنیفہ اور ایک جماعت نے اور امام مالک اور اصحابون اسکے سے دو روائتین ہیں مانند دونون مذہبون کے عذر سے جماعت کو ترک کرنیکے بیان مین عَنِ[3] ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِیِّ صلے اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ یَاْتِ فَلَا صَلٰوۃَ لَہٗ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارَقُطْنِیُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاکِمُ وَاِسْنَادُہٗ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ لٰکِنْ رَجَّحَ بَعْضُہُمْ وَقْفَہٗ روائت ہو ابن عباس رض سے اسنے نقل کی نبی صلعم سے فرمایا جس نے سنی اذان پہر نہ آیا تو نہین نماز اسکی مگر کسی عذر سے روائت کیا اسحدیث کو ابن ماجہ اور دارقطنی اور ابن حبان اور حاکم نے اور سناد اسکی مسلم کی شرط پر ہے لیکن ترجیح دی بعضون نے اسکے موقوف ہونیکو فائدہ یعنے جوشخص اذان سنکر بدون کسی عذر کے جماعت مین حاضر نہ ہو اور پروانہ رکہی اللہ بہی اسکی نماز کی پروا نہیں رکہتا اور قبول نہیں کرتا اور عذر سے جماعت ساقط ہوجاتی ہو جیسا کہ یہ حدیث اور حدیثین آئندہ بہی اسپر دلالت کرتی ہین اور ابوداؤد[4] اور دارقطنی مین روائت ہو انہین سے کہ کہا صحابہ نے کیا ہے عذر کہا ابن عباس نے ڈر یا دشمن سے یا بیماری اور بخاری[5] اور مسلم مین روائت ہو ابن عمر رض سے کہ انہون نے اذان دی نماز کی بیچ ایک رات کے کہ سردی تہی اور ہوا تہی پہر کہا یعنے بعد فراغ اذان کے خبردار ہو نماز پڑہو گہرون اپنے مین پہر کہا کہ تحقیق رسول خدا صلعم تہے فرماتے مؤذن کو بسوقت کہ ہوتی رات سردی کی اور مینہہ کی کہبے خبردار ہو نماز پڑہو اپنے گہرون میں اور بخاری[6] اور مسلم میں روائت ہو انہیں سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جسوقت کہ رکہا جاوے کہانا عشاء کیوقت کا ایک تمہارے کا اور قائم کیجاوے نماز تو شروع کرو کہانا اور نہ جلدی کرو یہانتک کہ فارغ ہو اس سے اور تہے ابن عمر کہا جاتا واسطے انکو کہانا اور قائم ہوتی نماز پس نہ آتی نماز کو یہانتک کہ فارغ ہوتے اسسے اور تحقیق وہ سنتے قرأۃ امام کی اور ترمذی[7] میں اور مانند اسکے موطا امام مالک اور ابوداؤد[8]

---

[1] یہ مضمون روضۃ الندیہ چاپہ علوی لکہنؤ کے ص۵۰ مین ہے [2] یہ حدیث مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کی جلد اول کے ص۲۲۲ مین ہے [3] یہ عبارت امام نووی کی صحیح مسلم چاپہ نولکشور کے ص۲۳۲ میں ہے [4] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الجماعۃ مین ہے [5] یہ حدیث مشکوۃ مین باب الجماعۃ کی دوسری فصل میں ہے [6] یہ حدیث مشکوۃ مین باب الجماعۃ کی پہلی فصل میں ہے [7] یہ حدیث مشکوۃ مین باب الجماعۃ کی پہلی فصل میں ہے [8] یہ حدیث مشکوۃ مین باب ایضاً کی فصل دوسری میں ہے

نسائی[1] مین روائت ہے عبداللہ بن ارقم رضہ سے کہا سنا مینے رسول اللہ صلعم سے مصنف[2] مین کہ تحقیق روائت کیگئی ہے حدیث حدث کی حضرت علی سے مرفوعاً کہ نہ کھول تو اوپر امام کے (یعنی امام کو لقمہ نہ دے) اسحالت مین کہ تو نماز مین ہو جواب اسکا یہ ہے کہ اسحدیث کی اسناد مین بھی وہی حارث ہے کہ جسکو اوپر کی حدیث[3] مین شوکانی نے مجہول کہا ہے اور ابن حجر نے ضعیف کہا ہے امام کو بلند جگہ پر کھڑے ہو کر نماز پڑہنے کی ممانعت کے بیان مین عن[4] ہمام ان حذیفۃ امّ الناس بالمدائن علی دکان فاخذ ابو مسعود بقمیصہ فجبذہ فلما فرغ من صلوتہ قال الم تعلم انہم کانوا ینہون عن ذلک قال بلی قد ذکرت حین مددتنی رواہ ابو داود سے روائت ہے حذیفہ نے امامت کی لوگون کی مدائن مین (کہ ایک شہر تھا کوفہ کے پاس) ایک دکان پر کھڑے ہو کر (اور لوگ نیچے تھے) ابو مسعود نے انکا کرتہ پکڑ کر انکو گھسیٹ لیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو کہا تمکو معلوم نہین کہ لوگ اس امر سے منع کئے جاتے تھے انہون نے کہا ہان مجھے بھی یاد آیا جب تمنے مجھکو پکڑ کر گھسیٹا روائت کیا اس حدیث کو ابو داؤد نے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار[5] مین کہ صحیح کہا اسحدیث کو ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم نے اور حاکم کی ایک روائت مین تصریح ہے ساتھہ مرفوع ہونے اسحدیث کی اور ابو داؤد[6] مین روائت ہے عدی بن ثابت سے کہ کہا اس نے حدیث بیان کی مجھہ سے ایک مرد نے کہ تحقیق تہا وہ ساتھہ عمار بن یاسر کے مدائن مین نماز کھڑی ہوئی عمار آگے بڑھے اور ایک دکان پر کھڑی ہو کر نماز پڑہنے لگے اور لوگ نیچے تھے حذیفہ آگے بڑھے اور عمار کے دونون ہاتھہ پکڑ لے عمار نے پیچھے ہٹنا شروع کیا یہانتک کہ دکان سے اتار دیا انکو حذیفہ نے پھر جب نماز سے فارغ ہوئے حذیفہ نے کہا کیا تم نے رسول اللہ سے نہین سنا آپ فرماتے تھے جب کوئی امامت کرے کسی قوم کی تو اون سے بلند مکان مین کھڑا نہ ہو یا کچھہ ایسا ہی فرمایا عمار نے کہا اسلیے مین پیچھے ہٹ گیا جب تم نے میرے ہاتھہ پکڑے روائت کیا اسحدیث کو ابو داؤد نے ف کہا حافظ ابن حجر نے تلخیص مین حدیث عمار کی مرفوع ہے لیکن اسمین جہالت ہے اور حدیث ہمام کی جو اس حدیث کے اوپر ہے وہ بہت قوی ہے اور تائید کرتی ہے اس حدیث کی وہ حدیث کہ جسکو روائت کیا ہے دارقطنی نے اور وجہ سے یعنی ہمام سے اسنے ابی مسعود سے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلعم نے یہ کہ کھڑا ہووے امام اوپر کسی چیز کے اور لوگ پیچھے اسکے نیچے ہون اس سے انتہے اب اگر کوئی کہے کہ یہ حدیثین معارض ہین ساتھہ اسحدیث کے جو کہ بخاری[7] اور مسلم[8] مین روائت ہے سہل بن سعد سے کہ تحقیق نبی صلعم بیٹھے اوپر منبر کے ابتداء اس دن مین کہ رکھا گیا تہا پس تکبیر کہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

[1] یہ حدیث نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد دوم کے صفحہ ۲۲۳ مین ہے [2] یہ حدیث ابو داؤد چھاپہ اول دہلی کے حصہ مین ہے [3] یہ مصنف ابن ابی شیبہ چھاپہ مصر کی جلد سوم کے صفحہ مین ہے [4] یہ حدیث ابو داؤد چھاپہ اول دہلی کے حصہ مین ہے [5] یہ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ مصطفی البابی حلبی کے صفحہ مین ہے

نے اور آپ اوپر منبر کے تھے پھر رکوع کیا پھر نیچے اترے پھر الٹے پیر پیچھے ہٹ کر سجدہ کیا لوگوں نے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھر لوٹے یہانتک کہ فارغ ہوئے نماز سے پس جب پھرے کہا اے لوگو سوائے اسکے نہیں کہ کیا میں نے یہ فعل تاکہ پیروی کرو تم میری اور تاکہ سیکھو تم نماز میری جواب یہ ہے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے امام کے بلند جگہ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی ترک اولی پر پس انہی تشریح ہوئی نہ تحریمی جو شخص کسی قوم کی ملاقات کو جاوے اسکو ان کی امامت کرنیکی ممانعت کے بیان میں عَنْ[1] اَبِیْ عَطِیَّۃَ الْعُصَیْلِیِّ قَالَ کَانَ مَالِکُ بْنُ الْحُوَیْرِثِ یَاْتِیْنَا اِلٰی مُصَلَّانَا یَتَحَدَّثُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ یَوْمًا قَالَ اَبُوْ عَطِیَّۃَ فَقُلْنَا لَہٗ تَقَدَّمْ فَصَلِّ قَالَ لَنَا قَدْ مُوَارِجُلًا مِّنْکُمْ یُصَلِّیْ بِکُمْ وَسَاُحَدِّثُکُمْ لِمَ لَمْ اُصَلِّ بِکُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا یَؤُمُّھُمْ رَجُلٌ مِّنْھُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اِلَّا اَنَّہٗ اقْتَصَرَ عَلٰی لَفْظِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ روایت ہے ابی علیہ عقیلی رضی اللہ تعالی سے کہ کہا ہم نے مالک بن حویرث رضی اللہ تعالی عنہ صحابی کے آنا ہماری ملاقات کیلئے طرف مسجد ہماری کے حدیث کرتا یعنی حدیثیں حضرت صلعم کی بیان کرتا اور باتیں کرتا پس آیا وقت نماز کے ایک دن کہا ابو عطیہ نے پس کہا ہم نے واسطے مالک کے آگے ہو اور نماز پڑھ کہا مالک نے واسطے ہمارے آگے کرو کسی شخص کو اپنے میں سے کہ نماز پڑھائے تمکو اور خبر دونگا میں تمکو کہ کیوں نہیں نماز پڑھاتا میں تمکو سنا میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے تھے جو شخص کہ ملاقات کرے کسی قوم کی پس نہ امامت کرے انکی اور چاہیے کہ امامت کرے انکی کوئی شخص انہیں میں سے روایت کی یہ حدیث ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے مگر نسائی نے اقتصار کیا اوپر لفظ نبی صلعم کے فائدہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ کہا ترمذی نے حدیث مالک بن حویرث کی حدیث حسن ہے اور اسکی اسناد میں ابو عطیہ ہے کہا ابو حاتم نے ابو عطیہ مجہول ہے اور نہیں نام لیا گیا اسکا اور شاہد ہے اسکے لئے حدیث ابن مسعود کی کہ طبرانی میں ہے ساتھ اسناد صحیح کے اور شاہد ہے حدیث ابن عمر کی ساتھ ان لفظوں کے سنت سے ہے کہ امامت کیلئے آگے ہو صاحب گھر کا انتہے جو شخص کسی کی ملاقات کو جائے اگر اسجگہ کا امام نماز پڑھانے کیلئے خود اجازت دے دے تو اسکو نماز پڑھانی منع نہیں ہے اور دلیل اسکی یہ حدیث ہے جو کہ مسلم[3] میں روایت ہے ابی مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ امامت نہ کرے کوئی کسی کی بیچ جگہ حکومت اسکی کے اور نہ بیٹھے بیچ گھر اسکے کے مسند اسکی پر مگر ساتھ حکم اسکے کے امام کو مقتدیوں کی رعائت کرنے کے بیان میں عَنْ[2] اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

[1] یہ حدیث مشکوۃ میں کتاب الصلوۃ کے باب الامامۃ کی دوسری فصل میں ہے [2] یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد سوم کے صفحہ ۱۵۳ میں ہے
[3] یہ حدیث صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۲۳۲ میں ہے [4] یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۹۰ میں ہے

علیہ وسلم انی لادخل فی الصلوٰۃ وانا اریدا طالتہا فاسمع بکاء الصبی فاتجوز فی صلاتی مما اعلم من شدۃ وجد امہ من بکائہ رواہ البخاری روایت ہو ابی قتادہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق میں البتہ داخل ہوتا ہوں نماز میں اور ارادہ کیا کرتا ہوں دراز کرنے نماز کا پھر سنتا ہوں میں رونا لڑکے کا پس کم کرتا ہوں بیچ نماز اپنی کے بسبب اسکے جو جانتا ہوں میں شدت غمگینی اسکی کا بسبب رونے لڑکے کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے ف[1] اور مسلم میں روایت ہو ابی ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جسوقت کہ نماز پڑھا وے ایک تمہارا لوگوں کو بس چاہیے کہ ہلکی کرے نماز اسلئے کہ ان مین بیمار بھی ہوتا ہے اور ضعیف اور بوڑھا اور جسوقت کہ نماز پڑھے ایک تمہارا واسطے اپنے یعنے اکیلا پس چاہیئے کہ دراز کرے جسقدر چاہئے اور بخاری[2] اور مسلم میں روایت ہے انہیں سے کہ تحقیق نبی صلعم نے فرمایا جب امامت کرے کوئی تم میں لوگوں کی تو ہلکی پڑھے کیونکہ ان میں لڑکے اور بوڑھے اور ضعیف اور حاجت والے ہیں پھر جب پڑھے اکیلا تو پڑھے جیسے چاہے اور بخاری[3] میں روایت ہو ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھا دینگے امام واسطے تمہارے پس اگر بھی طرح نماز پڑھائی پس واسطے فائدی تمہارے کے ہے یعنے اور ان کے لئے بھی فائدہ ہے اور اگر خطا کی لینے بے طرح پڑھائی پس تمہارے لئے ثواب ہے اور اپنے وبال ہے **مقتدیوں کو امام کی متابعت کرنیکے بیان میں** عن انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فلما قضی الصلوٰۃ اقبل علینا بوجہہ فقال ایہا الناس انی امامکم فلا تسبقونی بالرکوع ولا بالسجود ولا بالقیام ولا بالانصراف فانی اراکم امامی ومن خلفی رواہ مسلم[4] روایت ہو انس رضہ سے کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو رسول اللہ صلعم نے ایکدن پس جب کہ پڑھچکے نماز اپنی متوجہ ہوئے ہمپر ساتھہ منہ مبارک اپنے کے پس فرمایا اے لوگو تحقیق مین امام تمہارا ہوں پس نہ سبقت کرو مجھہ سے ساتھہ رکوع کے اور نہ سجدہ کے اور نہ ساتھہ کھڑے ہونیکے اور نہ ساتھہ پھرنے کے نماز سے پس تحقیق مین دیکھتا ہوں تمکو آگے اپنے سے اور پیچھے اپنے سے روایت کیا اسحدیثکو مسلم نے فائدہ[5] بخاری اور مسلم میں روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے کیا نہین ڈرتا وہ شخص کہ اٹھاتا ہے سر اپنا پہلے امام سے یہ کہ بدل ڈالے اللہ تعالےٰ سر اس کا سر گدھے کا سا اور مؤطا[6] امام مالک مین روایت ہے انہیں سے کہ کہا جو شخص کہ اٹھاوے سر اپنے کو اور جھکا وے اسکو

---

[1] یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب ما علی الامام من الصلوٰۃ کی پہلی فصل میں ہے [2] یہ حدیث بلوغ المرام کی باب صلوٰۃ الجماعت میں ہے [3] یہ حدیث صحیح بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۱۰۰ مین ہے [4] یہ حدیث صحیح مسلم میں جو کہ سراج شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۱۸۱ میں ہے [5] یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب ما علی الامام من الصلوٰۃ کی پہلی فصل میں ہے [6] یہ حدیث مؤطا امام مالک مطبوعہ مطبع احمدی دہلی کے صفحہ ۳۱ میں ہے

پہلے امام کے پس سوائے اسکے نہیں کہ پیشانی اسکی بیچ ہاتھ شیطان کے ہے وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ اِلٰى بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ اَتُصَلِّيْ لِلنَّاسِ فَاُقِيْمَ قَالَ نَعَمْ فَصَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلٰوةِ فَتَخَلَّصَ حَتّٰى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيْقَ الْتَفَتَ فَرَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ اثْبُتْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ اَبُوْ بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا اَمَرَهٗ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ اسْتَاْخَرَ اَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى اسْتَوٰى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَثْبُتَ اِذْ اَمَرْتُكَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا كَانَ لِابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يُّصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالِيْ رَاَيْتُكُمْ اَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيْقَ مَنْ نَابَهٗ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيُسَبِّحْ فَاِنَّهٗ اِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ اِلَيْهِ وَاِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سہل بن سعد ساعدی رضہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلعم بنی عمرو بن عوف میں صلح کرنے کو گئے نماز کا وقت آیا۔ پس آیا مؤذن یعنے بلال طرف ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پس کہا کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھائینگے تو میں اقامت کہوں کہا حضرت ابوبکر صدیق رضہ نے کہ ہاں یعنے میں نماز پڑھاؤنگا پس نماز شروع کی ابوبکر نے پھر آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے پس جا پہنچے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہانتک کہ کھڑے ہوئے بیچ صف کے پس لوگوں نے تالیاں بجائیں یعنے تاکہ ابوبکر حضرت صلعم کے آنے سے خبردار ہوجاویں اور حضرت ابوبکر صدیق رضہ کی یہ عادت تھی کہ نماز میں کسیطرف نہ دیکھتے تھے پس جب بہت لوگوں نے تالیاں بجائیں تو ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نگاہ کی تو دیکھا رسول خدا صلعم کو پس اشارہ کیا طرف ابوبکرؓ کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ وہیں ٹھیرے رہو یعنے امامت کئے جاؤ پس ابوبکر نے دونوں ہاتھ اٹھا کر خدا کا شکر ادا کیا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو امامت کرنیکو فرمایا پھر پیچھے ہٹے ابوبکرؓ یہانتک کہ صف میں برابر کھڑے ہوگئے اور آگے بڑھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس نماز پڑھائی پس جب حضرت صلعم پڑھ چکے نماز فرمایا اے ابابکر رضہ میرے حکم کے بعد تو کیوں نہ قائم رہا کہا ابوبکر نے کہ ابی قحافہ کے بیٹے کو یہ لائق نہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے امام بنے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

---

۵۱ یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۱۶ میں ہے ۔

کیا سبب ہے کہ میںنے تمکو دیکھا کہ تم نے بہت تالی بجائیں جسکو نماز میں کوئی ضرورت ظاہر ہو یعنے ضرور جسمیں امام کو خبردار کرنا پڑے پس چاہیئے کہ سبحان اللہ کہے اسلیئے کہ جب اُس نے سبحان اللہ کہا تو اسکی طرف التفات کیا جاویگا یعنے امام سبحان اللہ کہنے سے خبردار ہوجاویگا اور سوائے اسکے نہیں تالی بجانا واسطے عورتوں کے ہے روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے ف قسطلانی شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ اسحدیث سے معلوم ہُوا کہ مقتدی کو امام سے پہلے تکبیر تحریمہ کہنا درست ہے اور یہ بھی معلوم ہُوا کہ ایک نماز میں کسی شخص کو امام بننا پھر اسکو اسی نماز میں مقتدی بن جانا دونوں باتیں جائز ہیں انتہے اس سے نکلتا ہے کہ مسبوق کے پیچھے بھی اقتدا کرنا درست ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور مسلم میں روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق انہوں نے جہاد کیا ساتھ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جہاد تبوک کا کہا مغیرہ نے پس پہنچے ہم طرف قوم کے اور تحقیق قوم کھڑی ہوئی تھی طرف نماز کے (یعنے نماز صبح کے) اور نماز پڑھاتے تھے انکو عبدالرحمن بن عوف اور تحقیق پڑھا چکے تھے انکو ایک رکعت پھر جبکہ معلوم کیا آنا حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارادہ کیا پیچھے ہٹنے کا (یعنے تا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم امامت کریں) پس اشارہ کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طرف انکی کہ یوں ہی کھڑا رہے پس پائی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دو رکعتوں میں سے ساتھ ان کے پس جب سلام پھیرا عبدالرحمن نے کھڑے ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کھڑا ہوا میں ساتھ ان کے پڑھی ہم نے وہ رکعت کہ رہگئی تھی ہم سے ف یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ اعلیٰ کو ادنیٰ کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہُوا کہ جسکی کوئی رکعت امام کیساتھ پڑھنی رہ جاوے تو وہ اسکے ادا کیلئے تب اُٹھے کہ جب امام سلام پھیر چکے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فِي قِصَّةِ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَهُوَ مَرِيْضٌ قَالَتْ فَجَاءَ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ اَبِيْ بَكْرٍ فَكَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ جَالِسًا وَاَبُوْ بَكْرٍ قَائِمًا يَقْتَدِيْ اَبُوْ بَكْرٍ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقْتَدِي النَّاسُ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت عائشہ رض سے قصہ میں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نماز کے لوگوں کے ساتھ بیماری کے حال میں بولی پس آئے یہانتک کہ بیٹھے بائیں ابی بکر کے اور نماز پڑھتے تھے لوگوں کو ساتھ بیٹھے ہوئے اور ابوبکر کھڑے ہوئے اقتدا کرتے تھے ابوبکر ساتھ نماز نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اقتدا کرتے تھے لوگ ساتھ نماز ابی بکر رض کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے فائدہ امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے۔ کہ

ف یہ مضمون قسطلانی چاپہ نولکشور کی جلد ثانی کے صفحہ ۱۰ میں ہے ۵۲ یہ حدیث صحیح مسلم چاپہ نولکشور کے صفحہ ۱۰ میں ہے ۵۳ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صفۃ الصلوٰۃ والامامۃ میں ہے ۵۴ یہ عبارت نووی کی صحیح مسلم چاپہ نولکشور کے صفحہ ۱۰ میں ہے ۱۲

کہا امام ابوحنیفہ اور امام شافعی اور جمہور سلف نے امام اگر بیٹھکر نماز پڑھے تو جو مقتدی کہ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے پر قادر ہے اسکو اسکے پیچھے بیٹھکر نماز پڑھنی جائز نہیں مگر یہ کہ بیمار ہے کھڑا ہو کر اور دلیل انکی یہی حدیث ہے اور ایک جماعت قائل ہوئی ہے اسبات کی کہ امام اگر بیٹھکر نماز پڑھے تو مقتدی بھی اسکے پیچھے بیٹھکر پڑھیں اور اس جماعت میں سے ہیں امام احمد بن حنبل اور امام اوزاعی اور دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ بخاری[۵] میں روایت ہوا انس بن مالک سے کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار ہوئے گھوڑے پر پس گرائے گئے اس سے پس چھل گئی داہنی کروٹ حضرتؐ کی پھر نماز پڑھی ایک نماز نمازوں میں سے یعنے فرض اور تھے بیٹھے پس نماز پڑھی ہم نے پیچھے آپکے پس جب فارغ ہوئے نماز سے فرمایا سوا اسکے نہیں کہ مقرر کیا گیا ہے امام تاکہ اقتدا کیا جاوے اسکا پس جب نماز پڑھے کھڑا ہو کر پس تم بھی نماز پڑھو کھڑے ہو کر اور جب رکوع کرے پس رکوع کرو اور جب اوٹھے رکوع سے پس اوٹھو اور جب کہے سمع اللہ لمن حمدہ پس کہو ربنا لک الحمد اور جب نماز پڑھے بیٹھکر پس نماز پڑھو بیٹھکر سب مقتدی سو جواب اسکا یہ ہے کہ کہا عبد اللہ یعنے بخاری رح نے پیچھے اس حدیث کے کہ کہا حمیدی نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسوقت کہ نماز پڑھے امام بیٹھکر پس تم بھی نماز پڑھو بیٹھکر یہ حکم تھا حضرت صلعم کا پہلے مرض میں پھر نماز پڑھی پیچھے اسکے یعنے مرض الموت میں ایکدن پہلے انتقال کے نبی صلعم نے بیٹھکر اور نماز پڑھی لوگوں نے پیچھے ان کے کھڑے ہو کر نہیں حکم کیا انکو ساتھ بیٹھنے کے اور سوا اسکے نہیں کہ عمل کیا جاتا ہے ساتھ فعل آخر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر جو آخر ہونا سخ ہوتا ہے پہلے فعل کا **امام اور مقتدی کے کھڑے ہونے کی جگہ کے بیان میں** عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ حَتّٰی قُمْتُ عَنْ یَسَارِہٖ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَاَدَارَنِیْ حَتّٰی اَقَامَنِیْ عَنْ یَمِیْنِہٖ ثُمَّ جَآءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَقَامَ عَنْ یَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ بِیَدَیْنَا جَمِیْعًا فَدَفَعَنَا حَتّٰی اَقَامَنَا خَلْفَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ[۶] روایت ہے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا کھڑے ہوئے جناب رسول مقبول صلعم تاکہ نماز پڑھیں پس آیا میں یہانتک کہ کھڑا ہوا میں بائیں طرف حضرت صلعم کے پس پکڑا ہاتھ میرا پھر پھیرا مجھکو یہانتک کہ کھڑا کیا مجھکو داہنے طرف اپنے یعنے ہاتھ پکڑکر پیٹھ کے پیچھے کھینچکر داہنی طرف کھڑا کیا پھر آیا جبار بن صخر پس کھڑا ہوا بائیں طرف جناب رسول مقبول سرور انبیا صلعم کے پس پکڑے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں ہاتھ ہمارے اکٹھے پھر ہٹایا ہمکو یہانتک کہ کھڑا کیا ہمکو پیچھے اپنے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **ف** اسحدیث

---

[۵] یہ حدیث بخاری چاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۹۷ میں ہے [۶] یہ حدیث مشکوۃ میں باب الوقوف کی پہلی فصل میں ہے

سے معلوم ہوا کہ مقتدی اگر ایک ہو تو امام کیساتھ داہنے طرف کھڑا ہووے اور اگر دوسرا بھی آجاوے تو پیچھے ہٹ جاوے یا جو پیچھے آوے وہ پہلے کو پیچھے کھینچ لے اور اگر دو نو امام کے ساتھ ہی داہنے بائیں کھڑے ہو جائیں تو امام کو چاہئے کہ اپنے ہاتھ سے دونوں کو پیچھے ہٹاوے اور مذہب امام ابو حنیفہ اور کوفیوں کا یہ ہے کہ اگر ایک امام اور دو مقتدی ہوں تو دو نو مقتدی امام کے ساتھ ہی داہنے بائیں کھڑے ہو جائیں پیچھے ہٹ کر کھڑے نہ ہوں اور دلیل اُن کی اس باب میں یہ حدیث ہے جو کہ ابو داؤد[1] میں روایت ہے عبد الرحمن بن الاسود سے کہ علقمہ اور اسود نے اجازت چاہی اندر آنے کی عبد اللہ بن مسعود کے گھر اور دیر تک بیٹھے رہے اُن کے دروازے پر اتنے میں ایک لونڈی نکلی اس نے اطلاع کی انہوں نے اجازت دی پھر عبد اللہ بن مسعود نے نماز پڑھی بیچ میں علقمہ اور اسود کے (یعنے ایک طرف علقمہ کو کھڑا کیا اور دوسری طرف اسود کو اور آپ بیچ میں کھڑے ہوئے) بعد اسکے کہا میںنے رسول اللہ صلوا اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپنے ایسا ہی کیا سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہیں قائم ہوتی ہے ساتھ اسکے حجت اسلئے کہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار[2] میں کہ اسکی اسناد میں ہارون بن عنترہ ہے اور تحقیق کلام کی ہے اسمیں بعض اہلحدیث نے کہا ابو عمرو نے مرفوع ہونا اسحدیث کا نہیں ہے صحیح اور اُن کے نزدیک صحیح یہ ہے کہ یہ موقوف ہے ابن مسعود پر انتہی اور تحقیق لایا ہے اسکو مسلم اپنی صحیح میں اور ترمذی موقوف ابن مسعود پر اور تحقیق ذکر کیا ہے ایک جماعت نے اہل علم سے کہ جنمیں سے امام شافعی ہیں کہ یہ حدیث منسوخ ہے اسلئے کہ تحقیق جانی گئی ہے یہ نماز نبی صلعم سے اسحال میں کہ آپ کہ میں تھے اور اسمیں تطبیق اور حکام اور ہیں کہ اسوقت وہ متروک ہیں اور یہ حکم انہیں میں سے ہے پس جب آئے نبی صلعم مدینے میں چھوڑ دیا اسکو اور پر نہ معلوم ہونے علم تاریخ کے نہیں حجت ہوتی ہے یہ حدیث واسطے معارض ہونے پہلی حدیثوں کے کہ اس باب میں ہیں انتہی تمام ہوا ترجمہ عبارت شوکانی کا اور مسلم[3] میں روایت ہے حضرت انس رض سے کہ کہا نماز پڑھی ہمنے اور یتیم نے پیچھے گھر اپنے کے پیچھے نبی صلعم کے اور ام سلیم پیچھے ہمارے تھے ف ام سلیم نام ہے انس کی ماں کا اور یتیم انکے بھائی تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ نام انکا ضمیرہ تھا اور اس سے معلوم ہوا کہ مردوں کی صف آگے ہو عورتوں کی صف کے اور مسلم[4] میں روایت ہے انہیں سے یہ کہ نبی صلعم نے نماز پڑھی ساتھ انس کے اور ماں اسکی کے یعنے ام سلیم کے یا کہا خالہ اسکی کے کہا انس نے پس کھڑا کیا مجھ کو داہنے اپنے اور کھڑا کیا عورت کو یعنے انکی ماں یا خالہ کو پیچھے ہمارے

فصل صفوں کو برابر کرنے کے بیان میں

عَنْ[5] اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

[1] یہ حدیث ابو داؤد چھاپہ اولی کے صفحہ ۸۹ میں ہے [2] یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد تیسری کے صفحہ میں ہے [3] یہ حدیث مشکوۃ باب الموقف کی پہلی فصل میں ہے [4] یہ حدیث صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۲۳۳ میں ہے [5] یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی سیرٹھ کے صفحہ ۱۰۰ میں ہے

وَسَلَّمَ قَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ وَكَانَ اَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهٗ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهٖ وَقَدَمَهٗ بِقَدَمِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روائت ہے انس رض سے اس نے نقل کی نبی صلعم سے کہ فرمایا حضرت نے برابر کرو اپنی صفوں کو پس تحقیق میں دیکھتا ہوں تمکو پیچھے میرے اپنی کے اور تھا ایک ہمارا ملاتا مونڈھے اپنے کو ساتھ مونڈھے پاس والے اپنے کے اور قدم اپنا ساتھ قدم اسکے کے روائت کیا اسکو بخاری نے ف قسطلانی شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ مراد ملانے سے مونڈھا ساتھ مونڈھے کے اور قدم ساتھ قدم کے مبالغہ ہے بیچ برابر کرنے صف کے اور ابوداؤد[۱] وغیرہ روائت ہے انس رض سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے داہنے طرف اپنے سیدھے کھڑے رہو اور برابر رکھو صفیں اپنی اور بائیں طرف فرماتے سیدھے کھڑے رہو اور برابر رکھو صفیں اپنی اور مسلم[۲] میں روائت ہے ابی مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلعم رکھتا تھا ہمارے مونڈھوں پر نماز میں اور کہتے جو قت ارادہ کرتے نماز پڑھنے کا اور فرماتے برابر ہو جاؤ اور نہ اختلاف کرو پس مختلف ہونگے دل تمہارے چاہیئے کہ متصل ہوں میرے تم میں سے صاحبان بلوغ کے اور عقل کے پھر وہ لوگ کہ قریب ہیں انکے کہا ابو مسعود نے تم آج کے دن بہت اختلاف کرتے ہو اور ابوداؤد[۳] میں روائت ہے ابن عباس رض سے کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے بہترین تمہارے وہ ہیں کہ بہت نرم ہوں مونڈھے ان کے نماز میں اور ابوداؤد[۴] میں روائت ہے ابوہریرہ رض سے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے بیچ میں سکھو امام کو (یعنے ایسا نہ کرو کہ صف میں امام کو ایک طرف تو آدمی زیادہ کھڑے ہوں اور ایک طرف کم کھڑے ہوں) اور بند کرو شگافوں کو مسجد کے ستونوں کی بیچ میں صف کرنیکی ممانعت کے بیان میں عَنْ عَبْدِ الْحُمَيْدِ بْنِ مَحْمُوْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَدُفِعْنَا اِلَى السَّوَارِيْ فَتَقَدَّمْنَا وَتَاَخَّرْنَا فَقَالَ اَنَسٌ كُنَّا نُنْهٰى عَنْ هٰذَا عَلْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ روائت ہے عبدالحمید بن محمود سے کہ ہم نے انس بن مالک کیساتھ جمعہ پڑھا ہجوم کے سبب سے ہم ستونوں میں ڈالے گئے تو ہم آگے پیچھے ہوگئے انس نے کہا ہم رسول اللہ صلعم کے زمانے میں اس سے بچتے تھے روائت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ ترمذی نے حدیث انس کی حسن ہے اور عبدالحمید جو کہ اسکی اسناد میں ہے کہا ابوحاتم نے وہ شیخ ہے اور کہا دارقطنی نے کہ وہ کوفی ہے ثقہ حجت پکڑی جاتی ہے ساتھ حدیث اسکی کے اور ضعیف کہا ابوالحمد

---

[۱] یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب تسویۃ الصف کی دوسری فصل میں ہے [۲] یہ حدیث صحیح مسلم چاپہ نولکشور کے صفحہ ۱۸۱ میں ہے [۳] یہ حدیث ابوداؤد چاپہ اول دہلی میں جو کہ ۱۲۷۲ھ میں چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۹۷ میں ہے [۴] یہ حدیث ابوداؤد چاپہ ایضاً صفحہ ۹۸ میں ہے [۵] یہ حدیث منتقی الاخبار چاپہ فاروقی دہلی کے صفحہ ۹۲ میں ہے [۶] یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد تیسری میں صفحہ ۹۱ میں ہے

عبدالحق نے اسحدیث کو بسبب عبدالحمید بن محمود مذکور کے اور کہا وہ نہیں ہے ان لوگوں میں سے کہ ثابت پکڑی جاوے ساتھ حدیث اوسکی کے کہا ابوالحسن بن قطان نے اعتراض کرکے اوپر اسکے کہ نہیں جانتا میں کہ کس نے خبر دی اسکو اسحدیث کیساتھ اور نہیں دیکھا میںنے کسی کو جو تصنیف کیا ہو رسالہ ضعفا کا مگر اسکا ذکر اس نے اسمیں کر ہی دیا ہے یعنے عبدالحمید بن محمود کو ضعیف کہہ ہی دیا ہے اور کہا ابوعبدالرحمن نسائی نے کہ وہ ثقہ ہے انتہی مختصر

فائدہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین اسکی سناد میں یحیٰی بن بشیر بن خلاد ہے اُس نے نقل کی اپنی ماں سے اور نام اسکی ماں کا امۃ الواحد ہے اور وہ مجہول ہے اور یحیٰی مستور الحال ہے

اول صف میں کھڑے ہونے کی فضیلت کے بیان مین

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا اِلَّا اَنْ یَّسْتَهِمُوْا عَلَیْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی التَّهْجِیْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَیْهِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

روائت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے اگر جانے آدمی کہ کیا کچھ ثواب ہے اذان دینے میں اور کھڑے ہونے پہلی صف مین پھر نہ پاویں کوئی وجہ ترجیح اور زیادتی کی مگر یہ کہ قرعہ ڈالیں اسپر البتہ قرعہ ڈالیں (یعنے فضیلت اذان اور صف اول کی ایسی ہے کہ نزاع کریں آپسمیں اذان دینے پر اور صف اول کی کھڑے ہونے پر آپسمیں قرعہ ڈالیں تاکہ کس کے نام پڑے تو بجا ہے) اور اگر جانیں کیا کچھ ثواب ہے بیچ سویرے جانے کیواسطے نماز ظہر کے البتہ جلدی کریں طرف اسکی اور اگر جانیں کہ کیا کچھ ثواب ہے بیچ نماز عشا کے اور صبح کے البتہ آویں اُن نمازوں مین اگرچہ چلیں اینو سرین پر روائت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** مسلم میں روائت ہے انہیں سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہترین صف مردوں کی پہلی صف ہے اور بدترین صف مردوں کی پچھلی صف اور بہترین صف عورتوں کی پہلی صف ہے **فائدہ** مراد بہتر سے کثرت ثواب کی ہے یعنے پہلی صف والے بہت ثواب پاتے ہیں اور مردوں کی پہلی صف بہتر اسلئے ہوتی ہے کہ امام سے قریب ہوتے ہیں اور عورتوں سے دور اور اخیر کی بُری اسلئے ہوتی ہے کہ امام سے دور ہوتے ہیں اور عورتوں سے نزدیک اور عورتوں کی اول صف بُری اسلئے ہوتی ہے کہ مردوں سے نزدیک ہوتی ہیں اور اخیر کی صف عورتوں کی بہتر اسلئے ہوتی ہے کہ مردوں سے دور ہوتی ہیں پس مردونکو اول صف کی رغبت کرنی چاہئے اور عورتونکو پچھلی صف کی اور ابوداؤد میں روائت ہے حضرت عائشہ صدیقہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

ط یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد تیسری کے صفحہ میں ہے ۵۲ یہ حدیث مشکوۃ میں باب تسویۃ فضائل الصلوۃ و اوقاتہا کے پہلی فصل میں ہے ۵۳ یہ حدیث صحیح مسلم چاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۱۸۱ میں ہے ۵۴ یہ حدیث ابوداؤد چاپہ اول دہلی مطبوعہ ۱۲۸۰ ہجری کے صفحہ ۹۰ میں ہے ؛

وآلہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ اور فرشتے اس کے رحمت بھیجتے ہیں اوپر داہنی طرف والی صفوں کے اور ابن ماجہ[1] میں روایت ہے ابن عمر رضہ سے کہ جب مسجد کی بائیں طرف خالی رہنے لگی اسوقت پیغمبر خدا صلعم نے ارشاد فرمایا جو لوگ مسجد کی بائیں طرف خالی نہیں چھوڑتے انکو دگنا اجر ملتا ہے **فائدہ** جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دائیں طرف کھڑے ہونیکی فضیلت بیان فرمائی لوگوں نے بائیں طرف کھڑا ہونا بالکل چھوڑ دیا تب ارشاد فرمایا دائیں طرف کھڑے ہونیمیں فضیلت تب ہے جب امام کے دونو طرف لوگ برابر ہوں لیکن جسصورت میں امام کی دائیں بائیں طرف سو لوگ زیادہ ہوں اسوقت بائیں طرف کھڑے ہونیمیں دوگنا اجر ہے **مقصود اصلی حضرت صلعم کا یہ ہے کہ امام کو درمیان کھڑا کیا جاوے پیچھے صف کے اکیلے نماز پڑھنے کے بیان میں عن** وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا یُصَلِّیْ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَہٗ فَاَمَرَہٗ اَنْ یُّعِیْدَ الصَّلٰوۃَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَحَسَّنَہٗ وَصَحَّحَہٗ ابْنُ حِبَّانَ وَلَہٗ عَنْ طَلْقٍ لَا صَلٰوۃَ لِمُنْفَرِدٍ خَلْفَ الصَّفِّ وَزَادَ الطَّبَرَانِیُّ فِیْ حَدِیْثِ وَابِصَۃَ اِلَّا اِذَا دَخَلْتَ مَعَھُمْ اَوْ اِجْتَرَرْتَ رَجُلًا روایت ہے وابصہ بن معبد رضہ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا ایکمرد کو کہ نماز پڑھتا ہے پیچھے صف کے اکیلا پس حکم کیا اسکو کہ پھر پڑھے نماز روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے اور حسن کہا اسکو اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نے اور اسکی حدیث میں ہے طلق کی روایت ہے نماز نہیں ہوتی اکیلے کی پیچھے صف کے اور زیادہ کیا طبرانی نے وابصہ کی حدیث میں کہ کیونکر داخل ہوا تو ساتھ ان کے صف میں یا کھینچ لیا ہوتا کسی مرد کو **فائدہ** جو شخص اکیلا صف کے پیچھے نماز پڑھے امام احمد کے نزدیک نماز اسکی نہیں ہوتی اور دلیل انکی یہی حدیث ہے اور امام شافعی اور امام مالک اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک نماز ہو جاتی ہے اور دلیل ان تینوں اماموں کی یہ حدیث ہے جو کہ بخاری[2] میں روایت ہے ابی بکرہ رضہ سے کہ تحقیق وہ پہنچا طرف نبی صلعم کی اسحال میں کہ حضرت رکوع میں تھے پس رکوع کیا اسنے پہلے اسکے کہ پہنچے صف کو پس ذکر کیا گیا اس فعل کا واسطے نبی صلعم کے پس فرمایا حضرت نے زیادہ کرے تجھ کو اللہ تعالیٰ حرص نیکی کی اور پھر ایسا مت کر اور زیادہ کیا ابوداؤد نے اسمیں پس رکوع کیا دور صف کے پھر چلے گئے طرف صف کے **جو جواب** اسکا یہ ہے کہ یہ جو ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ پھر چلے گئے طرف صف کے اس سے صاف معلوم ہوا کہ ابی بکرہ بحالت رکوع صف میں جا ملے تھے اکیلے صف کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے رہے تھے پس حدیث ابی بکرہ کی ہرگز حجت نہیں ہو سکتی اسبات پر کہ صف کے پیچھے بھی اکیلی نماز پڑھنی جائز ہے **بدعتی اور فاسق کے پیچھے نماز نہ جائز ہونیکے بیان میں عن** عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ

---

[1] یہ حدیث ابن ماجہ چاپہ انصاری دہلی کے صفحہ میں ہے [2] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صلوۃ الجماعت میں ہے [3] یہ حدیث بخاری چاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۱۰۱ میں ہے اور ابوداؤد چاپہ اول دہلی کے صفحہ ۹۰ میں ہے [4] یہ حدیث صحیح مسلم چاپہ نولکشور کے صفحہ ۲۴۲ میں ہے اور مشکوۃ میں باب حرم المدینۃ کی پہلی فصل میں ہے۔ اللھم اغفر لکاتبہ

تعالیٰ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ حرام ما بین عیر الی ثور فمن احدث فیھا حدثا او اوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ یوم القیامۃ صرفا ولا عدلا متفق علیہ روایت ہی حضرت علی رض سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ حرام ہی (یعنے مانند حرم مکہ کے ہی جو چیزین کہ حرم مکہ میں کرنی حرام ہیں مدینہ میں بھی کرنی حرام ہیں) درمیان عیر کے ثور تک پس جو شخص کہ پیدا کریگا مدینہ میں بدعت (یعنی جو چیز کہ مخالف ہو کتاب و سنت کی) یا ٹھکانا دیگا بدعتی کو پس اسپر ہی لعنت اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگون کی نہیں قبول کریگا اللہ اس سے دن قیامت کے فرض اور نہ نفل روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے ف یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ امامت بدعتی کی جائز نہیں اسلئے کہ اسکی اپنی ہی نماز نہیں ہوتی اور وجہ اسکی یہ ہی کہ بدعت ایک چیز مذموم عند الشرع ہے پھر جو شخص بدعتی ہو وہ بھی مذموم عند الشرع ہے جیساکہ بخاری[1] اور مسلم میں روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد یعنے جس نے نئی بات نکالی بیچ اس دین ہمارے کے وہ چیز کہ نہیں اسمیں سو وہ مردود ہی پس امامت ایک امر اشرف اعظم فی الشریعت ہی نہیں لائق ہے ولایت اسکی مگر بتر کو جیساکہ دار قطنی[2] میں روایت ہی ابن عباس رض سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اجعلوا ائمتکم خیارکم فانھم وفدکم فیما بینکم وبین ربکم یعنے کرو انوا امام اپنے بہتر اپنے پس تحقیق وہ قاصد ہیں درمیان اسچیز کے جو کہ درمیان تمہاری اور درمیان رب تمہاری کے ہی اور حاکم[3] نے روایت کی ہے ترجمہ مرشد غنوی مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان سرکم ان تقبل صلوتکم فلیؤمکم خیارکم فانھم وفدکم فیما بینکم وبین ربکم یعنے اگر خوش لگے تمکو یہ کہ قبول کیجاوی نماز تمہاری پس چاہیے کہ امامت کرادیں تمہیں بہتر تمہارے پس تحقیق وہ قاصد ہیں درمیان اسچیز کے کہ درمیان تمہاری اور درمیان رب تمہارے کے ہے ف یہ دو نو حدیثیں بھی دلالت کرتی ہیں اس بات پر کہ فاسق اور بدعتی کو امام نہ بنایا جاوے اور یہی مذہب ہے مالکیہ کا اور کہا ابن ابزہ مالکی نے کہ اگر پڑھی جاوے نماز پیچھے کبیرہ گناہ کرنیوالے کی تو دہرائی جاوے اسی طرح لکھا ہے قسطلانی[4] شرح صحیح بخاری میں کہ اگر کوئی کہے کہ یہ کوئی نہیں کہتا کہ اپنے سے بہتر کو امام نہ بنایا جاوے لیکن فاسق وغیرہ کے پیچھے نماز نہ پڑہنا ان حدیثوں سے کہاں ثابت ہوتا ہے تو جواب یہ ہے کہ جب اپنے سے بہتر کے پیچھے نماز پڑہنے کا حکم حدیثوں سے ثابت ہو تو فاسق وغیرہ کے پیچھے پڑھنے

---

[1] یہ حدیث مشکوۃ مین باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی پہلی فصل مین ہے [2] یہ حدیث دراری مضیہ شرح درر البہیہ کے باب صلوۃ الجماعت میں ہے [3] یہ حدیث دراری مضیہ شرح درر البہیہ کے اسی باب میں ہے [4] یہ عبارت قسطلانی چاپہ نولکشور کے جلد ثانی کے ص۴۰ میں ہے

کی نفی خود وہی انہین حدیثوں سے پائی گئی اور جو حدیث ابوداؤد[1] کی روایت ابوہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاد واجب ہی تیپر ہمراہ ہر سوار کے نیک ہو یا بد ہو اگرچہ کرے کبیرہ اور نماز واجب ہے تیپر پیچھے ہر مسلمان کے نیک ہو یا بد اگرچہ کرے کبیرہ اور ہر مسلمان پر نیک ہو یا بد اگرچہ کرے کبیرہ

ہو جواب اس کا یہ ہے کہ **سفر السعادت**[2] میں لکھا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہوئی اور شیخ نے شرح سفر السعادت میں لکھا ہے کہ سخاوی مقاصد حسنہ میں لایا ہے کہ احادیث کہ اور بھی کئی طرق ہیں لیکن سب کے سب واہی اور ضعیف ہیں اور حدیث ضعیف لائق حجت کے نہیں ہوتی اگر کوئی کہے کہ جو حدیث کہ طرق متعددہ سے مروی ہو وہ درجہ حسن کو پہنچ جاتی ہی سو جواب اسکا یہ ہے کہ جو حدیث ضعیف کثرت طرق سے درجہ حسن کو پہنچے وہ حسن لغیرہ ہوتی ہے نہ حسن لذاتہ اور اصول حدیث نخبۃ الفکر وغیرہ سے خوب ثابت ہے کہ حسن لغیرہ حجت نہین ہوتی اور جو حدیث بخاری[3] کی روایت ہے عبداللہ بن عدی بن خیار سے کہ وہ داخل ہوا حضرت عثمان رض پر اور وہ تھی کٹہرے یعنی اپنے مقام مین جن ایام مین کہ شہید ہوے پس کہا تحقیق تم امام ہو سکے اور پونچہ ہے تمکو وہ چیز کہ دیکھتے ہو اپنے بلا اور حادثہ اور نماز پڑہاتا ہی ہمین امام فتنہ کا اور گناہ جانتے ہم اپنے اسکے پیچہے نماز پڑہنی پس فرمایا نماز بہتر ہے اسچیز کی کہ عمل کرتے ہین لوگ پس جسوقت کہ نیکی کرین لوگ پس نیکی کرساتہ انکے اور جب برائی کرین بچ برائی انکی سے سو جواب اسکا دو طرح پر ہے اول یہ کہ یہ حدیث موقوف ہے اور حدیث موقوف لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی اور بیان اسکا مفصل احکام پانی مین اس کتاب مین پہلے گذرا دوم یہ حدیث معارض ہے ساتہ قول ابن عمر رض کے جو کہ ابوداؤد[4] اور ترمذی مین روایت ہی مجاہد سے کہ کہا اس نے تہا مین ساتہہ عبداللہ بن عمر رض کے پس تثویب کہی ایکدنے بیچ وقت نماز ظہر یا عصر کے یعنے اذان مین الصلوٰۃ خیر من النوم کہا پس کہا عبداللہ بن عمر نے نکل تو ساتہ ہماری یعنے اس مسجد سے تحقیق یہ بدعت ہے **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبداللہ بن عمر عیدی کے پیچہے نماز پڑہنا درست نہین جانتے تھے وہ مسجد کے اندر سے اذان سنکر کبھی نہ چلے جاتے کیونکہ مسجد کے اندر سے اذان سنکر چلے جانا بڑا گناہ ہے جیسا کہ ترمذی[5] اور ابوداؤد مین روایت ہی ابی الشعثاء سے کہا تھے ہم ساتہ ابی ہریرہ رض کے بیچ مسجد کے پس نکلا اسوقت ایکمرد کہ اذان دی مؤذن نے واسطے نماز عصر کے پس کہا ابوہریرہ رض نے اسپر یہ مرد پس تحقیق نافرمان ہوا ابا القاسم صلعم کا اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور جو نماز پڑہنا صحابہ کا خلف ائمہ جو مثل ولید اور حجاج وغیرہما کے وارد ہی وہ بہی لائق حجت کے نہین ہی دو طرح سے اول یہ کہ وہ موقوف ہی اور دوم یہ کہ

---

[1] یہ حدیث ابوداؤد چاپہ اول دہلی کے صہ ۳۴۲ مین ہے [2] یہ حدیث سفر السعادت اور نیز اسکی شرح کے موضوعات مین ہے [3] یہ حدیث بخاری چاپہ احمدی میرٹھ کے صہ ۹۶۱ مین ہے [4] یہ حدیث ابوداؤد چاپہ اول دہلی کے صہ ۸۰ مین اور ترمذی چاپہ احمدی دہلی کے صہ ۳۹ مین ہے
[5] یہ حدیث ترمذی چاپہ احمدی دہلی کے صہ ۴۰ مین اور ابوداؤد چاپہ اول دہلی کے صہ ۸۰ مین ہے ۔

حدیثون سے ثابت ہوچکا ہے کہ آنحضرت صلعم نے صحابہ کو فرمایا کہ امام آوینگے ظالم نماز دن کو وقتون سے ٹال دوین گے تم اپنی نماز انسے پہلے پڑھ لیجو پھر اگر انکی جماعت پاؤ تو ان کیساتھ ملجائیو۔ اس مضمون کی ایک حدیث تو صحیح مسلم کی ابوذر کی روایت سے اور دوسری حدیث ابوداؤد کی عبادہ بن صامت کی روایت سے فصل وقتون نماز کے بیان میں اس کتاب مین پہلے گذر چکے ہین پس معلوم ہوا کہ نماز پڑھنا صحابہ کا پیچھے ائمہ جور مثل ولید اور حجاج وغیرہما کے ایک تو اس جہت سے تھا کہ فتنہ نہ برپا ہو اور دوسرا اس جہت سے تھا کہ ولید اور حجاج وغیرہ ائمہ بغی اور فاسق تھے مشرک نہین تھے اور اس ملک مین جنکو اب بدعتی کہا جاتا ہے انمین تینون خصلتین موجود ہین بدعتی بھی ہین اور فاسق بھی ہین اور مشرک بھی ہین اور یہ بات مخفی نہیں ہے کہ شرک ایسی بری بلا ہے کہ عوام تو کس گنتی اور شمار میں ہیں اگر کوئی پیغمبر بھی شرک کرتا تو اسکے عمل حبط ہوجاتے چنانچہ بڑے بڑے پیغمبرون کی حق میں اللہ نے قرآنمجید میں فرمایا ہے لَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ یعنے اگر وہ شریک کرتے البتہ کھوئے جاتے ان سے جو کچھ کہ وہ کرتے اور خاص ہمارے پیغمبر صلعم کے حق میں فرمایا لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ یعنے اگر شریک لاویگا تو البتہ کھوئے جاویں گے عمل تیرے اور البتہ ہوگا تو ٹوٹا پانیوالون مین سے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ شرک نہین بخشا جاویگا ہمیشہ آگ دوزخ مین جلتا رہیگا کیونکہ اللہ نے اسپر بہشت حرام کردی ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالے نے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا یعنے تحقیق اللہ تعالے نہیں بخشتا اس گناہ کو کہ اسکا شریک پکڑے اور بخشتا ہے اسکے نیچے جسکو چاہے اور جس نے شریک ٹھیرایا اللہ کا اس نے بڑا طوفان باندھا اور فرمایا اللہ تعالے نے اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ یعنے جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس تحقیق حرام کی اللہ نے اسپر بہشت حاصل یہ کہ جب مشرک کی اپنی نماز وغیرہ عبادت اللہ کے نزدیک باطل اور نامقبول ہوئی تو پھر وہ شخص جو اسکے پیچھے نماز پڑھ لیوے اسکی نماز کا کیا ٹھکانا اور یہی وجہ ہے کہ ہم لوگ بدعتی اور فاسق کے پیچھے نماز اپنی درست نہین جانتے کیونکہ اس ملک کے بدعتی اور فاسق لوگون کو شرک کرنیکے باب مین اول رتبہ کا پاس حاصل ہے یعنے جیسیکہ بدعتین اور فسق کرنیسے خوش ہوتے ہیں شرک کرنے سے اُس سے زیادہ خوش ہوتے ہین پس ایسے کے پیچھے نماز پڑھ لینا گویا کہ اپنی نماز کو عمداً برباد کرنا ہے اور جن باتون کے کرنیسے شرک لازم آتا ہے انکا بیان کتاب تقویۃ الایمان مولفہ مولوی اسمٰعیل شہید علیہ الرحمۃ والغفران وغیرہ مین مفصل موجود ہے یہان حاجت بیان کی نہین فصل ان وقتون کی بیان مین جنمین نماز پڑھنی منع ہے عن ابی سعید

---

۱ یہ آیت پارہ واذا سمعوا کے تیسرے پاؤ میں ہے ۲ یہ آیت پارہ فمن اظلم کے پہلے پاؤ مین ہے ۳ یہ آیت پارہ والمحصنات کے پہلے پاؤ میں ہے
۴ یہ آیت پارہ لایحب اللہ الجہر کے چوتھے پاؤ مین ہے ۵ یہ حدیث صحیح مسلم چاپہ نولکشور کے صفحہ ۲۶۱ مین ہے ۔

بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ثلث ساعات کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھانا ان نصلی فیھن او نقبر فیھن موتانا حین تطلع الشمس بازغۃ حتی ترتفع وحین یقوم قائم الظھیرۃ حتی تمیل الشمس وحین تضیف الشمس للغروب حتی تغرب مرواہ مسلم روایت ہے عقبہ بن عامر رضہ سے کہ کہا تین وقت تھے رسول اللہ صلعم منع کرتے ہمکو کہ نماز پڑہین ہم انمین یا دفن کرین ہم انمین مردے اپنے کو وقت نکلنے آفتاب کے ظاہر یہانتک کہ بلند ہو اور اسوقت کہ کھڑا ہو سایہ دوپہر کا یعنے ٹھیک دوپہر کو یہانتک کہ ڈہلے آفتاب اور اسوقت کہ میل کرے آفتاب واسطے ڈوبنے کے یہانتک ڈوب جاوے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے ف امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکہا ہے کہ کہا بعضون نے تحقیق مراد ساتھ قبر کے نماز جنازہ ہو اور یہ ضعیف ہے اسلئے کہ نماز جنازہ کی نہین مکروہ ہے اسوقت مین ساتھ اجماع کے پس نہین جائز ہے تفسیر حدیث کی ساتھ اسکے کہ مخالف ہو اجماع کے بلکہ صواب یہ ہے کہ تحقیق معنے اسکے یہ ہین کہ جان کر تاخیر کرے دفن کرنین ان وقتون تک جیسا کہ مکروہ ہے جان کر تاخیر کرنی عصر کی نماز کی زرد ہونے آفتاب تک بغیر عذر کے اور یہ نماز منافقون کی ہے جیسا کہ ثابت ہوا بیچ حدیث صحیح کے اور کھڑا ہونا ہے اور ٹھونگین مارتا ہے چار پس ایسا چب واقع ہو دفن ان وقتونمین بغیر قصد کے پس نہیں ہے مکروہ انتہی اور وقت نکلنے آفتاب اور وقت ڈوبنے آفتاب کے سجدہ نہ کرنیکی وجہ یہ ہے کہ ان وقتونمین کافر پوجتے آفتاب پرست سورج کو سجدہ کرتے ہین اور ٹھیک دوپہر کے وقت پھونکی جاتی ہے دوزخ اور یہ حدیث عمرو بن عبسہ کی روایت سے صحیح مسلم میں ہے وعن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوٰۃ بعد الصبح حتی ترتفع الشمس ولا صلوٰۃ بعد العصر حتی تغیب الشمس متفق علیہ اور روایت ہے ابی سعید خدری رضہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں نماز بیچ نماز صبح کے یہانتک کہ بلند ہو آفتاب اور نہین نماز پیچھے نماز عصر کے یہانتک کہ غائب ہو آفتاب روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے فائدہ کہا ترمذی نے اس باب مین روایت ہے حضرت علی رضہ اور ابن مسعود رضہ اور ابی سعید رضہ اور عقبہ بن عامر رضہ اور ابی ہریرہ رضہ اور ابن عمر رضہ اور سمرہ بن جندب رضہ اور ابو سلمہ بن اکوع رضہ اور زید بن ثابت رضہ اور عبد اللہ بن عمرو رضہ اور معاذ بن عفرا رضہ اور حضرت عائشہ رضہ اور کعب بن مرہ رضہ اور ابی امامہ رضہ اور عمرو بن عبسہ رضہ اور یعلی بن امیہ رضہ اور معاویہ رضہ سے اور کہا ترمذی نے اور یہ قول اکثر فقہا کا ہے اصحاب نبی صلعم کے سے اور جو پیچھے ان کے تھے تحقیق وہ مکروہ جانتے

ف یہ عبارت امام نووی کی صحیح مسلم چاپہ ایضاً کے صفحہ ایضاً مین ہے ف اور کھڑا ہونا ہے الخ پوری یہ حدیث صحیح مسلم کی انس کی روایت سے اس کتاب میں وقت نماز عصر کے بیان مین پہلے گذر چکی ہے ف یہ حدیث صحیح مسلم چاپہ نولکشور کے صفحہ ۲۷۶ مین ہے ف یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب اوقات الہنی کے پہلی فصل مین ہے ف یہ حدیث ترمذی چاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۳۰ مین ہے ۔

تھے نماز پڑہنے کو بعد نماز صبح کے یہانتک کہ طلوع ہو آفتاب اور بعد نماز عصر کے یہان تک کہ غروب ہو آفتاب اور بعد نماز فجر کے نماز فوت ہوئی ہوئی پس نہین ہے خوف یہ کہ ادا کیجاوے بعد نماز عصر کے اور بعد نماز فجر کے انتہی اور کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ اجماع کیا ہے امت نے اوپر کراہت اس نماز کے کہ نہین ہے سبب واسطے اسکے ان وقتون مین اگر کوئی کہے کہ یہ مخالف ہی احدیث کی کہ جو کہ بخاری[۲] مین روایت ہے حضرت عائشہ رضہ سے کہ کہا قسم ہی اس خدا کی کہ لیگیا حضرت صلعم کو اس عالم سے ترک کین حضرت صلعم نے دو رکعتین بعد عصر کے یہانتک کہ ملاقات کی پروردگار اپنے سے سو جواب اسکا یہ ہے کہ سفر السعادت مین لکہا ہے کہ یہ خاصہ تہا آنحضرت صلعم کا اور دلیل اسکی یہ حدیث ہی جو کہ ابو داؤد[۳] مین روایت ہی ذکوان مولی حضرت عائشہ رضہ کی سے کہ تحقیق حضرت عائشہ نے خبر دی اسکو کہ تحقیق رسولخدا صلعم تھے نماز پڑہتے بعد عصر کے اور منع کرتی اس سے اور وصال کرتے اور منع کرتے وصال سے فائدہ[۴] کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اسکی اسناد مین عمرو بن عطا ہی اور یہ مقال ہے انتہے لیکن مکہ مین نماز پڑہنی ہر وقت جائز ہی کہ مسند امام احمد[۵] اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہے جبیر بن مطعم رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ای اولاد عبد مناف کی منع کرو کسیکو کہ طواف کرے اس خانہ کعبہ کا اور نماز پڑہے جسوقت کہ چاہے رات کو یا دن کو اور صحیح کہا اسکو ترمذی اور ابن حبان نے فائدہ[۶] عبد مناف کے بیٹون کو خانہ کعبہ کے کاروبار کی خدمت مقرر تھی انکو حضرت نے یہ ارشاد فرمایا اور مسند امام احمد[۷] اور رزین مین روایت ہے ابی ذر رضہ سے کہ کہا انہون نے بحالت مین کہ چڑہے ہے اوپر زینہ کعبہ کے جس شخص نے کہ پہچانا مجہکو یعنی نام میرا پس تحقیق پہچانا مجکو اور جسنے کہ نہین پہچانا مجکو پس مین ہون جندب سنا مینے رسولخدا صلعم کو فرماتے تھے نہین نماز بعد نماز صبح کے یہانتک کہ نکلے آفتاب اور نہین نماز بعد عصر کے یہانتک کہ غائب ہو آفتاب مگر مکہ مین مگر مکہ مین

فصل سنتون نماز مین - ظہر کی سنتون کے بیان مین

عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان لا یدع اربعا قبل الظہر ورکعتین قبل الغداۃ رواہ البخاری

روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ تحقیق نبی صلعم نہین چہوڑتے تھے دو رکعت پہلے ظہر کے اور دو رکعت پہلے صبح کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے فائدہ[۸] مسلم مین روایت ہے عبداللہ بن شقیق رضوالد تعالیٰ عنہ سے

---

۱ یہ عبارت امام نووی کی صحیح مسلم چاپہ نولکشور کے صہ ۲۷۸ مین ہے ۲ یہ حدیث بخاری چاپہ احمدی میرٹھ کے صہ ۱۴۳ مین ہے۔
۳ یہ حدیث ابوداؤد چاپہ اصل دہلی کے صہ ۱۸۱ مین ہے ۴ یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کے جلد دوم صہ ۳۲ مین ہے ۵ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب المواقیت مین ہے ۶ یہ حدیث مشکوۃ مین باب اوقات النہی کی تیسری فصل مین ہے ۷ یہ حدیث بخاری چاپہ احمدی میرٹھ کے صہ ۱۵۷ مین ہے ۸ یہ حدیث صحیح مسلم چاپہ نولکشور کے صہ ۲۹۲ مین ہے

کہ کہا پوچھا میںنے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے احوال نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نفلون ان کے کا پس کہا حضرت عائشہ نے تھی حضرت صلعم نماز پڑہتے میرے گہر مین پہلے ظہر کے چار رکعتین پھر نکلتے پس نماز پڑہتے تھے لوگون کے لیئے فرض ظہر کے پہر داخل ہوتے لیئے گہر مین پس نماز پڑہتے دو رکعتین اور نماز پڑہتے تھے ساتھ لوگون کے عشا کی اور داخل ہوتے میرے گہر مین پس نماز پڑہتے دو رکعتین اور مسند امام احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہے ام حبیبہ رضی سے کہ کہا سنا مینے رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ محافظت کرے لیئے مداومت کرے اوپر چار رکعتون کے پہلے ظہر کے اور چار کے پیچہے ظہر کے حرام کرتا ہے اسکو اللہ تعم آگ پر یعنے دوزخ کی آگ اسپر حرام ہوگی اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور مسلم مین روایت ہے ام حبیبہ بی بی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے تحقیق انہون نے سنا پیغمبر خدا سے کہ فرماتے تہے نہین کوئی بندہ مسلمان کہ نماز پڑہتا ہے واسطے اللہ کے ہر دن مین بارہ رکعت نفل سوائے فرض کے مگر کہ بناتا ہے اللہ اسکے لئے گہر بہشت مین یا فرمایا مگر بنایا جاتا ہی اسکے لئے گہر بہشت مین اور ترمذی مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تحقیق نبی صلعم تھے جب پڑہتے چار رکعت پہلے ظہر کے پڑہتے انکو بعد اس کے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے اور ترمذی مین روایت ہے علی رضی اللہ تعم سے کہ کہا تھے نبی صلعم نماز پڑہتے پہلے ظہر کے چار رکعتین اور بعد اسکے دو رکعتین اور کہا یہ حدیث حسن ہے فائدہ کہا ترمذی نے اسی پر عمل ہے اہل علم کا اصحاب نبی صلعم وغیرہم سے اور یہی کہتے ہین سفیان ثوری اور ابن المبارک اور اسحٰق انتہے حنفیہ چار رکعتون کو ایک سلام سے پڑہتے ہین اور دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ ابو داؤد اور ابن ماجہ مین روایت ہے ابی ایوب انصاری رضی سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعتین پہلے ظہر کے ہین نہین ہے انمین سے سلام پہیرنا کہولے جاتے ہین ان کیلئے دروازے آسمان کے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے قبل ظہر چار رکعتین بھی آئی ہیں مگر دو سلام سے اور دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ ترمذی مین روایت ہے عاصم بن ضمرہ سے کہا کہ پوچھا ہمنے حارث سے نماز رسول خدا صلعم کا دن کا پس کہا تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑہتے پہلے ظہر کے چار رکعتین اور بعد اسکے دو رکعتین اور پہلے عصر کے چار رکعتین فصل کرتے درمیان ہر دو رکعتون کے ساتھ سلام کہنے کے فرشتون مقربین اور نبیون پر اور مرسلین پر

لہ یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب السنن و فضائلہا کی دوسری فصل مین ہے ۱۲ سے یہ حدیث صحیح مسلم چاپہ نولکشور کے صفحہ ۲۵۱ مین ہے ۱۲ سے یہ حدیث ترمذی چاپہ احمدی بیرٹھ کے صفحہ ۸۰ مین ہے ۱۲ سے یہ حدیث ترمذی چاپہ ایضاً کے صفحہ ایضاً مین ہے ۱۲ سے یہ عبارت ترمذی چاپہ ایضاً صفحہ ایضاً مین ہے ۱۲ سے یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب السنن و فضائلہا کی دوسری فصل مین ہے ۱۲ سے یہ حدیث ترمذی چاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۱۰۱ مین ہے ۱۲

اور انکی تابعداری اور پیرو مومنوں اور مسلمانوں سے اور کہا یہ حدیث [illegible] ف ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ پہلے ظہر کے چار رکعتیں سنت پڑھنی چاہئیں کیونکہ اسبارے میں حدیثیں بکثرت ہیں اور اکثر صحابہ کا عمل بھی اسی پر تھا لیکن دو بھی جائز ہیں جیسا کہ حدیث آئندہ میں ہے وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهٖ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِيْ بَيْتِهٖ وَقَالَ حَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا نماز پڑھی میں نے ساتھ رسول اللہ صلعم کے دو رکعتیں پہلے ظہر کے اور دو رکعتیں پیچھے اسکے اور دو رکعتیں پیچھے مغرب کے بیچ گھر حضرت کے یعنے حضرت حفصہ کے حجرہ میں کہا ابن عمر نے اور حدیث کی مجکو حفصہ نے یہ کہ رسول اللہ صلعم تھے نماز پڑھتے دو رکعتیں ہلکی جبوقت کہ نکلتی فجر روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے ف کہا ترمذی نے بیچ اسباب کے حضرت علی حضرت عائشہ سے بھی روایت ہے اور یہ دلیل ہے امام شافعی اور امام احمد کی کہ پہلے ظہر کی دو ہی رکعتیں ہیں عصر کی سنتوں کے بیان میں عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے رحمت کرے اللہ اس شخص کو کہ پڑھے پہلے عصر کے چار رکعت روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے ف لفظ رحم اللہ میں اشارہ ہے اوپر مستحب ہونے اس نماز کے اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ صحیح کہا اسکو ابن حبان اور ابن خزیمہ نے اور اسکی اسناد میں محمد بن مہران ہے اور اسمیں مقال ہے لیکن بتحقیق توثیق کی اسکی ابن حبان اور ابن عدی نے اور ترمذی میں روایت ہے حضرت علی رض سے کہ کہا تھے رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے پہلے عصر کے چار رکعتیں فرق کرتے درمیان انکو ساتھ سلام کرنے کے اوپر فرشتوں مقربین کے اور ان کے کہ تابع ان کے ہیں مسلمانوں اور مومنوں سے اور کہا یہ حدیث حسن ہے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ رواۃ کی ہے طبرانی نے وسط میں انہیں سے مثل اسکی اور طبرانی نے کبیر اور اوسط میں روایت کیا ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے مرفوعاً ساتھ ان لفظوں کے جس شخص نے پڑھیں چار رکعتیں پہلے نماز عصر کے نہ چھوئیگی اسکو آگ

ف یہ کتاب مشکوۃ میں باب السنن وفضائلہا کی پہلی فصل میں ہے ف یہ حدیث مشکوۃ میں باب ایضاً کے فصل الثانی میں ہے
ف یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد دوسری کے صفحہ ۲۶۱ میں ہے ف یہ حدیث ترمذی چھاپہ احمدی کے صفحہ ۱۰۰ میں ہے
ف یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد دوسری کے صفحہ ۲۶۲ میں ہے ۱۲

اور طبرانی نے کبیر مین روایت کی ہے ام سلمہ سے انہون نے نبی صلعم سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص کہ پڑہے چار رکعتین پہلے عصر کے حرام کیا اللہ تعالی نے اسکے بدن پر آگ کو اور ابو داود[1] مین روایت ہے انہین سے کہ کہا تھے رسول اللہ نماز پڑہتے پہلے نماز عصر کے دو رکعتین فائدہ عصر کی سنتون کی دو روایتین آئی ہین دو کی بھی اور چار کی بھی مصلی کو اختیار ہے چاہے دو پڑہے چاہے چار مغرب کی سنتون کے بیان مین عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ ثُمَّ فِی الثَّالِثَۃِ لِمَنْ شَآءَ کَرَاھِیَۃَ اَنْ یَّتَّخِذَھَا النَّاسُ سُنَّۃً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّابْنِ حِبَّانَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَکْعَتَیْنِ وَلِمُسْلِمٍ عَنْ اَنَسٍ کُنَّا نُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ وَکَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرَانَا فَلَمْ یَاْمُرْنَا وَلَمْ یَنْھَنَا روایت ہے عبد اللہ بن مغفل مزنی رضہ سے اس نے نقل کی نبی صلعم سے فرمایا نماز پڑہو پہلے مغرب کے نماز پڑہو پہلے مغرب کے پھر فرمایا تیسری بار اسکے لئے جو چاہے برا جانکر اسکو کہ ٹھہراوین اسکو لوگ سنت روایت کیا اسکو بخاری نے اور ہم ایک روایت ابن حبان کی تحقیق ہی صلعم نے نماز پڑھی پہلے مغرب کے دو رکعت اور مسلم کی روایت مین انس رضہ سے ہم پڑہتے تھے دو رکعت بعد ڈوبنے آفتاب کے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھتے تھے پس نہ حکم کرتے ہمکو اور نہ منع کرتے ہمکو فائدہ یعنے دوبار حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھو پہلے فرض مغرب کے اور تیسری بار مین یہ بھی فرمایا کہ جو چاہے پڑھے اس سے معلوم ہوا کہ یہ نماز سنت مؤکدہ نہین مستحب ہے اور مسلم[2] مین روایت ہے انس رضہ سے کہ کہا تھے ہم مدینہ مین پس جبوقت اذان دیتا اذان دینے والا واسطے نماز مغرب کے دوڑتے یعنے صحابہ طرف ستونون کے پس پڑہتے دو رکعت یہانتک کہ آدمی مسافر آتا مسجد مین پس گمان کرتا کہ تحقیق نماز پڑھ چکے بسبب کثرت ان لوگون کے کہ پڑہتے ان رکعتون کو اور بخاری[3] مین روایت ہے مرثد بن عبد اللہ یزنی سے کہا آیا مین عقبہ بن عامر جہنی کے پاس پس کہا مینے کیا نہ تعجب ہیں ابو تمیم کے سوا کہ پڑہتا ہے دو رکعتین پہلے نماز مغرب کے پس کہا عقبہ نے تحقیق ہم یعنے صحابہ پڑہتے تھے یہ نماز بیچ زمانہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہا مینے کس چیز نے منع کیا تجھکو اب کہا شغل دنیا نے وَعَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الْمَغْرِبَ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی بَیْتِیْ فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَہ اور روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑہتے مغرب کی پھر آتے طرف گھر میرے

---

[1] یہ حدیث ابو داود چھاپہ اول دہلی مین جو کہ ۱۲۷۲ھ مین چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۱۹ مین ہے [2] یہ حدیث بلوغ المرام کے ساتھ جلوۃ التطلیع مین ہے [3] یہ حدیث صحیح مسلم مین جو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۲۷۰ مین ہے [4] یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۱۵ مین ہے [5] یہ حدیث ابن ماجہ چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۱۸ مین ہے ٭

کی پس نماز پڑہتے دو رکعتین روایت کیا اسحدیث کو ابن ماجہ نے ف یہ حدیث اور وہ حدیث جسکا عبداللہ بن شقیق کی روایت اس کتاب مین قریب گذری ہے اور سوائے اسکے اور بہت سی حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ سنتین گھر مین پڑہنی مستحب ہین اور سفر السعادت مین لکہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنتین اپنے گہر مین ادا کرتے تھے خصوصاً دو رکعت سنت بعد مغرب کے کہ کبہی مسجد مین نہ گذارین اور اسی سبب علماء کا اسجگہ اختلاف ہے کہ اگر کوئی دو رکعت سنت مغرب کی مسجد مین ادا کرے یہ ادا کرنا کفایت ہے یا نہین بعضے کہتے ہین نہین اور امام مروزی کہتا ہے جو پڑہے دو رکعت بعد نماز مغرب کے مسجد مین ہوگا گنہگار اور ابو ثور کہتا ہے وہ گنہگار ہے اور دلیل اسکی یہ حدیث ہے جو کہ ابو داؤد[۱] مین روایت ہے کعب بن عجرہ رضہ سے کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے مسجد بنی عبدالاشہل کی مین پس پڑہی ہمین مغرب پس جب پڑہ چکے نماز اپنی دیکہا لوگون کو حضرت صلعم نے کہ پڑہتے ہین نفل یعنی سنتین مغرب کی بعد نماز مغرب کے پس فرمایا یہ نماز گہر مین پڑہنی کی ہے لیکن قوم کے نزدیک اگر کوئی مسجد مین بہی پڑہ لے تو مضائقہ نہین جیسا کہ ابو داؤد[۲] مین روایت ہے ابن عباس رضہ سے کہ کہا تھے رسول اللہ دراز کرتے قرأت کو دونو رکعتون مین پہچیے مغرب کے یہانتک کہ متفرق ہوتے اہل مسجد ف مغرب کی دونو سنتون مین چہوٹی صورتون کا پڑہنا ہی آیا ہے جیسا کہ ترمذی[۳] مین روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضہ سے کہ کہا نہین گن سکتا مین کہ کسقدر سنا مینے پیغمبر خدا صلعم سے کہ پڑہتے تھے قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پہچ دو رکعتون سنت کے کہ پہچیے مغرب کے ہین اور دو رکعتون مین کہ پہلے فجر کے ہین اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف سفر السعادت مین لکہا ہے کہ مغرب کی سنت مین دو چیز سنت ہے ایک سنت یہ ہے کہ گہر مین ادا کرے جیسا کہ قریب گذرا اور دوسری یہ کہ درمیان سنت اور فرض کے بات نہ کرے جیسا کہ رزین[۴] نے روایت کی ہے۔ مکحول تابعی سے بطریق ارسال کے کہ پہنچاتا ہے اسحدیث کو حضرت صلعم تک یعنی روایت کی یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ نماز پڑہے پہچیے مغرب کے پہلے بولنے کے یعنے پہلے بولنے کلام دنیا کے دو رکعتین اور ایک روایت مین چار رکعتین بلند کیجاتی ہے نماز اسکی علیین مین اور رزین[۵] نے روایت کی ہے حذیفہ سے مانند اسکے اور زیادہ کیا پس کہتے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے جلدی پڑہو دو رکعتین پہچیے مغرب کے اسلئے کہ تحقیق وہ دونو اٹہائی جاتی ہین ساتہہ وضون کے اور روایت کیا اسکو بیہقی نے زیادتی حذیفہ سے مانند اسکے شعب الایمان مین

[۱] یہ حدیث ابو داؤد چاپہ اول دہلی کے مین جو کہ ۱۲۷۲ ہجری مین چاپا گیا ہے صفحہ ۱۸۰ مین ہے [۲] یہ حدیث ابو داؤد چاپہ ایضاً کے صفحہ ایضاً مین ہے [۳] یہ حدیث ترمذی چاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۸۰ مین ہے [۴] یہ حدیث تیسیر الوصول چاپہ کلکتہ کے صفحہ ۲۴۳ مین ہے اور مشکوۃ مین باب السنن ونضائلہا کی تیسری فصل مین ہے [۵] یہ حدیث مشکوۃ مین باب سنن الوضو وفضائلہ کی تیسری فصل مین ہے ۔ ۔

اور ترمذی[1] مین روایت ہے ابوہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو پڑھے پیچھے مغرب کے چھ رکعتین کہ نہ بولے درمیان انکے ساتھ کلام بد کے برابر کیجاتی ہین واسطے اسکے ساتھ عبادت بارہ برس کی فایدہ کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عمر بن ابی خثعم کی سے اور سنا مینے محمد بن اسمعیل بخاری کو کہ کہتے تھے کہ عمر بن ابی خثعم منکر الحدیث ہی اور ضعیف کیا بخاری نے اسکو بہت اور ترمذی[2] مین روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو پڑھے بعد مغرب کے بیس رکعتین بناتا ہے اللہ سبحانہ وتعالی اسکے لئے گہر بہشت مین ف شیخ عبدالحق نے ترجمہ مشکوۃ مین کہا ہی کہ ترمذی نے حدیث کو بطریق تعلیق[3] روایت کیا ہی اور محدثین نے اسکا ضعف بیان کیا ہے اور کہا ہی کہ بیچ اسناد اسحدیث کے یعقوب ابن ولید ہی اور وہ کذاب ہی وضاع ہے جیسا کہ امام احمد وغیرہ نے کہا ہے انتہے **عشا کی سنتون کے بیان مین** عن شریح ابن ہانی[4] عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت سألتہا عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العشاء قط فدخل علی الا صلی اربع رکعات او ست رکعات رواہ ابو داود روایت ہے شریح بن ہانی سے اُسنے نقل کی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے پس کہا حضرت عائشہ رضہ نے نہین نماز پڑھی رسول اللہ صلعم نے عشا کی کبھی پھر آتے ہون نزدیک میری مگر نماز پڑھتے چار رکعتین یا چھ رکعتین روایت کیا اسحدیث کو ابو داود نے ف[5] کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ راوی اسکی اسناد کے ثقہ ہین اور اسکی اسناد مین مقاتل بن بشیر العجلی ہے بتحقیق توثیق کی ہے اسکی ابن حبان نے انتہے اور عشا کے فرضون کے بعد صحیح حدیثون سے سنت دو ہی رکعت ثابت ہے چنانچہ ایک حدیث تو صحیح مسلم کی عبداللہ بن شقیق کی روایت سے اور دوسری حدیث بخاری کی اور مسلم کی عبداللہ بن عمر کی روایت سے یہ دونو حدیثین اس کتاب مین ظہر کی سنتون کی بیانمین قریب گذریں لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عشا کے فرضون کے بعد چار رکعتین بھی اور چھ بھی پڑھنی جائز ہین **فجر کی سنتون کے بیان مین** عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت لم یکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی شئی من النوافل اشد منہ علی رکعتی الفجر متفق علیہ روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا کہ نہ تھے نبی صلعم اوپر کسی نفل کے بہت کوشش کرتے جیسے کہ کوشش کرتے دو رکعتون سنت

---

[1] یہ حدیث ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۹۳ مین ہے [2] یہ حدیث ترمذی چھاپہ الیفا کے صفحہ ۹۳ مین ہے [3] تعلیق اس فعل کو کہتے ہین کہ جسکے سند کے شروع مین ایک یا زیادہ راویون کو چھوڑ دیا جاوے [4] یہ حدیث ابوداود کی مین جو کہ دہلی مین ۱۲۸۷ھ مین چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۴۲ مین ہے [5] یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد دوسری کے صفحہ ۲۶۳ مین ہے [6] یہ حدیث مشکوۃ مین باب السنن ونضائلہا کی پہلی فصل مین ہے ۔

فجر پر روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** مسلم مین روایت ہے انہین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو رکعتین سنت فجر کی بہتر ہین دنیا سے اور اسمین جو کچھ دنیا مین ہے اور بخاری[۴] اور مسلم مین روایت ہے انہین سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہلکی پڑھتے دو رکعتین جو پہلے نماز صبح کی مین یہانتک کہ تحقیق کہتی اپنے دل مین کیا پڑھی حضرت نے سورہ فاتحہ اور مسلم[۵] مین روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی بیچ دو رکعتون فجر کے قل یا ایہا الکفرون اور قل ہو اللہ احد **فجر کی سنت اور فرض کے درمیان کلام کرنیکے بیانمین**

عن[۶] عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی رکعتی الفجر فان کنت مستیقظۃ حدثنی والا اضطجع رواہ مسلم[۷] روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبوقت کہ پڑھ چکتے دو رکعتین فجر کی یعنے سنتین پس اگر ہوتی مین جاگتی بات کرتے مجھ سے اور اگر نہین ہوتی سوتی لیٹ رہتے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **ف** دارمی مین روایت ہے انہین سے کہ کہا تھے نبی صلعم جب پڑھتے دو رکعتین پہلے فجر کی پس اگر ہوتی کوئی واسطے اُن کے حاجت کرتے مجھ سے ساتھ اس حاجت کے اور اگر نہ ہوتی حاجت نکلتے طرف نماز کی **ف** کہا[۸] امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ اسمین دلیل ہے اسبات پر کہ بعد سنت فجر کے کلام کرنی مباح ہے اور یہی ہے مذہب ہمارا اور مذہب جمہور علماء کا انتہے پس جو کہتا ہے کہ کلام کرنا درمیان سنت اور فرض کے باطل کردیتا ہے نماز کو یا اسکے ثواب کو سو قول اسکا باطل ہے **فجر کی سنت اور فرض کے درمیان داہنے کروٹ لیٹنے کے بیانمین**

عن[۹] عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی رکعتی الفجر اضطجع علی شقہ الایمن رواہ البخاری[۱۰] روایت ہے حضرت عائشہ رضہ سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پڑھتے دو رکعتین فجر کی لیٹتے اوپر داہنے پہلو پر روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے **ف**[۱۱] مسند امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی مین روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے جب پڑھے کوئی تم مین سے دو رکعتین پہلے نماز صبح سے سنتین فجر کی تو لیٹے داہنے کروٹ پر **ف** کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کہا امام نووی[۱۲] نے شرح صحیح مسلم مین یہ حدیث صحیح ہے بخاری اور مسلم کی شرط پر اور سفر السعادت مین لکھا ہے کہ کہا ابن حزم نے بعد سنتون فجر کے داہنے کروٹ پر لیٹنا فرض ہے جو شخص سنت اور فرض کے درمیان لیٹنا ترک کریگا نماز اسکی باطل ہوجائیگی اور دلیل

---

[۱] یہ حدیث صحیح مسلم مین جو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۲۵۱ مین ہے [۲] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صلوۃ التطوع مین ہے [۳] یہ حدیث صحیح مسلم جو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۲۵۱ مین ہے [۴] یہ حدیث صحیح مسلم چھاپہ ایضاً کے صفحہ ۲۵۱ مین ہے [۵] یہ عبارت امام نووی کی صحیح مسلم مین جو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۲۵۱ مین ہے [۶] یہ حدیث بخاری چھاپہ پیر محمد مین اور بلوغ المرام کے باب صلوۃ التطوع مین ہے [۷] یہ حدیث بلوغ المرام باب صلوۃ التطوع مین ہے [۸] یہ مضمون امام نووی کی شرح صحیح مسلم مین جو کہ صفحہ ۲۵۱ مین ہے

[۹] یہ حدیث بخاری چھاپہ پیر محمد صفحہ ۱۵۲ مین اور بلوغ المرام کے باب صلوۃ التطوع مین ہے [۱۰] یہ حدیث بلوغ المرام باب صلوۃ التطوع مین ہے [۱۱] مسند احمد چھاپہ میمنہ صفحہ ۲۵۱ مین ہے [۱۲] یہ مضمون امام نووی کی شرح صحیح مسلم مین جو کہ صفحہ ۲۵۱ مین ہے

اسکی یہی وہ نو حدیثین ہین اور بعض علماء اسکی تائید مین ایک بڑی جلد تصنیف کی ہے شیخ ابن عربی صاحب فتوحات اور سوا اسکے اور مشائخ طریقت کا یہی مذہب ہے انتہے امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ کہا قاضی عیاض نے کہ مذہب امام مالک رح ہمہ علماء اور ایک جماعت صحابہ کا یہ ہے کہ یہ بدعت ہے اور دلیل بدعت کہنے والون کی یہ حدیث ہے جو کہ جامع الاصول مین روایت ہے نافع سے کہ کہا دیکھا ابن عمر رض نے ایک شخص کو کہ پڑھی دو رکعت فجر کی (یعنے سنت) پھر لیٹا کہا ابن عمر نے کیا سبب ہے تیرے لیٹنے کا اے مرد کہا اس شخص نے چاہا مینے کہ فصل کرون مین درمیان سنت اور فرض کو کہا ابن عمر نے کونسا فصل سلام سے پھر کہ ہے کہا اس شخص نے پس تحقیق یہ سنت ہے کہا ابن عمر نے بلکہ یہ بدعت ہے ف جامع الاصول مین ہم نے اسحدیث کو دیکھا مگر اسمین بحدیث کہ مخرج کا نام چھوٹا ہوا پایا اور جواب اسکا یہ ہے کہ مسند امام احمد اور ترمذی ابو داؤد مین روایت ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ نے جب نماز پڑھے ایک تمھارا دو رکعتین پہلے صبح کی پس چاہئے کہ لیٹے داہنی کروٹ پر پس کہا واسطے ابوہریرہ کے مروان بن الحکم نے کیا نہین کفایت کرتا ایک تمھارا کو چلنا اسکا طرف مسجد کے یہانتک کہ لیٹے داہنے کروٹ پر کہا عبید اللہ نے بیچ حدیث اپنی کے کہ کہا ابوہریرہ نے نہین کہا عبید اللہ نے پس پہنچی یہ بات ابن عمر کو پس کہا ابن عمر نے بہت کیا ابوہریرہ نے اوپر نفس اپنے کے کہا عبید اللہ نے پس کہا گیا واسطے ابن عمر کے کیا انکار کرتا ہے تو اسپر سے جو کہ کہتا ہے ابوہریرہ کہا ابن عمر نے نہین لیکن وہ دیری کرتا ہے روایت کرنے پر اور ابوہریرہ دیری نہین کرتے کہا عبید اللہ نے پس پہنچی یہ بات ابوہریرہ کو پس کہا ابوہریرہ نے نہین ہے گناہ یہ اتہامین یاد کرتا (یعنے حضرت کے اقوال و افعال کو) اور بہلا دیتے وہ اس سے معلوم ہوا کہ فجر کی سنت اور فرض کے درمیان داہنے کروٹ پر لیٹنا سنت ہے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ راوی اسکی سنا دکے اوی صحیحین اور رہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور یہی قول نووی کا ہے اور حق یہی ہے کہ اسکو بدعت کہنا حضرت کے قول و فعل دونو کے خلاف ہے اور لائق ماننے کے ہرگز نہین ہے ہان بعد نماز تہجد قبل پڑہنے سنتون فجر کے اگر کوئی لیٹے تو بہی کفایت کرتا ہے جیسا کہ مسلم مین روایت ہے حضرت عائشہ رض عنہا سے کہ تحقیق رسول اللہ تھے نماز پڑہتے رات کو گیارہ رکعتین وتر کرتے ان مین سے ساتھ ایک کے پس جب فارغ ہوتا اس سے لیٹتے داہنی کروٹ پر یہانتک کہ آتا انکے پاس مؤذن پس نماز پڑہتے دو رکعتین ہلکی فجر کی سنتین اگر پہلے نماز کے نہ پڑہی جائین تو بعد اسکے پڑہنے کے بیان مین عن محمد بن ابراہیم عَنْ قَبِيصِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

ل یہ عبارت نووی کی شرح صحیح مسلم کے چاپہ ایضا ۲۵۴ مین ہے ۲ یہ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے ۱۰۵ مین ہے ۳ یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد دوم ۴۶۶ مین ہے ۴ یہ مضمون ترمذی چاپہ نولکشور کے ۹۱ مین ہے ۵ یہ حدیث صحیح مسلم چاپہ ایضا کے ۲۵۴ مین ہے ۶ یہ عبارت امام نووی کی شرح صحیح مسلم مین جو کہ مع شرح نووی چاپہ گیا ہے اسکے ۲۵۴ مین ہے ۷

حدیث ابوداؤد چاپہ اول دہلی کے ۱۸۰ مین ہے اور ابن ماجہ کے ۸۰ مین ہے اور ترمذی چاپہ دہلی کے ۸۰ مین ہے ۱۲

اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الصبح رکعتان فقال الرجل انی لم اکن صلیت الرکعتین اللتین قبلہما فصلیتہما الان
روایت ہو محمد بن ابراہیم سے اس نے نقل کی قیس بن عمرو سے کہ کہا دیکھا نبی صلعم نے ایک شخص کو کہ نماز پڑھتا تھا بعد نماز فرض
صبح کے دو رکعتیں پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے نماز صبح کی دو رکعتیں ہیں پس کہا اس شخص نے تحقیق میں نے نہ پڑھی تھیں دو رکعتیں
یعنی سنت پہلی دو رکعتیں صبح کی ہیں پس پڑھا ہے انکو اب پس چپ رہے رسول اللہ صلعم روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے
اور روایت کیا ترمذی نے مسند اسکی فائدہ اس شخص نے جو نماز فرض صبح کی سنتیں نہ پڑھیں تو وجہ اسکی یہ معلوم ہوتی ہے کہ
وہ شخص بعد تکبیر کہنے مؤذن کے آیا ہوگا اور بدن پر سنتوں کی بموجب حکم اس حدیث کے جو کہ مسلم میں روایت ہے
ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ یعنی جس وقت کہ کھڑی
کیجاوے نماز یعنی تکبیر ہو فرضوں کی پس نہیں ہے کوئی نماز سوائے نماز فرض کے جماعت میں شامل ہوگیا ہوگا اسلئے اس نے
بعد فرضوں کے سامنے رسول اللہ صلعم کے سنتیں پڑھیں اور حضرت نے اسکو دیکھا اور چپ رہے سو جاننا چاہئے کہ محدثین
کی اصطلاح میں اسکو تقریر کہتے ہیں کہ ایک کام حضرت کے سامنے ہوا اور حضرت نے اسپر سکوت فرمایا گویا راضی ہوئے پس معلوم
ہوا کہ اگر سنتیں فجر کی پہلے فرضوں سے بسبب کھڑے ہوجانے جماعت کے نہ پڑھی جاویں تو بعد اسکے اسی وقت پڑھ
لینی چاہئے لیکن اگر کوئی کہے کہ بیہقی میں یہی حدیث اس طرح سے آئی ہے اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ
الا رکعتی الصبح یعنے جس وقت کھڑی کی جاوے نماز یعنے تکبیر ہو فرضوں کی پس نہیں ہے
کوئی نماز سوائے نماز فرضوں کے مگر دو رکعتیں صبح کی سو جواب اس زیادتی کا یہ ہے کہ کہا شوکانی نے
الفوائد المجموعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ میں کہا بیہقی نے یہ زیادتی نہیں ہے اصل اسکا اسلئے کہ اسحدیث میں حجاج ابن
نصیر اور عباد بن کثیر یہ دونو راوی ضعیف ہیں انتہی اب ہی یہ بات کہ کہا ترمذی نے سماع حدیث کی نہیں ہے متصل اسلئے
کہ محمد بن ابراہیم نے نہیں سنا قیس بن عمرو سے جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث بیچ صحیح ابن خزیمہ کیساتھ سند متصل کے مروی ہے
جیسا کہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے بیچ تخریج احادیث رافعی کی جو مشہور ہے ساتھ تلخیص ابن حجر کے اوپر تصریح کی ہے اور تائید کرتی
ہے اسکی یہ حدیث بھی جو کہ اب آتی ہے حدثنا محمد بن اسحاق بن خزیمۃ ووصیف بن عبداللہ الحافظ بالطاکیۃ قالا حدثنا الربیع بن سلیمان قال حدثنا اسد بن موسیٰ قال حدثنا اللیث بن سعد قال حدثنا
یحیی بن سعید عن ابیہ عن جدہ قیس بن قہد انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبح ولم یکن
رکع رکعتی الفجر فلما سلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام فرکع رکعتی الفجر ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۵۱ یہ حدیث صحیح مسلم میں جو کہ مہر شرفودی چھاپا گیا ہے اسکے ص ۲۴۷ میں ہے ۵۲ یہ مضمون فوائد المجموعۃ فی احادیث الموضوعۃ چھاپہ دہلی کے ص ۱۱۲ میں ہے
۵۳ یہ عبارت مع حدیث آئیدہ بموجب قال اس فقیر کے فاضل اکمل صاحب حافظ حدیث مولوی شیخ محمد صاحب ساکن محلہ شرفی شہر ضلع جونپور نے بذریعہ خط

یُنْظَرُ اِلَیْہِ فَلَمْ یُنْکِرْ عَلَیْہِ رَوَاہُ ابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِہِ النَّقَادِیْمِ وَالْاَنْوَاعِ یعنی حدیث کی ہم کو محمد بن اسحاق ابن خزیمہ نے وہ ضعیف بن عبداللہ حافظ نے بیچ انطاکیہ کے کہا ان دونے حدیث کی ہم کو ربیع بن سلیمان نے کہا اُس نے حدیث کی ہم کو یحییٰ بن سعید نے اُس نے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے داؤد بن قیس بن فہد سے کہ تحقیق اُسنے نماز پڑھی تھا رسول اللہ صلعم کی صبح کی اور نہ پڑھی تھیں اُس نے سو دو رکعتیں فجر کی یعنے سنتیں پس جب سلام پھیرا رسول اللہ صلعم نے کھڑا ہوا پس پڑھی دو رکعتیں فجر کی یعنی سنتیں اور رسول اللہ دیکھتے تھے طرف اسکی پس انکار کیا اس پر روایت کیا اسحدیث کو ابن حبان نے بیچ صحیح اپنی کے کہ نام اسکا تقاسیم والانواع ہے

فائدہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ تحقیق لایا ہر اسحدیث کو بھی طبرانی کبیر مین طریق دوسرے سے متصل پس کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم ابن منویہ اصبہانی نے کہ کہا اُس نے حدیث بیان کی ہم سے احمد بن سعید بن بزالانصاری نے کہا اُس نے حدیث بیان کی ہم سے ایوب بن سوید نے اُس نے ابن جریج سے اُس نے عطا سے کہ تحقیق قیس بن سہل نے حدیث بیان کی اُس کو کہ تحقیق داخل ہوا وہ مسجد میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور نہ پڑھی تھیں اُسنے (قیس بن سہل نے) دو رکعتیں (یعنی سنتیں فجر کی) پس نماز پڑھی اُسنے ساتھ نبی صلعم کے پس جب پڑھ چکا نماز پس کھڑا ہوا پس پڑھی اُسنے دو رکعتیں اور لایا ہے اسحدیث کو ابن حزم محلی مین روایت حسن بن ذکوان سے اُسنے عطا ابن ابی رباح سے اُسنے ایکر دانصاری سے کہا اُس نے کہ دیکھا رسول اللہ صلعم نے ایکر دکو کہ پڑھتا تھا بعد نماز فجر کے (یعنے سنتین) پس کہا اُس نے یا رسول اللہ مینے نہین پڑھی تھین دو رکعت فجر کی پس پڑھی مینے ان دونون کو اب پس کچھ نہ کہا اسکو حضرت نے کہا عراقی نے اوسناد اسکی حسن ہے تمام ہوئی عبارت شوکانی کی اور

میزان شعرانی مین لکھا ہے کہ قول امام شافعی اور امام احمد کا یہ ہے کہ جسکی فوت ہو کوئی چیز سنتون رواتب مین سے چاہیے کہ ادا کرے انکو اگرچہ ہون مکروہ وقتون مین انتہی اب ہی یہ حدیث جو کہ ترمذی مین روایت ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ نے جو شخص کہ پڑھے دو رکعتین فجر کی یعنے سنتین پس چاہیئے کہ پڑھے ان دونو کو بعد اسکے کہ بلند ہوا آفتاب

سو جواب اسکا یہ ہے کہ کہا ترمذی نے بیچ اسحدیث کے کہ یہ حدیث نہین جانتے ہم اسکو مگر اسیوجہ سے پس یہ حدیث آحاد ہوئی لیکن چونکہ اس روایت مین اور کسی طرح کا خلل نہین ہر اسلئے ہم یہ نہین کہتے کہ بعد نکلنے آفتاب کی فجر کی سنتین پڑھنی جائز ہی نہین بلکہ مراد ہماری یہ ہے کہ جو چاہے بعد فرض صبح کے اسیوقت پڑھ لے اور جو چاہے بعد نکلنے آفتاب کے پڑھ ان دونو کو وقتون مین منع کرنا کسیکا کسیکو بھی نہین پہنچتا **فصل نماز تہجد مین تہجد کی نماز پڑھنے کی بیان مین عن عائشۃ رضی** اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل ثلث عشرۃ رکعۃ منہا الوتر وردکعتا الفجر رواہ

---

۵۱ یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد دوم کے صفحہ ۲۵۰ مین ہے ۵۲ یہ مضمون میزان شعرانی چھاپہ دہلی کے صفحہ ۲۰۲ مین ہے ۵۳ یہ حدیث ترمذی چھاپہ احمدی کے صفحہ ۸۰ مین ہے ۵۴ یہ حدیث مشکوۃ المصابیح کی پہلی فصل مین ہے ؛

مسلم[۱] روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا تھے نبی صلعم نماز پڑھتے رات کو تیرہ رکعتین ان مین وتر بھی ہوتا اور دو رکعتین سنت فجر کی روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے ف بخاری[۲] مین روایت ہے مسروق سے کہ کہا پوچھا مینے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے احوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رات کی نماز کا پس کہا کبھی سات رکعتین پڑھین اور کبھی نو اور کبھی گیارہ سوا فجر کی سنت کے اور مسلم[۳] مین روایت ہے ابن عباس رض سے کہ تحقیق وہ سوئے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جاگے حضرت اور مسواک کی اور وضو کیا اور وہ پڑھتے تھے یہ آیت اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنے تحقیق بیچ پیدا کرنے آسمانون کے اور زمین کے یہانتک کہ ختم کی سورت پھر کھڑے ہوئے پس نماز پڑھی دو رکعت دراز کہ بیچ اسکے کھڑی رہنا اور رکوع کرنا پھر پھر اور سجدہ کرنا پھر پھر اور سونا یہانتک کہ خراٹے لئے پھر کیا یہ (یعنے جو مذکور ہوا) تین بار جملہ رکعتون مین ہر بار ان تین بار مین سے مسواک بھی کرتے اور وضو بھی کرتے اور پڑھتے یہ آیتین پھر وتر پڑھے تین رکعتین اور مسلم[۴] مین روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہ انہون نے کہا البتہ دیکھتا رہونگا مین نماز رسول اللہ صلعم کی سو آجو کی رات پس پڑھی دو رکعتین ہلکی پھر پڑھی دو رکعتین لمبی لمبی پھر پڑھی دو رکعتین اور یہ دو کم تھین اور یہ دو کم تھین ان دو نو رکعتون سے کہ پہلے ان سے تھین پھر پڑھی دو رکعتین اور یہ دو کم تھین ان دو نو سے کہ پہلے ان سے تھین پھر پڑھی دو رکعتین اور یہ دو نو کم تھین ان دو نو سے کہ پہلے ان سے تھین پھر وتر پڑھے پس یہ تیرہ رکعتین ہوئین ف حدیث ابن عباس کی جو پہلے اس سے گذری اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت رات کی نماز مین پہلے دو رکعتین پڑھتے اور اسحدیث اور حضرت عائشہ کی حدیث اور ابوہریرہ کی حدیث سے جو کہ یہ دونو بھی مسلم[۵] مین ہین یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت پہلی دو رکعتین ہلکی پڑھتے سو جواب اسکا سفر السعادۃ مین دو طور سے لکھا ہے۔ ایک یہ کہ کبھی شروع کی دو رکعت ہلکی پڑھتے اور کبھی لمبی دوسرا یہ کہ عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت کی رات کی نماز کو خوب جانتی تھین شاید جو کچھ کہ حضرت عائشہ نے یاد کہا ابن عباس سے جاتا رہا اور مسلم[۶] مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تحقیق تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخیر عمر مین نماز پڑھتے بیٹھتے ہوئے پس پڑھتے قرآن بیٹھتے ہوئے یعنے بسبب قرأت طویل کے پس جو وقت کہ باقی رہتا قرآن سے قدر تیس یا چالیس آیت کے کھڑے ہوتے اور پڑھتے کھڑے کھڑے پھر رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے پھر کرتے دوسری رکعت مین مانند اسکی اور ابوداؤد[۷] دین روایت ابی ہریرہ سے کہ کہا تاکید پڑھنا نبی صلعم کا رات کو مختلف کبھی بلند اور کبھی پست **تہجد کی نماز کی فضیلت کے**

---

[۱] یہ حدیث بخاری چھاپا احمدی سیر ۱۲ صفحہ ۳۵ مین ہے [۲] یہ حدیث صحیح مسلم مین جو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۲۶۱ مین ہے
[۳] یہ حدیث صحیح مسلم چھاپا ایضاً کے صفحہ ۲۶۲ مین ہے [۴] یہ دو نو حدیثین صحیح مسلم چھاپا ایضاً کے صفحہ ایضاً مین ہے۔
[۵] یہ حدیث صحیح مسلم مین جو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۲۶۲ مین ہے [۶] یہ حدیث ابوداؤد چھاپا اول دہلی کے صفحہ ۱۸۰ مین ہے

بیان مین عن[1] ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصلوٰۃ بعد الفریضۃ صلاۃ اللیل رواہ مسلم[2] روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا نے افضل نماز بعد فرض کے نماز رات کی ہے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے ف[3] ابوداؤد مین روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص رض سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ نے جو کوئی قیام کرے ساتھ دس آیتون کے نہین لکھا جاتا ہے غافلین سے (یعنے نہین لکھا جاتا نام اسکا صحیفہ غافلین مین اور جو کوئی قیام کرے ساتھ ہزار آیتون کے لکھا جاتا ہے بہت ثواب لینوالون سے اور بخاری[4] اور مسلم مین روایت ہے انہین سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے ای عبداللہ نہ ہو تو مثل فلانے کی اٹھتا تہا وہ رات کو سو چھوڑ دیا اُس نے اٹھنا رات کا اور ابوداؤد[5] و نسائی مین روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رحمت کرے اللہ تعالیٰ اُس شخص کو کہ اٹھا رات سے پہر نماز پڑھی اور جگایا اپنی عورت کو پس نماز پڑھی اس عورت نے بھی پھر اگر عورت نہ جاگی چھینٹے دیئے اُس نے منہہ اسکے پر پانی کے رحمت کرے اللہ تعالیٰ اس عورت پر کہ اٹھی رات سے پس نماز پڑھی اور جگایا خاوند کو پس پڑھی نماز خاوند اسکے نے بھی پھر اگر نہ جاگا خاوند چھینٹے دیئے منہہ اسکے پر پانی کے فائدہ[6] یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ کسی کو نیک کام کیلئے مجبور کرنا جائز ہے اور ابوداؤد[7] مین روایت ہے شریح نونی سے کہ کہا گیا مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس پس پوچھا مینے اُن سے کہ ساتھ کس چیز کے رسول اللہ شروع کرتے تھے جبکہ اُٹھتے تھے رات کو پس کہا حضرت عائشہ نے پوچھی تو نے مجھ سے ایک چیز کہ نہین پوچھی وہ چیز مجھسے کسیکے پہلے تیرے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اُٹھتے رات کو کہتے اللہ اکبر دس بار الحمد للہ دس بار اور کہتے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ دس بار اور کہتے سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ دس بار اور استغفار کرتے دس بار لا الٰہ الا اللہ کہتے دس بار پہر کہتے دس بار اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ضِیْقِ الدُّنْیَا وَضِیْقِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ یعنی الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے تنگی یعنے سختیون دنیا کی سے اور سختی دن قیامت کی سے پہر شروع کرتے نماز تہجد **فصل نماز وتر مین** - وتر سنت ہونیکے بیان مین عن[8] علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لیس الوتر بحتم کصلوتکم المکتوبۃ ولکن سنہ سنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ النسائی والترمذی وحسنہ والحاکم وصححہ روایت ہے حضرت علی بن ابی طالب رض سے کہا وتر واجب نہین کیا گیا فرض کیطرح پر لیکن سنت ہے کہ مقرر کیا اسکو پیغمبر خدا نے روایت کیا اسحدیث کو نسائی اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے اور کہا حاکم نے صحیح ہے

---

[1] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صلوۃ التطوع مین ہے [2] یہ حدیث ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے مین ۱۳۴۷ھ ہجری مین چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۱۹۰ مین ہے [3] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صلوۃ التطوع مین ہے [4] یہ حدیث مشکوۃ مین باب الحث علی قیام اللیل کی دوسری فصل مین ہے [5] یہ حدیث مشکوۃ مین باب الترغیب فی قیام اللیل فصل دوم مین ہے [6] یہ حدیث بلوغ المرام باب صلوۃ التطوع

فائدہ[1] ابن حبان میں روایت ہے جابرؓ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلعم نے قیام کیا رمضان کے مہینے میں پھر منتظر رہے لوگ ان کے اگلی رات کے پس نہ نکلے اور فرمایا تحقیق میں ڈرا کہ نہ فرض کیا جائے تم پر اور بخاری[2] اور مسلم میں ہے الا ان تطوع یعنے نہیں مگر یہ کہ نفل پڑھے تو یہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کے جواب میں فرمایا کہ جسنے عرض کیا تھا کہ مجھ پر کوئی نماز اور بھی ہے سوائے پانچ نمازوں کے کہا امام نووی[3] نے نیل الاوطار میں کہ مذہب جمہور علماء کا یہ ہے کہ وتر واجب نہیں ہیں سنت میں اور مذہب ابو حنیفہ کا یہ ہے کہ وتر واجب ہیں اور کہا ابن المنذر نے کہ اس باب میں ابو حنیفہ کی موافقت کسیسے بھی نہیں کی انتہے ابو یوسف اور محمد اور ابو حنیفہ کے شاگردوں اور اکثر ائمہ کا بھی یہی مذہب ہے کہ وتر سنت ہیں اسیطرح لکھا ہے مسک الختام[4] شرح بلوغ المرام میں اور حنیفہ جو قائل وتر واجب ہونیکے ہیں دلائل ان کی یہ ہیں پہلی دلیل ابو داؤد[5] میں روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے اس نے نقل کی اپنے باپ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا نے اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ یُوْتِرْ فَلَیْسَ مِنَّا یعنے وتر حق ہے پس جو نہ پڑھے وتر پس نہیں ہم میں سے فائدہ کہا ابن حجر نے بلوغ المرام[6] میں سند اس حدیث کی زم ہے اور صحیح کہا اسکو حاکم نے اور اسکا شاہد ضعیف ہے ابی ہریرہؓ کے نزدیک دوسری دلیل ابو داؤد[7] و نسائی اور ابن ماجہ میں روایت ہے ابی ایوب انصاریؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ نے اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یعنے وتر حق ہے ہر مسلمان پر فائدہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار[8] میں کہ لایا ہے اس حدیث کو ابن حبان اور دارقطنی اور حاکم اور صحیح کہا اسکو ابو حاتم اور ذہلی اور دارقطنی نے علل میں اور کہا بیہقی نے موقوف ہے اور کہا ابن حجر نے یہی صواب ہے تیسری دلیل بزار نے روایت کی ہے ابن مسعودؓ سے اَلْوِتْرُ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یعنے وتر واجب ہے ہر مسلمان پر[9] کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں اسکی شہادت میں جابر جعفی ہے اور تحقیق ضعیف کہا ہے اسکو جمہور نے اور توثیق کی ہے اسکی ثوری نے انتہے امام شافعی حق کے معنے لیتے ہیں ثابت یعنی نماز وتر ثابت ہے سنت سے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک حق کے معنے ہیں واجب کے یعنے وتر پڑھنے واجب ہیں لیکن راقم کے نزدیک بہتر یہ ہے کہ اگر کوئی پوچھے وتر واجب ہے یا سنت تو اسکے جواب میں یوں کہے جسطرح کہ کہا عبداللہ بن عمرؓ نے جیسا کہ موطا[10] میں روایت ہے امام مالک سے پہنچی انکو یہ بات کہ ایک شخص نے پوچھا ابن عمرؓ سے حال وتر کا کہ کیا واجب ہے پس کہا عبداللہ بن عمر نے تحقیق وتر پڑھے ہیں پیغمبر خدا صلعم نے اور وتر پڑھے ہیں مسلمانوں نے یعنے صحابہ نے پس شروع کیا اس شخص نے کہ تکرار کرتا تھا انسے اور عبداللہ کہتے تھے وتر پڑھے ہیں رسول اللہ نے اور وتر پڑھے ہیں مسلمانوں نے پس نہ سونے سے پہلے وتر پڑھنے کے بیان میں[11] عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

---

[1] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صلوۃ تطوع میں ہے [2] یہ حدیث مشکوۃ میں باب الایمان کی پہلی فصل میں ہے [3] یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد دوسری کے صفحہ ۳۰۵ میں ہے [4] یہ عبارت مسک الختام کی جلد اول کے باب صلوۃ التطوع میں ہے [5] یہ حدیث مشکوۃ میں باب الوتر کی دوسری فصل میں ہے [6] یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد دوم کے صفحہ ۳۰۲ میں ہے [7] یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ ایضاً جلد ایضاً صفحہ ایضاً میں ہے

[8] یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد دوم کے صفحہ ۳۰۲ میں ہے [9] یہ حدیث مشکوۃ میں باب الوتر کی پہلی فصل میں ہے [10] یہ حدیث موطا امام مالک کے باب ما جاء فی الوتر میں ہے [11] یہ حدیث مشکوۃ میں باب الوتر کی پہلی فصل میں ہے

قَالَ اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ بِثَلٰثٍ صِیَامِ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ مِّنْ کُلِّ شَھْرٍ وَرَکْعَتَیِ الضُّحٰی وَاَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا وصیت کی مجھکو دوست میرے نے یعنے پیغمبر خدا نے ساتھ تین باتون کے روزہ رکھنے تین دن کے ہر مہینے مین اور پڑھنے دو رکعتین ضحی کی اور یہ کہ پڑھون مین وتر پہلے اس سے کہ سوؤن مین روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے

ف اسحدیث سے معلوم ہوا کہ اول شب مین وتر پڑھنے کیلئے رخصت ہے لیکن بہتر اخیر شب ہی کو ہین جیساکہ مسلم مین روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص کہ ڈرے کہ نہ اٹھونگا آخررات مین پس چاہئے کہ وتر پڑھے اول شب مین اور جو امید رکھے اٹھنے کی آخررات مین پس چاہئے کہ وتر پڑھے پچھلی رات کو اسلئے کہ نماز پچھلی رات کی حاضر کیگئی ہے اور یہ یعنے وتر اخیر رات کے بہتر ہین اور بخاری اور مسلم مین روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا ہر خرد رات کی مین پڑھے وتر رسول اللہ صلعم نے اول رات مین بھی اور بیچ رات مین بھی اور آخررات مین بھی اور آخر عمر مین ٹھہرے وتر پڑھنا حضرتؐ کا سحر کے وقت مین اور ترمذی اور دارمی مین روایت ہے ثوبانؓ سے اس نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق یہ بیداری رات کی مشکل اور بھاری ہے پس جب وتر پڑھے ایک تمھارا پس چاہئے کہ پڑھے دو رکعتین پس اگر اٹھا رات کو نماز تہجد کیلئے تو بہتر ہے اور اگر نہ اٹھا ہونگی یہ دو رکعتین کافی اسکے لئے یعنے یہ سبب ہونگی دو رکعتون کے ثواب تہجد کی نماز کا اسکو ہو جاویگا

بعد صحیح ہو جانے کے وتر پڑھنے کی بیان مین

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالٰی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من نام عن الوتر او نسیہ فلیصل اذا اصبح او ذکر رواہ احمد وابوداود والترمذی وابن ماجہ روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہ تحقیق نبی صلعم نے فرمایا جو سو گیا وتر پڑھنے سے پہلے یا بھول گیا اسکو تو پڑھ لے جب صبح ہو یا جب یاد کرے روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنے جب سونیوالا جاگے اور بھولنے والا یاد کرے تو وہی وقت ہو اسکا یعنے وہ نماز قضا نہین ادا ہے اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ لایا ہے اسکو حاکم مستدرک مین اور کہا صحیح ہے شیخین کی شرط پر اور اسناد اسکی ابوداؤد کے طریقہ کی صحیح ہے جیساکہ کہا ہے عراقی نے اور اسناد اسکی ترمذی اور ابن ماجہ کے طریقہ کی ضعیف ہے لایا ہے اسکو ابن عدی اور کہا کہ تحقیق یہ غیر محفوظ ہے اور ایسا ہی لایا ہے اسی طریقہ کو ابن حبان ضعفا مین اور لایا ہے اسکو ترمذی طریقہ زید بن اسلم سے کہ تحقیق فرمایا نبی صلعم نے جو شخص کہ سو جاوے وتر پڑھنے سے پس چاہئے کہ پڑھے جبوقت کہ صبح کرے اور کہا ترمذی نے یہ بہت صحیح ہے حدیث پہلی سے یعنے جو حدیث کہ اوپر گذری اور حاکم اور بیہقی نے روایت کی ہے ابی ہریرہؓ سے کہ

---

۱ یہ حدیث صحیح مسلم مین جلد ۱ شرح نووی چاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۲۵۶ مین ہے ۲ یہ حدیث مشکوۃ مین باب الوتر کی پہلی فصل مین ہے ۳ یہ حدیث مشکوۃ مین باب الضحا کی تیسری فصل مین ہے ۴ یہ حدیث بلوغ المرام باب صلوۃ التطوع مین ہے ۵ یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کے جلد سوم کے صفحہ ۴۱۲ مین ہے ۶ یہ حدیث نیل الاوطار چاپہ ایضاً کے صفحہ ایضاً مین ہے ۔

کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جسوقت صبح کرے ایک تمہارا اور نہ وتر پڑھے ہے پس چاہیئے کہ وتر پڑھے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ صحیح کہا اسحدیث کو حاکم نے شیخین کی شرط پر اور حاکم اور بیہقی نے روایت کی ہے ابی الدرداء سے کہ کہا اکثر دیکھا میںنے رسول اللہ صلعم کو وتر پڑہتے اور تحقیق کہڑی ہوتے لوگ واسطے نماز صبح کے فائدہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ صحیح کہا اسکو حاکم نے اور احمد اور طبرانی نے اوسط مین روایت کی حضرت عایشہ صدیقہ رضی عنہا سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کرتے تھے پس وتر پڑہتے تھے فائدہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اسناد اسکی حسن ہے اور یہ حدیثین دلیل ہین اسبات پر کہ اگر وتر فوت ہوجاوین تو قضا کرنا ان کا مشروع ہے اور گئی ہین طرف اسکی صحابہ سے حضرت علی بن ابیطالب اور سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن عمر اور عبادہ بن صامت اور عامر بن ربیعہ اور ابی الدرداء اور معاذ بن جبل اور فضالہ بن عبید اور عبداللہ بن عباس اسیطرح سے کہا ہے عراقی نے اور کہا گئے ہین طرف اسکی تابعین مین سے عمرو بن شرحبیل اور عبیدۃ السلمانی اور ابراہیم اور محمد بن منتشر اور ابو العالیہ اور حماد بن ابی سلیمان اور ائمہ سے سفیان ثوری اور ابو حنیفہ اور اوزاعی اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور ابو ایوب سلیمان بن داود ہاشمی اور ابو ثور انتہی اب اگر کوئی کہے کہ یہ حدیثین جو کہ اوپر مذکور ہوئین معارض ہین ساتھ ان دو حدیثون کے پہلی حدیث مسلم مین روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلعم نے فرمایا وتر پڑھو پہلے صبح کے اور ابن حبان کی روایت مین ہے کہ جس نے پائی صبح اور نہ پڑہے وتر پس نہین وتر واسطے اسکے جواب اسکا یہ ہے کہ یہ جو فرمایا نہین وتر واسطے اسکے مراد نہ ہونے سے یہ ہے کہ وتر ادا ہوئے قضا ہو گئے اسی طرح لکہا ہے مسک الختام شرح بلوغ المرام مین دوسری حدیث ترمذی مین روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کی انہون نے نبی صلعم سے کہ فرمایا جب نکلی فجر پس گئی سب نمازات کی اور وتر پس وتر پڑہو فجر کے نکلنے سے پہلے جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث صحیح نہین ہے اسلئے کہ ترمذی نے اکیلا ہوا ہے ساتھ اسکے سلیمان بن موسیٰ سے اس لفظ پر اور روایت کیگئی ہے نبی صلعم سے کہ تحقیق فرمایا حضرت نے نہین وتر بعد نماز صبح کی اور یہ قول بہت لوگون کا ہے اہل علم سے اور ساتھ اسکے قائل ہین امام شافعی اور امام احمد اور اسحٰق نہین اعتقاد کرتے تھے وتر پڑہنے کا بعد نماز صبح کے انتہی بعد نماز صبح کے وتر نہ جائز ہونیکی دلیل صحیح مسلم کی یہ حدیث بھی ہے جو کہ سعد بن ہشام کی روایت سے نوکیت اور سائل کیوت ترکی بیان مین قریب آنیوالی ہے کہ کہا حضرت عائشہ نے اور تھی جبکہ غالب ہوتی حضرت کو نیند یا بیماری پڑھتے اول روز مین بارہ رکعتین اور مسند امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی مین روایت ہے طلق بن علی سے اسنے سنا رسول اللہ سے کہ فرماتے تھے

---

۱ یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد دوم کے ص۲۹۲ مین ہے ۲ یہ حدیث نیل الاوطار چاپہ جلد دوم صفحہ الیفا مین ہے ۳ و ۴ یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ جلد دوم صفحہ الیفا مین ہے ۵ یہ حدیث بلوغ المرام کے باصلۃ التقلوع مین ہے ۶ یہ مضمون مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کانپور کے ص۲۹۲ مین ہے ۷ یہ حدیث ترمذی چاپہ احمدی دہلی کے ص۱۰۰ مین ہے ۸ یہ حدیث بلوغ المرام کو باصلۃ التقلوع مین

دو وتر نہیں ایک رات میں اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نے بعد نماز وتر کے سبحان الملک القدوس کہنے کے

بیان میں عن اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ فِی الْوِتْرِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ یُطِیْلُ فِیْ اٰخِرِہَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلنَّسَائِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا وَیَرْفَعُ صَوْتَہٗ بِالثَّالِثَۃِ روایت ہے ابی بن کعب سے کہا تھے رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سلام پھیرتے وتر مین کہتے پاک ہے بادشاہ نہایت پاک روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا نسائی نے کہ کہتے تھے حضرتؐ یہ تین بار بلند کرتے تھے آواز تیسری بار مین اور بیچ ایک روایت نسائی کے عبدالرحمن بن ابزی سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا تھا کہتے حضرت جب سلام پھیرتے سبحان الملک القدوس تین بار بلند کرتے آواز اپنی تیسری بار مین **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا عراقی نے کہ یہ زیادتی (یعنی سبحان الملک القدوس) تصریح کیگئی ہے ساتھ اس زیادتی کے بیچ حدیث ابی بن کعب اور عبدالرحمن بن ابزی کی اور ان دو نو حدیثون کی اسناد نسائی کے نزدیک صحیح ہے

سواری پر وتر پڑہنے کے بیان مین عن ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِی السَّفَرِ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ حَیْثُ تَوَجَّہَتْ بِہٖ یُوْمِیْ اِیْمَاءً صَلٰوۃَ اللَّیْلِ اِلَّا الْفَرَائِضَ وَیُوْتِرُ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑہتے سفر مین اپنی سواری پر جسطرف متوجہ کرتے سواری انکو اشارہ کرتے اشارہ کرنا پڑہتے سفر مین سواری پر نماز شب کی سوائے فرض کی اور وتر بھی پڑہتے سواری پر روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **دوسری حدیث وعنہ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْتِرُ عَلَی الْبَعِیْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اسی سے کہ تحقیق رسول اللہ صلعم تھے وتر پڑہتے اونٹ پر روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **فائدہ** کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ یہ حدیث دلیل ہے واسطے مذہب ہمارے (یعنے شافعیہ) اور مذہب امام مالک اور امام احمد اور جمہور علماء کی اسبات پر کہ نفس سواری پر وتر پڑہنے جائز ہین منہ سواری کا خواہ سمت طرف ہو اور وہ وتر سنت ہین نہیں ہین واجب اور کہا ابوحنیفہ نے وتر واجب ہین اور نہین ہر جائز پڑہنا انکا سواری پر اور دلیل ہماری یہ حدیثین ہین جو کہ مذکور ہوئین

نو رکعت اور سات رکعت وتر پڑہنے کے بیان مین عن سَعْدِ بْنِ ہِشَامٍ قَالَ انْطَلَقْتُ اِلٰی عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فَقُلْتُ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْبِئِیْنِیْ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ بَلٰی قَالَتْ فَاِنَّ خُلُقَ نَبِیِّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْبِئِیْنِیْ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی

---

۱ یہ حدیث مشکوۃ مین باب الوتر کی دوسری فصل مین ہے ۲ یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد دوسری کے صفحہ ۳۰ مین ہے ۳ یہ حدیث مشکوۃ مین باب صلوۃ السفر کی پہلی فصل مین ہے ۴ یہ حدیث صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۲۴۳ مین ہے ۵ یہ حدیث صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۲۴۵ مین ہے ۶ یہ حدیث صحیح مسلم مین جو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۲۵۶ مین

اللہ علیہ وسلم فقالت کنا نعد لہ سواکہ وطہورہ فیبعثہ اللہ ما شاء ان یبعثہ من اللیل فیتسوک ویتوضأ
ویصلی تسع رکعات لا یجلس فیہا الا فی الثامنۃ فیذکر اللہ ویحمدہ ویدعوہ ثم ینہض ولا یسلم فیصلی
التاسعۃ ثم یقعد فیذکر اللہ ویحمدہ ویدعوہ ثم یسلم تسلیما یسمعنا ثم یصلی رکعتین بعدما یسلم وہو
قاعد فتلک احدی عشرۃ رکعۃ یا بنی فلما اسن صلی اللہ علیہ وسلم واخذ اللحم اوتر بسبع وصنع فی
الرکعتین مثل صنیعہ فی الاولی فتلک تسع یا بنی وکان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی صلوۃ احب
ان یداوم علیہا وکان اذا غلبہ نوم او وجع عن قیام اللیل صلی من النہار ثنتی عشرۃ رکعۃ ولا اعلم نبی
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ القرآن کلہ فی لیلۃ ولا صلی لیلۃ الی الصبح ولا صام شہرا کاملا غیر رمضان رواہ
مسلم[1] روایت ہے سعد بن ہشام سے کہ کہا گیا میں طرف حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پس کہا میں نے اے ماں مسلمانوں کی خبر دو
مجھکو خلق رسول اللہ صلعم کے سے کہا حضرت عائشہ نے کیا نہیں پڑہا تو نے قرآن کو میں نے کہا ہاں پڑہا ہے کہا حضرت
عائشہ نے پس تحقیق خلق نبی صلعم کا تہا قرآن (یعنے جو کچھ کہ قرآن میں اچھے اخلاق و صفات مذکور ہیں حضرت صلعم نے
وہ اپنے میں حاصل کئے تھے کہا میں نے اے ماں مومنوں کی خبر دو مجھکو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سی یعنے وقت
اور کیفیت اور عدد رکعات اسکے سی) پس کہا تہی میں طیار کرتی واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسواک انکی اور پانی
وضو اُن کے کا پس اٹہاتا انکو اللہ جب چاہتا یہ کہ اٹہاوے انکو رات کو پس مسواک کرتے اور وضو کرتے اور نماز پڑہتے نو رکعتیں
نہ بیٹہتے ان میں مگر اٹہویں رکعت میں پس یاد کرتے اللہ کو اور تعریف کرتے اللہ کی اور دعا مانگتے (یعنی التحیات پڑہتے
کہ التحیات میں ذکر اور حمد اور دعا ہے) پہر کہڑے ہوتے اور سلام پہیرتے پس پڑہتے نویں رکعت پہر بیٹہتے پس یاد کرتے
اللہ کو اور تعریف کرتے سکی اور دعا مانگتے اس سے پہر پہیرتے سلام کہ سنا تے ہم کو (یعنی پکار کر سلام پہیرتے کہ ہم سنتے)
پہر پڑہتے دو رکعت بعد سلام کے بیٹہے ہوئے پس یہ ہوئیں گیارہ رکعتیں اے بیٹے میری پس جبکہ بڑی عمر کو پہونچے حضرت
صلعم اور بھاری ہو گیا بدن پڑہتے تہے وتر سات رکعتیں اور کرتے دو رکعتوں میں مانند کرنے اُن کے پہلی صورت میں (یعنی
اسیطرح بیٹہکر پڑہتے پس یہ ہوئیں نو رکعتیں اے بیٹے میری اور تہی نبی صلعم جب نماز پڑہتی کوئی نماز دوست رکہتی یہ کہ ہمیشگی کرتے
اسپر اور تہے جبکہ غالب ہوتی اُن کو نیند یا بیماری (یعنے مانع ہوتی کہڑے ہونے رات کے سے) پڑہتے اول روز میں بارہ رکعتیں
اور نہیں جانتی میں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ پڑہا ہو قرآن سارا ایک رات میں اور نہیں جانتی میں کہ نماز پڑہی ہو کسی
رات میں صبح تک (یعنی اول سے آخر تک) اور نہیں جانتی میں کہ روزہ رکہے ہوں سارا مہینہ سوائے رمضان کے روایت
کیا اس حدیث کو مسلم نے ف[1] مسند امام احمد میں روایت ہے ابی امامہ رض سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہی پڑہتی

[1] یہ حدیث مشکوۃ میں باب الوتر کی تیسری فصل میں ہے ۱۲۔

یہ دو رکعت پیچھے وتر کے بیٹھے ہوئی پڑھتے ان میں اذا زلزلت اور قل یاایہا الکفرون فائدہ بعد وتر کے دو رکعت بیٹھکر پڑھنا اور صحیح حدیثوں سے بھی ثابت ہے اور سفر السعادت میں لکھا ہے لیکن یہ ظاہر میں مخالف ہے اس حدیث کے جو کہ بخاری[1] اور مسلم میں روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نقل کی اس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا کرو آخر نماز اپنی بیچ رات کے وتر بہت عالم سے ان حدیثوں کا اختلاف مٹانا مشکل پڑا ہے لہذا چار امام مالک اکیلا دو رکعتوں کا کرتے ہیں اور امام احمد کہتے ہیں نہ میں خود پڑھتا ہوں اور نہ کسیکو منع کرتا ہوں اور سارے عالم کہتے ہیں بیان جواز کو واسطے تا معلوم ہو کہ بعد وتر کے نفل پڑھنا جائز ہیں اور وتر نفل کی جڑ کاٹنے والے نہیں ہیں پس اسلئے کہا سید محمد صدیق حسن خان صاحب مرحوم نے مسک الختام شرح بلوغ المرام میں کہ یہ حدیث یعنی بعد وتر کے دو رکعت بیٹھکر پڑھنے کی محمول ہے تحت بیان پر واجب ہونے پر

پانچ رکعت وتر پڑھنے کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ اِلَّا فِي اٰخِرِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[2] روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے رات میں تیرہ رکعت وتر پڑھتے ہیں سے ساتھ پانچ رکعت کی نہ بیٹھتے کسی رکعت میں (یعنی تشہد کیلئے مگر بیچ آخر اسکے کی روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے فائدہ پانچ رکعت وتر پڑھنے کی حدیث ابن ماجہ کی ابی ایوب کی روایت سے اس کتاب میں ایک رکعت وتر پڑھنے کی بیان میں قریب آویگی

تین رکعت وتر پڑھنے کے بیان میں

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ لَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِي اٰخِرِهِنَّ وَلِاَبِي دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيِّ نَحْوُهٗ عَنْ عَائِشَةَ وَفِيْهِ كُلُّ سُوْرَةٍ فِيْ رَكْعَةٍ وَفِي الْاَخِيْرَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ[3] روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر پڑھتے ساتھ سبح اسم ربک الاعلی اور قل یاایہا الکفرون اور قل ہو اللہ احد کی روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا نہ سلام پھیرتے مگر بیچ آخر ان کے کہ اور واسطے ابو داؤد اور ترمذی کے مانند اسکی عائشہ سے اور بیچ اسکے ہے کوئی سورہ بیچ ایک رکعت کے اور بیچ آخر اسکے کے قل ہو اللہ احد اور معوذتین ف کہا ابن حجر نے تلخیص میں کہ کہا ابن جوزی نے انکار کیا ہے امام احمد اور یحیی بن معین نے (احدیث میں) معوذتین کی زیادتی کا

وعن

عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلٰثَ عَشْرَةَ يَقْرَءُ فِيْهِنَّ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ يَقْرَءُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلٰثِ سُوَرٍ اٰخِرُهُنَّ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ[4] روایت ہے حضرت

---

[1] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صلوۃ التطوع میں ہے [2] یہ حدیث مشکوۃ میں باب الوتر کی پہلی فصل میں ہے [3] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صلوۃ التطوع میں ہے [4] یہ حدیث ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۸۵ میں ہے ؛

علی رضؓ سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلعم وتر پڑہتے تین رکعت پڑہتے انمین نو سورتین مفصل سے پڑہتے ہر رکعت مین تین تین سورتین آخر انکے ہوتی قل ہو اللہ احد روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے قنا تین رکعت وتر کے باب مین ایک اور حدیث مسلم کی ابن عباس کی روایت سے تہجد کی نماز پڑہنے کے بیانمین اور دوسری حدیث مسند امام احمد اور ابوداؤد اور نسائی کی ابی بن کعب کی روایت سے نماز وتر کے بیانمین یہ دونو اس کتاب مین قریب گذر چکی ہین اور تیسری حدیث ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ کی ابی ایوب انصاری کی روایت سے تین رکعت وتر کے بیانمین اس کتاب مین قریب آویگی اور اس باب مین سوائے انکے اور حدیثین بھی بہت ہین اور ترمذی نے کہا ہی کہ تحقیق گئی ہے ایک قوم اہلعلم صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسی اور سوائے انکے تابعین سے طرف اسکی اور اعتقاد رکھتی تھے یہ کہ وتر کرے شخص ساتھ تین رکعت کے کہا سفیان نے اگر چاہے وتر کرے ساتھ پانچ کے اور اگر چاہے وتر کرے ساتھ تین کے اور اگر چاہے وتر کرے ساتھ ایک رکعت کے اور روایت ہے محمد بن سیرین سے کہا تھا وتر کرتے یعنے صحابہ ساتھ پانچ کے اور تین کے اور ایک رکعت کے اور اعتقاد رکھتے تھے کہ ہر طرح درست ہے انتہے اور تین رکعت وتر کے معارض حدیثین بھی آئی ہین جیسا کہ سفر السعادت مین ہے کہ حافظ حدیث کے اس روایت مین طعن کرتے ہین کیونکہ صحیح ابن حبان مین سند صحیح سے آیا ہے لَا تُوتِرُوا بِثَلٰثٍ اَوْتِرُوا بِخَمْسٍ اَوْ بِسَبْعٍ وَلَا تُشَبِّهُوا بِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ یعنے وتر کی نماز تین رکعت نہ پڑہو پانچ پڑہو یا سات اور نہ کرو مشابہت یعنے وتر کو ساتھ نماز مغرب کے اور حضرت عائشہ کی حدیث مین آیا ہے صحیح سند سے کہ حضرتؐ دو رکعت کی آخر مین سلام پھیرتے بعد اسکے ایک رکعت پڑہتے تھے اور نواب محمد صدیق حسن خانصاحب نے ہدایت السائل الی ادلۃ المسائل مین لکہا ہے کہ بیچ حدیث ابی ہریرہ رضؓ کے آیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لَا تُوتِرُوا بِثَلٰثٍ اَوْتِرُوا بِخَمْسٍ اَوْ سَبْعٍ وَلَا تُشَبِّهُوا الصَّلٰوةَ لِلْمَغْرِبِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ بِاِسْنَادٍ رِجَالُهٗ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ یعنے نہ وتر کرو ساتھ تین کے وتر کرو ساتھ پانچ یا سات کی اور نہ کرو مشابہت یعنے وتر کو ساتھ نماز مغرب کے روایت کیا اسحدیث کو دارقطنی نے ساتھ ایسی اسناد کی کہ جس کے راوی سب ثقہ ہین اور روایت کیا اسکو بھی ابن حبان نے بیچ صحیح اپنی کے کہا حافظ ابن حجر نے اور رجال اسکے سب ثقہ ہین اور ضرر نہین کرتا اسکو موقوف کہنا اس شخص کا جس نے موقوف کہا اسکو اور روایت کیا اسکو بھی محمد بن نصر نے روایت عراق بن مالک سے اس نے روایت کی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لَا تُوتِرُوا بِثَلَاثٍ وَلَا تُشَبِّهُوا بِالْمَغْرِبِ وَلٰكِنْ اَوْتِرُوا بِخَمْسٍ اَوْ سَبْعٍ اَوْ تِسْعٍ اَوْ بِاِحْدٰى عَشْرَةَ اَوْ بِاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ یعنے نہ وتر کرو ساتھ تین کے شابہت ہوگی ساتھ نماز مغرب کے اور پڑہو وتر کرو ساتھ پانچ یا سات یا نو یا گیارہ یا ساتھ زیادہ کی اس سے کہا عراق نے درستہا اسکی صحیح ہے اور روایت

لہ یہ حدیث ترمذی چاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۱۰۰ مین ہے ۱۲ یہ حدیث اور دوسری حدیثین جو کہ اسکے آگے نقل ہین ہدایت السائل الی ادلۃ المسائل مطبوعہ مطبع ہیوپال کے صفحہ ۲۵۰ مین ہین ۔

کیا محمد بن نصر نے بھی روایت عبداللہ بن فضل سے اس نے روایت کی ابی سلمہ اور عبدالرحمن اعرج سے اس نے روایت کی ابی ہریرہؓ سے اسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا لا توتروا بثلث اوتروا بخمس او تسبع ولا تشبهوا بصلوة المغرب یعنے وتر کرو ساتھ تین کے وتر کرو ساتھ پانچ کے یا ساتھ کرو اور نہ مشابہت کرو ساتھ نماز مغرب کے کہا عراقی نے اور اسناد اسکی صحیح ہے اور محمد بن نصر نے مقسم سے لایا ہے کہ نہیں ہے وتر صالح مگر ساتھ پانچ رکعت کے یا سات رکعت کے اور نسائی نے مانند ابن عباس سے روایت کی ہے کہ کہا اوتر بسبع او خمس ولا تحبوا بثلاث بتیراء یعنے وتر سات رکعت ہے یا پانچ رکعت اور نہیں دوست رکھتے ہم تین رکعت اکیلی کو اور یہی حضرت عائشہ سے ساتھ اسناد کے کہ جسکو عراقی نے بھی صحیح کہا ہے لایا ہے کہ کہا عائشہ نے اوتر بسبع او خمس ولا اکره ان یکون ثلثا بتیراء یعنے وتر سات رکعت ہے یا پانچ رکعت اور تحقیق میں البتہ مکروہ جانتی ہوں یہ کہ ہوں تین رکعت اکیلی اور یہی سات اسناد صحیح کے کہے محمد عراقی کی سلیمان بن یسار سے روایت کی کہ وہ پوچھے گئے تین رکعت وتر سے پس مکروہ جانا اس نے تین رکعت کو اور کہا نہ مشابہت کرنفلوں کی ساتھ فرضوں کے وتر کر ساتھ ایک رکعت کے یا ساتھ پانچ کی یا سات کے کہا محمد بن نصر نے نہیں پاتے ہم کسی صلعم سے خبر ثابت صحیح کہ تحقیق حضرتؐ نے وتر پڑھے ہوں ساتھ تین رکعت ملی ہوئی کے بعد اسکے کہا ہاں ثابت ہوا ہے حضرتؐ سے کہ تحقیق انہوں نے وتر پڑھی تین ولیکن نہیں بیان کیا راوی نے کہ آیا وہ اکٹھی تین رکعت ہیں یا جدا ہیں یعنے یا دو سلام سے ہیں انتہی اور جو وہ حدیثیں کہ تین رکعت وتر پڑھنے کے باب میں وارد ہوئی ہیں اور جو حدیثیں کہ تین وتر پڑھنے سے منع کی باب میں ہی ہیں حافظ ابن حجر نے انہیں یوں تطبیق دی ہے کہ نہ پڑھی جاویں تین رکعت ساتھ دو تشہد کے تاکہ مشابہت نہ ہو ساتھ نماز مغرب کے اور کہا ہے کہ حدیثیں تین رکعت وتر پڑھنے کی حمل کیگئی ہیں ساتھ ایک تشہد کے جو کہ آخر میں ہے اور روایت اس فعل کی جماعت سلف سے کی ہے انتہے تمام ہوا خلاصہ ترجمہ عبارت ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل کا راقم کہتا ہے کہ ابن حجر کا اس طرح پر تطبیق دینا یعنے تین رکعت وتر کی بیچ میں نہ بیٹھنا موافق ہے ساتھ اس حدیث کے جواب آتی ہے وعن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها انه صلی الله علیه وسلم کان یوتر بثلث لا یقعد الا فی اٰخرهن رواه الحاکم اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تحقیق حضرت صلعم تھے وتر کرتے ساتھ تین رکعت کے نہ بیٹھتے مگر بیچ آخر انکے کہ روایت کیا اسکو حدیث کو حاکم نے

ف سفر السعادت میں لکھا ہے کہ امام احمد سے پوچھا کسیے کہ آپ وتر کے تین کیا کہتے ہیں کہا اکثر الحدیث واقواه رکعة فانا اذهب الیها یعنے اکثر اور قوی حدیثوں سے ایک رکعت ثابت ہوتی ہے پس اسی سبب سے مذہب میرا یہی ہے دوسری بار پوچھا لوگوں نے تو کہا یسلم فی الرکعتین وان لم یسلم وجزت ان لا یفعله الا ان التسلیم اثبت یعنے سلام پھیرے دو رکعتوں کے درمیان اور اگر نہ سلام پھیرے تو بھی امید رکھتا ہوں کہ نہ ضرر کریگا اسکو مگر یہ کہ سلام پھیرنا

اسکی تردید سے فرمایا روایت کی ہے اور یہی محمد بن نصر نے ساتھ اسناد کے کہ جسکو عراقی نے صحیح کہا ہے

ل۵ یہ حدیث زرقانی شرح موطا امام مالک چھاپہ مصر کی جلد اول کے ص۲۹۱ میں ہے ؛

زیادہ قوی ہے انتہے اور حنفیہ جو تین رکعت وتر کو دو تشہد کیساتھ پڑھتے ہین اور بعد دو رکعت کے سلام نہین پھیرتے ہین تو دلیل ان کی اسبابین یہ حدیث ہے کہ جسکو دارقطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے عبداللہ بن مسعود رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے وترات کی تین رکعت ہین مانند دنکی وتر مغرب کی نماز کے سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ساتھ اسکے حجت اسلئے کہ عینی شرح ہدایہ مین لکھا ہے کہ کہا دارقطنی نے کہ نہین روایت کیا اسحدیثکو ہمش سے مرفوعاً (کسینے بھی) سوائے یحیے بن زکریا کے اور وہ ضعیف ہے اور کہا بیہقی نے کہ صحیح بات یہ ہے کہ یہ موقوف ہے ابن مسعود پر اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اسحدیث کے راویون مین یحیی بن زکریا بن ابی الحواجب ضعیف ہے **ایک رکعت وتر پڑھنے کے بیان مین** عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خَشِیَ اَحَدُکُمُ الصُّبْحَ صَلّٰی رَکْعَۃً وَّاحِدَۃً تُوْتِرُ لَہٗ مَا قَدْ صَلّٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابن عمر رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے نماز رات کی دو دو رکعت ہے پس جب ڈرے ایک تمہارا نمودار ہونے صبح کے سے پڑھے ایک رکعت طاق کردیگی اسکے لئے اسکو کہ نماز پڑھی ہے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے وعَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ تعالٰی عنہا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْمَا بَیْنَ اَنْ یَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوۃِ الْعِشَآءِ اِلَی الْفَجْرِ اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً یُسَلِّمُ مِنْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ وَیُوْتِرُ بِوَاحِدَۃٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے حضرت عائشہ رضہ سے کہ کہا تھے نبی صلعم نماز پڑھتے درمیان اسکے کہ فارغ ہون نماز عشا سے فجر تک گیارہ رکعتین سلام پھیرتے ہر دو رکعت پر اور وتر کرتے ساتھ ایک رکعت کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے وعَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کَانَ یُسَلِّمُ بَیْنَ الرَّکْعَۃِ وَالرَّکْعَتَیْنِ فِی الْوِتْرِ حَتّٰی یَاْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِہٖ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے نافع سے کہ تحقیق عبداللہ بن عمر رضہ تھے سلام پھیرتے درمیان ایک رکعت کے اور دو رکعتون کے بیچ وتر کے یہانتک کہ حکم کرتے ساتھ بعض حاجت اپنی کے یعنے ایک رکعت اور دو رکعتون کے درمیان سلام پھیرکر بوقت ضرورت باتین بھی کرلیتے تھے روایت کیا اسحدیثکو بخاری نے وعَنْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْمُزَنِیِّ قَالَ صَلَّی ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قَالَ یَا غُلَامُ ارْحَلْ لَنَا ثُمَّ قَامَ وَاَوْتَرَ بِرَکْعَۃٍ رَوَاہُ سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ اور روایت ہے بکر بن عبداللہ مزنی سے کہ کہا نماز پڑھی ابن عمر رضہ نے دو رکعتین پھر کہا اے غلام طیار کر ہمارے لئے سواری اور وتر پڑھا ساتھ ایک رکعت کے روایت کیا اسحدیث کو سعید بن منصور نے ساتھ اسناد صحیح کے وعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّہٗ کَانَ

---

۱ یہ حدیث عینی شرح ہدایہ چاپہ نولکشور کی جلد اول کے ص۳۴۳ مین ہے ۲ یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کے جلد دوسری کے ص۱۲۵ مین ہے ۳ یہ حدیث مشکوۃ مین باب الوتر کی پہلی فصل مین ہے ۴ یہ حدیث مشکوۃ مین باب صلوۃ اللیل کی پہلی فصل مین ہر ۵ حدیث بخاری چاپہ احمدی میرٹھ کے ص۱۳۲ مین ہے ۶ یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد دوسری کے ص۱۲۵ مین ہر ۷ یہ حدیث ص

۸ نیل الاوطار چاپہ ایضاً کے جلد ایضاً کے ص ایضاً مین ہے ؛

یفصل بین شفعۃ وورہ بتسلیمۃ واخبر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعلہ رواہ الطحاوی اور روایت ہے ابن عمر رض سے کہ تحقیق وہ تھے فرق کرتے درمیان دو رکعت کے اور وتر اپنے کیساتھ سلام کے اور خبر دی انہوں نے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے کرتے ایسطرح روایت کیا اسکو طحاوی نے کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اسناد اسحدیث کی قوی ہے اور ترمذی[1] نے کہا ہے کہ عمل اوپر اسی کے ہے نزدیک بعض اہل علم کے صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا اور تابعین سے اعتقاد کرتے تھے یہ کہ فصل کرے مرد درمیان دو رکعتون کے اور تیسری کے وتر کرے ساتھ ایک رکعت کے اور یہی کہتے ہین امام مالک اور شافعی و امام احمد اور اسحاق راقم کہتا ہے کہ اگر کوئی شخص فقط ایک ہی رکعت وتر پڑھ لیا کرے اور اسکے پہلے کوئی بھی شفعہ نہ پڑھے تو بھی کافی ہے اور دلیل اسکی یہ حدیثین ہین جواب آتی ہین **وعن**[2] ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوتر رکعۃ من اٰخر اللیل رواہ مسلم[3] اور روایت ہے ابن عمر رض سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ وتر ایک رکعت ہے آخر رات کو روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **وعن**[4] ابی ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوتر حق علی کل مسلم فمن احب ان یوتر بخمس فلیفعل ومن احب ان یوتر بواحدۃ فلیفعل رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجہ اور روایت ہے ابی ایوب رض سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر حق ہے ہر مسلمان پر پس جو شخص چاہے کہ پڑھے وتر پانچ رکعت پس چاہیے کہ کرے اور جو شخص چاہے کہ وتر پڑھے تین رکعت پس چاہیے کہ کرے اور جو شخص چاہے کہ وتر پڑھے ایک رکعت پس چاہیے کہ کرے روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **وعن**[5] ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصلوۃ اللیل ورغب فیھا حتی قال علیکم بصلوۃ اللیل ولو رکعۃ رواہ الطبرانی اور روایت ہے ابن عباس رض سے کہ کہا حکم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ نماز رات کے اور ترغیب دی ہمین یہانتک کہ فرمایا تمہاری پنجمانہ رات کی ہے اگرچہ ہو ایک ہی رکعت روایت کیا اسحدیث کو طبرانی نے **وعن**[6] ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قیل لہ ھل لک فی امیر المؤمنین معاویۃ فانہ ما اوتر الا بواحدۃ قال اصاب انہ فقیہ وفی روایۃ قال ابن لہیعۃ فقیہ اور مرے معاویہ بعد العشاء برکعۃ وعندہ مولی لابی حنتاب فاتی ابن عباس فاخبرہ فقال دعہ فانہ قد صحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا گیا واسطے انکے کیا ہے واسطے تمہارے بیچ امیر المومنین کے (یعنے کیا فتوی دیتے ہو انکے اس فعل مین) کہ نہین وتر پڑھتے مگر ایک رکعت کہا ابن عباس نے اچھا کیا

---

[1] یہ عبارت ترمذی چاپہ نولکشور کے صفحہ ۱۰۰ مین ہے [2] یہ حدیث صحیح مسلم مین جو کہ مع شرح نووی چاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۲۰۱ مین ہے [3] یہ حدیث مشکوۃ میں باب الوتر کی دوسری فصل مین ہے [4] یہ حدیث عملی شرح مؤطا امام مالک مین ہے [5] یہ حدیث بخاری چاپہ احمدی سیرٹھ کے صفحہ ۱۵۳ مین اور مشکوۃ مین باب الوتر مین تیسری فصل مین ہے۔

اُنہون نے تحقیق وہ فقیہ ہین اور ایک روایت مین ہی کہ کہا ابن ابی ملیکہ نے کہ وتر پڑھے معاویہ نے پیچھے عشا کے ایک رکعت
اور نزدیک اُنکے تھا مولی ابن عباس کا پس آیا وہ ابن عباس کے پاس پس خبر دی اُنکو کہا ابن عباس نے چھوڑ دی اُنکو اس لئے
کہ اُنہون نے صحبت رکھی ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے ف یہ حدیثین صریح دلیل
ہین اس بات پر کہ ایک رکعت وتر کہ جس سے پہلے کچھ بھی نہ پڑھا جاوے۔ درست ہے اور جائز ہے اور اس باب مین اور بھی حدیثین
ہین اور اصل وتر کی ایک ہی رکعت ہے جیسا کہ مسند[1] امام احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ مین
روایت ہے حضرت علی رضی سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَوْتِرُوْا یَا اَھْلَ الْقُرْاٰنِ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی
وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ یعنے وتر پڑھو اے قرآن ماننے والو پس تحقیق اللہ تعالی طاق ہے دوست رکھتا ہے طاق کو اور
صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ نے اگرچہ وتر کے معنے ایک اور تین اور پانچ اور سات اور نو بھی ہین اور سب صحیح اور درست ہین اور
حضرتؐ کے اقوال و افعال سے ثابت ہین لیکن خدا کے نزدیک زیادہ تر پسندیدہ وتر ایک رکعت ہے کیونکہ خدا بھی ایک ہی ہے
اور ایک ہی رکعت وتر کو دوست رکھتا ہے پس اسی سبب سے اکثر وتر پڑھنا حضرت کا ایک ہی رکعت ثابت ہوتا ہے
جیسا کہ گذرا اور سید محمد صدیق حسن خانصاحب نے ہدایۃ[2] السائل الی ادلۃ المسائل مین لکھا ہے کہ یہی مذہب ہے
جمہور علماء کا کہا عراقی نے جو صحابہ کہ ایک رکعت وتر پڑھتے تھے وہ یہ ہین حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر اور حضرت
عثمان اور حضرت علی اور سعد بن ابی وقاص اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور ابو موسی الاشعری اور ابو الدرداء اور حذیفہ اور
ابن مسعود اور ابن عمر اور ابن عباس اور معاویہ اور تمیم داری اور ابو ایوب الانصاری اور ابو ہریرہ اور فضالہ بن عبید اور عبداللہ بن الزبیر
اور معاذ بن الحارث الانصاری قاری اور وہ مختلف ہے۔ بیچ صحت اسکی کے اور تابعین مین سے سالم بن عبداللہ بن عمر اور
عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ اور حسن بصری اور محمد بن سیرین اور عطا بن ابی رباح اور عقبہ بن عبدالغافر اور سعید بن
جبیر اور نافع بن جبیر بن مطعم اور جابر بن زید اور زہری اور ربیعہ بن ابی عبدالرحمن اور سوائے ان کے اور بھی ائمہ مین سے
امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور اوزاعی اور اسحاق اور ابو ثور اور داؤد اور ابن خزیمہ ہین اور محلی شرح موطا امام
مالک مین لکھا ہے کہ روایت کیا شافعی نے کہ تحقیق حضرت عمر داخل ہوئے مسجد مین پس نماز پڑھی ایک رکعت پس کہا سوا
اسکے نہین کہ یہ نفل ہے پس جو چاہے زیادہ کرے اور جو چاہے کم کرے اور دلیل پکڑی ہے ساتھ اسکے شافعی نے کہ
تحقیق عمل مین نفلون کے فراخ ہے یعنے پڑھنے والے کا اختیار ہے خواہ کم پڑھے خواہ زیادہ اور زرقانی[3] شرح موطا
امام مالک مین لکھا ہے کہ یہ بات صحت کو پہنچ چکی ہے کہ صحابہ کی جماعت نے وتر فقط ایک ہی رکعت پڑھا ہے اور

---

[1] حدیث بلوغ المرام کے باب صلوۃ التطوع مین ہے [2] یہ عبارت ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل مطبوعہ بھوپال کے صفحہ ۲۵۰ مین ہے
[3] یہ عبارت زرقانی شرح موطا امام مالک چاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۲۳۶ مین ہے ؛

پہلے اس سے کوئی شفع نہین پڑہا اور تحقیق محمد بن نصر وغیرہ نے روایت کی ہے کہ تحقیق حضرت عثمان نے پڑہا قرآن رات کو ایک ہی رکعت مین اور نہ پڑہی کوئی اور رکعت اور بخاری مین ہے کہ سعد نے وتر پڑہا ایک ہی رکعت اور معاویہ نے وتر پڑہا ایک ہی رکعت اچہا جانا اسکو ابن عباس نے اور کہا کہ تحقیق وہ (یعنے معاویہ) فقیہ ہے اور یہ سب روایتین رد ہین ابن تین کے قول کا اسلئے کہ کہا اسنے کہ فقہا نے معاویہ کے اس قول پر عمل نہین کیا اور کہا ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح بخاری مین کہ ابن تین نے جو کہا ہے کہ فقیہ ایک رکعت وتر پڑہنے کے قائل نہین ہوئے ہین انکے اس قول کی طرف التفات نہ کیا جائے اور کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین حضرت عائشہ کی روایت کے نیچے کہ یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ کم سے کم وتر ایک ہی رکعت ہے اور جو شخص فقط ایک ہی رکعت وتر پڑہا کرے نماز اسکی درست ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور جمہور علما کا اور ابو حنیفہ جو کہتے ہین کہ ایک رکعت وتر جائز نہین اور ایک رکعت وتر پڑہنے والے کی نماز ہوتی ہی نہین سو رد کرتے ہین انکو اس قول کو یہ حدیثین یعنے جو کہ اوپر مذکور ہوئین اور حنفیہ جو ایک رکعت وتر پڑہنے کے قائل نہین تو دلیل انکی اس باب مین یہ حدیث ہے جو کہ محلی شرح موطا امام مالک مین ہے کہ روایت کی عبدالحق نے بیچ احکام کے جہت عبدالبر سے اس نے روایت کی منذری سے کہ تحقیق حضرت نے منع کیا ایک رکعت پڑہنے سے یعنے یہ کہ نماز پڑہو مراد وتر کہ ایک سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ساتھ اسکے حجت اسلئے کہ محلی شرح موطا امام مالک مین لکہا ہے کہ بیچ اسناد احدیث کے عثمان بن ربیعہ ہے اور وہ ضعیف ہے کہا اور غالب بیچ حدیث اسکی کے وہم ہے اور روایت کیا شافعی نے کہ تحقیق حضرت عمر داخل ہوئے مسجد مین پس نماز پڑہی ایک رکعت پس کہا سوا اسکے نہین کہ یہ نفل ہے پس جو چاہے زیادہ کرے اور جو چاہے کم کرے اور دلیل پکڑی ہے ساتھ اسکے شافعی نے کہ تحقیق امر بیچ نفلون کے فراخ ہے یعنے پڑہنے والے کے اختیار ہے خواہ کم پڑہے خواہ زیادہ اور قسطلانی شرح صحیح البخاری مین ذیل حدیث صَلٰوۃُ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خَشِیَ اَحَدُکُمُ الصُّبْحَ صَلّٰی رَکْعَۃً وَّاحِدَۃً کے لکہا ہے بیچ اسکے دلیل ہر کہ تحقیق اقل وتر کا ایک رکعت ہے اور تحقیق ایک رکعت ہوتی ہے جدا کی گئی ساتھ سلام کے اس نماز سے کہ پہلے اسکے ہو اور ساتھ اسکے قائل ہین تمیون الامام انتہی

وتر مین دعا قنوت پڑہنے کے بیان مین

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلِمَاتٍ اَقُوْلُھُنَّ فِیْ قُنُوْتِ الْوِتْرِ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ

۱؎ یہ حدیث بخاری مطبوعہ مطبع احمدی میرٹھ کے ص۱۳۳ کے حاشیہ پر ہے ۲؎ یہ عبارت صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے ص۲۵۳ مین ہے ۳؎ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صفۃ الصلوۃ مین ہے ؛

انہٗ لا یذل من والیت تبارکت ربنا وتعالیت رواہ احمد وابو داود والترمذی والنسائی وابن ماجۃ و
زاد الطبرانی والبیہقی ولا یعز من عادیت زاد النسائی من وجہ اٰخر وصلی اللہ علی النبی روایت ہے
حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا سکھائی مجھکو رسول اللہ صلوا اللہ علیہ آلہ وسلم نے کتنے کلمے کہ کہون مین انکو بیچ قنوت
وتر کے یا الٰہی ہدایت کر مجھکو بیچ زمرہ ان لوگون کے کہ ہدایت کیا تو نے انکو اور عافیت مین رکھ مجھکو افتون دنیاوی اور
آخرت کی سے بیچ ضمن ان لوگون کے کہ عافیت مین رکھا تو نے انکو اور کارسازی کر میری بیچ جملہ ان لوگون کے کہ کارسازی
کی تو نے انکی اور برکت دی میری لئے اسچیز مین کہ دی ہے تو نے اور بچا مجھکو برائی اسچیز کی سے کہ مقدر کی تو نے پس
تحقیق تو حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے اور نہین حکم کیا جاتا تجھہ پر تحقیق نہین ذلیل ہوتا وہ شخص کہ دوست رکھا تو نے اسکو
با برکت ہے تو اے رب ہمارے اور بلند ہے تو روایت کیا اسکو حدیث کو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے
اور زیادہ کیا طبرانی نے اور بیہقی نے نہ عزت پاویگا جس سے عداوت کی تو نے زیادہ کی نسائی نے دوسری وجہ سے
آخر مین اسکے اور درود بھیجے اللہ نبی پر **فائدہ**[1] ترمذی نے تبارکت ربنا وتعالیت تک اس حدیث کو روایت
کر کے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے نہین پہچانتے ہم اس کو مگر اس وجہ سے حدیث ابی الحوراء سعدی سے اور نام
اسکا ربیعہ بن شیبان ہے اور نہین پہچانتے ہم روایت نبی صلعم سے بیچ قنوت کے کہ ہو کوئی بھی بہتر اس سے اور اختلاف
کیا ہے اہل علم نے وتر کے قنوت مین پس اعتقاد رکھتے تھے عبد اللہ بن مسعود کہ قنوت بیچ وتر کے سارے برس مین ہو
اور اختیار کیا قنوت کو قبل رکوع کے اور یہ قول بعض اہل علم کا ہے اور یہی کہتے ہین سفیان ثوری اور ابن مبارک
اور اسحاق اور اہل کوفہ اور تحقیق روایت کیگئی ہے حضرت علی بن ابی طالب رض سے کہ تحقیق وہ نہ تھے قنوت پڑہتے مگر
بیچ نصف اخیر کے رمضان سے اور تھے قنوت پڑہتے بعد رکوع کے اور تحقیق گئے ہین بعض اہل علم وغیرہ طرف
اسی کے اور ساتھ اسی کے قائل ہین امام شافعی اور امام احمد اور مشکوٰۃ الختام[2] شرح بلوغ المرام مین اسحدیث کی شرح مین بعد
روایۃ احمد وابو داود والترمذی والنسائی وابن ماجۃ کے لکھا ہے اور روایت کیا اسکو ابن خزیمہ اور ابن حبان اور
حاکم اور دارقطنی اور بیہقی نے بھی اور یہ حدیث دلیل ہے اوپر مشروعیت قنوت کے بیچ نماز وتر کے اور یہ مجمع علیہ ہے
بیچ نصف کے اخیر رمضان سے ولا یعز من عادیت یہ زیادتی بعد قول ولا یذل من والیت کی ہے اور ابن حجر نے تلخیص
مین لکھا ہے اور معلوم ہوئی ہے مجھکو سند اس زیادتی کی ساتھ طریق بلند کے متصل ساتھ سماع اور قرأت کے اوپر ابی الفرج بن حماد
کے انتہے اور کہا رافعی نے یہ زیادتی ثابت ہے بیچ حدیث کر مگر یہ کہ کہا امام نووی نے خلاصہ مین کہ روایت کیا ہے

---

[1] یہ عبارت ترمذی چاپہ احمدی دہلی کی صہ ۸۵ مین ہے [2] یہ عبارت مشکوٰۃ الختام مطبوعہ مطبع کانپور کی جلد اول کے صہ ۲۲۰ مین ہے ۱۲

اسکو بیہقی نے بسند ضعیف کے انتہی وصلی اللہ علی النبی ابن حجر نے بہم تخریج احادیث اذکار نووی کے کہا ہو یہ زیادتی غریب ہے ثابت نہیں ہوتی اسلئے کہ بچہ اسکے عبداللہ بن علی ہے اور وہ مشہور نہیں اور اوپر اس قول کے کہ وہ عبداللہ بن علی بن حسین بن علی ہے سند اسکی منقطع ہوگی اسلئے کہ وہ سماع نہیں رکھتا اپنے چچا حسن سے پس یہاں سے ظاہر ہوا کہ یہ حدیث بنا بر جہالت راوی یا انقطاع کے اور شرط حسن کے نہیں ہر اینتے تمام ہوئی عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام کی **دوسری** **دعا ابن ابی شیبہ** نے ابن مسعود سے موقوفاً اور **بیہقی** نے سنن کبری میں عمر بن الخطاب سے مرفوعاً روایت کی ہر اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلِلْمُؤْمِنَاتِ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ وَلِلْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِھِمْ وَانْصُرْھُمْ عَلٰی عَدُوِّکَ وَعَدُوِّھِمْ اَللّٰھُمَّ الْعَنِ الْکَفَرَۃَ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِکَ وَیُکَذِّبُوْنَ رُسُلَکَ وَیُقَاتِلُوْنَ اَوْلِیَآءَکَ اَللّٰھُمَّ خَالِفْ بَیْنَ کَلِمَتِھِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَھُمْ وَاَنْزِلْ بِھِمْ بَاْسَکَ الَّذِیْ لَا تَرُدُّہٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ ی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ الْجِدَّ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَکَ یا الٰہی بخش ہمکو اور مومن مردون اور عورتونکو اور مسلمان مردون اور مسلمان عورتون اور الفت ڈال درمیان انکے اور اصلاح کر درمیان ان کی لینے سنوار امورین کے اور حالتین دنیا کی کہ واقع ہین آپسمین بسبکے کہ ایکدوسرے کی خبر لے اور مدد دے انکو اوپر دشمن اپنے کے اور دشمن ان کے اے اللہ رحمت سے دور کر کافرون کو جو روکتی ہین راہ تیری سے اور جھٹلاتی ہین رسول تیرے کو اور لڑتے ہین دوستون تیرے سے یا اللہ خلاف ڈال درمیان باتون انکی کے یعنی تو کہ انکے آپسمین خلل واقع ہو اور ایکا ٹوٹ جاوے اور ڈگا قدم انکے یعنی لڑائی مین ثابت قدم نہ رہین اور اتار اوپر عذاب اپنا وہ جو نہین روکتا ہے تو اسکو قوم کافرون کی سے شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کی یا اللہ تحقیق ہم مدد مانگتے ہین تجھ سے اور بخشش مانگتے ہین تجھ سے اور تعریف کرتے ہین اوپر تیری ساتھ بھلائی کے اور نہین ناشکری کرتے ہین نعمت تیری کی الگ ہوتے ہین ہم یعنے دل سے بیزار ہوتے ہین اور چھوڑتے ہین ہم یعنی ظاہر مین اسکو کہ نافرمانی کرتا ہے تیری شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کی یا اللہ تجھی کو عبادت کرتے ہین ہم اور تیری ہی لئے نماز پڑھتے ہین ہم اور سجدہ کرتے ہین ہم اور طرف عبادت تیری کے کوشش کرتے ہین ہم اور طرف خدمت تیری کے دوڑتے ہین ہم اور ڈرتے ہین ہم عذاب تیرے سے کہ حق ہے اور امید رکھتے ہین ہم رحمت تیری کی تحقیق عذاب تیرا کہ حق ہر ساتھ کافرون کے ملنے والا ہے **فائدہ** نزدیک حنفیہ کے قنوت وتر مین اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ ہے اور لایا ہے ابوداؤد اسکو

اِنَّ عَذَابَکَ الْجِدَّ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ

لہ یہ حدیث حصن حصین کی دعا الوتر مین ہے **لہ** نزدیک حنفیہ کے الخ یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کانپور کی جلد اول کے صفحہ ۲۳۰ مین ہے

اپنی مرسیل مین بھی لیکن سند اسکی حدیث سے یعنے حضرت کے قول یا فعل سے ثابت نہین ہی اور ابن حجر مکی نے تحفۃ المحتاج شرح منہاج مین کہا ہے کہ نہین پایا گیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس باب مین کچھہ بھی سوائے اسکے نہین کہ بنایا ہے اسکو حضرت عمر نے اور تابعداری کی ہے لوگون نے اسکی انتہے اور ابن علان نے شرح اذکار مین کہا ہی قول اسکا نہین یعنی یہ دعا آخر تک سند صحیح موصول کے ساتھہ مروی نہین ہی مسک الختام شرح بلوغ المرام اور میسری[1] **دعا** اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ وَفِی الْمُخْتَارِ مین لکھا ہے کہ مشہور دعا قنوت یہ ہی سو جانا چاہئے اللھم اغفرلنا الخ جو دعا کہ اس سے پہلے گذری یہ دعا بھی اسمین حنفیہ نے نکالی ہوئی ہے سو ثبوت اسکا حضرتؐ سے نہین پایا گیا ہی جیسا کہ پہلے گذرا پس معلوم ہوا کہ وتر مین وہی قنوت پڑھنی صحیح اور ثابت ہی جو کہ حضرت حسن کی روایت سے اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ آخر حدیث تک اس سے پہلے گذری **چوتھی دعا**

عَنْ[2] عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ اٰخِرِ وِتْرِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَآئِیُّ وَابْنُ مَاجَہ روایت ہی حضرت علی رضہ سے کہ کہا تحقیق نبی صلعم کہتے تھے آخر وتر اپنے کے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ رضا تیری کے غضب تیرے سے اور ساتھہ عافیت تیری کے عذاب تیرے سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ ذات تیری کی آثار صفات تیری سے یعنی غضب وغیرہ سے نہین گن سکتا مین تعریف تیری یعنی مجھہ مین طاقت نہین کہ تیری تعریف کرسکون تو ویسا ہی ہے جیسے تعریف کی تو نے ذات اپنی کی ریتی کیا اسحدیث کو ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف[3] سفر السعادت مین لکھا ہے کہ امیر المومنین عمر اور ابی بن کعب اور عبداللہ بن مسعود سے ثابت ہوا ہے کہ انہون نے قنوت نماز وتر مین پڑھی لیکن یقین ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نہین آئی کہ انہون نے قنوت نماز وتر مین پڑھی ہو اور جو روایت آئی بھی ہوگی تو مطعون اور اقرار ہوگا امام احمد کتنی بین کہ قنوت کی روایات صبح کی نماز مین ثابت ہوئی ہین لیکن وتر مین کوئی صحت کو نہین پہنچی بلکہ کوئی روایت نہین آئی پس معلوم ہوتا ہے کہ شاید اس دعا کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تشہد مین پڑھا ہو۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ بعد تشہد کے پڑھا ہو اور یہ احتمال زیادہ قوی ہی بلکہ ٹھیک بات یہی ہی کیونکہ نسائی مین ہی

---

[1] یہ مضمون غایۃ الاوطار شرح درالمختار جلد اول مطبوعہ مطبع صدیقی بریلی کے صفحہ ۳۰۰ مین ہے ؛

[2] یہ حدیث مشکوۃ مین باب الوتر کی دوسری فصل مین ہے ؛

كَانَ يَقُوْلُ اِذَا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ وَتَنَحّٰى مَضْجَعَهٗ کہ پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دعا کو جب فراغت پاتے اپنی نماز سے اور جاتے اپنے بستر پر اور اس روایت میں نسائی نے ایک لفظ زیادہ روایت کیا ہے اسطرح کہ اَحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْكَ وَلَوْ حَرَصْتُ یعنے میں تیری تعریف نہیں کر سکتا اگرچہ شوق کروں اور بعضی روایت صحیح میں ثابت ہوا ہے کہ اس دعا کو حضرت سجدہ میں پڑھتے پڑھتے پس چاہیے کہ دونوں جگہوں میں پڑھا کرے انتہے **فصل صبح کی نماز میں قنوت پڑھنے کے بیان میں عَنْ** [۱] اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ سُئِلَ هَلْ قَنَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَقَالَ نَعَمْ فَقِیْلَ لَهٗ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَ الرُّكُوْعِ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے حضرت انس رض سے کہ تحقیق وہ پوچھے گئے کیا قنوت پڑھی نبی صلعم نے بیچ نماز صبح کے پس کہا ہاں پس کہا گیا واسطے اُن کے قبل رکوع یا بعد رکوع کے کہا بعد رکوع کے روایت کیا اسکو ابوداؤد نے **ف** [۲] ابن ماجہ میں اسی سے روایت ہے کہ تحقیق وہ پوچھے گئے قنوت پڑھنے سے صبح کی نماز میں پس کہا کہ تھی ہم قنوت پڑھتے قبل رکوع کے اور بعد رکوع کے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں [۳] کہ صحیح کہا اسکو ابوموسیٰ مدینی نے اور ایسا ہی کہا حافظ (ابن حجر نے) **وَعَنِ** [۴] الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقْنُتُ فِی الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہے براء ابن عازب رض سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے قنوت پڑھتے بیچ نماز صبح کے اور مغرب کے روایت کیا اسکو مسلم نے اور ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں نیچے اس حدیث کے لکھا ہے کہ باب مستحب ہونے قنوت کا سب نمازوں میں جبکہ نازل ہو ساتھ مسلمانوں کے کوئی حادثہ اور پناہ دے اللہ اس سے اور مستحب ہے پڑھنا قنوت کا بیچ نماز صبح کے ہمیشہ اور محل اسکے پڑھنے کا رکوع سے سر اٹھانے کے بعد ہو اخیر رکعت میں اور مستحب ہے بلند پڑھنا قنوت کا مذہب امام شافعی کا یہی ہے کہ تحقیق سنت ہے پڑھنا قنوت کا بیچ نماز صبح کے ہمیشہ جیسا کہ دلالت کرتی ہے اسپر حدیث آیندہ **وَعَنْ** [۵] اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ یَدْعُوْ عَلٰی اَحْیَآءٍ مِّنَ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَلِاَحْمَدَ وَالدَّارَقُطْنِیِّ نَحْوُهٗ مِنْ وَّجْهٍ اٰخَرَ زَادَ وَاَمَّا فِی الصُّبْحِ فَلَمْ یَزَلْ یَقْنُتُ

---

[۱] یہ حدیث ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۲۳۳ میں ہے [۲] یہ حدیث ابن ماجہ چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۱۹۱ میں ہے [۳] یہ صفحہ نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد دوسری کے صفحہ ۳۴۲ میں ہے [۴] یہ حدیث صحیح مسلم میں بحوالہ شرح نووی چھاپہ اول کے اسکے صفحہ ۲۳۶ میں ہے اور ابوداؤد چھاپہ ایضاً کے صفحہ ۲۳۳ میں اور ترمذی چھاپہ احمدی کے صفحہ ۹۰ میں ہے [۵] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صفۃ الصلوٰۃ میں ہے:۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِكَاتِبِهٖ وَلِمَنْ سَعٰی فِیْهِ

حتّٰی فَارَقَ الدُّنْیَا اور روایت ہے انسؓ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قنوت پڑھی ایک مہینہ بعد رکوع کے بددعا کرتے تھے اوپر قبیلوں عرب کے پھر چھوڑ دیا اسکو روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور واسطے احمد اور دارقطنی کے مانند اسی کے ہے دوسری وجہ سے اور زیادہ کیا دونوں نے اور لیکن صبح میں پس ہمیشہ قنوت پڑھتے تھے یہاں تک کہ چھوڑا دنیا کو ف مسک[1] الختام شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ روایت کیا اسکو بیہقی نے حدیث عبداللہ ابن عبداللہ بن موسیٰ اور ابی نعیم سے اور صحیح کہا اسکو حاکم نے بیچ کتاب قنوت کے ولیکن محدثین نے ضعیف کیا ہے ابوموسیٰ کو اور کہا ہے کہ روایت احمد کی طریق عبدالرزاق سے بہت صحیح ہے اس طریق سے ولیکن حدیث ابی ہریرہؓ کی کہ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اٹھاتے سر اپنا رکوع سے صبح کی نماز سے دوسری رکعت میں اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے پس دعا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ روایت کیا اسحدیث کو حاکم نے اور صحیح کہا اسکو پس بیچ اسناد اسحدیث کے عبداللہ بن سعید مقبری ہے اور نہیں قائم ہوتی ساتھ اسکے حجت ماورگئی ہے جماعت سلف اور خلف سے اور امام شافعی طرف اسکے کہ دعا فجر کی آخر رکعت میں بعد رکوع کے سنت ہے اگرچہ اختلاف کیا ہے لوگوں نے اس کے الفاظ میں اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صبح کی نماز میں پڑھنا قنوت کا مشروع ہے انتہی اور ابن ہمام حنفی نے فتح القدیر[2] میں لکھا ہے کہ کہا حازمی نے بیچ کتاب ناسخ اور منسوخ کے کہ تحقیق روایت کیا گیا ہے یعنے قنوت بیچ نماز فجر کے خلفاء اربعہ وغیرہ لوگوں سے مثل عمار بن یاسر اور ابی بن کعب اور ابوموسیٰ اشعری اور ابن عباسؓ اور ابوہریرہ اور براء بن عازب اور انس اور سہل بن سعد ساعدی اور معاویہ بن ابی سفیان اور حضرت عائشہ کی اور کہا گئے ہیں طرف اسکی اکثر صحابہ اور تابعین اور ذکر کیا تابعین میں سے یک جماعت کا انتہے اور حنفیہ وغیرہ جو کہ قائل اسکے نہیں ہیں دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ مسند[3] امام احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ میں روایت ہے سعید بن طارق اشجعیؓ سے کہ کہا کہا میں نے اپنے باپ کو اے باپ میرے تحقیق نماز پڑھی تو نے پیچھے پیغمبر خدا صلعم کے اور ابی بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ علیؓ کے کیا قنوت پڑھتے تھے وے بیچ نماز فجر کے کہا اے بیٹے میرے یہ بدعت ہے سو جواب اسکا یہ ہے کہ کہا طیبیؒ نے اس صحابی کی نفی سے نفی قنوت کی ملازم نہیں آتی کیونکہ اس نے شہادت اسکی نفی کی دی ہے اور جماعت دوسری مثل حسنؓ اور ابیؓ ہریرہؓ اور انسؓ اور ابن عباسؓ وغیرہ صحابی نے شہادت اسکی اثبات کی دی ہے اور دلیل میں کہا ہے کہ مروی ہے خلاف اسکا خلفاء اربعہ سے اور تطبیق ان دونوں کی اسطرح پر ہے کہ حضرت صلعم کبھی صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے اور کبھی نہیں

---

[1] یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام چاپہ نظامی کے جلد اول کے صفحہ ۲۳۶ و ۲۳۷ میں ہے [2] یہ عبارت فتح القدیر چاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۱۸۱ میں ہے [3] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صفۃ الصلوٰۃ میں ہے [4] یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کے جلد اول کے صفحہ ۲۳۶ میں ہے۔

نہیں پڑھتے یہ طرح لکھا ہے سک اختتام شرح بلوغ المرام من فصل نماز چاشت کے بیان میں عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الضحیٰ اربعا ویزید ما شاء اللہ رواہ مسلم

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے چاشت کی چار رکعتیں اور زیادہ کرتے جتنا اللہ چاہتا روایت کیا اسکو مسلم نے ف بخاری اور مسلم میں ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور مسلم میں معاذہ سے اور ابی ذر سے اور ترمذی میں ابی الدرداء اور ابی ذر سے اور ابوداؤد اور دارمی میں نعیم بن ہبار غطفانی سے اور ترمذی اور ابن ماجہ میں انس سے اور ابوداؤد میں معاذ بن انس جہنی سے اور مسند امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ میں ابوہریرہ سے اور موطا امام مالک میں حضرت عائشہ سے اور ترمذی میں ابوسعید سے اور صحیح ابن حبان میں حضرت عائشہ سے یہ سب حدیثیں اور سوا ان کے اور حدیثیں بھی اس مضمون کی ہیں کہ جس سے چاشت کی نماز پڑھنے کی فضیلت ثابت ہے اور سفر السعادت میں بعد بیان ان حدیثوں کے اور سوا ان کے اور بہت سی حدیثوں کے لکھا ہے کہ یہ سب حدیثیں دلیل ہیں مستحب ہونے اور فضیلت پر نماز چاشت کے اور یہی مذہب بہت علما اور مشائخ کا ہے اور ایک جماعت عالموں کی اسکی کراہت کی قائل ہوئی ہے اور کہتے ہیں ایک بدعت ہے بدعتوں کے اور دلیل لاتے ہیں ایک اثر کو کہ بخاری نے ابن عمر کی زبانی نقل کیا ہے کہ لم یکن یصلیھا ابوبکر ولا عمر فقلت فالنبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا اخالہ یعنے نہیں پڑھتے تھے اسے ابوبکر اور نہ عمر پھر کہا میں نے پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا نہیں خیال آتا ہے مجھ کو کہ پڑھتے ہوں (ایسے ہی اور بھی بہت آثار ہیں) یہ گروہ ان حدیثوں کو لاکر کہتے ہیں کہ انکو ہمیشہ نہ پڑھا کرے ٹھیک ہے کہ ہمیشہ پڑھنا اسکا مستحب ہے انہو فصل نماز تراویح کے بیان میں عن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتخذ حجرۃ فی المسجد من حصیر فصلی فیھا لیالی حتی اجتمع علیہ ناس ثم فقدوا صوتہ لیلۃ وظنوا انہ قد نام فجعل بعضھم یتنحنح لیخرج الیھم فقال ما زال بکم الذی رأیت من صنیعکم حتی خشیت ان یکتب علیکم ولو کتب علیکم ما قمتم بہ فصلوا ایھا الناس فی بیوتکم فان افضل صلوۃ المرء فی بیتہ الا الصلوۃ المکتوبۃ متفق علیہ

ل یہ حدیث صحیح مسلم میں جو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکے ص۱۷۱ میں ہے ل یہ حدیث مشکوۃ کی باب صلوۃ الضحیٰ کی پہلی فصل میں ہے
ل یہ حدیث صحیح مسلم میں جو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکے ص۲۰۹ میں ہے ل یہ حدیث مسلم میں چھاپا ہوا کے ص۲۵۰ میں ہے
ل یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صلوۃ الضحیٰ کی دوسری فصل میں ہے ل یہ حدیث مشکوۃ میں باب الضحیٰ کی فصل الضحیٰ میں ہے ل یہ حدیث
ابوداؤد چھاپہ اصل میں جو کہ ۱۲ میں چھاپا گیا ہے اسکے ص۱۸۱ میں ہے ل یہ حدیث مشکوۃ میں باب صلوۃ الضحیٰ کی تیسری فصل میں ہے ل یہ حدیث
موطا امام مالک مجتبائی دہلی کے چھاپہ احمدی کے ص۱۰۲ میں ہے ل یہ حدیث ترمذی چھاپہ احمدی کے ص۹۰ میں ہے ل یہ حدیث بلوغ المرام کے

باب صلوۃ الضحیٰ ل یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی کے ص۱۵۴ میں ہے ل یہ حدیث مشکوۃ میں باب قیام شہر رمضان کی پہلی فصل میں ہے ل یہ حدیث مشکوۃ میں باب قیام شہر رمضان کی پہلی فصل میں ہے ل اللہ ص ۔ انجام کار کا لکھنا

روایت ہے زید بن ثابت رضؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنایا حجرہ مسجد میں بوریے کا پس نماز پڑھی اس میں کئی راتیں (یعنے رمضان میں) یہانتک کہ جمع ہوئے حضرتؐ کے پاس لوگ (یعنے بہت ہوئے لوگ) پھر خبر پائی آواز حضرتؐ کی ایکرات اور گمان کیا لوگوں نے کہ تحقیق حضرتؐ سو رہے پھر شروع کیا بعض انکے نے کہ کھنکارنا تاکہ نکلیں حضرتؐ طرف انکی (یعنے نماز تراویح کیلئے جیسے کہ نکلتے تھے راتوں گذشتہ میں) پس فرمایا حضرتؐ نے ہمیشہ رہی ساتھ تمہارے وہ چیز کہ دیکھی میں نے کار تمہاری سے (یعنے شدت حرص کی اوپر پڑھنے نماز تراویح کے) یہانتک کہ خوف کیا میں نے یہ کہ فرض کیجاوے تمپر اور اگر فرض کیجاتی تمپر تو نہ پڑھ سکتے اسکو پس پڑھو نماز ای آدمیو اپنے گھروں میں اسلئے کہ تحقیق بہترین نماز آدمیوں کی نماز اسکی ہے گھر اسکے میں سوا نماز فرض کے کہ وہ مسجد ہی میں افضل ہے۔ روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے ف۱ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی میں اور مانند اسکے ابن ماجہ میں روایت ہی ابی ذر رضؓ سے کہ کہا روزے رکھے ہم نے ساتھ رسول اللہ صلعم کے یعنے رمضان میں پس نہ قیام کیا ساتھ ہمارے کچھ مہینے سے یہانتک کہ باقی رہیں سات راتیں پس قیام کیا ساتھ ہماری (یعنے تیئیسویں رات میں) یہانتک کہ گئی تہائی رات پس جبکہ باقی رہیں چھ راتیں (یعنے چوبیسویں رات ہوئی) پس قیام کیا ساتھ ہماری یہانتک کہ گئی آدھی رات پس کہا میں نے ای رسول خدا کے کاشکے زیادہ کرتے ہماری لئے قیام اس رات کا (یعنے اگر قیام آدھی رات سے زیادہ کرتے تو بہتر تھا) پس فرمایا تحقیق آدمی جبوقت پڑھتا ہے نماز (یعنے فرض) ساتھ امام کے یہانتک کہ فارغ ہوتا ہے امام گنا جاتا ہے اسکے لئے قیام رات کا (یعنے حاصل ہوتا ہے اسکے لئے ثواب قیام رات کا بسبب پڑھنے عشا کی جماعت سے) پس جبکہ رہیں چار راتیں (یعنے چھبیسویں رات ہوئی) نہ قیام کیا ساتھ ہماری یہانتک کہ باقی رہی تہائی رات پس جبکہ رہیں تین راتیں (یعنے تائیسویں رات ہوئی) جمع کیا حضرتؐ نے اہل اپنے کو اور عورتوں اپنی کو اور لوگوں کو پس قیام کیا ساتھ ہماری یہانتک کہ ڈرے ہم کہ فوت ہو ہم سے فلاح کہا راوی نے کہ کہا میں نے کیا ہے فلاح کہا ابوذر نے کھانا سحر کا پھر نہ کیا قیام ساتھ ہماری باقی مہینے میں اٹھائیسویں اور انتیسویں شب نگر ترمذی نے نہیں ذکر کیا پھر نہ قیام کیا ساتھ ہماری باقی مہینے میں ف۲ سک الختام شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ حضرت عائشہؓ کی حدیث میں ہے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھتے چار رکعت بیچ رات کے بعد اسکے آرام کرتے آخر حدیث تک روایت کیا اسکو بیہقی نے اور کہا ایسا ہوا ہی ساتھ اسکے مغیرہ بن زیاد اور نہیں ہر نوی اور موطا میں ف۳ روایت ہی عبداللہ بن ابی بکرؓ سے کہ کہا سنا میں نے ابی بکرؓ کو کہ کہتے تھے ہم پھر فر

... قیام کیا ساتھ ہمارے سات میں جبکہ باقی رہیں چھ راتیں (یعنے چھبیسویں رات ہوئی)

ف۱ یہ حدیث مشکوۃ میں باب القیام کی دوسری فصل میں ہے ف۲ یہ حدیث سک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مجتبائی کانپور کی جلد اول کے صفحہ ۲۰۰ میں ہے ف۳ یہ حدیث موطا امام مالک چاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۱۷۸ میں ہے

رمضان میں قیام سے (یعنے نماز تراویح کی سے) پس جلدی کرتے ہم خادموں کو کھانے کیواسطے خوف جاتے رہنے وقت سحر کے اور یہ بیچ اور روایت کے واسطے خوف ہو جانے فجر کے وَعَنْ[1] عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ اَنَّهٗ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَيْلَةً فِيْ رَمَضَانَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ اَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُوْنَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهٖ وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ بِصَلٰوتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ اَرٰى لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلٰى قَارِئٍ وَّاحِدٍ لَكَانَ اَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ لَيْلَةً اُخْرٰى وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ قَارِئِهِمْ قَالَ عُمَرُ نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ وَالَّتِيْ يَنَامُوْنَ عَنْهَا اَفْضَلُ مِنَ الَّتِيْ يَقُوْمُوْنَ يُرِيْدُ اٰخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ اَوَّلَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے عبدالرحمن بن عبدالقاری سے کہ تحقیق اسنے کہا نکلا میں ساتھ عمر بن الخطابؓ کے ایک رات رمضان میں طرف مسجد کی پس ناگہان لوگ متفرق اور جدا جدا تھے نماز پڑھتا تھا ایک آدمی اکیلا اور نماز پڑھتا تھا ایک آدمی پس نماز پڑھتے تھے ساتھ نماز اسکی کے لوگ (یعنے بعضے اکیلے پڑھتے تھے بعضے جماعت سے پڑھتے تھے) پس کہا حضرت عمرؓ نے تحقیق میں دیکھتا ہوں کہ جمع کردں لوگوں کو ایک قاری پر تو البتہ ہو بہتر پھر قصد کیا پس جمع کیا لوگوں کو ابی بن کعب پر (یعنے انکو امام سب کا کیا) کہا عبدالرحمن نے کہ پھر نکلا میں حضرت عمر کیساتھ دوسری رات اور لوگ نماز پڑھتے تھے ساتھ امام اپنے کے (یعنے ابی بن کعب کے) کہا..... عمر نے اچھی بدعت ہے یہ اور وہ ساعت کہ سو رہتے ہو اُسمیں بہتر ہے اُس ساعت سے کہ قیام کرتے ہو (اُس میں) اور ارادہ کرتے آخررات کا (یعنے اس قول سے مراد انکی یہ تھی کہ نماز تراویح کی آخر شب میں پڑھنی افضل ہے اول وقت کی پڑھنے سے) اور تھے لوگ قیام کرتے اول رات روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے ف[2] سیرت احمدیہ وطریقہ محمدیہ میں لکھا ہے کہ اگر تو تلاش کرے جو چیز کہ کہا گیا ہے کہ بیچ اسکے بدعت اچھی جنس عبادت سے پائیگا تو اوزون پائیگا بیچ اسکے شارع سے اشارۃ یا دلالۃ اور مولوی اسمٰعیل نے ایضاح الحق[3] میں لکھا ہے کہ اور اس کا (یعنے بدعت کا) استعمال غیر میں بمعنی پر قبیل استعمالات مجازیہ سے ہی خارجی قرینوں کی طرف محتاج ہے جیسا کہ امیر المومنین فاروق اعظم کی کلام میں جو تراویح کے باب میں فرمائی ہے نعمت البدعۃ ہذہ سو انکی کلام میں لفظ بدعت سے اسی قدر مراد ہے کہ خود تراویح اس خاص ہیات اور اس التزام سے رمضان کی تمام راتوں میں حضرتؐ کی زبان برکت نشان سے پائی نہیں گئی اور یہ معنے اول معنے عام ہیں پس اسپر لفظ بدعت بولنا ایسا ہے جیسا کہ لفظ نفاق مطلق تغیر حال

---

[1] یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے ص۲۶۹ میں ہے [2] یہ عبارت سیرت احمدیہ چھاپہ محمدی دہلی کے ص۹ میں ہے
[3] یہ عبارت ایضاح الحق چھاپہ افضل المطابع دہلی کے ص۱۳۶ میں ہے ۔

پر جو کہ حنظلہ کے قول مین نافق حنظلۃ[1] واقع ہوا ہے بولنا اور اسمقام مین مجازی معنے لینے پر قرینہ یہ ہے کہ حقیقی معنے ناممکن ہین اس نظر سے کہ خاص یہ عبارت خلیفہ راشد کی زبان سے صادر ہوئی ہے کیونکہ اس عبارت سے تراویح کا حسن ہونا سمجھا جاتا ہے اور خلیفہ راشد کی کسی چیز کو پسند کرنیسے اسچیز کا سلک سنت مین داخل کرنا لازم آتا ہے اور خلیفہ راشد کی سنت ملحق بسنت نبویہ ہے تو وہ بدعت کی ضد ہوگی انتہے اور نیز[2] اسی مین لکھا ہے کہ جمع کرنا قرآن کا اور ترتیب سورتون کی اور نماز تراویح ساتھ ہیات مخصوصہ کے اور نماز جمعہ کیلئے اول اذان اور ایواب کلام اللہ کے اور مناظرہ اہل بدعت کا ساتھ دلائل نقلیہ کے اور تصنیف کرنا کتب حدیث کا اور بیان کرنے قواعد نحو کے اور پرکھنا حدیث کے راویون کا اور بقدر حاجت احکام فقہیہ کا استنباط کرنا یہ سب قبیل ملحق بہ سنت سے ہے کہ قرون مشہود لہا بالخیر مین مروج ہوئے ہیں اور انکا تعامل ان قرنون مین بلا نکیر جاری ہوا ہے انتہے اور مسک[3] الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے اور اسپر قول حضرت عمر کا نعمت البدعۃ یعنے اچھی بدعت ہے پس نہین ہے بدعت مین وہ چیز کہ جسکی مدح کیجاوے بلکہ ہر بدعت گمراہی ہے اور مقرر ہے مقصود قول حضرت عمر کے سو کہ تحقیق وہ بدعت ہے جماعت ان کی اوپر مقرر کرنیکے اور التزام انکا ساتھ اس جماعت کے ہے نہ کہ مراد بدعت ہونیسے نفس جماعت ہو اسلئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جماعت کی ساتھ انکے اور نیز[4] اسی مین ہے کہ نماز تراویح کی اوپر اس طریقہ کے کہ جسپر اکثر لوگون نے اتفاق کیا ہے بدعت ہے ہان قیام رمضان کا سنت ہے اسمین اختلاف نہین اور ان

---

[1] نافق حنظلۃ یہ حدیث مسلم مین جو کہ شرح نووی چھاپا گیا ہو اسکی جلد دوسری کے صفحہ ۳۵۱ مین یون مروی ہے حنظلہ بن ربیع اسیدی سے کہا ملاقات کی مجھ سے ابوبکر رضہ نے پھر کہا کیا حال ہے ترا اے حنظلہ کہا کیسی ہے استقامت تیری اس چیز پر کہ کہتی تو نے حضرت صلعم سے آیا موجود ہو یا نہین کہا مینے منافق ہوگیا حنظلہ یعنے منافق باعتبار حال کے ہمزبانیان کے کہا حضرت ابوبکر صدیق نے سبحان اللہ کیا کہتا ہے تو یعنے از راہ تعجب کے کہا کہ کیا کہتا ہے بیان کر مینے اسچیز کے کہ کہتا ہے تو کہا مینے عجب نہین اسمین اسلئے کہ ہوتے ہیں ہم نزدیک رسول اللہ صلعم کے نصیحت کرتے ہیں ہمکو ساتھ ذکر کرنے کے یعنے عذاب اسکے کے کبھی اور ساتھ جنت کے یعنے نعمتون اسکی کے گویا ہم دیکھتے ہین جنت اور دوزخ کو آنکھون سے پس جسوقت کہ نکلکر جاتے ہین ہم صحبت پیغمبر خدا صلعم سے مشغول ہوتے ہیں ہم بیبیون اور اولاد مین اور زمینون اور باغون مین بھولجاتے ہیں بہت یعنے غفلت ایسی ہوتی ہے کہ جو کچھ حضرت کی صحبت مین سیکھتے ہیں ہم اس مین سے بہت کچھ بھول ہیں وہ حالت نہیں رہتی کہ جو حضرت کی صحبت مین ہوتی ہے کہا ابوبکر نے یعنے جیکہ بیان کیا تو نے یہ قسم ہے اللہ کی تحقیق ہم بھی پہنچتے ہیں مانند اس حالت کو یعنی ہمارا بھی یہی حال ہے کہ حاضر و غائب مین تفاوت ہے پس چلا مین اور ابوبکر یہانتک کہ آئے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پس کہا مینے کہ منافق ہوگیا حنظلہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا سبب ہے ہی قول کا کہا مینے یا رسول اللہ ہوتے ہیں ہم آپکو پس نصیحت کرتے ہیں آپ ہمکو ساتھ ذکر دوزخ اور بہشت کے گویا کہ دیکھتے ہیں آنکھون سے پس جسوقت کہ نکلکر جاتے ہیں ہم آپکے پاس سے مشغول ہوتے ہیں ہم بیبیون اور اولاد اور زمین اور باغون مین بھولجاتے ہیں بہت نصیحت کی باتین پس فرمایا رسول اللہ نے قسم ہے اس ذات کی کہ جانمیری اسکے ہاتھ مین ہر اگر ہمیشہ رہو تم احوال مین کہ ہوتے ہو نزدیک میرے اور حالت ذکر مین تحقیق صافحہ کرین تم سے فرشتے اوپر بچھونون تمہارے کے اور بیچ راہون تمہاری کے لیکن اے حنظلہ ایک ساعت اور ایک ساعت کچھ تین بار۔ [2] یہ عبارت ایضاح الحق چھاپا ایفا کے صفحہ ۳۰ مین ہو [3] یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ کانپور کی جلد اول صفحہ ۳۵ مین ہو [4]

* یہ عبارات کہ الخ مرقوم ہوا اس مقام پر کہ نقل فتوی مذکور ہوا ہے

نفلوں کی جماعت کا انکار نہین کیا جاتا اسلئے کہ ابن عباس وغیرہ نے اقتدا کیا ہے ساتھ حضرت صلعم کے رات کی نماز
مین لیکن اس کیفیت اور اس انداز کو سنت کہنا اور اوپر اسکے محافظت کرنی اسی کو بدعت کہتا ہون ہیں اور عمر بن الخطاب
کہ باہر آئے پہلے اور آدمی جدا جدا تھے بعض اکیلے پڑھتے تھے اور بعضے جماعت کیساتھ اس طرح پر کہ جسطرح حضرت صلعم کے
زمانہ مین پڑھا کرتے تھے اور بہتر کاموں کا وہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک مین تہا انہی اور
امام[1] نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکہا ہے اور اتفاق کیا ہے علماء نے اوپر مستحب ہونے اسکے کے (یعنے نماز تراویح کی)
اور اختلاف کیا ہے سمین کہ تحقیق افضل نماز اسکی اکیلے بیچ گہر اپنے کے ہی یا جماعت مین مسجد میں پس کہا امام شافعی اور
جمہور اصحاب کے نے اور امام ابوحنیفہ اور امام احمد اور بعض مالکیہ اور سوا ان کے نے افضل ہے نماز اسکی ساتھ جماعت
کے جیسا کہ کیا اسکو عمر بن الخطاب نے اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے اور ہمیشہ رہا عمل مسلمانون کا اوپر اسی کے اسلئے کہ تحقیق
یہ علامتون ظاہر شریعت سے ہے پس مشابہت ہوئی اس نماز کی ساتھ نماز عید کے اور کہا امام مالک اور ابو یوسف اور
بعض شافعیہ اور سوا ان کے نے کہ اکیلے اپنے گہر مین پڑہنا افضل ہے واسطے فرمانے رسول اللہ صلعم کے افضل نماز
آدمی کی بیچ گہر اسکے کے ہے مگر فرض انتہے یہ حدیث زید بن ثابت کی روایت سے اس کتاب مین قریب گذر چکی ہے
وعن[2] ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرغب فی قیام رمضان من
غیر ان یامر ھم فیہ بعزیمۃ فیقول من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ فتوفی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وکان الامر علی ذلک فی خلافۃ ابی بکر وصدرا من خلافۃ عمر علی ذلک رواہ مسلم اور روایت
ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا تھے رسول اللہ رغبت دلاتے بیچ قیام رمضان کی بدون اسکے کہ حکم کریں صحابہ کو بیچ قیام رمضان کے ساتھ تاکید کے پس
فرماتے جو شخص کہ قیام کرے رمضان کا ساتھ اعتقاد صحیح کے اور واسطے طلب ثواب کے (یعنے نہ واسطے دکہلانے سنانے
کی) بخشے جاتے ہین واسطے اسکے وہ گناہ (یعنے صغیرہ) کہ پہلے کئے ہین پس وفات کئے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور امر اسیطرح پر تہا (یعنے جو کوئی چاہتا اکیلا اپنے گہر مین پڑھ لیتا جماعت مقررہ تھی) پہر امر اسیطرح پر تہا بیچ خلافت حضرت
ابی بکر کے اور تہا امر ابتدائی خلافت حضرت عمر کی مین اسیطرح روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے فائدہ[3] کہا امام نووی نے
شرح صحیح مسلم مین کہ صیغہ یعنے من قام رمضان چاہتا ہے رغبت دینے کو اور مستحب ہونیکو سوا واجب کرنے کے اور اتفاق کیا
اُنت نے کہ تحقیق قیام رمضان کا نہین ہے واجب بلکہ مستحب ہے انتہے **عدد رکعات تراویح کی بیان مین**

---

[1] یہ عبارت امام نووی کی صحیح مسلم جو کہ مع شرح نووی چہاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۲۰۹ مین ہے ۔
[2] یہ حدیث صحیح مسلم مین جو کہ مع شرح نووی چہاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۲۰۹ مین ہے ۔
[3] یہ حدیث صحیح مسلم چہاپہ ایضاً کے صفحہ ایضاً مین ہے ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوْتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑھتے نہ تھے رمضان میں اور نہ اسکے سوا میں اوپر گیارہ رکعت کے پڑھتے چار پس نہ پوچھ تو انکی تعریف اور درازی کا حال پھر پڑھتے چار پس نہ پوچھ تو ان کی تعریف اور درازی کا حال پھر پڑھتے تین کہا عائشہ نے کہا میں نے یا رسول اللہ کیا آپ سوتے ہیں پہلے وتر کے فرمایا اے عائشہ تحقیق آنکھیں میری سوتی ہیں اور نہیں سوتا دل میرا روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے ف تہجد کی نماز میں گیارہ رکعت پڑھنے کی ایک حدیث تو مسلم کی انہیں کی روایت سے تہجد کی نماز پڑھنے کے بیان میں اور دوسری حدیث بخاری اور مسلم کی بھی انہیں کی روایت سے ایک رکعت وتر پڑھنے کے بیان میں یہ دو تو اس کتاب میں پہلے گذر چکی ہیں لیکن گیارہ رکعت سے کم پڑھنا بھی ثابت ہے جیسا کہ بخاری کی حدیث میں مسروق کی روایت سے اس کتاب میں تہجد کی نماز پڑھنے کے بیان میں گذر چکا ہے کہ کہا حضرت عائشہ نے کہ رات کی نماز میں حضرت کبھی پڑھتے سات رکعتیں اور کبھی نو اور کبھی گیارہ اور تیرہ بھی ثابت ہیں جیسا کہ مسلم کی حدیث میں زید بن خالد جہنی کی روایت سے اسی جگہ گذر چکا ہے کہ حضرت تیرہ رکعت پڑھتے تھے لیکن بہت حدیثوں سے گیارہ رکعت ہی ثابت ہوتی ہیں اور اسی کے قائل بعضے علماء حدیث بھی ہیں جیسا کہ مشکوٰۃ الختام شرح بلوغ المرام میں ہے کہ بعضے علماء حدیث کے کہتے ہیں کہ نماز رات کی گیارہ سے زیادہ نہ تھی لیکن صحیح وہ ہے کہ وہ تیرہ رکعت بھی تھی پس معلوم ہوا کہ قیام رمضان جسکو تراویح کہتے ہیں سترہ رکعتیں بھی اور نو بھی اور گیارہ بھی اور تیرہ بھی یہ سب سنت ہیں لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گیارہ رکعت پڑھنا زیادہ تر اور بہت حدیثوں سے ثابت ہے

عَنْ الْأَعْرَجِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَا أَدْرَكْنَا النَّاسَ إِلَّا وَهُمْ يَلْعَنُوْنَ الْكَفَرَةَ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ وَكَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِيْ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ فَإِذَا قَامَ بِهَا فِيْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَأَى النَّاسُ أَنَّهُ قَدْ خَفَّفَ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے اعرج سے کہ کہا نہیں پایا ہم نے لوگوں کو مگر کہ وہ لعنت کرتے تھے کافروں کو رمضان میں (یعنی وتر میں رمضان کے) کہا اور بتا پڑھنے والا پڑھتا سورہ بقرہ آٹھ رکعتوں میں پس جبوقت کہ پڑھتا سورہ بقرہ کو بارہ رکعتوں میں جانتے لوگ کہ ہلکی پڑھی روایت کیا اسحدیث کو مالک نے

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ

ف یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صلوٰۃ التطوع میں ہے ف عبارت مشکوٰۃ الختام شرح بلوغ المرام میں جا بجا نظامی جلد اول کے صفحہ ۲۱۶ میں ہے ف یہ حدیث موطا امام مالک مطبوعہ دہلی احمدی کے صفحہ ۸۰ میں ہے ف یہ حدیث ابوداؤد اور مسلم کا نور کے صفحہ ۱۳۰ میں ہے +

اللہ تعالیٰ عنہ قال انہ صلی اللہ علیہ وسلم قام بھم فی رمضان فصلی ثمان رکعات واوتر ثم انتظروہ من القابلۃ ثم خرج الیھم فاتوہ فقال خشیت ان یکتب علیکم رواہ ابن حبان فی صحیحہ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی ساتھ صحابہ کے رمضان مین پس پڑہیں آٹھ رکعتین اور وتر پڑہے پھر منتظر رہے صحابہ آنحضرت کے شب آیندہ مین پس نہ نکلے حضرت صلعم طرف صحابہ کے پس آئے صحابہ حضرتؐ کے پاس پس فرمایا حضرتؐ نے ڈرا مین اس سے کہ فرض کیجاوے تمپر (یعنے تراویح جماعت کے ساتھ) رواہ کیا اس حدیث کو ابن حبان نے بیچ صحیح اپنی کے وعنہ[1] قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان ثمان رکعات ثم اوتر فلما کانت القابلۃ اجتمعنا فی المسجد ورجونا ان یخرج الینا حتی اصبحنا رواہ ابن خزیمۃ اور روایت ہے انہین سے کہ کہا پڑہین ساتھ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان مین آٹھ رکعتین پھر وتر پڑہے پھر جب ہوئی شب آیندہ جمع ہوئے ہم مسجد مین اور امیدوار تھے ہم کہ نکلین حضرتؐ طرف ہماری یہانتک کہ صبح کی ہمنے روایت کیا اسحدیث کو ابن خزیمہ نے ف ابن ہمام حنفی نے فتح القدیر[2] مین لکہا ہے کہ تحقیق قیام رمضان (جسکو تراویح کہتے ہین) سنت ہمین گیارہ رکعت ہین ساتہ وتر کی جماعت مین پڑہا اسکو حضرت علیہ السلام نے پھر چھوڑا اسکو واسطے عذر کی (اور عذر خوف فرض ہوجانیکا تہا) فائدہ دیا ہے اسکا کہ تحقیق اگر نہ ہوتا خوف فرض ہوجانیکا البتہ ہمیشگی کرتا مین ساتھ اسکے اور نہین ہے شک متحقق ہوا مر مین اس سے ساتھ وفات آنحضرت صلعم کے پس ہونگی گیارہ رکعتین سنت اور ہونا تراویح کا بیس رکعت سنت خلفاء راشدین کی ہے اور قول علیہ الصلوۃ والسلام کا لازم پکڑو تم سنت میری اور سنت خلفاء راشدین کی بلاتا ہے طرف انکی سنت کی اور نہین چاہتا ہو لازم ہونا یہ اسکے ہو نہ سنت اسلئے کہ سنت وہ ہے جسپر ہمیشگی کی ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نفسہ مگر ساتھ عذر کی اور ساتھ تقدیر عدم اس عذر کی سوا اسکے نہین حاصل کیا ہے ہمنے کہ تحقیق آنحضرت صلعم تھے ہمیشگی فرماتے اس مقدار پر کہ واقع ہوا ہو آنحضرتؐ سے اور وہ گیارہ رکعت ہین ساتھ وتر کے پس ہونگی بیس رکعت مستحب اور اس قدر انمین سے کہ گیارہ رکعت ساتھ وتر کے مین سنت مانند چار رکعت کی کہ بعد عشاء کی مستحب ہین اور دو رکعتین ان چار مین سے سنت ہین اور ظاہر کلام مشائخ کی یہ ہے کہ سنت بیس رکعت ہین اور مقتضی دلیل کی وہ چیز ہے کہ کہی ہمنے پس اولی اسوقت مین وہ ہے کہ عبارت قدوری کی (یعنے یہ قول اسکا کہ بیس رکعت مستحب ہے) اور یہ ٹہیک بات نہین جو کہ ذکر کی مصنف نے ہدایہ مین اور ابن نجیم حنفی نے بحر[3] الرائق شرح کنز الدقائق مین لکہا ہے اور قول کنز والے کا بیس رکعت بیان ہے واسطے کیت عدد رکعات تراویح کے اور یہی قول جمہور کا ہے اور اسکے علاوہ مستحب

[1] یہ حدیث امداد السنۃ چاپہ مطبع کانپور کے صفحہ ۱۰۰ مین ہے ترجمہ اسکا مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کانپور جلد اول کے صفحہ ۲۰۸ مین ہے

[2] یہ عبارت فتح القدیر چاپہ نولکشور جلد اول کے صفحہ ۴۱۱ مین ہے [3] یہ عبارت امداد السنۃ چاپہ مطبع انوار کانپور کے صفحہ ۲۲۳ اور مسک الختام مطبوعہ مطبع نظامی کے صفحہ ۲۰۸ و ۲۰۹ جلد اول مین ہے

ہین بدلیل اس امر کے کہ موطا مین ہی زید بن رومان سے کہ کہا زید بن رومان نے کہ تھے لوگ تراویح پڑہتے زمانہ عمر بن خطاب
مین تیئیس رکعت اور اسی پر ہے عمل لوگون کا آج مشرق اور مغرب مین لیکن ذکر کیا ہی محقق نے فتح القدیر مین کہ جسکا حاصل یہ ہے
کہ دلیل چاہتی ہی اسکو کہ ہو سنت بیس رکعت مین سے اسیقدر کہ کیا ہی اسکو حضرت صلعم نے بیس رکعت مین سے پھر چھوڑ دیا ہی اس کو
بہ سبب خوف فرض ہونیکے ہمپر اور ہوں باقی بیس رکعت مین مستحب اور تحقیق ثابت ہوا ہی کہ تحقیق وہ مقدار رکعات کہ کیا ہے
اسکو حضرت صلعم نے تنہا گیارہ رکعت ساتھہ وتر کے جیسا کہ ثابت ہوا صحیحین مین حدیث عائشہ رضہ سے پس اس وقت مین ہونگے
مسنون ہمارے مشائخ کے اصول پر آٹھہ رکعت اور مستحب گیارہ رکعت تراویح کی اور طحطاوی[1] شرح درمختار مین ہی قول صاحب
درمختار کا تراویح سنت مؤکدہ ہی مذکور ہے فتح القدیر مین کہ جسکا حاصل یہ ہی کہ دلیل مقتضی ہی کہ سنت ہون بیس رکعتون سے
اس مقدار پر کہ کیا ہی اسکو حضرت صلعم نے بیس رکعتون مین سے پھر چھوڑ دیا ہے اسکو بسبب خوف فرض ہوجانیکے ہمپر
اور ہوں باقی مستحب اور تحقیق ثابت ہوا ہی وہ مقدار کہ کیا ہی اسکو حضرت نے تنہا گیارہ رکعت ساتھہ وتر کے جیسا کہ
ثابت ہوا ہی صحیحین مین حدیث عائشہ رضہ سے پس اس وقت ہونگی مسنون ہمارے مشائخ کے اصول پر آٹھہ رکعت بیس رکعت مین سے اور
مستحب بارہ رکعت اور عمدۃ القاری[2] شرح صحیح بخاری مین ہے کہ کہا گیا ہے کہ عدد مستحب تراویح یا وتر مین گیارہ رکعت ہے
اور یہی عدد ہے کہ اختیار کیا اسکو امام مالک نے اپنے نفس کیلئے اور اختیار کیا ہے اسکو ابوبکر بن العربی مالکی نے اور شیخ
عبدالحق دہلوی نے ماثبت بالسنہ[3] مین لکہا ہے اور روایت کیا گیا ہے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ تہی بعض سلف عہد عمر بن عبدالعزیز
مین کہ زمانہ تابعین کا تہا نماز پڑہتے تھے ساتھہ گیارہ رکعت کے واسطے قصد تشبہ کیساتھہ رسول اللہ صلعم کے اور رسالۃ[4]
التراویح للسیوطی مین ہے روایت کیا ابن الجوزی نے اصحاب ہمارے سے یعنی شافعیہ مین سے امام مالک سے کہ
تحقیق سبق امام مالک نے فرمایا ہے کہ وہ عدد کہ جمع کیا ہے اسپر لوگون کو عمر بن الخطاب نے محبوب تر ہی مجہکو اور وہ
گیارہ رکعت ہے اور وہی نماز رسول اللہ صلعم کی ہے کہا گیا امام مالک سے کہ گیارہ رکعت ساتھہ وتر کے یعنی وتر بھی انہین
مین داخل ہے فرمایا امام مالک رح نے کہ ہان وتر بھی انہین مین داخل ہی اور تیرہ رکعت قریب اس سے ہے کہ فرق صرف وتر کا ہی
گیارہ مین تین رکعت وتر کی ہین اور تیرہ مین پانچ رکعت وتر کی اور فرمایا امام مالک نے اور نہین جانتا ہون مین کہ کہان سے
نکالی گئی ہین یہ رکعتین بہت انتہے اس باب مین اقوال فقہاء اور محدثین کے اور بھی بہت ہین لیکن بسبب طول کتاب کے
اسی قدر لکہے گئے ہین اب سنئے دلائل ان لوگون کی جو کہ قائل بیس ہی رکعت تراویح کے پس پہلی دلیل[5] روایت کیا ہے

---

[1] یہ عبارت طحطاوی شرح درمختار کی امداد السنہ مطبوعہ مطلع نور کانپور کے ص۲۶۰ مین ہے [2] یہ عبارت عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری کی امداد السنہ
چاپہ الفقا کے ص۱۲ مین ہے [3] یہ کتاب ماثبت بالسنہ کی امداد السنہ چاپہ الفقا کے صفحہ ۱۲ مین ہے [4] یہ عبارت رسالہ التراویح سیوطی کی امداد السنہ چاپہ الفقا
کے صفحہ ۴۴ مین ہے [5] یہ حدیث بھاگلپور لکشور کی جلد اول فتح القدیر کے ص۲۱۰ مین ہے ۔

ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف مین اور طبرانی نے بیہقی سے حدیث ابن عباس سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑہتے تھے رمضان مین بیس رکعت سوائے وتر کے سو جواب اسکا یہ ہے کہ ابن ہمام نے فتح القدیر[۱] مین لکہا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے بسبب ابی شیبہ ابراہیم بن عثمان جد امام ابی بکر بن ابی شیبہ کے کہ ایک سای اسکا ہے کہ اتفاق کیا گیا ہے اسکے ضعیف ہونے پر باوجود مخالف ہونے احادیث کے حدیث صحیح سے اور فتح المنان[۲] مین لکہا ہے کہ نہین ثابت ہوئی ہے روایت بیس رکعت کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جیسا کہ متعارف ہے اب مگر روایت ابن ابی شیبہ کی حدیث ابن عباس رض سے کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پڑہتے رمضان مین بیس رکعت اور وتر کہا ہے محدثین نے کہ اسناد اسکی ضعیف ہے اور بتحقیق معارض اسکی ہے حدیث حضرت عائشہ رض کی اور وہ صحیح ہے اور نہین حضرت عائشہ رض علم ساتھ حال نبی صلعم کے نسبت غیر اپنے کے اور تخریج[۳] رافعی لابن حجر العسقلانی مین ہے کہ لایا ہے بیہقی ابن عباس رض سے کہ تھے حضرت صلعم نماز پڑہتے مہینے رمضان مین بدون جماعت کے بیس رکعت اور وتر کہا بیہقی نے کہ منفرد ہوا ہے ساتھ اس کے ابوشیبہ بن عثمان اور وہ ضعیف ہے اور نیل الاوطار مصنفہ امام شوکانی مین بمثل اسی کے ہے اور عمدۃ[۴] القاری شرح صحیح بخاری مین ہے پس اگر کہے تو کہ روایت کیا ہے ابن ابی شیبہ نے حدیث ابن عباس رض سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑہتے تھے رمضان مین بیس رکعت اور وتر سو کہوں گا مین یہ حدیث روایت کیا ہے اسکو ابوالقاسم بغوی نے معجم الصحابہ مین کہا بغوی نے کہ بیان کیا ہمسے منصور بن ابی مزاحم نے کہ کہا منصور نے کہ بیان کیا ہمسے ابوشیبہ نے حکم سے اور حکم نے مقسم سے اور مقسم نے ابن عباس رض سے اس حدیث کو اور ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان العبسی الکوفی قاضی واسط جد ابی بکر بن ابی شیبہ کلہے کہ کاذب کہا ہے اسکو شعبہ نے اور ضعیف کہا ہے اسکو احمد اور ابن معین اور بخاری اور نسائی وغیرہم نے اور لایا ہے اس سے ابن عدی اس حدیث کو کامل مین بیچ مناکیر کے اور متوسط[۵] مصنف ازدی مین ہے اور وہ جو نقل کیا گیا ہے حضرت صلعم سے کہ حضرت[۶] نے پڑہی تھین ان نے دراتون مین کہ نکلے تھے اسمین بیس رکعت پس وہ منکر ہے اور خادم[۷] مصنفہ زرکشی مین ہے دعوی اسکا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑہین ساتھ صحابہ کے اس رات مین بیس رکعت نہین ہے صحیح اور تہذیب[۸] الکمال مصنفہ ابی حجاج المزی مین ہے ابوشیبہ بن عثمان سے مناکیر ہین کہ انہین مناکیر مین سے یہ حدیث ہے کہ بتحقیق حضرت صلعم تھے پڑہتے رمضان مین بیس رکعت اور وتر کہا ابی حجاج مزی نے اور بتحقیق ضعیف کہا ہے احمد اور ابن معین اور بخاری اور نسائی اور ابوحاتم رازی اور ابن عدی اور

تہذیب الکمال کی اصل عبارت جو اضافہ کے مولف نے نقل کی ہے +

---

[۱] یہ عبارت فتح القدیر جلد اول کے صفحہ ۲۱۵ مین ہے [۲] یہ عبارت فتح المنان کی امداد السنہ چاپ مطبع نور کانپور کے صفحہ ۳۲ مین ہے اور مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کانپور کی جلد اول کے صفحہ ۲۸۹ مین ہے [۳] یہ عبارت امداد السنہ مطبوعہ مطبع کانپور کے صفحہ ۳۲ مین ہے [۴] یہ عبارت متوسط مصنفہ ازدی کی امداد السنہ چاپہ ایضاً کے صفحہ ۳۵ مین ہے [۵] یہ عبارت خادم مصنفہ زرکشی کی امداد السنہ چاپہ ایضاً کے صفحہ ۳۵ مین ہے [۶] یہ عبارت

ابوداؤد اور ترمذی اور احوص بن الفضل الملائی نے اور کہا ترمذی نے کہ اسحدیث مین کہ منکر حدیث ہے اور کہا جوزجانی نے کہ ساقط الحدیث ہے اور کہا ابوعلی نیشاپوری نے کہ قوی نہین ہے اور کہا صالح بن محمد بغدادی نے کہ ضعیف ہے نہین لکھی جاتی ہے حدیث سکی اور کہا معاذ عنبری نے کہ لکھا مینے طرف شعبہ کی کہ پوچھتا تھا مینے شعبہ سے کہ آیا روایت کرون مین ابراہیم ابی شیبہ سے پس کہا شعبہ نے کہ نہ روایت کر تو اس سے پس تحقیق وہ مرد بُرا ہے انتہے اور اسیطرح لکھا ہے سید محمد صدیق صاحب نے ہدایت السائل الی ادلۃ المسائل مین بھی اور میزان الاعتدال[1] ذہبی مین ترجمہ ابراہیم بن عثمان ابی شیبہ مین ہے کہ کاذب کہا ہے اسکو شعبہ نے پھر کہا ذہبی نے کہ روایت کیا ہے عثمان دارمی نے ابن معین سے کہ نہین ہے ابراہیم ثقہ اور کہا احمد نے کہ ضعیف ہے اور کہا بخاری نے کہ سکوت کیا ہے نقادین رجال نے اس سے اور کہا نسائی نے کہ متروک الحدیث ہے اور مناکیر ابی شیبہ سے ہے وہ جو روایت کیا ہے بغوی نے کہ حدیث کیا ہمسے منصور بن ابی مزاحم نے کہ کہا منصور نے کہ حدیث کیا ہم سے ابی شیبہ نے حکم سے اور حکم نے مقسم سے اور مقسم نے ابن عباس سے کہ تھے رسول اللہ صلعم پڑھتے مہینے رمضان مین غیر جماعت مین بیس رکعت اور وتر اور مسک[2] الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے جو کہ روایت کیا اسکو عبد بن حمید اور طبرانی نے طریق ابی شیبہ ابراہیم بن عثمان سے حکم نے اور حکم نے مقسم سے اور مقسم نے ابن عباس رض سے کہ تحقیق حضرتؐ نے پڑھی بیچ رمضان کے بیس رکعت اور وتر کہا سبل الرشاد مین ابی شیبہ ضعیف کیا اسکو احمد بن معین اور بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی وغیرہم نے اور کاذب کہا اسکو شعبہ نے اور کہا ابراہیم نے نہین ہے ثقہ اور اس حدیث کو منکرات اسکے سے شمار کیا ہے انتہے اب رہا پڑھنا چھتیس رکعت اور چالیس رکعت تراویح کا سو مسک[3] الختام شرح بلوغ المرام مین ہے کہ اسپر عمل سلف کا تہا انتہے اگر کوئی اب یہ کہے جو حدیث ضعیف کہ طرق متعددہ سے مروی ہو وہ حسن ہو جاتی ہے تو جواب اسکا تین طرح پر ہے اول یہ کہ حسن ہونا حدیث ضعیف کا تعدد طرق سے اسوقت متصور ہے جب ضعف اس راوی کا کذب یا شل اسکی حد شدید سے نہ ہو چنانچہ رسالہ اصول حدیث مین جو ترمذی کے اول مین ہے مرقوم ہے وَاَمَّا الضَّعِیْفُ فَلِکَذِبِ الرَّاوِیْ وَفِسْقِہٖ لَا یَنْجَبِرُ بِتَعَدُّدِ طُرُقِہٖ کَمَا فِیْ حَدِیْثِ طَلَبِ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ قَالَ الْبَیْہَقِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ مَشْھُوْرٌ بَیْنَ النَّاسِ وَاِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ وَقَدْ رُوِیَ مِنْ اَوْجُہٍ کَثِیْرَۃٍ کُلُّھَا ضَعِیْفٌ یعنے اور اپر ضعیف واسطے جھوٹ راوی اسکے کے اور فسق اسکے کے ہے نہین بدلا کرتے (یعنے نقصان

---

[1] یہ عبارت میزان الاعتدال ذہبی کی امداد السنہ چاپہ مطبع نور کانپور کے صفحہ ۳۰ مین ہے [2] یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام چاپہ نظامی کی جلد اول کے صفحہ ۲۰۷ مین ہے [3] یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کے صفحہ ۲۸۹ مین ہے ۔ اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ

کا بیچ عدالت اور ضبط کے ساتھ ہونے بہت طرق اسکے کے جیسا کہ حدیث مین ہے کہ طلب کرنا علم کا فرض ہے کہا بیہقی نے یہ حدیث مشہور ہے درمیان لوگون کے اسنادا سکی ضعیف ہے تحقیق روایت کیگئی ہے۔ بہت وجہ سے کہ وہ سب کے سب ضعیف ہین اور یہ حدیث جسمین گفتگو ہے ضعف اسکا راوی کے کذب کی وجہ سے ہے چنانچہ عبارت متضمنہ جمع اس حدیث کی ذیل مین قریب گذر چکی ہے کہ شعبہ نے اسکو کاذب کہا ہے اور نسائی اسکو متروک الحدیث کہتا ہے اور جرجانی نے اسکو ساقط کہا ہے اور بخاری نے اسکے حق مین کہا ہے سکتوا عنہ یعنے حدیثیں اسکی روایت سے ساکت ہین اور تدریب الراوی شرح تقریب نووی مین ہے کہ بخاری سکتوا عنہ اس شخص کے حق مین کہتا ہے جسکو موثمین ترک کردین اور مسلم الثبوت مین لکھا ہے کہ بخاری کی نظر ہونا کسی شخص مین بمنزلہ اسکے ہے کہ اسکو مذہب متروک ساکت کہا جاوے ایسا ہی معتمد الحصول مین ہے پس یہ حدیث باوجود تعدد طرق کے بھی صلاحیت حسن ہونے کی نہین رکھتی دوم یہ حدیث باوجود فرض تعدد طرق کے حسن لغیرہ بنیگی حسن لغیرہ لائق احتجاج کے احکام دین مین جنمین مسنون ہونا تراویح بیس رکعت کا ہی نہین ہے اسی واسطے شرح نخبہ مین حسن لائق احتجاج مین قید حسن لذاتہ کی لگائی ہے چنانچہ کہا ہے وَھٰذَا الْقِسْمُ مِنَ الْحَسَنِ اَیِ الْحَسَنِ لِذَاتِہٖ مُشَارِکٌ لِلصَّحِیْحِ فِی الْاِحْتِجَاجِ بِہٖ یعنے اور یہ قسم حسن سے یعنے حسن لذاتہ شریک ہونیوالا ہے واسطے صحیح کے بیچ حجت پکڑنے کے ساتھ اسکے سوم اگر فرض بھی کیا جاوے کہ یہ حدیث تعدد طرق سے جبر پاکر لائق احتجاج ہوسکتی ہے تو بھی یہ امر مفید مدعا خصم اُس وقت ہوگا جبکہ اسکے طرق کا تعدد ثابت کرے ورنہ مجرد امکان اسکے تعدد کا اور صحت قاعدہ تعدد کی مفید مدعا خصم کب ہوسکتی ہے اور صاحب عقل بدون ثابت کرنے تعدد طرق ایک ضعیف حدیث کی دعوی اسکے حسن و لائق احتجاج ہونیکا بنظر تعدد طرق کب کرسکتا ہے انتہے اسطرح لکھا ہے رسالہ مفاتیح اسرار التراویح مین دوسری دلیل موطا امام مالک مین روایت ہے یزید بن رومان سے کہ تحقیق اُسنے کہا تھے لوگ قیام کرتے بیچ زمانہ عمر بن الخطاب رض کے رمضان مین ساتھ تیئیس رکعت کے فائدہ مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے کہ بیچ ایک روایت کے آیا ہے کہ صحابہ قیام کرتے تھے بیچ زمانہ حضرت عمر رض کے ساتھ بیس رکعت کے اور بیچ ایک روایت کے آیا ہے کہ امامت کرتے تھے انکی حضرت علی رض ساتھ بیس رکعت کے اور وتر کرتے تھے ساتھ تین کے سو پہلا جواب روایت بن رومان کا یہ ہے کہ وہ ضعیف ہے اسلئے کہ یزید بن رومان نے حضرت عمر رض کو نہین پایا اور نہین دیکھا یہ بات کبیری شرح منیۃ المصلی مین ہے اور نیز محلی شرح موطا امام مالک مین ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے یزید بن رومان نے نہین پایا زمانہ عمر رض

لہ یہ حدیث موطا امام مالک مطبوعہ چاپہ چلہدی کے صفحہ ۴۰ مین ہے ۲ یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام کی جلد اول کے صفحہ ۲۰۰ مین ہے ۳ یہ عبارت کبیری چاپہ لاہور کے صفحہ ۵۵۰ مین ہے ۔

خطاب کا اور دوسرا جواب یہ ہے کہ مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے کہ نہین بیچ حق بیس رکعت کے کوئی روایت مرفوع انتہے جسقدر اس باب مین روایتین آئی ہین سب موقوف ہی ہین اور روایت موقوف قابل حجت کے نہین ہوتی اور بیان اسکا مفصل احکام بانی مین اس کتاب مین پہلے گذرا تیسرا جواب یہ ہے کہ یہ سب روایتین معارض ہین سائب حضرت عمرؓ کے ان اقوال کے جو آگے آتے ہین. قول اول عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ أَمَرَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَتَمِيمًا الدَّارِيَّ أَنْ يَقُومَا لِلنَّاسِ فِي رَمَضَانَ بِإِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً وَكَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ بِالْمِئِينَ حَتَّى كُنَّا نَعْتَمِدُ عَلَى الْعِصِيِّ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ فَمَا كُنَّا نَنْصَرِفُ إِلَّا فِي فُرُوعِ الْفَجْرِ رَوَاهُ مَالِكٌ روایت سائب بن یزید سے کہا حکم کیا حضرت عمرؓ نے ابی بن کعب کو اور تمیم داری کو کہ نماز پڑہا دین لوگون کو رمضان مین (یعنے رات کو) گیارہ رکعتین اور تہا امام پڑہتا سات سواتون کے یہانتک کہ تھے ہم ٹیک لگاتے لاٹھیون پر بسبب دراز ہونے قیام کے پس نہ تھے ہم پھرتے مگر بیچ قریب فجر کے روایت کیا اسکو مالک نے قول دوم مصنف ابن ابی شیبہ مین روایت ہے انہین سے بتحقیق انہون نے کہا کہ عمر بن الخطابؓ نے ابی بن کعب اور سلیمان بن ابی حثمہ کو کہ تراویح) پڑہا دین وہ دونو لوگون کو گیارہ رکعت قول سوم سنن سعید بن منصور مین ہے کہ بیان کیا ہمسے عبد اللہ بن محمدؒ نے کہ بیان کیا ہمسے محمد بن یوسف نے کہا محمد بن یوسف نے کہ سنا مینے سائب بن یزید سے کہتے تھے سائب بن یزید کہ تہے ہم (تراویح) پڑہتے زمانہ عمر بن الخطابؓ مین گیارہ رکعت قول چہارم قیام اللیل مصنفہ محمد بن نصر المروزی مین ہے کہ بیان کیا ہمسے اسحاق نے کہا محمد بن اسحاق نے بیان کیا مجھ سے محمد بن یوسف نے کہ روایت کرتے تھے محمد بن یوسف اپنے دادا سائب ابن یزید سے کہا سائب بن یزید نے کہ تہے ہم نماز پڑہتے بیچ زمانہ حضرت عمرؓ کے رمضان مین تیرہ رکعت فائدہ کہا ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح البخاری مین کہا ابن اسحاق نے یہ اثر ثابت تر ہے ان آثار مین سے کہ سنی ہین مینے اس باب مین انتہے اور مراد تیرہ رکعت سے آٹھ رکعت تراویح ہے اور پانچ رکعت وتر جیسا کہ بخاری اور مسلم کی حدیث مین حضرت عائشہ کی روایت سے پانچ رکعت وتر پڑہنے کی سابق مین اس کتاب مین پہلے گذر چکا ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے رات مین تیرہ رکعت وتر کرتے انمین سے سات پانچ رکعت کے فائدہ ابن حجر نے فتح الباری شرح البخاری مین لکھا ہے

---

۱ یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کانپور کی جلد اول کے صفحہ ۲۰۰ مین ہے ۲ یہ حدیث موطا امام مالک چھاپا احمدی دہلی کے صفحہ ۲۰ مین ہے ۳ یہ عبارت مصنف ابن ابی شیبہ کو امداد السنہ چھاپہ مطبع نور کانپور کے صفحہ ۳۹۱ مین ہے ۴ یہ عبارت سنن ابن منصور کی امداد السنہ چھاپہ ایضاً کے صفحہ ۲۱ مین ہے ۵ یہ عبارت قیام اللیل مصنفہ محمد بن نصر المروزی کی امداد السنہ چھاپہ مطبع نور کانپور کے صفحہ ۱۵۵ مین ہے ۶ یہ عبارت فتح الباری شرح صحیح البخاری کی امداد السنہ چھاپہ مطبع نور کانپور کے صفحہ ۱۵۵ مین ہے ۷ یہ عبارت ابن حجر عسقلانی کی امداد السنہ چھاپہ ایضاً کے صفحہ ایضاً مین ہے ۸ یہ حدیث مشکوۃ مین باب الاعتصام بالکتاب والسنہ کی دوسری فصل مین ہے ؛

اور عدد پہلا موافق ہے واسطے حدیث کے کہ مذکور ہے بعد الحدیث کے اس باب مین اور ثانی قریب ہے اس سے صرف ترکا فرق ہے
اور ثانی مین وتر کی پانچ رکعت انتہی اور ایسا ہی کہا ہے امام مالک نے اور کلام اسکا قریب گذرا تیسری دلیل مسند امام احمد اور
ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ مین روایت ہے عرباض بن ساریہؓ سے کہ نماز پڑہوائی ہمکو رسول اللہ صلعم نے ایک روز پہر متوجہ
ہوئے اوپر ہمارے ساتھ منہ مبارک اپنے کے پس نصیحت کی ہمکو نصیحت خوب کہ بہیں اس سے آنکہین اور ڈری اس سے دل پس
کہا ایک شخص نے اے رسول خدا گویا یہ نصیحت ہے رخصت کرنیوالی کی پس وصیت کر ہمکو پس فرمایا وصیت کرتا ہون تمین
تمکو ساتھ تقوی اللہ کے اور سننے اور حکم بجا لانیکے (یعنی سردار مسلمانون کا) اگرچہ ہو غلام حبشی پس تحقیق شان یہ ہے کہ جو شخص کہ زندہ
رہے تم مین سے دیکہیگا بہت اختلاف پس لازم پکڑو طریقہ میری کو اور طریقہ خلفاء راشدین کے کو کہ
ہدایت کئے گئے ہین کہ مضبوط ساتھ اسی کے اور مضبوط پکڑے رہو اسے ساتھ دانتون کے اور بچو تم نئی نئی باتون
سے پس تحقیق جو نئی بات ہے بدعت ہے اور جو بدعت ہے گمراہی ہے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے مگر ترمذی
اور ابن ماجہ نے نہین ذکر کیا نماز کا اور ترمذی[1] مین روایت ہے حذیفہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے پیروی
کرو ساتھ ان دو شخصون کے کہ پیچہے میرے ہین کہ وہ ابو بکر اور عمرؓ ہین ف کہا ترمذی نے اور پیچہے اس مالک کے ابن مسعودؓ
سے بہی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے اور مسک الختام[2] شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے اور روایت کیا اسکو احمد اور
ابن ماجہ اور ابن حبان نے اور وہ کئی طریقہ سے کہ بعض انکے کفشگاف ہے مگر یہ کہ بعض اسکا قوت دیتا ہے بعض کا
حاصل مطلب حدیث عرباض بن ساریہ اور حدیث حذیفہ کا ایک ہی ہے سو جواب ان دونون کا یہ ہے کہ مسک الختام
شرح بلوغ المرام[3] مین لکہا ہے کہ نہین ہے ساتھ سنت خلفاء راشدین کے مگر طریقہ انکا کہ موافق طریقہ آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے ہو جہاد دشمن اور تقویت شعائر دین اور مانند اسکے سے اسلئے کہ حدیث عام ہے ہر خلیفہ راشد کو خاص نہین ہے
ساتھ شیخین یعنی ابو بکرؓ اور عمرؓ کے اور معلوم ہے قواعد شریعت سے کہ کسی خلیفہ راشد کو نہین پہنچتا کہ کوئی طریقہ سوائے اس طریقہ
کے کہ اسپر حضرتؐ تھے مشروع کرے اور حضرت عمرؓ ساتھ نفس اپنے کے خلیفہ راشد ہے باوجود اسکے کہ لوگون کا ایک جماعت
شخص پر جمع کرنیکا نام بیچ رات کے رمضان کی مہینے مین بدعت رکھا اور نہ کہا کہ یہ سنت ہے پس فکر کر باوجود اس بات
کے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے خلاف کیا ہے حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ کا بیچ کئی جگہ کے اور کئی مسائل کے پس یہ دلالت
اس بات پر کہ حمل نہین کیا انہون نے حدیث کو اوپر حجت ہونے قول اور فعل انکے کے اور زیادی نے بیچ شرح الفیہ کے کہ
اصول فقہ مین ہے تحقیق کلام اس مقام مین کی ہے یعنی اوپر اس بات کے کہ قول حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ کا حجت

[1] یہ حدیث ترمذی چاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۹۳ مین ہے [2] یہ ترجمہ مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کانپور کی جلد اول کے صفحہ ۱۴۰ مین ہے [3] یہ ترجمہ مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ ایضاً کے صفحہ ۱۴۱ مین ہے

ف کہا ترمذی نے اول مین وتر کی تین رکعتین اور ثانی مین

نہین باوجود اس بات کے کہ کہا ہو کہ حدیث پہلی حالت کرتی ہو اور پر اسبات کے کہ جب اتفاق کرین ہر چہار خلیفہ اور کسی فعل کی
تو وہ قول حجت ہوتا ہو نہ اسوقت کہ انمین سے ایک بھی اکیلا ہو اور تحقیق یہ ہو کہ اقتدا انکا تقلید نہین ہو بلکہ سوائے
اسکے ہو جیسا کہ تحقیق کیا ہمنے اسکو بیچ شرح نظم الکافل کے بیچ بحث اجماع کے اور تمام ہوا کلام سبل کا اور مفاتیح
لاسرار التراویح مین لکھا ہے کہ مراد سنتہ الخلفا سے وہی سنت انکی ہے جسمین وہ موافق و متبع سنت نبوی ہین
نہ وہ جسکے وہ خود موجد ہوئے اور سنت نبوی کیطرف منتہے نہ ہوئی تو لازم نہا کہ انکا کوئی فعل و قول محل انکار
و ترک عمل صحابہ اور تابعین اور ائمہ مجتہدین کا نہ ہوتا حالانکہ بہت سے ایسے امور ہین جو بعض خلفاء راشدین کے قول و
فعل سے ثابت ہین اور لوگون نے قبول نہین کئے بلکہ بعض ایسے امور ہین جنسے خود انہون نے رجوع کر لیا اور اگر
وہ قول و فعل انکے بذات خود قطع نظر توافق و متابعت سنت نبوی کے حجت ہوتے اور انکو بذات خود منصب تشریع
تحلیل یا تحریم یا سنت کرنے یا واجب کرنے کا ہوتا تو انکے وہ قول و فعل اور صحابہ و تابعین اور ائمہ مجتہدین سے
محل انکار و ترک عمل کیون بنتے اور وہ خود بھی اُن سے رجوع کیون کرتے سر اس بات کا یہ ہے کہ منصب تشریع
منصب الٰہی ہے بفحوائے اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ یعنے نہیں حکم مگر واسطے اللہ کے وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهٖٓ اَحَدًا یعنے اور نہین
شریک کرتا بیچ حکم اپنے کے کسی کو اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ کیا واسطے ان کے
شریک ہین کہ مقرر کیا ہے واسطے اُن کے دین مین سے جو کچھ کہ نہین اذن دیا ہے ساتھ اسکے اللہ نے پھر
اگر نسبت اسکی طرف بغیر خدا صلعم کی ہوتی ہے تو وہ بھی اس جہت سے ہے کہ وہ خدا کیطرف سے ملہم تھے اور حرام
و حلال پر مامور قال اللہ تعالی وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى یعنے اور نہین بولتا خواہش اپنی
سے نہین وہ مگر وحی کہ بھیجی جاتی ہے اور نسبت اسکی طرف مجتہدین کی خلفا صحابہ ہون خواہ غیر انکے اسی معنے سے ہے کہ
وہ نص شارع سے استنباط کر کے کہتے ہین چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث حجۃ اللہ البالغہ میں بذیل بیان
تقلید شرکی کہ جسمین اتباع غیر نبی مخالف نصوص پایا جاوے فرماتے ہین اور بھید اسکا یہ ہے کہ حلال کرنا اور حرام کرنا
عبادت ہے جہان مین یہ حکم جاری کرنے سے کہ فلانی چیز کا مواخذہ کیا جاویگا تو یہ فرمان مواخذہ کرنے اور
نہ کرنے کا سبب ہوگا اور یہ بات اللہ تعالی کی صفتون مین سے ہے اور حلال کرنے اور حرام کرنیکی نسبت
جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ہے تو ان معنے کو ہے کہ ان کا فرمان اللہ تعالے کے حلال کرنے اور حرام کرنے

لہ یہ عبارت مفاتیح لاسرار التراویح مطبوعہ مطبع محمدی لاہور کے صلا۳ مین ہے ۲ یہ آیت پارہ واذا سمعوا کے تیسرے پاؤ
مین ہے ۳ یہ آیت پارہ سبحان الذی کے تیسرے پاؤ مین ہے ۴ یہ آیت پارہ الیہ یرد کے پہلے پاؤ مین ہے ۵
یہ آیت سورۂ والنجم کے پہلے رکوع مین ہے ۶ یہ عبارت حجۃ اللہ البالغہ چھاپہ بریلی کے صلا مین ہے ؛

کی قطعی ملامت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے مجتہدین کیطرف ان چیزوں کی نسبت جو ہرگز ان سے نہ کہی گئی ہو اسکو صاحب شرع سے روایت کرنا نص ہے یا اسکی کلام کے معنی استنباط کرنے پس الزام جبتک خبر نبوی کو قول قبول کا مستند و ماخذ کتاب اللہ و سنت نہو وہ بذات خود کب مثل سنت نبوی وہم پلہ اسکا ہو سکتا ہے اب ہم چند مثالیں ان امور کی جو خلفاء سے بلا استناد سنت نبوی کے صادر ہوئیں اور لوگوں نے اس سے انکار کیا یا خلفاء نے بعض اقوال سے جو ہم ہی کر لیا معرض نقل میں لاتے ہیں تاکہ ہمارا بیان مذکور تصدیق کو پہنچے اول حضرت عمر و عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما تمتع سے منع کرتے تھے لوگوں کو اور حضرت علی مرتضیٰ وغیرہ انکے مخالف رہے دیکھیے لے صحیح مسلم مع شرح نووی کے جسکا جی چاہے صفحہ ۳۹۳ و ۳۹۴ میں بلکہ ترمذی چاپا احمدی دہلی کے صد ۴۳ میں لکھا ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی اس مسئلہ میں باپ کے مخالف رہے کسی نے عبداللہ بن عمر سے حکم تمتع کا دریافت کیا تو انہوں نے جواز کا حکم دیا پھر سائل نے کہا تمہارا باپ تو منع کرتا تھا اسکے جواب میں کہنے لگے کہ بھلا اگر ایک کام کو پیغمبر نے کیا ہو اور میرے باپ نے منع کیا ہو تو کہو تو اتباع رسول کا ہوگا یا میرے باپ کا اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنبی کو واسطے تیمم سے منع کرتے تھے جسمیں انکے مخالف اصاغر صحابہ رہے چنانچہ یہ صفحہ ۱۶۱ صحیح مسلم میں درج ہے دیکھیے لے جسکا جی چاہے بلکہ انکی اس بات کو کسی نے ائمہ مذاہب سے قبول نہیں کیا اور بعضوں نے خود آپکا رجوع اس مسئلہ سے نقل کیا ہے سوم عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مہر کثیر سے منع کیا جس میں انکے مقابلہ میں ایک بڑھیا کھڑی ہوگئی اور اس نے کہا کہ خدا تو مہر کی بابت قرآن میں فرماتا ہے وَاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا لے دیا ہو تم نے ان کو مال کثیر پس تم کہاں سے منع کرتے ہو پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے قول سے رجوع کر کے اسکی بات تسلیم کر لی دیکھیے لے اس قصہ کو تفسیر مدارک مطبوعہ مطبع صفی دہلی کے صفحہ ۱۲۰ میں جسکا جی چاہے چہارم حضرت علی مرتضیٰ نے ایک قوم مرتدین کو جلا دیا تھا جسمیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آپ پر انکار کیا دیکھیے لے بخاری چاپا احمدی میرٹھ کے صد ۴۳۳ میں جسکا جی چاہے پنجم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید کو یکجا جمع کرنے کو کہا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسبات کو پسند نہ کیا اور کہا كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنے کسطرح تم کرو گے ایک چیز کو کہ نہیں کی وہ چیز پیغمبر خدا صلعم نے جبتک کہ انکی سمجھ میں اس کی حکمت نہ آئی پھر بعد اتفاق رائے دونوں کے زید بن ثابت نے دونوں کو انکار کیا اور کہا كَيْفَ تَفْعَلَانِ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنے کسطرح کرو گے تم ایک چیز کو کہ نہیں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہانتک کہ اسکی سمجھ میں حکمت اسکی آگئی دیکھیے لے یہ بخاری چاپا احمدی میرٹھ کے صفحہ ۷۴۵ میں جسکا جی چاہے انکے سوا اسکی

لہ یہ آیت چوتھے پارہ کے چھٹے پاؤ میں ہے +

شاہین اور نظیرین اور بھی بہت ہیں اگر سب لکھی جاویں تو طوالت ہوتی ہے لہذا اسی قدر پر اکتفا کیا گیا دلیل چوتھی
تیرہین ہیں روایت ہے حضرت عمر رضی سے کہ کہا سنا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے پوچھا میں نے اپنے
پروردگار سے اختلاف صحابہ اپنے سے پیچھے سے میرے پس وحی کی اللہ تعالیٰ نے طرف میری کہ اے محمد بلاشبہ اصحاب تیرے
نزدیک میرے بمنزلہ ستاروں کے ہیں آسمان میں بعضے ان ستاروں میں سے قوی تر اور روشن تر ہیں بعضے سے اور واسطے ہر ایک
کے نور ہے پس جس شخص نے کہ لیا کچھ اسچیز سے کہ وہ اسچیز پر ہیں اختلافات اپنے سے پس وہ نزدیک میرے
ہدایت پر ہیں کہا اور فرمایا رسول اللہ نے اصحابی کالنجوم فبایہم اقتدیتم اھتدیتم یعنے اصحاب میرے
مانند ستاروں کی ہیں پس ساتھ جس کسی کے تمہیں سے پیروی کروگے راہ پاؤگے سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث
موضوع یعنے جھوٹی بنائی ہوئی ایک زٹل ہے جیسے کہ مولوی عبدالحی صاحب حنفی لکھنوی نے اپنے رسالہ نخۃ الاخیار
فی احیاء سنۃ الابرار میں لکھا ہے کہا کمال الدین محمد نے بحر تیسیر الوصول شرح منہاج الاصول کے اور تحقیق روایت
کیگئی ہے یہ حدیث بہت طرق سے کہا ابن حزم نے یہ حدیث موضوع ہے اور کہا بزار نے نہیں ہے صحیح اور کہا بیہقی
نے یہ حدیث مشہور المتن ہے اور نہیں اسکی ضعیف میں نہیں ثابت ہوئی ہے اس متن کے کوئی اسناد انتہے
مختصر اپس معلوم ہوا کہ حجت پکڑنی اس حدیث کے خوب نہیں بلکہ بیدینی ہے **فصل نماز استخارہ کے**
بیان میں عن[1] جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا
الاستخارۃ فی الامور کلہا کما یعلمنا السورۃ من القرآن یقول اذا ہم احدکم بالامر فلیرکع رکعتین
من غیر الفریضۃ ثم لیقل اللہم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسألک من فضلک
العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللہم ان کنت تعلم ان ہذا الامر خیر لی
فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری او قال فی عاجل امری وآجلہ فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ وان کنت
تعلم ان ہذا الامر شر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری او قال فی عاجل امری وآجلہ فاصرفہ عنی واصرفنی
عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی بہ قال ویسمی حاجتہ رواہ البخاری روایت ہے جابر بن عبداللہ
سے کہ کہا ہم کو رسول اللہ صلعم سکھلاتے ہمکو دعاء استخارہ کی ہیچ سب کاموں کے جیسے سکھلاتے ہمکو سورہ قرآن کی
(یعنے بہت اہتمام تھا اسکے سکھانیکا) فرماتے جب قصد کرے ایک تمہارا کسی کام کا پس چاہیئے کہ پڑھے دو رکعتیں سوائے فرض
کے پھر چاہیئے کہ کہے یا الٰہی تحقیق میں طلب خیر کی کرتا ہوں تجھ سے ساتھ استعانت علم تیری کے اور طلب قدرت
کی کرتا ہوں (یعنے اوپر پانے خیر کے اور حاصل کرنے اسکے کے بواسطہ قدرت تیری کی) اور مانگتا ہوں تجھ سے

[1] یہ حدیث بخاری چاپہ احمدی سیرٹھ صفحہ ۱۵۵ میں ہے

سے فضل تیری ہے کہ بڑا ہے پس تحقیق تو قادر ہے ہر چیز پر اور نہیں قادر کسی چیز پر مگر تو تھی قدرت تیری کی اور جانتا ہے تو اور نہیں جانتا میں اور تو جاننے والا غیبوں کا ہے یا الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام کہ میں قصد اسکا رکھتا ہوں بہتر ہے میرے لئے دین میرے میں اور دنیا میری میں اور زندگانی میری میں اور انجام کار میرے میں یا فرمایا بیچ اس جہان کے اور اس جہان کے پس مہیا کر اسکو میرے لئے اور آسان کر اسکو میرے لئے پھر برکت دے اسمیں میرے لئے اور اگر جانتا ہے تو کہ یہ کام برا ہے میرے لئے دین میرے میں اور زندگانی میری میں اور انجام کار میرے میں یا فرمایا اس جہان میں یا اس جہان میں پس پھیر اسکو مجھ سے اور پھیر مجھکو اس سے اور مہیا کر میرے لئے بھلائی جہان ہو پھر راضی کر مجھکو ساتھ اسکے کہا راوی نے اور نام لیوے حاجت اپنی کا یعنے نزدیک لفظ ہذا الامر کے روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے ف او عاجل امری میں لفظ او شک راوی کیلئے ہے یعنے راوی کو شک ہوا ہے کہ حضرت نے فی دینی و معاشی وعاقبۃ امری فرمایا ان تینوں لفظوں کی جگہ عاجل امری و آجلہ فرمایا پس افضل یہ ہے کہ دونوں جملہ پڑھے اور نام لیوے حاجت اپنی کا **فصل** نماز سفر میں قصر کرنیکے بیان میں عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت اول ما فرضت الصلوٰۃ رکعتین فاقرت صلوٰۃ السفر وأتمت صلوٰۃ الحضر متفق علیہ وللبخاری ثم ھاجر ففرضت اربعا واقرت صلوٰۃ السفر علی الاول زاد احمد الا للمغرب فانھا وتر النھار وزاد الا الصبح فانھا تطول فیھا القراءۃ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا اول جو فرض ہوئی نماز دو رکعت تھی پس ٹھکانے پر رہی نماز سفر کی اور پوری ہوئی نماز حضر کی روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور بخاری کیلئے ہے پھر ہجرت کی پس فرض ہوئی چار رکعت اور ٹھکانے پر رہی نماز سفر کی پہلے حال پر زیادہ کیا احمد نے مگر مغرب کی (یعنے وہ حضر میں بھی تین رکعت ہے اور سفر میں بھی تین ہے کیونکہ وہ وتر ہیں دن کے اور مگر صبح کی پس تحقیق دراز ہوتی ہے بیچ اسکے قرأت **فائدہ** ابن ماجہ میں روایت ہے ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے کہ کہا دونوں نے مقرر کیں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز سفر کی دو رکعتیں اور وہ پوری ہیں نہیں ناقص اور وتر سفر میں سنت ہے ف نہیں ناقص یعنے سفر میں مشروع بھی دو رکعتیں ہیں نہ یہ کہ پہلے چار تھیں اب دو رکعتیں کم کردیں اور وتر سفر میں سنت ہے یعنے ثابت ہے ساتھ سنت کے سنتوں اسلام کر اور ترمذی میں روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ پڑھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب کی شہر میں اور سفر میں برابر تین رکعتیں اور نہ کم کرتے تھے شہر میں اور نہ سفر میں اور نماز مغرب کی وتر ہیں دن کی اور پڑھتے پیچھے اسکے دو رکعتیں (یعنے سنت) اور کہا یہ حدیث حسن ہے اور بخاری اور مسلم میں روایت ہے انس سے یہ کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی

لہ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صلوۃ المسافر والمریض میں ہے سے یہ حدیث ابن ماجہ باب اول جہاں کے صلاۃ میں ہے سے یہ حدیث ترمذی جہاں باب احمد ہی کے جمع میں ہے سے یہ حدیث مشکوۃ میں باب صلوۃ السفر کی پہلی فصل میں ہے ۔

ظہر کی مدینہ مین چار رکعتین اور پڑھی نماز عصر کی ذی الحلیفہ مین دو رکعتین ف اس حدیث مین بیان ہی حضرتؐ کے سفر کا کہ جب حضرتؐ نے ارادہ سفر مکہ کا کیا جمعہ کیلئے تو ظہر مدینہ مین دو پڑھی پھر جب نکلے اور ذوالحلیفہ مین پہنچے کہ نام ایک جگہ کا ہے کہ تین کوس پر ہے مدینہ سے نماز عصر کی قصر کی کہ دو رکعتین پڑھین مذہب امام اعظم اور امام شافعیؒ کا یہی ہے کہ مسافر جب نکلے شہر کے مکانات سے قصر کرے اور مسلم مین[1] روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرض کی اللہ نے نماز اوپر زبان نبی صلعم تمہارے کے گھر مین چار اور سفر مین دو رکعتین اور ڈر کی حالت مین ایک رکعت و

عَنْ[2] یَعْلَی بْنِ اُمَیَّۃَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْہُ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَۃٌ تَصَدَّقَ اللّٰہُ بِھَا عَلَیْکُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَہٗ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ) اور روایت ہے یعلی بن امیہ سے کہ کہا مینے واسطے عمر بن الخطاب کے کہ (اللہ تعالے نے فرمایا ہی) نہین اوپر تمہارے گناہ یہ کوتاہ کرو تم نماز سے اگر ڈرو تم یہ کہ فتنہ مین ڈالین تمکو وہ لوگ کہ کافر ہوئے پس تحقیق کہ امن مین ہین اب لوگ (یعنے خوف جاتا رہا پس کیا وجہ ہی کوتاہ کرنے نماز کی) کہا حضرت عمرؓ نے تعجب کیا مینے اسچیز سے کہ تعجب کیا تو نے اسے پس پوچھا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اس سے پس فرمایا صدقہ ہے کہ صدقہ کیا اللہ تعالے نے ساتھ اسکے تمپر پس قبول کرو صدقہ اس کا روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے ف[3] بخاری اور مسلم مین روایت ہے حارثہ بن وہب خزاعیؓ سے کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو رسول اللہؐ نے منا مین دو رکعتین اسحال مین کہ ہم تھے بہت ایسے کہ نہ تھے کبھی اور بہت امن مین ہم تھے ف یہ ذکر حجۃ الوداع کا ہے کہ ان دنون مین صحابہ بسیار تھے اور با امن تھے کفار سے پاس لئے کہا کہ مشروع ہونا قصر کا موقوف اوپر خوف فتنہ کے کفار سے نہین جیسا کہ یہ آیت فَلَیْسَ[4] عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ آخر تک سے جو مذکور ہوئی معلوم ہوا بلکہ بہرحال قصر کرنا چاہئے کیونکہ حالت امن مین نماز کا قصر کرنا اگر خدا تعالے کی مرضی کے خلاف ہوتا تو حضرتؐ کبھی نہ قصر کرتے حالانکہ قصر کرنا حضرتؐ کا مثل آفتاب کی روشن و عیان ہے اور حضرت صلعم کی پیروی کرنا مین حکم ماننا خدائے تعالی کا ہی چنانچہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے[5] لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ یعنے البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے بیچ رسول خدا کے پیروی اچھی اور فرمایا اللہ تعالی نے مَنْ[6] یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ یعنے جسنے فرمانبرداری کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پس تحقیق اُس نے فرمانبرداری

---

[1] یہ حدیث جو مسلم مین جو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۲ مین ہے [2] یہ حدیث صحیح مسلم چھاپا الفا کے صفحہ ایضاً مین ہے [3] یہ حدیث مشکوۃ مین باب صلوۃ مسافر کی پہلی فصل مین ہے [4] یہ آیت سورہ احزاب کے شروع مین تیسرے رکوع کی ہے [5] یہ آیت باب والصفات کے تیسرے پارہ مین ہے ؛

کی اللہ کی اور بخاری[1] میں جابرؓ سے روایت ہے مَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ یعنے پس جسنے فرمانبرداری کی محمد صلعم کی پس تحقیق اُسنے فرمانبرداری کی اللہ تعالیٰ کی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ یعنے ارادہ کرتا ہے اللہ ساتھ تمہارے آسانی کا اور نہیں ارادہ کرتا ساتھ تمہاری دشواری کا اور مسند[2] امام احمد میں روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اداکئے جاویں اسکی رخصتیں کے کام جیسے ناپسند کرتا ہے کہ اداکئے جاویں اسکی گناہ کے کام اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اور ایک روایت میں ہے جیسے کہ پسند رکھتا ہے کہ اداکیجاویں اسکے فرائض اور نسائی[3] میں روایت ہے ابن شماسہ کہ کہا دیکھا میںنے حضرت عمر بن الخطابؓ کو نماز پڑھتے ذی الحلیفہ میں دو رکعتیں پس پوچھا میںنے اُسے اس سے پس کہا حضرت عمرؓ نے میں کرتا ہوں جیسا کہ دیکھا میںنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے ف ابن شماسہ جو حضرت عمرؓ سے پوچھا تو غرض اسکے پوچھنے سے یہ تھی کہ کلام اللہ میں تو یوں آیا ہے کہ جب خوف کفار کا نہیں رہا آپ جو قصر کرتے ہیں اسکی کیا وجہ ہے تب اسکے جواب میں حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں قصر کرتا ہوں یعنے حالت امن میں جیسا کہ دیکھا میںنے قصر کرتے ہوئے پیغمبر خدا صلعم کو اور یہ سب حدیثیں دلیل ہیں حنفیہ کی اسبات پر کہ سفر میں قصر کرنا نماز کا واجب ہے اور مسک[4] الختام شرح بلوغ المرام میں ہے کہ مذہب حنفیہ کا یہ ہے کہ قصر واجب ہے خواہ سفر تکلیف کا ہو خواہ نہ ہو راہ چلنے والا ہو خواہ ٹھیرنیوالا ہو سفر خوف کا ہو خواہ امن کا ہو سفر طاعت کا ہو خواہ معصیت کا ہو اور اسطرح سے ہر نوع تمام رخصتوں سفر کے اور مذہب امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کا یہ ہے کہ قصر رخصت ہے اور نمازی اختیار دیا گیا ہے درمیان قصر اور پوری پڑھنے کے اور شک نہیں کہ غالب بہت اس باب میں مذہب حنفیہ کا ہے انتہے اور جو لوگ کہ قائل اسبات کے ہیں کہ قصر رخصت ہے دلائل اُن کے یہ ہیں عمدہ دلیل وہ قول اللہ تعالیٰ کا ہے جو کہ یعلی بن امیہ کی حدیث میں گذرا وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا[5] اور جب چلو تم پھرو زمین کے پس نہیں اوپر تمہارے گناہ یہ کہ کوتاہ کرو تم نماز سے اگر ڈرو تم یہ کہ فتنہ میں ڈالیں تمکو وہ لوگ کہ کافر ہوئے ف معالم التنزیل میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے اور ظاہر قرآن کا دلالت کرتا ہے اوپر پوری پڑھنے نماز کے اسلئے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اور لفظ جناح کا سوائے اسکے نہیں کہ استعمال ہوتا ہے پھر رخصتوں کے نہ پھر اُسچیز کے کہ ہو واجب پس ظاہر آیت کا واجب کرتا ہے اس بات کو کہ قصر نہیں ہے جائز مگر نزدیک خوف کے اور نہیں امر اوپر اُسکے سوائے اسکے نہیں کہ اتری ہے یہ آیت اور پر اکثر

[1] یہ آیت پارہ سیقول کی دوسری پارہ میں ہے [2] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صلوۃ المسافر المریض میں ہے [3] یہ حدیث نسائی چھپی شاہدرہ والی کے صفحہ ۱۶۰ میں ہے

[4] یہ عبارت صاحب التحریر کی ہے جو ۲۰۹ میں چھپی ہے [5] یہ آیت پارہ واذا ضربتم کے صفحہ ۵۵ میں ہے

سفروں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اکثر سفر نہیں تھا خوف دشمن کے سے اور قصر کرنا جائز ہے سفر میں ہیچ حالت امن کے نزدیک اہل علم کے اور دوسری دلیل انکی یہ حدیثیں ہیں جو کہ اب آتی ہیں دارقطنی میں روایت ہے حضرت عائشہ رضہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے قصر کرتے سفر میں اور پوری پڑھتے اور روزہ رکھتے اور افطار کرتے اور راوی اسکی ثقہ ہیں مگر تحقیق وہ معلول ہوا اور محفوظ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان کیا انہوں نے اپنے فعل سے اور کہا کہ تحقیق وہ (یعنی) پوراپڑھنا نماز کا انہیں مشکل مجہیر روایت کیا اسکو بیہقی نے اور بخاری اور مسلم میں روایت ہے انہیں سے کہ کہا فرض کیگئی نماز دو رکعتیں (یعنی) اول دو رکعتیں فرض ہوئیں سفر اور حضر میں) پھر ہجرت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرض کیگئی چار حضر میں اور چھوڑی گئی نماز سفر میں پہلی فرض پر کہا زہری نے کہا میں نے واسطے عروہ کے کیا حال ہے حضرت عائشہ رضہ کا کہ پوری پڑھتی ہیں نماز سفر میں کہا دلیل پکڑتے ہیں جیسے دلیل پکڑی حضرت عثمان رضہ نے ف قسطلانی شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ کہا عینی نے شرح مسند ابن اثیر میں ہے کہ قصر کرنا نماز کا چوتھے سال ہجری میں ہوا ہے انتہے اور دلیل پکڑی ہے حضرت عثمان اور حضرت عائشہ رضہ نے ایک تو ساتھ آیہ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ الآیۃ اور دوسری ساتھ حدیث دارقطنی کے کہ حضرت قصر کرتے سفر میں اور پوری پڑھتی جو کہ اوپر گذری اور تیسری ساتھ حدیث نسائی کے کہ دلیل ہے حضرت عائشہ رضہ کی انہیں کی روایت سے اور دو قریب آدیگی اور بخاری رحمہ اللہ اور مسلم میں روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا عثمان رضہ نے پیچھے چار رکعتیں ف امام نووی نے ترجیح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ حضرت عثمان رضہ ابتدا خلافت سے آٹھ برس تک نماز قصر کرتے رہے اور ایک روایت میں ہے کہ چھ برس تک اور یہی مشہور ہے پھر پوری پڑھی حضرت عثمان رضہ نے پیچھے چھ برس کے خلافت اپنی سے انتہے اور نسائی رحمہ اللہ میں روایت ہے حضرت عائشہ رضہ سے کہ تحقیق انہوں نے کہا عمرہ کیا میں نے ساتھ رسول اللہ صلعم کے مدینے سے مکہ تک یہاں تک کہ جب میں کہا میں نے اے رسول اللہ کے قربان ہوں ماں باپ میرے آپ پر نماز قصر کرتی ہوں میں اور پوری پڑھتی ہیں آپ اور افطار کرتی ہوں میں اور روزہ رکھتی ہیں آپ فرمایا اچھا کرتی ہو تو اے عائشہ اور نہ عیب لگایا (یعنی اسکا) حضرت نے مجہیر ف تفسیر معالم التنزیل میں لکھا ہے کہ قصر کرنا نماز کا سفر میں جائز ہے ساتھ اجماع امت کے اور اختلاف ہے بیچ جائز ہونے پوری پڑھنے کے پس گئے اکثر انکی طرف اسبات کی کہ تحقیق قصر کرنا نماز کا واجب ہے اور یہ مذہب حضرت عمر رضہ اور حضرت علی رضہ اور ابن عمر رضہ اور جابر رضہ اور ابن عباس رضہ کا ہے اور ساتھ اسی کے قائل ہوئے حسن اور عمر بن عبد العزیز اور قتادہ اور یہ قول مالک رحمہ اللہ اصحاب الرای کا ہے اور گئی ہے ایک جماعت طرف اس بات کی کہ جائز ہے پوری پڑھنا روایت کیگئی ہے یہ بات

لہ یہ حدیث ہے ۱۲ م کے باب صلوۃ المآ (بعض ہی ہے ۱۲ یہ حدیث مشکوۃ میں باب صلوۃ السفر کی دوسری فصل میں ہے ۵ یہ حدیث مشکوۃ میں باب الاقامۃ فصل تیسری میں ہے ۵ یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے جو کہ مشکوۃ میں ہے ۱۲ ۵ یہ حدیث نسائی چاپہ شاہد دہلی کے

ف ۱۲ پڑھیں ابتدا سے خلافت میں دو رکعتیں اور پھر پڑھیں حضرت عثمان نے ۱۲ منہ

حضرت عثمان اور سعد بن ابی وقاص سے اور اسی کے قائل ہیں امام شافعیؒ اور انکی تردید یہ ہے کہ اگر جاہے پوری پڑھے اور اگر چاہے قصر کرے اور قصر افضل ہے اور امام نوویؒ نے شرح مسلم میں لکھا ہے کہ اختلاف کیا ہے علماء نے بیچ قصر کرنے کے سفر میں پس کہا شافعی اور مالک بن انس اور اکثر علماء نے جائز ہے قصر کرنی بیچ اور پوری پڑھنی بیچ اور قصر افضل ہے اور کہا امام ابوحنیفہؒ اور اکثر لوگوں نے کہ قصر واجب ہے اور پوری پڑھنا درست نہیں ہے اور دلیل پکڑی انہوں نے ساتھ یحییٰ بن امیہ کی حدیث کے اور ساتھ اس بات کے کہ تحقیق اکثر فعل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور انکے اصحاب کا تھا قصر کرنا اور دلیل پکڑی ہے امام شافعیؒ نے اور جو موافق ہیں امام شافعیؒ کے ساتھ حدیثوں مشہورہ کے جو کہ صحیح مسلم وغیرہ میں ہیں کہ تحقیق صحابہ رضی اللہ عنہم تھے سفر کرتے ساتھ پیغمبر خدا صلعم کے پس انمیں سے بعض صحابہ قصر کرتے تھے اور بعض ان میں سے پوری پڑھتے تھے اور بعض انمیں سے روزہ رکھتے تھے اور بعض انمیں سے افطار کرتے تھے نہیں عیب کرتا تھا بعض انکا بعض پر اور ساتھ اس بات کے کہ حضرت عثمانؓ تھے پوری پڑھتے اور اسیطرح حضرت عائشہ وغیرہ اور ایسا ہی ظاہر قول اللہ بزرگ کا ہے۔

فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلٰوةِ اور اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ قصر کرنا گناہ نہیں ہے اور

مسافر کو کسی جگہ ٹھہرنے کی اسمیں نماز قصر کرنے کی حد کے بیان میں عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ قِيْلَ لَهٗ اَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا قَالَ اَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے انس رضؓ سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ رسول اللہ صلعم کے مدینہ سے طرف مکہ کے پس تھے نماز پڑھتے دو دو رکعتیں (یعنی چار کی دو پڑھتے یہانتک کہ پھر کر آئے ہم طرف مدینہ کی کہا گیا واسطے انس رضؓ کے کیا ٹھہرے تھے تم مکہ میں کچھ (یعنی کچھ مدت) کہا ٹھہرے تھے ہم مکہ میں دس دن روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے ف سنن دارمی میں روایت ہے انہی سے کہ یہ ذکر حجۃ الوداع کا تھا اور بخاری میں روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا ٹھہرے نبی صلعم انیس دن مکہ میں قصر کرتے تھے ہم (کہا ابن عباسؓ نے) پس اگر ہم ٹھہرتے انیس دن قصر کرتے ہم اور اگر زیادہ ٹھہرتے ہم پوری کرتے ہم یعنے چار رکعت پڑھتے اور ابوداؤد میں روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ کہا ٹھہرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک میں بیس دن قصر کرتے تھے نماز کو ف کہا ابوداؤد نے کہ سوائے معمر کے نہیں سند بیان کی اسحدیث کی کسی نے اور کہا ابن حجر نے بلوغ المرام میں کہ راوی اسکے ثقہ ہیں مگر بیشک اختلاف ہے بیچ وصل اسحدیث کے یعنی اسلئے کہ بیچ سند اسحدیث کے معمر اور کہا ترمذیؒ نے اور روایت کی گئی ہے حضرت علیؓ سے کہ تحقیق کہا اسنے جو شخص کہ اقامت کرے دس دن

ف یہ عبارت امام نووی کی صحیح مسلم میں جو کہ مسلم شریف نووی چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۲۴۱ میں ہے ف یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب صلوٰۃ المسافر فصل اول میں ہے ف یہ حدیث بخاری چاپہ احمدی صفحہ کے صفحہ ۱۴۵ میں ہے ف یہ حدیث ابوداؤد چھاپہ اول ہی میں جو کہ ۱۷۲ ہے

پوری پڑھی نماز اور روایت کیگئی ہے ابن عمرؓ سے کہ تحقیق کہا اسنے جو شخص کہ اقامت کرے پندرہ دن پوری پڑھے نماز اور روایت کیگئی ہے اسی بارہ دن کی یہی اور روایت کیگئی ہے سعید بن مسیب سے کہ تحقیق اسنے کہا جب اقامت کرے چار دن نماز پڑھے چار رکعتین اور روایت کیا اسکو اس سے قتادہ اور عطا خراسانی نے اور روایت کی اسسے داؤد بن ابی ہند نے خلاف کی اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے پیچھے اسکے بیچ اس باب کے پس اہیر سفیان ثوری اور اہل کوفہ گئے ہیں طرف وقت بیس روز کے نیت کرنے پندرہ دن کی جب قصد کرے اوپر ٹھہرنے پندرہ دن کے پوری پڑھے نماز اور کہا اوزاعی نے جب نیت کرے اوپر ٹھہرنے بارہ دن کی پوری پڑھے نماز اور کہا مالک اور شافعی اور احمد نے جب نیت کرے اوپر ٹھہرنے چار دن کے پوری پڑھے نماز اور ایہ اسحاق پس دیکھتے ہیں بہت قوی مذہبوں سے بیچ اسکے حدیث ابن عباسؓ کی کہا اسحق نے اسلئے کہ تحقیق ابن عباسؓ نے روایت کی ہے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر تادیل کیا اسکو بعد بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے جب قصد کرے اوپر ٹھہرنے انیس دن کے پوری پڑھے نماز پھر اجماع کیا اہل علم نے اوپر اسکے کہ تحقیق واسطے مسافر کے ہے یہ کہ قصر کرے جبتک کہ نہ نیت کرے ٹھہرنے کی اگرچہ آویں اوپر اسکے کئی برس انتہے اور ابن ہمام نے فتح القدیر[1] میں لکھا ہے کہ روایت کی ہے عبدالرزاق نے ساتھ سند اپنی کہ تحقیق ابن عمرؓ ٹھہرے آذربیجان میں چھ مہینے قصر کرتے تھے نماز کو اور بیہقی نے روایت کی ہے بیچ معرفت کیتھ اسناد صحیح کے کہ تحقیق ابن عمرؓ نے کہا کہ پڑی تھی ہمپر برف اور ہم آذربیجان میں تھے چھ مہینے بیچ لڑائی کے پس تھے ہم نماز پڑھتے دو رکعتین اور اسی کتاب میں ہے کہ تھے ابن عمرؓ کے اور صحابہ بھی تھے اور روایت کی عبدالرزاق نے حسن سے کہ کہا اسنے تھے ہم ساتھ عبدالرحمن بن سمرہؓ کے بیچ بعض شہروں فارس کے کئی برس پس تھے ہم جمع کرتے اور نہ زیادتی کرتے اوپر دو رکعتوں کی اور روایت کی عبدالرزاق نے انس بن مالکؓ سے کہ تحقیق وہ تھے ساتھ عبدالملک بن مروان کے شام میں چھ مہینے نماز پڑھتے تھے دو دو رکعتیں انتہے اور شیخ عبدالحق[2] نے شرح مشکوۃ میں لکھا ہے کہ مذہب امام شافعیؒ کا یہ ہے کہ اگر ساتھ نیت اقامت کے چار دن یا زیادہ ٹھہرے مقیم ہو جاتا ہے اور چار رکعت ادا کرے اور اگر بدون نیت کے ساتھ قصد نکلنے اجمل کے زیادہ اٹھارہ دن سے رہے نماز پوری پڑھے اور انہوں نے اندازہ چار دن کا حضرت عثمانؓ سے روایت کیا ہے انتہے اور امام شوکانی[3] نے درہبہ میں لکھا ہے اور جب ٹھہرے کسی شہر میں مترود تو قصر کرے بیس دن تک رجب ارادہ کرے چار دن ٹھہرنے کا تو پوری نماز پڑھے بعد چار دن کے انتہے

نماز قصر کرنیکی مسافت کی حد کے بیان میں

عنْ[4] اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

[1] یہ عبارت فتح القدیر چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۲۰۵ میں ہے [2] یہ عبارت عبدالحق شرح مشکوۃ چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۱۹۵ میں ہے
[3] امام شوکانی کی یہ عبارت درالبہیہ کے باب صلوۃ المسافرین میں ہے [4] یہ حدیث مسلم میں جو کہ معہ شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۲۴۲ میں ہے

علیہ وسلم اذا خرج مسیرۃ ثلاثۃ امیال او ثلاثۃ فراسخ صلی رکعتین رواہ مسلم
روایت ہے انس رضؓ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب نکلتے تین میل یا تین فرسخ کی راہ نماز پڑھتے دو رکعت
روایت کیا اسکو حدیث کو مسلم نے ف مسک الختام شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ سبل میں کہا ہے کہ اس روایت میں جو
میل یا فرسخ میں شک ہے سو شعبہ (راوی حدیث) سے ہے اصل حدیث میں یہ نہیں اور امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں
لکھا ہے کہ کہا شافعی و مالک اور ان دونوں کے یاروں نے اوزیعی اور اوزاعی اور فقہا اصحاب حدیث اور ان کے
سوا اوروں نے نہیں جائز ہے قصر مگر بیچ مسافت دو منزلوں یعنی کے وہ اٹھتالیس میل ہاشمی ہوتے ہیں اور میل چھ
ہزار گز کا اور گز چوبیس انگلی چوڑی برابر کا اور انگلی چھ جو چوڑی برابر کی ہوتی ہے اور کہا ابو حنیفہ اور کوفیوں نے نہ قصر
کیجاوے کمتر تین منزل سے اور روایت کیگئی ہے عثمان اور ابن مسعود اور حذیفہ سے اور کہا داؤد اور اہل ظاہر نے جائز ہے
قصر کرنی دراز سفر میں بھی اور تھوڑی میں بھی یہانتک کہ اگر ہو تین میل تو بھی قصر کرے اور امام شوکانی نے
درآر مضیہ شرح درر البہیہ میں لکھا ہے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب تم زمین پر چلو تو تمپر نماز قصر کرنیکا کوئی
گناہ نہیں اور زمین پر چلنا سفر چلنے پر کہا جاسکتا ہے مگر چونکہ حضرت بقیع غرقد تک اور مانند اسکی جایا کرتے تھے۔
اور نماز قصر نہیں کیا کرتے تھے اسلئے سفر کے بغیر چلنا اس سے نکلگیا اور حضرتؐ سے تعیین قدر سفر میں جسمیں مسافر
قصر کرے کچھ ثابت نہیں سو جسے لغت اور شرع میں سفر کہا جاوے اسکیطرف رجوع کرنا واجب ہوا اور جو کوئی اپنی
بستی سے کہیں کو سفر کے ارادے سے نکلے یہانتک کہ وہ مسافر گنا جاوے تو وہ قصر کرے نماز کو اگرچہ وہ مقام ایک برید یعنے
بارہ میل سے کم (فاصلہ پر) ہو اور جن (علماء) نے برید اور ایکدن اور دو دن اور تین دن اور اسے زیادہ کو معتبر رکھا ہے
(اور اسکی قید لگائی اور تعین کی ہے) انکی روشن دلیل نہیں بہت ہے انکی دلیل تو یہ حدیث ہے کہ کسی عورت کو جو اللہ
تعالیٰ اور آخر دن قیامت پر ایمان رکھتے ہو اپنے ذی محرم کے سوا تین دن کا سفر کرنا حلال نہیں اور ایک روایت
میں ہے ایکدن اور رات اور ایک روایت میں ایک برید سو اسحدیث میں نماز قصر کرنیکا ذکر تک نہیں اور
نہ حدیث اسکے سیاق میں ہے بلکہ وہ مسئلہ ہی جدا ہے اور اس سے قصر کے بابین دلیل پکڑنا محض اٹکل ہے
اور اس باب میں جتنی روائتیں آئی ہیں ان سب سے بہتر وہ روایت ہے جس سے شعبہ نے یحیی بن یزید ہنائی سے روایت
کیا ہے کہ میں نے انس سے نماز قصر کرنیکا مسئلہ پوچھا تو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تین میل یا تین فرسخ کا سفر کرتے تو
دو رکعتیں پڑھتے اور شک شعبہ کیطرف سے ہے یعنے اسے یاد نہیں رہا کہ انس نے تین میل فرمائے یا تین فرسخ اسکو مسلم وغیرہ
نے روایت کیا ہے اب اگر (پہلی حدیث سے نماز کے قصر کرنے پر کوئی یوں دلیل

ف یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام کے جلد اول کے صفحہ ۳۰۰ میں ہے ۱۲ منہ
یہ عبارت صحیح مسلم میں جو مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۲۴۱ میں ہے ۱۲
یہ عبارت مذکور مضیہ کے صفحہ ۱۰۰ میں مع شرح درر البہیہ چھاپا علوی علی بخش خان کے صفحہ ۹۹ میں ہے ۱۲

پکڑے کہ حضرت نے عورتون کو بدون اپنے محرم کے اسقدر مسافت کے سفر سے جو منع کیا تو اسکی وجہ یہی ہو کہ آپنے اسکا نام سفر رکھا تو معلوم ہوا کہ اس سے کم مین نماز قصر کرنا نہ چاہئے تو اسکا جواب یہ ہو کہ اسکا نام سفر رکھنے سے اس سے کم کا نام سفر رکھنے کی نفی نہین نکلتی کیونکہ حضرت نے مسافت برید کو بھی سفر کہا جیسے کہ اسی حدیث مین ہی عبارت اخلاف روایت کے گذری (اسیطرح سے) برید کا نام سفر رکھنے سے برید سے کم کا نام سفر رکھنے کی نفی نہین ہوتی۔ انتہے تمام ہوئی عبارت دراری مضیہ شرح درر البہیہ کی اور یہ جو مذہب حنفیہ کا ہے کہ قصر نکیجاوے۔ نماز کمتر تین منزل سے سو دلائل ان کے اس بابمین ہین پہلی دلیل حنفیہ کی طبرانی مین روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ تحقیق پیغمبر صلعم نے فرمایا اے اہل مکہ نہ قصر کرو نماز کو نیچے کمتر کے چار برد سے مکہ سے عسفان تک ف مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے۔ کہ برید سو فرسخ کو کہتے ہین اور فرسخ تین میل کا ہوتا ہے اومیل وہ ہے جہانتک کہ نظر ہو پہنچے انتہے اور کہا ابن حجر نے بلوغ المرام مین کہ روایت کیا اسحدیث کو دارقطنی نے اسناد ضعیف سے اور صحیح یہ ہے کہ وہ موقوف ہے اسیطور روایت کیا اسکو ابن خزیمہ نے اور مسک الختام سے معلوم ہوا کہ یہ جواب بیہقی مین بھی موجود ہے۔ سو جواب اسکا یہ ہے۔ کہا امام شوکانی نے درای مضیہ شرح درر البہیہ مین کہ بیچ اسناد اسحدیث کے عبدالوہاب بن مجاہد بن جبر ہے اور وہ متروک ہے اور کہا ابن ہمام حنفی نے فتح القدیر مین کہ یہ حدیث ضعیف ہے واسطے ضعیف ہونے راوی اسکے کے اور وہ عبدالوہاب بن مجاہد ہے۔ اور تقریب التہذیب مین لکھا ہے کہ عبدالوہاب بن مجاہد بن جبر مکی متروک ہے اور جبھوٹا کہا اسکو ثوری نے سابقہ سو پس معلوم ہوا کہ یہ حدیث لائق حجت پکڑنیکے نہین دوسری دلیل حنفیہ کی موطا امام مالک مین روایت ہے مالک سے کہ تحقیق پہونچی انکو یہ بات کہ تحقیق عبداللہ بن عباس تھے قصر کرتے نماز بیچ مانند اس مسافت کے کہ درمیان مکہ اور طائف کے ہے۔ اور بیچ مانند اس مسافت کے کہ درمیان مکہ اور عسفان کے ہے اور بیچ مانند اس مسافت کے کہ درمیان مکہ اور جدہ کے ہے کہا یحیے نے کہ کہا مالک نے اور یہ مسافت ہے چار برید کی سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے ابن عباس پر اور حدیث موقوف قابل حجت کے نہین ہوتی۔ اور دلایل اسکے فصل الخطاب پانی مین اسکتاب کے پہلے گذرے سفر مین سنتون پڑہنے کے بیان مین عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی السفر علی راحلتہ حیث توجھت بہ یومی ایماء صلوٰۃ اللیل الا الفرائض ویوتر علی راحلتہ متفق علیہ روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے سفر مین اپنی سواری پر جسطرف متوجہ کرتی سواری اُنکو اشارہ کرتے اشارہ کرنا پڑہتے سفر مین سواری پر نماز شب کی سوائے فرض کے اور وتر بھی پڑہتے اپنی سواری پر روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے۔

(۱۲) ف یہ عبارت نقل کی ہے مولوی عبدالحی صاحب نے اپنی فتاوی کے حاشیہ پر ص ۲۰۰ ج ۱ ۵ یہ عبارت ردالمحتار کی ہے مطبوعہ مصطفائی ص ۲۷۰ ج ۱ ۶ یہ عبارت فتح القدیر کی ہے مطبوعہ مصطفائی ص ۲۰۰ ج ۱ کے حاشیہ پر ۷ یہ عبارت تقریب التہذیب کی ہے مطبوعہ مجتبائی دہلی ص ۱۷۲ ج ۱ ۸ یہ عبارت موطا امام مالک کی ہے مطبوعہ مجتبائی دہلی ص ۱۰۰ کے حاشیہ پر

---

۱ یہ حدیث روضۃ الندیہ شرح درر البہیہ مطبع مولوی علی بخش کے ص ۶۹ مین ہے ۲ یہ حدیث مسک الختام شرح بلوغ المرام کے جلد اول کے ص ۲۳۹ مین ہے
۳ یہ عبارت امام شوکانی کی روضۃ الندیہ شرح درر البہیہ چھاپہ مولوی علی بخش خان کے صفحہ ۶۹ مین ہے ۴ یہ عبارت فتح القدیر چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے ص ۲۴۱ مین ہے

فائدہ نماز نفل یعنے سنتین اور وتر سفر مین سواری پر پڑہتے اور جسطرف کو جانا ہوتا منہ اُسیطرف کرتے لیکن وقت کہنے تکبیر تحریمہ کے ایکدفعہ منہ سواری کا قبلہ کیطرف کرلیتے جیسا کہ **ابوداؤد**[1] مین روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ سفر کرتے پس ارادہ کرتے یہ کہ نفل پڑہین سامنے کرتے قبلہ کی اونٹنی اپنی پھر تکبیر کہتے پھر نماز پڑہتے جسطرف متوجہ کرتی انکو سواری انکی **ف** یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ اس صورت مین منہ قبلہ کیطرف کرنا واجب ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی رح کا اور **بخاری**[2] اور **مسلم**[3] مین روایت ہے عامر بن ربیعہ رض سے کہ کہا دیکہا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اور وہ اوپر سواری اپنی کے تھے نفل پڑہتے اشارہ کرتے ساتہ سر اپنے کے پہلے اسکے کہ جسطرف متوجہ کرتی انکو سواری انکی اور نہ کرتے اُسکو بیچ نماز فرض کے اور **ابوداؤد**[4] مین روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا بہیجا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ کسی کام کے کہا پس آیا مین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تھے اپنی سواری پر طرف مشرق کی اور کرتے تھے سجدہ پست تر رکوع سے **ف** اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت[5] سواری پر رکوع اور سجدہ دونون اشارہ سے کرتے تھے اور سجدہ کیلئے زیادہ جھکتے تھے اور رکوع کے لئے کم **وعن**[6] البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمانیۃ عشر سفرا فما رایتہ ترک رکعتین اذا زاغت الشمس قبل الظھر رواہ ابوداود والترمذی وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہے براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا رفاقت کی مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اٹھارہ سفرون مین پس نہین دیکہا مینے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ چھوڑی ہون دو رکعتین جسوقت کہ ڈہلے آفتاب پہلے ظہر کے روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔ **فائدہ**[7] ترمذی مین روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا نماز پڑہی مین نے ساتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر مین اور سفر مین پس پڑہی مین نے ساتہ حضرت[8] کے شہر مین ظہر کی چار رکعتین اور بعد ان کے دو رکعتین یعنی سنت اور عصر کی دو رکعتین اور نہ پڑہی پیچہے اسکے کچہ (یعنے سنت) اور نماز مغرب کی شہر مین اور سفر مین برابر تین رکعتین اور نہ کم کرتے تھے شہر مین اور سفر مین اس نماز مغرب کی وتر ہے دن کے اور پڑہتے پیچہے اسکے دو رکعتین (یعنے سنت) اور کہا یہ حدیث حسن ہے اور **بخاری اور مسلم**[9] مین روایت ہے حفص بن عاصم سے کہ کہا رفاقت کی مین نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مکے کے راہ مین پس نماز پڑہائی ہمکو ظہر کی دو رکعتین پھر آئے ڈیرے اپنے مین اور بیٹہے پس دیکہا لوگون کو کہڑے ہوئے پس کہا کیا کرتے

---

[1] یہ حدیث ابوداؤد چھاپا دہلی کے ہین جو کہ ۱۳۴۷ھ مین چھپی ہین چھاپہ گیا ہے ہمکو صفحہ ۱۷۴ پر ۱۲ [2] یہ حدیث منتقی الاخبار طبع مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۳۱ پر ہے ۱۲
[3] یہ حدیث ابوداؤد چھاپا دہلی کے صفحہ ۱۷۴ پر ہے ۱۲ [4] یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب صلوٰۃ السفر کے دوسرے فصل مین ہے ۱۲ [5] یہ حدیث ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۱۰۱ مین ہے ۱۲ [6] یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب صلوٰۃ السفر کے پہلے فصل مین ہے ۱۲

اور فرض چھوڑنے نماز سفر مین ظہر کی دو رکعتین اور نہ چھوڑنے اسکے دو رکعتین یعنے سنت ۱۲

ہیں یہ کہا میں نے نفلیں پڑھتے ہیں (یعنے سنتیں) ابن عمرؓ نے کہا اگر پڑھتا میں نفلیں پڑھنے والا البتہ پڑھتا میں نماز فرض اپنی (یعنے اگر محل ادا کرنے سنتوں کا ہوتا تو پورا پڑھنا فرضوں کا اہم اور اولی تھا پس جب فرض قصر کئے گئے تو ترک سنت اولی ہوگا۔ کیونکہ کامل کرنا فرض کا اولے ہے سنت سے) صحبت رکھی میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس نہ زیادہ کرتے سفر میں دو رکعتوں پر اور صحبت رکھی میں نے ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ سے اسیطرح یعنے وہ بھی سفر میں سنتیں نہیں پڑھتے تھے ف کہا ترمذی نے اور روایت کیگئی ہے ابن عمرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے نہ نفل پڑھتے سفر میں پہلے نماز کے (یعنی فرض کے) اور نہ بعد اسکے اور روایت کیگئی ہے بھی انہیں سے انہوں نے نفل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق حضرتؐ تھے نفل پڑھتے سفر میں پھر اختلاف کیا اہل علم نے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے (یعنے بسبب اسکے کہ حضرتؐ سے پڑھنا بھی ثابت ہوا ہے اور نہ پڑھنا بھی) پس اعتقاد کیا بعض اصحابؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نے اس طرح پر کہ نفل (یعنی سنتیں) پڑھے مرد سفر میں اور ساتھ اسی کے قائل ہیں امام احمدؒ اور اسحٰق اور اعتقاد کرتی ہے ایک جماعت اہل علم سے یہ کہ سفر میں نماز نہ پڑھے پہلے فرض کے اور نہ بعد اسکے اور مقصود اس شخص کا جو کہ نہیں نفل پڑھتا (یعنے سنتیں) پڑھتا ہے پس واسطے اسکے ہے بیچ اسکے بزرگی بہت (یعنے ثواب بہت پاتا ہے) اور (اس کا برعکس) اکثر اہل علم کا یہ قول ہے کہ سفر میں نفل (یعنے سنتیں) پڑھنا اختیاری بات ہے یعنی جو پڑھیگا ثواب پائیگا۔ اور جو نہیں پڑھیگا اسکو اخذ نہیں انتھے

سفر میں نماز جمع کرنیکے بیان میں

عن[۵] ابن عباسؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجمع بین صلوٰۃ الظہر والعصر اذا کان علی ظہر سیر ویجمع بین المغرب والعشاء رواہ البخاری یعنی روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتے درمیان ظہر کے اور عصر کے جسوقت کہ ہوتے سفر میں اور جمع کرتے درمیان مغرب اور عشاء کے روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر میں نماز کا جمع کرنا درست ہے خواہ ظہر کو وقت میں ظہر کیساتھ اسی وقت عصر کو پڑھ لے یا عصر کو وقت میں عصر کیساتھ اسیوقت ظہر کو پڑھ لے اسیطرح مغرب کے وقت میں مغرب کیساتھ اسیوقت عشاء کو پڑھ لے یا عشاء کے وقت میں عشاء کیساتھ اسی وقت مغرب کو پڑھ لے اور یہی مذہب امام شافعی اور امام احمد کا ہے اور نزدیک حنفیہ کے جمع کرنا نماز کا محمول ہے جمع صوری پر یعنے ظہر آخر وقت میں پڑھے اور عصر اول وقت میں سو یہ بات صریح خلاف اس حدیث کے بھی اور حدیثوں آئندہ کے بھی ہے

وعن[۶] معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک اذا زاغت الشمس قبل ان یرتحل جمع بین الظہر والعصر وان ارتحل

---

۵ یہ عبارت ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ میں ہے ۱۲ ۶ یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۱۴۹ میں ہے ۱۲ ۷ یہ حدیث مشکوۃ میں باب صلوۃ السفر کے دوسرے فصل میں ہے ۱۲

قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلَ ذٰلِكَ اِنْ غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَاِنْ ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک مین جسوقت کہ ڈھلتی دوپہر پہلے اس سے کہ کوچ کرین جمع کرتے درمیان ظہر اور عصر کے اور اگر کوچ کرتے پہلے ڈھلنے دوپہر کے دیر کرتے ظہر کو یہانتک کہ اُترتے واسطے نماز عصر کے یعنی عصر کیوقت عصر اور ظہر دونون پڑہتے) اور مغرب مین کرتے مانند اسی کی جب ڈوبتا آفتاب پہلے کوچ کرنیکے جمع کرتے درمیان مغرب اور عشاء کے اور اگر کوچ کرتے پہلے غائب ہونے آفتاب کے دیر کرتے مغرب کو یہانتک کہ اُترتے عشاء کیواسطے پھر جمع کرتے درمیان دونون نمازون کے روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے وَعَنْهُ[1] قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا فَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اُنہی سے کہا نکلے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ تبوک مین پس تھے پڑہتے نماز ظہر اور عصر کی اکٹھی اور مغرب اور عشا کی اکٹھی روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے وَعَنْ[2] اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَاِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْحَاكِمِ فِي الْاَرْبَعِيْنَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ ثُمَّ رَكِبَ وَلِاَبِيْ نُعَيْمٍ فِيْ مُسْتَخْرَجِ مُسْلِمٍ كَانَ اِذَا كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَزَالَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ ارْتَحَلَ اور روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوچ کرتے پہلے جھکنے آفتاب کے دیر کرتے ظہر مین عصر کیوقت تک پھر اترتے پس جمع کرتے درمیان اُن دونون کے پھر اگر جھکتا آفتاب پہلے کوچ کرنیکے نماز پڑہتے ظہر کی پھر سوار ہوتے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت حاکم کے چہل حدیث مین اسناد صحیح سے ہے کہ پڑہتے ظہر اور عصر پھر سوار ہوتے اور ابی نعیم کی روایت مسلم کی مستخرج مین ہے جب ہوتے تھے حضرت سفر مین پس جھکتا آفتاب پڑہتے نماز عصر اور ظہر کی اکٹھی پھر کوچ کرتے وَعَنِ[3] ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ فِيْ سَفْرَةٍ سَافَرَهَا فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ سَعِيْدٌ فَقُلْتُ لِاِبْنِ عَبَّاسٍ مَا حَمَلَهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ اَرَادَ اَنْ لَّا يُحْرِجَ اُمَّتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباس

---

[1] یہ حدیث صحیح مسلم کی جو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکی صفحہ ۲۴۶ مین ہے ۱۲ [2] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صلوٰۃ المسافر والمریض مین ہے ۱۲
[3] یہ حدیث صحیح مسلم مین جو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اس کے صفحہ ۲۴۶ مین ہے ۱۲

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا درمیان نماز کے بیچ سفر کے کہ سفر کیا بیچ غزوہ تبوک کے پس جمع کیا درمیان ظہر اور عصر کے اور مغرب اور عشا کے کہا سعید نے پس کہا میں نے واسطے ابن عباس کے کیچیز نے اٹھایا حضرتؐ کو اوپر اسکے (یعنے کس سبب سے حضرتؐ نے جمع کیا) کہا ابن عباسؓ نے ارادہ کیا حضرتؐ نے یہ کہ نہ حرج ہو امت کا روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے ف کہا ترمذی[1] نے نیچے حدیث معاذ بن جبل کے اور اس باب میں حضرت علیؓ اور ابن عمرؓ اور انس اور عبداللہ بن عمر اور حضرت عایشہؓ اور ابن عباسؓ اور اسامہ بن زید اور جابرؓ سے بھی روایت ہے اور ساتھ اسی کے قائل ہوئے ہیں امام شافعی اور امام احمد اور اسحق کہتے تھے یہ دونوں نہیں خوف ہے یہ کہ جمع کرے درمیان دو نمازوں کے سفر میں بیچ ایک وقت کے ان دو نوں وقتوں میں سے انتھے اور کہا امام نوویؒ نے شرح صحیح مسلم میں کہ امام شافعیؒ اور اکثر لوگوں نے کہا ہے کہ جائز ہے جمع کرنا ظہر اور عصر کا بیچ دونوں وقتوں اپنے کے جونسے میں انمیں سے کہ چاہے بیچ سفر طویل کے اور بیچ جائز ہونے جمع کرنے نماز کے چھوٹے سفر میں امام شافعیؒ کے دو قول ہیں اور اس کے دونوں قولوں میں بہت صحیح قول اسکا یہ ہے کہ جس سفر میں قصر کرنا نماز کا درست نہیں اسمیں جمع کرنا بھی درست نہیں اور سفر طویل ۴۸ میل ہاشمی ہے اور وہ دو منزلیں درمیانہ ہوتی ہیں جیسے کہ پہلے گذرا انتھے اور کہا امام شوکانی نے درر البہیہ میں درست ہے مسافر کو جمع کرنا نماز کا ساتھ تقدیم و تاخیر کے اذان و اقامت سے یعنے ظہر کیساتھ عصر پڑھے یا عصر کیساتھ ظہر ملاوے اسیطرح مغرب کیساتھ عشا پڑھے یا عشا کیساتھ مغرب ملاوے انتھے اور حنفیہ جو ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشا کو سفر میں جمع کرکے پڑھنا درست نہیں جانتے سو دلایل انکے یہ ہیں پہلی دلیل حنفیہ کی بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور نسائی میں روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ کہا نہیں دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ نماز پڑھی ہو کوئی نماز بدون وقت اپنے کے مگر دو نمازیں کہ جمع کی درمیان مغرب اور عشا کے مزدلفہ میں اور نماز پڑھی فجر کی اس دن قبل وقت اپنے کے سو جواب اسکا دو طرح ہے اول یہ کہ مسک الختام شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ (سفر میں) حضرتؐ اور حضرتؐ کے صحابہ کا نماز کو) جمع کرکے پڑھنے کو نہ دیکھنا ابن مسعودؓ کا مزدلفہ کے سوائے مضر مقصود کا درگزر نہیں ہے اسلیے کہ یہ نقل عدم ہے نہ عدم نقل اور مثبت مقدم ہے نافی پر اور ابن مسعود نے بہت سی چیزوں کو بھلا دیا تھا احتمال رکھتا ہے کہ نماز کے جمع کرکے پڑھنے کو بھی بھلا دیا ہو چنانچہ رفع الیدین کے بیان میں پہلے گذر چکا ہے دوم یہ کہ ابن مسعود خود بیان کرتے ہیں کہ سفر میں حضرتؐ دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرکے پڑھتے تھے۔ جیسا کہ محدث سلام اللہ نے محلی شرح موطا امام مالکؒ میں کہا ہے کہ دیکھا میں نے مسند ابی یعلی میں طریق ابی لیلے سے اس نے روایت کی ابی قیس ازدی سے اس نے ابن مسعودؓ سے کہ تھے

---

[1] یہ عبارت ترمذی چاپا احمدی صفحہ ۱۰۰ میں ہے۔ [2] یہ عبارت امام نوویؒ کی شرح صحیح مسلم میں بحکم شرح نووی چاپا گیا احمدی کے صفحہ ۲۴۵ پر ہے۔ [3] امام شوکانی کی یہ عبارت درر البہیہ کے باب صلوۃ المسافر میں ہے۔ [4] یہ حدیث نیل الاوطار چاپا مکتبہ نے صفحہ ۱۷۱ میں لکھا ہے۔ [5] یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام چاپا مکتبہ جلد دوم کے صفحہ ۳۰ میں ہے۔

حضرتؐ جمع کرتے درمیان دو نمازوں کے سفر میں انتھی دوسری دلیل فرمایا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے[1] اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا یعنے بتحقیق نماز ہے اوپر مسلمانوں کے لکھی ہوئی وقت مقرر کی ہوئی سو جواب اسکا چار طرح پر ہے اول یہ کہ تعین اوقات[2] نماز جسطرح سے کہ حضرتؐ کی قول اور فعل سے ہے۔ اسیطرح سے جمع کرنا بھی حضرتؐ کے فعل سے ہے جو کہ جمع کی حضرتؐ نے سو جو کوئی دلیل پکڑے ساتھ اس آیت کیواسطے نہ جمع کرنے نماز کے سفر مین پس ٹھیک نہین ہے اسیطرح لکھا ہے مسک الختام شرح بلوغ المرام مین دوم یہ کہ عمل کلام اللہ کے خلاف ہے کیونکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اگر خوف کافرون کا ہو تب قصر کرو اور اگر کوئی یہ کہے کہ قصر کرنا نماز کا اللہ کا صدقہ قبول کرنا ہے اور نہ قصر کرنا اسکا احسان رد کر دینا ہے۔ اور یہ گناہ ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ حضرتؐ کا قول ہے اللہ تعالیٰ کا قول نہین ہے اور یہی ہمارا دعویٰ ہے کہ مضامین کلام اللہ کے حضرتؐ کے فرمانے یا عمل کرنیپر ہی حصر ہے اور جمع کرنا نماز کا حضرتؐ کے فعل سے خود ثابت ہے پس معلوم ہوا کہ آیت اِنَّ الصَّلٰوۃَ الآیۃ سے اوپر جائز نہونے جمع کرنے نماز کیے حجت پکڑنی نامقبول ہے سوم یہ کہ کلام اللہ کے مضامین سے واقف حضرتؐ سے زیادہ اور کوئی نہین اور حضرتؐ خدا تعالےٰ کے حکم کے خلاف ذرہ کے برابر بھی کوئی کام نہین کرتے تھے پس جمع کرنا نماز کا سفر مین اگر خدا تعالیٰ کی مرضی اور آیت مذکور کے خلاف ہوتا تو اسیوقت وحی نازل ہوتی اور جمع کرنیسے منع کیا جاتا آگے معلوم ہوا کہ جمع کرنا نماز کا سفر مین خدا کے نزدیک بھی ناپسند نہین چہارم یہ کہ بحکم آیہ مذکور اگر جمع کرنا نماز کا تمہارے نزدیک منع ہے تو پھر مزدلفہ مین جو تم جمع کرکے پڑھنے کے قائل ہوا سکی کیا وجہ ہے قرآن سے تو یہ ثابت ہی نہین اور اگر یہ کہو کہ حدیث سے ثابت ہے تو جواب یہ ہے کہ سفر مین جمع کرنا بھی حدیث ہی سے ثابت ہے پھر تم اسکو کیون نہین درست جانتے اسکا کیون انکار کرتے ہو غرض کہ پیغمبر صلعم کی اتباع کو چھوڑنے اور غیر کی تقلید کرنیسے یہ سب خرابیان لازم آئین اور حق یہ ہے کہ سفر مین جمع کرنا نماز کا تو ایکطرف رہا اگر کسی بڑی ضرورت کیلئے گھر مین بھی کوئی کبھی جمع کرلے تو بھی گناہ نہین ہے جیسا کہ آگے آتا ہے **گھر مین نماز جمع کرنیکے بیان مین:-**

عَنِ[3] ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّھْرَ وَالْعَصْرَ جَمِیْعًا بِالْمَدِیْنَۃِ فِیْ غَیْرِ خَوْفٍ وَّلَا سَفَرٍ قَالَ اَبُوالزُّبَیْرِ فَسَاَلْتُ سَعِیْدًا لِمَ فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ کَمَا سَاَلْتَنِیْ فَقَالَ اَرَادَ اَنْ لَّا یُحْرِجَ اَحَدًا مِّنْ اُمَّتِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی اکٹھی مدینہ مین سوائے خوف اور سوائے سفر کے کہا ابوالزبیر نے پس پوچھا مین نے سعید سے سو اسطے کیا حضرتؐ نے اسکو پس کہا سعید نے پوچھا مینے ابن عباس سے جیسا کہ پوچھا تو نے مجھسے پس کہا ابن عباس نے ارادہ

---

[1] یہ آیت پارہ والمحصنات کے تیسرے رکوع مین ہے ۱۲ [2] تعین اوقات آویزان مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مسلم فاروقی کانپور کے جلد اول کے صفحہ ۲۳۷ پر ہے ۱۲
[3] یہ حدیث صحیح مسلم مین جو رقم شرح نووی چھپا گیا ہے اس کے صفحہ ۲۴۶ مین ہے ۱۲

نوٹ: اگر حدیث سے سفر مین جمع کرنا نماز کا بالکل درست نہین ہے حالانکہ قصر کرنا نماز کا تمہارے نزدیک واجب ہے اور کلام اللہ

کیا حضرتؐ نے یہ کہ نہ حرج ہو کسی کا میری امت مین سے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے وعنہ قال جمع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الظہر والعصر والمغرب والعشاء بالمدینۃ فی غیر خوف ولا مطر فی
حدیث وکیع قال قلت لابن عباس لم فعل ذلک قال کیلا یحرج امتہ وفی حدیث ابی معاویۃ
قیل لابن عباس ما اراد الی ذلک قال اراد ان لا یحرج امتہ رواہ مسلم اور روایت ہے انہین سے کہا جمع کی
(نماز) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان ظہر اور عصر کے اور مغرب اور عشاء کے مدینہ مین سوائے خوف اور مینہ کے اور بیچ حدیث وکیع کے ہے کہا کہا ابن عباسؓ نے واسطے ابن عباسؓ کے کسواسطے کیا حضرتؐ نے اسکو کہا ابن عباسؓ
نے تاکہ تکلیف نہو حضرتؐ کی امت کو اور بیچ حدیث ابی معاویہ کے ہے کہا کہا گیا واسطے ابن عباس کے کیا ارادہ کیا حضرت
نے اس سے کہا ابن عباسؓ نے ارادہ کیا حضرتؐ نے یہ کہ نہ حرج ہو میری امت کا روایت کیا اسکو مسلم نے وعنہ
ایضا قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ سبعا وثمانیا الظہر والعصر والمغرب والعشاء
قال ابو ایوب لعلہ فی لیلۃ مطیرۃ قال عسی رواہ البخاری ومسلم وابو داود والترمذی والنسائی وفی لفظ
اور روایت ہے بھی انہین سے کہ کہا نماز پڑہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ مین سات اور آٹھ ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء
کہا ابو ایوب (سختیانی) نے (واسطے جابر کے) شاید یہ ہو بیچ رات مینہ کے کہا (جابرؓ نے) شاید روایت کیا
اس حدیث کو بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور مالک نے ف مراد سات سے سات رکعتین ہر
تین تو مغرب کی اور چار عشا کی اور مراد آٹھ سے آٹھ رکعتین ہین چار تو ظہر کی اور چار عصر کی اور امام نووی نے
شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ ائمہ مین سے ایک جماعت کا یہ مذہب ہے کہ گھر مین جمع کرنا نماز کا ضرورت کیسیتے جائز ہے واسطے
اُس شخص کے جو نہ پکڑے اسکو عادت اور قول ابن سیرین اور اشہب کا اصحاب مالک سے ہے اور حکایت کیا ہے اس کو
خطابی نے قفال شاشی کبیر سے اُسنے اصحاب شافعی سے اُسنے ابی اسحٰق مروزی سے اُسنے جماعت اصحاب حدیث سے اور اختیار
کیا ہے اسکو ابن المنذر نے اور رد دیتا ہے اسکو ظاہر قول ابن عباسؓ کا اراد ان لا یحرج امتہ یعنے ارادہ کیا حضرتؐ نے یہ کہ نہ
حرج ہو میری امت کا پس علت بیان کی (ابن عباسؓ نے) ساتہ مرض کے اور ساتہ کسی اور چیز کے واللہ اعلم انتہے اور
امام شعرانی نے کشف الغمہ مین لکھا ہے کہ جمع کرنا حضرتؐ کا ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کو مدینہ مین سوائے خوف اور
سوائے سفر کے اور ایک روایت مین سوائے مینہ کے جو وارد ہوا ہے سو نہین پہنچی ہے یہ بات بعض صحابہ کو انتہے اور
جو لوگ بڑی ضرورت کیوقت گھر مین نماز جمع کرنیکے قائل نہین ہین دلائل اُن کے یہ ہین پہلی دلیل ترمذی
مین روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو جمع کرے درمیان دو

ف یہ حدیث صحیح مسلم میں ہو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکو صفحہ ۲۴۲ میں ہے ۱۲ ف یہ حدیث تیسیر الوصول چھاپا گیا ہے اسکو صفحہ ۲۴۲ میں ہے ۱۲ ف امام نووی
کی یہ عبارت صحیح مسلم میں جو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکو صفحہ ۲۴۲ میں ہے ۱۲ ف امام شعرانی کی عبارت کشف الغمہ کے صفحہ ۱۲۱ میں ہے ۱۲ ف یہ حدیث ترمذی

نمازون کے سوائے عذر کے پس تحقیق لایا ایکدروازہ دروازون بڑے گناہون کے سو جواب اسکا یہ ہے کہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ اس حدیث کے راوی یعنی حنش بن قیس ہے اور کہا ترمذی نے وہ ضعیف ہے نزدیک اہل حدیث کے ضعیف کہا اسکو امام احمد وغیرہ نے اور محلی شرح موطا امام مالک مین لکھا ہے کہ حنش بن قیس واہی یعنی ضعیف ہے اور کہا حافظ ابن حجر نے کہ لایا حاکم کا اس حدیث کو باعث اسکی غفلت کا ہے ولایا ہے ابن جوزی اس حدیث کو موضوعات مین انتہی دوسری دلیل موطا امام محمدؒ مین ہے کہ کہا امام محمدؒ نے پہونچی ہمکو عمر بن الخطاب سے یہ بات کہ تحقیق حضرت عمرؓ نے لکھا طلحہ کو نہین سکتا منع کرنے انکیکہ یہ کہ جمع کرین درمیان دو نمازونکے اور خبر کی انکو کہ جمع کرنا درمیان دو نمازونکے ایکوقت مین بڑا گناہ ہے گناہون سے خبر کی ہمکو ساتھ اس بات کے نیک بختون نے علی بن حارث سے اُس نے محول سے سو جواب اسکا یہ ہے کہ اول تو یہ روایت موقوف ہے حضرت عمرؓ پر اور روایت موقوف قابل حجت کے نہین ہوتی چنانچہ بیان اسکا بدعتی کے پیچھے نماز نہ جائز ہونیکے بیانمین پہلے گذر چکا ہے اور دوم یہ روایت موطا امام محمد کی ہے اگر مرفوع بھی ہوتی تو بھی صحیح مسلم کی مرفوع حدیثون کیساتھ ہرگز معارضہ نہ کرسکتی اور روایت موقوف کی تو اسکے سامنے حقیقت ہی کیا ہے اور کب معارض ہوسکتی ہے **فصل نماز خوف کی بیانمین** عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فَرَضَ اللّٰہُ الصَّلٰوۃَ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَفِی السَّفَرِ رَکْعَتَیْنِ وَفِی الْخَوْفِ رَکْعَۃً رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا فرض کی اللہ نے نماز اوپر زبان نبی صلعم تمہارے کے گھر مین چار اور سفر مین دو رکعتین اور ڈر کی حالتمین ایک رکعت روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **ف** نماز خوف کے باب مین جو حدیثین کہ وارد ہوئی ہین حاصل انکا **سفر السعادت** مین یون لکھا ہے کہ جنگ کیا التمین نماز کا وقت ہوتا اور دشمن قبلہ کیطرف ہوتی پیغمبر خدا صلعم آگے ہوتے اور صحابہ پیچھے دو صف کھینچتے اور نماز شروع کرتے اور سب رکوع مین جاتے اور سب سر رکوع سے اٹھاتے لیکن جب بعد اس کے سجود مین جاتے اُنکے برابر پہلی صف سجود مین جاتی اور دوسری صف دشمن کے مقابلہ مین کھڑی رہتی یہانتک کہ جب پیغمبر خدا صلعم صف کیساتھ پہلی رکعت سے فراغت کرتے اور دوسری رکعت کیواسطے کھڑے ہوتے تب پچھلی صف سجود کرتی اور دونون سجود کرکے کھڑی ہوتین اور پہلی صف والونکی جگہ پھر آتے اور پہلی صف کے لوگ پچھلی والونکی جگہ پھر جاتے تا فضیلت پہلی صف کی دونون گروہ کو حاصل ہوتی اور دوسری صف کے لوگ دو سجدہ کو پیغمبر خدا صلعم کیساتھ حاصل کرتے جب پہلی صف کے لوگون نے دو سجدہ رکعت اول کے انکیساتھ حاصل کئے پس فضیلت مین برابر ہی اور نہایت عمل ہی اور تشہد مین بیٹھے پہلی صف سجدہ کرتی اور تشہد مین

سفر السعادت مین نماز خوف کے بیانمین ۱۲

لہ حدیث موطا امام محمد چاپا نہ مطبع مجتبائی کے صفحہ ۳۰ سطر ۱۱ ۔ لہ حدیث صحیح مسلم مین کہ مع شرح نووی چاپا گیا ہی اسکو صفحہ ۲۱۱ جزو ۶ ۔ سے یہ عبارت

انکیساتھ لاحق ہوتی اور سب سلام دیتے لیکن اگر دشمن قبلہ کی برابر نہ ہوتے صحابہ کو دو گروہ کرکے ایک گروہ دشمن کے برابر کھڑا ہوتا اور ایک گروہ ایک رکعت نماز کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ ادا کرتا اسکے بعد اس گروہ کی جگہ پر جاتا جو مقابل دشمن کے ہوتا اور وہ گروہ آتا اور دوسری رکعت کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پاتا اور پیغمبر خدا سلام پھیرتے اور جس گروہ نے ایک رکعت پڑھی تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت ادا کرتے اور بعض وقت دو رکعت ایک گروہ کیساتھ پڑھتے اور مسلمان لوگ نماز سے باہر آتے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشہد میں توقف کرتے یہانتک کہ دوسرا گروہ آتا اور انکیساتھ دوسری دو رکعت ادا کرتا اور ملکر سلام دیتے جیسا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم چار رکعت ادا کرتے اور یہ لوگ دو رکعت اور کبھی ہر گروہ کیساتھ دو رکعت مستقل ادا کرتے اور سلام پھیر دیتے اور کبھی ہر ایک گروہ کیساتھ ایک رکعت ادا کرتے اور یہ گروہ ایک رکعت پڑھنے کے بعد نماز سے باہر جاتے اور دوسرا گروہ آتا اور ایک رکعت ادا کرتا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ نماز سے سب باہر جاتے جیسا کہ ہر گروہ نے ایک رکعت پڑھی تھی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت اور یہ سب صورتیں جائز ہیں اور بعض حدیث کی علماء اس نماز کو کئی صورت پر روایت کرتے ہیں لیکن بہت صحیح صورت یہی ہے جو ہمنے بیان کی وباللہ التوفیق انتہی تمام ہوئی عبارت سفر السعادت کی اور امام **شوکانی** نے در البہیہ میں لکھا ہے کہ اس نماز کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کئی طرح پڑھا ہے انمیں سے جسطرح پر ہو کفایت کرتا ہے اور جب دشمن غالب ہو اور کشت خون ہونے لگے تو پیادہ و سوار جسطرح ہو سکے پڑھے اگرچہ منہ قبلہ کیطرف نہ ہو اور اشارہ سے ہو انتہی **فصل** نماز جمعہ میں جمعہ کی **فرضیت کے بیان میں** فرمایا اللہ تعالیٰ نے[1] اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ یعنی جب پکارا جاوے نماز کیواسطے دن جمعہ کے پس دوڑو واسطے ذکر خدا تعالیٰ کے اور چھوڑ دو سودا کرنا **وعن**[2] اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بَیْدَ اَنَّھُمْ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِیْنٰہُ مِنْ بَعْدِھِمْ ثُمَّ ھٰذَا یَوْمُھُمُ الَّذِیْ فُرِضَ عَلَیْھِمْ یَعْنِیْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاخْتَلَفُوْا فِیْہِ فَھَدَانَا اللّٰہُ لَہٗ وَالنَّاسُ لَنَا فِیْہِ تَبَعٌ الْیَھُوْدُ غَدًا وَالنَّصَارٰی بَعْدَ غَدٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ۔ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم پیچھے آنیوالے ہیں (یعنی دنیا میں) اور پہلے ہونیوالے ہیں دن قیامت کے یعنے شرف و مرتبہ میں سوا اسکے کہ اہل کتاب دیئے گئی ہیں کتاب پہلے ہمسے اور دیئے گئے ہم کتاب پیچھے ان کے پھر یہ وہ دن ہے کہ فرض کیا گیا ہے انپر مراد رکھتے تھے حضرت[3] ساتھ دین کے دن جمعہ کا پس اختلاف کیا انہوں نے اس میں پس راہ

---

[1] یہ عبارت امام شوکانی کی درالبہیہ میں نماز خوف کے بیان میں ہے [2] آیت سورہ جمعہ کی ہے [3] صحیح مسلم و مشکوٰۃ میں باب الجمعہ کے پہلے فصل میں ہے

دکھائی ہمکو اللہ تعالیٰ نے واسطے اس دن کے یعنی جمعے کے اور لوگ یعنی یہود اور نصاریٰ واسطے ہمارے آسین یعنی بیچ اختیار کرنے اسدن کے واسطے عبادت کے تابع ہین یہود نے اختیار کیا کل کو یعنی جمعے کے کل کو کہ ہفتہ ہے اور نصاریٰ نے کل کے بعد کو یعنی اتوار کو روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَۃُ عَلٰی کُلِّ مَنْ سَمِعَ النِّدَآءَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جمعہ فرض ہوتا ہے ہر اُس شخص پر کہ اذان سُنے روایت کیا اسکو ابوداؤد نے **ف** کہا ابوداؤد نے روایت کیا ہے ایک جماعت نے اسحدیث کو سفیان سے موقوف اوپر عبداللہ بن عمرو کے اور نہین مرفوع کہا انکو انہون نے اور سوائے اسکے نہین کہ مسند کیا ہے اسکو قبیصہ نے انتھی اور کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ اسکی اسناد مین محمد بن سعید الطائفی ہے کہا منذری نے اسمین مقال ہے اور کہا تقریب مین کہ سچا ہے اور کہا ابوبکر بن ابی داؤد نے کہ وہ ثقہ ہے اور **ترمذی** مین روایت ہے کہ ایکدرسے اہل قبا سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے اور تھا وہ صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو کہا حکم کیا ہے ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ حاضر ہوون ہم جمعے کے دن قبا سے **فائدہ** معجم البحار مین لکھا ہے کہ قبا نام ایک جگہ کا ہے مدینہ سے دو میل یا تین میل کے فاصلہ پر اور **ابوداؤد** مین روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کہ تحقیق اُسنے کہا کہ تھے لوگ قصد کرتے جمعے کا گھرون اپنے سے اور عوالی مدینہ سے اور اصل اسکی مسلم مین ہے **ف** امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ عوالی اُن گاؤن کو کہتے ہین جو کہ مدینہ کے گرد ہین فاصلہ اُنکا مدینہ سے دو سو دو آٹھ میل کا اور نزدیک سے نزدیک دو میل کا ہے اور بعضونکا تین میل ہے اور یہی تقسیم کی ہے امام مالک نے کہ مدینہ سے اوپر طرف کے مکان جو کہ نجد کی طرف واقع ہین انکو عوالی کہتے ہین اور فاصلہ انکی زمینونکا مدینہ سے کم سے کم چار میل کا ہے اور زیادہ سے زیادہ آٹھ میل کا اور معجم البحار مین لکھا ہے کہ عوالی نام اُن گاؤن کا ہے جو کہ مدینہ سے مشرق کیطرف واقع ہین **بیانمین ان لوگون کے جنپر جمعہ فرض نہین** **عَنْ** طَارِقِ بْنِ شِہَابٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَۃُ حَقٌّ وَّاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ فِیْ جَمَاعَۃٍ اِلَّا اَرْبَعَۃً مَمْلُوْکًا اَوِ امْرَاَۃً اَوْ صَبِیًّا اَوْ مَرِیْضًا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ لَمْ یَسْمَعْ طَارِقٌ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَخْرَجَہُ الْحَاکِمُ مِنْ زِیَادَۃِ طَارِقٍ لِلْکَدِّ عَنِ الْاَبِ مُوْسٰی اور روایت ہے طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ حق ہے واجب ہے ہر مسلمان پر جماعت مین مگر چار پر غلام پر اگر کسی کی ملک مین ہو اور عورت پر اور لڑکے پر اور بیمار پر روایت کیا

لہ یہ حدیث ابوداؤد مین جگہ کتاب الجمعہ کی مین ملی مین چھاپا گیا ہے صفحہ ۱۵۰ سے ۱۵۱ تک مطبوعہ نیل الاوطار چھاپہ مجتبائی کے صفحہ ۳۰۳ سے ۳۰۴ تک پارہ ترمذی چھاپہ احمدی کے صفحہ ۱۲۰ مین ۲ سے ۱۲۱ تک بعبارت معجم البحار چھاپہ لکھنؤ کے جلد سوم کے صفحہ ۱۷۰ مین ۲ سے ۱۷۱ تک یہ حدیث ابوداؤد مین جگہ کتاب الجمعہ کی مین ملی دہلی مین چھاپا گیا ہے صفحہ ۱۵۰ سے ۱۵۱ تک بعبارت المنہاج شرح صحیح مسلم بن حجاج نووی کی شرح صحیح مسلم مین جو کہ شرح نووی چھاپا گیا ہے صفحہ ۲۰۰ مین ۲ سے ۲۰۱ تک یہ عبارت معجم البحار چھاپہ لکھنؤ

الحدیث..... کو ابو داؤد نے اور کہا انہین نے طارق نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اسکو حاکم نے روایت سے طارق مذکور کے اُس نے نقل کی ابی موسیٰ سے **فائدہ** [1] شیخ امام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے کہ کہا مصنف ابن حجر نے تلخیص مین کہ صحیح کیا اسکو بہتون نے اور روایت کیا اسکو شرح سُنہ مین ساتھ لفظ دوسرے کے ایک شخص قرمنی دائل کے سے اور نہین نام لیا گیا اس شخص کا اور مراد مصنف کی یہ ہے کہ حدیث ساتھ اسوجہ کے موصول ہوئی انتہی اور دار قطنی [2] مین روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان رکھتا ہے ساتھ اللہ کے اور دن کے آخر کے پس فرض ہے اُسپر نماز جمعے کی دن جمعہ کے مگر مریض یا مسافر یا عورت یا لڑکے (نابالغ) یا غلام (بے فرض نہین) پس جو کوئی بے پرواہ ہو نماز جمعے کی سے ساتھ کھیلنے کے یا سوداگری کی بیوپار ہی کرتا ہے اللہ اس سے اور اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے تعریف کیا گیا ہے **فائدہ** [3] کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اسکی اسناد مین ابن لہیعہ و معاذ بن محمد انصاری ہے اور یہ دونون ضعیف ہین اور **تفسیر معالم التنزیل** [4] مین لکھا ہے کہ نماز جمعہ کی فرض عین ہے پس واجب ہے (اسکا پڑھنا) ہر اُس شخص پر جو کہ ہو عاقل اور بالغ اور آزاد اور مرد اور مقیم جبکہ نہ ہو واسطے اسکے عذر پس جس شخص نے ترک کیا اسکو مستحق ہوا وہ وعید کے وعدہ کا انتہی

نماز جمعہ کے تارک کے وعید کے بیان مین

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ اَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَلٰی اَعْوَادِ مِنْبَرِهٖ لَیَنْتَهِیَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَیَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَیَکُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِیْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہے عبداللہ بن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے یہ کہ کہا اُن دونون نے کہ سنا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اوپر لکڑیون (یعنی زینہ منبر اپنے کے) البتہ باز رہین قومین چھوڑنے اپنے سے جمعے کو یا مہر کریگا اللہ اوپر دلون اُنکے پھر البتہ ہو جائینگے غافلون سے روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** یعنے اگر نہ چھوڑین گے جمعہ مہر نہین کیجاوے گی اور اگر چھوڑین گے تو مہر کیجاویگی اُنکے دلونپر پھر ہو جاوین گے غافلون سے اور **ابو داؤد** [5] اور **ترمذی** اور **نسائی** اور **ابن ماجہ** اور **دارمی** مین روایت ہے ابی الجعد ضمیری رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چھوڑ دے تین جمعے بسبب سستی کے ساتھ اُنکے مہر کر دیگا اللہ اس کے دل اور روایت کیا اسکو مالک نے صفوان بن سلیم سے اور احمد نے ابی قتادہ سے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ لایا ہے اسکو ابن حبان اور حاکم اور بزار اور صحیح کہا اسکو ابن السکن نے اور **مسلم** [6] مین روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے یہ کہ نبی صلعم نے فرمایا دائم لوگون

---

[1] عبارت شیخ امام شرح بلوغ المرام کے صفحہ ۲۶۰ مین ہے [2] یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب جمعہ کے تیسرے فصل مین ہے [3] یہ مضمون نیل الاوطار جا پہ کے جلد تیسرے کے صفحہ ۲۵۱ مین ہے [4] یہ عبارت تفسیر معالم التنزیل جا پہ مصری کے صفحہ ۹۱ مین ہے [5] یہ حدیث صحیح مسلم مین ہمکو نہ ملی جا پہ گیا ہے۔ اسکو صفحہ ۲۸۶ مین ہے [6] یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب جمعہ کے دوسرے فصل مین ہے [7] یہ مضمون نیل الاوطار جا پہ مصر کے صفحہ ۲۵۱ مین ہے [8] یہ حدیث

کے کہ پیچھے رہتے ہین جمعہ سے البتہ تحقیق قصد کیا مین نے یہ کہ حکم کرون مین ایک شخص کو کہ نماز پڑھائے لوگونکو پھر جلاؤون مین گھر اُن لوگونکے کہ پیچھے رہجاتے ہین جمعے سے اور مسند امام شافعی مین روایت ہے ابن عباس رض سے کہ تحقیق نبی صلعم نے فرمایا جو شخص کہ چھوڑے جمعے کو بغیر ضرورت کے لکھا جاتا ہے منافق پیچ کتاب کے کہ نہین مٹائی جاتی اور نہین بدلی جاتی۔ اور بیچ بعض روایات کے ہے کہ جو شخص چھوڑے تین جمعے یعنی اسکا حال ہے **فائدہ** مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے کہ جمعہ فرض ہے فرضون خدا تعالیٰ کے سے ثابت ہے سایہ کلام اللہ اور حدیث اور اجماع کے اور منکر نماز جمعے کا کافر ہے انتہی

بغیر عذر کے جمعہ نہ پڑھنے پر صدقہ دینے کے بیان مین

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِيْنَارٍ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِيْنَارٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے سمرہ بن جندب رض سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چھوڑ دے جمعے کو بغیر عذر کے چاہیئے کہ تصدق کرے ایک دینار پس اگر نہ پاوے پس آدھا دینار روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف دینا ساڑھے چار ماشہ سونے کا ہوتا ہے اگر سونا سو روپے وزن کا ہو تو ایک دینار چھ روپے وزن کا ہوا اور ابو داؤد مین روایت ہے قدامہ بن وبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ فوت ہوا اُس سے جمعہ بغیر عذر کے پس چاہیئے کہ صدقہ دے ایک درہم یا آدھا درہم یا ایک صاع گیہون کا یا آدھا صاع کہا ابو داؤد نے روایت کیا اسکو سعید بن بشیر نے اسطرح لیکن تحقیق اُس نے کہا ایک مد یا آدھا مد اُس نے نقل کیا سمرہ سے ف کہا ابو داؤد نے سُنا مین نے احمد بن حنبل سے کہ سوال کیے گئے احمد بن حنبل اختلاف اسحدیث کے سے دینے اس سبب سے کہ سمرہ بن جندب کی حدیث مین تو یون ہے کہ جو شخص چھوڑ دے جمعے کو بغیر صدقہ دے ایک دینار اور اگر نہ پاوے پس آدھا دینار اور اس حدیث مین یون ہے کہ صدقہ دے ایک درہم یا آدھا درہم یا ایک مد یا آدھا مد (گیہون کا) پس کہا احمد بن حنبل نے کہ ہمام (یعنے جو کہ ہمام بن یحییٰ ہے سمرہ بن جندب کی حدیث کا راوی ہے وہ ایوب سے زیادہ یاد رکھنے والا ہے اس سے معلوم ہوا کہ قدامہ بن وبرہ کی حدیث سے سمرہ بن جندب کی حدیث جو کہ پہلے مذکور ہوئی اس باب مین زیادہ صحیح ہے اور مد نام پیمانہ کا ہے اور علماء نے لکھا ہے کہ اسمین اناج قریب سیر بھر کے آتا ہے اور صاع مین چار مد اناج آتا ہے یعنے قریب چار سیر کے

جمعے کی شرطون کے رد کے بیان مین

پہلی نزدیک حنفیہ کے جمعے کی نماز پڑھنی شہر مین درست ہے گاؤن مین درست نہین اور دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ روایت کی عبد الرزاق نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا حضرت علی نے نہین جمعہ اور نہین تشریق مگر ہم

ل یہ حدیث مشکوٰۃ مین بے وجہ کے تیسری فصل مین ہے ۱۲ ع یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کے جلد اول کے ص ۳۴۲ مین ہے ۱۲
س یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب وجوب کے دوسری فصل مین ہے ۱۲ ف یہ عبارت ابو داؤد مین بحذف اسناد مین چھاپا گیا ہے اسکے مطابق ہے ۱۲

جامع کے اور اسیطرح روایت کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے طریق حجاج سے الخ اور روایت کیا گیا ہے بھی کہ خبر کی جریر نے منصور سے الخ
سو جواب اسکا یہ ہے کہ کہا امام نووی نے کہ اتفاق کیا ہے علماء نے اوپر ضعیف ہونے اسکی حدیث کے لیکن کہا بعض
حنفیہ نے کہ نووی نہیں مطلع ہوا مگر اوپر اشکے کہ بیچ اسکے حجاج ہے اور نہیں مطلع ہوا اوپر طریقہ جریر کے منصور سے پس
تحقیق وہ سند صحیح ہے اور اگر اطلاع پاتا نہ کہتا وہ چیز کہ کہی ہے اُسنے سو اسکا پہلا جواب یہ ہے کہ امام نووی کے سوا امام
احمد نے بھی اسکی تضعیف کی ہے چنانچہ سید محمد صدیق حسن صاحب نے رسالہ حل سوالات مشکلہ مین بضمن سوال
سوم کے لکھا ہے کہ حدیث حضرت علی رضہ کی کہ نہین جمعہ اور نہین تشریق مگر بیچ مصر جامع کے ضعیف کہا اسکو امام احمد
نے اور کہا رفعا اسکا صحیح نہین اور ابن حزم نے یقین ساتھ موقوف ہونے اسکے کے کیا ہے اور اجتہاد کو بیچ اسکے آسانی
ہے پس یہ قول حجت نہ ہوا انتہی اسیطرح لکھا ہے شوکانی نے نیل الاوطار مین باب فرمائے کہ بموجب تمہارے قول کے امام
نووی تو اوپر طریقہ جریر کے منصور سے نہین مطلع ہوا تھا کیا امام احمد نے بھی طریقہ مذکور سے اطلاع پائی کہ صحیح کو ضعیف کہدیا
علاوہ اس کے نزدیک بخاری کے بھی یہ حدیث لائق حجت پکڑنے کے نہین چنانچہ کہا بخاری نے جو شخص کہ ہو بیچ گھروں
اور گاؤں کے نماز پڑھے نماز عید سو کہا قسطلانی نے اشارہ کیا بخاری نے ساتھ اسکے طرف مخالف ہونے حضرت علی رضہ کی
اس روایت کے کہ نہین جمعہ اور نہین تشریق مگر بیچ مصر جامع کے دوم اگر یہ روایت صحیح بھی ہو تو بھی لائق حجت پکڑنے
کے نہین کیونکہ موقوف ہے سوم یہ کہ روایت طبقہ ثالثہ کی ہے اور جو حدیث کہ معارض اسکے کہ گاؤن مین جمعہ درست ہونے
کی قریب آویگی وہ بخاری اور ابو داود کی ہے پس معارض نہ ہوگی حدیث طبقہ ثالثہ کی بخاری اور ابو داؤد کی حدیث کے چہارم
نزدیک محقق حنفیہ کے بھی یہ شرط لائق ماننے کے نہیں اور نہ ان کے نزدیک گاؤن مین جمعہ پڑھنا درست ہے چنانچہ مولوے
سلام اللہ حنفی نے محلی شرح موطا امام مالک مین لکھا ہے کہ کہا شمنی نے جب آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کو
بھیجے پیادہ اور منگل اور بدھ اور جمعرات کے دن بمکہ بیچ (قبیلہ) بنی عمرو بن عوف کے پہر نکلے وہان سے پس آیا دن جمعے
کا حضرت کو بنی سالم بن عوف مین پس جمعہ پڑھا حضرت نے بیچ مسجد کے جو کہ بطن وادی مین ہے (یعنی جنگل مین) اور تھا اول
جمعہ (وہی) کہ پڑہا نبی صلعم نے انتہی اسیطرح لکھا ہے شیخ محمد طاہر حنفی نے مجمع البحار مین اور شیخ عبد الحق حنفی نے شرح
سفر السعادت مین کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد اقامت تین دن کے بیچ قبا کے دن جمعہ کے قصد
مدینہ مطہرہ کا کیا اور بھی درمیان راہ کے نماز جمعہ کی ادا کی انتہی اور نیز انہین نے جذب القلوب مین لکھا ہے کہ بطن وادی

۱؎ یہ عبارت امام نووی کی حاشیہ بخاری چاپہ میرٹھ کے صفحہ ۱۲۱ مین ہے ۲؎ یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کے جلد تیسرے کے صفحہ ۳۳۰ مین ہے ۳؎ یہ حدیث بخاری
چاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۱۳۱ مین ہے ۴؎ یہ مضمون قسطلانی چاپہ نولکشور کے جلد دوم کے صفحہ ۴۰۰ مین ہے ۵؎ یہ عبارت مجمع البحار چاپہ نولکشور کے جلد تیسرے
کے صفحہ ۵۱۵ مین ہے ۶؎ یہ عبارت شرح سفر السعادت چاپہ نولکشور کے صفحہ ۱۱۱ مین ہے ۷؎ یہ عبارت جذب القلوب چاپہ ایضاً صفحہ ۶۳ مین ہے ۱۲

(یعنی جنگل) مین کہ قریب قبا کے ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت نماز جمعہ کا پہونچا اور جمعہ اسی موضع مین کہ اب (وہ) جگہ ساتھ مسجد جمعہ کے مشہور ہے پڑہا پنجم صحیح حدیثون سے خوب ثابت ہے کہ گاؤن مین جمعہ پڑہنا درست ہے منع نہین ہے چنانچہ بخاری اور ابوداؤد مین روایت ہے ابن عباس رض سے کہ کہا تحقیق اول جمعہ کہ جمعہ پڑہا گیا اسلام مین بیچھے جمعے کے کہ جمعہ پڑہا گیا بیچ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ مدینہ کے البتہ جمعہ ہے کہ جمعہ پڑہا گیا بیچ جواثی کہ گاؤن ہے بحرین سے کہا عثمان نے (وہ) گاؤن ہی گاؤن عبدالقیس سے اور لفظ ابوداؤد کے ہین ف بخاری نے اس حدیث پر یون باب باندہا ہے کہ یہ باب ہے جمعے کا بیچ قرے یعنی گاؤن کے انتہی اس سے معلوم ہوا کہ جمعہ پڑہنا گاؤن مین درست ہے اور جواثی گاؤن ہی شہر نہین ہے اور امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکہا ہے کہ مسجد عبدالقیس کی بیچ بحرین کے گاؤن ہے کہ نام اُس گاؤن کا جواثی ہے اس سے بھی معلوم ہوا کہ جواثی گاؤن ہے شہر نہین اور مولوی سلام اللہ حنفی نے محلی شرح موطا امام مالک مین لکہا ہے کہ جواثی نام گاؤن کا ہے گاؤن بحرین کے سے اسیطرح ہے بیچ روایت وکیع کے ابن لہیعہ سے نزدیک ابی داؤد کے اور دلیل پکڑی ہے ساتھ اس کے امام شافعی اور امام احمد اور اسحٰق نے اوپر پڑہنے جمعہ کے گاؤن مین ف ابوداؤد کی حدیث جو اوپر مذکور ہوئی وکیع اسکا راوی ہے اور وہ اسحدیث کی یہ تفسیر کرتا ہے کہ جواثی گاؤن ہے اور قسطلانی شرح صحیح بخاری مین ہے کہ کہا نووی نے کہ مذہب امام شافعی اور محقق اصولیون کا یہ ہے کہ تحقیق تفسیر راوی کی مقدم ہے جبکہ وقت نہ مخالف ہو ظاہر کے اس سے بھی معلوم ہوا کہ جواثی گاؤن ہے شہر نہین اور سید محمد صدیق حسن صاحب نے رسالہ حل سوالات مشکلہ مین بضمن سوال سوم کے لکہا ہے کہ بیچ روایت ابن ابی شیبہ کے کہ عمر بن الخطاب نے طرف اہل بحرین کی لکہا کہ جمعہ پڑہو جہان کہ تم ہو اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ نے اور یہ حکم گاؤن شہرون (یعنی) دونون کے لئے ہے اور بیہقی لیث بن سعد سے لایا ہے کہ جمعہ پڑہتے تھے اہل شہر کے اور اس کے گرد کے رہنے والے بیچ عہد حضرت عمر اور عثمان رض اللہ تعالیٰ عنہما کیساتھ حکم ان کے کہ اور بیچ اُن کے جماعت صحابہ سو تھے اور عبدالرزاق ساتھ اسناد صحیح کے ابن عمر رض سے لایا ہے کہ وہ دیکہتے تھے اہل میاہ کو درمیان مکہ اور مدینہ کے کہ جمعہ پڑہتے تھے اور عیب نہین کرتے تھے اوپر ان کے اور بیچ وقت اختلاف صحابہ کے مقرر رجوع طرف مرفوع کے ہے اور بیچ اسباب کے سوائے اسکے اور بھی حدیثین ہین انتہی محلی شرح موطا امام مالک مین لکہا ہے کہ روایت کیا بیہقی نے کہ تحقیق ابا ہریرہ رض نے لکہا طرف حضرت عمر رض کی کہ پوچہتے تھے اُن سے جمعے سے اور وہ بحرین مین تھے پس لکہا حضرت عمر رض نے طرف ابا ہریرہ رض کی کہ جمعہ پڑہو جس جگہ کہ ہو تم اور امام شعرانی نے میزان شعرانی مین لکہا ہے کہ بیہقی مین روایت ہے

ف حضرت بخاری چاپا احمدی میرٹھ کے صفحہ ۱۱۲ جلد ۱ اور ابوداؤد ہند چھپا کرخ ۱۲۷ جلد ۱ مین بھی یہ حدیث لکہا گیا ہے صفحہ ۱۵۲ جلد ۱ ف عبارت امام نووی کی صحیح مسلم مین جو کہ مع شرح ہے

ام عبداللہ دوسری اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ واجب ہے اوپر ہر ایک گاؤں کے اگرچہ نہوں بیچ اُسکے مگر چار یعنے جس گاؤں مین فقط چار ہی آدمی رہتے ہون وہان بہی اُنپر جمعہ فرض ہے اور نیز انہین کے **کشف الغمہ** مین لکھا ہے کہ تھے کہتے ابن مسعودؓ کہ سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرماتے تھے کہ جمعہ واجب ہے ہر گاؤن پر اگرچہ نہون بیچ اسکے مگر چار اور کہا شاہ ولی اللہ صاحب نے **حجۃ اللہ البالغہ** مین کہ حضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جمعہ واجب ہے ہر گاؤن پر **ف** پس معلوم ہوا کہ گاؤن مین جمعہ پڑہنا بیشک درشہ جائز ہے اور جو گاؤن مین جمعہ نہ پڑہے یا اسمین جمعہ درست نہ جانے وہ قرآن و حدیث و اجماع کے مخالف ہے اسلیئے کہ جمعہ فرض ہے فرمون خدا تعالیٰ کے سے ثابت ہے ساتہ کلام اللہ اور حدیث اور اجماع کے اور منکر نماز جمعے کا کافر ہے اب رہا یہ کہ کوئی کہے کہ گاؤنمین جو صحابے جمعہ پڑہا ہے تو اسبات کی خبر حضرتؐ کو نہین تہی سو **جواب** اسکا یہ ہے کہ **قسطلانی** شرح صحیح بخاری مین لکھا ہے کہ عبدالقیس نہین جمعہ پڑہتے تھے مگر ساتہ حکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسلیئے کہ بہیجا گیا ہے صحابہؓ کی عادت سی کہ نہین اذن لیتے تھے کسی امر کا اور جائز ہوتے اُسکے کا وحی کے اُترنے کے زمانہ مین پس اگر جمعہ گاؤن مین جائز نہوتا تو بیشک اس باب مین قرآن نازل ہوتا چنانچہ جابر اور ابوسعیدؓ نے اوپر جائز ہونے عزل کے دلیل پکڑی ہی ساتہ اس بات کے کہ تحقیق وہ عزل کرتے اور قرآن اترتا پس نسخ منع کرنیکے اسبات سے یعنے اگر عزل کرنا منع ہوتا تو بیشک اس باب مین قرآن مجید اترتا اور نیز اسی مین ہی کہ صحابہ جو کام کرتے اور جانتے کہ حضرتؐ کو اس بات کی خبر نہین ہے تو حضرتؐ سے وہ بات جلدی دریافت کرتے **ف** عزل کے معنے یہ ہین کہ مرد عورت سے صحبت کرے اور جب منزل ہونے لگے تو ستہ اپنا عورت کی شرمگاہ مین سے نکالکر منزل ہو اور حدیث عزل کے جائز ہونیکی یہ ہے جو کہ **بخاریؒ** اور **مسلمؒ** مین روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا تھے ہم عزل کرتے اس حالمین کہ قرآن اترتا تھا یعنے حضرتؐ کے زمانہ مبارک مین کہ وحی اترتی تہی اور ہم عزل کرتے تھے اور نہی نہ آئی اور زیادہ کیا مسلم نے پس پہونچی خبر اسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس نہ منع کیا ہمکو اور یہ جو بعض حنفیہ کہتے ہین کہ قریہ کا اطلاق عرب کی عرف مین شہر پر ہوتا ہے اور شاہد ہے اسکا کلام اللہ تعالیٰ کا **لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ** اور اسجگہ قریتین سے مراد مکہ اور طائف ہے اور نہین شک اس بات مین کہ مکہ شہر ہے سو **جواب** اسکا یہ ہے کہ قریہ کے معنے فقط شہر کے لینا غلط ہے کیونکہ **مجمع البحار** مین لکھا ہے کہ قریہ بگبون کو کہتے ہین اور کبھی اطلاق اسکا شہرون پر بہی آتا ہے پس معلوم ہوا کہ اصل معنے قریہ کے گاؤن ہے اور اگر کوئی یہ کہے کہ آیت مذکور سے معنے قریہ کے شہر ہی ثابت ہین تو اسکا جواب یہ ہے کہ کلام اللہ سے اور بگبو نہین بجا بمعنی قریہ کے گاؤن ہی ثابت ہین شہر ثابت نہین چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے **تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ**

الباقر کے پہلی فصل ہین ہے ۱۲ ۔ ۵ یہ عبارت مجمع البحار چاپہ نولکشور کے جلد سوم کے صفحہ ۱۴۱ کے

عَلَيْكَ مِنْ نَبَإِهِمَا آپکے واسطے بیان کرتے ہیں ترجمہ اسکا شاہ رفیع الدین صاحب نے یون لکھا ہے یہ بیتیان ہین کہ ہم سناتے ہین تجکو احوال انکا اور شاہ ولی اللہ صاحب نے زبان فارسی مین یون لکھا ہے این دیہ ذکر مسکنیم پیش تو بعض اخبار آنہا اور اسطرح سے جا بجا کلام اللہ سے یہی ثابت ہے کہ معنے قریہ کے گاؤن ہے لیکن ہم اسکے قائل ہین کہ کبھی اطلاق اسکا شہر پر بھی آتا ہے جیسا کہ مجمع البحار سے معلوم ہوا اور تمہاری طرح یہ نہین کہتے کہ جو معنے اپنے مذہب کے موافق ہون وہی لینے چاہئین اور یہ وہ بات ہے دین جائے اور مذہب نہ جائے **شرط دوم** نزدیک حنفیہ کے جس جگہ بادشاہ یا اس کا نائب نہو وہان نماز جمعہ کی درست نہین اور دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ **ابن ماجہ** مین جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ایک طویل حدیث مین اس لفظ سے ہے وَلَا اِمَامَ عَادِلٌ اَوْ جَائِرٌ یعنی واسطے اسکے امام ہو عادل یا ظالم سو **جواب** اسکا چار طرح پر ہے **اول** جواب تو اسحدیث کا یہ ہے کہ یہ ضعیف ہے ہرگز لائق حجت پکڑنیکی نہین کیونکہ اسحدیث کے راویون مین ایک تو ولید بن بکیر ہے اور **تقریب التہذیب** مین لکھا ہے کہ ولید بن بکیر لین الحدیث ہے اور دوسرا عبداللہ بن محمد عدوی ہے اور تقریب التہذیب مین ہے کہ عبداللہ بن محمد عدوی متروک ہے طعن کیا اسپر وکیع نے بسبب وضع کرنے حدیثونکے اور **دوم** گاؤنین جمعہ پڑہنا جب ثابت ہوا تو پھر شرط بادشاہ کی خود بخود رد ہو گئی کیونکہ گاؤنین بادشاہ نہین ہوتا اور شاہ ولی اللہ صاحب نے **حجۃ اللہ البالغہ** مین لکھا ہے کہ جمعہ کیلئے ہونا وجود امام یعنی بادشاہ کا شرط نہین **سوم** شیخ عبدالحق حنفی نے **شرح سفر السعادت** مین لکھا ہے کہ مقرر کرنا دن جمعہ کا اس امت سے ساتہ اجتہاد کے تہا جیسا کہ لایا ہے عبدالرزاق ساتہ اسناد صحیح کے ابن سیرین سے اور لایا ہے شیخ ابن حجر شرح صحیح بخاری مین کہ جمعہ پڑہا انصار نے مدینہ مین پہلے مدینہ مین آنے آنحضرت صلعم سے اور پہلے نازل ہوا قرآن سے پس اسحدیث نے دلالت کی کہ صحابہ نے جمعہ کے دن کو ساتہ اجتہاد کے مقرر کیا اور اختیار کیا انتہی ملخصاً اور اسطرح لکہا ہے **قسطلانی** شرح صحیح بخاری مین بہی اور زیادہ کیا کہ اسکا شاہد ہے نزدیک ابی داؤد کے اسناد حسن سے اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ وغیرہ نے حدیث کعب بن مالک سے کہ کہا تہا اول وہ شخص کہ جسنے نماز پڑہائی جمعہ کی پہلے آنی رسول اللہ صلعم کے مدینہ مین اسعد بن زرارہ تہا سو حضرت کا مدینہ مین موجود نہونا اور پہلے نازل ہونا آیت اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ الآیہ کے انصار کا نماز جمعہ کا پڑہنا یہ صریح دلیل ہے اسپر کہ نماز جمعہ کیلئے بادشاہ یا نائب ہونیکی شرط صحیح نہین کیونکہ اگر جمعہ کیلئے شرط بادشاہ کی ہوتی تو پہلے آنے حضرت کے جمعہ پڑہنا صحابہ کا درست نہوتا اور حضرت بہ تشریف لانے مدینہ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے کہ بدون میرے موجود ہونے اور حکمدینے کے

---

۵۱ یہ عبارت ابن ماجہ چاپہ اول دہلی کے صفحہ ۱۱۳ سطر ۱۱ ۵۲ یہ عبارت تقریب التہذیب چاپہ دہلی کے صفحہ ۱۴۰ سطر ۱۱ ۵۳ یہ عبارت تقریب التہذیب چاپہ دہلی کے صفحہ ۱۴۰ سطر ۱۱ ۵۴ یہ عبارت حجۃ اللہ البالغہ چاپہ دہلی کے صفحہ ۱۲۶ سطر ۱۱ ۵۵ یہ عبارت شرح سفر السعادت چاپہ نولکشور کے صفحہ ۱۱۱ ۵۶ یہ عبارت قسطلانی چاپہ نولکشور جلد دوم کے

جمعہ درست نہین تمنی کیلئے پڑہا چہارم منفی نہین ہے کہ حضرت عثمانؓ اپنی خلافت مین جب قید ہوگئے . تو سب صحابہ جمعہ پڑہتے رہے اور کسی نے انکار جمعہ سے نہ کیا انتہی اور یہ ظاہر ہے کہ نزدیک حنفیہ کے جو شرطین عید کیلئے ہین وہی شرطین جمعہ کے لئے بھی ہین اور موطا امام مالکؒ مین ہے کہ صحابہ نے حضرت عثمان کو قید ہو جانیکے بعد حضرت علیؓ کے بیچھے نماز عید کی ادا کی اور زرقانی شرح موطا امام مالک مین ہے کہ حضرت عثمان کے قید ہو جانیکے بعد نماز پڑہائی عید کی صحابہ کو طلحہ اور ابوایوب اور سہل بن حنیف اور ابوامامہ بن سہل وغیرہ نے اس سے معلوم ہوا کہ شرط بادشاہ کی ہرگز صحیح نہین کیونکہ جمعہ کیواسطے اگر شرط بادشاہ کی ہوتی تو بعد قید ہو جانے حضرت عثمان رضہ کے صحابہ جمعہ اور عید نہ پڑہتے شرط سوم ظہر کا وقت ہووے قبل وقت ظہر کے نماز جمعے کی صحیح نہین سو جواب اسکا یہ ہے کہ اگرچہ دیار عرب اور ہند وغیرہ ملکون مین سب لوگون کا تعامل اسی پر ہے کہ جبتک دن نہ ڈہل لے جمعہ نہین پڑہتے اور مذہب حنفیہ اور شافعیہ اور مالکیہ کا بھی یہی ہے لیکن حنفیہ پر بڑا تعجب ہے کہ انہون نے یہان نماز جمعے کیلئے ظہر کے وقت کی شرط کیون لگائی انکو مناسب تھا کہ چاشت کیوقت بھی جمعہ پڑہنا درست ہے بلکہ انہون نے خود چاشت کیوقت جمعہ پڑہا ہے چنانچہ بیان اسکا فصل نماز عیدین مین آگے آویگا انشاء اللہ تعالیٰ غرضیکہ قبل ڈہلنے آفتاب کے بھی جمعے کی نماز پڑہنی منع نہین اور یہی مذہب ہے امام احمدؒ کا اور دلائل اس کے اسکتابین وقت نماز جمعے کے بیانمین قریب آوین گے انشاء اللہ تعالیٰ شرط چہارم نماز جمعہ کے پہلے خطبہ کا موافق ایک تسبیح کے ہووے اور یہ مذہب امام ابوحنیفہؒ کا ہے اور صاحبین کے نزدیک ایک ذکر طویل یعنی ایک خطبہ دراز پڑہا جاوے اور امام شافعیؒ کے نزدیک دو خطبے ضرور ہین کہ ہر خطبہ مین حمد اور دعا اور حکم تقوی کا ہو اور پہلا خطبہ قرأت کے طور پر ہو اور دوسرا دعا کے طور پر سو جواب اسکا یہ ہے کہ جمعہ بدون پڑہنے خطبہ کے بھی صحیح ہے اور یہی مذہب حسن بصریؒ اور اہل ظاہر کا اور روایت کی ابن ماجشون نے مالکؒ سے کہ تحقیق جمعہ صحیح ہے بدون خطبہ کے اسطرح لکھا ہے امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین اور امام شوکانیؒ نے درارئ مضیہ شرح درر البہیہ مین لکھا ہے کہ جہان سوائے دو آدمیون کے اور کوئی نہو وہان وہی دو آدمی ملکر جمعہ پڑہ لین انکے ذمہ سے فرض اتر گیا پھر اگر انمین سے کسی نے خطبہ بھی پڑہا تو اچھا کیا کہ سنت پر عمل کیا اور اگر خطبہ نہ پڑہا تو ترک سنت کی ہوئی انتہی اس سے معلوم ہوا کہ خطبہ سنت ہے جمعہ کے لئے شرط نہین کیونکہ اگر خطبہ شرط ہوتا تو بدون سننے خطبہ کے نماز جمعہ کی درست نہ ہوتی حالانکہ شرح وقایہ

... جانے کیونکہ اس مسئلہ مین ابن مسعود کے پیرو ابن حزم اور ابن حبان اور ابن خزیمہ کے نزدیک خطبہ کیوقت جمعہ پڑہنا درست

---

۵ حضرت عثمانؓ کے قید ہو چکنا قصہ مجمع الکرامۃ فی آثار القیامۃ چاپہ بہوپال کے صفحہ ۱۹۱ مین ہے ۱۲ ۵۲ حدیث موطا چاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۱۲۳ مین ہے ۱۲ ۵۳ عبارت زرقانی چاپہ مصر کے جلد اول کے صفحہ ۳۳۵ مین ہے ۱۲ ۵۴ یہ عبارت امام نووی کی صحیح مسلم مین جو کہ مع شرح نووی چاپہ کانپور کے صفحہ ۲۸۶ مین ہے ۱۲ ۵۵ یہ عبارت درارئ مضیہ کی، وصفحہ الذہبیہ چاپہ بھوپال مطبع مطلع علوی مجتبی خان کے صفحہ ۱۲۱ مین ہے ۱۲ ۵۶ یہ عبارت شرح وقایہ چاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۱۵۱ مین ہے

وغیرہ کتب حنفیہ ہی مین صاف صاف لکھا ہی کہ امام اعظم اور ابو یوسف کے نزدیک جو شخص امام کیساتہ تشہد یا سہو کے سجدے مین جا ملے تو وہ جمعہ کی نماز کو پورا کرے یعنی جمعے کی دو رکعت ہی پڑہے ظہر نہ پڑہے اور دلیل انکی اسبات مین یہ حدیث ہی جو کہ بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا تَاْتُوْھَا تَسْعَوْنَ وَاْتُوْھَا تَمْشُوْنَ وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃَ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا یعنی جسوقت کہ تکبیر کہی جاوے واسطے نماز کے پس نہ آؤ تم نماز کو دوڑتے اور آؤ تم چلتے اور لازم ہے تمہین وقار سے آنا پس جو پاؤ ساتہ امام کے پس ادا کرو اور جو نہ پاؤ ساتہ امام کے پس پورا کرو یعنے بعد فراغ امام کے اسکو ادا کرو لیکن یہ حکم جمعہ کے حق مین نہین اور نمازون کے حق مین ہے کیونکہ صحیح کے خلاف ہے یعنی صریح حدیثون سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ جبتک امام کیساتہ ایک رکعت نہ پائی جاوے تب تک جمعہ صحیح نہین اور وہ حدیثین یہ ہین وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً مِّنْ صَلٰوۃِ الْجُمُعَۃِ وَغَیْرِھَا فَلْیُضِفْ اِلَیْھَا اُخْرٰی وَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُہٗ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَہْ وَالدَّارَقُطْنِیُّ وَاللَّفْظُ لَہٗ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ لٰکِنْ قَوَّی اَبُوْ حَاتِمٍ اِرْسَالَہٗ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے جس نے پائی ایک رکعت نماز جمعہ کی اور سوائے اسکو تو ملاوے اسکے ساتہ دوسری رکعت اور تحقیق پوری ہوئی اسکی نماز روایت کیا اسحدیث کو نسائی اور ابن ماجہ اور دارقطنی نے اور لفظ اسی کے ہین اور اسناد اسکی صحیح ہین لیکن قوی رکہا ہے ابو حاتم نے ارسال اس کے کو وَعَنِ ابْنِ شِہَابٍ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ مَنْ اَدْرَکَ مِنْ صَلٰوۃِ الْجُمُعَۃِ رَکْعَۃً فَلْیَصِلْ اِلَیْھَا رَکْعَۃً اُخْرٰی قَالَ مَالِکٌ قَالَ ابْنُ شِہَابٍ وَھِیَ السُّنَّۃُ رَوَاہُ مَالِکٌ اور روایت ہی ابن شہاب سے کہ تحقیق وہ تہی کہتے کہ جس نے نماز جمعہ سے ایک رکعت پس جاہیے کہ ملاوے طرف اسکی رکعت دوسری کہا مالک نے ابن شہاب نے اور وہ سنت ہی (یعنے دوسری رکعت ملانی) روایت کیا اسحدیث کو مالک نے ف زرقانی شرح موطا امام مالک مین لکھا ہے پس اگر نہ پاوے ساتہ امام کے ایک رکعت (نماز) پڑہے جاوے (رکعتین یعنی ظہر) کہا امام مالک نے (موطا مین) اور اوپر اسی کے پایا مینے اہل علم کو اپنے شہر مین یعنی مدینہ مین (کہا زرقانی نے) ساتہ اسی کے قائل ہین ابن مسعود اور ابن عمر اور انس اور سوا انکے اور صحابہ اور تابعین اور لیث اور شافعی اور احمد اور مالک اسحٰق اور بخاری اور مسلم مین روایت ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس شخص نے کہ پائی ایک رکعت نماز ساتہ امام کے پس پائی اسنے نماز ف مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکہا ہی کہ یہ حکم عام

ف یہ حدیث مکمل ترجمہ فصل الاذان اجابۃ المؤذن کے بعد فصل مین ہی ۱۲ ف یہ حدیث بلوغ المرام کی صلوٰۃ الجمعہ مین ہی ۱۲ ف یہ حدیث موطا امام مالک مطبوعہ دہلی چاپا احمدی کے صفحہ ۳۰ مین ہی ۱۲ ف یہ عبارت زرقانی شرح موطا امام مالک چاپہ مصر کے ج ۱ ص ۲۱۶ مین ہی ۱۲ ف یہ حدیث مکمل ترجمہ باب الخطبۃ والصلوٰۃ کے پہلی فصل مین ہی ۱۲ ف یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کانپور کے جلد اول کے صفحہ ۳۴۶ مین ہی ۱۲

ہے سب نے بخلاف اور خصوصیت کے جمعہ نہیں کہتا لیکن علماء نے قید لگائی ہے ساتھ جمعے کے ساتھ قرینہ دوسری حدیث کے کہ نزدیک دارقطنی کے بلفظہ ہریرہ ہے اور لفظ اسکے یہ ہین کہ فرمایا حضرتؐ نے جس شخص نے پائی جمعے کی نماز سے ایک رکعت پس چاہئے کہ ملاوے ساتھ اسکے دوسری رکعت کو یعنی جمعے کو تمام کرے اور سبل مین کہا ہے کہ بیچ اسکے حدیث کے دلیل ہے اس بات پر کہ جمعہ ہے بیچ ملجانیوالے کا اور اگرچہ نہ پائے خطبہ کو اور یہی مذہب ہے شافعیؒ اور ابوحنیفہؒ کا اور مصفی مین ہے کہ بغوی نے کہا ہے کہ جس کسی نے کہ ایک رکعت کامل جمعے کی پائی یا پایا اُسنے جمعہ کو پس جب امام سلام پھیرے ملائے ساتھ اسکے رکعت دوسری کو اور تمام ہوا اسکا جمعہ اور اگر نہین پائی اُس نے ساتھ امام کے ایک رکعت اور داخل نہوا نماز مین مگر بیچ اس کے کہ سر اٹھایا امام نے رکوع سے رکعت دوسری مین سے پس فوت ہوا اس سے جمعہ اور چاہئے کہ پڑھے اس نماز کو چار رکعت اسلئے کہ وہ اُسکی نماز ظہر کی ہے اور یہی مذہب ہے مالکؒ اور ثوریؒ اور شافعیؒ کا اور کہا صاحب مسک الختام نے کہ بیچ حدیث حاکم کے آیا ہے مَنْ اَدْرَكَ مِنْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ یعنے جس نے پائی نماز جمعے سے پس تحقیق پائی اُسنے نماز اور حاکم کی دوسری روایت مین آیا ہے مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ اِلَيْهَا اُخْرٰى یعنے جو شخص پائے جمعے سے ایک رکعت پس ملاوے طرف اسکی رکعت دوسری اس سے معلوم ہوا کہ جبتک ایک رکعت جمعے کی نپائی جاوے تب تک جمعہ نہین پایا جاتا پس جو شخص ساتھ امام کے ایک رکعت نپاوے وہ ظہر ادا کرے اسی حال سے یا نئے سرے سے انتہی تمام ہوئی عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام کی اور کشف الغمہ مین امام شعرانی نے لکھا ہے اور تھے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت وقت کہتے جو شخص کہ نہ پاوے رکوع رکعت اخیرہ سے پس چاہئے کہ پڑھے ظہر چار (رکعتین) اور اسطرح تھے کہتے ابن عمر وغیرہ صحابہ شرط پنجم جماعت ہووے اور نزدیک ابوحنیفہؒ کے جماعت کی حد یہ ہے کہ امام کے سوا تین آدمی ہووین اور شافعیہ کے نزدیک چالیس آدمی سو جواب اسکا یہ ہے کہ دو آدمیون سے اگر ایک امام بنجاوے اور دو سر مقتدی تو بھی انکا جمعہ صحیح اور درست ہے جیسا کہ ترمذی اور ابوداؤد مین روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ کہا آیا ایک شخص اور تحقیق نماز پڑھ چکے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا حضرتؐ نے کیا نہین کوئی شخص کہ خیرات کرے اسپر پس نماز پڑھے ساتھ اسکے پس کھڑا ہوا ایک شخص پس نماز پڑھی ساتھ اسکے ف کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے اور یہی حدیث فضل جماعت کیساتھ نماز پڑھنے اور اس کی فضیلت کی بیانین اسی کتاب مین پہلے گذر چکی ہے اور دلیل ہے اسپر کہ اگر ایک امام اور ایک مقتدی ہو تو جماعت ہو

ف عبارت کشف الغمہ چاپ مصر کے ص ۱۱۱ پر ہے ۱۲ ط حدیث مشکوٰۃ مین باب علی الامام کے دوسرے فصل مین ہے اور ترمذی چاپہ لکھنؤ ص ۱۲۰ مین ہے

جاتی ہے اور حکیم شامل سب نماز وںکو ہو خواہ نماز پنجگانہ ہو خواہ جمعہ خواہ نفل وغیرہ اسلئے کہ عدد معین خاص جمعے کیلئے کوئی صریح صحیح حدیث نہیں آئی چنانچہ بیان اسکا آگے آویگا اور یہ جو مذہب امام شافعی کا ہی کہ جمعے کیلئے چالیس آدمی کا ہونا شرط ہے اور دلیل اسکی یہ حدیث لاتے ہین جو کہ دارقطنی[1] مین روایت ہے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا چلی آتی ہی سنت کہ تحقیق بیچ ہر چالیس آدمی کے بس زیادہ اس سے جمعہ ہی سو جواب اسکا یہ ہے کہا ابن حجرؒ نے بلوغ المرام مین کہ اسناد اسکی ضعیف ہے اور مسک الختام[2] شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے کہ بیچ اسناد اسکی حدیث کے عبدالعزیز بن عبدالرحمن ہی اور اُسنے روایت کیا ہے اس کو ضعیف سے اُسنے عطار سے اور عبدالعزیز ضعیف ہے اور ضعیف مین اختلاف ہے نسائی نے کہا کہ عبدالعزیز نہین ہی ثقہ اور دارقطنی نے کہا ہی منکر الحدیث ہے اور ابن حبان نہین جائز رکھتا دلیل پکڑنی ساتھ اسکے اور بیہقی نے بھی اسحدیث کو روایت کیا ہی اور بجائے فصاعدًا کے ذکر یعنی جسکا ترجمہ پس زیادہ ہی فما فوقہا لایا ہے اور کہا ہی اور یہ حدیث نہین قائم کرتی حجت اور اسباب مین اور سعید بن بھی ہین کہ نہین ہی اصل واسطے انکے اور کہا عبدالحق نے ثابت نہین بیچ عدد کے کوئی صحیح حدیث انتہی اور محلی شرح موطا امام مالک مین لکھا ہی کہ کہا خطابی نے کہ نہین ذکر کیا گیا واسطے جمعے کے کوئی عدد حصر کیا گیا انتہی اور امام شوکانیؒ نے درری مضیہ شرح درر البہیہ مین لکھا ہی بعض کہتے ہین کہ نہین ہوتا جمعہ مگر ساتھ تین آدمیونکے سمیت امام کے اور بعض کہتے ہین ساتھ چار آدمیونکے اور بعضے سات اور بعضے نو اور بعضے بارہ اور بعضے بیس اور بعضے تیس اور بیالیس اور بعضے پچاس اور بعضے ستر اور بعضے مابین پچاس اور ستر کے اور بعضے کہتے ہین ساتھ جماعت کثیرہ کے بدون قید کے اور بعضے کہتے ہین نہین درست ہوتا جمعہ مگر بیچ شہر جامع کے اور تعریف کی اسکی بعضون نے یہ کہ رہنے والے ہون شہر مین اتنے اتنے ہزار آدمیونسے اور اورون نے یون کہا ہی یہ کہ ہو بیچ اس شہر کے جامع مسجد اور حمام اور اورون نے کہا ہی یہ کہ ہو بیچ اسکے اسطرح اور اورون نے کہا ہی کہ تحقیق جمعہ نہین واجب مگر ساتھ بڑے امام کے پس اگر نہ پایا جاوے یا ہو اسکی عدالت مین خلل ساتھ کسی وجہ کے نہین واجب ہوتا جمعہ اور مانند اسکے کہا ہے بہت لوگون نے اور ٹھیک بات یہ ہے کہ نہین پایا جاتا ان باتونمین سے ایک صرف بھی کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ صلعم مین کہ دلالت کرے اوپر ساتھ اسکے کہ جسکا دعوی کیا ہے اُن لوگون نے شرائط امور مذکورہ کا واسطے صحیح ہونے نماز جمعے کے یا فرض ہونے کے یا رکن کہنے جمعے کے سے انتہے تمام ہوئی عبارت درری مضیہ شرح درر البہیہ کی اب سُنیئے کہ امام کے سوا تین آدمی یا اس سے کم یا زیادہ کا ہونا نماز جمعہ کیلئے تو بیخطرف ہا ابن عباس رضی اللہ عنہ کے نزدیک نماز جمعے کی اگر کوئی اکیلا بھی پڑھ لے تو جائز ہے اور بیان اسکا آگے آویگا انشاء اللہ تعالے

[1] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صلوۃ الجمعۃ مین ہے ص۵۲ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ سلطانی کانپور کے جلدوں کے ۲۶۴ مین ہے ص۳۵ یعنی

احتیاطی ظہر کے رد کی بیان مین احتیاطی ظہر کا پڑہنا چند وجہ سے درست نہین وجہ اول یہ کہ بدعت ہے کیونکہ پڑہنا اسکا نہ تو حضرتؐ کے کسی قول سے ثابت ہے اور نہ فعل سے اور نہ کسی صحابی کے قول اور نہ فعل سے اور مسلم مین روایت ہے جابر بن عبداللہ رضؓ سے کہ کہتے فرماتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ یعنی ہر بدعت گمراہی ہے اور بخاری اور مسلم مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَالَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ یعنے جسنے نئی بات نکالی ہیچ اس دین ہمارے کے وہ چیز کہ نہین اسمین سے پس وہ مردود ہے ف جسنے کوئی بات نکالی اسلام مین کہ نہین ہے ثبوت اسکا کتاب و سنت مین سے وہ مردود ہے اور سیرت احمدیہ و طریقہ محمدیہ مین لکھا ہے کہ معنی بدعت کے شرعی خاص زیادتی کرنا دین مین ہے یا کم کرنا اسمین سے کہ نئی نکالی گئی ہو بدون اذن شارع کے کہ ثبوت اسکا نہ تو کسی حضرتؐ کے قول سے اور نہ فعل سے نہ ظاہر اور نہ اشارۃً پایا گیا ہو انتہی پس بعد فرض جمعہ کے پڑہنا احتیاطی ظہر کا بھی ایسا ہی ہے کہ نہ تو حضرتؐ کے قول سے اور نہ فعل سے اور نہ کسی صحابی کے قول سے ثابت ہے اور نہ فعل سے بلکہ بعد صحابہ کے تابعین اور تبع تابعین سے بھی ثبوت اسکا پایا نہین گیا پس بموجب حکم حدیث پہلی کے بعد جمعے کے پڑہنا احتیاطی کا گمراہی ہے اور بموجب حکم حدیث دوسری کے پڑہنا اسکا مردود ہے **وجہ دوم** احتیاطی پڑہنے والیکو یہ ہرگز یقین نہین کہ میری جمعہ کی نماز درست ہو جاتی ہے کیونکہ اگر اسکو یقین ہوتا تو پھر احتیاطی ظہر کیلئے پڑہتا اور اسکو اسبات کا بھی یقین نہین ہوتا کہ میری یہ احتیاطی ظہر ہی درست ہے جمعہ درست نہین کیونکہ اگر وہ ظہر ہی کو صحیح جانتا جمعے کو درست نہ جانتا تو پھر جمعے کی نماز صحیح ہونیپر اعتماد ہی اور نہ احتیاطی ظہر پر اور یہ ظاہر ہے کہ ہمارا ہر ایک کام کا ہر شخص کی نیت پر موقوف ہی جیسا کہ بخاری اور مسلم مین روایت ہے عمر بن الخطاب رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ یعنی نہین معتبر ہوتے عمل مگر ساتھ نیتون کے اور احتیاطی پڑہنے والی کی نیت مین نہ جمعے کے صحیح ہونیکا یقین ہے نہ ظہر کا پس نہ اسکی ظہر درست ہوئی اور نہ جمعہ کسی شخص نے کیا خوب کہا ہے۔ دونون دین سے گئے پانڈی نہ ادہر جوگ نہ ادہر مانڈے **وجہ سوم** خدا تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کے بدلے جمعہ مقرر فرمایا ہے اور جمعے کے منکر کو علماء دین نے کافر کہا ہے سو جو کوئی جمعہ اور ظہر دونون پڑہتا ہے وہ خدا تعالیٰ اور اسکے پیغمبر کے خلاف ایک جدا شرع نکالی ہوئی پر عمل کرتا ہے کیونکہ قرآن شریف مین تو اللہ تعالیٰ نے یون فرمایا ہی اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ

کیا یہ پڑہنا ایسے معلوم ہوا احتیاطی ظہر پڑہنے والے کو جمعہ کی نماز

ف ۱ یہ حدیث مسلم مین جو کہ شرح نووی چھاپہ کانپور کے ۲ میں ہے ۱۲ ف ۲ یہ حدیث مشکوٰۃ بین باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی پہلی فصل مین ہے ۱۲ ف ۳ یہ عبارت میرٹھ کی مطبوعہ مطبع محمدی اہلی کے صفحہ ۱۰۰ میں ہے ۱۲ ف ۴ مشکوٰۃ کی پہلی ہی حدیث ہے ۱۲ ف ۵ یہ آیت پارہ دہ دادا اسمعون کے تیسرے پارہ مین ہے ۱۲

یعنی نہین حکم کرتا واسطے اللہ تعالیٰ کے وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا[1] یعنے اور نہین شریک کرتا بحکم اپنے کے کسی کو
أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُم مِّنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَن بِهِ اللَّهُ[2] یعنی کیا واسطے ان کے شریک ہین کہ مقرر کیا ہے
انہون نے واسطے ان کے دین مین سے جو کچھ کہ نہین اذن دیا ہے ساتھ اسکے اللہ نے وجہ چہارم احتیاطی ظہر
پڑھنے والا اپنے دلمین یہ خیال کرتا ہے کہ اگر میرا جمعہ درست نہوا ظہر تو درست ہوہی جائیگی اور اسکو اپنے نزدیک
پرہیزگاری سمجھتا ہے اور اصل بات یہ ہے کہ یہ پرہیزگاری نہین ہے بلکہ پرلے سرے کی بیدینی ہے کیونکہ پرہیزگاری
اسکا نام ہے جو کہ خدا اور اسکے رسول کے حکم کے موافق ہو اور جو اپنی طرف سے دین مین کوئی بات نکالی ہوئی ہو وہ
پرہیزگاری نہین ہے اگرچہ قسم عبادت ہی سے ہو جیسا کہ بخاری[3] اور مسلم مین روایت انس رض سے کہ آئے تین شخص
طرف بی بیان نبی صلعم کے پوچھتے ہوئے عبادت آنحضرتؐ کی پس جبکہ خبر دیئے گئے ساتھ اسکے گویا کہ کم جانا اسکو پس کہا آپسمین
کہان ہین ہم نسبت آنحضرتؐ کے تحقیق بخشے اللہ تعالیٰ واسطے انکے جو پہلے گناہ اور جو پیچھے پس کہا ایک نے انمین سے پس
مین نماز پڑھا کرونگا تمام رات ہمیشہ اور کہا دوسرے نے مین روزے رکھا کرونگا دنکو ہمیشہ اور نہ افطار کرونگا اور کہا تیسرے نے
پس مین الگ رہونگا عورتون سے پس نہ نکاح کرونگا کبھی پس تشریف لائے حضرت نبی صلعم انکے پاس فرمایا حضرتؐ نے تمنے کہا
تھا ایسا اور ایسا خبردار ہو قسم ہے خدا کی تحقیق مین البتہ بہت ڈرتا ہون نسبت تمہارے اللہ سے اور بہت تقوی کرتا ہون نسبت
تمہارے واسطے اسکے لیکن مین روزے بھی رکھتا ہون اور افطار بھی کرتا ہون اور نماز بھی پڑھتا ہون رات کو اور سوتا بھی
ہون اور نکاح بھی کرتا ہون عورتون سے پس جس شخص نے اعراض کیا طریقہ میرے سے پس نہین ہے مجھ سے ف یہ
حدیث دلیل ہے اسپر کہ خلاف سنت عبادت بھی درست نہین ہے وجہ پنجم احتیاطی ظہر اسلیئے پڑھتے ہین کہ جمعہ کی شرطین
جو بعض کتب حنفیہ مین درج ہین اس ملک مین نہین پائی جاتی ہین سو وہ اکثر شرطین تو فضول ہی ہین اور لوگون سے
نماز چھڑانے اور حق سے پھیرنیکی باتین گھر کی تراشی ہوئی انمین لکھی ہوئی ہین خدا تعالیٰ اور اسکے پیغمبر کیطرف سے انکے
لیئے کوئی حکم ثابت نہین چنانچہ بیان انکا مشت نمونہ ضرور ہے اسکتابمین جمعہ کی شرطونکے بیان مین قریب گذر
چکا ہے پس اسی سبب سے منصف حنفیہ بھی اسی بات کے قائل ہین کہ احتیاطی ظہر نہ پڑھنا چاہیئے جیسا کہ غایت الاوطار[4]
ترجمہ اردو مختار مین لکھا ہے کہ طحطاوی نے کہا کہ یہ کلام متعلق ہے کمال الدین کی کلام سے جسنے یہ کہا ہے کہ نہی
جمعہ کے باہمین کسی قدر بیان کو اس لیئے طول دیا کہ بعض جاہل کہتے ہین کہ امام اعظم علیہ الرحمۃ کے نزدیک
جمعہ فرض نہین صاحب بحر الرائق نے کہا کہ یہ بلا ہمارے زمانہ مین بھی پہلی ہے یہانتک کہ بعض جاہل جمعہ کی بعد چار

---

[1] یہ آیت پارہ سبحان الذی کی تیسرے پارہ مین ہے [2] یہ آیت پارہ ۲۵ رکوع ۱۰ کے پہلے پارہ مین ہے [3] یہ حدیث مشکوۃ مین باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کے پہلی فصل مین ہے [4] یہ عبارت غایۃ الاوطار ترجمہ اردو مختار مطبوعہ مطبع نبی ریلی کے صفحہ ۲۱۶ مین ہے۔

رکعتین اس نیت سے پڑھتے ہین کہ جو سب سے پہلا ظہر میرے ذمہ ہوا اور مینے اسکو ابھی نہین پڑہا ہوا اسکو پڑہتا ہون تو چونکہ اسمین یہ خوف ہے کہ جاہل اسکی مقتدی نہ ہوجاوین کہ جمعہ فرض نہین اسلئے مین نے اس نماز کی نہ پڑہنے کا فتوی دیا وجہ شبہ جو شخص اپنے دلمین یہ خیال کرکے احتیاطی پڑہتا ہے کہ یہ ملک دارالحرب ہے جمعہ یہان درست نہین سو جاننا چاہئے کہ ملک ہند بسبب عملداری انگریزونکی بموجب کتب فقہ حنفیہ کے بھی دارالحرب نہین ہے اور جمعہ اور عید پڑہنا اس ملک مین صحیح اور درست ہے جیسا کہ غایۃ الاوطار ترجمہ درمختار سے معلوم ہوتا ہے کہ جسکا خلاصہ یہ ہے کہ دارالحرب دارالاسلام ہوجاتا ہے احکام اسلام کے جاری کرنیسے اسمین چنانچہ نماز جمعہ اور عید اگرچہ وہان کافر اصلی باقی رہین اور گو وہ ملک دارالاسلام سے متصل ہو کذا فی الدر اور استروشنی نے اپنے فصول مین ابو الیسر سے مذکور کیا کہ دارالاسلام دارالحرب نہین ہوتا جبتک وہ سب امور باطل نہ ہوجائین جنکی جہت سے وہ دارالاسلام ہوا ہے اور سرخسی نے اپنے مبسوط مین اسیطرح ذکر کیا ہے اور امام ناصر الدین نے منشور مین ذکر کیا کہ دارالاسلام بسبب جاری ہونے احکام اسلام کے دارالاسلام ہوا ہے تو جبتک کوئی چیز خلاف اسلام سے باقی رہیگی تو جانب اسلام کو ترجیح دیجائیگی کذا فی حاشیۃ الطحطاوی والمتقطر مین ہے کہ جو بلاد کہ کفار کے قہر تحت مین ہین بلاشک وہ بلاد اسلام مین نہ بلاد حرب اسواسطے کہ وہ بلاد حرب سے متصل نہین اور اسواسطے کہ کفار نے اسمین احکام کفر کے بھی جاری نہین کئے اور جن شہرون پر کفار حاکم ہین وہان مسلمانونکی اقامت جمعہ اور عید کی بھی جائز ہے انتہے اور ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل مین لکھا ہے کہ فتوی مشہور فقہا حنفیہ ہند مثل علماء دہلی و رامپور اور بھوپال اور سوائے انکے کا یہ ہے کہ ملک ہند خصوصا اسکی اسلام کی ریاستین دارالاسلام ہین نہ دارالحرب پس معلوم ہوا کہ احتیاطی ظہر پڑہنیوالیکا یہ کہنا کہ یہ ملک دارالحرب ہے بدلیل باتیں جمعہ کی نماز کی فضیلت کے بیان مین عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اغتسل ثم اتی الجمعۃ فصلی ما قدر لہ ثم انصت حتی یفرغ من خطبتہ ثم یصلی معہ غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ الاخری وفضل ثلثۃ ایام رواہ مسلم روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلعم سے فرمایا آپنے جو شخص کہ نہایا پھر آیا جمعے مین پس نماز پڑہی اسقدر کہ مقدر تھی واسطے اس کے پھر چپ رہا یہانتک کہ فارغ ہوا خطیب اپنے خطبہ سے پھر نماز پڑہی ساتھ اس کے بخشے جاتے ہین اس کے وہ گناہ کہ درمیان اسکے اور درمیان جمعہ دوسرے کے ہوئے ہین اور زیادہ تین دن کے روایت کیا اسکو مسلم نے ف بخاری مین روایت ہے سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم

ف عبارت غایۃ الاوطار ترجمہ درمختار چھاپہ ہندی کے جلد دوم کے صفحہ ۹۰ پر ہے ۱۲ ف عبارت ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل چھاپہ ہندی کے صفحہ ۱۳۵ پر ہے ۱۲
ف حدیث صحیح مسلم مین جو کہ مع شرح نووی چھاپہ یکسب کے صفحہ ۲۰۱ جلد ۲ مین ہے ۱۲ ف یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۱۲۵ پر ہے ۱۲

نے جو شخص نہاوے دن جمعہ کے اور پاکی حاصل کرے جسقدر کہ ہوسکے پاکی اور لگاوے تیل اپنے سے یا لگاوی خوشبو گھر اپنے
مین سے پھر نکلے طرف مسجد کے پس نہ فرق کرے درمیان دو شخصونکے پھر نماز پڑھے جو کہ مقدر کیگئی واسطے اس کے
(یعنی سنت) پھر چپ رہے جبکہ خطبہ پڑھے امام بخشی جاتے ہین اسکیلیے وہ گناہ کہ درمیان اسکے اور درمیان جمعے
دوسرے کے ہوئی ہین اور ابوداؤد[۱] دین روایت سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حاضر ہوتے ہین جمعہ مین تین طرحکے شخص ایک شخص حاضر ہوتا ہے ساتھ بیفائدہ کلام کرنیکے یا فعل
باطل کے پس وہ نصیبہ اسکا ہے حاضر ہونے جمعے سے (یعنی ثواب جمعے سے محروم ہے اور وبال لغو کا نصیبہ اسکا
ہے) اور ایک شخص حاضر ہوتا ہے جمعے مین واسطے دعا کے (یعنی دعا مین ہی مشغول رہتا ہے حالت خطبہ کی
مین یہانتک کہ باز رہے اسکو دعا اصل خطبہ سننے سے) پس وہ ایک شخص ہے کہ دعا مانگی اللہ تعالیٰ سے اگر چاہے
دے اسکو اور اگر نہ چاہے نہ دے اسکو اور ایک شخص حاضر ہوتا ہے جمعے مین ساتھ چپ رہنے کے (یعنی خطبہ سننے کی
لیئے) اور نہ پھلانگے گردن مسلمانون کی اور نہ ایذا دی کسی کو پس وہ جمعہ کفارہ ہے اس جمعہ تک کہ متصل ہے
اسکے (یعنی پہلا جمعہ) اور تین دن زیادہ اور یہ بسبب اسکے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے جو شخص کہ کرے ایک نیکی پس
واسطے اسکے ہے دس برابر اسکے[۲] کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا عراقی نے اسناد اسکی جید ہے **نماز**
جمعے کیواسطے اول وقت جانیکے ثواب کے بیان مین عَنْ[۳] اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلَائِکَةُ عَلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ
یَکْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ کَمَثَلِ الَّذِیْ یُهْدِیْ بَدَنَةً ثُمَّ کَالَّذِیْ یُهْدِیْ بَقَرَةً ثُمَّ کَبْشًا ثُمَّ
دَجَاجَةً ثُمَّ بَیْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَیَسْمَعُوْنَ الذِّکْرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ہوتا ہے دن جمعے کا کھڑے
ہین فرشتے دروازہ مسجد پر لکھتے ہین اول آنیوالے کو پھر اسکے بعد اول آنیوالے کو اور مثال اس شخص کی کہ اول وقت
گیا نماز جمعے کیلیئے مانند اس شخص کے کہ بھیجتا ہے اونٹ قربانی کیلیئے مکہ مین کہ بہت ثواب کہتا ہے پھر اسکی کہ بعد اسکے
آتا ہے مانند اس شخص کے کہ بھیجتا ہے بیل مکہ مین قربانی کیلیئے پھر جو کہ بعد اسکو آوے مانند اسکے کہ بھیجے دنبہ پھر جو کہ
بعد اسکے آوے مانند اسکے کہ تصدق کرے مرغی پھر انڈا پھر جبکہ نکلتا ہے امام (یعنی خطبہ کیلیئے) لپیٹتے ہین وہ دفتر اپنے
اور سنتے ہین خطبہ روایت کیا اسکو حدیث کو بخاری اور مسلم نے **جمعے کی اذان کے بیان مین**
عَنِ[۴] السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کَانَ النِّدَاءُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوَّلُهٗ اِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ

[۱] ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب الرجل یتخطی رقاب الناس یوم الجمعۃ حدیث ۱۰۱۸ ص ۱۴۲ ج ۱ [۲] ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب فضل الجمعۃ حدیث ۱۰۶۰ ص ۱۵۴ ج ۱ [۳] بخاری کتاب الجمعۃ باب فضل التهجیر یوم الجمعۃ حدیث ۸۴۱ ص ۱۲۰ ج ۱ و مسلم کتاب الجمعۃ باب الطیب والسواک یوم الجمعۃ حدیث ۱۵۲۰ ص ۲۸۴ ج ۱ [۴] بخاری کتاب الجمعۃ باب الجلوس علی المنبر اذا سلم المؤذنون حدیث ۸۵۵ ص ۱۲۴ ج ۱

عَلَى الْمِنْبَرِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ اور دارقطنی نے روایت ہی سائب بن یزید سے کہ کہا تھی اذان دن جمعہ کے پہلی اذان جسوقت کہ بیٹھتا امام منبر پر بیچ زمانہ رسول اللہ صلعم کے اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے پس جب خلیفہ ہوئے عثمانؓ اور بہت ہوئے لوگ زیادہ کی اذان تیسری اوپر زوراء کے روایت کیا اسحدیث کو بخاریؒ نے ف کہا ابو عبداللہ یعنی بخاریؒ نے زوراء ایک جگہ ہی بازار مین بیچ مدینہ طیبہ کے انتہا اور حضرت صلعم کے زمانہ مبارک مین سنت یہ تھی کہ جب حضرتؐ تشریف لاتے اور منبر پر بیٹھتے تو اذان کہی جاتی اور اذان اول کہ اب کہی جاتی ہی اسوقت تھی اور اسی طرح حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانہ مین رہی پھر جب حضرت عثمان خلیفہ ہوئے اور انہون نے بہایت لوگونکی دیکھی اور دیکھا کہ حضرتؐ کی زمانہ مین لوگ کم تھے اور قریب مسجد کے رہتے تھے اور اب لوگ مسجد سے دور رہتے ہین اور اکثر اپنے کاروبار مین رہتے ہین مناسب جانا کہ جب شروع وقت جمعہ کا ہو اسوقت بھی اذان کہی جاوی تاکہ لوگ دور کے بھی آجاوین پس مراد تیسری اذان سے یہی اذان اول ہے اسکو اذان تیسری کہا اگرچہ باعتبار وقوع کے اول ہے اسلیے کہ تیسری ہے اُن دو اذانونکی جو حضرتؐ کے زمانہ مین نہین یعنی پہلی تو ان خطبہ کیوقت ہوئی اور دوسری اذان تکبیر ہوئی اور تیسری اذان یہ ہوئی جو اول کہی جاتی ہے پس اذان حضرت عثمانؓ نے مقرر کی وہ بھی سنت ہوئی بدعت نہین اسلئے کہ فعل خلفاء راشدین کا بھی سنت ہے اور اس باب مین حدیث مسند امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ کی عرباض بن ساریہ کی روایت سے عدد رکعات تراویح کے بیان مین اسکتاب مین پہلے گذر چکی ہے لیکن اگر کوئی کہے کہ اس سے ثابت ہوا کہ بیس رکعت تراویح بھی سنت ہی کیونکہ پڑہنا انکا حضرت عمرؓ کے عہد مین پایا گیا ہے تو جواب کہ بیس رکعت تراویح حضرت عمرؓ کا پڑہنا یا مقرر کرنا اگر صحیح حدیث سے ثابت ہو جاوی تو ہمکو اسے بھی انکار نہین لیکن صحیح حدیث سے ثبوت اسکا نہین ملتا اور بیان اسکا فصل نماز تراویح کی بیان مین اس کتاب مین پہلے گذر چکا ہے اور اگر کوئی کہے کہ روایت کی ابن ابی شیبہ نے طریق ابن عمرؓ سے کہ کہا ابن عمرؓ نے کہ جمعے کے دن پہلی اذان (یعنی جسکو حضرت عثمانؓ نے مقرر کیا ہے) بدعت ہے اور متابعت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی اسی مین ہے۔ کہ ایک ہی اذان یعنی جسوقت امام منبر پر خطبہ کیلئے بیٹھے کہی جاوی اور ایک تکبیر یعنی نماز پڑہنے کیوقت کہی جاوے تو اسکا جواب یہ ہے کہ قول ابن عمرؓ کا حضرت عثمانؓ کے فعل کے مقابلہ مین اس لئے حجت نہین ہو سکتا ہے کہ حضرت عثمانؓ تو خلیفہ راشد ہین اور صحابہ کے قول و فعل مین سے وہی کام سنت ٹہیرا یگا جو خلفاء راشدین مین سے

خلیفہ راشد کی سنت اور ابن عمر

ف حدیث ذیل الاوطار چاپہ مصر جلد تیسری کے صفحہ ۲۷۱ مین ہے ۱۲

کسیکا ہوگا اب رہی یہ بات کہ یہی اذان جبکہ امام کے منبر پر بیٹھنے کیوقت کہی جاتی ہے اسکو امام کے قریب اور اسکی سامنے کہنا بدعت ہے اور مسجد کے دروازہ پر کہنا سنت ہے اسلیئے کہ طبرانی وغیرہ نے روایت کی ہے کہ حضرت بلال اذان دیتے تھے مسجد کے دروازہ پر

جمعہ کے دن کسی شخص کو اٹھا کر اسکی جگہ پر بیٹھنے کی ممانعت کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُقِیْمَنَّ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ ثُمَّ یُخَالِفُ اِلٰی مَقْعَدِہٖ فَیَقْعُدُ فِیْہِ وَلٰکِنْ یَقُوْلُ اَفْسَحُوْا رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔ روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے نقل کی نبی صلعم سے کہ فرمایا نہ اٹھاوے کوئی تمہارا بھائی اپنے کو دن جمعہ کے پھر قصد کرے طرف جگہ اسکی کے پس بیٹھے اسمیں ولیکن کہے کشادہ کرو جگہ کو روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے ف یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ حرام ہے کسیکو اٹھا کر اسکی جگہ پر بیٹھنا اور یہ حکم جمعہ اور غیر جمعہ سب میں برابر ہے جیسا کہ بخاری اور مسلم میں روایت ہے نافع سے کہ کہا سنا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہتے تھے منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ اٹھاوے کوئی کسی کو جگہ اسکی سے اور بیٹھ جاوے اسمیں اور کہا گیا واسطے نافع کے یہ منع جمعہ میں ہے کہا نافع نے جمعہ میں اور جمعہ کے سوا میں

جمعے کی نماز کیوقت کے بیان میں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّی الْجُمُعَۃَ حِیْنَ تَمِیْلُ الشَّمْسُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلعم تھے نماز پڑھتے جمعہ کی جسوقت کہ ڈھلتا آفتاب روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے ف بخاری میں روایت ہے انہیں سے کہ کہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شدت ہوتی سردی کی سویرے پڑھتے نماز اور جب شدت ہوتی گرمی کی دیر کے پڑھتے نماز یعنی جمعہ کی اور بخاری اور مسلم میں روایت ہے سلمہ بن اکوع رضہ سے کہ کہا ہم نماز پڑھتے تھے ساتھ پیغمبر خدا صلعم کے جمعہ کی پھر پھرتے تھے اور نہیں ہوتا تھا دیوار کا ایسا سایہ کہ بچیں ہم اوسمیں اسکو اور یہ لفظ مسلم کے ہیں کہ تھے ہم جمعہ پڑھتے ساتھ کے جب پھرتا مغرب کیطرف آفتاب پھر پھرتے طلب کرتے سایہ اور بخاری اور مسلم میں روایت ہے سعد بن سعد سے کہ کہا نہ لیٹتے تھے ہم دوپہر کو اور نہ کھانا کھاتے تھے مگر بعد جمعہ کے اور عبارت مسلم کی ہے اور یہ ایک روایت کے زمانہ میں پیغمبر خدا صلعم کے اور مسلم میں روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا تھے ہم نماز پڑھتے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھیر پھرتے پس ٹہلاتے اونٹنی اپنی کہا حسن نے پس کہا میں واسطے جعفر کے کہ کون سی ساعت ہوتی تھی وہ کہا جعفر نے وقت زوال ہونے آفتاب کے ف امام شوکانی نے زواری مضیہ

ف یہ حدیث نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد ۳ صفحہ ۱۲۰ میں ہے ف یہ حدیث صحیح مسلم چاپہ لکھنؤ کی جلد اول کے صفحہ ۲۸۱ میں ہے ف یہ حدیث مشکوۃ میں باب التنظیف والتجمل کی تیسری فصل میں ہے ف یہ حدیث بخاری چاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۱۲۳ میں ہے ف حدیث بخاری چاپہ ایضاً صفحہ ۱۲۲ ف یہ حدیث بلوغ المرام کی باب صلوۃ الجمعہ میں ہے ف یہ حدیث بلوغ المرام کی باب ایضاً میں ہے ف یہ حدیث صحیح مسلم میں تکملہ محمد شیر نوری چاپہ [illegible]

شرح درالبہیہ میں لکھا ہے کہ وقت جمعہ کا وہی ہے جو وقت ظہر کا ہے اسلئے کہ وہ بدل ہے ظہر کا اور تحقیق وارد ہوئی وہ چیز کہ دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ تحقیق جمعہ پڑہنا کفایت کرتا ہے قبل زوال کے جیسا کہ (بخاری میں) روایت ہے انس بن مالک رضؓ سے کہ کہا تھے ہم اول جاتے دن جمعہ کی پھر قیلولہ کرتے تھے یعنے بعد جمعہ کے اور مثل اسکی حدیث سہل بن سعد کی ہے (یعنے جو کہ اوپر گذری) صحیحین میں ہے اور ثابت ہوا ہے صحیح کے جابر رضؓ سے (یہ حدیث بھی اوپر گذری) اور یہ حدیث بیچ اسکے تصریح ہے کہ تحقیق صحابہ نماز پڑہتے تھے جمعہ کی قبل ڈہلنے سورج کے پس تحقیق گئی ہیں طرف اس بات کی احمد بن حنبل اور حق یہی ہے اور گئی ہیں جمہور طرف اس بات کے کہ تحقیق اول وقت جمعہ کا اول وقت ظہر کا ہے انتہا اور قائلہ آدہی دن کو کہتے ہیں اور قیلولہ آدہی دن کے سونے کو اسیطرح لکھا ہے قاموس میں اور مسک الختام شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ امام ابن قیم نے ہدی میں کہا ہے کہ نماز جمعے کی وقت ڈہلنے آفتاب کے مکروہ نہیں بالخصوص بسبب وارد ہونے حدیثوں صحیحہ کے اس باب میں انتہا اور روایت کی ہے دارقطنی نے عبداللہ بن سیدان سے کہ کہا حاضر ہوا میں ساتھ ابوبکر رضؓ کے جمعے میں پس تھا خطبہ اور نماز اسکی قبل آدہی دن کے پھر حاضر ہوا میں جمعہ میں ساتھ حضرت عمر رضؓ کے جمعے میں پس تھا خطبہ اور نماز اسکی قبل آدہی دن کے پھر حاضر ہوا میں ساتھ حضرت عمر رضؓ کے پس تھی نماز اور خطبہ انکا اسوقت تک کہ کہہ سکتا ہوں میں کہ آدہا دن ہوا پستر حاضر ہوا میں جمعہ میں ساتھ حضرت عثمان رضؓ کے پس تھی نماز اور خطبہ انکا یہانتک کہ کہہ سکتا ہوں میں کہ آدہا دن ہوا پس نہیں دیکہا میں کسی کو کہ عیب پکڑا ہو اس بات کا کسی نے یا انکار کیا ہو اور روایت کیا ہے اسکو احمد بن حنبل نے بیچ روایت اپنے بیٹے عبداللہ کے اور کہا اسیطرح روایت کیا گیا ہے ابن مسعود رضؓ اور جابر رضؓ اور سعید رضؓ اور معاویہ رضؓ سے کہ تحقیق وہ نماز پڑہتے تھے قبل ہونے زوال کے اور دلالت سعید کی اوپر مذہب امام احمد کے واضح تر ہے انتہی کہا دارقطنی نے اسکی اسناد میں عبداللہ بن سیدان ہے جو کہ راوی دارقطنی کی حدیث کا ہے اتفاق کیا ہے محدثین نے اوپر ضعیف ہونے اسکے کے۔ وجواب اسکا یہ ہے کہ قبل زوال جمعہ جائز ہونیکا یہ کچھ قادح نہیں اسلیئے کہ اوپر صحیح حدیثوں کے بھی ثبوت اسکا دلایل جیدہ سے پایا گیا ہے جیسا کہ گذر چکا اور تائید کرتا ہے اسکی قول صاحب سفر السعادت کا جو کہ سفر السعادت میں ہے کہ نماز نفل ٹہیک دوپہر کو جمعے کے دن مکروہ نہیں جسطرح کہ اور دنوں میں مکروہ ہے اور یہ مذہب بہت علماء کا ہے اسلیئے کہ ابوقتادہ رضؓ نے روایت کی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ جانتے تھے دوپہر کو وقت نماز پڑہنے کو سوائے جمعہ کے دن کے اور فرمایا دوزخ کو اسوقت ہر روز آنچ دیتے ہیں مگر جمعے کے دن اور حدیث صحیح میں آیا ہے کہ مستحب ہے نماز نفل جمعے کے

لہ پٹنہ بہاری چھاپہ بحری میرٹھ کے صفحہ ۱۱۱ پر ہے ۱۲ سے یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ نظامی کانپور کی جلد اول کے صفحہ ۲۱۲ پر ہے ۱۲ سے یہ عبارت فتح القدیر چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۲۱۲ پر ہے ۱۲ سے یہ عبارت سفر السعادت کی فصل نماز جمعہ میں ہے ۱۲

سیدان

دن خطبہ کیوقت تک اور امام شافعی رح کی سند دن سے روایت کیا ہے کہ منع فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے دوپہر کیوقت نماز پڑھنے سے یہانتک کہ ڈھلے سورج سوائے دن جمعہ کے اس مسئلہ میں کئی قول ہیں اول یہ کہ ٹھیک دوپہر کیوقت نماز مکروہ نہیں ہے کسیطرح سے بھی کسیدن اور یہ مذہب امام مالک کا ہے دوسرا قول یہ ہے کہ ٹھیک دوپہر کیوقت نماز مکروہ ہے خواہ جمعے کا دن ہو خواہ کوئی اور دن ہو اور یہ مذہب امام ابوحنیفہ رح کا ہے اور ایک قول امام احمد کا بھی یہی ہے تیسرا قول یہ ہے کہ ٹھیک دوپہر کیوقت نماز مکروہ ہے سوائے دن جمعہ کے اور یہ مذہب امام شافعی کا ہے اور انکے سوا اور محققوں کا بھی یہی مذہب ہے انتہی

نماز جمعے کیلئے علیحدہ کپڑا بنا رکھنے کے بیان میں

عَنْ[1] عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا عَلٰی اَحَدِکُمْ اِنْ وَجَدَ اَنْ یَتَّخِذَ ثَوْبَیْنِ لِیَوْمِ الْجُمُعَۃِ سِوٰی ثَوْبَیْ مِھْنَتِہٖ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ مَالِکٌ روایت ہے عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے نہیں قباحت اوپر ایک تمہارے کے اگر مقدور ہو یہ کہ بنا دے دو کپڑے واسطے دن جمعہ کے سوا کپڑے کاروبار اپنے کو روایت کیا اسحدیث کو ابن ماجہ نے اور روایت کی مالک نے یحییٰ ابن سعید سے

وعن[2]

اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَخْرَجَتْ جُبَّۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَکْفُوْفَۃَ الْجَیْبِ وَالْکُمَّیْنِ وَالْفَرْجَیْنِ بِالدِّیْبَاجِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاَصْلُہٗ فِیْ مُسْلِمٍ وَزَادَ کَانَتْ عِنْدَ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا حَتّٰی قُبِضَتْ فَقَبَضْتُھَا وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَلْبَسُھَا فَنَحْنُ نَغْسِلُھَا لِلْمَرْضٰی نَسْتَشْفِیْ بِھَا وَزَادَ الْبُخَارِیُّ فِی الْاَدَبِ الْمُفْرَدِ وَکَانَ یَلْبَسُھَا لِلْوَفْدِ وَالْجُمُعَۃِ روایت ہے اسماء بنت ابی بکر سے کہ نکالا جبہ پیغمبر خدا صلعم کا سنجاف لگا ہوا گریبان کو اور آستینو کو اور دونو چاکو کو دیبا سے روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد نے اور اصل اسکی مسلم میں ہے اور زیادہ کیا یہ کہ تھا نزدیک حضرت عایشہ رض کے انکے انتقال تک پھر لیا میں اسکو اور نبی صلعم پہنتے تھے اسکو پھر دھو کر پلاتی ہیں ہم اسی مریض کو شفا مانگتی ہیں برکت سے اسکی اور زیادہ کیا بخاری نے ادب مفرد میں اور پہنتے حضرت اسے اپنے جو کہ آتے وفد اور جمعے کیلئے

جمعے کے دن سر دھونے اور غسل کرنے اور تیل اور خوشبو لگانے کے بیان میں

عَنْ[3] اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقٌّ عَلَی اللّٰہِ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ یَّغْتَسِلَ فِیْ کُلِّ سَبْعَۃِ اَیَّامٍ یَغْسِلُ رَاْسَہٗ وَجَسَدَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی ہریرہ سے اسنے نقل کی نبی صلعم سے کہ فرمایا حق اللہ کا ہے ہر مسلمان پر یہ کہ نہاوے ہر سات دن کے دھووے سر اپنا اور بدن اپنا روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے

ف اسکتاب میں جمعے کی فضیلت کے بیان میں

---

[1] یہ حدیث مشکوٰۃ کی باب التنظیف والتجمل کے دوسری فصل میں ہے [2] یہ حدیث بلوغ المرام کی باب اللباس میں ہے [3] یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے کہ مع شرح نووی چھپا گیا ہے اسکی ص۲۰۱ ج۱ میں ہے

بخاری کی حدیث مین سلمان کی روایت سے پہلے گذر چکی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے یَغْتَسِلُ رَجُلٌ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَیَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَیَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهٖ اَوْ یَمَسُّ مِنْ طِیْبِ بَیْتِهٖ یعنے نہاوے جو شخص دن جمعے کے اور پاکی حاصل کرے جسقدر کہ ہوسکے پاکی اور لگاوے تیل اپنے سے یا لگاوے خوشبو گھر اپنے مین سے یعنے اپنی بی بی کی خوشبو مین سے سو لفظ تطہر کا دلالت کرتا ہے اسبات پر کہ جمعے کے دن بین لواوے اور ناخن کتراوے اور بال زیر ناف کے لی اور بغلون کے بال دور کراوے اور کپڑے پاک کرے وغیرہ ذلک اور موطا امام مالک مین روایت سے نافع سے کہ تحقیق عبداللہ بن عمر نہ جاتے طرف جمعے کے مگر تیل لگاتے اور خوشبوئی لگاتے مگر کہ ہوتے محرم **فائدہ** یعنے حالت احرام مین نہ تیل لگاتے نہ خوشبوئی اور سوائے احرام کیحالت کے ہمیشہ تیل اور خوشبوئی ہر جمعے کو لگایا کرتے اور مسند امام احمد اور ترمذی مین روایت ہے براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے لازم ہے مسلمانونپر یہ کہ نہاوین دن جمعے کے اور لگاوے ایک انکا خوشبوئی اہل اپنے سے پس اگر نہ پاوے پس پانی واسطے اسکے خوشبوئی ہے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے **ف** اسمضمون کی حدیثین فصل غسل سنت کے بیان مین اسکتاب مین پہلے بھی گذر چکی ہین اور آگے بھی آتی ہین

جمعہ مین لوگونکی گردنین پھلانگ کر آگے جانیکے ممانعت کی بیان مین

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَسَّ مِنْ طِیْبِ امْرَاَتِهٖ اِنْ کَانَ لَهَا وَلَبِسَ مِنْ صَالِحِ ثِیَابِهٖ ثُمَّ لَمْ یَتَخَطَّ رِقَابَ النَّاسِ وَلَمْ یَلْغُ عِنْدَ الْمَوْعِظَةِ کَانَتْ کَفَّارَةً لِمَا بَیْنَهُمَا وَمَنْ لَغَا وَتَخَطَّی رِقَابَ النَّاسِ کَانَتْ لَهٗ ظُهْرًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے عبداللہ ابن عمرو بن العاص سے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص غسل کرے جمعے کے دن اور اپنی عورت پاس اگر خوشبوئی ہو اسکو لگاوے اور اچھے کپڑے پہنے پھر نہ لوگونکی گردنین پھاندی پھر باتین کرے خطبے کیوقت تو وہ جمعہ کفارہ ہوگا اسکے گناہونکا پہلے جمعہ تک اور جو پھاندے لوگونکی گردنین پھاندیگا وہ جمعہ اسکیلئے ایسا ہوگا جیسے ظہر کی نماز **ف** ابوداؤد مین روایت ہے ابی سعید اور ابی ہریرہ سے کہ کہا دونونے فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو کوئی نہاوے دن جمعے کے اور پہنے اچھے کپڑے اور لگاوے خوشبو اگر ہو اسکے پاس پھر آوے جمعے مین اور نہ پھلانگے گردنین لوگونکی پھر نماز پڑھے اسقدر کہ مقدر کی اللہ نے واسطے اسکے پھر چپ رہے جسوقت کہ نکلے امام اسکا یہانتک کہ فارغ ہو نماز اپنی سے ہوگا کفارہ واسطے اسچیز کے کہ درمیان اس جمعے کے ہے اور درمیان اس جمعے کے کہ پہلے اس سے ہے **فائدہ** مراد اچھے کپڑون سے سفید کپڑے ہین **منبر پر چڑھکر لوگونکو امام کے سلام**

۱؎ حدیث موطا امام مالک چاپا مجتبائی دہلی کے صفحہ ۳۹ مین ہے ۲؎ یہ حدیث مشکوٰۃ مین التنظیف والتطیب کے تیسرے فصل مین ہے ۳؎ یہ حدیث ابوداؤد اور چاپا اتحاد دہلی کے صفحہ ۱۶۰ مین ہے ۴؎ یہ حدیث ابوداؤد چاپا ایضاً کے صفحہ ۱۶۱ مین ہے

دینے کے بیان مین عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَصْعَدَ الْمِنْبَرَ سَلَّمَ رَوَاہُ الْتِرْمِذِیُّ روایت ہی جابر بن عبداللہ سے کہ تحقیق نبی صلعم جب چڑھتے منبر پر سلام دیتے ف مذہب امام شافعی رح کا یہ ہی کہ امام جب خطبہ کیلیے منبر پر چڑھے لوگونکو سلام کہے اور اسحدیث کے راویون مین ابن لہیعہ ہے اور تقریب التہذیب مین ہی کہ ابن لہیعہ سچا ہے ساتوین طبقہ سے مگر خلط ہوگیا اسکا حافظہ بعد جلنے کتابون اسکی کے اور نیز کہا ترمذی رح نے ذانیے جامع مین کہ ابن لہیعہ ضعیف ہی جمعے کے خطبے کے بیان مین عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَیْنَاہُ وَعَلَا صَوْتُہٗ وَاشْتَدَّ غَضَبُہٗ حَتّٰی کَاَنَّہٗ مُنْذِرُ جَیْشٍ یَقُوْلُ صَبَّحَکُمْ وَمَسَّاکُمْ وَیَقُوْلُ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ کَانَتْ خُطْبَۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ یَحْمَدُ اللّٰہَ وَیُثْنِیْ عَلَیْہِ ثُمَّ یَقُوْلُ عَلٰی اِثْرِ ذٰلِکَ وَقَدْ عَلَا صَوْتُہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَلِلنَّسَائِیِّ وَکُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ روایت ہے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا ہے پیغمبر خدا صلعم جب خطبہ پڑھتے سرخ ہوجاتین آنکھین اُنکی اور بلند ہوتی آواز اُنکی اور زیادہ ہوجاتا غصہ اُنکا یہانتک گویا وہ ڈرانیوالا ہین لشکر سے کہ کہا کرتا ہے صبح کو پہنچا لشکر اور شام کو پہنچا ہے پاس اور فرماتے لیکن بعد اسکے بیشک بہتر بات تو نہین اللہ کی کتاب ہے اور بہتر راہ ونمین محمدؐ کی راہ ہے اور بُرے کامون سے نئی نکالی ہوئی باتین ہین اور ہر بدعت گمراہی ہی روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے اور ایک روایت مین اُسکے خطبہ نبی صلعم کا جمعے کے دن یہ تہا کہ حمد کہتے اللہ کی اور تعریف کرتے اسپر پھر کہتے بعد اسکے حالانکہ اونچی ہوتی آواز اُنکی اور ایک روایت مین اسکی جسکو راہ بتاوے اللہ پھر نہین کوئی گمراہ کرنیوالا اُسکو اور جسکو گمراہ کرے اللہ تعالی نہین کوئی ہدایت کرنیوالا اسکو اور نسائی کی روایت مین ہی اور ہر گمراہی پہنچاتی ہی پھر آگ کے ف ابوداؤد مین روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ تحقیق نبی صلعم تہے خطبہ مین پڑھتے آیتین قرآنکی نصیحت کرتے لوگونکو اور اصل اسکی مسلم مین ہی اور مسلم مین روایت ہے ام ہشام بیٹی حارثہ بیٹی نعمان کی سے کہ کہا نہین سیکہی مینے سورۃ ق والقرآن المجید مگر زبان رسول اللہ صلعم کی سے کہ پڑھتے تہے یہ سورت ہر جمعہ مین منبر پر جب خطبہ

لہ یہ حدیث ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوۃ والسنۃ فیہا کے صفحہ ۷۱ مین ہے ۵۲ یہ روایت تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۱۰ مین ہے ۵۳ ترمذی نے بجز جامع صغیر کے کہا ہے کہ ابن لہیعہ ضعیف ہے لیکن ابن ماجہ نے ایک ٹکڑا اسکا ذکر کیا ہے ترمذی کا چھاپا جو ہمارے پاس ہے اسکا ذکر ۵۴ یہ حدیث مرقاۃ شرح مشکوۃ المصابیح مین ہے ۵۵ یہ حدیث صحیح ہے اگرچہ ابوداؤد نے اسکو ذکر نہین کیا ہے ۵۶ یہ حدیث صحیح ہے اگرچہ ابوداؤد نے اسکو ذکر نہین کیا ہے

پڑھتے لوگوں کے آگے اور ترمذی[1] میں روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو خطبہ کہ نہو اسمیں تشہد یعنی حمد و ثنا اللہ کی پس وہ مانند دست بریدہ کوڑھ کے ہے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ **لاٹھی یا کمان پر تکیہ دیکر خطبہ پڑھنے کے بیان میں** عَنِ[2] الْحَکَمِ بْنِ حَزْنٍ قَالَ شَهِدْنَا الْجُمُعَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى عَصًا أَوْ قَوْسٍ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ روایت ہے حکم بن حزن سے کہا حاضر ہوئے ہم جمعہ کو نبی صلعم کیساتھ پس کھڑے ہوئے حضرتؐ تکیہ دیکر لاٹھی یا کمان پر روایت کیا اسحدیث کو ابو داؤد نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ اسکی اسناد میں شہاب بن خراش الصلت ہے اور تحقیق اختلاف کیا گیا ہے اسمیں پس کہا ابن المبارک نے کہ ثقہ ہے اور کہا احمد اور یحیی ابن معین اور ابو حاتم نے نہیں خوف سے ساتھ اسکے اور کہا ابن حبان نے کہ تھا یہ مرد صالح اور تھا یہ ان لوگوں میں سے کہ بہت خطا کرتے تھے یہاں تک کہ اسکا اعتبار نہ رہا اور کہا حافظ ابن حجر نے کہ بہت لوگوں نے اسکی توثیق کی ہے **خطبے کیلئے تین منبر پر ہاتھ اٹھانیکی ممانعت کے بیان میں** عَنْ[3] عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ أَنَّهُ رَأَى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعًا يَدَيْهِ فَقَالَ قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزِيْدُ عَلَى أَنْ يَقُوْلَ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عمارہ بن رویبہ سے کہ انہوں نے دیکھا بشر بیٹے مروان کے کو منبر پر اٹھاتا تھا ہاتھ دونو اپنے پس کہا عمارہ نے برا کرے اللہ تعالی ان دونوں ہاتھوں کا البتہ تحقیق دیکھا میں رسول اللہ صلعم کو کہ نہ زیادہ کرتے اسپر کہ اشارہ کریں ساتھ ہاتھ اپنے کے سطح اور اشارہ کیا عمارہ نے ساتھ انگلی شہادت اپنی کے **موذن کی اذان ختم ہونے تک امام کے منبر پر بیٹھنے اور نیز دونوں خطبوں کے درمیان میں اسکے بیٹھنے اور اسمیں اسکی کلام نہ کرنیکے بیان میں** عَنِ[4] ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ كَانَ يَجْلِسُ إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰى يَفْرُغَ أَوَاهُ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ ثُمَّ يَجْلِسُ وَلَا يَتَكَلَّمُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا ہے رسول اللہ صلعم پڑھتے تھے دو خطبے تھے بیٹھتے جب چڑھتے منبر پر یہانتک کہ فارغ ہوتا کہا راوی نے گمان کرتا ہوں کہ کہا ابن عمر نے یہانتک کہ فارغ ہوتا مؤذن پھر اٹھتے پس خطبہ

---

[1] یہ حدیث ترمذی چاپہ نولکشور کے صفحہ ۱۸۱ میں ہے [2] یہ حدیث ابو داؤد چاپہ دہلی اول کے صفحہ ۱۶۰ میں ہے [3] یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد تیسری کے صفحہ ۲۷۲ میں ہے [4] یہ حدیث مسلم چاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۲۸۱ میں ہے [5] یہ حدیث ابو داؤد چاپہ دہلی کے صفحہ ۱۶۰ میں ہے

پڑھتے پھر بیٹھتے اور کلام کرتے پھر کھڑے ہوتے پس خطبہ پڑھتے فائدہ خطبے کیحالت مین بلاضرورت باتین کرنی منع ہین اور ضرورت کیوقت جایز ہین چنانچہ بیان اسکا قریب آویگا خطبہ چھوٹا اور نماز لمبی پڑھنے کے بیان مین **عن** عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان طول صلوٰۃ الرجل وقصر خطبتہ مئنۃ من فقہہ فاطیلوا الصلوٰۃ واقصروا الخطبۃ وان من البیان سحرا رواہ مسلم روایت ہے عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا تحقیق سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ تحقیق لمبی پڑھنی نماز مرد کی اور کوتہ کرنا خطبے اسکے کا یہ علامت ہے دانائی آدمی کی پس دراز کرو نماز اور کوتہ کرو خطبہ اور تحقیق بعض بیان سحر ہے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے فائدہ خطبہ کیحالت مین توجہ ہوتی ہے خلق کیطرف اور حالت نماز مین خاوند حقیقی کیطرف پس علامت دانائی کی یہ ہے کہ جسمین توجہ رب کیطرف ہو اسکو دراز کرے اور جسمین توجہ خلق کیطرف اسکو کوتاہ کرے اور ابوداؤد مین روایت ہے عمار بن یاسر سے کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلعم نے ساتہ کوتہ کرنے خطبہ کے جمعہ مین اونکہنے آئے سے اپنی جگہ بدلڈالنے کے بیان مین **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا نعس احدکم یوم الجمعۃ فلیتحول عن مجلسہ ذلک رواہ الترمذی وقال الترمذی ھذا حدیث صحیح روایت ہے ابن عمر رض سے اس نے نقل کی نبی صلعم سے کہ فرمایا جسوقت اونگہے ایک تمہارا دن جمعہ کے پس چاہیئے کہ بدلڈالے جگہ اپنی روایت کیا اسحدیث کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے وقت خطبہ پڑہنے امام کے گوٹ مارکر بیٹھنے کی ممانعت کے بیان مین **عن** معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الحبوۃ یوم الجمعۃ والامام یخطب رواہ الترمذی وابوداؤد وقال الترمذی ھذا حدیث حسن روایت ہے معاذ بن انس رض سے یہ کہ نبی صلعم نے منع کیا گوٹ مارنے سے دن جمعے کے اسحال مین کہ امام خطبہ پڑہتا ہو روایت کیا اسحدیث کو ترمذی اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف گوٹ مارنا اُس نشست کو کہتے ہین کہ رانین ملاکے پیٹ سے ساتہ کپڑے کیساتہ سو اسطرح سے بیٹھنا اس آدمی کو منع ہے کہ جسپر ایک ہی کپڑا ہو کہ جس سے اسطرح کے بیٹھنے سے ستر کہلجاتا ہے جیسا کہ بخاری مین روایت ہے ابی سعید خدری رض سے کہ تحقیق اس نے کہا کہ منع کیا پیغمبر خدا صلعم نے پہناوی صما سے (یعنی اس سے کہ ڈالے کپڑا)

ف۱ یہ حدیث صحیح مسلم چھاپا نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۲۸۶ مین ہے ف۲ یہ حدیث ابوداؤد مین جو ۱۵۱ صفحہ میں دہلی مین چھاپا گیا ہے اور صفحہ ۱۵۲ میں ہے ف۳ یہ حدیث ترمذی چھاپا احمدی دہلی کے صفحہ ۹۰ میں ہے ۱۲ ف۴ یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب التنظیف والتجمل کے دوسری فصل مین ہے ۱۲ ف۵ یہ حدیث صحیح بخاری شریف مطبوعہ مطبع احمدی میرٹھ کے صفحہ ۱۵۲ میں ہے ۱۲

ایک کنڈے پر اور ظاہر ہو ایک جانب اسکی کہ نہ ہو اُسپر کوئی کپڑا) اور یہ کہ گوٹ مارے درمیچ ایک کپڑے کے کہ نہو اوپر فرج اُس کے اس کپڑے مین سے کچھ **فائدہ** کہا قسطلانی نے شرح صحیح بخاری مین کہ یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ اگر ستر ڈھکا ہوا ہو تو گوٹ مار کر بیٹھنا حرام نہین جیسا کہ بخاری مین روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا دیکھا مینے رسول اللہ صلعم کو بیچ صحن کعبہ کے گوٹ مارنیوالے ساتھ ہاتھ اپنے کے اسطرح **فائدہ** قسطلانی شرح صحیح بخاری مین لکھا ہے کہ بیچ حدیث ابی ہریرہؓ کے نزدیک بزار کے ہی کہ تحقیق رسول اللہ صلعم بیٹھے نزدیک کعبہ کے پس جوڑا دونون پاؤن اپنے کو پس کھڑا کیا انکو اور گوٹ ماری ساتھ دونون ہاتھون اپنے کے اور بیچ حدیث ابی سعید کے نزدیک ابی داؤد کے ہے کہ تحقیق نبی صلعم تھے جب بیٹھتے گوٹ مارتے ساتھ دونون ہاتھون اپنے کے زیادہ کیا بزار نے اور کھڑا کرتے دونون گھٹنون اپنے کو اور کہا ابوداؤد نے کہ تھے ابن عمرؓ گوٹ مارتے اسوقت کہ امام ہوتا خطبہ پڑہتا اور انس بن مالکؓ اور شریح اور مصعبہ بن صوحان اور سعید بن المسیب اور ابراہیم نخعی اور مکحول اور اسمعیل بن محمد بن سعد اور نعیم بن سلامہ کہتے تھے یہ سب کہ نہین خوف گوٹ مار کر بیٹھنا جمعے کے دن کہا ابوداؤد نے کہ نہین پہونچی مجکو یہ بات کہ تحقیق کسی نے بھی مکروہ جانا ہو اسکو مگر عبادہ بن نسی نے اور ابوداؤد مین روایت ہے یعلی بن شداد بن اوسؓ سے کہ کہا حاضر ہوا مین ساتھ معاویہؓ کے بیت المقدس مین پس جمعہ پڑہایا معاویہ نے ہمکو پس دیکھا مینے کہ ناگہان بہت لوگ ہین مسجد مین اصحاب نبی صلعم کے کہ دیکھا مین نے انکو گوٹ ماری ہوئے اُسوقت کہ امام خطبہ پڑہتا تھا اور موطا امام مالک مین روایت ہے مالک سے کہ تحقیق پہنچی انکو یہ بات کہ تحقیق عبداللہ بن عمرؓ تھے گوٹ مارتے دن جمعے کے اسوقت کہ امام ہوتا خطبہ پڑہتا **فائدہ** زرقانی شرح موطا امام مالک مین لکھا ہے کہ کہا ابن بکیر نے کہ نہین روایت کی گئی ہے کسی صحابی سے خلاف اسکے اور نہین روایت کیگئی ہے کسی تابعی سے کہ ہو مکروہ گوٹ مارنا دن جمعے کے مگر حال یہ ہے کہ تحقیق روایت کیگئی ہے اسکے جائز ہونیمین اور یہی مذہب ہے شافعیؒ اور مالکؒ اور احمدؒ اور ابو حنیفہ کا اور سوائے انکے اور لوگون کا اور کہا باجی نے کہ روایت کی ہے ابن نافع نے مالک سے کہ نہین خوف ہی یہ کہ گوٹ مارے مرد اسوقت کہ امام خطبہ پڑہتا ہو اور یہ کہ دراز کرے پاؤن اپنے اسلئے کہ تحقیق یہ مدد ہے پس مناسب ہے کہ ایسا کریا کرے ذاتہی **وقت خطبہ پڑہنے امام کے سامنے بیٹھنے کے بیان مین** عَنْ[۵۹] اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ یَوْمٍ عَلَی الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

---

[۵۱] یہ عبارت قسطلانی چاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۳۳۲ مین ہی ۱۲ [۵۲] یہ حدیث بخاری چاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۹۲ مین ہی ۱۲ [۵۳] یہ عبارت قسطلانی چاپہ نولکشور کے جلد نہم کے صفحہ ۱ مین ہے ۱۲ [۵۴] یہ عبارت ابوداؤد مین جو کہ صفحہ ۱۲ مین دہلی چاپہ گیا ہی یہ نمبر ۱۰۵۱ مین ہی ۱۲ [۵۵] یہ حدیث ابوداؤد چاپہ ایضاً کے صفحہ ۱۰۵ مین ہے ۱۲ [۵۶] یہ حدیث موطا امام مالک چاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۲۱ مین ہے ۱۲ [۵۷] یہ حدیث زرقانی چاپہ مصر کے جلد دوم کے صفحہ ۱۰۰ مین ہے ۱۲ [۵۸] یہ حدیث بخاری چاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۱۲۵ مین ہے ۱۲

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ تحقیق نبی صلعم بیٹھے ایکدن منبر پر اور بیٹھے ہم گرد حضرت صلعم کر روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے فائدہ بخاری نے اسحدیث پر لوں باب باندھا ہے یہ باب ہے امام کر سامنے لوگون کے بیٹھنے کا وقت خطبہ پڑہنے امام کا اور یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ امام جب خطبہ پڑہنے لگے تو مقتدی اسکے سامنے بیٹھا کرین مسند امام احمد اور ابوداؤد مین روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ تحقیق نبی صلعم نے فرمایا حاضر ہو ذکر کو یعنی خطبہ سننے کو اور نزدیک ہو امام سے پس تحقیق مرد ہمیشہ دور ہوتا ہے یہانتک کہ پیچھے ہوگا جنت مین اگرچہ داخل ہوگا اسمین ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا منذری نے اسکی اسناد مین انقطاع ہے حالت خطبہ مین امام کو لوگون کے ساتھ کلام کرنیکے جواز کے بیان مین عن حمید بن ہلال قال قال ابو رفاعۃ رضی اللہ عنہ انتہیت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یخطب قال فقلت یا رسول اللہ رجل غریب جاء یسأل عن دینہ لا یدری ما دینہ قال فاقبل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وترک خطبتہ حتی انتہی الی فاتی بکرسی حسبت قوائمہ حدیدا قال فقعد علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعل یعلمنی مما علمہ اللہ ثم اتی خطبتہ فاتم آخرھا رواہ مسلم روایت ہے حمید بن ہلال سے کہا کہ کہا ابو رفاعہ نے کہ پہنچا مین طرف نبی صلعم کی حالانکہ وہ خطبہ پڑہتے تھے کہا (ابو رفاعہ نے) پس کہا مینے اے رسول اللہ کہ ایک آدمی مسافر آیا ہے پوچھتا ہے دین اپنے سے نہین جانتا کہ کیا دین اسکا کہا (ابو رفاعہ نے) پس متوجہ ہوئے اوپر میرے رسول خدا صلعم اور چھوڑ دیا خطبہ اپنا یہانتک کہ پہونچی طرف میری پس لائی گئی کرسی گمان کرتا ہون مین پاؤن اسکے لوہے کے تھے کہا (ابو رفاعہ نے) پس بیٹھے اوپر اسکے رسول اللہ صلعم اور لگے سکھلانے مجکو اس چیز سے کہ سکھلایا انکو اللہ نے پھر آئے خطبہ اپنے کو پس پورا کیا آخر اس خطبہ کا روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے ف ابوداؤد مین روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے نقل کی اسنے اپنے باپ سے کہا خطبہ سنایا ہمکو رسول اللہ صلعم نے پس آئے حسن اور حسین کرتا پہنے ہوئے دونون کے قمیص ہی سرخ کہ گرتے تھے اور کھڑے ہوجاتے تھے پس اتے (منبر سے) حضرت صلعم پس پکڑا ان دونون کو پھر چڑہایا انکو منبر پر پھر فرمایا سچ فرمایا اللہ سبحانہ وتعالی نے کہ تحقیق مال تمہارا اور اولاد تمہاری فتنہ ہے دیکھا مینے ان دونون کو پس نہ صبر کیا مینے پھر شروع ہوئے خطبہ کو ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے سوائے اسکے نہین پہچانتے ہین ہم اسکو حدیث سے حسین بن واقد سے

---

۵۱ یہ مضمون منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۳۹ مین ہے ۱۲ ۵۲ یہ مضمون نیل الاوطار جو ہا پر مصر کی جلد تیسری کے صفحہ ۱۱۵ مین ہے ۵۳ یہ مضمون صحیح مسلم مین جو کہ مع شرح نووی چھپ گیا ہے اسکے صفحہ ۲۸۲ مین ہے ۱۲ ۵۴ یہ مضمون ابوداؤد مین ہو کہ مطبع احمدی مین چھپا ہے صفحہ ۱۵۵ مین ہے ۵۵ یہ مضمون

انتہیٰ اور حسین مذکور وہ ابو علی ہے قاضی مرو کا حجت پکڑی ہو ساتہ اسکے مسلم نے اپنی صحیح مین اور کہا مندری نے کہ ثقہ ہے اور مسلم مین جابر بن عبداللہ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے بحالت خطبہ سلیک غطفانی سے کہا کہ اٹہکر دو رکعت پڑہ لے اور تخفیف کر اُن دونون مین اور بخاری اور مسلم مین انہین کی روایت سے ہے کہ آیا ایک مرد دن جمعے کے اور نبی صلعم خطبہ پڑہتے تہے پس فرمایا حضرتؐ نے تو نے نماز پڑہی ہے کہا نہین فرمایا کہڑا ہو پس پڑہ دو رکعتین اور یہ دونون حدیثین اسکتاب مین قبل نماز جمعے کے سنت پڑہنے کے بیان مین قریب آوین گی اور کشف الغمہ[۵۱] مین امام شعرانی نے لکھا ہے کہ تہے حضرت عثمانؓ کہتے واسطے مرد کے کیا خریدی تو نے واسطے ہمارے فلانی چیز پھر رجوع کرتے طرف خطبہ کی اور تھے حضرت صلعم جب اُترتے منبر سے دن جمعے کے پس کلام کرتا اُن سے (کوئی) مرد بیچ حاجت اپنی کے بات کرتے ساتہ اسکے یہانتک کہ فارغ ہوتا وہ شخص حاجت اپنی سے پہر آتے حضرتؐ طرف جگہ نماز اپنی کی پس نماز پڑہتے اور تھے صحابہؓ باتین کرتے دن جمعے کے اور حضرت عمرؓ بیٹہنے والے ہوتے اوپر منبر کے پس جب چپ کرتا مؤذن کہڑے ہوتے حضرت عمرؓ پیش کلام کرتا کوئی یہانتک کہ ادا کرتے دونون خطبہ پس جب بیٹہکر کہی جاتی واسطے نماز کے اور اترتے حضرت عمرؓ (منبر سے) باتین کرتی صحابہؓ اور نیز اسی مین ہے کہ کہا انسؓ نے کہ تہے رسول اللہ صلعم منع کرتے کلام سے اسوقت کہ امام خطبہ پڑہتا ہو اور رخصت دیتے بیچ کلام کرانے اور کلام کرنے اُس کے کی واسطے مصلحت کے انتہیٰ

امام کی خطبہ پڑہنے کیوقت لغو کامون سے بچنے کے بیان مین

عَنْ[۵۲] اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَةِ وَزِیَادَةُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰی فَقَدْ لَغَا رَوَاهُ مسلم[۵۳] روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس شخص نے کہ وضو کیا اور اچہا وضو کیا (یعنی رعایت آداب) پہر آیا جمعے مین اور سُنا خطبہ اور چپ رہا بخشے جاتے ہین اُسکے لیئے وہ گناہ جو کہ درمیان اسکے اور درمیان جمعے دوسرے کے ہوئے ہین اور زیادہ تین دن کے اور جس نے چہوا کنکریون کو پس تحقیق بیہودہ کیا روایت اسحدیث کو مسلم نے ف چہوا کنکریون کو یعنے وقت خطبہ پڑہنے امام کے کہیلا کنکریون سے یعنے اِدہر اُدہر کیا یا توڑے یا کھیرین ڈالین یا زمین کھودی یا ایسا ہی کچہ اور کام کیا یہ بیہودہ پن ہے اور لغو کے معنے ہے کلام باطل اور بیفائدہ اور بخاری[۵۴] اور مسلم مین روایت ہے انہین سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب کہ کہے

---

[۵۱] یہ عبارت امام شعرانی کی کشف الغمہ چاپہ مصر کے صفحہ ۱۱۲ میں ہے۔ [۵۲] یہ عبارت کشف الغمہ چاپہ مصر کے جلد اول کے صفحہ ۱۱۲ میں ہے۔ [۵۳] یہ حدیث صحیح مسلم مین ہر کہ مع شرح نووی چاپہ مصر کے صفحہ ۲۷۳ میں ہے۔ [۵۴] یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب التغلیظ والتنکیر کے پہلی فصل مین ہے۔

تو واسطے پاس بیٹھنے والے اپنے کے دن جمعہ کے چپ رہ اس حال مین کہ امام خطبہ پڑہتا ہو پس تحقیق تو نے بھی لغو کیا اور مسند امام احمد مین روایت ہے ابن عباس رض سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص کہ کلام کرے دن جمعہ کے اس حال مین کہ امام خطبہ پڑہتا ہو پس وہ مانند گدہے کے ہے کہ اٹھاتا ہے کتابین اور وہ شخص کہ کہے واسطے اسکے چپ رہ نہین واسطے اسکے جمعہ یعنے اسکی بھی جمعہ کی نماز نہین ہوتی اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہے اوس بن اوس رض سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو کوئی نہلاوے دن جمعہ کے اور نہاوے آپ اور سویرے جاوے اول ہی خطبہ پاوے اور پیادہ جاوے اور نہ سوار ہو اور نزدیک ہو امام کے اور سنے خطبہ اور نہ کہے بیہودہ بات ہوگا واسطے اسکے بدلے ہر قدم کے عمل برس روزہ کا ثواب روزے اسکے کا اور قیام اسکے کا فائدہ یعنے ہر قدم پر ثواب ایک برس کے روزون کا اور قیام راتون اسکے کا کہا جاتا ہے اور نہلاوے یعنے اپنی عورت کو مراد یہ ہے کہ جمعے کے دن بیوی سے صحبت کرے تاکہ باعث اسکے غسل کا ہو اور اس مضمون کی حدیثین لوگون کی گردنین پہلانگ کر آگے جانیکی ممانعت کے بیان مین بھی آمین پہلے گذر چکی ہین

قبل نماز جمعہ کے سنت پڑہنے کے بیان مین

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُرَکِّعُ قَبْلَ الْجُمُعَۃِ اَرْبَعًا لَا یَفْصِلُ فِیْ شَیْءٍ مِنْھُنَّ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَہْ رواہ ابن ماجہ

روایت ہے ابن عباس رض سے کہ کہا تھے نبی صلعم پڑہتے قبل جمعہ کے چار رکعتین نہ فصل کرتے بیچ کسی چیز کے اُن مین سے روایت کیا اسحدیث کو ابن ماجہ نے فائدہ یہ حدیث ضعیف ہے اسلیے کہ اس حدیث کے راویون مین حجاج بن ارطاۃ ہے اور تقریب التہذیب مین ہے کہ حجاج بن ارطاۃ بن ثور بن ہبیرہ نخعی ابوارطاۃ کوفی قاضی ایک فقیہون مین سے سچا بہت خطا کرنیوالا مدلس ہے انتھی مدلس اس راوی کو کہتے ہین کہ جس نے شیخ کو چھپایا ہو اور اسکا نام نہ لیا ہو کسی مصلحت سے اور زرقانی شرح موطا امام مالک مین لکھا ہے کہ اسناد اسکی لغو ہے یعنے ضعیف ہے پس معلوم ہوا کہ قبل جمعہ کے چار رکعتین پڑہنے کیلیے اسحدیث سے حجت قایم نہین ہوتی اور قسطلانی شرح صحیح بخاری مین لکھا ہے کہ کہا ابوحنیفہ اور محمد نے پڑہی جاوے سنت قبل جمعہ کے چار رکعتین اور بعد اسکے چار رکعتین اور دلیل انکی یہ قول پیغمبر صلعم کا ہے جو شخص کہ حاضر ہو تم مین سے جمعہ کو پس چاہیے کہ پڑہے پہلی اسکے چار رکعتین روایت کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین سو جواب اسکا قسطلانی نے یون دیا ہے

---

۵۱ یہ حدیث مشکوۃ مین باب الاغتسال کے تیسرے فصل مین ہے ۵۲ یہ حدیث مشکوۃ مین باب الاغتسال کے دوسرے فصل مین ہے ۵۳ یہ حدیث ابن ماجہ چاپہ اول دہلی کے صفحہ ۱۸۱ مین ہے ۵۴ یہ عبارت تقریب التہذیب چاپہ فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۵ مین ہے ۵۵ یہ عبارت زرقانی چاپہ مصر کے صفحہ ۱۵۱ مین ہے ۵۶ یہ عبارت قسطلانی شرح صحیح بخاری چاپہ نولکشور کے جلد دوم کے صفحہ ۱۶۰ مین ہے

کہ اسحدیث کے راویون مین محمد بن عبدالرحمن سہمی ہے اور وہ ضعیف ہے بخاری وغیرہ لوگون کی نزدیک انتہی اور یہ جو ترمذی[1] مین ہے وَرُوِیَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ کَانَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الْجُمُعَۃِ اَرْبَعًا وَبَعْدَھَا اَرْبَعًا یعنے روایت کیگئی ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ تحقیق وہ تہے نماز پڑہتے قبل جمعے کے چار رکعتین اور بعد اسکے چار رکعتین) اور شرح سفر السعادت[2] مین ہے کہ سیوطی جمع الجوامع مین ابی ہریرہ سے لایا ہے مَنْ کَانَ مُصَلِّیًا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَلْیُصَلِّ قَبْلَھَا اَرْبَعًا وَبَعْدَھَا اَرْبَعًا رَوَاہُ ابْنُ نَجَّارٍ یعنے جو شخص کہ ہو نماز پڑہنے والا دن جمعے کی پس چاہیئے کہ نماز پڑہے قبل اسکے چار رکعتین اور بعد اسکے چار رکعتین) روایت کیا اسکو ابن نجار نے اور بہی مواہب مین ہے کہ روایت کی ابوداؤد اور ابن حبان نے طریق ایوب سے نافع سے کہ کہا تھا ابن عمرؓ کہ درازگی کرتے تھے بیچ نماز کے پہلے جمعے سے اور بعد جمعے سے دو رکعت گھر اپنے مین اور کہتے تھے کہ اسطرح کرتے تھے پیغمبر خدا صلعم سو جواب الکایہ ہے کہ مسک[3] الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے کہ ایک جماعت محدثین کی پہلے جمعے سے سنت پڑہنے کی منکر ہے اور مبالغہ کیا ہے بیچ انکار کے اور اس جماعت نے حدیثون کو جو کہ اس باب مین روایت کیگئی ہے ابن عباسؓ اور ابن مسعودؓ اور ابن عمرؓ اور ابی ہریرہؓ سے ضعیف کیا ہے انتہی اور زرقانی[4] شرح موطا امام مالکؒ مین لکھا ہے کہ پہلے جمعے کی (سنت پڑہنی) مین حدیثین کہ وارد ہوئی ہین سب ضعیف ہین انتہی حاصل یہ کہ قبل جمعے کے تعین رکعتون کیلئے حضرتؐ سے کوئی صحیح حدیث ثابت نہین مطلق نماز پڑہنا ثابت ہے جیساکہ صحیح مسلم مین ابی ہریرہؓ کی حدیث مین ہے مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَۃَ فَصَلّٰی مَا قُدِّرَ لَہٗ یعنے جو شخص کہ نہایا پہر آیا جمعے مین پس نماز پڑہی اسقدر کہ مقدر تہی واسطے اسکے اور بخاری مین سلمان فارسی کی حدیث مین ہے ثُمَّ یَخْرُجُ فَلَا یُفَرِّقُ بَیْنَ اثْنَیْنِ ثُمَّ یُصَلِّیْ مَا کُتِبَ لَہٗ یعنے پہر نکلے (طرف مسجد کی پس نہ فرق کرے درمیان دو شخصون کے پہر نماز پڑہے جو کہ مقدر کیگئی ہے واسطے اسکے سو صحیح مسلم کی حدیث پوری اور بخاری کی حدیث کا پورا ترجمہ اس کتاب مین جمعے کی نماز کی فضیلت کے بیان مین پہلے گذر چکا ہے اور ان دونون حدیثون سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مصلی کو اختیار ہے قبل جمعے کے جسقدر چاہے نماز پڑہے یہانتک کہ جسوقت امام خطبہ پڑہتا ہو اسوقت بھی اگر کوئی آجائے تو بہی دو رکعتین پڑہ لے جیساکہ حدیثون آیندہ سے صریح اور صاف صاف معلوم ہوتا ہے جو

---

[1] یہ عبارت ترمذی چاپا احمدی دہلی کے صفحہ ۹۵ مین ہے ۱۲ [2] یہ حدیث شرح سفر السعادت چاپا نولکشور کے صفحہ ۱۲۱ مین ہے ۱۲ [3] یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام چاپا نظامی کانپور کے جلد اول کے صفحہ ۲۵۰ مین ہے ۱۲ [4] یہ عبارت زرقانی شرح موطا چاپا مصر کے جلد اول کے صفحہ ۲۱۲ مین ہے ۱۲۔

شخص امام کے خطبہ پڑہتے آجاوی اسکے دو رکعت ہلکی پڑہنے کی بیان مین عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ جَاءَ سُلَیْکُ نِ الْغَطَفَانِیُّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ فَجَلَسَ فَقَالَ لَہٗ یَا سُلَیْکُ قُمْ فَارْکَعْ رَکْعَتَیْنِ وَتَجَوَّزْ فِیْھِمَا ثُمَّ قَالَ اِذَا جَاءَ اَحَدُکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ وَلْیَتَجَوَّزْ فِیْھِمَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے جابر بن عبداللہ رض سے کہ کہا آیا سلیک غطفانی دن جمعہ کے اور رسول اللہ صلعم خطبہ پڑہتے تھے پس بیٹھا سلیک الغطفانی پس فرمایا واسطے اُس کے (حضرت صلعم نے) اے سلیک غطفانی اٹھ پس دو رکعتین پڑہ اور تخفیف کران دونون مین پھر فرمایا جب آوی ایک تمہارا دن جمعے کے اور امام خطبہ پڑہتا ہو پس چاہیئے کہ پڑہے دو رکعتین اور ہلکی پڑہے وہ دونون رکعتین روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **فائدہ** بخاری اور مسلم مین روایت ہے اُنہین سے کہ کہا آیا ایک مرد دن جمعے کے اور نبی صلعم خطبہ پڑہتے تھے پس فرمایا (حضرت صلعم نے) تو نے نماز پڑہی ہے کہا نہین فرمایا کھڑا ہو پس پڑہ دو رکعتین **ف** امام شافعی اور امام احمد اور اسحٰق اور ایک جماعت فقہا اور محدثین نے حمل کیا ہان دو رکعتون کو تحیۃ المسجد پر کہ اُنکے نزدیک پڑہنا اسکا واجب ہے اگرچہ امام خطبہ پڑہ رہا ہو اور دلیل انکی یہی حدیثین ہین اور ایک جماعت سلف اور خلف سے کہ جن مین سے امام ابوحنیفہ بھی ہین قائل اسکے نہین ہین اور جوابدیا ہے انہون نے ان حدیثون کا وجہ پر کہ سب مردود ہین کہ بیان کیا انکا حافظ ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح بخاری مین اسیطرح لکھا ہے **مسک الختام شرح بلوغ المرام** مین اب جاننا چاہیے کہ انہین گیارہ وجہ ہین سے بہت بڑی اور جید وجہ انکی چار ہین پہلی وجہ دارقطنی اپنی سنن مین انس رض کی حدیث سے لایا ہے کہ آیا ایک شخص بیچ مسجد کے اور حضرت صلعم خطبہ پڑہ رہے تھے فرمایا اسکو (حضرت صلعم نے) کہ کھڑا ہو پس پڑہ دو رکعت اور ہلکی پڑہی (حضرت صلعم نے) خطبہ یہانتک کہ فارغ ہو وہ شخص نماز سے پھر کہا (دارقطنی نے) مسند کیا اسکو محمد بن عبید بن محمد عبدی نے اور وہم کیا اُسنے بیچ اسحدیث کے پھر روایت کیا اسکو احمد بن حنبل سے کہا اُسنے کہ حدیث کی ہمکو معمر نے اپنے باپ سے کہا آیا ایک شخص آخر حدیث تک اور بیچ اسحدیث کے ہے کہ پھر انتظار کی حضرت نے اسکی یہانتک کہ نماز پڑہی اس شخص نے کہا دارقطنی نے) صحیح یہی ہے کہ یہ مرسل ہے سو جواب اسکا یہ ہے کہ نہین قائم ہوتی ہے ساتھ اسکے حجت اسلیے کہ کہا دارقطنی نے کہ اسحدیث مین وہم ہے اور نیز یہ مرسل ہے اور یہ ظاہر ہے کہ حدیث مرسل لایق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی جیسا کہ محمد صدیق حسن صاحب نے **حصول المامول** مین لکہا ہے کہ مذہب جمہور علما کا یہی ہے کہ

ل یہ حدیث صحیح مسلم مین جو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۲۸ مین ہے **ف** حدیث بلوغ المرام کے باب صلوۃ الجمعہ مین ہے **ف** یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام چھاپہ نظامی کانپور کے جلد اول کے صفحہ ۳۲۰ مین ہے **ف** یہ حدیث فتح القدیر چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۲۴۱ مین ہے **ف** یہ عبارت

حصول المامول چھاپہ مطبع محمدی شاہجہانپور کے صفحہ ۱۱۲ سے ۱۱۳

حدیث مرسل ضعیف ہے نہین قایم ہوتی ساتہ اسکے حجت اور کہا قسطلانی[۵۱] نے شرح صحیح بخاری مین کہ حدیث مرسل ضعیف ہے نہین قایم ہوتی ساتہ اسکے حجت نزدیک امام شافعیؒ اور جمہور علماء کے اور اسیطرح سے لکھا ہے امام نووی نے صحیح مسلم کے مقدمہ مین اور اسطرح سے ہے شرح نخبۃ الفکر وغیرہ مین دوسری وجہ ابن عمرؓ سے ہے مرفوعاً اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ فَلَا صَلٰوۃَ وَلَا کَلَامَ حَتّٰی یَفْرُغَ الْاِمَامُ رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ یعنے جب داخل ہو ایک تمہارا مسجد مین اور امام خطبہ پڑہتا ہو پس نہ نماز پڑہے اور نہ کلام کرے یہانتک کہ فارغ ہو امام روایت کیا اسحدیث کو طبرانی نے کبیر مین سو جواب اسکا یہ ہے کہ حدیث ضعیف ہے لایق حجت پکڑنیکے نہین کیونکہ مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے کہ اسحدیث کے راویون مین ایوب بن نہیک ہے اور وہ متروک ہے اور ضعیف کیا اسکو ایک جماعت نے تیسری وجہ[۵۲] موطا امام مالک مین ہے کہ کہا ابن شہاب نے نکلنا امام کا قطع کرتا ہے نماز کو اور کلام اسکی قطع کرتی ہے کلام کو سو جواب اسکا یہ ہے کہ کلام ابن شہاب یعنے زہری کا ہے حضرتؐ کی حدیث نہین ہے جیسا کہ موطا ہی سے معلوم ہوتا ہے چوتھی وجہ ابن ابی شیبہ[۵۳] نے مصنف مین کہا ہے کی ہے حضرت علیؓ اور ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے کہ وہ مکروہ جانتے تھے نماز اور کلام کو بعد نکلنے امام کے اور روایت کی ابن ابی شیبہ نے عروہ سے کہ کہا جب بیٹھے امام منبر پر تو نہین ہے نماز اور کہا زہری نے کہ جو شخص آوے دن جمعہ کے اور امام خطبہ پڑہتا ہو بیٹھے اور نماز نہ پڑہے سو جواب ان روایتون کا دو طرح پر ہے اول یہ کہ یہ روایتین موقوف ہین اور روایت موقوف قابل حجت کے نہین ہوتی چنانچہ بیان اسکا مفصل احکام پانی مین اسی کتاب مین پہلے گذر چکا ہے دوم یہ کہ روایت ابن ابی شیبہ کی ہے اور روایت ابن ابی شیبہ کی اگر مرفوع بہی ہو تو بہی سنن اربعہ کی حدیث کا معارضہ تو کر سکتی ہی نہین بخاری اور مسلم کی مرفوع حدیث کے سامنے تو ایسے اثرون کی حقیقت ہی کیا ہو اور معارضہ کر سکتی ہین پس اسی سبب سے کہا شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ اللہ البالغہ[۵۴] مین کہ جب آوے کوئی شخص اسوقت مین کہ امام خطبہ پڑہتا ہو پس چاہیے کہ پڑہے دو رکعت اور چاہیے کہ اختصار کرے بیچ ان دونون کیواسطے عایت سنت رتبہ اور ادب خطبے کے بقدر اپنی طاقت کے اور اس مسئلہ مین نہ فریب مین آجایو تو اپنے شہر کے لوگون کیساتہ اس چیز کا جسکا آوازہ کر رکھا ہے انہون نے اسلئے کہ واجب ہے متابعت کرنی حدیث صحیح کی بعد نماز جمعہ کے سنت پڑہنے کے بیانین عن[۵۵] اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمُ الْجُمُعَۃَ فَلْیُصَلِّ بَعْدَھَا اَرْبَعًا

---

۵۱ یہ عبارت قسطلانی چاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۳۱۵ مین ہے ۵۲ یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کانپور کے جلد اول کے صفحہ ۳۵۴ مین ہے
۵۳ یہ عبارت موطا امام مالک چاپہ دہلی صفحہ ۳۵ مین ہے ۵۴ یہ عبارت حجۃ اللہ البالغہ چاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۲۰۳ مین ہے ۵۵ یہ حدیث صحیح مسلم مین جو کہ معہ شرح نووی چاپہ مصر کے ہے اسکے صفحہ ۲۸۶ مین ہے ۵۶ یہ عبارت حجۃ اللہ البالغہ چاپہ نولکشور کے صفحہ ۲۰۵ مین ہے

الجمعۃ فلیصل بعدہا اربعا رواہ مسلم[1] روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر صلعم نے جب پڑھے کوئی تم میں کا نماز جمعہ کی پس پڑھے بعد اسکے چار رکعتیں روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **فائدہ** مسلم میں روایت ہے انہی سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جسوقت کہ نماز پڑھو تم بعد جمعہ کے پس نماز پڑھو چار رکعتیں اور زیادہ کیا عمرو نے بیچ روایت اپنی کے کہا ابن ادریس نے کہ کہا سہیل نے پس اگر جلدی کرے ساتھ تیرے کوئی چیز پس نماز پڑھ دو رکعت مسجد میں اور دو رکعت جب رجوع کرے تو یعنی جب گھر میں جاوے **فائدہ** یہ حدیث صاف دلیل ہے اسپر کہ بعد جمعہ کے افضل اور زیادہ ثواب چار رکعت میں ہے اور اگر کوئی چھ رکعتیں پڑھے تو اور بھی ثواب زیادہ حاصل ہو اور حدیث چھ کی آگے آویگی لیکن دو بھی جایز ہیں جیسا کہ احادیث اور حدیثوں آیندہ سے معلوم ہوتا ہے **وعن** سالم عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی بعد الجمعۃ رکعتین رواہ مسلم والترمذی اور روایت ہے سالم سے اسنے نقل کی اپنے باپ سے کہ تحقیق نبی صلعم تھے پڑھتے بعد جمعے کے دو رکعتیں روایت کیا اسحدیث کو مسلم اور ترمذی نے **فائدہ** کہا ترمذی نے یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام احمد کا **وعن** نافع عن ابن عمر انہ کان اذا صلی الجمعۃ انصرف فصلی سجدتین فی بیتہ ثم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع ذلک رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہے نافع سے اسنے نقل کی ابن عمر سے کہ تحقیق وہ تھے جب نماز پڑھتے جمعے کی پھرتے پس نماز پڑھتے دو رکعتیں بیچ گھر اپنے پھر کہتے تھے رسول اللہ صلعم کرتے اسیطرح روایت کیا اسحدیث کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے کہا ترمذی نے کہا اسحاق نے اگر نماز پڑھے مسجد میں اس جمعہ کے پڑھے چار رکعتیں اور اگر پڑھے گھر اپنے میں پڑھے دو رکعتیں اور کہا مسک الختام شرح بلوغ المرام میں کہ کہا شیخ ہمارے ابن تیمیہ نے اگر پڑھے مسجد میں پڑھے دو رکعتیں بعد جمعہ کے اور نیز اسی میں ہے کہ کہا صنعانی نے پچھے جمعے کے سنت پڑھنی میں اختلاف ہے نزدیک شافعی کے دو رکعت ہے اور نزدیک ابو حنیفہ کے چار رکعت اور کہا ترمذی نے کہ روایت کیگئی ہے حضرت علی ابن ابی طالب سے کہ تحقیق انہوں نے حکم کیا یہ کہ نماز پڑھے بعد جمعہ کے دو رکعتیں پھر چار رکعتیں اور ابو داؤد میں روایت ہے عطا سے اسنے نقل کی ابن عمر سے کہ کہا (عطا نے) تھے ابن عمر جب ہوتے مکہ میں پس نماز پڑھتے جمعے کی آگے بڑھتے (اسلئے کہ فاصلہ ہو جاوے درمیان فرض اور سنت کے) پس نماز پڑھتے دو رکعتیں پھر آگے بڑھتے پس نماز پڑھتے چار رکعتیں اور جب ہوتے مدینہ میں نماز پڑھتے جمعہ کی پھر رجوع کرتے طرف گھر اپنے کی پس نماز پڑھتے دو رکعتیں اور نہ نماز پڑھتے مسجد میں پس کہا گیا واسطے اُن کے (یعنے پوچھا لوگوں نے ابن عمر سے سبب اسکا)

چار رکعتیں اور اگر گھر میں پڑھے دو

---

[1] یہ حدیث مسلم کے ص۲۸۶ اور ترمذی چھاپا احمدی دہلی کے ص۹۰ میں ہے [2] یہ حدیث ترمذی چھاپا احمدی دہلی کے ص۱۰۱ میں ہے [3] یہ عبارت ترمذی چھاپا احمدی سیر ص۱۰۲ میں ہے [4] یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام طبع نظامی جلد اول کے ص۳۰۶ میں ہے [5] یہ حدیث ترمذی چھاپا احمدی دہلی کے ص۹۰ میں ہے [6] یہ حدیث ابو داؤد چھاپا اول دہلی میں جو کہ ۱۳۴۷ھ میں چھاپا گیا ہے کہ ص۱۵۸ میں

پس کہا ابن عمرؓ نے تھے رسول اللہ صلعم کرتے اسیطرح ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار[1] میں کہ سکوت کیا اس
اس سے ابوداؤد اور منذری نے اور کہا عراقی نے اسناد اسکی صحیح ہے **بعد فرض نماز جمعہ کے اپنی جگہ
سے سرک کر یا بات کر کر سنت پڑھنے کی بیان میں** عَنْ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ اَنْ نَافِعَ
بْنَ جُبَيْرٍ اَرْسَلَهُ اِلَى السَّائِبِ بْنِ اُخْتِ نَمِرٍ يَسْاَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَاٰهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ
نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْاِمَامُ قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلَ
اَرْسَلَ اِلَيَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ اِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلٰوةٍ حَتّٰى تَكَلَّمَ اَوْ تَخْرُجَ فَاِنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلْعَمْ اَمَرَنَا بِذٰلِكَ اَنْ لَّا تُوْصَلَ صَلٰوةٌ بِصَلٰوةٍ حَتّٰى نَتَكَلَّمَ اَوْ نَخْرُجَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عمرو بن عطا تابعی سے
کہ کہا تحقیق نافع ابن جبیر (تابعی) نے بھیجا اسکو (یعنی عمرو کو) طرف سائب (صحابی) بھانجے نمر کی کہ پوچھو اُن سے
اُسچیز سے کہ دیکھا اسکو اُنسے معاویہ نے نماز میں پس کہا سائب نے کہ ہاں نماز پڑھی میں ساتھ معاویہ کی جمعہ کی
مقصورہ میں پس جب سلام پھیرا امام نے کھڑا ہوا میں بیچ مقام اپنے کی (یعنی جہاں جمعہ پڑھا تھا) پس نماز پڑھی
میں (یعنی سنتیں) جمعہ کی بغیر اسکے کہ فرق کروں میں فرض اور سنت میں کچھ پس جبکہ داخل ہوئی معاویہ گھر میں بھیجا
ایک شخص کو طرف میری پس کہا پھر نہ کرنا یہ کام کہ کیا تو نے (یعنی سنتیں فرضوں کی جگہ پر بغیر فرق کئے نہ پڑھنا) جب
وقت کہ پڑھے تو نماز جمعے کی پس نہ ملا اسکو ساتھ اور نماز کے یہانتک کہ بولے تو یا نکلے تو (یعنی مسجد سے) اسلیئے
کہ رسول صلعم نے حکم کیا ہمکو ساتھ اسکے کہ نہ ملاویں ہم نماز کو ساتھ نماز دوسری کی یہانتک کہ بولیں ہم یا نکلیں
ہم روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **جمعہ اور عید ایک دن دونوں کی آنیسے اور مینہ کے دن میں جمعہ نہ
پڑھنے کی رخصت کے بیان میں** عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْعِيْدَ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ فَقَالَ مَنْ شَاءَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَلْيُصَلِّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ
اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ روایت ہے زید بن ارقم رضؓ سے کہ کہا نماز پڑھی نبی صلعم نے
عید کی پھر رخصت دی جمعے میں پس فرمایا جو پڑھنا چاہے پس پڑھے روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ابوداؤد اور
نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ نے **فائدہ** کہا امام شوکانی نے شرح درر البہیہ میں کہ روایت
کیا اسکو حاکم نے بیہقی اور صحیح کہا اسکو علی بن مدینی نے سو **جواب** اسکا دو طرح پر ہے **اول** یہ کہ اسحدیث میں مقال

---

[1] یہ نیل الاوطار جو یہاں مصر کی جلد سیم کے صفحہ ۱۶۱ میں ہے۔ [2] یہ حدیث صحیح مسلم میں بھی ہے مع شرح نووی جو یہاں چھپا ہے اسکے صفحہ ۲۸۵ میں ہے۔ [3] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صلوٰۃ الجمعہ میں ہے۔ [4] امام شوکانی کی یہ عبارت روضانہ یہ شرح درر البہیہ مطبوعہ مطبع علوی علی بخش خان کے صفحہ ۵۰ میں ہے ۱۲۔

ہے کیونکہ اسکے راوی نہیں ایاس بن ابی رملہ شامی ہے اور تقریب التہذیب[1] میں لکھا ہے کہ ایاس بن ابی رملہ شامی مجہول ہے تیسرے طبقہ سے دوم صحیح حدیث سے ثابت ہو چکا ہے کہ جب جمعہ اور عید اکٹھی آتی تو حضرت صلعم جمعہ بھی پڑہتے اور عید بھی پڑہتے مسلم میں روایت ہے نعمان بن بشیرؓ سے کہ کہا تھا نبی صلعم پڑہتے دونوں عید و نمیں اور جمعہ میں سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ کہا نعمان نے جب جمع ہوتے عید اور جمعہ اکٹھی میں پڑہتے یہ دونوں سورتیں دونوں نمازوں میں یعنے عید میں بھی اور جمعہ میں بھی اور یہ جو ابوداؤد اور نسائی میں روایت ہے ابن جریج سے کہ کہا ابن جریج نے کہ کہا عطاء نے اکٹھا ہوا دن جمعہ اور عید فطر کا پیچھے زمانہ ابن الزبیر کے پس کہا ابن الزبیر نے کہ اکٹھی ہوئیں دو عیدیں ایک دن میں پس ادا کیا ان دونوں کو ساتھ جماعت کے پورا پس پڑہا ان دونوں کو دو رکعتیں اول دن میں کہ نہ زیادہ کیا ان دونوں پر یہانتک کہ نماز پڑہی عصر کی اور بیچ ایک روایت کے ہے کہ پس آئے لوگ طرف ابن الزبیر کی تاکہ نماز پڑہے جمعہ کی پس نہ نکلا ابن الزبیر پس پڑہا جمعہ لوگوں نے اکیلے فایدہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ راوی اسکے راوی صحیح کے ہیں جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے اور روایت موقوف لایق حجت پکڑنے کے نہیں ہوتی اور اسکا بیان فصل احکام مائی میں ہو گذرا اور امام غزالی نے کشف الغمہ میں لکھا ہے کہ یہ حدیث تائید کرتی ہے ابن عباس کے مذہب کو چنانچہ کشف الغمہ ہی میں ہے کہ مذہب ابن عباس کا یہی ہے کہ جمعہ اکیلے کا صحیح ہے اور مذہب ابراہیم نخعی اور داؤد اور اہل ظاہر کا یہ ہے کہ جمعہ صحیح ہے دو آدمیوں کا اور تیسرا اسی میں ہے کہ تحقیق پوچھ گئی ابن عباس سے کہ مرد نماز پڑہے جمعے کی اپنے باغ میں اکیلا پس کہا ابن عباس نے کہ کچھ حرج نہیں اسمیں اعلم کہتا ہے عجب نہیں کہ اکیلے آدمی کا جمعہ درست ہونیکے لیے دلیل ابن عباس کی حدیث آیندہ ہو لیکن واضح رہے کہ مسلک الخاص شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ اجماع ہے اسبات پر کہ جمعہ بدون جماعت درست نہیں ہوتا اور جسکا فوت ہوا جمعہ تو واجب ہوئی اسپر ظہر ساتھ اجماع کے انتہی مختصراً وعن محمد بن سیرین قال قال ابن عباس لمؤذنہ فی یوم مطیر اذا قلت اشہد ان محمدا رسول اللہ فلا تقل حی علی الصلوٰۃ قل صلوا فی بیوتکم فکان الناس استنکروا فقال فعلہ من ہو خیر منی ان الجمعۃ عزمۃ وانی کرہت ان احرجکم فتمشون فی الطین والدحض رواہ البخاری اور روایت ہے محمد بن سیرین سے کہا کہا ابن عباس واسطے مؤذن اپنے کے بیچ دن مینہ کے جب کہے تو اشہد ان محمدا رسول اللہ یعنے گواہی دیتا ہوں میں اسبات کی کہ محمد رسول اللہ ہیں پس نہ کہہ تو حی علی الصلوٰۃ یعنے آؤ نماز پڑہو کہہ صلوا فی بیوتکم یعنے نماز پڑہو گھروں میں پس کہی یہ

---

[1] یہ عبارت تقریب التہذیب جلد ۱ دہلی مطبع فاروقی کے صفحہ ۲۰ میں ہے [2] یہ عبارت تہذیب التہذیب کے صفحہ ۲۴۸ میں ہے [3] یہ عبارت نیل الاوطار جلد ۳ صفحہ ۱۱۱ طبع مصر میں ہے [4] یہ عبارت کشف الغمہ چاپ مصر کے جلد اول کے ۲۱۹ میں ہے [5] یہ عبارت کشف الغمہ چاپ لکھنؤ کے صفحہ ۱۳۶ میں ہے [6] یہ عبارت کشف

براجانا لوگون نے اسبات کو پس کہا ابن عباس نے کیا اس کام کو اس نے جو مجھ سے بہتر تھے یعنے رسول صلعم نے بیشک جمعہ عزیمت ہے
اور تحقیق مکروہ جانتا ہون میں کہ تکلیف مین ڈالون تمکو پس چلو تم کیچڑ مین اور ٹکنی مین فائدہ اسی مضمون کی ایک اور حدیث
صحیح مسلم[1] مین عبداللہ ابن حارث کی روایت سے بھی ہے اور امام نووی[2] نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ ہمکو اس
حدیث کی دلیل ہے کہ مینہ کے دن جمعہ واجب نہیں ہے اور اگر ایسا ہی کوئی اور عذر ہو تو بھی واجب نہین ہوتا اور یہ مذہب ہے ہمارا
اور مذہب دو سو عمر کا اور نزدیک امام مالک کے خلاف اسکی ہے یعنے انکے نزدیک مینہ وغیرہ کسی عذر سے بھی ترک جمعہ کا لازم نہیں
آتا اور کہا قسطلانی[3] نے شرح صحیح بخاری مین کہ یہ حدیث حجت ہے امام مالک پر یعنے امام مالک نے خلاف کیا اسحدیث کا

فصل نماز عیدین مین عید کی نماز سنت ہونیکے بیان مین عن[4] البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقال ان اول ما نبدأ بہ من یومنا ھذا ان
نصلی ثم نرجع فمن فعل فقد اصاب سنتنا رواہ البخاری روایت ہے براء سے کہ کہا سنا مینے نبی صلعم سے خطبہ
پڑھتے ہوئے پس فرمایا تحقیق اول اسمیں کا کہ شروع کرین ہم ساتھ اسکے یہ ہے اسدن اپنے کہ یہ کہ نماز پڑہین ہم پھر پھرین ہم
پس جو کرین ہم پس جو شخص کرے پس تحقیق پہونچا سنت ہماری کو روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے
اسحدیث پر یون باب باندہا ہے یہ باب ہے سنت ہونے عیدین کا واسطے اہل اسلام کی انتہی اور یہ دلیل ہے اسپر کہ نماز عیدین
کی سنت ہے اور کہا بخاری[5] نے کہ جسکی فوت ہو نماز عید کی پڑہے دو رکعت اور اسطرح عورتین اور وہ شخص کہ ہیچ
گھرون اور گاؤن کے واسطے فرمانے نبی صلعم کے کہ یہ عید ہے ہماری اے اہل اسلام اور حکم کیا انس بن مالک نے غلام آزاد
کیے ہوئے اپنے ابن ابی عتبہ کو جمع زادوں کے پس اکٹھا کیا اسنے اہل اپنے کو اور بیٹون اپنے کو اور نماز پڑہائی انس نے مانند نماز
شیخ کے لوگونکی (یعنے دو رکعت) اور تکبیر انکی کے اور کہا عکرمہ نے اہل سواد اکٹھے ہوتے ہیچ دن (دن) عید کے نماز پڑہتے ہے
(عید کی) دو رکعتین جیسا کرتا ہے امام اور کہا عطا نے کہ جسکی فوت ہو عید نماز پڑہے دو رکعتین امام شعرانی[6]
نے میزان شعرانی مین لکھا ہے کہ نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے جائز ہے دونون عیدونکی نماز پڑہنی مردون
اور عورتونکو اکیلے اکیلے بھی عید کے دن غسل مستحب ہونیکے بیان مین عن[7] نافع ان عبداللہ بن عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہما کان یغتسل یوم الفطر قبل ان یغدو الی المصلی رواہ مالک[8] روایت ہے نافع سے کہ
تحقیق عبداللہ بن عمر نے غسل کرے دن عید فطر کے پہلے جانیکے طرف عیدگاہ کی روایت کیا اسحدیث کو مالک نے

---

[1] یہ حدیث صحیح مسلم مین جو کہ شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۲۸۶ مین ہے [2] یہ عبارت امام نووی کی مسلم مین جو کہ شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۲۸۶ مین ہے
[3] یہ عبارت قسطلانی چھاپا نولکشور کے جلد دوم کے صفحہ ۴۳۵ مین ہے [4] یہ حدیث بخاری چھاپا احمدی میرٹھ کے صفحہ ۱۳۲ مین ہے [5] یہ عبارت بخاری
چھاپا اصحابی کے صفحہ ۱۳۲ مین ہے [6] یہ عبارت امام شعرانی کی میزان شعرانی دہلی کے چھاپے کے صفحہ ۲۳ مین ہے [7] یہ حدیث موطا
امام مالک چھاپا احمدی دہلی کے صفحہ ۱۰۳ مین ہے ۱۲

ف عید کے دن غسل کرنیکے باب میں ایک نوع حدیث تو ابن ماجہ کی ابن عباس کی روایت سے اور دوسری بھی ابن ماجہ ہی کی
عبدالرحمن بن عتبہ بن فاکہ سے نقل کی انہوں نے اپنے اپنے یہ دونوں حدیثیں ہیں سو کہا مولوی سلام اللہ نے محلی شرح موطا امام مالک میں
کہ یہ دونوں حدیثیں ضعیف ہیں اور سفر السعادت میں ہے کہ حضرت عید کیواسطے غسل کرنا اور اسباب میں وہ حدیثیں آئی ہیں اور
دونوں خالی ضعف سے نہیں ہیں انتہی محلی شرح موطا امام مالک میں ہے کہ روایت کی ابن ابی شیبہ نے زادان سے کہ تحقیق ایک شخص
نے سوال کیا حضرت علیؓ سے غسل سے پس کہا غسل کر جمعہ کیدن اور دن عید الفطر کا اور دن عرفہ کے اور واسطے اسی کے
ابن عباس سے ہے کہ تحقیق وہ تھا نہاتا تھا بیچ دن عید کے اور مجاہد سے ہے کہ تھا وہ مستحب جانتا تھا یہ کہ نہاوے صبح کی اور فطر کیدنکو اور
حسن اور محمد اور سالم سے ہے کہ تحقیق وہ تھے نہاتے تھے اور ان دونوں میں اور ساتھ اسی کے قائل ہیں ائمہ اربعہ اور جمہور محققین شافعیہ
یہ ہے کہ عید کے دن غسل کرنا مستحب ہے، عید کی نماز کیلئے جانی اور آنیکے وقت راہ بدلنے کے بیان میں عَنْ
جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ عِیْدٍ خَالَفَ الطَّرِیْقَ
رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَلِاَبِیْ دَاوٗدَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوُہٗ روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا تھا پیغمبر خدا صلعم جب ہوتا عید کا دن بدلتے
تھے آنے جانیمیں راہ روایت کیا اسکو بخاری نے اور ابی داؤد کی روایت میں ابن عمرؓ سے اسی کی مانند ہے فائدہ ترمذی
اور دارمی میں روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھا نبی صلعم جب کبھی نکلتے دن عید کے بیچ ایک راہ کے پھر آتے اور راہ سے اور کہا ترمذی
نے یہ حدیث حسن غریب ہے، عید کی نماز بسبب بارش کی مسجد میں پڑھنے کے بیان میں عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہُمْ مُطِرُوْا فِیْ یَوْمِ عِیْدٍ فَصَلّٰی بِھِمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الْعِیْدِ فِی الْمَسْجِدِ
رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ یہ پہونچا صحابہ کو مینہ عید کے دن پس نماز پڑھی انکو
عید کی نبی صلعم نے مسجد میں روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ لایا ہے
اسکو حاکم یہی اور سکوت کیا اس سے ابوداؤد نے اور منذری نے اور کہا حافظ ابن حجر نے تلخیص میں کہ اسناد اسکی
ضعیف ہے انتہی اور اسکی اسناد میں عیسیٰ بن عبدالاعلی بن ابی فروۃ الفروی المدنی مجہول ہے اور کہا ذہبی نے اسکے حق
میں میزان میں نہیں ہے نزدیک پہچانے جانیکے اور کہا یہ حدیث منکر ہے اور کہا ابن قطان نے نہیں جانتا میں عیسیٰ کو
کہ پہچانے کسی چیز کے کتب رجال سے اور نہ پہچانے غیر اسناد کے تمام ہوا ترجمہ عبارت شوکانی کا عید الضحیٰ کے دن
جلد نماز پڑھنے اور عید الفطر کے دن دیر کر کے پڑھنے کے بیان میں عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

ف یعنی ابن ماجہ جو چھ کتابوں میں سے ہے ۱۲ منہ ف یہ حدیث ابن ماجہ چھاپہ اصفا کے صفحہ ۱۱۳ میں ہے ف یہ عبارت سطر ۱۳ سے ف فصل غسل عید کے
بیان میں ہے ۱۲ منہ ف یہ حدیث بخاری چھاپہ مجتبائی صفحہ ۱۳۲ میں اور ابوداؤد میں جو کہ صفحہ ۱۷۲ میں دہلی چھاپہ پایا گیا ہے ۱۲ منہ ف یہ حدیث
مشکوۃ میں باب صلوۃ العیدین کے دوسری فصل میں ہے ۱۲ اور ترمذی چھاپہ فاروقی دہلی کے صفحہ ۹۰ میں ہے ف یہ حدیث مشکوۃ میں باب صلوۃ العیدین کے فصل
اول میں ہے ۱۲ ف یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد تیسرے صفحہ آٹھ میں ہے ۱۲ ف یہ حدیث مشکوۃ میں باب صلوۃ العیدین کے دوسری فصل میں ہے ۱۲

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَھُوَ بِنَجْرَانَ اَنْ یُّعَجِّلَ الْاَضْحٰی وَاَنْ یُّؤَخِّرَ الْفِطْرَ وَذَکَّرَ النَّاسَ اِلٰی آخِرِہٖ کی روایت ہے ابی الحویرث سے یہ کہ رسول اللہ صلعم نے لکھا طرف عمرو بن حزم کی اور وہ تھا نجران میں کہ جلدی پڑھے عید قربان اور تاخیر کرے عید فطر کو اور نصیحت کرے لوگوں کو (یعنی خطبہ پڑھے) روایت کیا اسکو شافعی نے فائدہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ روایت کیا اسکو شافعی نے اپنے شیخ ابراہیم بن محمد سے اور ابی الحویرث سے مرسل اور ابراہیم بن محمد (یعنی جو کہ اسکی اسناد میں ہے) ضعیف ہے نزدیک جمہور کے

عید الفطر کی نماز کیلئے کچھ کھا کر جانا اور عید الضحیٰ کیلئے کچھ نہ کھا کر جانیکے بیان میں

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَغْدُوْ یَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰی یَاْکُلَ تَمَرَاتٍ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مُعَلَّقَۃٍ وَیَاْکُلُھُنَّ اَفْرَادًا روایت ہے انس سے کہا کہ پیغمبر خدا صلعم نہ نکلتے تھے عید فطر کے دن جبتک نہ کھا لیتے کچھ خرمے روایت کیا اسکو بخاری نے اور ایک روایت میں معلق ہے اور وصل کیا اسکو احمد نے اور کہا نے انکو طاق ف مسند امام احمد اور ترمذی سے روایت ہے ابن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہ کہا تھا رسول صلعم نہ نکلتے تھے عید فطر کے دن جبتک کہ نہ کھا لیتے اور نہ کھاتے عید الضحیٰ کے دن جبتک نماز نہ پڑھ لیتے اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نے

عیدین کے دن سرخ چادر پہننے کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَلْبَسُ بُرْدَۃً اَحْمَرَ فِی الْعِیْدَیْنِ وَفِی الْجُمُعَۃِ رَوَاہُ ابْنُ خُزَیْمَۃَ روایت ہے جابر سے کہ تحقیق تھا نبی صلعم پہنتے چادر سرخ دو عیدوں میں اور جمعہ میں ف کہا شوکانی نے درر البہیہ میں کہ عید کے دن آراستہ ہونا مستحب ہے اور سفر السعادت میں لکھا ہے کہ عید کے دن حضرت کپڑا اچھا پہنتے اور ایک جلد تھا بہتر نفیس عیدین اور جمعہ میں اسکو پہنتے اور کبھی چادر خطوط دار اور سبز یا سرخ پہنتے

عیدگاہ میں سترہ کھڑا کرنیکے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْدُوْ اِلَی الْمُصَلّٰی وَالْعَنَزَۃُ بَیْنَ یَدَیْہِ تُحْمَلُ وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلّٰی بَیْنَ یَدَیْہِ فَیُصَلِّیْ اِلَیْھَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھا نبی صلعم جاتے اول روز میں طرف عیدگاہ کی اور پہلی انکے آگے اٹھائی جاتی اور کھڑی کیجاتی عیدگاہ میں آگے حضرت کے پس نماز پڑھتے طرف اسکی روایت کیا اسکو بخاری نے

عیدین کی نماز خطبے سے پہلے پڑھنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ یُصَلُّوْنَ لِلْعِیْدَیْنِ قَبْلَ الْخُطْبَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھا رسول صلعم

ف یہ حدیث نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد تیسری کے صفحہ ۳۰۰ میں ہے ف۲ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صلوٰۃ العیدین میں ہے ف۳ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب ایضاً میں ہے ف۴ یہ حدیث نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد تیسری کے صفحہ ۳۰۱ میں ہے ف۵ یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۱۳۲ میں ہے ف۶ یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب الاستسقاء کے پہلے فصل میں ہے

اور ابوبکرؓ اور عمرؓ نماز پڑھتے دونوں عیدوں کی پہلے خطبہ کے روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے **کمان آنحضرت خطبہ پڑھنے کے بیان میں عن**[۱] یزید بن ابی عبید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یخطب یوم العید قبل الصلوٰۃ علیہ رواہ ابوداؤد[۲] اور روایت ہے یزید بن عبید سے اپنے باپ سے تحقیق رسول صلعم دیتے گئے کمان آنحضرت اسپر لکڑی کے اور خطبہ پڑھا روایت کیا اسکو ابوداؤد نے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار[۳] میں کہ لایا ہے اسکو احمد اور طبرانی بھی اور صحیح کہا اسکو ابن السکن نے **نماز عیدین کے قبل اور بعد نفل پڑھنے کی ممانعت کے بیان میں عن**[۴] ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی یوم العید رکعتین لم یصل قبلھما ولا بعدھما رواہ البخاری ومسلم واحمد وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ[۵] روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ تحقیق نبی صلعم نے نماز پڑھی عید کے دن دو رکعتیں نہ پڑھی قبل اسکے اور نہ بعد اسکے روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم اور احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف کہا ترمذی[۶] نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی مذہب ہے اہل شافعی و امام احمد و اسحٰق کا اور ابن ماجہ[۷] میں روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا ہے رسول صلعم نہ پڑھتے عید کی نماز کہیں سے جب پھر آتے ٹھکانے اپنے پڑھتے دو رکعتیں **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار[۸] میں کہ لایا ہے اسکو حاکم نے اور صحیح کہا اسکو اور حسن کہا اسکو حافظ ابن حجر نے فتح الباری اور بلوغ المرام میں اور اسکی اسناد میں عبداللہ بن محمد بن عقیل ہے اور اسمیں مقال ہے **عیدین کی نماز بغیر اذان اور تکبیر کے پڑھنے کے بیان میں عن**[۹] جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العیدین غیر مرۃ ولا مرتین بغیر اذان ولا اقامۃ رواہ مسلم روایت ہے جابر بن سمرہ رضؓ سے کہ کہا نماز پڑھی میں ساتھ رسول اللہ صلعم کے دونوں عیدوں کی نہ ایکبار نہ دوبار (یعنی بہت بار) بغیر اذان اور تکبیر کے روایت کیا اسکو مسلم نے **عیدین کی نماز میں تکبیر کہنے کے بیان میں عن**[۱۰] عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم التکبیر فی الفطر سبع فی الاولیٰ وخمس فی الاخرۃ والقراءۃ بعدھما کلیتیھما اخرجہ ابوداؤد ونقل الترمذی عن البخاری وصححہ[۱۱] روایت ہے عمرو بن شعیب سے نقل کی اسنے اپنے باپ سے اور اسنے اسکے دادا سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر عید الفطر میں سات ہیں پہلی رکعت میں اور پانچ پچھلی میں اور قراءت بعد ان دونوں تکبیروں کے ہے دونوں رکعت میں نکالا اسکو ابوداؤد نے اور نقل کی ترمذی نے بخاری سے تصحیح اسکی ف زرقانی نے شرح[۱۲] موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ

---

[۱] یہ حدیث ابوداؤد چاپ لکھنؤ کے صفحہ ۱۶۱ میں ہے [۲] یہ مضمون نیل الاوطار چاپ مصر کے جلد تین کے صفحہ ۲۶۵ میں ہے [۳] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صلوٰۃ العیدین میں ہے [۴] یہ مضمون ترمذی چاپ احمدی دہلی کے صفحہ ۶۱ میں ہے [۵] یہ حدیث ابن ماجہ میں باب ما جاء فی الخروج الی العید کے صفحہ ۹۱ میں ہے [۶] یہ مضمون نیل الاوطار چاپ مصر کے جلد تین کے صفحہ ۲۶۵ میں ہے [۷] یہ حدیث صحیح مسلم چاپ لکھنؤ کے جلد اول کے صفحہ ۲۹۱ میں ہے [۸] یہ حدیث ابوداؤد میں بجز عشر کے باقی ہمیں چھاپا گیا ہے [۹] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صلوٰۃ العیدین میں ہے [۱۰] یہ حدیث ابوداؤد چاپ مصر کے جلد ۱ صفحہ ۱۶۱ میں ہے [۱۱] یہ مضمون ترمذی چاپ احمدی دہلی کے صفحہ ۶۱ میں ہے [۱۲] یہ مضمون زرقانی شرح موطا امام مالک کے جلد ۱ صفحہ ۳۱۲ میں ہے

حدیث ہے امام احمد بن حنبل بھی ہے اور کہا ترمذی نے علل میں کہ سوال کیا میں نے اسحٰق بن منصور سے محمد یعنی بخاری سے پس کہا صحیح ہے وعن نافع مولی عبد اللہ بن عمر انہ قال شہدت الاضحی والفطر مع ابی ہریرۃ فکبر فی الرکعۃ الاولی سبع تکبیرات قبل القراءۃ وفی الاخرۃ خمس تکبیرات قبل القراءۃ رواہ مالک قال مالک وہو الامر عندنا اور روایت ہے نافع مولے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ تحقیق اسنے کہا حاضر ہوا میں عید الضحی اور عید الفطر کو ساتھ ابی ہریرہ کے پس تکبیر کہی ابو ہریرہ نے پہلی رکعت کے سات تکبیریں قبل قرارت کے اور پچھلی دوسری رکعت کے پانچ تکبیریں قبل قرارت کے روایت کیا اسحدیث کو مالک نے کہا مالک نے اور یہی امر ہمارے نزدیک ہمارے معروف زرقانی شرح موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ ابی ہریرہ کا کہنا ان تکبیروں کو اپنی رائے سے نہیں ہے اور نہیں ہے موقوف واجب ہے تسلیم کرنی واسطے اسکے اور تحقیق آئی ہے یہ آنحضرت سے بہت طریقوں حسن ہے اور اسی کی قائل ہیں امام مالک اور شافعی اور ترمذی میں لکھا ہے کہ یہی مذہب ہے اہل مدینہ کا اور یہی قول ہے مالک بن انس اور امام شافعی اور امام احمد اسحٰق کا انتہی وعن مکحول قال اخبرنی ابو عائشۃ جلیس لابی ہریرۃ ان سعید بن العاص سال ابا موسی الاشعری و حذیفۃ بن الیمان کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبر فی الاضحی والفطر فقال ابو موسی کان یکبر اربعا تکبیرہ علی الجنائز فقال حذیفۃ صدق فقال ابو موسی کذلک کنت اکبر فی البصرۃ حیث کنت علیہم قال ابو عائشۃ وانا حاضر سعید بن العاص رواہ ابو داؤد اور روایت ہے مکحول سے کہ کہا خبر کی مجھکو ابو عائشہ نے کہ ہمنشین ابو ہریرہ کا تھا کہ تحقیق سعید بن العاص نے پوچھا ابو موسی اشعری اور حذیفہ بن الیمان سے کہ کس طرح تھے پیغمبر خدا صلعم تکبیر کہتے نماز عید قربان اور عید الفطر میں پس کہا ابو موسی نے تھے تکبیر کہتے چار مانند تکبیر کہنے انکے کی جنازہ پر پس کہا حذیفہ نے سچ کہا کہا ابو موسی نے اسیطرح تکبیر کہتا تھا میں بصرہ میں جسوقت میں انپر حاکم تھا کہا ابو عائشہ نے اور میں روبرو سعید بن العاص کے تھا روایت کیا اسحدیث کو ابو داؤد نے ف تکبیرات عیدین کی مختلف آئی ہیں اسلئے ائمہ میں اختلاف ہوا امیمون امام کے نزدیک سات تکبیریں ہیں پہلی رکعت میں اور پانچ دوسری رکعت میں جیسا کہ قریب گذرا لیکن نزدیک مالک اور احمد کے پہلی رکعت میں سات تکبیر سوا تکبیر تحریمہ کی ہیں اور دوسری میں پانچ سوائے تکبیر قیام کے اور نزدیک شافعی کے پہلی رکعت میں سات ہیں سوا تکبیر تحریمہ کی اور دوسری میں پانچ سوائے تکبیر قیام کے اور نزدیک ابو حنیفہ کے بدلیل اسحدیث کے تین اول رکعت میں اور تین دوسری رکعت میں مذہب

ف یہ حدیث موطا امام مالک مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی کے صفحہ ۱۵۰ میں ہے۔ ف یہ عبارت زرقانی شرح موطا امام مالک چاپہ مصر کے ۲۷ میں ہے ف یہ عبارت ترمذی چاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۱۹۲ میں ہے ف یہ حدیث ابو داؤد میں جو کہ مطبع مجتبائی دہلی میں چاپا گیا ہے۔ اس کے صفحہ ۱۷۱ میں ہے ۱۲۔

ابو حنیفہ کہا ہے اور دلیل انکی یہ حدیثین ہین پہلی دلیل[۱] ذمی مین روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ تحقیق اُسنے کہا کہ عیدین مین نو تکبیرین ہین پہلی رکعت مین پانچ تکبیرین قبل قرات کے اور بیچ رکعت دوسری کے شروع ہو کر ساتہ قرات کے پھر تکبیر کہی چار ساتہ تکبیر رکوع کے سو **جواب** اسکا یہ ہے کہ زرقانی[۲] شرح موطا امام مالک مین لکہا ہے کہ اسحدیث کی اسناد مین راوی جہوٹا ہے اور اسی سبب سے کہا ابن وحیہ نے کہ یہ بہت قبیح حدیثون سے ہے جامع ترمذی مین **دوسری دلیل مسند**[۳] امام احمد مین ہے کہ پھر متوجہ ہوئے (حضرتؐ) درمیان دو قراتون کی پھر تکبیر کہی پہلی پھر قرات کی اور رکوع کیا پھر جب کھڑے ہوئے دوسری رکعت مین قرات اور کہی تکبیرین بعد قرات کے سو **جواب** اسکا یہ ہے کہ **سفر السعادت**[۴] مین لکہا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہین کیونکہ اسحدیث کے راویون مین محمد بن معاویہ ہے اور وہ ضعیف ہے نزدیک سب علماء کے **تیسری** دلیل ابن ابی شیبہؒ نے روایت کی محمد بن حسن سے کہ کہا حدیث کی ہمکو ابو حنیفہ نے حماد بن ابی سلیمان سے اُس نے ابراہیم نخعی سے اُسنے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ ایکدن عبداللہ بن مسعود بیٹہے تھے کوفے کی مسجد مین اور تھے اُنکی ساتہ حذیفہ بن الیمان و ابو موسیٰ اشعریؓ تو نکلے اُنکے اوپر ولید بن عقبہ بن ابی معیط اور وہ امیر کوفے کے تھے اُس زمانہ مین اور کہا کل عید ہے تمہاری تو کیا کرون مین یعنی کسطرح پڑہاؤن مین کہا ابو موسیٰؓ اور حذیفہؓ نے کہ بتا دو اُسکو سو ابن مسعود نے حکم کیا اسکو عبداللہ بن مسعود نے کہ نماز پڑہے بغیر اذان اور بغیر اقامت کے اور تکبیر کہی پہلی رکعت مین پانچ اور دوسری مین چار اور موالات کی درمیان دونون قراتون کے اور خطبہ پڑہے بعد نماز کے اپنی سواری پر سو **جواب** اسکا یہ ہے کہ اوّل تو یہ حدیث موقوف ہے اور حدیث موقوف لایق حجت پکڑنیکے نہین ہوتی اور دلایل اسکے فصل احکام پانی مین اسکتابہین گذری **دوم** یہ حدیث طبقہ ثالثہ کی ہے اور حدیث طبقہ ثالثہ کی بہی مقابل حدیث صحیح کے لایق حجت پکڑنیکے نہین ہوتی اور بیان اسکا بہی فصل احکام پانی مین اسکتاب مین پہلے گذرا **سوم** یہ جو کہا ابن مسعودؓ نے کہ خطبہ پڑہے بعد نماز کے اپنی سواری پر یہ مخالف ہے اسحدیث کے جو کہ ترمذی[۵] مین روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا حضرت علیؓ نے کہ سنت ہے کہ نکلین نماز عید کو عیدگاہ کی طرف پیدل اور کہا یہ حدیث حسن ہے **چہارم** یہ قول ابن مسعودؓ کا ہے اور **قسطلانی**[۶] نے شرح صحیح بخاری مین لکہا ہے کہ روایت کیگئی ہے عبداللہ بن سلمہ سے کہ تحقیق عبداللہ بن مسعود نے پڑہایا ہمکو جمعہ وقت چاشت کے اور کہا ڈرتا ہون مین تمہیں گرمی ہو جانیسی

---

[۱] یہ حدیث ترمذی چاپہ احمدی دہلی کے صـ۱۷۱ مین ہے ۱۲ [۲] یہ عبارت زرقانی چاپہ مصر کے صـ۱۲۷ مین ہے ۱۲ [۳] یہ حدیث سفر السعادت کے فصل عملِ عیدین کے بیان مین ہے ۱۲ [۴] یہ عبارت سفر السعادت کے فصل ایضاً مین ہے ۱۲ [۵] یہ حدیث فتح القدیر چاپہ نولکشور کے جلد اول کے صـ۴۶۹ مین ہے ۱۲ [۶] یہ حدیث ترمذی چاپہ احمدی دہلی کے صـ۹ مین ہے ۱۲ [۷] یہ عبارت قسطلانی چاپہ نولکشور کے جلد دوم کے صـ۱۴۳ مین ہے ۱۲

سو جواب اسکا قسطلانی مین یون لکھا ہی کہ تحقیق عبداللہ بن مسعودؓ اگرچہ تنہا بڑا صحابی لیکن متغیر ہوگیا حافظہ اسکا جسوقت کہ ہوا وہ بڑی عمر کا کہا یہ شعبہ نے انتہی اور ابن مسعودؓ نے بہت سی چیزونکو بھلا دیا تھا یہانتک کہ انکے نزدیک قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس یہ دونون سورتین بھی قرآن کی نہین ہین چنانچہ ذکر اسکا رفع الیدین کے باب مین بھی گذر چکا ہے پس احتمال رکھتا ہے کہ دونون رکعتون مین قبل قرارت کے کہنا تکبیرون کا بھی بھلا دیا ہو چوتھی دلیل موطا امام محمد مین روایت ہے روایت کیگئی ہی ابن مسعودؓ سے کہ تحقیق وہ پہلے تکبیرین کہتے بیچ ہر عید کے نو یا پانچ اور چاہے کہ بیچ انکے تکبیر تحریمہ اور تکبیر رکوع کی تہی اور موالات کی درمیان دونون قراتون کے سو جواب اسکا بھی وہی ہے جو کہ اس سے پہلے روایت کا ابھی گذرا **عیدین کی نماز عورتون کے پڑھنے اور تکبیرات کہنے کے بیان مین** عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ کُنَّا نُؤْمَرُ بِالْخُرُوْجِ فِی الْعِیْدَیْنِ وَالْعَوَاتِقَ وَالْبِکْرَ قَالَتِ الْحُیَّضُ یَخْرُجْنَ فَیَکُنَّ خَلْفَ النَّاسِ یُکَبِّرْنَ مَعَ النَّاسِ رَوَاہُ مسلم روایت ہے ام عطیہؓ سے کہ کہا تہین ہم حکم کیجاتین ساتہ نکلنے کے بیچ عیدین کی اور پردہ والیان اور کواریان کہا ام عطیہؓ نے حیض والیان نکلتی تہین پس چہپتی تہین بیچ آدمیون کے تکبیر پڑہتی تھین ساتہ لوگون کے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے ف یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ عیدگاہ مین عورتونکو نماز عید کیلئے جانا سنت ہے بلکہ حیض والیون اور کواریونکو بھی جانا چاہیے اور کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ اسمین دلیل ہے اسپر کہ جائیز ہے ذکر اللہ کا واسطے حائض اور جنبی کے سوا اس کے نہین کہ حرام ہی اسپر قرآن پڑہنا اور چھونا اسکا اپنے ہاتہ سے اور مستحب ہے کہنا تکبیر ونکا واسطے ہر ایک شخص کے عیدین مین اور اسپر اجماع ہے کہا اصحاب ہمارے نے کہ مستحب ہے تکبیرین کہنی بیچ دوراتون عیدین کے اور وقت نکلنے کے طرف نماز کی کہا قاضی نے تکبیر عیدین مین چار جگہ ہین نماز کے لیجانے کے وقت سے امام کے نکلنے تک اور نماز مین اور خطبہ مین اور بیچ نماز کے اور تحب جانا ہے کہنا تکبیرون کا ایک جماعت نے صحابہ اور سلف سے پس تہے تکبیرین کہتے جب نکلتی یہانتک کہ پہونچتی عیدگاہ مین بلند کرتے آوازین اپنی انتہی الملخصا اور بخاری مین ہے کہ تھے ابن عمر اور ابوہریرہؓ نکلتے تھے بیچ دس دنون کے تکبیرین کہتے تھے اور تکبیرین کہتے تھے لوگ ساتہ تکبیرون ان دونون کی اور تکبیر کہی محمد بن علی نے پیچہے نفلون کے اور بخاری مین ہے کہ تھا ابن عمرؓ تکبیر کہتے بیچ چھوٹے خیمہ کے منا مین اور سنتے اسکو اہل مسجد کے

ف یہ حدیث موطا امام محمد مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی مین ہے ۱۲ ف یہ حدیث صحیح مسلم مین ہے جسکو مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۲۰۱ جزو ۳ مین ۱۲ یہ عبارت امام نووی کی شرح صحیح مسلم مین ہے جو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۲۰۱ جزو ۳ مین ہے ۱۲ یہ حدیث بخاری چھاپا ہوا دہلی کے صفحہ ۱۳۲ مین ہے ۱۲ یہ حدیث بخاری چھاپا ہوا کے صفحہ ایضا مین ہے ۱۲

پس تکبیر کہتے اور تکبیر کہتے اہل بازار کہ یہانتک کہ گونجتی منا تکبیر کی آواز سے اور تھے ابن عمرؓ تکبیر کہتے منا مین ان دونون اور بیچ نمازون کے اور اوپر بچھونے اپنے کے اور بیچ بڑی خیمون اپنے کے اور بیچ مجلس اپنی کے اور وقت چلنو اپنے کے اور سارے دن اور تہین میمونہ تکبیر کہتین دن نحر کے اور تہین عورتین تکبیر کہتین پیچھے ابان بن عثمان کے اور عمر بن عبدالعزیز کے تشریق کی راتونمین ساتہ مردون کے مسجدین اور قسطلانی شرح صحیح بخاری مین ہی کہ یہ آثار دلالت کرتے ہین اوپر ہونے تکبیرون کے بیچ ان دنون کی پیچھے نمازونکے اور سوا انکے اور موقعون مین اور امام نوویؒ نے شرح صحیح مسلم مین لکہا ہے کہ مستحب جانا ہی کہنا تکبیر ونکا ایک جماعت نے صحابہؓ اور سلف سے پس بھتی تکبیرین کہتے جب نکلتی یہانتک کہ پہونچتی عیدگاہ مین بلند کرتی آوازین اپنی **عیدگاہ مین عورتونکے صدقہ دینے اور انکو وعظ سنانیکے بیانمین عن**

ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اضحی او فطر الی المصلی فمر علی النساء فقال یا معشر النساء تصدقن فانی ارینکن اکثر اہل النار فقلن وبم یا رسول اللہ قال تکثرن اللعن وتکفرن العشیر ما رایت من ناقصات عقل ودین اذہب للب الرجل الحازم من احداکن قلن وما نقصان دیننا وعقلنا یا رسول اللہ قال الیس شہادۃ المرأۃ مثل نصف شہادۃ الرجل قلن بلی قال فذلک من نقصان عقلہا قال الیس اذا حاضت لم تصل ولم تصم قلن بلی قال فذلک من نقصان دینہا متفق علیہ

روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہا کہ نکلے رسول صلعم بیچ عید قربان کی یا عید فطر کیطرف عیدگاہ کی پس گذرے اوپر عورتون کی پس فرمایا اے جماعت عورتونکی خیرات کرو پس تحقیق مین دیکہلایا گیا ہون تمکو بہت اہل نار ہین یعنی عورتین دوزخ مین بہت ہین اور مرد کم پس کہا عورتون نے اور سانہ کس سبب سے اے رسول خدا کے فرمایا بہت کرتی ہو تم لعنت اور بہت ناشکری کرتی ہو خاوند کی نہین دیکہا مین نے کسی کو کہ ناقص ہو عقل کی اور دین کی کہونیوالی عقل مرد ہشیار کی ایک تم مین سے کہا عورتون نے اور کیا ہی نقصان دین ہمارے کا اور عقل ہماری کا اے رسول خدا کے فرمایا کیا نہین گواہی ایک عورت کی مانند آدہی گواہی مرد کے (یعنی گواہی دو عورتونکی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہوتی ہے حکم شرع مین) کہا عورتون نے مقرر یون ہی ہی فرمایا پس بسبب نقصان عقل اسکے کے ہے فرمایا کیا نہین جسوقت کہ ہووے حائض نماز پڑہے اور نہ روزہ رکہے اور کہا عورتون نے مقرر یون ہی ہے فرمایا پس بسبب نقصان دین اسکے کی ہی روایت

۵؎ یہ عبارت قسطلانی شرح صحیح بخاری چاپہ نولکشور کے جلد دوم کے صفحہ ۱۹۰ مین ہے ۵۲؎ یہ عبارت امام نووی کی صحیح مسلم مین جو کہ مسلم نووی چاپہ مصر ہے اسکے صفحہ ۱۹۰ مین ہی ۵۳؎ یہ حدیث مشکوۃ مین کتاب الایمان کے پہلی فصل مین ہی ۱۲

کیا اسی حدیث کو بخاری اور مسلم نے ف[1] بخاری اور مسلم میں روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ پوچھ گئے ابن عباسؓ سے کیا حاضر ہوئے تھے تم ساتھ رسول اللہ صلعم کے نماز عید میں کہا کہ ہاں نکلے رسول صلعم پس نماز پڑھی عید کی پھر خطبہ فرمایا اور نہیں ذکر کیا ابن عباسؓ نے یعنے بیچ بیان کرنے کیفیت آنحضرتؐ کی اذان کا اور نہ تکبیر کا پھر آئے حضرتؐ عورتوں کی پاس یعنی بعد خطبے کے اور ساتھ حضرتؐ کے بلال تھے پس نصیحت کی انکو اور یاد دلائی احکام دین کے اور ثواب و عذاب آخرت کے اور حکم کیا انکو ساتھ صدقہ کے فرمایا پس دیکھا میں نے عورتوں کو کہ وہ رازکی ہاتھ اپنی طرف کانوں کی اور اپنے گلوں کی یعنی تاکہ زیور اتارین دیتی تھیں زیور کانوں کا اور گلوں کا بلال کو یعنے انکے کپڑے میں ڈالتی جاتی تھیں تاکہ دیویں فقیروں کو، پھر چلے حضرتؐ اور بلال طرف گھر حضرتؐ کی

عید کے دن کھیلنے اور گانا سننے کی بیان میں

عَنْ[2] اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وَلَھُمْ یَوْمَانِ یَلْعَبُوْنَ فِیْھِمَا فَقَالَ اَبْدَلَکُمُ اللّٰہُ بِھِمَا خَیْرًا مِّنْھُمَا یَوْمَ الْاَضْحٰی وَیَوْمَ الْفِطْرِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ۔ روایت ہے انسؓ سے کہا آئے پیغمبر خدا صلعم مدینہ میں حالانکہ لوگوں کیلئے دو دن تھے کہ کھیلتے وہ ان میں پس فرمایا حضرتؐ نے دیا اللہ نے تمکو بدلے ان دونوں کے بہتر اس سے بقر عید اور عید الفطر کا دن روایت کیا اسکو ابوداؤد اور نسائی نے ساتھ اسناد صحیح کے

ف[3] بخاری اور مسلم میں روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا تحقیق حضرت ابوبکر صدیقؓ آئے انکے پاس اور ان کے پاس چھوکریاں تھیں (یعنے انصار کی لڑکیوں میں سے) بیچ دنوں منا کی یعنے تین دنوں میں حاجی منا میں رہتے ہیں کہ وہ روز عید الضحے کا اور ایام تشریق کے ہیں گاتی تھیں اور بجاتی تھیں دف اور ایک روایت میں ہے یعنی بدلے پہلے الفاظ کے کہ گاتی تھیں وہ اشعار کہ کہے تھے انصار نے دن بعاث کی اور نہیں صلعم دلکے ہوئے تھے کپڑا اپنا پس ڈانٹا انکو حضرت ابوبکرؓ نے پس کہا نبی صلعم نے منہ اپنا اور فرمایا چھوڑ دے انکو اے ابوبکر اسلئے کہ تحقیق یہ دن عید کے ہیں (یعنی خوشی کے) اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے اے ابوبکر تحقیق واسطے ہر قوم کے عید ہے اور یہ عید ہے ہماری

ف[4] کہا نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہ کہا قاضی نے کہ وہ دونوں چھوکریاں لڑائی اور فخر اور بہادری اور غلبہ پانے کے اشعار گاتی ہیں اور ایسا گانا سننے سے شر نہیں اٹھتا اور وہ لڑکیاں مختلف اشعار گاتی تھیں اور کہا حضرت عائشہ نے اسی حدیث میں کہ ان دونوں

---

[1] یہ حدیث مشکوۃ میں باب صلوۃ العیدین کے پہلے فصل میں ہے ۱۲ [2] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب العیدین میں ہے ۱۲
[3] یہ حدیث مشکوۃ میں باب صلوۃ العیدین کے پہلے فصل میں ہے ۱۲ [4] یہ مضمون صحیح مسلم میں جو کہ مع شرح نووی مطبع نولکشور چھاپا گیا ہے۔ اسکے جلد اول کے صفحہ ۲۹۱ میں ہے ۱۲

چھوکروں کی عادت گانیکی بھی نہیں تھی جیسے کہ عادت گانیوالوں کی ہوا کرتی ہے واسطے شوق دلانے خواہش نفس کے ساتھ برائی

کے فصل نماز استسقاء کے بیان مین

سفر السعادت مین لکھا ہے کہ عادت آنحضرتؐ کی مینہ مانگنے کے وقت چھ طرح پر ثابت ہوئی ہے پہلی طرح جمعے کے دن خطبہ کے اندر مینہ طلب کیا جیسا کہ بخاری[1] مین روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ ذکر کرتا تھا کہ تحقیق ایک مرد داخل ہوا دن جمعے کے دروازہ سے کہ تہا سامنے منبر کے اور رسول صلعم تھے کھڑے ہوئے خطبہ فرماتے تھے پس سامنے آیا رسول اللہ صلعم کے درآنحالیکہ کھڑا ہوا تھا۔ پس کہا اس نے یا رسول اللہ ہلاک ہوئے مال اور بند ہوئین راہین پس دعا کیجئے اللہ سے ہمارے لئے یہ کہ فریاد کو پہونچے ہماری کہا انس نے پس اٹھائے ہاتھ رسول صلعم نے دونون ہاتھ اپنے پس فرمایا اللّٰھُمَّ اسْقِنَا اللّٰھُمَّ اسْقِنَا اللّٰھُمَّ اسْقِنَا یا الٰہی پلا ہمکو یا الٰہی پلا ہمکو یا الٰہی پلا ہمکو کہا انس نے قسم ہے اللہ کی نہین دیکھتے تھے ہم آسمان مین کوئی بادل اور ٹکڑا کوئی اور نہ چیز کوئی اور نہ درمیان ہمارے اور نہ درمیان سلع (یعنی پہاڑ مدینہ کے) نہ چھوٹا گھر اور نہ بڑا گھر (یعنی کہین بھی بادل نہ تہا) کہا انس نے پس ظاہر ہوا پیچھے سلع کے بادل مثل سپر کی پس جبکہ درمیان آسمان کے آیا پھیلا پھر برسا کہا انس نے پس قسم ہے اللہ کی نہ دیکھا ہمنے آفتاب ایک ہفتہ پھر داخل ہوا ایک شخص اسی دروازہ سے جمعے آیندہ مین حالانکہ رسول صلعم کھڑے تھے خطبہ فرماتے پس سامنے کھڑا ہوا حضرتؐ کے پس کہا اے رسول اللہ ہلاک ہوئے مال اور بند ہوگئین راہین پس دعا کیجئے اللہ سے یہ کہ خدا روکے مینہ کو کہا انس نے پس اٹھائے رسول صلعم نے دونون ہاتھ اپنے پس فرمایا اللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالْجِبَالِ وَالْاٰطَامِ وَالْاَوْدِیَۃِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ یعنی یا الٰہی ہمارے آس پاس پانی برسے اور ہمپر پانی نہ برسے یا الٰہی ٹیلون پر اور پہاڑیون پر اور نالیون پر اور جنگلون مین اور جگہ اگنے درختون کی مین کہا انس نے پس بند ہوا مینہ اور باہر نکلے ہم اسحال مین کہ چلتے تھے ہم دھوپ مین دوسری طرح ابوداؤد[2] مین روایت ہے حضرت عایشہ رضہ سے کہ شکایت کی لوگون نے پیغمبر خدا صلعم کے پاس برسنے پانی کی سو حکم کیا منبر کا پھر رکھا گیا انکے واسطے عیدگاہ مین اور وعدہ کیا لوگون سے ایکدن کا کہ نکلینگے اسمین کہا حضرت عایشہ رضہ نے پھر نکلے رسول صلعم جب ظاہر ہوا کنارہ آفتاب کا پھر بیٹھے منبر پر پھر تکبیر کہی اور حمد کیا اللہ عزوجل کا پھر فرمایا تحقیق تمنے شکوہ کیا خشک سالی اپنی کا اور نہ برسنے مینہ کا اوپر اپنے اپنے وقت پر اور البتہ حکم فرمایا تمکو اللہ جل جلالہ نے یہ کہ دعا مانگو اس سے اور وعدہ

---

[1] یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی کے صفحہ ۱۳۷ مین ہے [2] یہ حدیث ابوداؤد مطبوعہ ۱۲۷۲ھ کے صفحہ ۱۴۱ پر درج ہے

اللھم اغفر لکاتبہ

فرمایا تمکو یہ قبول فرماوگے تب پھر فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِیُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ اَنْزِلْ عَلَیْنَا الْغَیْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّۃً وَّبَلَاغًا اِلٰی حِیْنٍ یعنے سب تعریف اللہ کو ہی جو صاحب ہے سارے جہان کا بڑا مہربان نہایت رحم والا مالک انصاف کے دن کا نہین کوئی لائق پوجنے کے مگر اللہ کرتا ہے جو چاہے اے اللہ تو ہے اللہ نہین لائق پوجنے کے کوئی مگر تو بے پرواہ ہے اور ہم فقیر ہین بھیج ہمپر مینہ اور کر جو تارا تو نے ہمپر توانائی اور پہونچانا ایک وقت تک پھر اٹھائے دونون ہاتھ اپنے پھر اونچے کئے یہانتک کہ نظر آتی تھی سفیدی دونون بغلونکی انکی پھر پھیری لوگونکی طرف پیٹھ اپنی اور پلٹ کر اوڑھی اپنی چادر اور اٹھائے ہوئے تھے دونون ہاتھ اپنے پھر متوجہ ہوئے طرف لوگونکی اور نیچے اترے پھر پڑھی دو رکعتین پھر ظاہر کیا اللہ پاک اور برتر نے بادل سو کڑکا اور چمکا پھر برسا ساتھ حکم اللہ پاک کے پس نہ آئے مسجد اپنی کو یہانتک کہ جاری ہوئی ہر دیکھا جلدی انکی یعنی صحابہ کیطرف انسچیزکی کہ اوڑھے ہے بسبب سردی کے کپڑے اپنی ہنسے حضرتؐ یہانتک کہ ظاہر ہوئے دانت مبارک حضرت صلعم کے پھر فرمایا اَشْھَدُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ یعنے گواہی دیتا ہون مین اسبات کی کہ تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے اور تحقیق مین بندہ اللہ کا اور رسول اسکا ہون کہا ابوداؤد نے یہ حدیث غریب ہے اسناد اسکی جید ہے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ لایا ہے اسکو ابوعوانہ اور ابن حبان اور حاکم بھی اور صحیح کہا اسکو ابن السکن نے اور بخاری اور مسلم مین روایت ہی عبداللہ بن زیدؓ سے کہ کہا نکلے پیغمبر خدا صلعم ساتھ لوگون کے طرف عیدگاہ کے واسطے طلب مینہ کے پس نماز پڑھی ساتھ صحابہ کے دو رکعت پکار کر پڑھی اُن مین قرأت اور سامنے ہوئے قبلہ کے دعا کرتے تھے اور اٹھائے دونون ہاتھ اپنے یعنے دعا کیلئے اور پھیری چادر اپنی اسوقت کہ سامنے ہوئے قبلہ کے ف امام ابوحنیفہ نماز استسقا کے سنت ہونیکے قائل نہین انکے نزدیک فقط دعا ہی استسقا ہے اور امام شافعی اور صاحبین کے نزدیک نماز استسقا مثل نماز عید کے ہے جیسا کہ مسند امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا نکلے نبی صلعم فروتنی کرتے کپڑے اچھے نہ پہنے ہوئے خشوع کرتے آہستگی کرتے گڑگڑاتے پھر پڑھی دو رکعتین جیسا پڑھتے ہین عید مین خطبہ پڑھا جیسا خطبہ تمہارا ہے کہ پڑھتے ہو تم اور صحیح کہا اسکو

ف یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر جلد ۳ صفحہ ۲۷۲ سے ۲۷۴ تک ف یہ حدیث مشکوۃ مین باب الاستسقا کی پہلی فصل مین ہے ف یہ حدیث بلوغ المرام باب صلوۃ الاستسقا مین ہے ۱۲

ترمذی اور ابو عوانہ اور ابن حبان نے ف نہ خطبہ پڑھا جیسا کہ خطبہ تمہارا ہے مراد اس سے نماز استسقا میں یا
تو لغی خطبے کی ہے یا پڑھنا خطبے کا طویل اور تکلف کیساتھ ہے اسیطرح لکھی ہے مسک[۵۱] الختام شرح بلوغ المرام میں تیسیری
طرح بیہقی نے دلایل النبوۃ میں طریق یزید بن عبد اللہ سلمی سے لایا ہے کہ جب پھر کر آئے رسول صلعم غزوہ
تبوک سے تو منبر پر مدینہ کے مسجد میں مینہ طلب کیا سوائے روز جمعہ کے اسیطرح سے مواہب اللدنیہ میں ہے
چوتھی طرح[۵۲] ابو داؤد میں روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلعم کو انتہائے
ٹیلہ پس کہتے اللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُغِیْثًا مَرِیْئًا مَرِیْعًا نَافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ یا الٰہی پلا ہمکو مینہ کہ فریاد
رسی کرے اور اچھا ہو انجام اور ارزانی کرے نفع کرنیوالا نہ ضرر کرنے والا جلدی آنیوالا نہ دیر لگانے والا کہا
جابر نے پس چھا گیا اُنپر ابر پانچویں[۵۳] طرح ابو داؤد اور ترمذی میں اور مانند اسکی نسائی میں روایت ہے عمیر
کہ غلام آزاد کیا ہوا تھا آبی اللحم کا یہ کہتا سُنے دیکھا نبی صلعم کو کہ استسقا کرتے تھے نزدیک احجار الزیت کے قریب
زوراء کے کھڑی ہوئی دعا مانگتے تھے استسقا کرتے تھے اٹھائے ہوئے دونوں ہاتھ اپنے طرف منہ اپنی کے نہیں
اونچا کرتے تھے انکو سر اپنے سے چھٹی[۵۴] طرح ابو داؤد میں روایت ہے عمرو بن شعیب سے اُسنے نقل کیا اپنی باپ سے
اُس نے اپنے دادا سے کہ کہا تھا رسول صلعم جسوقت کہ طلب مینہ کی کرتے فرماتے اَللّٰھُمَّ اسْقِ عِبَادَکَ وَ
بَھَائِمَکَ وَانْشُرْ رَحْمَتَکَ وَاَحْیِ بَلَدَکَ الْمَیِّتَ یعنی یا الٰہی پانی دے بندوں اپنوں کو اور جانوروں اپنوں کو
اور پھیلا رحمت اپنی اور جلا شہر مردے اپنے کو یعنی سرسبز کر ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ لایا ہے
اسکو ابو داؤد ساتھ اسناد متصل کے اور روایت کیا ہے اسکو مالک نے مرسل اور ترجیح دی ہے اسکے مرسل ہونیکو ابو حاتم
نے وَعَنْ[۵۵] اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰی فَاَشَارَ بِظَھْرِ
کَفَّیْہِ اِلَی السَّمَآءِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس بن مالک سے کہ تحقیق نبی صلعم نے مینہ مانگا پس اشارہ فرمایا ساتھ
پیٹھ دونوں ہاتھوں اپنے کے طرف آسمان کی روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے ف امام شوکانی نے درالبہیہ میں
لکھا ہے کہ نماز استسقا کی سنت ہے وقت خشک سالی کے پڑھنا دو رکعت نماز کا بعد اسکے ایک خطبہ جسمیں یاد لاتا
اور رغبت دینا طرف طاعت کی اور روکنا نافرمانی اور گناہ سے ہوا اور بہت استغفار اور دعا کرے امام اور جو
اس کے ساتھ ہوں واسطے دور ہونے قحط کے اور سب لوگ اپنی چادروں کو پھیریں وَعَنْ[۵۶] اَنَسِ بْنِ

---

۵۱ یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کانپور کی جلد اول کے صفحہ ۲۹۵ میں ہے ۵۲ حدیث شرح سفر السعادت چھاپہ کشور صفحہ ۲۲۶ و ۲۲۷ میں ہے ۵۳ یہ حدیث ابو داؤد میں جو کہ مع شرح عون المعبود کے چھاپہ میں چھپا گیا ہے اسکے صفحہ ۱۶۲ میں ہے ۵۴ حدیث مشکوۃ میں باب صلوۃ الاستسقا کے فصل اول میں ہے ۵۵ یہ حدیث ابو داؤد میں جو کہ مع شرح عون المعبود کے چھاپہ میں چھپا گیا ہے اسکے صفحہ ۱۶۵ میں ہے ۵۶ یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر جلد ثالث کے صفحہ ۳۱۲ میں ہے ۵۷ یہ حدیث صحیح مسلم میں جو کہ مع شرح نووی کے چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۲۱۲ میں ہے ۵۸ یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی کے

کما مر رضی اللہ عنہ ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان اذا قحطوا استسقیٰ بالعباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ فقال اللھم انا کنا نتوسل الیک بنبینا صلی اللہ علیہ وسلم فتسقینا وانا نتوسل الیک بعم نبینا فاسقنا فیسقون رواہ البخاری اور روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے جبوقت کہ ہوتا قحط استسقا کرتے تھے ساتھ وسیلہ عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے پس کہتے یا الٰہی تحقیق تھے ہم وسیلہ کرتے طرف تیری ساتھ نبی اپنے کے پس پلاتا تو ہمکو اور تحقیق اب ہم وسیلہ کرتے تیری طرف ساتھ چچا نبی اپنے کے پس پلا ہمکو کہا انس رضی اللہ عنہ نے پس مینہ برسائے جاتے روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے ف یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ اپنی دعا مین صلحاء موجودین یعنی زندون کا وسیلہ پکڑنا درست ہے اور جو شخص دنیا سے انتقال کر گیا ہو خواہ وہ پیغمبر ہو خواہ ولی خواہ شہید خواہ غوث خواہ قطب وغیرہ اسکا وسیلہ پکڑنا درست نہین کیونکہ اگر موتے کا وسیلہ پکڑنا درست ہوتا تو پھر صحابہ رضی اللہ عنہم مدینہ مین حضرت صلعم کو چھوڑکر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی وسیلہ سے مینہ کیون طلب کرتے

فصل سورج گہن اور چاند گہن کی نماز کی بیان مین عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

قال انخسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی فقام قیاما طویلا نحوا من قراءۃ سورۃ البقرۃ ثم رکع رکوعا طویلا ثم رفع فقام قیاما طویلا وھو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وھو دون الرکوع الاول ثم سجد ثم قام قیاما طویلا وھو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وھو دون الرکوع الاول ثم رکع فقام قیاما طویلا وھو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وھو دون الرکوع الاول ثم سجد ثم انصرف وقد تجلت الشمس فخطب الناس متفق علیہ واللفظ للبخاری وفی روایۃ لمسلم صلی حین کسفت الشمس ثمانی رکعات فی اربع سجدات وعن علی مثل ذلک ولہ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ صلی ست رکعات باربع سجدات ولابی داود عن ابی بن کعب صلی فرکع خمس رکعات وسجد سجدتین وفعل فی الثانیۃ مثل ذالک روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا گہن مین آیا آفتاب زمانہ مین پیغمبر خدا صلعم کے سو نماز پڑہی اور کیا قیام طویل برابر سورہ بقرہ کی قرارۃ کے پھر رکوع کیا طویل پھر اٹھایا سر پھر قیام کیا طویل اور وہ کم تھا پہلے قیام سے پھر کیا رکوع طویل اور وہ کم تہا پہلے رکوع سے پھر سجدہ کیا پھر کیا قیام طویل اور وہ کم تھا پہلے قیام سے پھر کیا رکوع طویل اور وہ کم تھا اس پہلے رکوع سے پھر سر اٹھایا پھر قیام طویل کیا اور وہ

ف یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صلوۃ الکسوف مین ہے ۱۲۔

تہا اُس پہلے قیام سے پھر رکوع کیا طویل اور وہ کم تہا اُس پہلو رکوع سے پھر سجدہ کیا پھر سلام پھیرا اسوقت کہ روشن ہو چکا تھا آفتاب پھر خطبہ سنایا لوگون کو روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور یہ عبارت بخاری کی ہے اور ایک روایت مین مسلم کے نماز پڑہی حضرتؐ نے جب گہن مین آیا آفتاب آٹھ رکوع چار سجدون مین اور روایت حضرت علیؓ سے ہی اسی کی مانند اور اسی کی روایت جابرؓ سے کیے چھ رکوع چار سجدون کے ساتہ اور ابوداؤد کی روایت ابی ابن کعب سے نماز پڑہی پھر کئے پانچ رکوع اور سجدے کئے دو اور کیا دوسری رکعت مین اسطرح ف[1] بخاری اور مسلم مین روایت ہی حضرت عایشہ رضؓ سے کہ تحقیق نبی صلعم نے پکار کر پڑہی گہن کی نماز مین قرارت اسکی سوا اسکے چار رکوع دو رکعت مین اور چار سجدے اور عبارت مسلم کی ہی اور ایک روایت مین اسکے پھر پھیرا پکارنے والے کو کہ پکار دے آئے جماعت کی نماز کو **فائدہ** سنت ہے پکارنا اس نماز مین اسطرح الصلوٰۃ جامعۃ خصوصًا جبکہ لوگ جمع نہ ہوئے ہون اور یہ حدیث صریح دلیل ہے اسپر کہ گہن کی نماز مین قرارت پکار کر پڑہنی چاہیئے اور کہا **ترمذی**[2] نے اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ قرارت کے بیچ نماز کسوف کے پس اعتقاد کیا بعض اہل علم نے یہ کہ خفیہ پڑہی جائے قرارت بیچ اس نماز کے دن مین اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ اور ابوحنیفہؒ کا اور اعتقاد کیا بعض اہل علم نے یہ کہ پکار کر پڑہی جائے قرارت بیچ اس نماز کے مانند نماز دونون عیدون اور جمعہ کی اور یہی مذہب ہے امام مالک اور احمد اور اسحٰق کا انتہٰی اور **مسک الختام**[3] شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے کہ اس نماز مین حدیث پکار کر پڑہنے قرارت کی ترمذی اور طحاوی اور دارقطنی نے بہی روایت کی ہے اور ابن خزیمہ وغیرہ حضرت علیؓ سے مرفوعًا لائے ہین (حدیث) پکار کر پڑہنے قرارت کے بیچ نماز کسوف کے اور امام شافعیؒ اور ابوحنیفہؒ جو کہ اس نماز مین قرارت پکار کر پڑہنے کے قایل نہین دلیل انکی اس باب مین یہ حدیث ہے جو کہ **ابوداؤد** اور **ترمذی**[4] اور **نسائی** اور **ابن ماجہ** مین روایت ہے سمرہ بن جندبؓ سے کہ کہا نماز پڑہائی ہمکو رسول صلعم نے بیچ سورج گہن کے نہین سنتے ہم حضرتؐ کی آواز اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ صحیح کہا اسکو بہی ابن حبان اور حاکم نے اور علت بیان کی اسکی ابن حزم نے یہ سبب مجہول ہونے ثعلبہ بن عباد کے جو کہ سمرہ سے اسحدیث کا راوی ہے اور تحقیق کہا ابن المدینی نے کہ تحقیق یہ مجہول ہی حافظ ابن حجر نے حضرت عایشہؓ کی حدیث اور سمرہؓ کی حدیث مین یون تطبیق دی ہی کہ سمرہ نے

---

[1] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الصلوٰۃ الکسوف مین ہی [2] یہ عبارت ترمذی چاپا ہندی کی اسی کے صفحہ مین ہے۔ [3] یہ حدیث مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مسلم نظامی کانپور کے جداول کے صفحہ ۲۹ مین ہی۔ [4] یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب الخسوف کے دوسرے فصل مین ہے۔ [5] یہ مضمون نیل الاوطار چاپا مصر کے جلد تیسرے کے صفحہ ۲۱۲ مین ہے۔

بسبب اخیر صف مین نماز پڑہنے کی حضرتؐ کی آواز کو نہ سنا ہوگا انتہی ملخصاً مسک الختام[1] شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے کہ کہا بخاری نے حدیث حضرت عائشہ رضہ کی لیکا کلقراءت) پڑہنے مین بہت صحیح ہے سمرہؓ کی حدیث سے اور دار قطنی مین حضرت عائشہؓ کی حدیث سے ہے کہ (کسوف کی نماز مین) پڑہی آنحضرت صلعم نے پہلی رکعت مین عنکبوت اور دوسری مین روم انتہی ملخصاً اور کہا **امام شوکانی** نے در رالبہیہ مین کہ بہت صحیح روایت جو صفت نماز کسوف مین آئی ہے دو رکعت نماز ہی ہر رکعت مین دو رکوع اور تین رکوع ۳ اور چار رکوع ۴ اور پانچ رکوع بہی آئے ہین دونون رکوع کے بیچ مین قراءت کرے اور ہر رکعت مین ایک رکوع بہی آیا ہے اور مستحب ہے دعا کرنا اور تکبیر کہنا اور صدقہ دینا اور استغفار کرنا **فصل نماز جنازہ مین مریض کی عیادت کے بیان مین** عن[2] ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق المسلم ست قیل ما ہن یا رسول اللہ قال اذا لقیتہ فسلم علیہ واذا دعاک فاجبہ واذا استنصحک فانصح لہ واذا عطس فحمد اللہ فسمتہ واذا مرض فعدہ واذا مات فاتبعہ رواہ مسلم[3] روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے حق مسلمان کی مسلمان پر چہ ہین عرض کیا گیا کیا ہین وہ اے رسول اللہ کے فرمایا جبوقت کہ ملاقات کرے تو مسلمان سے پس سلام کر اسپر اور جبوقت بلاوے تجکو (یعنے مدد کرنے کیلئے یا ضیافت کیلئے) پس قبول کر اور جبوقت خیر خواہی چاہے تجہہ سے پس خیر خواہی کر واسطے اسکے اور جبوقت چھینکے پھر الحمد للہ کہے پس جواب دے اسکو (یعنے یرحمک اللہ کہہ) اور جب بیمار ہو پس پوچہہ اسکو اور جبوقت مرجاوے ساتہ جا اسکے یعنے نماز جنازہ و دفن کے لئے **فائدہ**[4] مسند امام احمد اور ابو داؤد مین روایت ہے زید بن ارقم سے کہ کہا عیادت کی میری حضرتؐ نے بسبب درد کے کہ تہا آنکہون میری مین **ف** کہا شوکانی[5] نے نیل الاوطار مین کہ سکوت کیا اس سے ابو داؤد اور منذری نے اور لایا ہے اسکو بخاری ادب مفرد مین بہی اور صحیح کہا اسکو حاکم نے اور **بخاری** مین روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تہا ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تہا نبی صلعم کی پس بیمار ہوا وہ پس آئے اسکے پاس نبی صلعم عیادت کرتے تھے اسکی پس بیٹہے نزدیک سر اسکے کی پھر کہا واسطے اسکے مسلمان ہو تم پس دیکہا لڑکے نے طرف باپ اپنے کی اور تہا وہ پاس اسکے پس کہا باپ اسکے نے واسطے اسکے اطاعت کر ابو القاسم کی (یعنے حضرت صلعم کی) پس اسلام لایا پہر نکلے حضرت صلعم اور وہ فرماتے تہے تعریف ہے واسطے اللہ کے جس نے اسکو نجات دی آگ سے یعنی بسبب اسلام لانیکے

---

[1] یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ سلیع نظامی کانپور کے جلد اول کے صفحہ ۲۹۱ مین ہے [2] یہ حدیث صحیح مسلم مین مجموعہ شرح نووی کے جلد ۱۴ کے صفحہ ۱۳۱ مین ہے [3] یہ حدیث مذکورہ ہے باب عیادۃ المریض و ثواب المرض کے دوسری فصل مین ہے [4] یہ مضمون نیل الاوطار کا چہٹے حصہ جلد ۴ کے صفحہ ۲۸ مین ہے

ف بخاری نے ایک جگہ اسی حدیث پر یوں باب باندھا ہے یہ باب[۱] اگر اسلام لائے لڑکا پس سر آیا نماز پڑھی جاوے اور آیا عرض کیا جاوے لڑکے پر اسلام اور دوسری جگہ یوں باب باندھا ہے یہ باب[۲] مشرک کی عیادت کا اس سے معلوم ہوا کہ عیادت کرنی کفار کی منع نہیں اور یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ عیادت کرنیوالا بیٹھے بیمار کے سر کے پاس اور بیہقی نے **دلائل النبوۃ** مین روایت کی ہے اسی سے کہ تحقیق ایک لڑکا خدمت کرتا تھا یہودی حضرت صلعم کی پس بیمار ہوا وہ پس آئے آنحضرت صلعم اسکی عیادت کو پس بیٹھا آنحضرتؐ نے اسکے باپ کو نزدیک سر اس کے کہ پڑھتا تھا تورایت (توریت) مین سے پڑھتا تھا جیسے کہ پڑھی جاتی ہے ہماری یہاں سورہ یٰسین حالت نزع مین پس فرمایا اسکے باپ کو آنحضرت صلعم نے کہ اے یہودی پوچھتا ہون مین اور قسم دیتا ہون تجھکو اس خدا کی کہ اتاری توراۃ موسیٰ پر آیا پاتا ہے تو تورایت مین نعت میری اور صفت میری اور نکلنا میرا (یعنی ہجرت کرنا میرا مکہ سے مدینہ کو) کہا اس یہودی نے کہ نہین پاتا مین کہا اس لڑکے نے مقرر قسم خدا کی اے رسول اللہ کے بلا شبہ ہم پاتے ہین آپکے لئے تورایت مین نعت آپکی اور صفت آپکی اور نکلنا آپ کا اور بلا شبہ مین گواہی دیتا ہون یہ کہ نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے اور بلا شبہ تم رسول ہو خدا کی پس فرمایا آنحضرت صلعم نے اپنے یارون کو کہ اٹھا دو اسکے باپ کو اس کے سر کے پاس سے اور والی ہو تم اپنی بہائی کے یعنی اس اسلام کے بھائی کے امور تجہیز اور تکفین وغیرہ کا تم سرانجام کرو

مریض کی عیادت کے ثواب کی بیان مین

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَۃً اِلَّا صَلّٰی عَلَیْہِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ حَتّٰی یُمْسِیَ وَاِنْ عَادَہٗ عَشِیَّۃً اِلَّا صَلّٰی عَلَیْہِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ حَتّٰی یُصْبِحَ وَکَانَ لَہٗ خَرِیْفٌ فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ حَسَنٌ[۳] روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول اللہ صلعم کو کہ فرماتے تھے نہین کوئی مسلمان کہ عیادت کرے مسلمان کی اول روز یعنی دوپہر کے پہلے مگر کہ دعا کرتے ہین اسکے لئے رحمت و مغفرت کی ستر ہزار فرشتے یہانتک کہ شام کرے اور نہین عیادت کرتا اسکی آخر روز یعنی بعد زوال کے مگر کہ دعا کرتے ہین اسکے لئے رحمت و مغفرت کی ستر ہزار فرشتے یہانتک کہ صبح کرے اور ہوتا ہے واسطے اسکے باغ بہشت مین روایت کیا اس حدیث کو ترمذی اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے

---

[۱] یہ حدیث بخاری چاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۱۸۱ پر ہے۔ [۲] یہ باب بخاری چاپہ ایضاً کے صفحہ ۱۸۱ پر ہے۔ [۳] یہ حدیث بخاری چاپہ ایضاً کے صفحہ ۸۸۸ پر ہے۔ [۴] یہ حدیث مشکوۃ مین باب اسلام بالنبی صلعم کے تیسرے فصل مین ہے۔ [۵] یہ حدیث مشکوۃ مین باب عیادۃ المریض وثواب المرض کے دوسرے فصل مین ہے۔

یہ حدیث غریب جس ہی صحیح مسلم[۱] مین روایت ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے تحقیق اللہ عزوجل فرماویگا
دن قیامت کے اے بیٹے آدم کے بیمار ہوا مین پس نہ پوچھا تو نے مجکو کہیگا اے میرے رب کسطرح پوچھتا مین تجکو اور
تو پالنے والا ہی عالمون کا (یعنی پاک ہی بیماری سی) فرماوے گا اللہ کیا نہ جانا تو نے کہ تحقیق بندہ میرا فلانا بیمار
ہوا پس نہ پوچھا تو نے اسکو کیا نہ جانا تو نے یہ کہ اگر پوچھتا تو اسکو البتہ پاتا مجکو نزدیک اسکے (یعنے رضامندی میری)
اے بیٹے آدم کے کھانا مانگا مین نے تجھ سے پس نہ کھلایا تو نے مجکو کہیگا اے میرے رب کسطرح کھلاتا
مین تجکو اور تو ہے پالنے والا عالمون کا (یعنے اور تو کسی کا محتاج نہین) فرماویگا اللہ تعالی کیا نہ جانا تو نے یہ کہ
کھانا مانگا تھا تجھ سی بندے میرے فلانے نے پس نہ کھلایا تو نے اسکو کیا نہ جانا تو نے یہ کہ اگر کھلاتا اسکو البتہ پاتا تو
اسکو (یعنی ثواب کو) نزدیک میرے اے بیٹے آدم کے پانی مانگا مین نے تجھ سے پس نہ پلایا مجکو تو نے کہیگا اے رب
میرے کسطرح پلاتا مین تجکو اور پالنے والا عالمون کا ہے (یعنے تجکو کسی چیز کی احتیاج نہین نہ پانی کی اور نہ کسی
اور چیز کی) فرویگا پانی مانگا تجھ سے بندے میرے فلانے نے پس نہ پلایا تو نے اسکو کیا نہ جانا تو نے کہ اگر پلاتا اسکو
پاتا تو اسکو (یعنی ثواب اسکا) نزدیک میرے ابن ماجہ[۲] مین روایت ہے انہین سے کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے
جو شخص عیادت کرے بیمار کی پکارتا ہے پکارنے والا (یعنی فرشتہ آسمان سے خوشی ہو جیو تجکو (یعنی دنیا مین
اور آخرت مین) اور اچھا ہووے چلنا تیرا (آخرت مین یا دنیا مین) اور پکڑے تو بہشت سی ایکمرتبہ بڑا

مریض کے پاس جاکر اسکی حق مین دعا کرنیکے بیان مین

عن عائشۃ رضی اللہ تعالے عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتکی منا انسان مسحہ بیمینہ ثم قال اذہب البأس
رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک لا یغادر سقما متفق علیہ[۳] روایت ہی
حضرت عایشہ رضہ سے کہ کہا تہی رسول اللہ صلعم جسوقت کہ بیمار ہوتا ہم مین سی کوئی آدمی پھیرتے اسپر داہنا
ہاتھ اپنا پھر فرماتے دور کر بیماری کو اے پروردگار آدمیونکے اور شفا دے تو ہے شفا دینے والا نہین شفا مگر شفا
تیری وہ شفا کہ نہ چھوڑے کسی بیماری کو روایت کیا اسکو بخاری[۴] اور مسلم نے ف بخاری مین روایت ہے
ابن عباس رضہ سے کہ تحقیق نبی صلعم تشریف لیگئے ایک گنوار کے پاس واسطے پوچھنے حال بیماری اسکی کے کہا
واسطے اسکے کا بأس طہور انشاء اللہ یعنی نہین کچھ ڈر (یعنی غم نہ کہا اس بیماری سے اسلیئے کہ پاک کرنیوالی ہے

---

[۱] یہ حدیث مسلم مین جو کہ مع شرح نووی چھپا گیا ہے اس کے جلد دوم کے صفحہ ۳۱۹ مین ہے ۱۲ [۲] یہ حدیث ابن ماجہ چھاپا دہلی
کے صفحہ ۲۶۲ مین ہے ۱۲ [۳] یہ حدیث مشکوۃ مین باب عیادۃ المریض وثوابہ المرض کے پہلی فصل مین ہے ۱۲ [۴] یہ حدیث بخاری
چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۸۴۱ مین ہے ۱۲

ابن عباس نے اوپر کی حدیث سے جو یہ معلوم ہوا کہ جب جاوے کسی بیمار کے پاس واسطے پوچھنے حال بیماری کے اسکی کہنے

(بیماری گناہون سے) اگرچاہے اللہ اور ابوداؤد اور ترمذی مین روایت ہے انہین سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے نہین کوئی مسلمان کہ پوچھے بیمار مسلمان کو پھر کہے سات بار اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ یعنے سوال کرتا ہون مین اللہ بزرگ پروردگار عرش بڑی کے سے یہ کہ شفا دی تجھکو مگر کہ شفا دیا جاتا ہے وہ مگر یہ کہ حاضر ہوا جل اسکی یعنے یہ مرض لاعلاج ہے ف کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث منہال بن عمرو کی سے اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اسکی اسناد مین یزید بن عبدالرحمن ابوخالد المعروف بالدالانی ہے اور تحقیق ثقہ جانا ہے اسکو ابوحاتم نے اور کلام کی ہے اسمین بہت (لوگون) نے اور ترمذی اور ابن ماجہ مین روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جسوقت کہ داخل ہو تم بیمار پر یعنے خبر پوچھنے کیلیے پس دور کرو غم اسکا بیچ زندگانی اسکی کے یعنے کہو کہ غم نہ کھا کچھ ڈر نہین شفا پاوگا تو دراز ہوگی عمر تیری) اسلیے کہ یہ نہین پھرتا کسی چیز کو کہ مقدر ہے اور خوش ہوجاتا ہے دل اسکا اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور بخاری اور مسلم مین روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا تھی نبی صلعم جب بیمار ہوتے دم کرتے اپنے پر معوذات (یعنے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) اور پھیرتے اپنے پر ہاتھ اپنا یعنے جہانتک کہ پہنچ سکتا ہاتھ مبارک بدن پر پس جب بیمار ہوئی اس بیماری مین کہ وفات کیے گئے اسمین تھی مین دم کرتی حضرت پر معوذات وہ معوذات کہ تھی حضرت دم کرتے اور پھیرتی مین ہاتھ نبی صلعم کا (یعنے اسطرح کہ مین پڑھتی معوذات اور حضرت کے) تھون پر دم کرتی اور دونون ہاتھ انکے بدن مبارک پر پھیرتی) اور مسلم کی روایت مین لکھا ہے کہ کہا حضرت عائشہ نے کہ جب بیمار ہوتا کوئی گھر والو نمین سے دم کرتے تھے اسپر حضرت معوذات ف مجمع البحار مین ہے کہ معوذات یعنے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہے دونون سورتین ہین یا قل ہو اللہ بھی انہین مین داخل ہے اور مسلم اور موطا امام مالک اور ابوداؤد اور ترمذی مین روایت ہے عثمان بن ابی العاص ثقفی سے یہ کہ انہون نے شکایت کی طرف رسول اللہ صلعم کی ایک درد کی کہ پاتے تھے اسکو اپنے بدن مین جب سے کہ اسلام لایا پس فرمایا واسطے اسکے رسول اللہ صلعم نے رکھ ہاتھ اپنا اسجگہ پر کہ دکھتی ہے بدن تیرے سے اور کہہ بسم اللہ تین بار اور کہہ سات بار اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ یعنے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ عزت اللہ کے اور قدرت اسکی کی برائی اسچیز

ف یہ حدیث مشکوۃ مین باب عیادۃ المریض وثواب المرض کے دوسری فصل مین ہے ۱۲ ف یہ مضمون نیل الاوطار مین یہ مصنف حدیث ترمذی کے ص۲۷ ج۴ سے لیا ہے ۱۲
ف یہ حدیث مشکوۃ مین باب عیادۃ المریض وثواب المرض کے دوسری فصل مین ہے ۱۲ ف یہ حدیث مشکوۃ مین باب ایضاً کے فصل پہلی مین ہے ۱۲
ف یہ عبارت مجمع البحار چاپہ نولکشور کے جلد دوم کے ص۴۷۹ مین ہے ۱۲ ف یہ حدیث تیسیر الوصول چاپہ نولکشور کے ص۲۱۱ مین ہے ۱۲

کی سے (یعنی درد کی سے) کہ پاتا ہون مین اب اور ڈرتا ہون مین یعنی زیادتی اسکی سے آیندہ کو کہا عثمان نے پس کہا سات بار پس دور کی اللہ نے وہ بیماری کہ تھی مجھ پس ہمیشہ امر کرتا ہون مین اہل اپنے اور غیر انکے کو ساتھ اسکے اور **مسلم** اور **ترمذی** مین روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا جبریل آئے پاس نبی صلعم کے پس کہا اے محمد کیا بیمار ہی تو فرمایا حضرت نے کہ ہان پس کہا جبریل نے بسم اللہ ارقیک من کل داء یوذیک من شر کل نفس او عین حاسد اللہ یشفیک بسم اللہ ارقیک یعنی ساتھ نام خدا کے افسون پڑھتا ہون تجھ پر بیماری سے کہ ایذا دی تجھکو برائی ہر شخص کی سے یا آنکھ حسد کرنیوالے کی سے اللہ شفا دی تجھکو ساتھ نام اللہ کے منتر پڑھتا ہون تیر

بیماری کے آنیسے بیمار کے گناہ جھڑنیکے بیان مین

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما یصیب المسلم من نصب ولا وصب ولا ہم ولا حزن ولا اذی ولا غم حتی الشوکۃ یشاکہا الا کفر اللہ بہا من خطایاہ متفق علیہ روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ نقل کی نبی سے فرمایا نہین پہنچتا مسلمان کو کوئی رنج اور نہ کوئی دکھ اور نہ کوئی فکر اور نہ غم اور نہ ایذا یہانتک کہ کانٹا پہونچایا جاتا ہے اسکو مگر جھاڑتا ہے اللہ تعالیٰ بہ سبب اسکے گناہ اسکے روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے **ف** بخاری اور مسلم مین روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا گیا مین رسول اللہ صلعم کے پاس اور حضرت بخار مین تھے پس لگایا مین نے انکو ہاتھ اپنا پہر کہا مین نے اے رسول خدا کے تحقیق آپکو ہوتا ہے بخار سخت پس فرمایا نبی صلعم نے ہان تحقیق مجھ بخار ہوتا ہے مانند بخار دو شخصون کے تم مین سے پس کہا مین نے یہ اسواسطے کہ ہو واسطے تمہارے دگنا ثواب پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے ہان پہر فرمایا رسول اللہ نے کہ نہین کوئی مسلمان کہ پہنچے اسکو ایذا مرض سے پس وہ چیز کہ سوا اسکے مگر دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ بہ سبب اسکے گناہ اسکے جیسے کہ جھاڑتا ہے درخت پتے اپنے اور **مسلم** مین روایت ہے جابر بن عبداللہ رضہ سے کہ کہا تشریف لائے رسول اللہ صلعم ام سائب یا ام مسیب کے پاس پہر فرمایا کیا ہے واسطے تیرے اے ام سائب یا اے ام مسیب کانپتی ہی کہا اسنے تپ ہے نہ برکت دی اللہ اسمین پس فرمایا حضرت نے نہ برا کہہ تپ کو اسلئے کہ تحقیق تپ دور کرتا ہے گناہ بنی آدم کے جیسے دور کرتی ہے بہٹی میل لوہے کی **بخاری** اور **ابوداؤد** مین روایت ہی ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے جو وقت کہ ہو بندہ کہ عمل کرے عمل صالح پس مشغول کردی اسکو اُس سے مرض یا سفر لکھتا

ل یہ حدیث تیسیر الوصول چاپہ کلکتہ کے صفحہ ۲۱۱ مین ہے ۱۲ **ب** یہ حدیث مشکوۃ مین باب عیادت المریض و ثواب المرض کے پہلی فصل مین ہے ۱۲ **ج** یہ حدیث مشکوۃ مین باب ایضاً کے فصل اولیٰ مین ہے ۱۲ **د** یہ حدیث صحیح مسلم مین ہے کہ مع شرح نووی چاپہ گنگو جلد دوم کے صفحہ ۲۱۲ مین ہے ۱۲ **ہ** یہ حدیث تیسیر الوصول چاپہ کلکتہ کے صفحہ ۲۱۲ مین ہے ۱۲

ہے اللہ واسطے اسکے مانند نیک عمل کرنیوالے کی کہ تہا وہ عمل کرتا تندرست گھر مین **قریب مرگون کو تلقین کرنی اور ان کے پاس سورہ یٰسین پڑہنے کے بیان مین عن**[۵۱] اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّاَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ابی سعید اور ابی ہریرہ رضؓ سے کہ کہا دونون نے فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے تلقین کرو اپنے مردون کو لا الٰہ الا اللہ روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے اور ابو داؤد نے اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **فائدہ** مراد تلقین سے یہ ہے کہ جو قریب جان نکلنے کے ہو اسکے پاس لا الٰہ الا اللہ پڑہا جاے اور کہا **امام**[۵۲] **شوکانی** نے تلقین شہادتین سے کر یعنے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کہے تاکہ اقرار رسالت اور توحید دونون کا ہو جاوے انتہی اور وجہ تلقین کرنیکی یہ ہے تاکہ وہ لا الٰہ الا اللہ سنکر خود بہی کہنے لگے کیونکہ **ابو داؤد**[۵۳] مین روایت ہے معاذ بن جبلؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص کہ ہو آخری کلام اسکا لا الٰہ الا اللہ داخل ہوگا بہشت مین **ف** کہا[۵۴] شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ لایا ہے اسحدیث کو حاکم بہی اور اسکی اسناد مین صالح بن ابی غریب ہے کہا ابن القطان نے نہین پہچانا جاتا اور معلول ہوکر ہے یہ حدیث بسبب اسی راوی کے بعد اسکے کہا ابن القطان نے کہ روایت کیا ہے اسے ایک جماعت نے اور ذکر کیا ہے اسکا ابن حبان نے ثقات مین اور **ابن ماجہ**[۵۵] مین روایت ہے عبد اللہ بن جعفرؓ سے اس نے نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے تلقین کرو تم اپنے قریب مرگون کو یہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین یعنے نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ پاک ہے اللہ پروردگار عرش بڑے کا سب تعریف واسطے اللہ کے پروردگار عالمون کا عرض کیا صحابہ نے رضؓ اے رسول خدا کے کیسے ہے سکہلانا اسکا تندرستون کو فرمایا بہتر اور بہتر اور **ابو داؤد**[۵۶] اور نسائی مین روایت ہے معقل بن یسارؓ سے کہ تحقیق نبی صلعم نے فرمایا پڑہو اپنے مردون کے پاس سورۂ یٰسین اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نے

میت پر بوسہ دینے اور آنسوؤن سے اسپر رونیکے جواز کے بیان مین عن[۵۷] عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ اَبَا بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَبَّلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے حضرت عایشہ رضؓ سے کہ تحقیق حضرت ابا بکر رضؓ نے بوسہ دیا نبی صلعم کو بعد مرنے اُنکے کہ روایت کیا

---

۵۱ یہ حدیث بلوغ المرام کی کتاب الجنائز مین ہے ۱۲ ۵۲ یہ عبارت امام شوکانی کی دراری منضد شرح درر البہیہ مین ہے ۱۲ ۵۳ یہ حدیث ابو داؤد مین جو کہ ۴۷۶ صفحہ ۲ پہلی مین چہاپا گیا ہے اسکے جلد دوم کے صفحہ ۱۰۰ پر ہے ۱۲ ۵۴ یہ مضمون پہلی الاوطار چہاپا مصر کے جلد تیسری کے صفحہ ۲۴۷ مین ہے ۱۲
۵۵ یہ حدیث ابن ماجہ چہاپا اول ہی کے صفحہ ۲۴۷ مین ہے ۱۲ ۵۶ یہ حدیث بلوغ المرام کے کتاب الجنائز مین ہے ۱۲ ۵۷ یہ حدیث بخاری چہاپا احمدی سیرشہ کے صفحہ ۱۷۶ مین ہے ۱۲

اسحدیث کو بخاری نے ف[۱] ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے انہیں سے کہ تحقیق رسول اللہ صلعم نے بوسہ دیا عثمان بن مظعون کو اسحالت میں کہ وہ میت تھا اور حضرتؐ روتے تھے یہانتک کہ آنسو بہتے تھے صلعم کے اوپر چہرے عثمانؓ کے ف[۲] کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ اسکی اسناد میں عاصم بن عبیداللہ بن عمر بن الخطاب ہے اور وہ ضعیف ہے اور بخاری[۳] اور مسلم میں روایت ہے انسؓ سے کہ کہا ابراہیم تھے حالت نزع میں پس بہہ پڑیں دونوں آنکھیں حضرت کی کہ جاری ہوئے آنسو اُنسے پس عرض کیا حضرتؐ سے عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے اور تم روتے ہو اے رسول خدا کیا پس فرمایا حضرتؐ نے اے بیٹے عوف کی تحقیق یہ رحمت ہے پھر اس سے بعد بھیر روئے پھر فرمایا تحقیق آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور دل غمگین ہوتا ہے اور نہیں کہتے ہم باوجود اسکے مگر وہ چیز کہ راضی ہو رب ہمارا اور تحقیق ہم بسبب جدائی تیری کے اے ابراہیم البتہ غمگین ہیں ف حضرت ابراہیم علیہ السلام صاحبزادے تھے حضرتؐ کے سولہ یا سترہ مہینہ کی عمر تھی کہ وفات پائی اور یہ حدیث اور اوپر کی حدیث اور سوائے انکے اور بھی بہت سی حدیثیں اس مضمون کی ہیں کہ جنسے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بسبب غم کے خود بخود رونا آنسو آنسوؤں کا بہنا موجب بیصبری کا نہیں بلکہ رحمت سے جیسا کہ حضرتؐ کے فرمانے سے معلوم ہوا اسلئے کہ اسکو مبتلا اس حال میں دیکھکر رحم آتا ہے یہ رونا اثر اُسکا ہوتا ہے اور حرام جو ہے تو چلا چلا کر رونا اور پیٹنا اور گریبان چاک کرنا اور منہ نوچنا وغیرہ ہے جیسا کہ آگے آتا ہے **میت پر چلا کر رونے اور پیٹنے اور گریبان چاک کرنے اور منہ نوچنے اور بین کر کر رونے کے حرام ہونیکے بیان میں** عَنْ[۴] عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے نہیں اہل طریقہ ہمارے اسسے وہ شخص کہ پیٹے رخسارے اور پھاڑے گریبان اور پکارے پکارنا جاہلیت کا روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم ف بخاری[۵] اور مسلم میں روایت ہے ابی بردہؓ سے کہ کہا بیہوش ہوئے ابی موسیٰؓ پس شروع کیا انکی عورت ام عبداللہ نے کہ چلا کر روتی تھی پھر ہوش میں آئے ابی موسیٰؓ پس کہا کیا نہیں جانا تو نے اور حال یہ کہ حدیث کرتے تھے اسکو یہ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں بیزار ہوں اس سے کہ منڈوا وے بال سر کے (یعنے مصیبت میں) اور چلا کر رووے اور پھاڑے کپڑے اپنے اور عبارت اسکی واسطے مسلم کے ہے اور مسلم[۶] میں روایت ہے ابی مالک اشعریؓ سے کہ کہا تحقیق

---

[۱] یہ حدیث مشکوۃ میں باب ایقال عند من حضرہ الموت سے دوسری فصل میں ہے [۲] یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد تیسرے کے صفحہ ۳۰۵ میں ہے [۳] یہ حدیث مشکوۃ میں باب البکاء علی المیت کے پہلی فصل میں ہے [۴] یہ حدیث مشکوۃ میں باب ایضاً کے فصل ایضاً میں ہے [۵] یہ حدیث مشکوۃ میں باب ایضاً کے فصل ایضاً میں ہے [۶] یہ حدیث صحیح مسلم شریف میں جو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اس کے صفحہ ۱۳۰ میں ہے ۱۲

فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے چار چیزون مین میری امت مین کام جاہلیت کے سے کہ نہین چھوڑینگی انکو یعنی اکثر لوگ ابتدا کرنا اپنے خاندانون پر اور طعن کرنا نسب مین اور پانی طلب کرنا بسبب ستارونکے اور نوحہ کرنا اور فرمایا عورت نوحہ کرنے والی جسوقت توبہ نہ کی ہو پہلی مرنے اپنے کے کہڑی کیجاویگی دن قیامت کے اور اسپر ہوگا کرتہ قطران کا اور کرتہ خارش کا ف مجمع البحار مین ہے کہ قطران ایک چیز ہے کہ اسکو پکا کر اونٹون خارشی کو ملتے ہین اور آگ اسمین بہت سرایت کرتی ہے اور جلدی بھڑکتی ہے اور کہا طیبی نے کہ قطران ایک تیل ہے کہ درخت سے نکالا جاتا ہے اور ابوداؤد[۵۱] مین روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ کہا لعنت کی رسول اللہ صلعم نے نوحہ کرنیوالی عورت کو اور نوحہ سننے والی عورت کو ف کہا ابن حجر نے تلخیص مین کہ لایا ہے اسکو بیہقی حدیث ابی سعید سے ساتھ لفظ لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور انکار کیا ہے اسحدیث کا ابوحاتم نے علل مین اور روایت کیا ہے اسحدیث کو طبرانی اور بیہقی نے حدیث عطا سے اس نے ابن عمر سے اور روایت کیا ہے اسی حدیثکو ابن عدی نے حدیث حسن سے اسنے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور یہ سب حدیثین ضعیف ہین اور ابن ماجہ[۵۲] مین روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا منع کیا رسول اللہ صلعم نے اسے کہ ساتھ جایا جاوے اس جنازے کے کہ اسکے ساتھ نوحہ کرنیوالی ہووے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار[۵۳] مین کہ اسکی اسناد مین ابو یحییٰ ہے اور اسمین مقال ہے اور باقی راوی اسکی اسناد کے ثقہ ہین انتہی جنازے کیساتھ جانا سنت ہے مگر بسبب ساتھ ہونے اس فعل بد کے حضرت نے ایسے جنازے کیساتھ جانے سے منع فرمایا اور یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ جس جنازے کیساتھ اسکے وارث خلاف سنت معاملہ کرین اس کیساتھ جانا درست نہین اسیطرح جس مجلس دعوت مین خلاف شرع بات ہووے ان نہ جاوے اگرچہ قبول دعوت سنت ہے لیکن بسبب ہونے فعل بد کے ترک کرے اس کو اور اگر کوئی اسبات کا یون جواب دے کہ جس میت کے وارث میت کیساتھ خلاف شرع معاملہ کرین اسکے جنازے کیساتھ نہ جانیسے جنازے کی نماز کا ترک لازم آتا ہے اور یہ مخالف ہے اسحدیث کے جو کہ دارقطنی[۵۴] مین روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے نماز پڑھو اسپر یعنی جنازے کی جسنے کہا لا الہ الا اللہ سو جواب اسکا یہ ہے کہ نہین قایم ہوتی ساتھ اسکے حجت کیونکہ دارقطنی جو کہ مخرج اس حدیث کا ہے کہا اسنے کہ اسناد اسکی ضعیف ہے اور مسک الختام شرح بلوغ المرام[۵۵] مین لکھا ہے کہ

---

[۵۱] یہ حدیث ابوداؤد مین جو کہ ۱۲۷ صفحہ پر ہی مین چھاپا گیا ہے اسکو جلد دوم کے صفحہ ۹۰ پر دیکھ لیجئے [۵۲] یہ حدیث ابن ماجہ چھاپہ اصح المطابع دہلی کے صفحہ ۱۱۳ مین ہے [۵۳] یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد ثالث کے صفحہ ۳۱۲ مین ہے [۵۴] یہ حدیث بلوغ المرام الصلوٰۃ الجماعت والجنائز مین ہے [۵۵] یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کانپور کے جلد اول کے صفحہ ۱۱۱ مین ہے

اس حدیث کے راویوں مین عثمان بن عبدالرحمن ہی اور اسکو یحیی بن معین نے کاذب کہا ہے اور یہی روایت کی گئی ہے حدیث نافع سے اسنے ابن عمر سے اور یہ اسکے خالدبن اسمعیل ہی اور خالد متروک ہے اور اس طریق مین ابوالیسع مخزومی ہی اور حال اسکا اوپر بیان مقدسی کے پوشیدہ نہین رہا اور تابع اسکا ابوالبختری وہب ہے اور وہ جھوٹا ہے اور یہی روایت کی گئی ہے طریق مجاہد سے ابن عمر سے اور یہ اسکے محمدبن فضل ہی اور وہ متروک ہے اور یہ حدیث طبرانی مین بھی ہے اور اسکا طریق اور ہے روایت عثمان بن عبداللہ عثمانی سے اس نے روایت کی مالک سے اس نے نافع سے اس نے ابن عمر سے اور عثمان کو ابن عدی نے متہم ساتھ وضع کے کیا اسیطرح ہے تلخیص مین کہا بدرالمنیر مین کہ یہ حدیث کسی طرق سے بھی ثابت نہین انتہی اگر کوئی کہے کہ یہ حدیث طرق متعددہ سے مروی ہے اور جو حدیث طرق متعددہ سے مروی ہو وہ درجہ حسن کو پہنچ جاتی ہی اور نیز اگر کوئی کہے کہ ابوداؤد مین روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نماز جنازہ واجب ہے ہر مسلمان پر نیک ہو یا بد ہو اگرچہ کہ کبیرہ سوا واضح ہو کہ جواب ایسی حدیث کا جو کہ طرق متعددہ سے مروی ہو اور یہی جواب ابوداؤد کی حدیث مذکور کا اس کتاب مین بعد کے پیچھے نماز جائز نہ ہونے کے بیان مین پہلے گذر چکا ہے جسکا جی چاہے دیکھ لے

میت پر نوحہ کرنے سے میت پر عذاب ہونیکے بیان مین

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے مغیرہ بن شعبہؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے جسپر کہ نوحہ کیا جاتا ہے پس تحقیق وہ عذاب کیا جاویگا بسبب نوحہ کئے جانیکے دن قیامت کے روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم ف ترمذی مین روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہ تحقیق رسول اللہ نے فرمایا نہین کوئی میت کہ مرے پس کھڑا ہو رونیوالا ان مین سے پس کہے اے پہاڑ اے سردار یا مانند اسکی مگر متعین کئے جاتے ہین ساتھ میت کے دو فرشتے کہ لگے مارتے ہین اس کے سینہ مین کہتے ہین کیا ایسا ہی تھا تو اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور بخاری اور مسلم مین روایت ہے ابن عمرؓ سے نقل کی انہون نے نبی صلعم سے فرمایا مردہ عذاب کیا جاتا ہے اپنی قبر مین بسبب کرکے رونے سے اوپر اسکے ف یہ حدیثین صاف دلیل ہین اسپر کہ جس مردے پر نوحہ کرکے رویا پیٹا جاوے وہ مردہ اسکے اس فعل بد کے سبب عذاب کیا جاتا ہے اب اگر کوئی یون کہے کہ یہ مخالف ہے اس حدیث کی جو کہ بخاری اور مسلم مین روایت ہے عمرہ بیٹی عبدالرحمن کی سے یہ کہ کہا عمرہ نے کہ سنا مین نے حضرت عائشہؓ سے اس حال مین کہ ذکر کیا گیا اسکے پاس کہ عبداللہ بن عمر

ف یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب البکاء علی المیت کے تیسری فصل مین ہے ف یہ حدیث ہندی چھاپہ پہلی جلد کے صفحہ ۱۲۰ مین ہے ف یہ حدیث بخاری مین باب ما یکرہ من النیاحۃ علی المیت کے دوسری فصل مین ہے

کہتے ہین کہ میت الیہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے زندہ کے اسپر کہتی ہین حضرت عائشہ بخشے اللہ عبدالرحمن کو درکیا ہے
عبداللہ بن عمر رضی کی) خبردار ہو تحقیق عبداللہ نہین جھوٹ بولا ولیکن وہ بھولگیا ہو یا اسکی نہین گنہگار رسول اللہ صلعم
نے دیکھا ایک قبر یہود یہ کے کہ رویا جاتا تھا اسپر پس فرمایا تحقیق اہل اسکو روتے ہین اسپر اور تحقیق وہ البتہ عذاب کیجاتی
ہے اپنی قبر مین ف یعنی حضرت صلعم نے اس عورت کو بسبب اسکے کفر کے فرمایا تھا کہ وہ عذاب کیجاتی ہے
اور ابن عمرؓ سمجھے کہ حضرتؐ نے بطریق کلیہ کے فرمایا کہ میت بسبب رونے زندون کے قبر مین عذاب کیا جاتا ہے
سو جواب اسکا یہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ محکومہ نے اعتراض عبداللہ بن عمرؓ پر اپنے اجتہاد سے کیا
ہے اسپر یہ اعتراض جب وارد ہوتا کہ یہ حیثیت خاص اسی قصہ مین سنی گئی ہو حالانکہ یہ ثابت ہوئی ہے ساتھ الفاظ
مختلفہ اور روایت متعددہ کے عبداللہ بن عمرؓ اور اورون سے بھی مقید بھی اور مطلق بھی **دنیا مین اولاد**
کے مرنیسے آخرت مین اسکا بدلہ بہشت ملنے کے بیان مین عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُوْتُ لِمُسْلِمٍ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَيَلِجَ النَّارَ اِلَّا تَحِلَّةَ
الْقَسَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے نہین مرتے تین فرزند کسی مسلمان کے
پھر داخل ہو آگ مین مگر واسطے کھولنے قسم کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے ف تفسیر معالم
التنزیل مین لکھا ہے کہ یہ جو فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا تقدیر اسکی یون ہے وَاللّٰهِ مَا
مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَارِدُهَا یعنی قسم ہے خدا کی نہین تم مین سے کوئی مگر کہ داخل ہوگا دوزخ مین اور تفسیر
فتح البیان فی مقاصد القرآن مین کہ مومن جو دوزخ مین داخل ہونگے وہ اسمین ٹھنڈک پاوین گے پس فرمایا
جس کے تین فرزند مرینگے وہ دوزخ مین داخل نہین ہوگا مگر اسقدر کہ قسم سچ ہو جاوے اور عذاب نہیں
پائینگے اور مسلم مین روایت ہے انہین سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے واسطے کتنی عورتونکی انصار مین
سے کہ نہین مرتے واسطے کسی کے تم مین سے تین فرزند پھر چاہے ثواب مگر داخل ہوگی بہشت مین
پس کہا ایک عورت نے ان مین سے یا دو فرزند مرین اے رسول خدا کے فرمایا دو مرین اور ایک روایت
بخاری اور مسلم کی مین یون ہے کہ مرین تین فرزند کہ نہ پہونچے ہون حد بلوغ کو اور مسلم اور مسند امام
احمد مین روایت ہے انہین سے یہ کہ ایک شخص نے کہا ابوہریرہ کو کہ مرگیا بیٹا میرا پس غم کیا مین نے اسپر
کیا سنی تم نے دوست اپنے سے (یعنی حضرتؐ سے) رحمتین ہون اللہ کی اسپر اور سلام اللہ کا اسپر کوئی چیز

ف یہ حدیث مذکورہ مین باب الجنائز علی المیت کے پہلی فصل مین ہے۔ ف یہ حدیث مذکورہ کے باب الجنائز کے فصل اولیٰ مین ہے ف یہ حدیث مذکورہ کے باب الجنائز کے تیسری فصل مین ہے۔

خوش کرے ہمارے دلوں کو ہماری مدد میں کیطرف سے (یعنی چونکہ جنس اولاد سے چھوٹی عمر میں گئی کہ آیا وہ کچھ کام آوینگے) کہا ابو ہریرہؓ نے کہا ان سے پیغمبر صلعم نے کہ فرمایا چھوٹے لشکے مسلمانوں کے جانوں دیا کے ہونگے بہشت میں لیگا ایک انکا باپ اپنے سے پس پکڑیگا کو یا کپڑے سے اسکو کا پس نہ جدا ہوگا اس سے یہانتک کہ داخل کریگا اسکو بہشت میں اور لفظ اسکے واسطے احمد کے ہیں اور مسند امام احمد اور ابن ماجہ میں روایت ہے معاذ بن جبلؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے نہیں دو مسلمان (یعنی ان اور باپ) کہ مریں ان دونوں کے تین فرزند گمر داخل کریگا انکو اللہ بہشت میں سا تہ فضل رحمت اپنی کو ان دونوں کو پس عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ فرمایئے یا دو پس فرمایا کہ ہاں یا دو عرض کیا فرمایئے یا ایک فرمایا ایک بھی پھر فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جان میری اسکی ہاتہ میں ہے تحقیق کہ کچا حمل کہ گرتا ہے البتہ کھینچیگا ماں اپنی کو ساتہ آنول ناڑ اپنے کے طرف بہشت کی جبکہ صبر کریگا اور گنہگار ماں اسکی اسکے مرنیکو ثواب اور روایت کی ابن ماجہ نے اس قول تک قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتہ میں ہے اور ابن ماجہ میں روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ تحقیق کچا بچہ البتہ جھگڑیگا پروردگار اپنے سے جبکہ داخل کریگا پروردگار اپنا باپ اسکو آگ میں (یعنی ارادہ کریگا داخل کرنیکا) پس کہا جاویگا اسکے بچے جھگڑنے والے پروردگار اپنے سے داخل کر ماں باپ اپنے کو بہشت میں پس کھینچیگا انکو ساتہ آنول ناڑ اپنی کے یہانتک کہ داخل کریگا ان دونوں کو بہشت میں

میت کے غسل دینے کے بیان میں

عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَہٗ فَقَالَ لِغْسِلْنَہَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ اِنْ رَاَیْتُنَّ ذٰلِکَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّجَعَلْنَ فِی الْاٰخِرَۃِ کَافُوْرًا اَوْ شَیْئًا مِّنْ کَافُوْرٍ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاہُ فَاَلْقٰی اِلَیْنَا حِقْوَہٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَہَا اِیَّاہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِبْدَاْنَ بِمَیَامِنِہَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْہَا وَفِیْ لَفْظٍ لَّہَا فَضَفَرْنَا شَعْرَہَا ثَلَاثَۃَ قُرُوْنٍ فَاَلْقَیْنَا خَلْفَہَا ۔ روایت ہے ام عطیہ سے کہ کہا آئے نبی صلعم ہمارے پاس اس حالمیں کہ نہلاتی تہیں ہم انکی بیٹی (یعنی زینب) کو سو فرمایا نہلاؤ اسے تین دفعہ یا پانچ دفعہ یا زیادہ اس سے اگر دیکہو تم حاجت اسکی پانی سے اور بیری سے اور ملاؤ آخر کو کافور یا کچہ کافور سو جب فراغت پائی ہم نے خبر دی انکو پھر ڈالدی حضرتؐ نے ہماری طرف ازار اپنی پھر فرمایا پہناؤ اسکو اسے روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں شروع کرو داہنی طرف سے اسکے اور وضو کی جگہ سے

لہ یہ حدیث مشکوٰۃ میں ابن ماجہ کے فصل اول میں ہے ۱۲ سہ یہ حدیث ابن ماجہ میں ابواب الجنائز کے فصل اول میں ہے ۱۲ سہ یہ حدیث بروایت ام عطیہ بخاری و مسلم کی کتاب الجنائز میں ہے ۱۲

اس کے اور بخاری کی عبارت میں پھر گو ندیئے ہم نے اسکی مال تین لٹین پھر ڈالدیا اسکو اسکے بیچ ف جب ارادہ
کریں میت کے نہلانیکا تو پہلے تختہ کو دھولیں پھر میت کو اسپر لٹادیں اور کپڑا اسکے آگے اور ستر اسکا ڈھانک دیں ایک
کپڑے سے کہ لنبا ڈیڑھ ہاتھ کا ہو اور چوڑا دو ہاتھ کا اور وضو کرادیں بدون کلی کرانے اور ناک میں پانی دینے کے اور
نہلادیں ایسے پانی سے کہ جسمیں بیری کے پتے ڈالکر جوش دیا ہو اور دھودیں سر اور ڈاڑھی اسکی سادھلی
کے اور اگر خطمی نہ ملے تو صابون وغیرہ سے دھودیں اور لٹادیں پہلے بائیں کروٹ پر پھر پانی ڈالیں یہانتک کہ پہنچے
پانی اس کروٹ تک کہ تختہ سے لگی ہے۔ پھر دائیں کروٹ پر لٹاکر نہلادیں اسطرح سے کہ پانی بائیں کروٹ تک
پہنچے۔ وعن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہا لو مت قبلی لغسلتک
الحدیث رواہ احمد وابن ماجۃ وصححہ ابن حبان اور روایت ہے حضرت عایشہ رض سے کہ تحقیق نبی صلعم نے فرمایا انکو
اگر تو مرتی مجھ سے پہلے تو میں غسل دیتا تجھکو آخر حدیث تک روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ابن ماجہ نے اور صحیح
کہا اسکو ابن حبان نے وعن اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا ان فاطمۃ رضی اللہ عنہا اوصت
ان یغسلہا علی رض رواہ الدارقطنی اور روایت ہے اسماء بنت عمیس رض سے کہ تحقیق حضرت فاطمہ رض
نے وصیت کی کہ غسل دیں انکو حضرت علی رض روایت کیا اسحدیث کو دارقطنی نے ف کہا مالک نے کہ تحقیق
سنا میں نے اہل علم سے کہتے جسوقت کہ مرجائے عورت اور نہ ہو پاس اسکے اور عورتیں غسل دے اسکو خاوند اسکا اور
اگر نہ ہو پاس اسکے ذی محرم سے کوئی شخص اور نہ خاوند اسکا تو تیمم کرایا جاوے اسکو پس مسح کرایا جاوے ساتھ
منہ اسکے کے اور ہتھیلیوں اسکی کے مٹی سے اور زرقانی شرح موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ اگر عورت
مرجائے۔ تو اس عورت کو غسل دے خاوند اسکا اور یہ جائز ہے نزدیک جمہور علما اور امام مالک اور امام شافعی اور امام
احمد کے اسلیئے کہ غسل دیا حضرت علی رض نے حضرت فاطمہ رض کو اور محلی شرح موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ مسند کیا
ابن ابی شیبہ نے ابن عباس رض سے کہ مرد زیادہ حقدار ہے واسطے غسل دینے کے اپنی عورت کو اور واسطے نماز پڑھنے
کے اوپر اسکی انتہی جیسا کہ غسل دینا مرد کا اپنی عورت کو درست اور جائز بلکہ سنت ہے اسطرح سے غسل دینا عورت
کا اپنے خاوند کو بھی منع نہیں ہے اور دلیل اسکی یہ حدیث ہے جو کہ موطا امام مالک میں روایت ہے عبداللہ بن
ابی بکر سے کہ تحقیق اسماء بیٹی عمیس عورت ابی بکر صدیق کی نے غسل دیا ابا بکر صدیق کو جب وہ فوت کیے گئے

ل یہ حدیث بلوغ المرام کے کتاب الجنائز میں ہے ۱۲ ۵۲ یہ حدیث بلوغ المرام کے کتاب الجنائز میں ہے ۱۲ ۵۳ یہ عبارت موطا امام مالک مع مؤطین محمد
دہلی کے صفحہ میں ہے ۱۲ ۵۴ یہ عبارت زرقانی چاپہ مصر کے جلد دوم کے صفحہ میں ہے ۱۲ ۵۵ یہ عبارت موطا امام مالک چاپہ احمدی دہلی

پھر نکلے پس سوال کیا اُس نے ان لوگون سے جو کہ حاضر تھے مہاجرین سے پس کہا اسماء بنت عمیس نے کہ تحقیق مین روزہ دار ہون اور تحقیق یہ دن سخت سردی کا ہے کیا اوپر میرے ہے نہانا پس کہا مہاجرین نے نہین اور محلی شرح موطا امام مالک مین لکھا ہے کہ اسماء بنت عمیس نے حضرت ابابکر صدیق کو بموجب وصیت حضرت ابوبکر صدیق کے غسل دیا تھا روایت کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے غسل دینا عورت کا بعد مرنیکے اپنے خاوند کو اور اسی کے قائل ہین چارون امام اور جمہور علماء سو جاننا چاہئے کہ نزدیک ابوحنیفہ رح کے نہلانا عورت کا اپنے خاوند کو جائز ہے اسلئے کہ وہ عورت اسکی عدت میں ہے۔ لیکن نہلانا مرد کا اپنی عورت کو درست نہین۔ اسلئے کہ مرد نہین ہے اسکی عدت مین سو کہا زرقانی[1] نے شرح موطا امام مالک مین کہ یہ بات یعنی یہ قول ابوحنیفہ رح کا کہ نہلانا مرد کا اپنی عورت کو درست نہین بدلیل بات ہی انتہی اور کہا امام شوکانی نے درالبہیہ مین کہ واجب ہے نہلانا مردون کا زندہ نیہ اور ناتے والا اولی ہے ساتہ ناتے والے کے اگر اس کی جنس سے ہو اور اولی ہے میان بی بی کیلئے اور بی بی میان کیلئے[2]

میت کو کفن دینے کی بیان مین

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيْضٍ سُحُوْلِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَلَا عِمَامَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[3] روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہ کہا تحقیق رسول اللہ صلعم کفن دیئے گئے ہیچ تین کپڑون سفید یمن کے اور سحول کے بنے ہوئے روئی کے نہ تہا انمین کرتا سلا ہوا اور نہ پگڑی روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے ف سحول نام ایک گاؤن کا ہے یمن کے ملک مین اور مراد تین کپڑون سے ازار اور چادر اور لفافہ ہے۔ اسیطرح لکھا ہے بمسک الختام شرح بلوغ المرام مین انتہی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ مرد کے کفن مین یہی تین کپڑے مشروع ہے انسے زیادہ دینا یا کرنا ظلم ہے لیکن اگر میسر ہو سکے تو لاچاری کو ایک بہی کافی ہے۔ چنانچہ بخاری[4] مین ہے مصعب بن عمیر کفنائے گئے ایک چادر مین کہ اگر ڈھانکا جاتا تہا سر انکا کہلجاتے تھے پاؤن انکے اور اگر ڈھانکے جاتے تہے پاؤن کہلجاتا تھا سر انکا پہر سر ڈھانکدیا اور پاؤن پر اذخر رکہدی اور ایسا ہی کفن تھا حمزہ کا اور عورت کیلئے پانچ کپڑے ہین جیسا کہ مسند امام احمد اور ابوداؤد[5] مین روایت ہے لیلی بنت قانف ثقفیہ سے کہ کہا تہی مین پہلے ان عورتون کے جو غسل دیا انہون نے ام کلثوم بیٹی رسول اللہ صلعم کو نزدیک وفات اسکی کے پس تہا اول انچیز کا کہ دیا ہمکو

---

[1] یہ عبارت زرقانی چاپہ مصر کے جلد دوم کے صفحہ بیس ہے ۱۲ [2] یہ مسئلہ بلوغ المرام کی کتاب الجنائز مین ہے ۱۲ [3] یہ حدیث بخاری چاپہ احمدی میرٹھ کے ننانوے میں ہے ۱۲ [4] یہ حدیث متفق الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے ۱۵۱ میں ہے ۱۲

رسول اللہ صلعم نے ازار پہر کرتہ پھر اوڑھنی پہر چادر پہر رکھی گئی پہچھ اسکی پہنچ کپڑے دوسرے کہا لیلی نے اور رسول اللہ صلعم بیٹھنے والے تھے نزدیک دروازہ کے اور انکے پاس تھا کفن اسکا کہ پکڑاتے تھے ہمکو وہ (کفن) ایک کپڑا کہا بخاری نے کہا حسن یعنی حسن بصری نے پانچوان کپڑا جو باندہی جاتی ہین سات اسکے رانین اور سرین تھا وہ پہچھ اوڑھنی کے ف کہا شوکانی نے[1] نیل الاوطار مین کہ کہا ابن حجر نے کہ اسناد اس زیادتی کی صحیح ہے۔ اور احمد اور ابوداؤد کی حدیث کی اسناد مین ابن اسحٰق ہے لیکن وہ تصریح کیا گیا ہی ساتھ حدثنا کے اور اسکی اسناد مین نوح بن حکیم ہے کہا ابن القطان نے کہ وہ مجہول ہے اور ثقہ جانا ہے اسکو ابن حبان نے اور کہا ابن اسحٰق نے کہ یہ قرآن کا قاری تھا اور اسکی اسناد مین بہی داؤد ایک مرد اولاد عروہ بن مسعود سے ہی پس اگر ہے یہ داؤد بن عاصم بن عروہ بن مسعود پس وہ ثقہ ہے اور اسی بات کا یقین کیا ہے ابن حبان نے اور اگر سوائے اسکے کوئی اور ہی تو اسمین خلل ہی انتہی وعن[2] جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کفن احدکم اخاہ فلیحسن کفنہ رواہ مسلم اور روایت ہے جابر رض سے کہ کہا فرمایا نبی صلعم نے جسوقت کہ کفن دیوے ایک تمہارا اپنے بھائی کو پس چاہیے کہ اچہا دے کفن اسکو روایت کیا اسکو تمکو مسلم نے ف اچہا دے کفن اسکو یعنی لطیف و سفید ہو بغیر اسراف کے پس اچہے سے یہ مراد نہین ہی کہ جو اسراف والے کفن دیتے ہین ازراہ ناموری اور تکبر کے وہ شدہ حرام ہے۔ اور نیا کپڑا اور دہویا ہوا دونون برابر ہین آمین اور کہا تورپشتی نے کہ مسرفون نے جو اختیار کیا ہے۔ کہ کپڑے بہت بہاری قیمت کے کفن مین دیتے ہین وہ شرح مین منع ہے واسطے ضائع ہونے مال کے اسیطرح لکھا ہی شیخ نے ترجمہ مین اور دلیل اسکی حدیث ہے جو کہ ابوداؤد مین روایت ہی حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے کہ کہا نہ مہنگا کپڑا لگانا کفن مین پس تحقیق سنا مین نے پیغمبر خدا صلعم سے کہ فرماتے تہے نہ مہنگا کپڑا لگاؤ کفن مین کہ وہ بیشک جلد خراب ہو جاتا ہے جلدی بخاری[3] اور مسلم مین روایت ہے عبداللہ بن عباس رض سے کہ تحقیق ایک شخص تہا ساتھ نبی صلعم کے پس گرون توڑی اسکی اونٹنی نے اور وہ تہا محرم (یعنی حج کی نیت کئے ہوئے) پس مر گیا پھر فرمایا رسول اللہ صلعم نے غسل دو اسکو ساتھ پانی اور بیری کے اور کفناؤ اس کو دو کپڑون اسکے مین اور نہ لگاؤ اسکو خوشبو اور نہ ڈھانکو اسکا سر پس تحقیق وہ اٹہایا جائیگا قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا ف اسحدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ محرم اگر مر جاوے تو کفن بہی اسکے لباس

---

[1] یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کے صفحہ ۲۷۱ جزء ۴ کا ہے ۱۲ [2] یہ حدیث صحیح مسلم مین بہی مع شرح نووی چاپہ مصر کے صفحہ ۳۱۳ جزء ۷ مین ہے ۱۲ [3] یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب غسل المیت و تکفینہ کی پہلی فصل مین ہے ۱۲

مین بلور ریاس محرمونکے دکھاوے خوشبو لگاوے اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا اور امام احمد
اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ مین روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ تحقیق نبی صلعم نے فرمایا پہنو کپڑے
اپنے سفید کہ وہ بہتر ہے کپڑونمین تمہارے اور کفناؤ اسمین اپنے مردون کو اور صحیح کہا اسکو ترمذی نے جنازے
کو لیجانیکے بیانمین عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَۃِ فَاِنْ تَکُ صَالِحَۃً فَخَیْرٌ تُقَدِّمُوْنَھَا اِلَیْہِ وَاِنْ تَکُ سِوٰی ذٰلِکَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَہٗ
عَنْ رِقَابِکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جلدی کرو ساتھ جنازے کے
پس اگر ہو وہ جنازہ یعنی میت نیک پس بھلائی ہے یعنی بھلائی ہے اسکے لئے پس کرتے ہو اسکو طرف بھلائی کی اور
اگر ہے سوائے اسکے پس برا ہے اتارو گے تم اسکو اپنی گردنون سے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے ف
بخاری مین روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلعم نے فرمایا جسوقت کہ تیار کیا جاتا جنازہ اور اٹھاتے
ہین اسکو لوگ گردنونپر اپنی پس اگر ہوتا ہے نیکبخت کہتا ہے جلدی لیجاؤ مجکو یعنی طرف منزل میری اور اگر
ہوتا ہے بدکہتا ہے اے مصیبت کہان لیجاتے ہو اسکو یعنی مجکو سنتی ہے آواز اسکی ہر چیز سوائے آدمی کے اور
اگر سنے آدمی البتہ مرجاوے وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ
وَعُمَرَ یَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَۃِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَصَحَّحَہٗ ابْنُ
حِبَّانَ وَاَعَلَّہُ النَّسَائِیُّ وَطَائِفَۃٌ بِالْاِرْسَالِ اور روایت ہے سالم سے اسنے نقل کی اپنے باپ سے کہ تحقیق اسنے دیکھا نبی
کو اور ابو بکر اور عمر کو چلتے آگے جنازے کے روایت کیا اسحدیثکو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ
نے اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نے اور معلول کہا اسحدیث کو نسائی نے اور ایک جماعت گئی ہے طرف مرسل ہونیکی
ف زرقانی شرح موطا امام مالک مین لکھا ہے کہ اختلاف کیا ہے صحابہ اور تابعین نے بیچ چلنے جنازے کے
اور آگے آگے چلنا اکثر صحابہ سے مروی ہے اور افضل آگے آگے چلنا ہی ہے اور کہا سفیان ثوری نے کہ
آگے چلنا اور پیچھے چلنا از روئے فضیلت کے یکسان ہے۔ اور نہین جانتا مین کسیکو کہ کروہ جانا ہو کسی شے مین
اسکو انتہی راقم کہتا ہے کہ اس باب مین قول سفیان ثوری کا موافق ہے اسحدیث کے جو کہ مغیرہ بن شعبہ
کی روایت سے قریب آوے گی اور یہ جو کہا اوزاعی اور ابو حنیفہ نے کہ پیچھے چلنا افضل ہے دلیل انکی اس باب مین

ف یہ حدیث بلوغ المرام کی کتاب الجنائز مین ہے ۱۲ ف یہ حدیث مشکوۃ مین باب المشی بالجنازہ کی پہلی فصل مین ہے ۱۲ ف یہ حدیث بخاری
چھاپہ میرٹھ کے صفحہ ۱۷۴ مین ہے ۱۲ ف یہ حدیث بلوغ المرام کے کتاب الجنائز مین ہے ۱۲ ف یہ عبارت زرقانی چھاپہ مصر کے جلد
دوم کے صفحہ ۲۵ مین ہے ۱۲۔

حدیث ہے جو کہ ترمذی[۱] اور ابوداؤد اور ابن ماجہ میں روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ نے جنازہ تابع کیا گیا ہے کہ لوگ پیچھے اسکے چلیں اور نہیں تابع کہ وہ پیچھے لوگوں کے ہے نہیں ہوتا ساتھ اسکے وہ شخص کہ آگے بڑھ گیا اس سے (یعنی ثواب ہمراہی کا نہیں پاتا) **جواب** اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہیں قائم ہوتی ساتھ اسکے حجت کیونکہ کہا ترمذی[۲] نے کہ اسحدیث کے راویوں میں ابو ماجد راوی مجہول ہے **وعن**[۳] جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بفرس معرور فرکبہ حین انصرف من جنازۃ ابن الدحداح ونحن نمشی حولہ رواہ مسلم اور روایت ہے جابر بن سمرہ رضہ سے کہ کہا لایا گیا نبی صلعم کے پاس گھوڑا بغیر زین کے پس سوار ہوئے اوپر اسکے اوقت کہ پھرے جنازے ابن دحداح کے سے اور ہم چلتے تھے گرد حضرت کے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **ف** امام نووی[۴] نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ جنازے سے پھرتے وقت سوار ہونا مباح ہے اور وقت لیجانے جنازے کے مکروہ ہے اور دلیل مکروہ ہونے کی یہ دو حدیثیں ہیں **پہلی** حدیث ترمذی[۵] و ابن ماجہ اور ابوداؤد میں مانند اسکی روایت ہے ثوبان رضہ سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ ایک جنازے کے پس دیکھا لوگوں کو سوار فرمایا کیا نہیں حیا کرتے تم کہ تحقیق فرشتے اللہ کے اپنے قدموں پر ہیں اور تم اوپر پیٹھ جانوروں کے ہو۔ **ف** کہا[۶] ترمذی نے اور اس باب میں روایت ہے مغیرہ بن شعبہ اور جابر[۷] بن سمرہ سے بھی اور روایت کی گئی ہے یہ ثوبان سے موقوف **دوسری** حدیث **ابوداؤد**[۸] میں روایت ہے انہیں سے کہ تحقیق نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لایا گیا چارپایہ اور وہ ساتھ جنازے کے تھے پس پرگرد انی کی سوار ہونے پس جسوقت کہ فارغ ہوئے (یعنے دفن سے) لایا گیا چارپایہ پس سوار ہوئے پس کہا گیا واسطے حضرت کے (یعنے جاتے وقت آپ کیوں نہ سوار ہوئے) پس فرمایا تحقیق فرشتے تھے پیادہ چلتے پس اسلئے نہ تھا میں سوار ہوا حالانکہ وہ پیادہ چلیں پس جب گئے فرشتے سوار ہوا میں **ف** اگر کوئی کہے کہ ان دونوں حدیثوں کے معارض ہے یہ حدیث جو کہ ابوداؤد[۹] میں روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوار چلے پیچھے جنازہ کے اور پیادہ چلے پیچھے جنازہ کے اور آگے اسکے اور دائیں اسکے اور بائیں اسکے اور کچا بچہ نماز پڑھی جاوے اوپر اور دعا کیجاوے واسطے ماں باپ اسکے ساتھ بخشش اور رحمت کے اور یہ حدیث روایت احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کے یوں ہے کہ فرمایا سوار چلے پیچھے جنازہ کے اور

---

[۱] یہ حدیث مشکوۃ میں باب المشی بالجنازہ کی دوسری فصل میں ہے [۲] یہ ترمذی چھاپا احمدی دہلی کے صفحہ میں ہے [۳] یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے مع شرح نووی چھاپا گیا ہے کہ صفحہ میں ہے [۴] دیکھو حاشیہ [۵] یہ حدیث مشکوۃ میں باب المشی بالجنازہ کی دوسری فصل میں ہے [۶] یہ عبارت ترمذی چھاپا احمدی دہلی کے صفحہ میں ہے [۷] یہ حدیث ابوداؤد میں جو کہ صفحہ میں چھاپا گیا ہے اسکی جلد دوم کے صفحہ ۹۶ میں ہے [۸] یہ حدیث مشکوۃ میں باب المشی بالجنازہ کی دوسری فصل میں ہے ۔

پیادہ جسطرف چاہے جنازہ کے چلے اور لڑکا کہ مرجاوے نماز جنازہ کی پڑھی جاوے اُسپر اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے
سو جواب اسکا یہ ہے کہ شیخ عبدالحق نے ترجمہ مشکوۃ میں لکھا ہے کہ سوار اگر جنازہ سے دور دور چلیں تو مضایقہ
نہیں ہے۔ اور سوار ہو کر چلنا منع جو ہے تو جنازے کے ساتھ ساتھ چلنا ہے اسلئے کہ فرشتے جنازہ کے ساتھ ہوتے ہیں
اور یہ تطبیق بہت ٹھیک ہے اور یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ جنازے کے دائیں اور بائیں چلنا جائز ہے اور
کچا بچہ جو نکل پڑے تو نزدیک امام احمد کے نماز پڑھی جاوے اُسپر جبکہ چار مہینے اور دس دن کے بعد پیدا ہوا اگرچہ وقت نکلنے کے
آواز وغیرہ معلوم نہ ہوا اور دلیل انکی یہی حدیث ہے اور نزدیک ابوحنیفہؒ اور شافعیؒ کے نماز جب اُسپر پڑھنی آتی ہے کہ علامت
حیات کی پائی جاتی ہو وقت پیدا ہونیکے مانند آواز کرنیکی یا حرکت کرنے عضو کی اور پھر مرجاوے اور دلیل انکی یہ حدیث
ہے جو کہ ترمذی اور ابن ماجہ میں روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکا (یعنے کچا
بچہ) نہ نماز پڑھی جاوے اُسپر اور نہ داشت ہووے کیساتھ اور نہ وارث کیا جاوے کوئی اسکا یہانتک کہ آواز کرے (وقت پیدا ہونے
کے) مگر ابن ماجہ نے نہیں ذکر کیا اور نہ وارث کیا جاوے کوئی اسکا ف کہا ترمذی نے یہ حدیث تحقیق مضطرب ہے
ہیں لوگ بیچ اسکے پس روایت کیا اسکو بعض انکے نے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع
اور روایت کیا اشعث بن سوار اور بہت لوگوں نے ابی الزبیر سے اُسنے جابرؓ سے موقوف اور یہ بہت صحیح ہے (یعنی ہووے
حدیث مرفوع سے) اور گئے ہیں بعض اہل علم طرف اسی کی اور کہا انہوں نے نہ نماز پڑھی جاوے اوپر لڑکے کے یہانتک کہ آواز
کرے اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی کا اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ اس حدیث کی اسناد میں اسمٰعیل بن
مسلم مکی ہے اُسنے نقل کی ابن الزبیر سے اُس نے جابر سے اور وہ ضعیف ہے وَعَنْ اَبِی الْمُهَزِّمِ يَقُوْلُ صَحِبْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ
عَشْرَ سِنِيْنَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَحَمَلَهَا
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی المہزم سے کہا اُسنے صحبت کی
میں نے ساتھ ابوہریرہ کے دس برس پس سنا میں نے ابوہریرہ سے کہ کہا اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
جو شخص ساتھ ہووے جنازہ کے اور اٹھاوے اسکو تین بار پس تحقیق ادا کیا حق اسکا کہ اُسپر تھا روایت کیا اس حدیث کو
ترمذی نے ف کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کیا اسکو بعض اُنکے نے ساتھ اس اسناد کے اور
نہیں مرفوع کیا اسکو اور ابوالمہزم نام اسکا یزید بن سفیان ہے اور ضعیف کہا اسکو شعبہ نے جنازہ کی نماز کے

ف یہ عبارت عبدالحق شرح مشکوۃ کی جلد اول کے صفحہ ۶۲ میں ہے ف یہ حدیث مشکوۃ میں باب المشی بالجنازہ کے تیسرے فصل میں ہے ف یہ
عبارت ترمذی چاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۲۷ میں ہے ف یہ حدیث نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد سیوم کے صفحہ ۳۱ میں ہے ف یہ حدیث ترمذی
چاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۱۰۵ میں ہے ف یہ حدیث مسلم میں جو کہ مع شرح نووی چاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۳۰۰ میں ہے

بیان میں عَنْ[1] ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ یَمُوْتُ فَیَقُوْمُ عَلٰی جَنَازَتِہٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا یُشْرِکُوْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا اِلَّا شَفَّعَہُمُ اللّٰہُ فِیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے نہیں ہے کوئی مرد ایسا مسلمان کہ مر جائے اور کھڑے ہوں اسکے جنازے پر چالیس آدمی کہ نہ شریک کرتے ہوں ساتھ اللہ کے کسی چیز کو مگر شفیع کرتا ہے اللہ ان کو اسکے حق میں روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے ف ابوداؤد میں روایت ہے مالک بن ہبیرہؓ سے کہ کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں کوئی مسلمان کہ مرے پس پڑھیں نماز پر تین صفیں مسلمانوں کی مگر کہ واجب کرتا ہے اللہ تعالیٰ بہشت اور مغفرت اسکے لئے پس تھا مالک جس وقت کہ کم جانتے آدمیوں کو تقسیم کرتے انکو تین صفیں بموجب اسحدیث کے اور یہ روایت ترمذی کے یوں ہے کہ کہا راوی نے تھے مالک بن ہبیرہ جب وقت کہ نماز پڑھتے جنازے پر (یعنے ارادہ کرتے نماز پڑھنے کا) پس اگر کم جانتے لوگوں کو اُسپر کرتے لوگوں کو تین حصے (یعنی تین صفیں) پھر کہتے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسپر نماز پڑھیں تین صفیں پس تحقیق واجب کرتا ہے اللہ تعالیٰ (یعنے بہشت کو) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ اس حدیث کی اسناد میں محمد بن اسحاق ہے راوی اس حدیث کا یزید بن حبیب ہے اُسنے مرثد سے اُسنے مالک سے اور اسمیں مقال ہے اور مسلم میں روایت ہے بریدہ رضی اللہ عنہ سے قصہ میں غامدیہ کے جسکو حکم فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگسار کرنا کہ مقدم میں کہا پھر حکم فرمایا اسکو پھر نماز پڑھی گئی اُسپر اور دفن کیگئی وہ اور مسلم میں روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ لے آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد کو جسنے قتل کیا اپنی جان کو تیر کے پرکانوں سے پس نماز پڑھی حضرت نے اُسپر اور بخاری اور مسلم میں روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہ کہا نماز پڑھی میں نے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عورت پر جو مری تھی بیچ نفاس اپنے کے پھر کھڑے ہوئے بیچ میں اسکے جنازے کے ف یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ عورت کے جنازے کیلئے امام عورت کے کولہوں کے سامنے یعنی بیچ میں کھڑا ہووے لیکن مرد کے جنازے کے لیے یہ حکم نہیں مرد کے سر کے سامنے کھڑا ہووے کیونکہ ترمذی اور ابن ماجہ میں

روایت ہے نافع سے کہ کنیت اسکی ابی غالب ہے کہا کہ نماز پڑھی میں نے ساتھ انس بن مالک کے اوپر جنازے ایک شخص کے

[1] یہ حدیث مشکوۃ میں ہے۔ باب المشی بالجنازہ کے تیسرے فصل میں ہے [2] یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد تیسری کے صفحہ ۲۰۱ میں ہے [3] یہ حدیث مسلم میں جو کہ مع شرح نووی چاپا گیا ہے اسکی جلد دوم کے صفحہ ۳۶ میں اور بلوغ المرام کتاب الجنائز میں ہے [4] یہ حدیث مسلم چاپہ ایضاً کی جلد اول کے صفحہ ۳۱۲ میں ہے [5] یہ حدیث مشکوۃ میں باب المشی بالجنازہ کے پہلی فصل میں ہے [6] یہ حدیث مشکوۃ میں باب ایضاً کے دوسرے فصل میں ہے ۱۲ (منہ)

روایت ہے نافع سے کہ کنیت اسکی ابی غالب ہے کہا کہ نماز پڑھی میں نے ساتھ انس بن مالک کے اوپر جنازے ایک شخص کے
(یعنے عبداللہ بن عمر کے) پس کھڑے ہوئے مقابل سر اسکے کے پھر لائے لوگ جنازہ ایک عورت کا قریش سے پس کہا اے
ابا حمزہ کہ کنیت ہے انس کی نماز پڑھ اس جنازے پر پس کھڑے ہوئے مقابل درمیان چارپائی کے پس کہا واسطے اسکے
علاء بن زیاد نے کہ اسی طرح سے دیکھا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے جنازے پر (یعنے عورت کے جنازے
پر) بیچ جگہ کھڑے ہونے تیرے کے اس عورت سے اور کھڑے ہوتے مرد سے جگہ کھڑے ہونے تیرے کے مرد سے (یعنے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو نے کہ کھڑے ہوئے جنازے سر پر مقابل سر کے اور عورت کے جنازے پر مقابل درمیان کی
کہا کہ ہاں اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ سکوت کیا ہے اس سے ابوداؤد اور
منذری نے اور حافظ (ابن حجر) نے تلخیص میں اور راوی اسکے اسناد کے ثقہ ہیں جنازے کے ساتھ جانیکے ثواب کے بیان
میں عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شہد الجنازۃ حتی
یصلی علیہا فلہ قیراط ومن شہدہا حتی تدفن فلہ قیراطان قیل وما القیراطان قال مثل
الجبلین العظیمین متفق علیہ ولمسلم حتی توضع فی اللحد وللبخاری من تبع جنازۃ مسلم ایمانا و
احتسابا وکان معہ حتی یصلی علیہا ویفرغ من دفنہا فانہ یرجع بقیراطین کل قیراط مثل احد (ترجمہ) روایت ہے ابی ہریرہ رضی
اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو حاضر ہوا جنازے پر یہانتک کہ نماز پڑھی اوپر اسکے پس واسطے
اسکے ایک قیراط ہے اور جو کوئی حاضر رہا یہاں تک کہ دفن ہوا پس واسطے اسکے دو قیراط ہیں (یعنے ثواب) کہا گیا کہ
کیا ہیں دو قیراطیں فرمایا برابر دو پہاڑوں بڑے کے روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی روایت
میں ہے یہانتک کہ رکھا جاوے لحد میں اور بخاری کی روایت میں ہے جو پیچھے چلا مسلمان کے جنازے کے از روئے ایمان اور
ثواب جاننے کے اور ہو ساتھ اسکے یہانتک کہ نماز پڑھی جاوے اوپر اسکے اور فراغت ہو دفن سے اسکے پس تحقیق پھرے
وہ ساتھ دو قیراط کے ہر قیراط مثل پہاڑ احد کی مسجد میں جنازہ پڑھنے کی بیان میں عن ابی سلمۃ بن عبد
الرحمن رضی اللہ تعالی عنہ عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا لما توفی سعد بن ابی وقاص قالت
ادخلوا بہ المسجد حتی اصلی علیہ فانکر ذلک علیہا فقالت واللہ لقد صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم علی ابنی بیضاء فی المسجد سہیل واخیہ رواہ مسلم (ترجمہ) روایت ہے ابی سلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے
اسنے روایت کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہ جب فوت ہوئی سعد بن ابی وقاص کی کہا حضرت عائشہ رضہ

ف یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی تیسری جلد کے صفحہ ۳۰۰ میں ہے ۱۲ ف یہ حدیث بلوغ المرام کی کتاب الجنائز میں ہے ۱۲ یہ حدیث
صحیح مسلم میں جو کہ موشح نزدی چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۲۱۳ میں ہے ۱۲

نے داخل کردان کو مسجد میں تاکہ نماز پڑھیں میں اُسپر پس انکار کیا گیا یہ حضرت عائشہ رضہ پر پس فرمایا حضرت عائشہ رضہ نے قسم ہے خدا کی البتہ تحقیق نماز پڑھی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر دونوں بیٹوں بیضاء مسجد میں یعنی سہیل اور بھائی اُسکے کہ روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **ف** یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ جنازہ کی نماز پڑھنی عورتوں کو بھی جائز ہے اور زرقانی[عہ] شرح موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ دلیل پکڑی ہے ساتھ اسحدیث کے جمہور علما نے اوپر جائز ہونے نماز کے اوپر جنازے کے مسجد میں اور امام نووی[۱] نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ یہ حدیث دلیل ہے امام شافعی اور اکثر لوگوں کی ہیچ جائز ہونے نماز کے اوپر میت کے مسجد میں اور جو لوگ کہ اسکے قائل ہیں انہیں میں سے امام احمد اور امام اسحاق اور آسی کے قائل ہیں ابن حبیب مالکی اور کہا ابن ابی ذئب اور ابی حنیفہ اور مالک نے کہ نہیں جائز ہے نماز جنازہ کی مسجد میں اور دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ ابو داؤد[۲] اور ابن ماجہ میں روایت ہے ابی سریہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نماز پڑھے اوپر جنازہ کے مسجد میں پس نہیں ہے کچھ چیز واسطے اسکے سو جواب اسکا یہ ہے کہ کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں یہ حدیث ضعیف ہے نہیں قایم ہوتی ساتھ اس کے حجت کہا امام احمد نے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اکیلا ہوا ہے ساتھ اسکے سالح مولی توءمہ اور وہ ضعیف ہے اب اگر کوئی یہ کہو کہ ابی سلمہ رضہ کی حدیث جو اوپر گزری اسمیں ذکر ہے انکار کا کہ حضرت عائشہ رضہ پر انکار کیا صحابہ رضہ اور دلیل ہے اسپر کہ مسجد میں جنازہ کی نماز پڑھنا سنت نہیں کیونکہ اگر سنت ہوتی تو صحابہ انکار نہ کرتے سو اسکا جواب دو طریق ہے اول یہ کہ جب صحابہ نے انکار کیا تب حضرت عائشہ رضہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سہیل پر اور اسکے بھائی پر مسجد میں جنازے کی نماز پڑھنے کا قصہ صحابہ کو یاد دلایا تو صحابہ نے حضرت عائشہ کو کچھ جواب نہ دیا یعنے لاجواب ہوگئے دوم بعد حضرت کے مسجد میں صحابہ کا جنازے کی نماز پڑھنا حضرت عمر کے جنازہ پر ثابت ہے جیسا کہ موطا[عہ] امام مالک میں روایت ہے نافع سے اُسنے نقل کی عبداللہ بن عمر سے کہ تحقیق اُسنے کہا کہ نماز پڑھی گئی اوپر عمر رضہ خطاب کے مسجد میں پس معلوم ہوا کہ مسجد میں جنازہ کی نماز پڑھنا سنت ہے اور اُس سے انکار کرنا سنت کی مخالفت کرنا ہے **قبر پر جنازہ پڑھنے کے بیان میں** عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ دُفِنَ لَیْلًا فَقَالَ مَتٰی دُفِنَ ھٰذَا قَالُوا الْبَارِحَۃَ قَالَ اَفَلَا اٰذَنْتُمُوْنِیْ قَالُوْا دَفَنَّاہُ فِیْ ظُلْمَۃِ اللَّیْلِ فَکَرِھْنَا اَنْ نُّوْقِظَکَ فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَہٗ فَصَلّٰی عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے ایک قبر پر کہ دفن کیا گیا تا مردہ اُسمیں رات کو پس فرمایا کب دفن کیا

---

[۱] یہ حدیث ابو داؤد میں ہو کہ ۱۳۱۳ھ میں دہلی میں چھاپا گیا ہے اسکی جلد دوم کے صفحہ ۹۰ میں اور ابن ماجہ چھاپا ابن بابی کے صفحہ ۱۷۵ میں ہے ۱۲
[۲] یہ عبارت امام نووی کی صحیح مسلم میں جو کہ مرتبہ نووی چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۳۱۲ میں ہے۔ [عہ] یہ حدیث موطا امام مالک چھاپا احمدی دہلی کے صفحہ ۱۵۰ میں ہے ۱۲ [عہ] یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب المشی بالجنازہ کے پہلے فصل میں ہے ۱۲

عہ یہ عبارت زرقانی کی چھاپہ مصر کے جلد دوم کے صفحہ ۳۰۰ میں ہے ۱۲

گیا ہے یہ عرض کیا صحابہ نے کہ آہستگی سے فرمایا پس کیوں نہ خبر کی تم نے مجھکو عرض کیا صحابہؓ نے کہ دفن کیا ہم نے اسکو پچھلی رات کے پس مکروہ جانا ہم نے جگانا آپکا پس کھڑے ہوئے حضرتؐ پس صف باندھی ہم نے پیچھے حضرت کے پس نماز پڑھی اُسپر روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے ف بخاری اور مسلم میں ابی ہریرہؓ کی روایت ہے کہ ایک عورت جھاڑو دیتی تھی مسجد میں یا تھا ایک جوان وہ مرگئی یا مرگیا تو حضرتؐ نے اسکی قبر پر اس کے جنازہ کی نماز پڑھی اور بخاری[۵] نے اس حدیث پر یوں باب باندھا ہے یہ باب ہے جنازہ کی نماز کا اوپر قبر کے پیچھے دفن کرنے میت کے اور کہا ترمذی نے اس باب میں روایت انسؓ اور بریدہؓ اور زیدؓ بن ثابت اور ابی ہریرہ اور عامر بن ربیعہ اور ابی قتادہ اور سہل بن حنیف سے ہے اور عمل اوپر اسی کے ہے نزدیک اکثر اہل علم کے صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سوا اُنکے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض اہل علم نے نہ نماز پڑھی جاوے قبر پر اور یہی کہتے ہیں مالک بن انس اور کہا ابن المبارک نے جبکہ دفن کیا دیمیت اور نہ نماز پڑھی جاوے اوپر اسکے نماز پڑھی جاوے اوپر قبر کے اور کہا احمد اور اسحاق نے نماز پڑھی جاوے قبر پر مہینے تک بھی کہا اُن دونوں نے اکثر سُنا ہم نے ابن المسیب سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اوپر قبر ام سعد بن عبادہ کے بعد ایک مہینے کے اور قسطلانی[۶] شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ اسی طرف گئے ہیں جمہور علماء اور کہا نخعی اور امام مالک اور ابو حنیفہ نے کہ جبکہ جنازہ نہ پڑھا گیا ہو اُسکا جنازہ قبر پر پڑھنا جائز ہے اور جسکا پڑھا گیا ہو اسکا جائز نہیں انتہے

غائب پر جنازہ پڑھنے کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعٰی النَّجَاشِیَّ فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ وَخَرَجَ بِهِمْ اِلَی الْمُصَلّٰی فَصَفَّ بِهِمْ وَکَبَّرَ عَلَیْهِ اَرْبَعًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ[۷] روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی نجاشی کی مرنیکے جسدن وہ مرا اور نکلے اصحاب کے ساتھ عیدگاہ کی طرف پھر صف باندھی انکے ساتھ اور کہیں اوپر اسکے چار تکبیریں روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے ف نجاشی لقب ہے بادشاہ حبشہ کا اور نام اُس نجاشی کا کہ حضرتؐ نے جسپر نماز پڑھی اصحمہ تھا اول دین نصاریٰ پر تھا پھر ایمان لایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور صحابہ جو ہجرت کر کے وہاں گئے تو خوب خدمتگزاری کی پس جب وہ مرا تو حضرتؐ نے وہ خبر یاں کی اور عیدگاہ میں جاکر نماز پڑھی اسکے جنازہ کی اور قسطلانی[۸] شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ دلیل پکڑی جاتی ہے ساتھ اس حدیث کے اوپر جائز ہونے نماز جنازہ کے اوپر غائب کے اور یہی مذہب امام شافعی اور امام احمد اور جمہور سلف کا یہانتک کہ کہا ابن حزم نے نہیں آیا کسی صحابہ سے منع ہونا اسکا انتہے سو جاننا چاہیئے کہ نزدیک ابی حنیفہؒ اور امام مالک کے نماز جنازہ کی غائب

---

[۵] یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب المشی بالجنازہ کی پہلی فصل میں ہے۔ [۶] یہ باب بخاری چاپا احمدی میرٹھ کے صفحہ ۱۲۵ میں ہے ۱۲۔ [۷] یہ عبارت ترمذی چاپا احمدی دہلی کے صفحہ ۱۷۴ میں ہے ۱۲۔ [۸] یہ عبارت قسطلانی چاپا نولکشور کی جلد دوم کے صفحہ ۳۵۲ میں ہے ۱۲۔
[۹] یہ حدیث بلوغ المرام کی کتاب الجنائز میں ہے ۱۲۔ [۱۰] یہ عبارت قسطلانی چاپا نولکشور کی جلد دوم کے صفحہ ۳۵۳ میں ہے ۱۲

پڑھنا درست نہیں نہ کہتے ہیں کہ احتمال ہو کہ جنازہ نجاشی کا سامنے حضرت کے آگیا ہو اور اس باب میں دلیل انکی یہ حدیث ہو کہ جسکو ذکر کیا واحدی[1] نے ابن عباسؓ سے بغیر اسناد کے کہ کہا ابن عباسؓ نے کہ کھولا گیا (پردہ) واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سریر نجاشی سے یہانتک کہ دیکھا اسکو حضرتؐ نے اور نماز پڑھی اوپر سو جواب اس کا دو طرح پر ہو اول یہ کہ یہ حدیث بغیر اسناد کے ہو اور ظاہر ہے کہ حدیث بغیر اسناد کے ہرگز لائق حجت پکڑنے کے نہیں ہوتی دوم یہ کہ اخراج کیا ہو اسکو حدیث کو واحدی نے اور وہ محدث نہیں ہے چنانچہ محمد طاہر حنفی نے مجمع البحار[2] میں کہا ہو کہ واحدی نہیں ہے محدث اور ایسا ہی لکھا ہو شیخ عبدالحق نے شرح[3] سفر السعادت میں اور امام[4] شوکانی نے فوائد المجموعہ فی احادیث الموضوعہ میں تحت جنازہ کی تکبیر کے یا میں عَنْ[5] عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ زَیْدٌ یُکَبِّرُ عَلٰی جَنَائِزِنَا اَرْبَعًا وَاِنَّہٗ کَبَّرَ عَلٰی جَنَازَۃٍ خَمْسًا فَسَاَلْتُہٗ فَقَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکَبِّرُھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔ روایت ہے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضؓ سے کہا تھا زید ابن ارقم تکبیر کہتا تھا جنازہ پر چار اور تحقیق انہوں نے تکبیر کہیں ایک جنازہ پر پانچ پس پوچھا میں نے اُن سے کہ ہمیشہ چار تکبیر کہتے تھے آج پانچ کیوں کہیں (پس کہا انہوں نے) کہ تھا پیغمبر خدا صلعم پانچ تکبیریں بھی کہتے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے وَعَنْ[6] عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ کَبَّرَ عَلٰی سَھْلِ بْنِ حُنَیْفٍ سِتًّا وَقَالَ اِنَّہٗ بَدْرِیٌّ رَوَاہُ سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَاَصْلُہٗ فِی الْبُخَارِیِّ۔ اور روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے تکبیر کہی سہل بن حنیف پر چھ اور کہا کہ وہ جنگ بدر کے مجاہد رہے ہے روایت کیا اسحدیث کو سعید بن منصور نے اور اصل اسکی بخاری میں ہو ف مسک[7] الختام شرح بلوغ المرام میں لکھا ہو کہ سبل میں کہا ہو کہ گزرا بیچ حدیث ابی ہریرہؓ کے کہ کہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر جنازے نجاشی کی چار تکبیریں اور روایت کیگئی ہو یہ ابن مسعودؓ اور ابوہریرہؓ اور عقبہ بن عامر اور براء بن عازب اور زید بن ثابتؓ سے اور صحیحین میں ہے ابن عباسؓ سے کہ نماز پڑھی اوپر ایک قبر کے اور کہی (حضرت نے) چار تکبیریں اور ابن ماجہ ابی ہریرہؓ سے لایا ہو کہ نماز پڑھی آنحضرتؐ نے اوپر جنازے کی پس کہی چار تکبیریں اور کہا ابوداؤد نے نہیں اس باب میں بہت صحیح اس سے اور یہی مذہب ہے جمہور سلف و خلف کا اور یہی مذہب ہے ابوحنیفہ اور شافعی اور احمد اور مالک کا اور ایک روایت زید بن علی رضی اللہ عنہ سے یہی آئی ہے اور گئے ہیں ہدویہ طرف اسکی کہ پانچ تکبیر کہے اور دلیل پکڑی ہے انہوں نے ساتھ اس بات کے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اوپر فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اور حسن بن علی نے اوپر باپ اپنے کی اور ابن الحنفیہ نے

---

[1] واحدی کی یہ حدیث زرقانی شرح مؤطا امام مالک چاپہ مصر کے جلد دوم کے صفحہ ۲۵ میں ہے [2] یہ عبارت خاتمہ مجمع البحار چاپہ نولکشور کے صفحہ ۵۱۰ اور صفحہ ۵۱۱ میں ہے [3] یہ عبارت شرح سفر السعادت چاپہ نولکشور کے صفحہ ۵۱۶ میں ہے [4] عبارت فوائد المجموعہ چاپہ نور الطابع دہلی کے صفحہ ۱۶۸ میں ہے [5] یہ حدیث مسلم میں ہو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکی جلد اول کے صفحہ ۳۰۰ میں ہے [6] یہ حدیث بلوغ المرام کی کتاب الجنائز میں ہو [7] یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام کی جلد اول کے صفحہ ۴۳۱ میں ہے۔

اور پر ابن عباسؓ کے پانچ تکبیریں کہیں اور کہا امام[1] شوکانی نے اختلاف کیا ہے صحابہؓ نے اور جو انکے پیچھے تھے بیچ عدد تکبیر جنازے کے نہیں گئی ہیں جمہور طرف اس بات کی کہ چار تکبیریں ہیں اور گئی ہے ایک جماعت صحابہ کی اور جو انکے پیچھے تھے طرف اسکی کہ پانچ (تکبیریں) ہیں اور کہا قاضی عیاض نے کہ اختلاف صحابہ کا اس بات میں تین تکبیروں سے تو تک ہے کہا ابن عبد البر نے اور منعقد ہوا اجماع پیچھے اسکے اور چار کے اور اجماع کیا ہے فقہاؤں اور اہل فتوی نے بیچ شہروں کے اوپر چار کے بسبب اسکے آیا ہے صحیح حدیثوں میں اور جو کچھ کہ سوائے چار تکبیروں کے ہے نزدیک انکے پس نہیں ہے التفات کیا جاویگا طرف اسکی انتہے اور یہ دعوی مردود ہے پس اختلاف بیچ اسکے مشہور ہے صحابہ سے میکر اب تک اور نہیں کوئی دلیل واسطے عمل کرنے کے ساتھ پانچ (تکبیروں) کے پیچھے ہونے روایت صحیحہ کی) تمام ہوئی عبارت امام شوکانی کی اور بخاری[2] میں ہے کہ کہا حمید نے نماز پڑھائی ہمکو انس رضی اللہ عنہ نے پس کہیں انہوں نے تین تکبیریں (یعنے بھولکر چار کی تین کہدیں) پھر سلام پھیرا پس کہا گیا واسطے انکے پس سامنے ہوئے قبلہ کے پھر تکبیر کہی چوتھی پھر سلام پھیرا ف کہا قسطلانی[3] نے شرح صحیح بخاری میں کہ یہ حدیث ان حدیثوں میں سے ہے کہ جنکو دخل کیا عبد الرزاق نے انتہی اور یہ دلیل ہے اسپر کہ اگر بھولکر تکبیریں چار کی تین کہی جاویں تو بعد پھیرنے سلام کے ایک تکبیر پھر کر کہی جاوے

جنازے کی نماز میں رفع الیدین کرنیکے بیان میں بخاری[4] میں ہے کہ تھا ابن عمر نہیں نماز پڑھتے تھے (یعنے جنازے کی) مگر باوضو اور نہ نماز پڑھتے نزدیک طلوع ہونے آفتاب کے اور نہ نزدیک غروب ہونے اُس کے کہ اور اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے یعنے نزدیک ہر تکبیر کے ف کہا قسطلانی[5] نے شرح صحیح بخاری میں کہ دخل کیا اس کو مؤلف (یعنے بخاری) نے بیچ کتاب رفع الیدین کے انتہے اور روایت کی ہے بیہقی[6] نے ابن عمر سے کہ تحقیق تھے وہ اُٹھاتے اپنے دونوں ہاتھوں کو بیچ تمامی تکبیرات نماز جنازہ کے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ کہا حافظ (ابن حجر) نے اسناد اسکی صحیح ہے اور معلق کیا ہے اس کو بخاری نے اور دخل کیا ہے اسکو بخاری نے جزو رفع الیدین میں اور شافعی[7] نے روایت کی ہے اس شخص سے کہ سنا ہے اُس نے مسلمہ بن ردان سے روایت کرتا تھا وہ انس سے کہ تحقیق تھے انس اٹھاتے اپنے دونوں ہاتھوں کو جب تکبیر کہتے اور پر جنازے کے اور شافعی[8] نے روایت کی ہے عروہ اور ابن المسیب مثل اسی کی اور کہا شافعی نے اور پر اسی کے پایا ہمنے اہل علم کو اپنے شہر میں ف کہا نووی[9] نے شرح صحیح مسلم میں کہ

---

[1] یہ عبارت امام شوکانی کی درر البہیہ شرح درر البہیہ مطبوعہ مطبع علوی علی بخش خاں کے ۱۷۷ میں ہے [2] یہ حدیث بخاری چاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۱۸۹ میں ہے [3] یہ عبارت قسطلانی چاپہ نولکشور کی جلد دوم کے صفحہ ۱۵۳ میں ہے [4] یہ حدیث بخاری چاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۱۸۹ میں ہے [5] یہ عبارت قسطلانی چاپہ نولکشور کی جلد دوم کے صفحہ ۱۴۷ میں ہے۔ [6] یہ حدیث نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد تیسری کے صفحہ ۳۱۰ میں ہے۔ [7] یہ حدیث نیل الاوطار چاپہ ایضاً کی جلد ایضاً کے صفحہ ایضاً میں ہے۔ [8] یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد تیسری کے صفحہ میں ہے [9] یہ مضمون صحیح مسلم چاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۳۰۱ کی شرح میں ہے۔

مذہب شافعی کا جنازہ میں اٹھانا ہاتھوں کا ہے سب تکبیروں میں اور حکایت کیا ہے اسکو ابن المنذر نے ابن عمر رضہ سے اور عمر بن عبد العزیز اور عطا اور سالم بن عبد اللہ اور قیس ابی حازم اور زہری اور اوزاعی اور احمد اور اسحاق سے اور اختیار کیا ہے اسکو ابو المنذر نے انتہی مذہب ثوری اور ابو حنیفہ اور اصحاب رای کا یہ ہے کہ جنازہ کی نماز میں رفعیدین نہ کرنا چاہیئے۔ اور دلیل انکی یہ حدیثیں ہیں پہلی حدیث دار قطنی[1] نے روایت کی ہے ابن عباس اور ابی ہریرہ رضہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے نماز پڑھتے اور پر جنازے کے اٹھاتے دونوں ہاتھوں کو پہلی تکبیر میں پھر نہ دہراتے جواب اسکا یہ ہے کہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ کہا حافظ ابن حجر نے کہ نہیں صحیح ہوئی اس باب میں کوئی چیز اور تحقیق صحیح ہوا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ کہ وہ اٹھاتے اپنے دونوں ہاتھوں کو تکبیرات جنازہ میں روایت کیا ہے اس کو سعید بن منصور نے دوسری حدیث ترمذی[2] میں ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اوپر ایک جنازے کے پس اٹھایا آپنے دونوں ہاتھوں کو پہلی تکبیر میں اور کہا داہنا ہاتھ اپنا اوپر بائیں ہاتھ اپنے کے اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔ جواب اس کا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہیں قائم ہوتی ساتھ اس کے حجت اس لئے کہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار[3] میں کہ اسکی اسناد میں یزید بن سنان الرہاوی ہے اور وہ ضعیف ہے اہل حدیث کے نزدیک

جنازہ کی دعاؤں کے بیان میں پہلی دعا عَنْ[4] عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَ اَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ قَالَ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ کہا نماز پڑھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازے پر پس یاد رکھی میں نے دعا سے انکی حضرت کی کہ وہ فرماتے تھے یا الٰہی بخش گناہ اسکے اور رحمت کر اوسپر اور خلاص کر اسکو مکروہات سے اور معاف کر اسے (یعنے تقصیرات اسکی) اور بہتر کر مہمانی اسکی (یعنے جنت میں) اور کشادہ کر قبر اسکی اور پاک کر اسکو ساتھ پانی کے اور برف کے اور اولے کے (یعنے پاک کر گناہوں سے ساتھ طرح طرح کی مغفرتوں کے) اور پاک کر اسکو گناہوں سے جیسا کہ پاک کیا جاتا ہے

---

[1] یہ حدیث نیل الاوطار چھاپہ مصر کی تیسری جلد کے صفحہ ۳۰۰ میں ہے ۱۲ [2] یہ حدیث ترمذی چھاپہ نولکشور میں ہے ۱۲ [3] یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی تیسری جلد کے صفحہ ۳۰۱ میں ہے ۱۲ [4] یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے جو کہ معہ شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکی جلد اول کے صفحہ ۳۱۱ میں ہے ۱۲

کپڑا سفید میل سے اور بدلہ دے اُسکو گھر (یعنے اس عالم میں) بہتر گھر اسکے سے اور اہل (یعنے خادم) بہتر اہل اسکے سے اور بی بی بہتر بی بی اسکی سے اور داخل کر اسکو جنت میں اور پناہ دے اسکو عذاب قبر کے سے یا کہا عذاب دوزخ کے سے اور ایک روایت میں ہے کہ بچا اس کو فتنہ قبر کے سے اور عذاب آگ کے سے کہا عوف نے کہ جب میں یہ دعا حضرت سے اُس میت کے لیے سنی تو رشک لگیا میں یہانتک کہ آرزو کی میں نے کہ ہوتا میں یہ میت یعنے تو کہ حضرت میرے لیے یہ دعا کرتے روایت کیا اسکو مسلم نے ف۱ امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ اس حدیث میں اشارہ ہے واسطے پکار کر پڑھنے دعا کے جنازہ کی نماز میں انتہی دوسری دعا

عَنْ۲ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَكَبِیْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِیْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب پڑھتے نماز جنازہ پر کہتے یا اللہ بخش کر واسطے زندوں ہمارے کے اور مردوں ہمارے کے اور حاضر ہمارے کے اور غائب ہمارے کے اور چھوٹوں ہمارے کے اور بڑوں ہمارے کے اور مردوں ہمارے کے اور عورتوں ہمارے کے یا اللہ جسکو زندہ رکھے تو ہم میں سے تو زندہ رکھ اسے اسلام پر اور جسکو مارے تو ہم میں سے تو مار اسے ایمان پر یا اللہ مت محروم کر ہمکو اسکے ثواب سے (یعنے ثواب سے کہ بسبب مصیبت اسکی کے ہمکو حاصل ہوا ہے اس سے محروم نہ کر) اور نہ فتنہ میں ڈال ہمکو بعد اسکے روایت کیا اسحدیث کو مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے تیسری دعا

عَنْ۳ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے کہ کہا نماز پڑھی ساتھ ہمارے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص پر مسلمانوں میں سے پس سنا میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے یا الٰہی تحقیق فلانا بیٹا فلانے کا بیچ امان تیری کے ہے (یعنے اسلیے کہ ایمان رکھتا تھا تو پھر) اور چنگل (یعنے پناہ) ساتھ قرآن کے (کہ وہ امن دینے والا ہے) پس بچا اسکو فتنہ قبر کے سے (یعنے عذاب اسکے سے) اور عذاب آگ کے سے اور تو صاحب وفا کا ہے (کہ جو عہد اور وعدہ بندوں کے ساتھ کیا ہے پورا کرتا ہے اور تو صاحب) حق کا ہے (کہ جو کچھ کہ کہتا ہے اور کرتا ہے حق ہے) یا الٰہی بخش کر واسطے اُسکے اور رحم کر اُسپر تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہے۔ روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد

۱؎ یہ عبارت امام نووی کی صحیح مسلم میں جو کہ مع شرح نووی چھپا گیا ہے اسکی جلد اول کے ۳۱۱ میں ہے ۲؎ یہ حدیث بلوغ المرام کی کتاب الجنائز میں ہے
۳؎ یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب المشی بالجنازہ کی دوسری فصل میں ہے

اور ابن ماجہ نے ف کہا شوکانی[1] نے نیل الاوطار میں کہ سکوت کیا ہے اس سے ابوداؤد اور منذری نے اور اسکی اسناد میں مروان بن جناح ہے اور اسمیں مقال ہے۔ چوتھی دعا عَنْ[2] اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الصَّلٰوةِ عَلَی الْجَنَازَةِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا فَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ رَزَقْتَهَا لِلْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِیَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ پڑھتے تھے نماز جنازہ میں یہ دعا یا الٰہی تو پروردگار اس کا ہے تو نے پیدا کیا اسکو اور تو نے ہدایت کی اسکو واسطے اسلام کے اور تو نے قبض کی روح اسکی اور تو داناتر ہے ساتھ باطن اسکے کے اور ظاہر اسکے کے اور آئے ہیں ہم شفاعت کرنیوالے پس بخش اسکو روایت کیا اسکو حدیث کو ابوداؤد نے۔ پانچویں دعا عَنِ[3] الْبُخَارِیِّ قَالَ الْحَسَنُ یَقْرَءُ عَلَی الطِّفْلِ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ وَیَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّسَلَفًا وَّاَجْرًا روایت ہے بخاری سے (بطریق تعلیق کے) کہ کہا حسن بصری پڑھتے تھے اوپر جنازہ کے لڑکے کے سورہ فاتحہ اور کہتے یا الٰہی کر دان اسکو ہمارے لیے پیشرو اور پیشوا اور ثواب ف قسطلانی[4] شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ وصل کیا اسحدیث کو عبدالوہاب بن عطا خفاف نے پھر کتاب الجنائز اپنی کے عَنْ[5] طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰی جَنَازَةٍ فَقَرَءَ فَاتِحَةَ الْکِتَابِ فَقَالَ لِتَعْلَمُوْا اَنَّهَا سُنَّةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ عَنْ روایت ہے طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا نماز پڑھی میں پیچھے ابن عباس کے جنازہ پر سو پڑھی سورہ فاتحہ پس کہا کہ جان رکھو کہ وہ سنت ہے روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے ف قسطلانی[6] شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ جسکو کہے صحابی کہ سنت ہے وہ حدیث اکثر لوگوں کے نزدیک مرفوع ہوتی ہے اور زرقانی[7] شرح موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ جسکو کہے صحابی یہ سنت ہے حکم اسکا مرفوع کا ہے اور امام نووی نے صحیح مسلم کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ جسوقت کہے صحابی امر کیے گئے ہم ساتھ فلانی بات کے یا کہے منع کیے گئے ہم فلانی بات سے یا کہے سنت ہے فلانی بات پس یہ سب مرفوع ہے اوپر مذہب صحیح کے نزدیک جمہور کے اور منہج الوصول الی اصطلاح احادیث الرسول[8] میں لکھا ہے کہ کہا ابن عبدالبر نے کہ جسوقت کہے صحابی کہ یہ سنت ہے مراد اس سے سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور بخاری نے ان دونوں صیغوں پر یوں باب باندھا ہے کہ یہ باب ہے سورہ فاتحہ پڑھنے کا اوپر جنازہ کے اور قسطلانی[9] شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ پڑھنا سورہ فاتحہ کا جنازہ پر کئی

---

[1] یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی تیسری جلد کے صفحہ ۳۰۰ میں ہے [2] یہ حدیث ابوداؤد چاپہ دہلی کی میں جو کہ ۱۳۱۰ھ میں چاپا گیا ہے۔ اسکی جلد دوم کی صفحہ ۱۹۱ میں ہے [3] یہ حدیث بخاری چاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۱۷۱ میں ہے [4] یہ عبارت قسطلانی چاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۳۳۶ میں ہے [5] یہ حدیث بخاری چاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۱۷۱ میں ہے [6] یہ عبارت قسطلانی چاپہ نولکشور کی جلد دوم کے صفحہ ۳۳۷ میں ہے [7] یہ عبارت زرقانی چاپہ مصر کی جلد دوم کے صفحہ ۵۱ میں ہے [8] یہ عبارت منہج الوصول الی اصطلاح احادیث الرسول چاپہ بھوپال کے صفحہ ۵۵ میں ہے [9] یہ عبارت قسطلانی چاپہ نولکشوری جلد دوم کے صفحہ ۳۳۶ میں ہے

میں سے ہے واسطے عام ہونے حدیث کے لَاصَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَءْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ یعنی نہیں ہے نماز واسطے اس شخص کے جو نہ پڑھے سورہ فاتحہ کو اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام احمد کا اور میزان شعرانی میں لکھا ہے کہ مذہب امام شافعی اور امام احمد علیہما الرحمۃ کا یہ ہے کہ تحقیق پڑھنا سورہ فاتحہ کا بعد پہلی تکبیر جنازہ کے فرض ہے اور مذہب امام ابوحنیفہ اور امام مالک کا یہ ہے کہ نہ پڑھی جاوے جنازہ میں کوئی چیز قرآن سے اتھے اور دلیل ابوحنیفہ رح اور مالک کی یہ حدیث ہے جو کہ موطا امام مالک میں ہے عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کَانَ لَایَقْرَءُ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الْجَنَازَۃِ روایت ہے نافع سے کہ تحقیق عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نہ پڑھتے بیچ نماز کے اوپر جنازہ کی سو جواب اسکا یہ ہے کہ اس حدیث میں سورہ فاتحہ کا ذکر تک نہیں خدا جانے عبداللہ بن عمر جنازہ میں کونسی چیز نہ پڑھتے تھے اور اگر خیر بالفرض اس سے سورہ فاتحہ ہی لیجاوے تو بھی یہ حدیث لائق حجت پکڑنے کے نہیں کیونکہ موقوف ہے وَعَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَلٰی جَنَازَۃٍ فَقَرَءَ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَسُوْرَۃٍ وَجَھَرَ حَتّٰی اَسْمَعَنَا فَلَمَّا فَرَغَ اَخَذْتُ بِیَدِہٖ فَسَاَلْتُہٗ فَقَالَ سُنَّۃٌ وَحَقٌّ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے طلحہ بن عبداللہ بن عوف سے کہ کہا نماز پڑھی میں نے پیچھے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اوپر جنازہ کے پس پڑھی سورہ فاتحہ اور سورۃ اور پکار کر پڑھی یہاں تک کہ سنایا ہمکو پس جب فارغ ہوئے پکڑا میں نے انکو ساتھ ہاتھ اپنے کے پس پوچھا میں نے انسے (یعنے حال پکار کر پڑھنے سورہ فاتحہ اور سورہ کا) پس کہا سنت اور حق ہے روایت کیا اس حدیث کو نسائی نے ف یہ حدیث صریح دلیل ہے اسپر کہ جنازہ کی نماز میں سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ اور کوئی سورہ قرآن کی بھی پکار کر پڑھنی سنت ہے وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ السُّنَّۃُ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الْجَنَازَۃِ اَنْ یَّقْرَءَ فِی التَّکْبِیْرَۃِ الْاُوْلٰی بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ مُخَافَتَۃً ثُمَّ یُکَبِّرُ ثَلٰثًا وَالتَّسْلِیْمُ عِنْدَ الْاٰخِرَۃِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا سنت ہے بیچ نماز کے اوپر جنازہ کے یہ کہ پڑھے بیچ تکبیر پہلی کے سورہ فاتحہ آہستہ پھر تکبیر تین اور سلام پھیرے ایک آخر تکبیر کے ف جسطرح سے اوپر کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جنازہ کی نماز میں سورہ فاتحہ اور کوئی سورہ پکار کر پڑھنی سنت ہے اسیطرح سے اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آہستہ پڑھنا بھی سنت ہے غرضکہ پکار کر پڑھنا اور آہستہ پڑھنا دونوں طرح سے جائز ہے جنازہ کی نماز میں درود پڑھنے کی بیان میں عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ بْنِ سَھْلٍ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ السُّنَّۃَ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الْجَنَازَۃِ اَنْ یُّکَبِّرَ الْاِمَامُ ثُمَّ یَقْرَءُ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ بَعْدَ التَّکْبِیْرَۃِ الْاُوْلٰی سِرًّا فِیْ نَفْسِہٖ ثُمَّ یُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَدَعَا لِلْمَیِّتِ فِیْ مُسْنَدِہٖ روایت ہے ابی امامہ بن سہل سے کہ تحقیق خبر دی اسکو ایک مرد نے اصحاب نبی صلی اللہ

ف یہ عبارت میزان شعرانی چاپہ دہلی کے صفحہ ۵۵ میں ہے ۱۲ ف یہ حدیث موطا امام مالک چاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۱۰۴ میں ہے ۱۲ ف یہ حدیث نسائی چاپہ شاہدرہ دہلی کے صفحہ ۱۴۹ میں ہے ف یہ حدیث نسائی چاپہ ایضاً کے صفحہ ۱۴۸ میں ہے ف یہ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ محمدی دہلی کے صفحہ ۱۱۵ میں ہے ۱۲

علیہ وسلم کرے کہ تحقیق سنت ہے پیچھ نماز کے اوپر جنازہ کے یہ کہ تکبیر کہے امام پھر پڑھے سورہ فاتحہ پیچھے تکبیر پہلی کے آہستہ پیچھ دل اپنے کے پھر درود بھیجے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کیا اسحدیث کو شافعی نے اپنی مسند میں ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ کہا پیچھ فتح الباری شرح صحیح بخاری کے کہ اسناد اسکی صحیح ہے انتھے اور یہ حدیث دلیل ہے اوپر کہ جنازہ کی نماز میں درود پڑھنا سنت ہے۔ ف کہا نووی نے ریاض الصالحین میں کہ نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی جاویں پہلی تکبیر کے بعد اعوذ پڑھے پھر پڑھے سورہ فاتحہ پھر دوسری تکبیر کہے پھر درود بھیجے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پس کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ پھر تیسری تکبیر کہے اور دعا مانگے واسطے میت کے اور واسطے مسلمانوں کے پھر چوتھی تکبیر کہے اور دعا مانگے اور بہتر دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ یعنے یا الٰہی محروم رکھ تو ہمکو اُسکے ثواب سے اور نہ فتنے میں ڈال ہم کو بعد اس کے اور بخش ہم کو اور بخش اُس کو۔ ف جنازہ کی نماز کے لیے جو دعائیں کہ اس کتاب میں نقل کیگئی ہیں اُن میں کی یہ دوسری دعا ہے میت کو دونوں پاؤں کی طرف سے قبر میں داخل کرنیکے بیان میں عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ اَوْصَی الْحَارِثُ اَنْ یُّصَلِّیَ عَلَیْہِ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یَزِیْدَ فَصَلّٰی عَلَیْہِ ثُمَّ اَدْخَلَ الْقَبْرَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَیِ الْقَبْرِ وَقَالَ ھٰذَا مِنَ السُّنَّۃِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ ؛

روایت ہے اسحاق سے کہ کہا اُس نے وصیت کی حارث نے یہ کہ نماز پڑھے اوپر اسکے عبداللہ بن یزید پس نماز پڑھی (عبداللہ نے) اوپر اسکے پھر داخل کیا (حارث کو) قبر میں جانب دونوں پاؤں قبر کی سے اور کہا (عبداللہ نے) یہ سنت سے ہے روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد نے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ سکوت کیا اس حدیث سے ابوداؤد اور منذری نے اور حافظ نے تلخیص میں اور راوی اسکی اسناد کے راوی صحیح کے ہیں میت کو قبر میں داخل کرنیکے وقت دعا پڑھنے کے بیان میں عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَضَعْتُمْ مَوْتَاکُمْ فِی الْقُبُوْرِ فَقُوْلُوْا بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَصَحَّحَہُ ابْنُ حِبَّانَ وَاَعَلَّہُ الدَّارَقُطْنِیُّ بِالْوَقْفِ۔ روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جب کہو تم اپنے مردوں کو پھر قبر کے پس کہو ساتھ نام اللہ کے اور اوپر ملت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نے اور معلول کہا اسکو دارقطنی نے بسبب موقوف ہونے کے عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَلْحَدُوْا لِیْ لَحْدًا وَانْصِبُوْا عَلَیَّ اللَّبِنَ نَصْبًا کَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ

لہ یہ مضمون ہے نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد تیسری کے صفحہ ۱۰۵ میں ہے لہ یہ مضمون ریاض الصالحین چھاپہ لاہور کے صفحہ ۲۹۷ میں ہے لہ یہ حدیث ابوداؤد میں ہے کہ ۱۲۷۸ھ میں ہی میں چھاپا گیا ہے اس کی جلد دوم کے صفحہ ۱۰۱ میں ہے۔ لہ یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد تیسری کے صفحہ ۱۰۳ میں ہے لہ یہ حدیث بلوغ المرام کے کتاب الجنائز میں ہے لہ یہ حدیث بلوغ المرام کی کتاب الجنائز میں ہے ۱۲

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم والبیہقی عن جابر نحوہ وزاد ورفع قبرہ عن الارض قدر شبر وصححہ ابن حبان ۱۲ روایت ہے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہ کہا کر دیو میرے لیے لحد اور جائیو مجھ پر کچی اینٹیں جیسا کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روایت کیا اسکو مسلم نے اور بیہقی کی روایت جابر کی مانند اسکی ہے اور زیادہ کیا اور بلند کی گئی قبر آپکی زمین سے موافق ایک بالشت کے اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نے ف مسلم میں روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ گچ کی جاوے قبر اور یہ کہ بیٹھا جاوے اوپر اسکے اور یہ کہ مکان بنایا جاوے اوپر اسکے میت کو قبر میں رکھنے کے بعد اس پر مٹی ڈالنے اور قبر پر پانی چھڑکنے کے بیان میں عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ وَأَتَى الْقَبْرَ فَحَثَى عَلَيْهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ وَهُوَ قَائِمٌ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ روایت ہے عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی (یعنے جنازہ کی) اوپر عثمان بن مظعون کے اور آئے قبر پر پس ڈالیں اس پر تین لپیں (یعنے مٹی کی) کھڑے کھڑے روایت کیا اسکو دارقطنی نے ف کہا شوکانی[۳] نے نیل الاوطار میں کہ زیادہ کیا بزار نے اسکو اخیر میں کہ حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی چھڑکنے کا قبر پر پس چھڑکا گیا قبر پر اور کہا بیہقی نے واسطے اس حدیث کے شاہد ہے حدیث جعفر بن محمد سے اسنے اپنے باپ سے مرسل روایت کیا اسکو شافعی نے ابراہیم بن محمد سے اسنے جعفر سے اسنے ابی المنذر سے نزدیک ابی داؤد کے مراسیل میں یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالیں ایک قبر پر تین لپیں کہا ابو حاتم نے علل میں کہ ابو المنذر مجہول ہے

بعد دفن کرنے میت کے میت کے لئے دعا مانگنے کے بیان میں عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَاسْأَلُوا لَهُ بِالتَّثْبِيتِ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہے عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب فراغت کرتے دفن سے مردے کے ٹھیرتے اوپر اسکے پس فرماتے بخشش مانگو واسطے بھائی اپنے کے اور مانگو اسکے لئے ثابت قدم رہنا پس تحقیق وہ اسوقت پوچھا جاتا ہے اور صحیح کہا اس کو حاکم نے روایت کیا اسکو ابو داؤد نے میت کے گھر والوں کیلئے قرابت والوں اور ہمسایوں کو کھانا بھیجنے کے بیان میں عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ حِينَ قُتِلَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

---

۱ یہ حدیث صحیح مسلم میں جو کہ مسلم مروجہ چھاپا گیا ہے اسکی جلد اول کے صفحہ ۳۱۲ میں ہے ۱۲ ۲ یہ حدیث بلوغ المرام کی کتاب الجنائز میں ہے

۳ یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد تیسری کے صفحہ ۳۱۱ میں ہے ۱۲ ۴ یہ حدیث ابو داؤد چھاپہ نولکشور کی جلد تیسری کے صفحہ ۳۱۳ میں ہے

۵ یہ حدیث بلوغ المرام کی کتاب الجنائز میں ہے ۱۲

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ أَتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

روایت ہے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا جب جعفر کی موت کی خبر جسوقت شہید ہوئے وہی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے طیار کرو واسطے جعفر کے گھر والوں کے کھانا پس تحقیق آئی ہے اُنپر وہ مصیبت جو کہ غفلت میں ڈالدیگی اُنکو روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے

قبروں کی زیارت کرنیکے بیانمیں عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ الْحُصَيْبِ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ وَزَادَ ابْنُ مَاجَةَ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَتُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا۔ روایت ہے بریدہ بن الحصیب اسلمی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں منع کرتا تھا تمکو قبروں کی زیارت سے پس اب زیارت کرو اُنکی روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے اور زیادہ کیا ترمذی نے پس وہ یاد دلاتی ہیں آخرت کو اور زیادہ کیا ابن ماجہ نے حدیث سے ابن مسعود کے اور بے رغبت کرتی ہے چیز دنیا کے فائدہ ابتداء اسلام میں لوگ بت پرستی چھوڑکر مسلمان ہوئے تھے اسواسطے حضرت نے زیارت قبور سے منع فرمایا کہ مبادا فکر میں پھر گرفتار ہوجاویں جب لوگوں کے دلوں میں اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہوگیا تو اجازت دی اور فائدہ اسکا یہ بتلایا کہ اس سے موت یاد آتی ہے اور جانتا ہے کہ دنیا فانی ہے اور عمدہ فائدہ یہ ہے کہ مردوں کیلئے دعا اور استغفار ہوتی ہے اور یہ سنت ہے چنانچہ حضرت عائشہ رضہ کی روایت سے صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بقیع غرقد میں تشریف لیجاتے تھے اور سلام بھیجتے تھے وہاں کے مردوں پر اور استغفار کرتے تھے اُن کیلئے اب رہا یہ کہ یہ جو مسند امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ میں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آیا ہے اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔ یعنے تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی عورتوں بہت زیارت کرنیوالیوں قبروں کی کو اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے حکم اس کا کیا ہے آیا عورتوں کے حق میں یہ نہی باقی ہے یا انکو بھی زیارت کرنی قبروں کی درست ہے سو جواب اسکا یہ ہے کہ کہا ترمذی نے کہ گئی ہیں بعض اہل علم طرف اسکی کہ تحقیق یہ یعنی لعن کرنا تھا پہلے اسکے کہ اجازت دیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم بھیجکر زیارت کرنے قبروں کے پس جبکہ اجازت دی داخل ہوئے بھیجکر اجازت کی مرد عورت اور کہا بعضے عالموں نے سوا اس کے نہیں کہ مکروہ جانا ہے حضرت نے زیارت کرنا قبروں کا عورتوں کیلئے واسطے کم صبر کرنے اُنکے اور بہت جزع وفزع کرنے اُنکے تھے اسسے معلوم ہوا کہ اس مسئلہ میں اہل علم کا اختلاف ہے اور جو لوگ کے قائل اس بات کے ہیں کہ زیارت

لہ یہ حدیث بلوغ المرام کی کتاب ایمانمیں ہے ۱۲ سے یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے کہ مہ شہر نووی چھاپا گیا ہے اُسکی جلد اول کے صفحہ ۳۱۳ میں ہے ۱۲ سے یہ حدیث مشکوۃ میں باب زیارۃ القبور کی تیسری فصل میں ہے سے یہ عبارت ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۱۱۱ میں ہے ۱۲

کہ قبروں کا عورتوں کو لیے جانا جائز ہے دلائل انکے یہ ہیں پہلی دلیل مسلم[1] میں روایت ہے بریدہ بن حصیب الاسلمی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنت نھیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا یعنے میں منع کرتا تھا تمکو قبروں کی زیارت سے پس اب زیارت کرو انکی کہتے ہیں کہ اسمیں داخل ہیں مرد و عورت جیسا کہ قول ترمذی کا اوپر گزرا دوسری[2] دلیل ترمذی میں روایت ہے ابن ابی ملیکہ سے کہ کہا وفات ہوئی عبد الرحمن بن ابی بکر کی بیچ حبشے کے اور وہ ہے ایک جگہ پہر لائے گئے طرف مکہ کی پہر دفن کیے گئے مکہ میں پس جبکہ آئیں حضرت عائشہ رضہ مکہ میں حج کے لئے آئیں قبر عبد الرحمن بن ابی بکر کے پاس کہ بھائی انکے تھے تیسری[3] دلیل مسلم میں روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا کسطرح کہوں میں اے رسول اللہ کے (مراد رکھتی ہے اس سوال سے کیا کہوں میں وقت زیارت کرنے قبروں کے) فرمایا کہہ السلام علی اھل الدیار من المؤمنین والمسلمین ویرحم اللہ المستقدمین منا والمستاخرین وانا انشاء اللہ بکم للاحقون یعنی سلام ہے اوپر صاحب گھر وںکے مومنوں میں سے اور مسلمانوں میں سے اور رحم کرے اللہ ہم سے پہل کرنیوالوں پر اور پیچھے رہنے والوں پر اور تحقیق ہم اگر چاہا اللہ نے ساتھ تمہارے البتہ ملنے والے ہیں چوتھی[4] دلیل امام شوکانی نے درری مضیہ شرح درر البہیہ میں لکھا ہے کہ روایت کی ائمہ نے بیچ سنن اپنی کے اور حاکم نے حضرت عائشہ رضہ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عورتوں کو بیچ زیارت کرنے قبروں کے اور روایت کیا اسکو ابن ماجہ[5] نے حضرت عائشہ رضہ کے ساتھ اختصار کے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی بیچ زیارت کرنے قبروں کے انتے جو لوگ قائل اس بات کے ہیں کہ زیارت کرنی قبر وںکی عورتوں کو درست نہیں وہ کہتے ہیں کہ حدیث نھیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا یعنے میں منع کرتا تھا تمکو قبروں کی زیارت سے پس اب زیارت کرو انکی ضمیر ہنیتکم کا مذکر کا ہے اور دوسری دلیل ان کی یہ حدیث ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن زوارات القبور یعنی تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی عورتوں بہت زیارت کرنیوالیوں قبروں کی کو اسطرح لکھا ہے امام نووی[6] نے شرح صحیح مسلم میں اور کہا امام شوکانی[7] نے وارد ہوئی ہیں حدیثیں بیچ منع کرنے عورتوں کے جنازوںکے پیچھے جانیکے باب میں اور یہ تقویت دیتی ہیں منع ہونیکو زیارت سے انتے وعن سلیمان بریدۃ عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمھم اذا خرجوا الی المقابر ان یقولوا السلام علی اھل الدیار من المؤمنین والمسلمین وانا

---

[1] یہ حدیث صحیح مسلم میں جو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکی جلد اول کے ص۳۱۴ میں ہے [2] یہ حدیث ترمذی چھاپا ہوئی کے ص۱۱۲ میں ہے ۱۲
[3] یہ حدیث صحیح مسلم میں جو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اُس کی جلد اول کے ص۳۱۴ میں ہے [4] یہ عبارت امام شوکانی کی روضۃ الندیہ شرح درر البہیہ مطبوعہ مطبع علوی علی بخش خان کے ص۸۳ میں ہے ۱۲ [5] یہ حدیث ابن ماجہ چھاپا اول دہلی ص۱۱۶ میں ہے [6] یہ عبارت امام نووی کی صحیح مسلم مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اُسکے ص۳۱۴ میں ہے [7] یہ عبارت امام شوکانی کی روضۃ الندیہ شرح درر البہیہ مطبوعہ مطبع علوی لکھنؤ علی بخش خان کے ص۸۳ میں ہے ۱۲ [8] یہ حدیث صحیح مسلم میں جو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اُسکے ص۳۱۴ میں ہے ۱۲

اِنْشَآءَ اللّٰہُ بِکُمُ لَلَاحِقُوْنَ نَسْئَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ۵ اور روایت ہے سلیمان بن بریدہ سے
نقل کی اسنے اپنے باپ سے کہا کہ نہیں پیغمبر خدا صلعم سکھلاتے تھے ہم کو جبکہ نکلیں طرف قبرستان کی یہ کہیں کہ سلام ہو تم پر اے گھر والو مومنوں
میں سے اور مسلمانوں میں سے اور تحقیق ہم اگر چاہے اللہ تعالیٰ ساتھ تمہارے البتہ ملیں گے ہم مانگتے ہیں ہم اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے
لئے عافیت روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** ۱ ابن عباس رضی اللہ عنہما قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بقبور المدینۃ فاقبل علیھم بوجھہ فقال السلام علیکم یا اھل القبور یغفر اللہ لنا ولکم
انتم سلفنا ونحن بالاثر رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب ۲ اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گذرے
پیغمبر خدا صلعم قبروں پر مدینے میں پس متوجہ ہوئے اُنپر ساتھ منہ اپنے کے اور فرمایا سلام ہو تم پر اے صاحب قبروں کے بخشے
اللہ ہم کو اور تم کو اور تم پہلے پہنچے ہو ہمسے اور ہم پیچھے سے آتے ہیں روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے

فصل قربانی کے بیان میں

عَنْ ۲ انس رضی اللہ عنہ قال ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بکبشین املحین اقرنین ذبحھما بیدہ وسمی وکبر قال رایتہ واضعا قدمہ علی صفاحھما ویقول بسم اللہ
واللہ اکبر متفق علیہ ۳ روایت ہے انس رض سے کہ کہا قربانی کی رسول اللہ صلعم نے ساتھ دو دنبوں ابلق سینگدار کے ذبح کیا اُنکو
ساتھ ہاتھ اپنے کے اور بسم اللہ کہی اور تکبیر کہی کہا انس رض نے دیکھا میں نے حضرت کو کہ رکھے ہوئے تھے قدم اپنا اوپر پہلو یا گلو اُنکے
کے اور کہتے تھے بسم اللہ واللہ اکبر روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے ف مستحب ہے کہ قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرے جو
جانتا ہو آداب ذبح کے والا حاضر رہے وقت ذبح کرنے کا اور وقت ذبح کرنے کا نام لینا یعنے بسم اللہ واللہ اکبر کہنا شرط ہے ذبح کی اور
مسند امام احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ میں روایت ہے براء بن عازب رض سے کہ کہا کھڑے ہوئے ہم پاس
پیغمبر خدا صلعم کے اور فرمایا پس جائز نہیں قربانی میں کانا کہ بظاہر ہو کانا پن اُسکا اور مریض کہ ظاہر ہو مرض اُسکا اور
لنگڑا کہ ظاہر ہو لنگڑا پن اُسکا اور دبلا کہ نہ رکھتا ہو مغز ہڈی میں اور صحیح کہا اسکو ترمذی اور ابن حبان نے اور مسند امام
احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ میں روایت ہے علی رض سے کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول اللہ
صلعم نے یہ کہ خوب دیکھیں ہم قربانی کی آنکھ اور کان کو اور یہ کہ نہ قربانی کریں ہم ساتھ کانے کے اور نہ اُس جانور کے
کہ کٹا ہو کان اگلی طرف سے اور پچھلی طرف سے اور نہ اُس جانور کو کہ پھٹے ہوں کان اُس کے گول اور نہ اس جانور کو کہ اُسکے
کان چرے ہوئے ہوں دراز اور صحیح کہا اس کو ترمذی اور ابن حبان اور حاکم نے ف یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ جس قربانی
کا تھوڑا سا بھی کان کٹا ہو یا آنکھ میں کچھ نقصان ہو یا لنگڑا وغیرہ ہو تو اسکی قربانی درست نہیں اور یہی مذہب ہے

---

۱ یہ حدیث ترمذی چاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۱۲۰ میں ہے ۲ یہ حدیث مشکوۃ میں باب الاضحیہ کے پہلی فصل میں ہے ۳ یہ حدیث بلوغ المرام
کے باب الاضاحی میں ہے ۴ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الضحایا میں ہے

امام شافعیؒ کا اور نزدیک امام ابوحنیفہؒ کے جس قربانی کا آدھے سے کم کان کٹا ہوا ہو اور ایسا ہی دم کٹا اور ناک کٹا اور سینگ ٹوٹا وغیرہ بھی تو اسکی قربانی جائز ہے۔ اور دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ ترمذی میں روایت ہے قتادہ سے اُسنے نقل کی حدیث بن کلیب ہندی سے کہ کہا سُنا میں نے حضرت علیؓ سے کہ کہتے تھے کہ منع کیا رسول اللہ صلعم نے یہ کہ قربانی کریں ساتھ اعضب قرن اور اذن کے کہا قتادہ نے پس ذکر کیا میں نے اس بات کا واسطے سعید بن مسیب کے پس کہا اُسنے اعضب وہ ہے جو کٹا ہوا ہو جسکا آدھا کان یا زیادہ اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے سو تطبیق پہلی حدیث اور اس حدیث میں یوں دیجاتی ہے کہ جسکو بہم نہ پہنچ سکے بے عیب قربانی تو اسکو عیب والی جائز نہیں اور جسکو بہم پہونچ اُسکو آدھے سے کم کان کٹی بھی جائز ہے اور خصی قربانی یعنے جسکے بیضے کوٹ کر شہوت کھودی ہے وہ داخل نقصان وعیب نہیں ۔ بلکہ ایسا خصی فربہ ہوتا ہے اور گوشت اُس کا لذیذ ہوتا ہے اور وہ سنت ہے چنانچہ مسند امام احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی میں روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا ذَبَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الذَّبْحِ کَبْشَیْنِ اَقْرَنَیْنِ اَمْلَحَیْنِ مَوْجُوْئَیْنِ الْحَدِیْثَ یعنی ذبح کئے نبی صلعم نے دن ذبح کے (یعنی قربانی کے) دو دنبے سینگ دالا ابلق خصی آخر حدیث تک اور بخاری[1] اور مسلم میں روایت ہے جندب بن سفیان سے کہ کہا حاضر تھا میں عید اضحی کو پیغمبر خدا صلعم کے ساتھ سو جب ادا کر چکے حضرتؐ نماز اپنی لوگوں کے ساتھ دیکھا بکری کی طرف کہ تحقیق ذبح ہو چکی سو فرمایا جس نے ذبح کر لی پہلے نماز کے تو ذبح کرے دوسری بکری اسکی جگہ اور جس نے نہ ذبح کی ہو تو ذبح کرے (بعد نماز کے) نام پر اللہ کے اور بخاری[2] اور مسلم میں روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا حکم کیا مجھے پیغمبر خدا صلعم نے کہ کھڑا ہوؤں میں اُنکی قربانی کے اونٹوں پر اور بانٹوں گوشت اُنکا اور کہا میں اُنکی اور جھلیں اُنکی مسکینوں پر اور نہ دوں قصابی میں سے کچھ اور مسلم[3] میں روایت ہے شداد بن اوس سے کہ کہا دو چیزیں ہیں کہ یاد رکھا میں نے اُنکو حضرت سے فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے لکھا احسان کرنا ہر چیز پر سو جب قتل کرو تو اچھی طرح کر و قتل کرنا اور ذبح کرو تو اچھی طرح کرو ذبح کرنا اور چاہیئے کہ تیز کرے ایک تمہارا چھری اپنی کو پس چاہیئے کہ آرام دے ذبیحہ اپنے کو اور بخاری[4] میں روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذبح کرتے اور نحر کرتے عیدگاہ میں اور ابن ماجہ[5] میں روایت ہے اُنہیں سے کہ کہا حکم کیا پیغمبر خدا صلعم نے ساتھ تیز کرنے چھریوں کے اور یہ کہ چھپائی جائے چارپایوں سے (یعنی قربانی ایک دوسری کے سامنے نہ ذبح کیجاوے) اور فرمایا جب ذبح کرے ایک تمہارا پس چاہیئے کہ جلدی کرے سو یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ احادیث کے راویوں میں ابن لہیعہ ہے اور وہ ضعیف ہے چنانچہ ذکر اسکا منبر پر چڑھکر لوگوں کو امام کے سلام دینے کے بیان میں پہلے گذرا اگرچہ کہ معارض

---

[1] یہ حدیث ترمذی چاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۲۷۰ میں ہے [2] یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب الاضحیہ کی دوسری فصل میں ہے [3] یہ حدیث ہو باب الاضاحی میں ہے [4] یہ حدیث باب الاضاحی میں ہے [5] یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے کہ مع شرح نووی چاپا گیا ہے۔ اسکی جلد دوم کے صفحہ ۱۲۷ میں ہے [6] یہ حدیث بخاری چاپہ احمدی میرٹھ کی صفحہ ۸۳۴ میں ہے [7] یہ حدیث ابن ماجہ چاپہ اول ہی کے صفحہ ۲۲۵ میں ہے

اس کے اور کوئی حدیث صحیح نہیں ہے پس اسلئے عمل کرنا اسی حدیث پر اولیٰ اور انسب ہوگا اور ترمذی اور ابن ماجہ میں روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے نہیں کیا ابن آدم نے کوئی عمل دن نحر کے کہ محبوب تر ہو نزدیک اللہ کے جاری کرنے خون کے سے اور تحقیق وہ جانور ذبح کیا ہوا آویگا دن قیامت کے ساتھ سینگوں اور بالوں اور کھروں اپنے کے اور تحقیق خون قربانی کا البتہ قبول ہوتا ہے جناب الٰہی میں پہلے اس سے کہ گرے زمین پر یعنی نزدیک قصد کرنے ذبح کے پس خوش کرو ساتھ اُس کے نفسوں کو اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ترمذی میں روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا ٹھیرے رسول اللہ صلعم مدینہ میں دس برس قربانی کرتے تھے یعنی ہر سال اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے اور موطا امام مالک میں روایت ہے نافع سے کہ تحقیق عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ قربانی کے دو دن ہیں پیچھے دن نحر کے اور کہا مالک نے کہ تحقیق پہونچا مجھکو علی ابن ابیطالب سے مانند اسکی اور ابوداؤد اور ترمذی میں روایت ہے شعبہ سے کہ کہا کہ دیکھا میں نے حضرت علیؓ کو قربانی کرتے تھے دو دنبے پس کہا میں نے واسطے ان کے کیا ہے یہ یعنی کافی تو ایک دنبہ بھی ہے قربانی میں دو کیوں کرتے ہو پس فرمایا حضرت علیؓ نے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلعم نے وصیت فرمائی تھی مجھ کو یہ کہ قربانی کروں انکی طرف سے یعنی بعد وفات اُنکی کے پس میں قربانی کرتا ہوں انکی طرف سے ف کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر حدیث شریک سے اور تحقیق رخصت دی ہے بعض اہل علم نے یہ کہ قربانی کیجاوے میت کی طرف سے اور نہیں جائز ہے نزدیک بعضوں کے قربانی کرنا میت کی طرف سے اور کہا عبداللہ بن مبارک نے کہ بہتر ہے نزدیک میرے یہ ہے کہ صدقہ کیا جاوے میت کی طرف سے اور نہ قربانی کیجاوے اور اگر قربانی کیجاوے نہ کھاوے قربانی کرنیوالا اسمیں سے کچھ بھی اور صدقہ کرے سب کا سب **وَعَنْ** عَمَّارَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ سَأَلْتُ أَبَا أَيُّوْبَ كَيْفَ كَانَتِ الضَّحَايَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُضَحِّي بِالشَّاةِ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فَيَأْكُلُوْنَ وَيُطْعِمُوْنَ حَتّٰى تَبَاهَى النَّاسُ فَصَارَتْ كَمَا تَرٰى رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمار بن عبداللہ سے کہ کہا سُنا میں نے عطا ابن یسار سے کہ کہا عطا ابن یسار نے کہ پوچھا میں نے ابا ایوب سے کہ کس طرح تھا قربانی کرنیوالے زمانہ رسول اللہ صلعم کے پس کہا ابا ایوب نے کہ تھا مرد قربانی کرتا ساتھ ایک بکری کے اپنی طرف سے اور اپنے گھر کے لوگوں کی طرف سے پس کہا تے اور کھلاتے یہانتک کہ فخر کیا لوگوں نے پس ہوئی جیسا کہ دیکھتا تو روایت کیا اس حدیث کو مالک اور ترمذی نے ف اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اوپر اسی کے ہے نزدیک

---

۱ یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب فی الاضحیہ کی دوسری فصل میں ہے ۲ یہ حدیث ترمذی چاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۱۷۶ میں ہے ۳ یہ حدیث موطا امام مالک چاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۱۷۶ میں ہے ۴ یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب فی الاضحیہ کی دوسری فصل میں ہے ۵ یہ عبارت موطا امام مالک مطبوعہ احمدی دہلی کے صفحہ ۱۷۶ میں اور ترمذی چاپہ ایضاً کے صفحہ ۱۷۲ میں ہے ۶ یہ عبارت ترمذی چاپہ ایضاً کے صفحہ ۱۷۲ میں ہے

ف یہ عبارت مشکوٰۃ چاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۱۲۷ میں ہے ۱۲

بعض اہل علم کے اور یہی مذہب احمد و اسحاق کا اور دلیل پکڑی ہے انہوں نے ساتھ حدیث نبی صلعم کے کہ تحقیق حضرت نے فرمایا کہ سات دنبہ کے پس فرمایا یہ اُس شخص کیطرف سے ہے کہ جس نے نہیں قربانی کی میری اُمت میں سے اور کہا بعض اہل علم نے نہیں جائز ذبح کرنا بکری کا سوائے اپنے اور کسی کی طرف سے اور یہ قول عبداللہ بن مبارک وغیرہ کا ہے اہل علم سے **وعن**[1] جابر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البقرۃ عن سبعۃ والجزور عن سبعۃ رواہ مالک و مسلم و ابوداؤد والترمذی والنسائی واللفظ لابی داؤد اور روایت ہے جابرؓ سے کہ تحقیق نبیؐ نے فرمایا کہ گائے سات کی طرف سے (کفایت کرتی ہے) اور اونٹ بھی سات کی طرف سے روایت کیا اسحدیث کو مالک اور مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے ف روضۃ الندیہ شرح درالبہیہ میں لکھا ہے کہ کہا محلی نے کہ اونٹ اور گائے جائز ہے سات آدمیوں کی طرف سے اور بکری ایک آدمی کی طرف سے اور اگر ہوں واسطے اسکے اہل بیت کفایت کریگی سب کے سب کو اور امام نوویؒ نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ مذہب جمہور کا یہ ہے کہ افضل قربانی اونٹ ہے پھر گائے پھر بھیڑ پھر بکری اور کہا مالک نے بکری افضل ہے اسلیئے کہ تحقیق وہ بہت اچھی ہوتی ہے از راہ گوشت کے اور نزدیک جمہور کے اونٹ کفایت کرتا ہے سات آدمیوں کی طرف سے اور اسی طرح گائے اور اسی طرح بکری پس نہیں کفایت کرتی مگر ایک کی طرف سے اور اسپر اتفاق ہے انتہے اور کہا ترمذیؒ نے کہ اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے اصحاب نبی صلعم اور غیر انکے کا اور یہی مذہب ہے سفیان ثوری اور ابن المبارک اور امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق کا اور کہا اسحاق نے کہ کفایت کرتا ہے اونٹ دس آدمی کی طرف سے بھی اور دلیل اسحاق کی یہ حدیث ہے جو کہ ترمذیؒ اور نسائی اور ابن ماجہ میں روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول اللہ صلعم کے سفر میں پس آئی عید قربان پس شریک ہوئے ہم گائے میں سات اور اونٹ میں دس اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے ف شیخ عبدالحق نے ترجمہ مشکوۃ میں لکھا ہے کہ نزدیک جمہور علماء کے یہ حدیث منسوخ ہے (یعنی ساتھ حدیث جابرؓ کے جو کہ اوپر مذکور ہوئی) اور حکم گائے اور اونٹ کا ایک ہی ہے سو جواب اس کا یہ ہے کہ منسوخ کہنے میں دلیل چاہئے کیونکہ نسخ قطعی تصریح رسول اللہ صلعم سے خاص ہے جس امر کو آپ فرماویں کہ فلاں امر کیواسطے پہلے میں نے یوں حکم دیا تھا اور اب یوں کہتا ہوں یا فلاں امر کو میں منسوخ کرتا ہوں جیسے کہ نسخ نہی زیارت قبور میں اور نسخ نہی استعمال ظروف شراب میں وارد ہے سو اس قسم کی تصریح دس آدمیوں کی شریک ہونا اونٹ قربانی کرنیسے منع ہونیکی نہیں پائی گئی پس معلوم ہوا کہ جبکہ حدیث مذکور صحیح ہے تو اُسپر عمل کرنے میں کچھ مباحث نہیں ہے **وعن**[2] جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذبحوا الا مسنۃ الا ان یعسر علیکم

---

[1] یہ حدیث تیسیر الوصول چاپہ کانپور صفحہ ۱۲۵ میں ہے [2] یہ عبارت روضۃ الندیہ شرح درالبہیہ چاپہ لکھنؤ مطبوعہ مطبع علوی علی بخش خاں کے صفحہ ۱۲۲ میں ہے [3] یہ عبارت امام نووی کی صحیح مسلم میں جو کہ مع شرح چھاپا گیا ہے اسکی جلد چہارم کے صفحہ ۱۵۵ میں ہے [4] یہ عبارت ترمذی چاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۲۶۰ میں ہے [5] یہ حدیث مشکوۃ میں باب فی الاضحیہ کی دوسری فصل میں ہے [6] یہ عبارت شیخ عبدالحق کے ترجمہ مشکوۃ

[1] صحیح جلد اول کے صفحہ ۵۲۱ میں ہے [2] یہ حدیث مسلم میں جو کہ شرح نووی کے ساتھ چھاپا گیا ہے اسکی جلد دوم کے صفحہ ۱۵۵ میں ہے ۱۲

فَقَدْ جَوَّزَ اَحْمَدُ عَنْ اَنَسٍ وَّ مُسْلِمٍ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے نہ ذبح کرو مگر مسنہ کو مگر یہ کہ نہ پاؤ تم پس ذبح کرو جذعہ دنبہ یا بھیڑ سے روایت کیا اسکو احمد نے اور مسلم نے ف مجمع البحار میں لکھا ہے کہ ثنیہ کہ بکریوں میں سے وہ ہے جو کہ داخل ہو تیسرے سال میں اور اسطرح گائے بھی اور اونٹوں میں سے وہ ہے جو کہ داخل ہو چھٹے سال میں اور مذکر اسکا ثنی ہے اور نزدیک امام احمد کے بکریوں میں سے وہ ہے جو کہ داخل ہو دوسرے سال کے اندر ہو اور امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ کہا علماء نے کہ مسنہ اونٹنی ہر چیز میں سے ایک ہی ہے خواہ وہ اونٹ ہو خواہ گائے اور خواہ بکری اور صراح میں لکھا ہے کہ ثنی وہ ہے کہ جس کے آگے کے دانت گر پڑے ہوں اور وہ ہوتا ہے گاؤ اور گوسفند میں سے تیسرے برس میں اور اونٹ میں سے چھٹے برس میں اور قاموس میں لکھا ہے کہ ثنی وہ ہے کہ جسکے آگے کے چار دانت ہوں دو اوپر کی طرف کے اور دو نیچے کی طرف کے اور اونٹوں میں سے وہ ہے جو کہ داخل ہو چھٹے برس میں اور گھوڑوں میں سے وہ ہے جو کہ داخل ہو چوتھے برس میں اور بھیڑ اور دنبہ اور بکری میں سے وہ ہے جو کہ داخل ہو تیسرے برس میں مانند گائے کی اور مجمع البحار میں لکھا ہے کہ جذعہ اونٹوں میں سے وہ ہے جو کہ پورے چار برس کا ہو اور گائے اور بکریوں میں سے وہ ہے جو کہ پورے ایک برس کا ہو۔ اور کہا بعضوں نے کہ جذعہ گائے میں سے وہ ہے جو دو برس کی ہو اور بھیڑ میں سے وہ جو کہ پورا ایک برس کی ہو اور کہا بعضوں نے کمتر اس سے اور صراح میں لکھا ہے کہ جذعہ بھیڑ میں سے وہ ہے جو کہ داخل ہو دوسرے برس میں اور جذعہ گائے اور گھوڑے میں سے وہ ہے جو داخل ہو تیسرے برس میں اور جذعہ اونٹوں میں سے وہ ہے جو داخل ہو پانچویں برس میں اور ترمذی میں لکھا ہے کہ کہا وکیع نے کہ جذعہ بھیڑ میں سے وہ ہے جو کہ سات مہینے یا چھ مہینے کا ہو اور امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ جذعہ بھیڑ میں سے وہ ہے جو کہ پورا ایک برس کی ہو اور یہی بات بہت صحیح ہے نزدیک اصحاب ہمارے کے اور یہی بہت مشہور ہے نزدیک اہل لغت کے اور سوائے انکے کہ اور کہا بعضوں نے کہ جذعہ وہ ہے جو چھ مہینے کا ہو اور کہا بعضوں نے آٹھ مہینے کا اور بعضوں نے دس مہینے کا حکایت کیا اسکو قاضی عیاض مالکی نے سو یہ صحیح نہیں ہے انتہے اور کہا ترمذی نے کہ اسی پر عمل ہے اہل علم کا اصحاب نبی صلعم اور غیر انکے سے کہ تحقیق جذعہ بھیڑ سے کفایت کرتا ہے پھر قربانی کے پس معلوم ہوا کہ قربانی کے لئے مسنہ ہونا شرط ہے لیکن اگر مسنہ بہم نہ پہنچے تو جذعہ دنبہ یا بھیڑ سے بھی جائز ہے لیکن جذعہ بکریوں میں سے جائز نہیں ہے کیونکہ یہ حدیث جذعہ بکریوں میں سے جائز ہونے کی بخاری اور مسلم کی روایت سے عقبہ بن عامر سے یہ کہ نبی صلعم نے دیا انکو یعنی بکریوں کا کہ بانٹیں انکو اور صحابہ آنحضرت صلعم کے بطریق قربانی کے پس باقی رہا بعد تقسیم کے ایک بچہ

ف یہ عبارت مجمع البحار چاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۱۲۶ میں ہے ۲ یہ عبارت امام نووی کی شرح صحیح مسلم میں جو کہ مطبع نوری چاپا گیا ہے اسکی جلد دوم کے صفحہ ۱۵۵ میں ہے ۳ یہ عبارت صراح چاپہ لکھنؤ مطبوعہ مطبع منشی نولکشور کے جلد دوم کے صفحہ ۱۲۳ میں ہے ۴ یہ عبارت قاموس چاپہ نولکشور کے جلد دوم کے صفحہ ۱۲۱ میں ہے ۵ یہ عبارت مجمع البحار چاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۱۲۶ میں ہے ۶ یہ عبارت صراح چاپہ لکھنؤ کے مطبوعہ مطبع منشی نولکشور کے جلد دوم کے صفحہ ۱۲۳ میں ہے ۷ یہ عبارت ترمذی چاپہ احمدی دہلی کی صفحہ ۲۷۳ میں ہے ۸ یہ عبارت امام نووی کی شرح صحیح مسلم میں جو کہ مطبع نوری چاپا گیا ہے اسکے جلد دوم کے صفحہ ۱۵۵ میں ہے ۹ یہ عبارت ترمذی چاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۲۷۳ میں ہے ۱۰ یہ حدیث مشکوٰۃ

بکری کا پس فرکیا اُسکو روبرو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا قربانی کر ساتھ اس کے اور ایک روایت میں ہے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ نہیں مجھکو ایک بچہ دنبے کا فرمایا قربانی کر ساتھ اس کے سو جواب اس کا یہ ہے کہ بکریوں میں سے جذعہ ایک برس کا جائز ہونے کیلئے حضرت صلعم کی اُمت میں سے ایک تو عقبہ بن عامر کیلئے خصوصیت پائی گئی ہے جیسا کہ قسطلانیؒ شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ عقبہ بن عامر کی حدیث میں زیادہ کیا بیہقی نے بیچ روایت اپنی کے طریق یحیے بن بکیر سے اُسنے نقل کی لیث سے کہ فرمایا حضرتؐ نے اور نہیں رخصت واسطے کسی کے بیچ اُسکے پیچھے تیرے اور دوسرا ابو بردہؓ کے لیئے یہی خصوصیت پائی گئی ہے جیسا کہ بخاریؒ میں روایت ہے براءؓ سے کہ کہا ابو بردہؓ نے اے رسولؐ خدا کے تحقیق نزدیک میرے داجن ہے (یعنی گھر کی پرورش کی ہوئی) جذعہ مغز سے (یعنے جو کہ داخل ہو دوسرے برس میں) فرمایا ذبح کر اُسکو اور یہ نہیں جائز ہے سوائے تیرے اور کسی کو ف امامؒ نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ بیہقی اور سب اصحاب ہمارے نے اور سوائے اُن کے اوروں نے کہ نہی یہ رخصت واسطے عقبہ بن عامر کے جیسے کہ نہی رخصت واسطے ابی بردہ بن نیار کے اسنے اور جو حدیث کہ معارض اسکے ابی ہریرہؓ کی روایت کی ہے ابی لیلےؒ اور حاکم نے کہ تحقیق ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ یہ جذعہ ہے بھیڑ سے دبلہ اور یہ جذعہ ہے بکری سے موٹا یا اچھا ہے ان دونو میں سے کیا پس قربانی کروں میں ساتھ اسکے فرمایا پس قربانی کر ساتھ اسکے پس تحقیق البتہ اللہ تعالے اچھا ہے سو جواب اسکا یہ ہے کہ نہیں قایم ہوتی ساتھ احدیث کے کیونکہ قسطلانیؒ شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ اسناد اس حدیث کی ضعیف ہے پس معلوم ہوا کہ جذعہ بکری سے قربانی کیلئے کافی نہیں جیسا کہ کہا ترمذیؒ نے کہ تحقیق اجماع کیا ہے اہل علم نے کہ تحقیق نہیں کفایت کرتا جذعہ بکری سے اور کہا اُنہوں نے کہ سوائے اسکے نہیں کہ کفایت کرتا ہے جذعہ بھیڑ سے انتے اور کہا امامؒ نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہ قربانی کیلئے جذعہ بکری میں سے کافی نہیں ہوتا اور اسپر اتفاق ہے اور جائز ہے جذعہ بھیڑ سے قربانی سنت ہونیکے بیان میں عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّمَا یَذْبَحُ لِنَفْسِہٖ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ فَقَدْ تَمَّ نُسُکُہٗ وَ اَصَابَ سُنَّۃَ الْمُسْلِمِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے براءؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص کہ ذبح کرے پہلے نماز کے

ف یہ عبارت قسطلانی شرح صحیح بخاری چاپہ نولکشور کی آٹھویں جلد کے صفحہ ۲۵۲ میں ہے ۱۲ سے یہ حدیث بخاری چاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۸۳۳ میں ہے ۱۲ یہ عبارت امام نووی کی شرح صحیح مسلم میں جو کہ مع شرح نووی چاپہ گیا ہے اسکی جلد دوم کے صفحہ ۱۵۵ میں ہے ۱۲ یہ عبارت قسطلانی شرح صحیح بخاری چاپہ نولکشور کی جلد آٹھویں کے صفحہ ۲۵۲ میں ہے ۱۲ یہ عبارت ترمذی چاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۲۷۱ میں ہے ۱۲ یہ عبارت امام نووی کی صحیح مسلم میں جو کہ مع شرح نووی چاپہ گیا ہے اُس کی جلد دوم کے صفحہ ۱۵۵ میں ہے ۱۲ یہ حدیث مشکوۃ میں باب صلوۃ العیدین کے پہلے فصل میں ہے ۱۲

پس سوائے اس کے نہیں کہ ذبح کرتا ہو واسطے نفس اپنے کے (یعنی اپنے کہا نیکے لئے) ذبح کی ثواب قربانی کا نہ ہوا) اور جس نے ذبح کی پیچھے نماز کے پس تحقیق پوری ہوئی قربانی اُسکی اور پہنچا سنت مسلمین کو (یعنے موافقت کی اُن کے طریقہ کی) روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے ف بخاریؒ نے اس حدیث پر یوں باب باندھا ہی کہ یہ باب ہے سنت ہونے قربانی کا اور کہا امام مالکؒ نے موطا میں کہ قربانی سنت ہے نہیں ہی واجب اور نہیں دوست رکھتا میں واسطے کسی کے اُن لوگوں میں سے کہ قدرت رکھتا ہو اوپر قیمت اُسکی کے یہ کہ ترک کرے اُس کو اور دارقطنیؒ نے روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرض کیگئی اوپر میں نماز چاشت کا حکم کیا گیا اور تم امر نہیں کئے گئے اس کا یعنی تم پر واجب نہیں بلکہ سنت ہی اور ترمذیؒ میں روایت ہی جبلہ بن سحیم سے کہ تحقیق ایک شخص نے پوچھا ابن عمرؓ کو قربانی سے کہ آیا واجب ہے وہ پس کہا قربانی کی پیغمبر صلعم نے اور (قربانی کی) مسلمانوں نے پس دوبارہ پوچھا اُس شخص نے ابن عمرؓ سے پس کہا آیا جانتا ہو تو کہ قربانی کی رسول اللہ صلعم نے (اور قربانی کی) مسلمانوں نے ف کہا ترمذیؒ نے یہ حدیث حسن ہی اور عمل اوپر اسی کے ہی نزدیک اہل علم کے کہ تحقیق قربانی نہیں ہی واجب لیکن یہ سنت ہے سنتوں نبی صلعم کی سے مستحب ہی یہ کہ عمل کیا جاوے ساتھ اس کے اور یہ قول سفیان ثوری اور ابن المبارک کا ہے انتہے اور تائید کرتی ہے اسکی یہ حدیث جو کہ مسلمؒ میں روایت ہے ام سلمہ رضؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے جس وقت کہ آدے اول دہا کا بقر عید کا اور ارادہ کرے بعض تمہارا قربانی کرنیکا پس نہ دور کرے بال اپنے اور ناخن اپنے ذرا بھی اور بعض ایک روایت میں ہی پس نہ لیوے بال اپنے نہ ترشوا وے ناخن اور بیچ ایک روایت کے ہی کہ جو شخص دیکھے چاند بقر عید کا اور ارادہ کرے قربانی کا پس نہ لیوے بال اپنے اور ناخن اپنے ف یہ جو فرمایا حضرت صلعم نے جس وقت کہ آدے اول دہا کا بقر عید کا اور ارادہ کرے بعض تمہارا قربانی کا یہ صاف دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ قربانی کرنی واجب نہیں سنت ہی ہے اور حنفیہ جو قائل اس کے وجوب کے ہیں دلیل اُنکی یہ حدیث ہی جو کہ مسند امام احمد اور ابن ماجہ میں روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جسکو وسعت ہو اور قربانی نہ کرے تو ہٹکنے نہ پاوے ہمارے مصلے کے پاس اور صحیح کہا اس کو حاکم نے سو جواب اسکا دو طرح پر ہے اول یہ کہ کہتے

ف یہ عبارت بخاری چاپہ احمدی صفحہ ۸۳۲ میں ہے ۱۲ ف یہ عبارت امام مالک کی موطا چاپہ دہلی کے صفحہ ۱۸۱ میں ہے ۱۲ ف یہ حدیث مشکوۃ میں باب فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے تیسرے فصل میں ہی ۱۲ ف یہ حدیث ترمذی چاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۱۸۱ میں ہے ۱۲ ف یہ حدیث ترمذی چاپہ ایضاً کے صفحہ ایضاً میں ہے ۱۲ ف یہ حدیث صحیح مسلم میں جو کہ مع شرح نووی چاپا گیا ہے اسکی جلد دوم کے صفحہ ۱۵۱ میں ہے ۱۲ ف یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الاضاحی میں ہے ۱۲ ف یہ عبارت ابن حجر کی بلوغ المرام میں حدیث ایضاً کے ساتھ ہے ۱۲

ابن حجر نے بلوغ المرام میں کہ تبع دی اماموں نے اور سوائے اُنکے اور دوں نے اس بات پر یہ کہ یہ موقوف ہے اور روایت موقوف لائق حجت پکڑنے کے نہیں ہوتی دوم یہ مخالف ہے بخاری اور مسلم وغیرہ کی ان حدیثوں کے جو کہ اوپر مذکور ہوئیں

فصل زکوۃ کے دینے میں زکوۃ کے نہ دینے سے قیامت کو عذاب ہونیکے بیان میں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ یعنی اور جو لوگ بند کرتے ہیں سونا اور چاندی اور نہیں خرچ کرتے اُس کو بیچ راہ اللہ کے پس خوشخبری دے اُن کو ساتھ عذاب دردینے والے کے جس دن کہ گرم کیا جاویگا اوپر اُسکے بیچ آگ دوزخ کے پس داغ دیے جاوینگے ساتھ اُس کے ماتھے اُنکے اور کروٹیں اُن کی اور پیٹھیں اُنکی یہ ہے کہ جمع کیا تھا تم نے واسطے جانوں اپنی کے پس چکھو جو کچھ تم تھے جمع کرتے ف[1] معالم التنزیل میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ کہا ابن عمرؓ نے جو مال کہ ادا کیجائے زکوۃ اُسکی پس نہیں ہے وہ خزانہ اگرچہ مدفون ہی ہو اور جو مال کہ نہ ادا کیجاوے زکوۃ اُس کی پس وہ خزانہ ہے۔ اگرچہ نہ دفن کیا ہو، اور اسی کی مانند ہے ابن عباسؓ سے اور بخاری[2] میں روایت ہے ابی ہریرہ رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس شخص کو کہ دیا اللہ نے مال پس نہ ادا کی زکوۃ اُسکی بنایا جاوے گا اُسکے لئے مال اُس کا دن قیامت کو سانپ گنجا واسطے اُس کے ہونگے دو نقطے سیاہ آنکھوں پر بطور طوق کے ڈالا جاویگا وہ سانپ اُس کی گردن میں دن قیامت کے پھر پکڑیگا دونوں طرفیں منہ اُسکے کی یعنی دونوں باچھیں اُسکی) پھر کہیگا میں ہوں تیرا مال میں ہوں گنج تیرا پھر پڑھی یہ آیت اور نہ گمان کریں وہ لوگ کہ بخل کرتے ہیں۔ آخر آیت تک ف سانپ گنجا یعنے اُس کے سر پر بال نہیں ہونگے یہ علامت ہے بہت زہریلے ہونے اور وازی عمر اُسکی کی اور آیت حضرت صلعم نے سند کے لئے پڑھی کہ سنو اللہ تعالیٰ بھی اسی طرح فرماتا ہے ساری آیت یوں ہے[3] وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ یعنی اور نہ گمان کریں وہ لوگ کہ بخل کرتے ہیں ساتھ اُس چیز کے کہ دی اُن کو اللہ نے اپنے فضل سے یعنے مال اپنا کہ وہ بہتر ہے اُن کیلئے تحقیق ہر کہ طوق ڈالے جاوینگے اُسچیز کا کہ بخل کرتے ہیں ساتھ اُسکے دن قیامت کے یعنے وہ مال طوق ہوکر پڑیگا گردنوں میں اونٹوں اور بکریوں کی زکوۃ کے بیان میں عن

---

[1] یہ آیت پارہ واعلموا کے تیسرے پاؤں میں ہے ۱۲ [2] یہ عبارت تفسیر معالم التنزیل چھاپہ بمبئی کے صفحہ ۳۱۳ میں سے ۱۲
[2] یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی میسرٹھ کے صفحہ ۱۸۰ میں ہے ۱۲ [3] یہ آیت پارہ لن تنالوا البر کے تیسرے پاؤں میں ہے ۱۲

انس[1] ان ابا بکر کتب لہ ھذہ فریضۃ الصدقۃ التی فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المسلمین والتی امر اللہ بھا رسولہ فی اربع وعشرین من الابل فما دونھا الغنم فی کل خمس شاۃ فاذا بلغت خمسا وعشرین الی خمس وثلثین ففیھا بنت مخاض انثی فان لم تکن فابن لبون ذکر فاذا بلغت ستا وثلثین الی خمس واربعین ففیھا بنت لبون انثی فاذا بلغت ستا واربعین الی ستین ففیھا حقۃ طروقۃ الجمل فاذا بلغت واحدۃ وستین الی خمس وسبعین ففیھا جذعۃ فاذا بلغت ستا وسبعین الی تسعین ففیھا بنتا لبون فاذا بلغت احدی وتسعین الی عشرین ومائۃ ففیھا حقتان طروقتا الجمل فاذا زادت علی عشرین ومائۃ ففی کل اربعین بنت لبون وفی کل خمسین حقۃ ومن لم یکن معہ الا اربع من الابل فلیس فیھا صدقۃ الا ان یشاء ربھا وفی صدقۃ الغنم فی سائمتھا اذا کانت اربعین الی عشرین ومائۃ شاۃ فاذا زادت علی عشرین ومائۃ الی مائتین ففیھا شاتان فاذا زادت علی مائتین الی ثلثمائۃ ففیھا ثلث شیاہ فاذا زادت علی ثلثمائۃ ففی کل مائۃ شاۃ فاذا کانت سائمۃ الرجل ناقصۃ من اربعین شاۃ واحدۃ فلیس فیھا صدقۃ الا ان یشاء ربھا ولا یجمع بین متفرق ولا یفرق بین مجتمع خشیۃ الصدقۃ وما کان من خلیطین فانھما یتراجعان بینھما بالسویۃ ولا یخرج فی الصدقۃ ھرمۃ ولا ذات عوار الا ان یشاء المصدق وفی الرقۃ ربع العشر فان لم تکن الا تسعین ومائۃ فلیس فیھا صدقۃ الا ان یشاء ربھا ومن بلغت عندہ من الابل صدقۃ الحقۃ ولیست عندہ وعندہ جذعۃ وعندہ حقۃ فانھا

---

[1] یہ حدیث بخاری چھاپا احمدی میرٹھ ص۱۹۵ میں اور بلوغ المرام کے کتاب الزکوٰۃ میں اور ابوداؤد میں جو کہ ۱۳۲۲ھ ہجری میں دہلی میں چھاپا گیا ہے اس کے ص۱۷۱ میں یہ حدیث ہے کہ کہا ابن شہاب نے کہ جس وقت کہ ہوں (اونٹ) اکیس اور ایک سو پس اُنتیس تین بنت لبون ہیں یعنی دو دو برس کی تین اونٹنیاں کہ تیسرے برس میں لگی ہوں پہانتک کہ پہنچے پینتیس اور ایک سو تک پس جس وقت کہ ہوں ایک سو تیس تک پس ان میں دو بنت لبون اور ایک حقہ ہے یعنے دو دو برس کی دو اونٹنیاں کہ تیسرے برس میں لگی ہوں اور ایک اونٹنی تین برس کی کہ چوتھے برس میں لگی ہو پہانتک کہ پہنچے ایک سو اڑتالیس تک پس جس وقت کہ ہوں ایک سو پچاس تک پس اُن میں دو حقہ اور ایک بنت لبون ہے یعنے تین تین برس کی دو اونٹنیاں کہ چوتھے برس میں لگی ہوں اور ایک اونٹنی دو برس کی کہ تیسرے برس میں لگی ہو پہانتک کہ پہنچیں ایک سو پچاس تک پس جس وقت کہ ہوں ایک سو پچاس تک پس اُن میں تین حقہ ہیں یعنی تین برس کی تین اونٹنیاں کہ چوتھے برس میں لگی ہوں پہانتک کہ پہنچیں ایک سو ستر تک پس جس وقت کہ ہوں ایک سو ستر پس اُن میں چار بنت لبون ہیں یعنی چار اونٹنیاں دو دو برس کی کہ تیسرے برس میں لگی ہوں پہانتک کہ پہنچیں ایک سو اسی تک پس جس وقت کہ ہوں ایک سو ستر پس اُن میں تین بنت لبون اور ایک حقہ ہے یعنی تین اونٹنیاں دو دو برس کی کہ تیسرے برس میں لگی ہوں اور ایک

تُقبل منہ الحقۃ وعجل معہا شاتین ان استیسرتا لہ او عشرین درہما ومن بلغت عندہ صدقۃ الحقۃ ولیست عندہ الحقۃ وعندہ الجذعۃ فانہا تقبل منہ الجذعۃ ویعطیہ المصدق عشرین درہما او شاتین رواہ البخاری

ابوبکر صدیق رضؓ سے کہ تحقیق ابابکر صدیق رضؓ نے لکھدیا اُسکو یہ کہ فرض ہے دنیا صدقے کا جسکو ٹھیرایا پیغمبر خدا صلعم نے مسلمانو پھر اور وہ جسکا حکم فرمایا اللہ نے رسولؐ کو اپنے چوبیس اونٹ اور اُنسے کم ہیں ہر پانچ میں ایک بکری ہے پھر جب پہنچے پچیس پر پینتیس تک تو اسمیں بنت مخاض ماوہ ہے یعنی ایک برس کی اونٹنی کہ دوسرے برس میں لگی ہو پھر اگر نہ ہو تو ابن لبون نر ہے (یعنی دو برس کا اونٹ کہ تیسرے برس میں لگا ہو) پھر جب پہنچے چھتیس پر پینتالیس تک تو اُسمیں بنت لبون ہے مادہ (یعنے دو برس کی اونٹنی کہ تیسرے برس میں لگی ہو) پھر جب پہنچے چھیالیس پر ساٹھ تک تو اُسمیں حقہ ہے (یعنی تین برس کی اونٹنی کہ چوتھے برس میں لگی ہو) اونٹ کے کام آنیکے قابل ہو پھر جب پہنچے اکسٹھ پر پچھتر تک تو اُسمیں جذعہ ہے (یعنی چار برس کی اونٹنی کہ پانچویں برس میں لگی ہو) پھر جب پہنچے چھتر پر نوے تک تو اُسمیں دو بنت لبون ہیں (یعنے دو دو برس کی دو اونٹنیاں کہ تیسرے برس میں لگی ہوں) پھر جب پہنچے گنتی اکانوے پر ایک سو بیس تک تو اس میں دو حقے ہیں (یعنے تین تین برس کی دو اونٹنیاں کہ چوتھے برس میں لگی ہوں) کام میں آنیکے قابل اونٹ کے پھر جب بڑھے ایکسو بیس پر تو ہر چالیس میں ایک بنت لبون ہے (یعنے دو برس کی اونٹنی کہ تیسرے برس میں لگی ہو) اور ہر پچاس میں ایک حقہ (یعنے تین برس کی اونٹنی کہ چوتھے برس میں لگی ہو) اور جو نہ ہو اُسکے ساتھ چار اونٹ کے سوا نہیں ہے اُسمیں زکوۃ مگر یہ کہ چاہے مالک اُس کا (یعنی زکوۃ اُسپر فرض نہیں مگر جو دیوے تو ثواب پاوے) اور زکوۃ میں بکری کے جو باہر چرتی ہیں جب ہوں چالیس سے ایک سو بیس بکری تک تو اُنمیں ایک بکری ہے پھر جب بڑھے ایکسو بیس پر دو سو تک تو اُس دو بکریاں ہیں پھر جب بڑھے دو سو پر تین سو تک تو اُسمیں تین بکریاں ہیں پھر جب بڑھے تین سو پر تو ہر سو میں ایک بکری ہے پھر جب ہو کسی کی چرائی کی بکریوں میں چالیس بکریوں سے ایک بکری کم تو نہیں ہے اُسمیں زکوۃ مگر یہ کہ چاہے مالک اُسکا (یعنے اُسپر زکوۃ دینا فرض نہیں ہے لیکن اگر دیوے تو ثواب پاوے) اور نہ جمع کیجاویں متفرق اور نہ جدا کیجاویں ملی ہوئی خوف سے صدقے کے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۴۹ اونٹنی تین برس کی کہ چوتھے برس میں لگی ہو یہانتک کہ پہنچیں اکیاون تک پس جو وقت کہ ہوں اکیاون میں اُنمیں دو حقہ اور دو بنت لبون ہیں یعنی تین برس کی دو اونٹنیاں کہ چوتھے برس میں لگی ہوں اور دو دو برس کی دو اونٹنیاں کہ تیسرے برس میں لگی ہوں یہانتک کہ پہنچیں اکیاسی تک پس جو وقت کہ ہوں ایکاسی پر اُن میں تین حقہ ایک بنت لبون ہے یعنی تین اونٹنیاں تین تین برس کی کہ چوتھے برس میں لگی ہوں اور ایک اونٹنی دو برس کی کہ تیسرے برس میں لگی ہو یہانتک کہ پہنچیں ایکسو نناوے تک پس جو وقت کہ ہوں ایکسو پس اُن میں چار حقہ یا پانچ بنت لبون ہیں یعنی چار اونٹنیاں تین تین برس کی کہ چوتھے برس میں لگی ہوں یا پانچ اونٹنیاں دو دو برس کی کہ تیسرے برس میں لگی ہوں۔

اور جو ہو گلہ دو شرکوں میں تو وہی دونوں رجوع کرینگے آپسمیں (یعنے برابر) اور نہ نکالی جاوے صدقہ میں بوڑھی اور نہ عیب دار مگر جو چاہے صدقہ لینے والا اور چاندی میں چالیسواں حصہ پھر اگر نہ ہو مگر ایک سو نوے درم تو نہیں ہے اُسمیں صدقہ مگر یہ کہ چاہے مالک اُسکا اور جو پہونچا نزدیک اُسکے اونٹ سے صدقہ جذعہ کا (یعنے چار برس کی اونٹنی کہ پانچویں برس میں لگی ہو) اور نہیں ہے اس کے پاس جذعہ اور اس کے پاس حقہ ہے (یعنی تین برس کی اونٹنی کہ چوتھے برس میں لگی ہو تو قبول ہوتی ہے اس سے حقہ اور کرے ساتھ اس کے دو بکریاں اگر میسر آویں اسکو یہ بیس درہم اور جو کوئی پہنچے اُسکے نزدیک صدقہ حقہ کا اور نہیں ہے اس کے پاس حقہ اور ہے اُسکے پاس جذعہ تو قبول ہوتا ہے اُس سے جذعہ اور دے اُسکو صدقہ لینے والا بیس درہم یا دو بکریاں روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے گایوں کی زکوۃ کی بیانمیں

عَنْ[1] مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَہٗ اِلَی الْیَمَنِ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّاْخُذَ مِنْ کُلِّ ثَلٰثِیْنَ بَقَرَۃً تَبِیْعًا اَوْ تَبِیْعَۃً وَّمِنْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ مُسِنَّۃً وَّمِنْ کُلِّ حَالِمٍ دِیْنَارًا اَوْ عَدْلَہٗ مَعَافِرِیًّا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَاللَّفْظُ لِاَحْمَدَ وَحَسَّنَہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَشَارَ اِلَی اخْتِلَافٍ فِیْ وَصْلِہٖ وَصَحَّحَ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاکِمُ[2] روایت ہے معاذ ابن جبل رض سے کہ تحقیق نبی صلعم نے بھیجا انکو طرف یمن کی (یعنی عامل کرکے) پس حکم کیا اُن کو یہ کہ لیویں ہر تیس گایوں میں سے ایک برس کا بچھڑا یا بچھڑی اور ہر چالیس گایوں میں دو سالہ بچھڑی اور ہر بالغ یعنے کافر سے جزیہ ایک دینار یا بدلے اسکے معافری یعنے چادریں یمن کی کہ نسبت کیگئی ہیں طرف قبیلہ معافر کی روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور لفظ احمد کے ہیں اور حسن کہا اس کو ترمذی نے اور اشارہ کیا اختلاف کی طرف متصل ہونیمیں اسکے اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نے ف تیس گائے بیلوں سے کم میں زکوۃ نہیں جب تیس پورے ہوں اور اُپر گزرے ایک برس تو ایک تبیع یعنی بچھڑا بچھڑی جو کہ داخل ہوں دوسرے برس میں دیوے اور جب چالیس ہوں تو ایک مسنہ یعنی بچھڑی یا بچھڑا جو کہ داخل ہو تیسرے برس میں دیوے اور جب ساٹھ ہوں تو دو تبیع یعنے دو بچھڑی یا بچھڑے جو کہ داخل ہوں دوسری برس میں دیوے اور جب ستر ہوں تو ایک مسنہ اور ایک تبیعہ دیوے اور جب اسی ہوں تو دو مسنہ دیوے اور جب نوے ہوں تو تین تبیعہ دیوے اور جب سو ہوویں تو دو تبیعہ اور ایک مسنہ دیوے اور اسیطور سے ہر ایک تیس میں تبیعہ اور ہر چالیس میں مسنہ دیا کرے گائے بھینس کی زکوۃ ایک ہی طور پر ہے اور ان میں نر اور مادہ دونوں دینا درست ہے اور جو بیل کہ کام نہیں آتے ہیں اُنپر زکوۃ نہیں ہے اور دلیل اسکی یہ حدیث ہے جو کہ ابو داؤد اور دار قطنی میں روایت ہے حضرت علی رض سے کہا نہیں ہے کام کی بیل میں صدقہ

---

[1] یہ حدیث بلوغ المرام کی کتاب الزکوۃ میں ہے ۱۲ [2] یہ حدیث بلوغ المرام کی کتاب الزکوۃ میں ہے ۱۲

اور راجح ہے اسکا موقوف ہونا اور امام شوکانی رحمہ نے درالبہیہ میں لکھا ہے کہ جمع نہ کیے جاویں متفرق جانور اور نہ متفرق کیے جاویں مجتمع جانور ڈر سے زکوۃ کے اور نہیں کچھ زکوۃ اُسپر جو کم ہے مقدار فرض زکوۃ سے اور نہ اُسپر جو درمیان دو فریضہ کے ہے اور جو جانور درمیان دو شریک کے ہوں وہ دونوں آپس میں برابر بانٹ لیں اور نہ لیا جاوے زکوۃ میں جانور بوڑھا اور عیب دار اور نقصان والا اور نہ کم عمر اور نہ بکری بانجھ اور نہ وہ بکری جو دودھ کیلئے پالی ہے اور نہ گابھن اور نہ وہ نر جکو واسطے نسل لینے کے رکھا ہے اور اسی میں ہے کہ واجب نہیں زکوۃ جانوروں میں مگر اونٹ اور گائے اور بکری پر

سونے چاندی کی زکوۃ کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَۃٌ وَّلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَۃٌ وَّلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بیچ کم پانچ وسق کے کھجوروں میں سے زکوۃ اور نہیں پانچ اوقیہ سے کم میں بیچ چاندی کے زکوۃ اور نہیں بیچ کم کے پانچ راس اونٹوں سے زکوۃ روایت کیا احدیث کو بخاری اور مسلم نے ف اسی مضمون کی ایک اور حدیث بھی جابرؓ کی روایت سے صحیح مسلم میں ہے اور مجمع البحار میں لکھا ہے کہ وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے انتھے صاع آٹھ رطل کا اور ایک رطل آدھ سیر کا ہوتا ہے موافق حساب دہلی کے پانچ وسق اس حساب سے تیس من کے ہوئے پس تین من کھجور کا نصاب سے دسواں حصہ ہے یعنی تین من دینا واجب ہوتا ہے اور اس سے کم اگر کھجوریں پیدا ہوں تو اُنمیں زکوۃ واجب نہیں اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور صاحبین کا اور نصاب چاندی کی زکوۃ کی پانچ اوقیہ ہے اور پانچ اوقیہ کی دو سو درہم ہوتی ہیں اور اوقیہ چالیس درہم کا اور درہم چودہ قیراط کا اور قیراط پانچ جو کا تو درہم اس حساب سے ستر جو کا ہوا جس کے پاس۔

اس سے کم ہو اُسپر زکوۃ واجب نہیں اور اگر اسقدر ہو تو پانچ درہم دینے آتے ہیں اور اس کا حساب ماشوں کا اس طرح پر ہے کہ دو سو درہم کے چھ سو تیس ماشے ہوتے ہیں اور پانچ درہم کے پندرہ ماشے چھ رتی پس اگر روپے ہیں بارہ بارہ ماشے کے جیسے چہرہ شاہی تو چھ سو تیس ماشے کے ساڑھے باون روپے ہوئے ان میں سے زکوۃ کا ہوا ایک روپیہ بارہ ماشے کا اور پانچ آنے یہ حساب نصاب کے سمجھنے کیلئے ہے اور اگر روپے زیادہ ہوں نصاب سے تو سیدھا حساب یہ ہے کہ ساڑھے ائی روپے سینکڑے کے حساب سے زکوۃ دے اور مشک الختام شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ اس میں کہ یہ حدیث دلیل ہے اوپر اس بات کے کہ نصاب چاندی کا دو سو درہم ہے اور اسپر اجماع ہے اور اختلاف جو ہے تو بیچ اندازی (یعنے وزن) درہم

ف یہ حدیث مشکوۃ میں باب مایجب فیہ الزکوۃ کے پہلے فصل میں ہے ۱۲ سنہ یہ حدیث صحیح مسلم میں جو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اس کے جلد اول کے صفحہ ۳۱۶ میں ہے ۱۲ سنہ یہ عبارت مجمع البحار چاپہ نولکشور کے جلد سوم کے صفحہ ۴۲۹ میں ہے ۱۲ سنہ یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام کے جلد اول کے صفحہ ۴۹۶ میں ہے ۱۲

کے ہو انتہ وعن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کانت لک مأتا درھم وحال علیھا الحول ففیھا خمسۃ دراھم ولیس علیک شئ حتی یکون لک عشرون دینارا وحال علیھا الحول ففیھا نصف دینار فما زاد فبحساب ذلک ولیس فی مال زکوۃ حتی یحول علیہ الحول رواہ ابوداؤد وھو حسن وقد اختلفوا فی رفعہ وللترمذی عن ابن عمر من استفاد مالا فلا زکوۃ علیہ حتی یحول علیہ الحول والراجح وقفہ اور روایت ہو حضرت علی رض سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے جب ہوں تیرے پاس دو سو درہم اور گزر جاوے اوپر اُنکے ایک برس پس بیچ اُن کے پانچ درہم ہیں اور نہیں ہو اوپر تیرے کچھ یہانتک کہ ہوں تیرے پاس بیس دینار اور گزرے اوپر اسکے ایک برس پس بیچ اسکے آدھا دینار ہو پھر جو زیادہ ہو پس اسی حساب سے اور نہیں ہے بیچ مال کے زکوۃ جب تک کہ گزرے اوپر اس کے ایک برس روایت کیا اسکو ابوداؤد نے اور وہ حسن ہو اور تحقیق اختلاف ہے بیچ مرفوع ہونیکے اسکو اور ترمذی کی روایت ہو ابن عمر رض سے جس نے حاصل کیا مال پس نہیں ہے زکوۃ اوپر اسکے جب تک کہ گزرے اوپر اس کے ایک برس اور اجمع ہے موقوف ہونا اسکا ایک دینار ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہو اور بیس دینار کے اس ملک کے حساب سے ساڑھے سات تولہ ہوتے ہیں سو جسکے پاس ساڑھے سات تولہ سونا ہووہ اسکا چالیسواں حصہ زکوۃ دے اور جس کے پاس اس سے کم سونا ہو اُسپر زکوۃ نہیں اور یہ حدیث دلیل ہو اسپر کہ نصاب سونیکی ساڑھے سات تولہ سونا ہے اور ذکر نصاب زکوۃ چاندی کا اس سے اوپر کی حدیث میں گزر چکا اور کہا امام مالک نے موطا میں کہ نہیں ہو بیچ موتیوں اور کستوری اور عنبر کے زکوۃ اور کہا امام شوکانی نے درالبہیہ میں کہ نہیں ہے زکوۃ جواہر اور اموال تجارت اور کرایہ گھر وغیرہ پر اور اسکی شرح میں انہوں نے لکھا ہو کہ نہیں ہے زکوۃ مانند موتی اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور لولو اور مرجان اور مانند انکی اور دلیل اسکی نہ ہونا دلیل کا ہو کہ دلالت کرے اسپر زیور کی زکوۃ کے بیان میں عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان امرأۃ اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعھا ابنۃ لھا وفی ید ابنتھا مسکتان غلیظتان من ذھب فقال لھا اتعطین زکوۃ ھذا قالت لا قال ایسرک ان یسورک اللہ بھما یوم القیمۃ سوارین من النار قال فخلعتھما فالقتھما الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ھما للہ ورسولہ رواہ ابوداؤد والترمذی اور روایت ہو عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُس نے نقل کی اپنے دادا سے کہ تحقیق ایک عورت آئی نزدیک رسول اللہ صلعم کے کہ اُسکے ساتھ تھی اُسکی بیٹی اور تھے ہاتھ میں اسکی بیٹی کے دو کنگن موٹے سونے کے پس فرمایا حضرت نے

لہ یہ حدیث بلوغ المرام کی کتاب الزکوۃ میں ہے ۱۲ سہ یہ عبارت امام مالک کی موطا امام مالک چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۱۸۰ میں ہے ۱۲
سہ یہ عبارت امام شوکانی کی روضۃ الندیہ شرح درالبہیہ مطبوعہ لکھنؤ مطبع علوی علی بخش خان صفحہ ۱۵۰ میں ہے ۱۲ سہ یہ حدیث ابوداؤد میں جو کہ
سنہ ۱۳۰۲ھ میں دہلی میں چھاپا گیا ہے اُس کی جلد اول کے صفحہ ۲۱۵ اور نسائی چھاپہ شاہد رہ دہلی کے صفحہ ۲۷۲ میں ہے ۱۲

کیا دیتی ہو تو زکوٰۃ انکی بولی نہیں فرمایا کیا خوش آتا ہے تجھے کہ پہناوے تجھ کو اللہ بدلے ان کے دن قیامت کے دو کنگن آگ کے کہا (راوی نے) پس اوتارا اُن دونوں کو (اُسنے) پس پھینکدیا اُن کو طرف نبی صلعم کی کہا یہ دونوں واسطے اللہ کے اور واسطے رسول اُس کے ہیں روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد اور نسائی نے ف کہا ابن حجر نے بلوغ المرام میں کہ اسناد اس حدیث کی قوی ہے اور محلی شرح موطا امام مالک میں ہے کہ کہا حافظ عبدالعظیم منذری نے کہ ابوداؤد کے اس طریق میں (یعنے جس استاد کے ساتھہ ابوداؤد اسحدیث کو لایا ہے) نہیں ہے گفتگو پھر اُسکے پہر بیان کیا اُسنے (اسکے راویوں کے) ایک ایک مرد کو انتھے اور در اساۃ اللبیب فی الاسوۃ الحسنۃ بالحبیب میں لکھا ہے کہ صحیح کہا اسحدیث کو منذری نے اور راوی اسکی اسناد کے سب کے سب معتبر ہیں نہیں گفتگو کی پھر اسکے کسی حافظ نے اور شیخ عبدالحق نے شرح سفر السعادت میں لکھا ہے کہ کہا شمنی نے کہ کہا ابن قطان نے کہ اسکی اسناد صحیح ہے انتھے اور یہ جو ترمذی میں لکھا ہے کہ جس شخص نے کلام کی ہے عمرو بن شعیب کی حدیث میں اور ضعیف کہا ہے اُسکو تو خیال اُسکا یہ ہے کہ عمرو بن شعیب بیان کرتا ہے حدیث اپنے دادا کے صحیفہ سے گویا کہ اسکے نزدیک نہیں سُنا ہے عمرو بن شعیب نے اپنے دادا سے سو جواب اسکا یہ ہے کہ کہا بخاری نے دیکھا میں نے احمد اور اسحاق وغیرہ کو حجت پکڑتے تھے ساتھہ حدیث عمرو بن شعیب کے اور کہا بخاری نے کہ تحقیق سُنا ہے شعیب بن محمد نے عبداللہ بن عمرو سے انتھے اب اگر کوئی کہے کہ کہا ترمذی نے یہ حدیث تحقیق روایت کیا اسکو مثنے بن الصباح اور ابن لہیعہ نے (اور یہ دونوں راوی) ضعیف ہیں پھر اسحدیث کے اور کہا ترمذی نے صحیح نہیں ہوا اس باب میں (یعنے زیور کی زکوٰۃ دینے میں) نبی صلعم سے کچھہ سو جواب اسکا یہ ہے کہ ترمذی نے جس اسناد سے اسحدیث کو روایت کیا ہے اسمیں مثنے بن الصباح ہے اور ابن لہیعہ ہیں اور وہ دونوں ضعیف ہیں اور ابوداؤد کی حدیث میں جو کہ مذکور ہوئی اسکی اسناد میں نہ تو مثنے بن الصباح ہے اور نہ ابن لہیعہ اور جسنے راوی اسکے ہیں سب ثقہ ہیں پس اسلئے کہا محمد صدیق حسن صاحب نے مسک الختام شرح بلوغ المرام میں کہ روایت کیا اس کو ابوداؤد نے حسین معلم کی حدیث سے اُسنے عمرو سے ساتھہ ان لفظوں کے کہ مذکور ہوئی اور حسین ثقہ ہے اور یہ رد ہے ترمذی کا کہ کہا اُسنے نہیں پہچانی جاتی یہ حدیث مگر ابن لہیعہ اور مثنی سے انتھے پس معلوم ہوا کہ زیور کی زکوٰۃ دینی واجب ہے اور یہی قول ہے صحابہ کی ایک جماعت اور امام ابوحنیفہ کا اور اس باب میں دوسری حدیث یہ ہے کہ ابوداؤد اور دارقطنی نے روایت کی ہے ام سلمہ رض سے کہ تحقیق وہ پہنتی تھیں اوضاح سونے کے (اور وہ ایک قسم زیور کی ہے) پس بولی اے رسول خدا

ف یہ عبارت دراسات اللبیب چھاپہ لاہور کے صفحہ ۱۳۳ میں ہے ۱۲ ف یہ عبارت شرح سفر السعادت چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۵۲۱ میں ہے ۱۲ ف یہ عبارت ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۱۶۱ میں ہے ف یہ عبارت ترمذی چھاپہ ایضاً کے صفحہ ۱۳۱ میں ہے ۱۲ ف یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام کے جلد اول کے صفحہ ۲۸۱ میں ہے ۱۲ ف یہ حدیث بلوغ المرام کی کتاب الزکوٰۃ میں ہے ۱۲

صلعم کو کیا کنز ہے یہ فرمایا (حضرتؐ نے) جب دی تو نے زکوۃ اسکی تو نہیں ہے کنز اور صحیح کہا اسکو حاکم نے وف کہا مرادی سلام اللہ
محدث نے محلی شرح موطا امام مالک میں کہ اسناد اسکی جید ہے اور کہا ابن حجر نے تخریج ہدایہ میں کہ قوی کیا ہے اسکو ابن دقیق العید نے
انتہی جو لوگ کہ زیور کی نہ زکوۃ دینی واجب جانتے ہیں دلیل انکی دو حدیثیں تو یہی ہیں اور ایک حدیث ابوداؤد کی عبداللہ بن شعیب
ابن ابیہ کی روایت سے قریب آویگی اور حق یہی ہے اور کہا ترمذیؒ نے کہ اختلاف کیا ہے اہل علم نے جو اسکے پس اعتقاد کیا بعض
اہل علم اصحاب نبی صلعم اور تابعین نے کہ زیور میں زکوۃ دینا واجب ہے کہ ہو زیور سونے اور چاندی کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری
اور عبداللہ بن مبارک وکہا بعض اصحاب نبی صلعم نے کہ جنمیں سے ہے ابن عمر اور حضرت عائشہ اور جابر بن عبداللہ اور انس
بن مالک کہ نہیں ہے زیور میں زکوۃ اور اسطرح روایت کیا گیا ہے بعض فقیہوں تابعین سے اور یہی مذہب ہے مالک بن انس
اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور زرقانیؒ شرح موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ کہا ابوعمر نے کہ گئی ہیں تینوں امام اور اکثر
مدینہ والے اسطرف کہ نہیں ہے زکوۃ بیچ زیور کے اور کہا ایک جماعت نے مثل ابوحنیفہؒ کی کہ واجب ہے اس میں زکوۃ انتہی اور جو
لوگ کہ زیور کی زکوۃ دینے کے قائل نہیں ہیں دلائل انکے یہ ہیں پہلی دلیل دارقطنی نے روایت کی ہے جابرؓ سے مرفوع کہ نہیں ہے
بیچ زیور کے زکوۃ جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہیں قایم ہوتی ساتھ اسکے حجت کیونکہ محلی شرح موطا امام مالک
میں کہا ہے کہ اسحدیث کے راویوں میں ابوحمزہ میمون ہے اور وہ ضعیف ہے اور کہا بیہقی نے بیچ موقوف کے کہ تحقیق (یہ حدیث)
مرفوع باطل ہے نہیں ہے اصل واسطے اسکے اور امام شوکانی نے فوائد المجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ میں کہا ہے کہ کہا بیہقی
نے کہ یہ حدیث باطل ہے نہیں ہے اصل واسطے اسکے دوسری دلیل موطا امام مالک میں روایت ہے عبدالرحمن بن قاسمؒ سے
نقل کی اس نے اپنے باپ سے کہ تحقیق حضرت عائشہ بی بی نبی صلعم کی تھی پالتی بھتیجیوں اپنی کو کہ یتیم تھیں بیچ منزل اپنی کے واسطے
انکے زیور تھا پس نہیں نکالتی تھی عائشہؓ انکے زیور میں سے زکوۃ سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ موقوف ہے اور روایت موقوف قابل
حجت پکڑنیکے نہیں ہوتی اور بیان اسکا مفصل احکام پانی میں اس کتاب میں پہلے گزرا تیسری دلیل موطا امام مالک
میں روایت ہے نافع سے کہ تحقیق عبداللہ بن عمرؓ تھے زیور پہناتے بیٹیوں اپنی کو اور لونڈیوں اپنی کو سونیا پھر نہیں نکالتے
تھے انکے زیور میں سے زکوۃ سو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ بھی موقوف ہے لائق حجت پکڑنیکے نہیں اب اگر کوئی کہے کہ زیور پر زکوۃ
اگر واجب ہوتی تو صحابہ جلیل القدر مثل ابن عمرؓ اور جابر بن عبداللہ اور انس بن مالک اور حضرت عائشہؓ وغیرہ قائل اس کے
کیوں نہوتے خصوصاً عائشہؓ بی بی نبی صلعم کی کہ ہر دم حضرت صلعم کے پاس رہتی تھیں تعجب ہے کہ جو مسئلہ عورتوں کے ساتھ ہی

لہ یہ مضمون تخریج ہدایہ مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۶۱ میں ہے ۱۲ سنہ یہ عبارت ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۱۱۲ میں ہے ۱۲ سنہ یہ عبارت
زرقانی چھاپہ مصر کی جلد دوم کے صفحہ ۲۸۵ میں ہے ۱۲ سنہ یہ عبارت فوائد المجموعہ چھاپہ دہلی کے صفحہ ۴۱ میں ہے ۱۲ سنہ یہ عبارت موطا امام مالک
چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۱۸۱ میں ہے ۱۲ سنہ یہ حدیث موطا امام مالک چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۱۸۱ میں ہے ۱۲

تعلق رکھتا ہے انکو معلوم نہ ہو سو اسکا جواب یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ کا زیور کی زکوۃ نہ دینا یقیناً ثابت نہیں ہے بلکہ برعکس اس کے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عائشہؓ زیور کی زکوۃ یقیناً دیتی تھیں چنانچہ ابوداؤد[1] میں روایت ہے عبداللہ بن شداد بن الہاد سے کہ کہا داخل ہوئے ہم اوپر حضرت عائشہؓ بی بی نبی صلعم کے پس کہا (حضرت عائشہؓ نے) داخل ہوئے اوپر میرے رسول خدا صلعم پس دیکھیں میرے ہاتھ میں بڑی بڑی انگوٹھیاں چاندی کی پس فرمایا کہ کیا ہے یہ اے عائشہؓ پس کہا (حضرت عائشہؓ نے) بنایا میں نے انکو کہ زینت کروں میں واسطے تمہارے اے رسول خدا کہ فرمایا کیا ادا کرتی ہے تو زکوۃ انکی کہا میں نے نہیں یا کہا جو چاہا اللہ نے فرمایا کہ وہ کافی ہے تجھ کو آگ کیلئے یف کہا ابن حجر نے تخریج[2] ہدایہ میں کہ کہا ابن دقیق العید نے کہ یہ حدیث اوپر شرط مسلم کے ہے انتہے اب اگر کوئی کہے کہ کہا دارقطنی نے کہ یہ ضعیف ہے اسلئے کہ احدیث کے راویوں میں محمد بن عمرو بن عطاء ہے اور وہ مجہول ہے سو جواب اسکا یہ ہے کہ محمد بن عمرو بن عطار ثقہ ہے چنانچہ تقریب[3] التہذیب میں ہے کہ محمد بن عمرو بن عطار قریشی عامری مدنی ثقہ ہے میسری طبقہ سے ایک سو بیس کے قریب قریب فوت ہوا اور وہم کیا اس شخص نے کہ جس نے کہا تحقیق کتان نے کلام کی ہے بیچ اسکے یا تحقیق وہ نکلا ہے ساتھ محمد بن عبداللہ بیٹے حسن کے کہ پس تحقیق وہ ابن عمرو بن علقمہ ہے کہ آگے آنیوالا ہے ذکر اسکا کہا ابن الہمام نے فتح[4] القدیر میں پس اس لیے پیچھا کیا دارقطنی کا بیہقی اور ابن قطان نے کہ محمد بن عمرو بن عطار ثقہ لوگوں میں سے ہے اور لیکن وہ اسکی نہاد میں اپنے والد کیطرف منسوب ہوا اسواسطے دارقطنی نے اسکو مجہول جانا اور جواب ابن عمرو وغیرہ صحابہ کا کہ قائل زیور کی زکوۃ دینے کے نہیں ہیں یہ ہے کہ معارض ہیں انکے یہ آثار روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے لکھا ابوموسیٰ اشعری کو کہ زکوۃ دیویں عورتیں اپنے زیوروں کی روایت کیا اسکو ابن ابی شیبہ نے اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا ابن مسعود نے کہ زیور میں زکوۃ ہے روایت کیا اسکو عبدالرزاق نے اور لکھا عبداللہ بن عمرؓ نے طرف بیوی سالم کی کہ نکالے زکوۃ اپنی بیٹیوں کے زیوروں کی ہر برس میں روایت کیا اسکو دارقطنی نے اور روایت کی ابن ابی شیبہ نے کہ تحقیق وہ (یعنے عبداللہ ابن عمر تھے) حکم کرتے اپنی عورتوں کو کہ زکوۃ دیں اپنے زیوروں کی انتہے اور اس باب میں آثار بھی بہت ہیں **تجارت کی چیزوں کی زکوۃ کے بیان میں** جاننا چاہیئے کہ آجکل کے عاملان حدیث کا اس مسئلے میں اختلاف ہے اکثر علما تو قائل اس بات کے ہیں کہ تجارت کے مال میں سے زکوۃ دینی فرض ہے اور بعضے اسکی فرضیت کے

---

[1] یہ حدیث ابوداود میں جو کہ ۱۲۷۲ھ میں دہلی میں چھاپا گیا ہے اس کے صفحہ ۲۱۷ میں ہے۔ [2] یہ مضمون تخریج ہدایہ مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۶۱ میں ہے ۱۲ [3] یہ مضمون تقریب التہذیب چھاپہ دہلی فاروقی کے صفحہ ۲۰۳ میں ہے ۱۲ [4] یہ عبارت فتح القدیر چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۳۳۰ میں ہے ۱۲ [5] یہ آثار فتح القدیر چھاپہ ایضاً کے صفحہ ۳۳۰ میں ہے ۱۲

قائل نہیں ہیں اور دلائل فرض کہنے والوں کی یہ ہیں پہلی دلیل عَنْ[1] سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا اَنْ نُخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِمَّا نَعُدُّ لِلْبَيْعِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاِسْنَادُهٗ لَيِّنٌ روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم فرماتے ہم کو یہ کہ نکالیں ہم زکوٰۃ اس میں سے جو کہ طیار کیا ہے ہم نے اسکو واسطے تجارت کے روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے اور اسناد اسکی نرم ہے جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہیں قایم ہوتی ساتھ اس کے حجت اسلئے کہ کہا ابن حجر نے تخریج ہدایہ میں کہ لایا ہے اسکو دارقطنی اور طبرانی بھی اور اسکی اسناد میں ضعف ہے اور مسک الختام[2] شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ یہ حدیث دارقطنی اور بزار میں بھی ہے حدیث سلیمان بن سمرہ کی سے نقل کی اُس نے اپنے باپ سے اور بیچ اسناد اسکی کے جہالت ہے اسی سبب سے کہ کہا مصنف (یعنے ابن حجر) نے اسناد اسکی لین ہے (یعنے نرم ہے) اس لئے کہ سلیمان کی روایت سے ہے اور وہ مجہول ہے اور دلیل پکڑی ہے ساتھ اس کے چاروں اماموں نے ساتھ اتفاق کے کہ تجارت کے مال میں سے زکوٰۃ واجب ہے اور کہا شوکانی نے کہ نقل کیا ہے ابن منذر نے ہونا اجماع کا اس پر اور نہیں یہ نقل صحیح نزدیک شوکانی کے اور ظاہر یہ کہتے ہیں کہ نہیں ہے زکوٰۃ بیچ مال تجارت کے اور اسیکا قائل ہے شوکانی اور یہی حق ہے اسلئے کہ واجب ہونے پر کوئی دلیل قایم نہیں انتہے ملخصاً راقم کہتا ہے کہ اسکے راویوں میں دو راوی اور بھی نامعتبر ہیں ایک تو جعفر بن سعد اور دوسرا خبیب بن سلیمان کیونکہ تقریب التہذیب[3] میں ہے کہ جعفر بن سعد بن سمرہ بن جندب خزاری پھر خبری کہ نسبت کیا گیا ہے طرف دادا اپنے کی نہیں ہے قوی چھٹے طبقہ سے اور تقریب التہذیب[4] ہی میں ہے کہ خبیب بن سلیمان بن سمرہ ابن جندب ابوسلیمان کوفی مجہول ہے ساتویں طبقہ سے پس معلوم ہوا کہ یہ حدیث ہرگز لایق حجت پکڑنے کے نہیں ہے دوسری دلیل عَنْ[5] اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْاِبِلِ صَدَقَتُهَا وَفِي الْبَقَرِ صَدَقَتُهَا وَفِي الْغَنَمِ صَدَقَتُهَا وَفِي الْبَزِّ صَدَقَةٌ اَخْرَجَهُ اَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَاَشَارَ حَسَنٌ روایت ہے ابی ذر رضہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلعم نے فرمایا بیچ اونٹوں کے صدقہ ہے اور گائیوں میں صدقہ ہے اور بکریوں میں صدقہ ہے اور کپڑوں اور گھر کے اسباب میں صدقہ ہے نکالا اسکو احمد اور دارقطنی اور حاکم نے اور اسکی اسناد حسن ہے جواب اس کا دو طرح پر ہے اول یہ کہ یہ جو حدیث میں ہے وفی البز صدقہ یعنے کپڑے اور گھر کے اسباب میں صدقہ ہے کہا ابن حجر نے تلخیص میں کہ کہا ابن دقیق العید نے کہ دیکھا میں نے اس حدیث کے اس لفظ کو مستدرک میں بضم الموحدۃ و بالزاء المہملۃ (یعنے اس میں یوں لکھا ہے) وفی البز صدقہ یعنے گیہوں میں

---

[1] یہ حدیث ابوداؤد میں جو کہ ۲۳۴ پر دہلی میں چھاپا گیا ہے اسکی جلد اول کے صفحہ ۲۱۰ میں اور بلوغ المرام کی کتاب الزکوٰۃ میں ہے ۱۲

[2] یہ مضمون مسک الختام شرح بلوغ المرام کی جلد اول کے صفحہ ۲۰۱ و صفحہ ۲۰۲ میں ہے ۱۲ [3] یہ عبارت تقریب التہذیب چھاپا ہوا فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۳۵ میں ہے ۱۲ [4] یہ عبارت تقریب التہذیب چھاپا ہوا ایضاً کے صفحہ میں ہے ۱۲ [5] یہ حدیث تخریج ہدایہ مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۲۵ میں ہے۔

صدقہ ہے دوم اسحدیث کا لفظ اگر یہی صحیح سمجھا جاوے وفی البز صدقہ یعنے کپڑوں اور گھر کے اسباب میں صدقہ ہے تو بھی یہ حدیث لائق حجت پکڑنے کے نہیں اس لئے کہ ضعیف ہے چنانچہ کہا حافظ ابن حجر نے تلخیص میں کہ کہا دارقطنی نے اسحدیث کی اخیر میں جو ہے وفی البز صدقۃ یعنے کپڑوں اور گھر کے اسباب میں صدقہ ہے ضبط کیا اسکو دارقطنی نے ساتھ زا کے اور اسناد اسکی غیر صحیح ہے اور مدار اسحدیث کا اوپر موسیٰ بن عبیدۃ الربذی کے ہے کہا تقریب التہذیب[1] میں کہ موسیٰ بن عبیدۃ الربذی ضعیف ہے اور لایا ہے اس کو دارقطنی طریقہ ثالثہ سے روایت ابن جریج سے اس نے عمران بن ابے آنس سے اوس نے مالک بن اوس سے اوس نے ابی ذر سے اور یہ معلول ہے اس لئے کہ ابن جریج نے روایت کیا اس کو عمران سے کہ تحقیق پہونچا ہے اس کو اس سے اور روایت کیا ہے اس کو ترمذی نے علل میں اسیوجہ سے اور کہا کہ پوچھا میں نے بخاری سے حال اسحدیث کا پس کہا بخاری نے کہ نہیں سنا ابن جریج نے عمران سے اور واسطے اسحدیث کے طریقہ چوتھا ہے کہ روایت کیا ہے اس کو بھی دارقطنی نے اور حاکم نے طریقہ سعید بن جملہ بن ابی الحسام سے اس نے عمران سے اور لفظ اس کے یہ ہیں۔ فِی الْاِبِلِ صَدَقَتُهَا وَ فِی الْغَنَمِ صَدَقَتُهَا وَ فِی الْبَقَرِ صَدَقَتُهَا وَ فِی الْبَزِّ صَدَقَةٌ وَهٰذَا اِسْنَادٌ لَا بَأْسَ بِهٖ روایت کیا اس کو دارقطنی نے ساتھ زا کے لیکن طریقہ اسحدیث کا ضعیف ہے اور کہا شوکانی نے درراری مضیہ شرح[2] درر البہیہ میں کہ تحقیق ضعیف کہا اس کو حافظ (یعنے ابن حجر) نے فتح (یعنے فتح الباری شرح صحیح البخاری) میں اسحدیث کے تمامی طرق کو انتے سوال کہا ابوداؤد نے میں اپنی اس کتاب میں جسحدیث پر سکوت کروں وہ حدیث صلاحیت رکھتی ہے حجت پکڑنے کیلئے اور تجارت کی مال کی زکوۃ دینے کی حدیث میں ابوداؤد نے سکوت کیا ہے جواب ابوداؤد میں بہت سی حدیثیں ہیں کہ جن میں ابوداؤد نے تو سکوت کیا ہے لیکن بڑے بڑے محدثین نے ان کا ضعف اور وجہ ان کے ضعیف ہونکی یعنی جس راوی کے سبب وہ حدیث ضعیف سمجھی گئی اس کا نام اور لائق حجت پکڑنے کے نہونا اسکا اپنی کتابوں میں صاف لکھدیا ہے چنانچہ ایسی ایسی ابوداؤد کی کئی حدیثیں اس کتاب میں بھی موجود ہیں جسکا جی چاہے دیکھ لے اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار[3] میں کہ ابوداؤد نے اپنی سنن کی بہت سی حدیثوں میں سکوت کیا ہے اور ان کا ضعف نہیں تبلایا لیکن منذری نے ان میں سے بہت سی حدیثوں کا ضعف بیان کر دیا ہے سو وہ حدیثیں عمل کے لائق نہیں اور جن حدیثوں میں ابوداؤد نے بھی سکوت کیا ہے اور منذری نے بھی کچھ بولا نہیں وہ حدیثیں حجت پکڑنے کے لایق ہیں مگر باوجود دونوں

---

[1] یہ مضمون تقریب التہذیب مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے ص۲۵۰ میں ہے ۱۲ [2] یہ مضمون روضۃ الندیہ شرح درر البہیہ مطبوعہ لکھنؤ کے ص۸۹ میں ہے ۱۲ [3] یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کے ص۱۳ کے مقدمہ میں ہے ۱۲

کے سکوت کرنیکے اسکی تہوڑی حدیثیں ایسی بھی ہیں کہ وہ حجت پکڑنے کے لائق نہیں چنانچہ انہیں تہوڑی سی حدیثوں میں سے بھی تہوڑی حدیثوں کا بیان اس شرح (یعنے نیل الاوطار) میں کردیا جاویگا اور یہی حال ہے مسند امام احمد کی حدیثوں کا بھی اور سوائے اس کے جسقدر سنن اور مسندیں ہیں نہیں التزام کیا ہے ان کے مصنفوں نے ان کی صحت کا سو جن حدیثوں کا صحیح ہونا یا حسن ہونا ان کے مصنفوں نے خود بتلادیا ہے یا اور کسی محدث نے بیان کردیا ہے اُسپر عمل کرنا تو جائز ہے اور جن حدیثوں کا حال نہ تو اُن کے مصنفوں نے خود بتلایا ہے اور نہ کسی اور محدث نے بیان کیا ہے اُسپر عمل کرنا جائز نہیں البتہ بعد بحث کرنے (یعنی پرکھنے اور جرح و قدح سے پاک صاف معلوم ہونیکے) وہ حدیثیں بھی لائق عمل کے سمجھی جاوینگی لیکن بحث کرنیوالا اس بات کے لائق ہو تو اسپر عمل کیا جاویگا انتہے اور کہا نزہۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر میں کہ بحث کرنیوالے یعنی پرکھنے والے حدیثوں کے ایسے لوگ ہیں جیسا کہ علی بن مدینی اور احمد بن حنبل اور بخاری اور یعقوب بن ابی شیبہ اور ابی حاتم اور ابی زرعہ اور دارقطنی اور کہا امام نووی نے صحیح مسلم کے مقدمہ میں کہ بخاری اور مسلم کے سوا جقدر حدیث کی کتابیں ہیں جبتک کہ انکی سندیں صحت کو نہ پہنچ جاویں تب تک اسپر عمل کرنا واجب نہیں سوال تجارت کے مال کی زکوۃ دینے کی حدیث طرق متعددہ سے مروی ہے اور جو حدیث ضعیف کہ طرق متعددہ سے مروی ہو وہ درجہ حسن کو پہنچجاتی ہے جواب جو حدیث ضعیف کثرت طرق سے درجہ حسن کو پہنچے وہ حسن لغیرہ ہوتی ہے نہ حسن لذاتہ ہے اور اصول حدیث مثل شرح نخبۃ الفکر وغیرہ سے خوب ثابت ہے کہ حدیث حسن لغیرہ لائق حجت پکڑنے کے نہیں ہوتی اور جسجگہ میں کہ حدیث ضعیف سے کسیکام کا سنت ہونا مانا نہیں جاتا تو پھر بھلا فرض ہونا کسی چیز کا بدلیل حدیث ضعیف کسطرح مانا جاسکتا ہے چنانچہ کہا امام نووی نے اذکار میں کہ کہا علماء محدثین اور فقہاء وغیرہ نے کہ ضعیف حدیث پر عمل کرنا فضائل میں مستحب ہے اگر موضوع نہ ہو لیکن احکام میں مثل حرام اور حلال اور بیع اور نکاح اور طلاق اور سوا اسکے پس ان میں بجز حدیث صحیح یا حسن کے عمل نہ کیا جاوے گا انتہے اور حدیث ضعیف تو ایک طرف رہی امام بخاری کے نزدیک تو حدیث حسن پر بھی عمل جائز نہیں سوال ابن المنذر نے کہا ہے کہ تجارت کے مال کی زکوۃ دینے پر اجماع ہوچکا ہے جواب شوکانی نے در رای مضیہ شرح درر البہیہ میں لکھا ہے کہ یہ جو ابن المنذر نے تجارت کے مال کی زکوۃ دینے پر اجماع کا ہوجانا نقل کیا ہے یہ بات صحیح نہیں ہے [illegible] اس مسئلے میں اول مخالفت کی ہے ظاہریہ نے اور وہ ایک فرقہ ہے فرقوں اسلام میں سے یعنی جس حالت میں کہ [illegible] کی ایک جماعت اس مسئلے میں مخالف ہوگئی ہو تو

لہ یہ مضمون نزہۃ النظر مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صہ میں ہے ۱۲ یہ مضمون مقدمہ صحیح مسلم میں چھاپہ نولکشور کے صہ میں ہے ۱۳ یہ مضمون کتاب الاذکار المنتخب من کلام سید الابرار چھاپہ مصر کے صہ میں ہے ۱۴ یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کے صہ ۱۳ کے مقدمہ میں ہے۔

اجماع کہاں ہوا اجماع جب ہوتا کہ کوئی بھی اہل اسلام میں سے اسکا مخالف نہ ہوتا اور عینی[1] شرح ہدایہ میں ہے کہ کہا ظاہر یہ نے نہیں ہے زکوۃ عروض (یعنے اسباب میں) اسیطرح سے کہا ہے ابن عباس نے اور امام مالک نے کہا ہے کہ نہیں ہے زکوۃ عروض میں جب تک کہ نہ ہو جاویں اس مال میں سو درہم اور دو نانیر روئیدگی کی زکوۃ کے بیان میں عَنْ[2] عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُیُوْنُ اَوْ کَانَ عَثَرِیًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِیَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ حدیث روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے اس نے نقل کی نبی صلعم سے فرمایا بیچ اس زمین کے کہ پانی پلایا اسکو آسمان نے اور چشموں نے یا ہو زمین تر و تازہ اس میں دسواں حصہ ہے اور وہ زمین کہ پلائی گئی کنوئیں کے پانی سے ساتھ بیل یا اونٹ کے اس میں بیسواں حصہ ہے[3] ف یعنی جس زمین سے مینہ اور نالوں اور نہروں کے پانی دینے سے کھیتی وغیرہ پیدا ہو اس میں سے دسواں حصہ زکوۃ کا دینا واجب ہے اور جو زمین کہ کنوئیں کے پانی سے بیلوں یا اونٹ کے ساتھ پلائی گئی ہو اس میں سے بیسواں حصہ زکوۃ دینا واجب ہے اور کہا شوکانی[4] نے در الربیہ میں کہ واجب ہے دسواں حصہ گیہوں اور جو اور جوار اور خرما خشک اور منقی میں اور جس کو پانی سے سینچا ہے اس میں نصف عشر ہے اور نصاب اسکی پانچ وسق ہیں (یعنے ساٹھ صاع) اور اس کے سوا جو ساگ بھاجی وغیرہ ہے اس میں کچھ زکوۃ نہیں اور شہد میں دسواں حصہ ہے اور جائز ہے پیشگی دینا زکوۃ کا اور لازم ہے امام کو کہ بھیجے صدقہ ہر جگہ کے امیروں کا اس شہر کے فقیر پر اور بری ہو جاتا ہے مال والا زکوۃ دیکر بادشاہ کو اگرچہ ظالم ہو زکوۃ دینے کی جگہ کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے[5] اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْعٰمِلِیْنَ عَلَیْہَا وَالْمُؤَلَّفَۃِ قُلُوْبُہُمْ وَفِی الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِیْنَ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَابْنِ السَّبِیْلِ فَرِیْضَۃً مِّنَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ یعنے سوا اس کے نہیں کہ خیرات واسطے فقیروں کے اور مسکینوں کے اور عمل کرنیوالوں کے اوپر تحصیل اسکی کے اور جنکو کہ الفت دلائے جاتے ہیں دل اُن کے بیچ آزاد کرنے گردنوں کے اور قرضداروں کو اور بیچ راہ خدا کے اور مسافروں کو فرض ہے اللہ کیطرف سے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ف تفسیر فتح البیان نے مقاصد القرآن میں لکھا ہے کہ فقیر اس کو کہتے ہیں کہ جس کے پاس کچھ نہ ہو یعنی ایک وقت کی قوت کے لائق بھی کھانا نہ ہو اور مسکین اس کو کہتے ہیں کہ جس کے پاس ایک وقت یا دو وقت کے قوت کے لئے کوئی چیز ہو اور عامل صدقات وہ ہے کہ جسکو بھیجے امام واسطے حاصل کرنے زکوۃ کے اور مولفۃ القلوب ان کافروں کو کہتے ہیں کہ جن کو اسلام لانیکے

---

[1] یہ مضمون عینی شرح ہدایہ چاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۲۱۹ میں ہے ۱۲ [2] یہ حدیث بخاری چاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۱۹۱ میں ہے [3] یہ مضمون درر البہیہ کے باب النبات میں ہے [4] یہ آیت دسویں پارے کے تیسرے پاؤ میں ہے ۱۲ [5] یہ مضمون تفسیر فتح البیان چاپہ بھوپال کی جلد دوسری کے صفحہ ۲۶۶ میں ہے ۱۲

لئے رغبت دلائی جاوے لیکن حضرت عمرؓ اور حسن اور شعبی اور اصحاب رائے اس بات کے قائل ہیں کہ مولفۃ القلوب کو زکوۃ کے مال میں سے نہ دیا جاوے اور کہا بعض حنفیہ نے کہ اس پر صحابہ کا اجماع ہے اور کہا علماء نے کہ جن میں سے شافعی مذہب والے بھی ہیں کہ مولفۃ القلوب کو زکوۃ دینے کا حکم اب تک باقی ہے اور الرقاب یعنی گردن چھڑانے میں یہ وہ ہیں کہ جنکو مول لیکر آزاد کیا جاوے اور قرضدار کو اور اللہ کے رستے میں لڑنے والوں کو اور مسافر کو انتہے مختصراً بیان ان لوگوں کے کہ جنکو زکوۃ لینی منع ہے عن[1] عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ الْخِیَارِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ رَجُلَانِ اَنَّھُمَا اَتَیَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ وَھُوَ یَقْسِمُ الصَّدَقَۃَ فَسَاَلَاہُ مِنْھَا فَرَفَعَ فِیْنَا النَّظَرَ وَخَفَضَہٗ فَرَاٰنَا جَلْدَیْنِ فَقَالَ اِنْ شِئْتُمَا اَعْطَیْتُکُمَا وَلَا حَظَّ فِیْھَا لِغَنِیٍّ وَلَا لِقَوِیٍّ مُکْتَسِبٍ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت ہے عبید اللہ بن عدی بن خیار سے کہ کہا مجھ کو خبر دی دو شخصوں نے کہ تحقیق وہ دونوں آئے پاس رسول اللہ صلعم کے اور حضرتؐ تھے حجۃ الوداع میں اور وہ بانٹتے تھے مال زکوۃ پس مانگا ان دونوں نے حضرتؐ سے صدقہ میں سے پس وہ دونوں کہتے ہیں کہ بلند کی حضرتؐ نے نظر ہم میں اور پست کی (یعنے سر سے پاؤں تک ہمیں دیکھا) پس دیکھا ہم کو قوی پس کہا اگر چاہو تم تو دونوں میں تمکو اور نہیں ہے حصہ اس صدقہ میں واسطے غنی کے اور نہ واسطے قوی کے کہ قدرت رکھتا ہو کسب کی روایت کیا اس حدیث کو ابو داؤد اور نسائی نے ف کہا منتقی الاخبار میں کہ کہا امام احمد نے کہ اسناد اس کی بہت کھری ہے انتہے اور لایا ہے اس حدیث کو ابن حجر بلوغ المرام میں صرف مسند امام احمد ہی کی روایت سے اور کہا کہ قوی کہا اس حدیث کو ابو داؤد اور نسائی نے اور ترمذیؒ اور ابو داؤد اور دارمی میں عبد اللہ بن عمرو سے اور مسند امام احمد اور نسائی اور ابن ماجہ میں ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے نہیں حلال ہے زکوۃ غنی کیلئے اور نہ واسطے صاحب قوت تندرست کے کہ قوت رکھتا ہو کسب کرنے کی اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے ف شیخ محمد طاہر حنفی نے مجمع البحار میں لکھا ہے کہ مذہب اکثر علماء کا یہ ہے کہ قوی کسب کرنیوالے کیلئے صدقہ حلال نہیں ہے لیکن مخالف ہوئے ہیں اسکے ابی حنیفہ عن[2] عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِیْعَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ ھٰذِہِ الصَّدَقَاتِ اِنَّمَا ھِیَ اَوْسَاخُ النَّاسِ وَاِنَّھَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَّلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد المطلب بن ربیعہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے تحقیق یہ صدقہ یعنی زکوۃ سوا اس کے نہیں کہ وہ میل ہے آدمیوں کی اور وہ نہیں حلال واسطے محمدؐ اور نہ اولاد محمد صلعم

---

[1] یہ حدیث مشکوۃ میں لاتحل لہ الصدقۃ کے دوسرے فصل میں اور منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے ص۱۳۱ میں ہے ۱۲

[2] یہ حدیث مشکوۃ میں باب من لاتحل لہ الصدقۃ کے دوسرے فصل میں اور ترمذی چھاپہ نولکشور کے ص۱۱۵ میں ہے ۱۲ یہ مضمون مجمع البحار چھاپہ نولکشور کی تیسری جلد کے ص۱۰۰ میں ہے ۱۲ یہ حدیث مشکوۃ میں باب من لاتحل لہ الصدقۃ کے پہلی فصل میں ہے

کہ یعنی بنی ہاشم کے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے ف بخاری اور مسلم میں روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبوقت لائے جاتے طعام پوچھتے احوال طعام کے سے کہ آیا ہدیہ یعنی تحفہ ہے یا صدقہ پس اگر کہا جاتا یہ صدقہ ہے فرماتے اپنے یاروں کو یعنے سوا ے بنی ہاشم کے کہا ؤ اور آپ نہ کھاتے اور اگر کہا جاتا ہدیہ ہے تو دراز کرتے ہاتھ اپنا ف اس مضمون کی اور حدیثیں بھی بہت ہیں اور نہیں درست دینا زکوۃ کا مال ہاشمی کو اور ہاشمی ہیں پانچ شخصوں کی اولاد ایک تو اولاد حضرت علیؓ کی خواہ حضرت خاتونؓ سے ہوں یا اور سے اور دوسرے حضرت جعفر کی اولاد اور تیسرے عقیل کی اولاد اور چوتھے حضرت عباس کی اولاد اور پانچویں حارث بن عبدالمطلب کی اولاد اور انکی غلام لونڈیاں کو بھی زکوۃ دینی درست نہیں اور اسی طرح اگر غلام اور لونڈی ان کی آزاد ہوں جب بھی زکوۃ کا مال لینا کہا نا ان کو درست نہیں زکوۃ کا پیشگی دینے کے بیان میں عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ الْعَبَّاسَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَعْجِيْلِ صَدَقَتِهٖ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ تحقیق عباسؓ نے پوچھا نبی صلعم کو جلدی دینے میں زکوۃ کے پہلے اس کے کہ داخل ہو اس کا وقت پس رخصت دی (حضرت صلعم نے) واسطے اسکے اسمیں روایت کیا اسحدیث کو ترمذی اور حاکم نے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں لایا ہے اس حدیث کو دارقطنی اور بیہقی بھی اور اس میں اختلاف ہے ذکر کیا ہے اس کو دارقطنی نے اور ترجیح دی دارقطنی نے اسکے مرسل ہونیکو اور ایسا ہی ترجیح دی ہے ابوداؤد نے اور کہا شافعی نے نہیں جانتا میں کہ یہ حدیث ثابت ہے یا نہیں کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث بہت صحیح ہے ہمارے نزدیک اور امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق کا یہ مذہب ہے کہ یہ جائز ہے دینا زکوۃ کا پیشگی یتیم کے مال کی زکوۃ دینے کے بیان میں عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَلِيَ يَتِيْمًا لَهٗ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ لَهٗ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتّٰى تَاْكُلَهُ الصَّدَقَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَاِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ قَوْلُهٗ شَاهِدُهٗ يُسْئَلُ عِنْدَ الشَّافِعِيِّ۔ روایت ہے عمرو بن شعیبؒ سے اس نے اپنے باپ سے اسنے اسکے دادا سے جو عبداللہ بن عمرو ہیں کہ تحقیق پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا جو متصرف ہو کسی یتیم پر کہ اس کے پاس مال ہے پس تجارت کرے واسطے اسکے اور نہ چھوڑے اس کو یہانتک کہ کہا جاوے اس کو صدقہ روایت کیا اسحدیث کو ترمذی اور دارقطنی نے اور اسناد اسکی ضعیف ہے اور واسطے اسکے گواہ ہے حدیث مرسل نزدیک شافعی کے ف وجہ اسحدیث

ف یہ حدیث مشکوۃ میں باب ایقاء کے فصل اولیٰ میں ہے ۱۲ ف یہ حدیث ترمذی چاپا احمدی دہلی کے صفحہ ۱۴۱ میں ہے اور بلوغ المرام کی کتاب الزکوۃ میں ہے ۱۲ ف یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد چوتھی کے صفحہ ۱۷۶ میں ہے ۱۲ ف یہ مضمون ترمذی چاپا احمدی دہلی کے صفحہ ۱۴۱ میں ہے ۱۲ ف یہ حدیث بلوغ المرام کی کتاب الزکوۃ میں ہے ۱۲

کے ضعیف ہونیکی یہ ہے کہ اس کے راویوں میں مثنی بن الصباح ہے اور کہا ترمذی[1] نے کہ وہ ضعیف ہے اور دلیل پکڑی ہے ساتھ احدیث کے امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد اور اسحٰق نے واسطے دینے زکوۃ کے یتیم کے مال میں سے اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے نہیں جائز ہے دینا زکوۃ کا لڑکے اور مجنون کے مال میں سے بہ سبب ضعیف ہونے حدیث کے اسلئے کہ نہیں قایم ہوتی ہے ساتھ حدیث ضعیف کے حجت اور کہا امام شوکانی نے در رالبہیہ میں کہ واجب نہیں ہے زکوۃ مگر جبکہ مالک مال مکلف ہو (یعنے عاقل بالغ ہو) اور کہا شوکانی نے درراری مضیہ شرح در رالبہیہ میں کہ نہیں واجب کیا اللہ تعالیٰ نے اوپر ولی یتیم کے دینا زکوۃ کا اُن کے مال میں سے اور نہیں حکم کیا اسکے ولی کو ساتھ اسکے اور کہا محمد صدیق حسن خانصاحب نے مسک الختام شرح بلوغ المرام[2] میں کہ حق بات یہی ہے کہ کہی ہے شوکانی نے اور تائید کرتی ہے اسبات کی کہ یہ حدیث یہی جو کہ موطا[3] امام مالک میں روایت ہے عبدالرحمن بن قاسم سے نقل کی اس نے اپنے باپ سے کہ تحقیق اسنے کہا تھیں حضرت عائشہؓ ولی میری اور میرے بھائی کی کہ ہم دونو یتیم تھے پرورش اسکی کی پس نہیں نکالتی تھیں ہمارے مالوں میں سے زکوۃ **فصل صدقہ فطر کے بیان میں** عَنِ[4] ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ عَلَی الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی وَالصَّغِیْرِ وَالْکَبِیْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَمَرَ بِھَا اَنْ تُؤَدّٰی قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَی الصَّلٰوۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ[5]

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ فطر کی ایک صاع خرمے سے اور ایک صاع جَو سے غلام اور آزاد اور مرد اور عورت اور چھوٹے اور بڑے پر مسلمانوں سے اور حکم فرمایا اس کو کہ ادا کریں لوگوں کے نکلنے سے پہلے نماز کی طرف روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے ف[6] بخاری اور مسلم میں روایت ہے ابی سعید خدری رضؓ سے کہ کہا ہم دیتے تھے صدقہ زمانہیں نبی صلعم کے ایک صاع طعام سے یا ایک صاع خرمے سے یا ایک صاع جَو سے یا ایک صاع کشمش سے اور ایک روایت میں یا ایک صاع قروط سے کہا ابوسعید نے لیکن میں ہمیشہ نکالونگا جیسا نکالتا تھا اس کو زمانہیں نبی صلعم کے اور ابوداؤد کی روایت میں نہ نکالونگا میں کبھی مگر ایک صاع فائدہ قروط اس کو کہتے ہیں کہ دہی کو کپڑے میں باندھکر لٹکا دیتے ہیں اس میں سے پانی ٹپک جاتا ہے وہ مثل پنیر کے ہوتا ہے اور یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ چیزوں سے صدقہ فطر کا ایک صاع ہے اور کہا ترمذی[7] نے عمل اوپر اسی کے ہے بعض اہل علم (یعنے صحابہ کا) اور اعتقاد ان کا یہ ہے کہ صدقہ فطر کا ہر چیز میں سے

---

[1] یہ عبارت ترمذی چاپہ احمدی دہلی کے صـ۱۱۳ میں ہے ۱۲ [2] یہ عبارت مسک الختام کی جلد اول کے صـ۲۴۶ میں ہے [3] یہ حدیث موطا امام مالک چاپہ احمدی دہلی کے صـ۱۰۰ میں ہے ۱۲ [4] یہ حدیث مشکوۃ میں باب صدقۃ الفطر کی پہلی فصل میں ہے [5] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صدقۃ الفطر میں ہے [6] یہ عبارت ترمذی چاپہ احمدی دہلی کے صـ۱۱۹ میں ہے ۱۲

ایک صاع ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض اہل علم نے اصحاب نبی صلعم اور غیر اُنکے نے کہ ہر چیز میں سے ایک صاع ہے مگر گیہوں سے کفایت کرتا ہے آدھا صاع اور یہ قول سفیان ثوری اور ابن المبارک اور اہل کوفہ کا ہے اور دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ ابو داؤد[1] اور نسائی میں روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا آخر رمضان میں نکالو زکوۃ روزہ اپنے کی (یعنے فطرہ) فرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ صدقہ ایک صاع کھجور سے یا جو سے یا آدھا صاع گیہوں سے اوپر ہر ایک کے آزاد ہو یا غلام مرد ہو یا عورت چھوٹا ہو یا بڑا ف ابو حنیفہ موجب اس حدیث کے کہتے ہیں کہ صدقہ فطر کا گیہوں سے آدھا صاع دینی چاہئیں اور ابو داؤد اور ابن[2] ماجہ میں روایت ہے انہیں سے کہ کہا فرض کی رسول اللہ صلعم نے زکوۃ فطر کی واسطے پاک کرنے روزے کے بیہودہ بات سے اور فحش گوئی سے اور کھلانے مسکینوں کے پس جس نے ادا کیا اس کو پہلے نماز سے پس وہ زکوۃ مقبول ہے اور جس نے ادا کیا اسے بعد نماز کے پس وہ ایک صدقہ ہے صدقوں میں سے اور صحیح کہا اس کو حاکم نے ف اس فصل کی پہلی حدیث بخاری اور مسلم کی اور یہ دونوں حدیثیں صریح دلیل ہیں اسپر کہ صدقہ فطر کا دینا فرض ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام احمد کا اور مذہب امام مالک کا یہ ہے کہ سنت ہے اور یہ مخالف ہے تینوں حدیث مذکور کے اور مذہب امام ابو حنیفہ کا یہ ہے کہ واجب ہے اور دلیل اُنکی یہ حدیث ہے جو کہ ترمذی[3] میں روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُس نے اپنے دادا سے کہ تحقیق نبی صلعم نے ڈھنڈورا دیا مکے کو چونیں تاکہ کہے خبردار ہو تحقیق صدقہ فطر کا واجب ہے ہر مسلمان پر مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام چھوٹا ہو یا بڑا دو مد گیہوں کے یا سوا اُس کے یا ایک صاع طعام سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے ف یہ حدیث اگرچہ صحیح ہے لیکن جن حدیثوں سے صدقہ فطر کا دینا فرض ہونا ثابت ہے مقابلہ اونکا نہیں کر سکتی پس معلوم ہوا کہ پکی بات یہی ہے کہ صدقہ فطر کا دینا فرض ہی ہے اور مراد طعام سے غلہ ہے سوائے گیہوں کے اور ابو[4] داؤد میں روایت ہے عبد اللہ بیٹے ثعلبہ یا ثعلبہ بیٹے عبد اللہ بیٹے ابی صغیر کے سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے ایک صاع ہے سے یا قمح سے یعنی گیہوں اوپر ہر دو کے چھوٹے ہوں یا بڑے ہوں آزاد ہو یا غلام ہو مرد ہو یا عورت ہو ایسے غنی تمہارا پس پاک کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ اور ایسے فقیر تمہارا پس دیتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکو زیادہ اُسچیز سے کہ دی ف یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ صدقہ فطر کا فقیر اور محتاج کو بھی دینا چاہئے اور اگر اسکے پاس نہ ہو تو کسی سے جو صدقہ فطر کا اُس کو ملے وہی دیدے اللہ تعالیٰ مالک ہے

---

[1] یہ حدیث مشکوۃ میں باب صدقۃ الفطر کی دوسری فصل میں ہے [2] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صدقۃ الفطر میں ہے [3] یہ حدیث ترمذی چھاپا محمدی دہلی کے صفحہ ۱۱۱ میں ہے [4] یہ حدیث ابو داؤد میں جو کہ ۱۲۷۲ھ میں دہلی میں چھاپا گیا ہے۔ اسکی جلد اول کے صفحہ ۲۲۷ میں ہے

اس سے زیادہ اسکو دیگا فصل روزے کا رکھنے میں روزہ کی فرضیت اور اُسکے ثواب کے بیان میں فرمایا
اللہ تعالیٰ نے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَتَّقُوْنَ یعنے اے لوگو جو ایمان لائے ہو لکھا گیا اوپر تمہارے روزہ جیسا کہ لکھا گیا تھا اوپر اُن لوگوں کے جو پہلے تم سے
تھے تو کہ تم پرہیزگاری کرو۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا
دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَفِیْ رِوَایَةٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ
الشَّیَاطِیْنُ وَفِیْ رِوَایَةٍ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ
صلعم نے جب داخل ہوتا ہے رمضان کھولے جاتے ہیں دروازے آسمان کے اور ایک روایت میں ہے کہ کھولے جاتے
ہیں دروازے بہشت کے اور بند کئے جاتے ہیں دروازے دوزخ کے اور قید کئے جاتے ہیں شیاطین اور ایک روایت
میں ہے کہ کھولے جاتے ہیں دروازے رحمت کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے ف بخاری اور مسلم میں روایت
ہے سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے بہشت میں آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازہ ہے
کہ نام رکھا گیا ہے اسکا ریان نہ داخل ہونگے اس میں مگر روزہ دار ف قسطلانی شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے۔ کہ
ریان نام ہے ایک دروازہ کا دروازوں بہشت سے جو خاص کیا گیا ہے واسطے روزہ داروں کے یعنے بدون روزہ
داروں کے اور کوئی اس دروازہ میں سے داخل نہ ہوگا۔ رمضان کی سلامی کا روزہ رکھنے کی ممانعت کے بیان میں
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ
یَوْمٍ اَوْ یَوْمَیْنِ اِلَّا اَنْ یَّكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ یَصُوْمُ صَوْمَهٗ فَلْیَصُمْ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے
نہ پیشگی رکھے ایک تمہارا رمضان سے روزہ ایکدن کا یا دو دن کا مگر یہ کہ ہو ایک شخص کہ رکھتا ہو عادت روزہ رکھنے کی
پس چاہیئے کہ روزہ رکھے اس دن کا روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے ف یہ حدیث دلیل ہے اس بات
پر کہ رمضان کی سلامی کا روزہ رکھنا جیسا کہ معمول روافض وغیرہ جہلا کا ہے حرام ہے لیکن اگر کوئی شخص پہلے
سے روزہ رکھتا ہو اور بعد اس کے اتفاقاً رمضان سے ایک دن یا دو دن پہلے روزہ آپڑے تو رکھنا درست ہے
عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ صَامَ الْیَوْمَ الَّذِیْ یُشَكُّ فِیْهِ فَقَدْ عَصَى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
ذَكَرَهُ الْبُخَارِیُّ تَعْلِیْقًا وَوَصَلَهٗ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهٗ ابْنُ خُزَیْمَةَ

ف یہ آیت پارہ سیقول کے دوسرے رکوع میں ہے ف یہ حدیث مشکوٰۃ میں کتاب الصوم کے پہلے فصل میں ہے ف یہ حدیث مشکوٰۃ کے
کتاب ایضاً کے فصل ایضاً میں ہے ف یہ عبارت قسطلانی چھاپہ نولکشور کی جلد سوم کے صفحہ ۲۸۲ میں ہے ف یہ حدیث مشکوٰۃ بر
باب رویۃ الہلال کے پہلے فصل میں ہے ف یہ حدیث بلوغ المرام کی کتاب الصیام میں ہے ۱۲

وَاَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے عمار بن یاسر رضی سے کہ کہا جس نے روزہ رکھا شک کے دن کا پس تحقیق (اسنے) نافرمانی کی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذکر کیا اس کو بخاری نے تعلیقاً اور وصل کیا اس کو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اس کو ابن خزیمہ اور ابن حبان نے ف کہا نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہ روزہ شک کے دن؛ اور تیس تاریخ شعبان کا رکھنا جائز نہیں ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور شافعی اور جمہور علماء کا چاند دیکھکر روزہ رکھنے اور اس کو دیکھکر افطار کرنے کے بیان میں عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا رَاَیْتُمُوْہُ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَیْتُمُوْہُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاقْدِرُوْا لَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَلِمُسْلِمٍ فَاِنْ اُغْمِیَ عَلَیْکُمْ فَاقْدِرُوْا لَہٗ ثَلٰثِیْنَ وَلِلْبُخَارِیِّ فَاَکْمِلُوْا الْعِدَّۃَ ثَلٰثِیْنَ وَلَہٗ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ فَاَکْمِلُوْا عِدَّۃَ شَعْبَانَ ثَلٰثِیْنَ روایت ہے ابن عمر رضی سے کہ کہا سُنا میں نے پیغمبر خدا صلعم سے کہ فرماتے تھے جب دیکھو تم چاند پس روزہ رکھو اور جب دیکھو اس کو پس کھولو پس اگر ابر چھپا ہو دے تم پس اندازہ کرلو واسطے اس کے تیس دن کا روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور واسطے مسلم کے ہے پھر جب چھپ جاوے چاند اور پر تمہارے پس اندازہ کرلو واسطے اس کی تیس دن کا اور بخاری کی روایت میں ہے پس پوری کرو گنتی تیس دن کی اور اسی کی روایت میں ہے حدیث ابی ہریرہ کی پس پوری کرو گنتی شعبان کی تیس دن ف یعنی شعبان کی انتیسویں کو اگر ابر چھپا ہو اور چاند نہ دیکھائی دیوے تو شعبان کے تیس دن پورے کرو اور بدا چاند کا دیکھنے پر ہے اس کے بڑے یا چھوٹے ہونیکا اعتبار نہیں یہ بات ابی البختری کی حدیث سے ہے جو کہ صحیح مسلم میں ہے صاف ظاہر ہے اور ابو داؤد اور دارمی میں روایت ہے ابن عمر رضی سے کہ کہا جمع ہوئے لوگ چاند دیکھنے کیلئے پس خبر دی میں نے رسول اللہ صلعم کو کہ تحقیق دیکھا میں نے چاند پس روزہ رکھا اور حکم فرمایا لوگوں کو ساتھ روزے کے ف کہا ابن تیمیہ نے منتقی الاخبار میں کہ یہ حدیث دارقطنی میں بھی ہے لیکن اکیلا ہوا ہے ساتھ اس کے مرد ان بیٹا محمد کا ابن دہب ہے اور وہ ثقہ ہے اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں لایا ہے اس حدیث کو ابن حبان اور حاکم بھی اور صحیح کہا ان دونوں نے اسحدیث کو ابن خزم نے اور مسند امام احمد اور ابو داؤد

ف یقضون صحیح مسلم چاپہ نولکشور کی جلد اول صفحہ ۳۴۷ میں ہے ۱۲ ف یہ حدیث بلوغ المرام کی کتاب الصیام میں ہے ف یہ مضمون نووی شرح صحیح مسلم چاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۳۴۲ میں ہے ۱۲ ف یہ حدیث مشکوۃ میں باب رویۃ الہلال کی دوسری فصل میں ہے ف یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی چوتھی جلد کے صفحہ ۱۷۰ میں ہے ف یہ حدیث بلوغ المرام کی کتاب الصیام میں ہے ۱۲

اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ میں روایت ابن عباس رض سے کہ تحقیق ایک دیہاتی آیا طرف نبی صلعم کی پس کہا کہ میں نے دیکھا ہے چاند پس فرمایا (حضرت صلعم) نے کیا تو گواہی دیتا ہے کہ نہیں کوئی لایق پوجنے کے مگر اللہ کہا ہاں فرمایا کیا گواہی دیتا ہے تو کہ محمد صلعم رسول اللہ کا ہے کہا ہاں فرمایا پکار دے لوگوں میں سے بلال کہ روزہ رکھیں لوگ کل اور صحیح کہا اس کو ابن خزیمہ نے اور ترجیح دی نسائی نے مرسل ہونے کو اس کے ف کہا ترمذی نے بیچ اس حدیث کے کہ عمل اسی پر ہے اکثر اہل علم کے نزدیک کہتے ہیں روزہ رکھنے میں ایک شخص کی گواہی ہی قبول کرنی چاہیئے اور اسی کے قائل ہیں ابن المبارک اور شافعی اور احمد اور کہا اسحق نے نہ روزہ رکھا جاوے مگر ساتھ گواہی دو شخصوں کے اور روزہ افطار کرنے میں دو ہی شخصوں کی گواہی قبول کرنی چاہیئے اور اس میں کسی کا بھی اختلاف نہیں انتہے دو آدمیوں کی گواہی سے روزہ رکھنے کے باب میں دلیل اسحاق کی حدیث عبدالرحمن بن زید کی ہے اور دو ہی آدمیوں کی گواہی سے روزہ افطار کرنیکے باب میں دلیل تمام علماء کی یہ دو حدیثیں ہیں پہلی حدیث مسند امام احمد اور نسائی میں روایت ہے عبدالرحمن بن زید بن خطاب سے کہ تحقیق اسنے پڑھا خطبہ دن میں کہ جس میں چاند کے ہونے میں لوگوں کو شک پڑ گیا پس کہا اس نے خبردار ہو تحقیق بیٹھا میں اصحاب رسول اللہ صلعم کے پاس اور پوچھا میں نے اُن سے تحقیق حدیث سُنائی اُنہوں نے مجھ کو کہ تحقیق رسول خدا صلعم نے فرمایا روزہ رکھو چاند دیکھ کر اور افطار کرو چاند دیکھ کر اور عبادت کرو وقت دیکھنے اُسکے کے اپنے امور حج میں مصروف ہو پس اگر ابر چھپا گیا ہو اوپر تمہارے پس پورے کرو تیس دن پس اگر گواہی دیں دو مسلمان پس روزہ رکھو اور افطار کرو اور نسائی نے نہیں کہا لفظ مسلمان کا ف کہا شوکانی نے نیل والا وطار میں لایا ہے اسحدیث کو حافظ ابن حجر تلخیص میں اور اس نے اس میں کچھ خلل نہیں بتلایا سو نہیں ہے خوف اس کی اسناد میں لیکن اس میں اختلاف ہے انتہے دوسری حدیث مسند امام احمد اور ابوداؤد میں روایت ہے کعبی ابن خراش سے اس نے نقل کی ایک مرد صحاب نبی صلعم کے سے کہ کہا اختلاف کیا لوگوں نے رمضان کے اخیروں میں پس آئے دو اعرابی پس گواہی دی اُنہوں نے نزدیک نبی صلعم کے قسم ہے اللہ کی البتہ چڑھا چاند شب گزشتہ کو پس حکم کیا رسول اللہ صلعم نے لوگوں کو کہ افطار کریں روزہ اور زیادہ کیا ابوداؤد نے بیچ ایک روایت کے اور یہ کہ نکلیں طرف عیدگاہ کی ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ ابوداؤد اور منذری نے اسحدیث میں سکوت کیا ہے اور راوی اسکے راوی صحیح کے ہیں یعنی بخاری کے ہیں انتہے اور ابوداؤد

یہ مضمون ترمذی چاپہ نولکشور کے صـ۱۲۳ میں ہے ۱۲ ۔ یہ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صـ۱۲۵ میں سے ۳ یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد چوتھی کے صـ۲۰۵ میں ہے ۴ یہ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صـ۱۲۵ میں ہے ۵ یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد چوتھی کے صـ۲۰۵ میں ہے ۶ یہ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صـ۱۲۵ میں ہے ۱۲

اور دارقطنی نے روایت کی ہے امیر مکہ حارث بن حاطب سے کہ کہا کہدیا ہم کو رسول اللہ صلعم نے یہ کہ احکام حج بجا لاویں ہم وقت دیکھنے چاند (ذی الحج) کے اور اگر نہ دیکھیں ہم اسکو اور گواہی دیں دو گواہ عدل والے تو احکام حج بجالاویں ہم ساتھ گواہی ان دونوں کے اور کہا دارقطنی نے یہ اسناد متصل صحیح ہے۔ ف کہا نووی نے شرح صحیح مسلم میں اور علامہ محمد نے زرقانی شرح موطا امام مالک میں کہ روزہ رکھنے کیلئے ایک آدمی عدل والے کی گواہی بھی کافی ہے لیکن عید کرنے کے لئے ایک آدمی کی گواہی جائز نہیں اور یہی مذہب ہے تمام علماء کا مگر ابو ثور کا مذہب یہی ہے کہ عید کرنیکے لئے بھی ایک آدمی کی گواہی جائز ہے انتہے گواہ جبتک کہ عدل والے نہ ہوں تب تک گواہی اُن کی قبول نہیں کیجاویگی اور یہ امر ایک تو اوپر حدیث سے ثابت ہے اور دوسرا آیت قرآن وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ یعنی گواہ کرلو دو صاحب عدل اپنے میں سے یہی ثابت ہے اور کہا شیخ ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح البخاری میں کہ معنے عدل کے یہ ہیں کہ ہو وہ شخص مسلمان عاقل بالغ آزاد۔ نہ کہ گناہ کبیرے بلکہ صغیرے پر بھی مصر نہ ہو اور زیادہ کیا شافعی نے کہ ہو وہ صاحب مروت کا اور فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے وَلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَّاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا یعنے نہ مانو ان کی گواہی کبھی اور وہی لوگ ہیں بیحکم مگر جنہوں نے توبہ کی ف بخاری نے اسحدیث پر یوں باب باندھا ہے باب گواہی گالی دینے والے اور چوری کرنے والے اور زنا کرنے والے کا مراد بخاری کی اس باب کے باندھنے سے یہ ہے کہ اس آیت سے یہ ثابت ہے کہ ایسے دو شخصوں کی گواہی نہ مانی جاوے فرمایا اللہ تعالیٰ نے یٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا یعنے اے ایمان والو اگر آوے تم پاس ایک گنہگار خبر لیکر تو تحقیق کرو ف تفسیر کبیر میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ فاسق کی گواہی قبول کیجاوے وَعَنْ كُرَيْبٍ اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ بَعَثَتْهُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ فَقَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتُهِلَّ عَلَيَّ هِلَالُ رَمَضَانَ وَاَنَا بِالشَّامِ فَرَاَيْتُ الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فِيْ اٰخِرِ الشَّهْرِ فَسَاَلَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتٰى رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَقُلْتُ رَاَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَنْتَ رَاَيْتَهُ قُلْتُ نَعَمْ وَرَاٰهُ النَّاسُ وَصَامُوْا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ لٰكِنَّا رَاَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُوْمُ حَتّٰى نُكْمِلَ ثَلٰثِيْنَ اَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ اَفَلَا تَكْتَفِيْ بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ

---

۱ یہ مضمون صحیح مسلم چھاپہ نول کشور کی جلد اول کے صفحہ ۳۴۴ میں اور زرقانی شرح موطا امام مالک چھاپہ مصر کی جلد دوم کے صفحہ ۵۵ میں ہے ۲ یہ آیت سورہ طلاق کے پہلے رکوع میں ہے ۳ یہ مضمون صحیح بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۳۶۰ کے حاشیہ پر ہے ۴ یہ آیت پارہ اٹھارویں کے دوسرے پاؤ میں ہے ۵ یہ مضمون بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۳۷۱ میں ہے ۶ یہ آیت پارہ چھبیس کے تیسرے پاؤ میں ہے ۷ یہ مضمون تفسیر کبیر چھاپہ مصر کی جلد سات سو کے صفحہ ۵۹۰ میں ہے ۸ یہ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۳۵۰ میں ہے

وَصِيَامِهِ فَقَالَ لَا هٰكَذَا اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلِلنَّسَائِيِّ

اور روایت ہے کریب سے کہ ام فضل نے (جو بیٹی ہیں حارث کی) انہوں نے بھیجا کریب کو معاویہ کی طرف شام میں پس کہا کریب نے) پھر پہنچا میں شام کو اور پورا کر دیا میں نے کام (کا یعنی جسکے لیے بھیجا تھا اور آگیا میرے اوپر چاند رمضان کا اور میں شام میں تھا سو دیکھا میں نے چاند جمعے کی شب کو پھر آیا میں مدینہ میں آخر رمضان میں پس پوچھا مجھ سے ابن عباس نے (حال وہاں کا) پھر ذکر کیا چاند کا پس کہا کب دیکھا تم نے چاند کو تو کہا میں نے دیکھا ہم نے اسکو جمعے کی شب کو تو کہا ابن عباس نے کیا تم نے دیکھا تھا (جمعے کی شب کو) تو میں نے کہا ہاں اور سب لوگوں نے دیکھا اور روزہ رکھے اور معاویہ نے بھی روزہ رکھا تو کہا ابن عباس نے ہم نے تو چاند دیکھا ہفتہ کی شب کو پس ہم روزے رکھتے جاوینگے جبتک کہ پورے کریں ہم تیس روزے یا چاند دکھائی دیوے پس کہا میں نے کیا تم کفایت نہیں کرتے معاویہ کے دیکھنے کو اور اُنکے روزہ رکھنے کو کہا ابن عباس نے نہیں ایسا ہی حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلعم نے (یعنی ایک شہر والوں کا دیکھنا دوسرے شہر والوں کو کفایت نہیں کرتا) ہر روایت کیا اسحدیث کو احمد اور مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے ف[1] ترمذی اور ابوداؤد نے اور نووی نے شرح صحیح مسلم میں اسحدیث پر یوں باب باندھا ہے یہ باب ہے اس بیان میں کہ ہر شہر والوں کیلئے اپنے شہر کے چاند دیکھنے کا اعتبار ہے اور مسند[2] امام احمد اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ میں روایت ہے ابی عمیر بن انس سے نقل کی اس نے اپنے چچوں سے انصار میں سے کہا اُنہوں نے ابر چھایا اوپر ہمارے شوال کے چاند کا پس روزہ رکھا ہمنے صبحکو پھر آئے سوار اخیر دن کو سو گواہی دی انہوں نے نزدیک رسول اللہ صلعم کے یہ کہ ہم نے دیکھا ہے چاند شب گذشتہ میں پس حکم کیا حضرت صلعم نے لوگوں کو یہ کہ (روزے) افطار کریں دنکو اور نکلیں واسطے نماز عید اپنی کے کل کے دن ف کہا[3] امام شوکانی (نیل الاوطار میں کہ روایت کیا ہے اسحدیث کو ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور صحیح کہا اس کو ابن المنذر نے اور ابن سکن اور ابن حزم اور خطابی اور ابن حجر نے بلوغ المرام میں اور صحیح کہا اسکو شافعی نے تعلیقا اور یہ حدیث دلیل ہے اس شخص کی جو کہ قائل ہے اس بات کا کہ اگر عید کی نماز کا وقت باقی نہ رہے (یعنے اگر بعد زوال چاند ہونیکی خبر آوے) تو دوسرے دن عید کی نماز پڑھی جائیگی ہے اور یہی مذہب ہے اذاعی اور ثوری احمد اور اسحاق اور ابوحنیفہ اور ابویوسف اور محمد کا اور یہی قول ہے شافعی کا اور اسی کے قائل ہیں اہلبیت میں سے ہادی اور قاسم اور ناصر اور مؤید باللہ انتہے

---

[1] یہ باب ترمذی چاپہ نولکشور کے ۱۲۳ میں ہے اور ابوداؤد چاپہ ایضاً کے ۳۱۰ میں ہے اور مسلم میں چاپہ ایضاً کے ۳۳۸ کی شرح ہے [2] یہ حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے ۱۰۰ میں اور بلوغ المرام کے باب صلوۃ العیدین میں ہے [3] یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد تیسری کے ۱۷۰ میں ہے

اور موطا[1] امام مالک میں ہے کہ پہونچا انکو کہ حضرت عثمان کے زمانہ میں چاند دیکھائی دیا تیسرے پہر کو تو روزہ نہ توڑا حضرت عثمان نے یہانتک کہ شام ہوگئی اور آفتاب غروب ہوگیا[2] زرقانی شرح موطا امام مالک میں لکھا ہے اس میں اختلاف نہیں ہے کہ اگر بعد زوال کے چاند دکھائی دیوے تو رات آئندہ کا ہے اور اگر زوال ہونے سے پہلے دکھلائی دیوے تو یہی رات آئندہ ہی کا ہے اور یہی مذہب ہے جمہور علماء کا اور دلیل اسکی یہ حدیث ہے جو کہ روایت ہے ابی وائل سے کہ آیا ہمارے پاس خط حضرت عمرؓ کا کہ تحقیق بعضے چاند بڑے ہوتے ہیں بعض چاند سے پس جب دیکھو تم چاند زوال کے پس نہ افطار کرو یہانتک کہ گواہی دیں دو مرد اس طرح کی کہ ہم نے رات گزشتہ کو چاند دیکھا ہے اور کہا ثوری اور ابن وہب اور ابو یوسف اور ابن حبیب نے (چاند اگر پہلے زوال سے دکھلائی دیوے تو) شب گزشتہ کا ہے اسلئے کہ روایت کی ہے نخعی نے حضرت عمر سے کہ جب دیکھو تم چاند پہلے زوال سے تو روزہ افطار کرو اور اگر دیکھو تم بعد زوال کے تو نہ افطار کرو اور مفصل ہے اور حدیث ابی وائل کی مجمل کیونکہ ابی وائل کی حدیث میں دن کا ذکر ہے اور کہا ابن عبد البر نے کہ حدیث پہلی (یعنے ابی وائل کی) بہت صحیح ہے اسلئے کہ وہ متصل ہے اور قول نخعی کا منقطع ہے کیونکہ نخعی نے نہیں پایا زمانہ حضرت عمر کا کہا باجی نے جو راوی کہ نخعی ہے روایت کرتا ہے مجہول ہے **روزہ کی نیت کے بیان میں**[3] وَعَنْ حَفْصَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَمَالَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ إِلَى تَرْجِيحِ وَقْفِهِ وَصَحَّحَهُ مَرْفُوعًا ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ لَا صِيَامَ لَهُ يَقْصِدُ مِنَ اللَّيْلِ روایت ہے ام المؤمنین حفصہؓ سے کہ تحقیق نبی صلعم نے فرمایا جس نے نہ ٹھیرایا روزہ (یعنے نیت نہ کرلی روزہ کی) پہلے فجر کے پس نہیں ہے روزہ واسطے اس کے روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور جھکے ترمذی اور نسائی اسکے موقوف ہونے کی ترجیح کی طرف اور صحیح کہا اس کو مرفوع کرکے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اور واسطے دارقطنی کے ہے کہ نہیں ہے روزہ اس کا جس نے نہ ٹھیرایا اسے (یعنے نیت نہ کرلی اس کی رات سے)

فائدہ مسک[4] الختام شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ کہا ہے حاکم نے اربعین میں (کہ یہ حدیث) صحیح اوپر شرط شیخین کے ہے اور کہا بیہقی نے کہ صحیح اوپر شرط بخاری کے اور کہا مصنف میں کہ روزے کے ارکان میں سے ایک رکن اس کا نیت بھی ہے اور دلیل اس کی یہ حدیث انما الاعمال بالنیات ہے اسلئے اور کہا امام شوکانی نے در البہیہ میں کہ روزہ دار

---

[1] یہ حدیث موطا امام مالک مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۲۸۶ میں ہے [2] یہ مضمون زرقانی شرح موطا امام مالک چھاپہ مصر کی جلد دوم کے صفحہ ۲۸۸ میں ہے ۱۲ [3] یہ حدیث بلوغ المرام کی کتاب الصیام میں ہے ۱۲ [4] یہ عبارت مسک الختام کی جلد اول کے صفحہ ۵۰۰ میں ہے ۱۲

لازم ہے کہ نیت روزہ کی صبح سے پہلے کرے اسلئے یہ حکم فرض روزہ کیلئے ہے اور نفل روزہ کی نیت دن کو کرنی بھی جائز ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام احمد اور اکثر علماء کا اور دلیل ان کی یہ حدیث ہے جو کہ مسلم[1] میں روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا داخل ہوکر اوپر میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن پس فرمایا کیا ہے تمہارے پاس کوئی چیز کہا ہم نے نہیں فرمایا پس تحقیق میں اب روزہ دار ہوں پھر آئے ہمارے پاس دوسرے دن پس کہا ہم نے ہدیہ آیا ہے ہمارے پاس حیس پس فرمایا دکھلاؤ مجھ کو وہ تحقیق صبح کی میں نے روزے سے پھر کھالیا ف حیس نام ایک کھانیکا ہے کہ سل مالیدہ کی ہوتا ہے کھجور اور گھی اور قرط کا بنتا ہے اور قرط اسے کہتے ہیں کہ دہی کو کپڑے میں باندھ کر لٹکا دیتے ہیں اس کا پانی ٹپک جاتا ہے روزہ میں سینگی لگوانیکے بیان میں عَنْ[2] شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتٰی عَلٰی رَجُلٍ بِالْبَقِیْعِ وَھُوَ یَحْتَجِمُ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَصَحَّحَہٗ اَحْمَدُ وَابْنُ خُزَیْمَۃَ وَابْنُ حِبَّانَ روایت ہے شداد بن اوس رض سے کہ تحقیق نبی صلعم تشریف لائے ایک شخص کے پاس بقیع میں اور اس نے سینگی لگوائی تھی بیچ رمضان کے پس فرمایا روزہ توڑا سینگی لگانیوالے نے اور جس کو سینگی لگی روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اس کو احمد اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے ف ابتدا میں یہ حکم تھا کہ روزہ میں جس نے سینگی لگائی اور جسکو لگی ان دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے پھر رخصت دیگئی اسمیں اور دلیل رخصت ہونیکی یہ حدیث کہ جسکو دارقطنی نے روایت کیا ہے انس بن مالک رض سے کہ کہا پہلے مکروہ ہوا سینگی لگوانا روزہ دار کو (اس طرح پر) کہ تحقیق جعفر بن ابیطالب نے سینگی لگوائی روزہ میں پس گزرے اس کے پاس نبی صلعم پس فرمایا افطار کیا اس دونو نے پھر رخصت دی نبی صلعم نے اسکے بعد بیچ سینگی لگوانیکے روزہ دار کو اور انس سینگی لگواتے تھے روزہ میں اور قوی کہا اس حدیث کو دارقطنی نے اور بخاری[3] اور مسلم میں روایت ہے عباس رض سے کہ تحقیق نبی صلعم نے سینگی لگوائی حالت احرام میں اور سینگی لگوائی روزہ کی حالت میں ف مذہب امام ابوحنیفہ اور مالک اور امام شافعی کا یہی ہے کہ روزہ دار کو سینگی لگوانی جائز ہے اور مذہب امام احمد کا یہ ہے کہ باطل ہوتا ہے روزہ لگانیوالیکا اور لگوانیوالیکا اور اس باب میں حق وہی ہے جو مذہب تینوں کا ہے روزہ دار کے سرمہ لگانیکے بیان میں عَنْ[4] عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِکْتَحَلَ فِیْ رَمَضَانَ وَھُوَ صَائِمٌ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ بِاِسْنَادٍ ضَعِیْفٍ

---

[1] یہ حدیث صحیح مسلم میں جو کہ مع شرح نووی چھپا گیا ہے اسکی جلد اول کے صفحہ ۳۶۲ میں ہے [2] یہ حدیث بلوغ المرام کی کتاب الصیام میں ہے [3] یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب تنزیہ الصوم کی پہلی فصل میں ہے [4] یہ حدیث بلوغ المرام کی کتاب الصیام میں ہے

قال الترمذی لا یصح فیہ شیٔ۔ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلعم نے سرمہ لگایا بیچ رمضان کے اور وہ روزہ دار تھے روایت کیا اسحدیث کو ابن ماجہ نے ساتھ اسناد ضعیف کے کہا ترمذی نے نہیں صحیح ہوا اس باب میں کچھ

فائدہ حالت روزہ میں آنکھوں سرمہ لگانیمیں علماء کا اختلاف ہے امام اعظم اور امام شافعی تو کہتے ہیں کہ جائز ہے اور امام مالک اور امام احمد کہتے ہیں کہ جائز نہیں ہے قے کرنے سے روزہ ٹوٹنے کے بیان میں عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ ذَرَعَہُ الْقَیْءُ فَلَا قَضَاءَ عَلَیْہِ وَمَنِ اسْتَقَاءَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَاَعَلَّہٗ اَحْمَدُ وَرَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو غلبہ کرے قے پس نہیں قضا اوپر اس کے اور جس نے قے کی پس اوپر اس کے قضا ہے روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور معلول کہا اس کو احمد نے اور قوی کہا اس کو دارقطنی نے ف مسک الختام شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ جس کو خود بخود روزے میں قے آجاوے تو اسکا روزہ نہیں ٹوٹتا اور اگر جاکر کوئی شخص قے کرے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اکثر علماء کے نزدیک اس روزہ کی قضا اس پر لازم ہے کفارت نہیں خواہ قے تھوڑی آوے خواہ بہت امام شافعی اور امام مالک اور احمد بن حنبل کا یہی مذہب ہے اور بعض شرحوں ہدایہ میں ہے کہ مذہب امام ابوحنیفہ کا بھی یہی ہے اور کہا ابن منذر نے کہ اسپر ہے اجماع انتہی ملخصا سفر میں روزہ رکھنے کے بیان میں عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ اِلٰی مَکَّۃَ فِیْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰی بَلَغَ کُرَاعَ الْغَمِیْمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَّاءٍ فَرَفَعَہٗ حَتّٰی نَظَرَ النَّاسُ اِلَیْہِ ثُمَّ شَرِبَ فَقِیْلَ لَہٗ بَعْدَ ذٰلِکَ اِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ اُولٰٓئِکَ الْعُصَاۃُ اُولٰٓئِکَ الْعُصَاۃُ وَفِیْ لَفْظٍ فَقِیْلَ لَہٗ اِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَیْہِمُ الصِّیَامُ اِنَّمَا یَنْظُرُوْنَ فِیْمَا فَعَلْتَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَّاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلعم نے نکلے فتح کے سال طرف مکے کی بیچ رمضان کے پس روزہ رکھا یہانتک کہ پہنچے کراع غمیم کو پس روزہ رکھا لوگوں نے پھر منگایا پیالہ پانی کا پس اونچا کیا اسے یہانتک کہ دیکھا لوگوں نے طرف اس پیالے کی پھر پیا پس کہا گیا واسطے ان کے بعد اس کے کہ تحقیق بعضے لوگوں نے تحقیق روزہ رکھا پس فرمایا وے گنہگار ہیں اور ایک لفظ میں ہے پس کہا گیا واسطے انکے کہ تحقیق لوگوں پہ مشقت ہے تحقیق ہماری ہوا روزہ سوا اس کے نہیں کہ انتظار کرتے

ف یہ حدیث بلوغ المرام میں کتاب الصیام میں ہے ۔

ف یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع کانپور کے جلد اول کے صفحہ ۱۱۷ میں ہے ۔

ف یہ حدیث صحیح مسلم میں اجود مہ شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکے جلد اول کے صفحہ ۳۵۶ میں ہے ۔

ہیں ہیچ اسکے کہ آپ کیا کرتے ہیں پس منگایا پیالہ پانی کا بعد عصر کر روایت کیا اسحدیث کو مسلم نواب الامر شوکانی نے در الربیہ
میں لکھا ہے کہ افطار کرنا روزہ کا مسافر کو اور اُس شخص کو جانند مسافر کے ہو رخصت ہے اور امام نووی نے شرح صحیح مسلم[1] میں
لکھا ہو کہ سفر میں جس شخص کو روزہ رکھنے سے تکلیف ہو اسکو رکھنا گناہ ہو اور جسکو تکلیف نہو اسکو رکھنا رخصت ہے اور دلیل رخصت
ہونیکی یہ دو حدیثیں آیندہ ہیں پہلی حدیث[2] مسلم میں روایت ہے حمزہ بن عمرو اسلمی سے کہ تحقیق اُسنے کہا اے رسول خدا کے
میں پاتا ہوں اپنے میں قوت روزہ کی سفر میں سو کیا ہی مجھپر گناہ یعنے (روزہ رکھنے میں) پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے یہ (یعنے
نہ رکھنا) رخصت ہے اللہ عزوجل کیطرف سے پس جسنے کہ لی یہ رخصت پس اچھا کیا اور جسکو پیارا لگے روزہ رکھنا پس نہیں
گناہ اُسپر دوسری[3] حدیث بخاری اور مسلم میں روایت ہے حضرت عایشہ رضہ سے کہ کہا تحقیق حمزہ بن عمرو اسلمی نے کہا واسطے
نبی صلعم کے کہ کیا روزہ رکھوں میں سفر میں اور تھا حمزہ بہت روزے رکھنے والا پس فرمایا حضرت نے اگر چاہے تو پس روزہ
رکھ اور اگر چاہے تو پس افطار کر اور تائید کرتا ہے ان دو حدیثوں کی قول انس بن مالک کا جو کہ موطا[4] امام مالک میں روایت
ہے انس بن مالک رضہ سے کہ تحقیق اُس نے کہا سفر کیا ہمنے ساتھ رسول اللہ صلعم کے بیچ رمضان کے پس نہ
عیب کرتا روزہ دار اوپر افطار کرنیوالے کی اور نہ افطار کرنیوالا اوپر روزہ رکھنے والے کے روزے میں مسواک کرنیکے
جواز میں عن[5] عامر بن ربیعۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا أحصی یتسوک وھو صائم رواہ
الترمذی وابوداود وقال الترمذی ھذا حدیث حسن روایت ہو عامر بن ربیعہ رضہ سے کہ کہا دیکھا میںنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسقدر
کہ نہیں گن سکتا مسواک کرتے تھے اوہ روزے سے اور روایت کیا اسحدیث کو ترمذی اور ابوداود نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث
حسن ہو[6] بخاری نے روایت کی انہیں سے (تعلیقا) کہا دیکھا میںنے نبی صلعم کو مسواک کرتے حالانکہ وہ روزہ دار تھے اتنی بار کہ
نہیں گن سکتا میں اور بخاری نے اسحدیث پر یوں باب باندھا ہی باب ہے مسواک کرنی تر اور خشک کا واسطے روزہ دار کے اور امام
شعرانی نے میزان[7] شعرانی میں لکھا ہو کہ مذہب امام ابوحنیفہ اور امام مالک اور احمد کا یہی ہو کہ نہیں مکروہ ہی مسواک کرنی روزہ دار کو
بعد زوال کے اور دلیل امام شافعی کی یہ حدیث ہے جو کہ موطا[8] امام مالک اور بخاری اور مسلم اور ابوداود اور ترمذی اور نسائی میں
روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے البتہ البتہ بو منہہ روزہ دار کی خوشتر ہی نزدیک اللہ تعالے کے بو مشک
کی سے سو جواب اسکا یہ ہے کہ اس باب میں حدیث عامر بن ربیعہ کی صحیح ہے اور یہ حدیث صحیح کو ترجیح نہیں اور حدیث صحیح کو ترجیح نہیں
پر عمل کرنا جائز نہیں بوڑھے مرد یا عورت اور حاملہ اور دودھ پلانیوالی کا روزہ نہ رکھنے کی رخصت کے بیان میں

[1] یہ عبارت امام نووی کی صحیح مسلم میں جو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہو اسکی جلد اول کے صفحہ ۳۵۹ میں ہو [2] یہ حدیث صحیح مسلم چھاپہ دہلی الفاروقی کے صفحہ ۳۵۹ میں ہو
[3] یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب صوم المسافر کی پہلی فصل میں اور صحیح بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۲۵۹ میں ہو [4] یہ حدیث موطا امام مالک چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۱۴۳ میں ہو [5] یہ حدیث مشکوٰۃ باب تنزیہ
الصوم کی دوسری فصل میں ہو [6] یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۲۵۹ میں ہو [7] یہ عبارت میزان شعرانی چھاپہ دہلی کے جلد دوم کے

عَنْ[1] ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رُخِّصَ للشیخِ الکبیرِ اَنْ یُفْطِرَ وَیُطْعِمَ عَنْ کُلِّ یومٍ مِسکیناً وَلَا قضاءَ علیہ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَالْحَاکِمُ وَصَحَّحَاہُ[2] روایت ہے حضرت عباسؓ سے کہ کہا رخصت دی (حضرتؐ نے) بوڑھے کو یہ کہ افطار کرے اور کھانا کھلاوے ہر روز۔ (ایک) مسکین کو اور نہیں قضا اسپر روایت کیا اسحدیث کو دارقطنی اور حاکم نے اور صحیح کہا اسکو دونو نے ف[3] موطا امام مالک میں ہے کہ کہا مالک نے پہنچی مجھکو یہ بات کہ تحقیق انس بن مالک جو بڑی عمر والا ہوا تک کہ نہیں طاقت رہوتا تھا روزہ رکھنے پر پس تھا فدیہ دیتا اور ابوداؤد[4] اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ میں روایت ہے انس بن مالک کعبی سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ اللہ تعالیٰ نے موقوف کردی مسافر سے آدھی نماز اور معاف کیا روزہ مسافر سے اور دودھ پلانیوالی سے اور حمل والی سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے ف[5] معاف کیا روزہ یعنی حالت سفر میں واجب نہیں روزہ رکھنا لیکن مقیم ہو تو قضا واجب ہے اسپر اور کہا ترمذی[6] نے کہ کہا بعض اہل علم نے حامل اور دودھ دینے والی روزہ نہ رکھیں اور قضا دیں اور طعام بھی دیں اور ساتھ اسی کے قائل ہیں سفیان اور مالک اور شافعی اور احمد اور کہا بعض انکے نے افطار کریں اور طعام دیں اور قضا نہیں اور پر ان دونو کے اور اگر قضا کریں تو نہیں طعام (واجب) اور پر اکثر اور تھا اسی کے قائل ہیں اسحٰق جو شخص مرجاوے اسکی طرف سے اسکے وارث کو روزہ رکھنے کے جواز کے بیان میں

عَنْ[7] عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ مَاتَ وَعَلَیْہِ صَوْمٌ صَامَ عَنْہُ وَلِیُّہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے حضرت عائشہ رضؓ عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص کہ مرے اور اسپر ہو روزہ روزہ رکھے اسکی طرف سے وارث اسکا روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے ف یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ اگر کوئی شخص مرجاوے تو روزہ اسکی طرف سے وارث اسکا اور کہا امام شوکانی نے در[8] اری مضیہ میں کہ اسی کے قائل ہیں اصحاب حدیث اور بعض شافعیہ اور ابوثور اور ابی ہبیرہ اور احمد ابن حنبل کہا بیہقی نے بیچ خلافیات کے کہ یہ سنت ثابت ہے نہیں جانتا میں کہ ہوا اختلاف اسمیں درمیان اہل الحدیث کے بیچ صحت اسکی کے اور نہ سب جمہور فقہاء کا یہ ہے کہ نہیں ہوا واجب روزہ رکھنا ولی کا میت کیطرف سے اور نہ ہے مذہب امام مالک اور ابوحنیفہ اور ایک قول امام شافعی کا یہی ہے کہ نہ روزہ رکھے میت کیطرف سے کوئی اور فدیہ دیوے بدلے ہر روزے کے وارث اسکا اور دلیل انکی یہ دو حدیثیں ہیں پہلی حدیث ترمذی[9] میں روایت ہے ابن عمرؓ سے نقل کی اسنے نبی صلعم سے فرمایا کہ جو شخص مرے اور اوپر اسکے ہوں روزے (رمضان کے) مہینے کے پس چاہیے کہ کھلاوے بدلے ہر دن کے مسکین کو سو جواب اسکا یہ ہے

---

[1] یہ حدیث ملخص المرام من کتاب الصیام میں ہے [2] یہ عبارت موطا امام مالک چھاپہ احمدی دہلی کی صفحہ ۹۶ میں ہے [3] یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب صوم المسافر کی دوسری فصل میں ہے [4] یہ مضمون ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کی صفحہ ۱۱۲ میں ہے [5] یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب القضاء کی پہلی فصل میں ہے [6] یہ عبارت دراری مضیہ کی روضتہ الندیہ شرح درر البہیہ چھاپہ لکھنؤ مطبوعہ مطبع علوی علی بخش خاں کے صفحہ ۱۴۱ میں ہے [7] یہ حدیث ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۲۲۶ میں ہے ۔

نہیں قائم ہوتی ساتھ اسکے حجت کیونکہ کہا ترمذی نے کہ نہیں جانتے ہم مرفوع ہونا اسحدیث کا مگر اسیوجہ سے اور صحیح یہی ہے کہ یہ قول ابن عمر کا ہے اور کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہ یہ حدیث نہیں ہے ثابت دوسری حدیث ابوداؤد میں روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا جسوقت مریض ہو کوئی شخص رمضان کے مہینے میں پھر مرے اور تندرست ہو روزے طعام دیا جاوے اسکی طرف سے اور نہیں ہے اسپر قضا اور اگر نذر مانے تو قضا دے ولی اسکا فائدہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ صحیح کہا ہے اسکو حافظ (ابن حجر) نے اور لایا ہے اسکو دارقطنی اور سعید بن منصور اور بیہقی اور عبدالرزاق موصول اور معلق کیا اسکو بخاری نے سو جواب اسکا یہ ہے کہ نہیں قائم ہوتی ساتھ اسکے حجت اسلئے کہ یہ موقوف ہے ابن عباس پر اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ کہا عبدالحق نے احکام اپنے میں کہ نہیں صحیح ہے یہ کہ طعام دینے کے کوئی چیز یعنے حدیث مرفوع انتہی اور یہ جو کہا ابن عباس نے کہ اگر نذر مانے تو قضا دے ولی اسکی طرف سے ولی اسکا البتہ یہ قول انکا لائق حجت کے ہے اسلئے کہ موافق ہے اسحدیث مرفوع کے صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی میں روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا آئی ایک عورت طرف رسول اللہ صلعم کے پس کہا کہ تحقیق ماں میری مرگئی اور اسپر روزہ نذر کا تھا کیا پس روزے رکھوں میں اسکی طرف سے (ادا ہونگے) فرمایا (حضرت نے) کہ بھلا بتلا تو اگر تیری ماں پر قرض ہوتا اسکو تو ادا کرتی بھلا اسکے اوپر سے ادا ہوتا اس عورت نے کہا کہ ہاں ادا ہوتا فرمایا (حضرت نے) کہ تو روزے بھی رکھ اپنی ماں کیطرف سے روزے کے افطار کرنیکے بیان میں عن سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر متفق علیہ روایت ہے کہ سہل بن سعد سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ ہمیشہ لوگ ساتھ بھلائی کے رہینگے جبتک کہ جلدی کرینگے افطار میں ف ترمذی میں روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ بزرگ اور مرتبے والے نے کہ بہت پیارے ہیں بندے میرے طرف میری جلدی افطار کرنیوالے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے اور مسند امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ میں روایت ہے سلمان ابن عامر الضبی رضی سے نقل کی اس نے نبی صلعم سے فرمایا جب افطار کرے کوئی تم میں کا پس چاہیئے کہ افطار کرے اوپر کھجور کے پس اگر نہ پاوے تو افطار کرے اوپر پانی کے پس تحقیق وہ پاک کرنیوالا ہے اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم نے اور ابوداؤد اور ترمذی میں روایت ہے انس رضی سے کہ کہا تھے نبی صلعم افطار کرتے (روزہ) پہلے نماز مغرب سے چند

ف یہ عبارت امام نووی کی صحیح مسلم میں جبکہ شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۳۶۲ میں ہے ف حدیث ابوداؤد چھاپہ اقبال دہلی کے صفحہ ۳۰۳ میں ہے جو سنہ ۱۳۱۶ھ میں چھاپا ہے ف مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد چہارم کے صفحہ ۱۱۱ میں ہے ف یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر جلد ایضاً صفحہ ایضاً میں ہے ف یہ حدیث تیسیر الوصول چھاپہ کلکتہ کے صفحہ ۲۵۶ میں ہے ف یہ حدیث بلوغ المرام کے کتاب الصیام میں ہے ف یہ حدیث ترمذی چھاپہ احمدی سہارنپور ٹھک صفحہ ۱۲۳ میں ہے ف یہ حدیث بلوغ المرام کے کتاب الصیام میں ہے ف یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب آخر فی المسائل المتفرقۃ فصل دوم میں ہے

تازی کھجوروں سے پس اگر نہ ہوتی تازہ کھجوریں تو افطار کرتے خشک کھجوروں سے پس اگر نہ ہوتیں خشک کھجوریں تو پیتے چند جلو پانی کے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے کسیکو روزہ افطار کرانیکا ثواب کے بیان میں عَنْ[1] زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا اَوْ جَھَّزَ غَازِیًا فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَرَوَاہُ مُحْیِی السُّنَّۃِ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَقَالَ صَحِیْحٌ روایت ہے زید بن خالدؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ نے جو شخص کہ افطار کرادی روزہ دار کو یا سامان درست کردی کسی غازی کی پس اسکو ثواب مانند ثواب اسکے ہے روایت کیا اس حدیث کو بیہقی نے شعب الایمان میں اور روایت کیا اسکو محی السنۃ نے شرح السنۃ میں اور کہا صحیح ہے یعنی جیسا ثواب روزہ دار کو روزہ کا ہوتا ہے اور غازی کو جہاد کا ویسا ہی ہے افطار کرانیوالے کو اور سامان جہاد کا درست کرنیوالے کو بھی ہوتا ہے اسلئے کہ مددگار ہوا نیک کام پر روزہ افطار کرنیکے وقت دعا پڑھنے کے بیان میں عَنْ[2] مُعَاذِ بْنِ زُھْرَۃَ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے معاذ بن زہرہ سے کہ تحقیق پہنچی اسکو یہ بات کہ تحقیق نبی صلعم تھے جبکہ افطار کرتے روزہ فرماتے یا الٰہی تیرے ہی لئے روزہ رکھا میں نے اور تیرے ہی رزق پر افطار کیا میں نے روایت کیا اس حدیث کو ابو داؤد نے ق کہا شوکانی نے نیل الاوطار[3] میں کہ یہ حدیث مرسل ہے اسلئے کہ تحقیق معاذ بن زہرہ نہیں پایا نبی صلعم کو عَنْ[4] عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِیْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِہٖ لَدَعْوَۃً مَا تُرَدُّ قَالَ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو یَقُوْلُ اِذَا اَفْطَرَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَہْ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے کہتے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے تحقیق واسطے روزہ دار کے وقت افطار اسکے کے البتہ دعا کہ رد نہ کیجائیگی کہا ابن ابی ملیکہ نے (جو راوی عبد اللہ بن عمرو سے ہے) کہ سنا میں نے عبد اللہ بن عمرو کو کہ پڑھتے تھے وقت افطار کرنیکے اے بار خدایا تحقیق میں سوال کرتا ہوں تجھ سے رحمت تیری کی وہ جو احاطہ کیا ہے ہر شے کو یہ کہ بخشش کر میری لئے روایت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ نے روزے میں جھوٹ اور لغویات بکنے سے روزہ جائز نہ ہونیکے بیان میں عَنْ[5] اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِہٖ وَالْجَھْلَ فَلَیْسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَاللَّفْظُ لَہٗ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ نے جو نہ چھوڑی جھوٹ بات اور اسپر عمل کرنا اور جہالت تو اللہ کو حاجت نہیں اسکی کہ چھوڑ دے

---

[1] یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب ایضاً فصل اولیٰ میں ہے [2] یہ حدیث ابو داؤد چھاپہ دہلی میں جو ۱۳۴۶ ہجری میں چھاپا گیا ہے اسکی جلد اول کے صفحہ ۳۲۰ میں ہے [3] یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد چہارم کے صفحہ ۲۱۱ میں ہے [4] یہ حدیث ابن ماجہ چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۱۲۶ میں ہے [5] یہ حدیث بلوغ المرام کے کتاب الصیام میں ہے + اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سمع منہ

وہ کھانا اور پینا روایت کیا اسکو بخاری اور ابوداؤد نے اور لفظ اسکے ابوداؤد کے ہیں ف یعنی روزہ میں جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹی گواہی دینے اور کسی پر افترا کرنے اور کسی کی غیبت کرنے اور کسی پر بہتان لگانے اور گالیاں دینے اور برا کہنے اور لعنت کرنے وغیرہ اس قسم کی بری باتوں کو نہیں چھوڑتا اور پرہیز نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ کو ایسے شخص کے روزہ رکھنے کی کچھ حاجت نہیں کہ وہ کھانا پینا اپنا ترک کر دے بھول کر کھانے سے روزہ نہ ٹوٹنے اور اسکے نہ قضا لازم آنے اور نہ کفارہ دینے کے بیان میں عَنْ[1] اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِیَ وَهُوَ صَائِمٌ فَاَكَلَ اَوْ شَرِبَ فَلْیُتِمَّ صَوْمَهٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَلِلْحَاكِمِ مَنْ اَفْطَرَ فِیْ رَمَضَانَ نَاسِیًا فَلَا قَضَاءَ عَلَیْهِ وَلَا كَفَّارَةَ وَهُوَ صَحِیْحٌ روایت ہے ابی ہریرہ رضؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو بھولا روزہ میں پھر کھا لیا اس نے یا پی لیا تو پورا کرے روزہ اپنا پس کھلا دیا اسے اللہ نے اور پلا دیا اسے روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے اور حاکم کی روایت میں ہے جس نے افطار کیا رمضان میں بھول کر تو نہ قضا ہے اوپر اور نہ کفارہ اور وہ صحیح ہے روزہ کی حالت میں پانی سر پر ڈالنے اور کلی کرنیکے بیان میں عَنْ[2] بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ یَصُبُّ عَلٰی رَاْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ اَوْ مِنَ الْحَرِّ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے بعضے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرج میں ڈالتے اپنے سر پانی حالت روزے کی میں واسطے دفع کرنے پیاس کے یا دفع کرنے گرمی کی روایت کیا اس حدیث کو مالک اور ابوداؤد نے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ لایا ہے اسحدیث کو نسائی بھی اور راوی اسکی اسناد کو اور صحیح کے ہیں انتہی اور عرج نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ روزہ دار کو سر پر پانی ڈالنا یا اسمیں داخل ہونا مکروہ نہیں اور بخاری[3] نے بیچ ترجمہ باب کے روایت کی ہے عطاء سے کہا اگر کلی کرے روزہ دار پھر ڈالدے پانی کو کہ اسکے منہ میں ہے نہیں ضرر دیگا اسکو یہ کہ نگل جاوے تھوک اپنا اور وہ چیز کہ باقی ہے منہ اسکے میں اور نہ چباوے مصطگی پس اگر نگل گیا تھوک مصطگی کا نہیں کہتا میں افطار کیا ولیکن منع کیا جاتا ہے اس سے ف قسطلانی[4] نے شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ وصل کیا اسحدیث کو سعید بن منصور نے یعنے پہنچا دی اسنے سند اسحدیث کی عطا تک سحر کھانیکے بیان میں عَنْ[5] اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السَّحُوْرِ بَرَكَةً مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے انس بن مالک رضؓ سے کہ کہا فرمایا

---

[1] یہ حدیث بلوغ المرام میں ہے [2] یہ حدیث مشکوٰۃ باب تنزیہ الصوم فصل دوم میں ہے [3] یہ مضمون نیل الاوطار جہا پہ مصر جلد چہارم ص۹۴ میں ہے
[4] یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی بیرٹھ ص۲۵۹ میں ہے [5] یہ مضمون قسطلانی شرح صحیح بخاری چھاپہ نولکشور کے جلد سیوم کے ص۴۰۳ میں ہے [6] یہ حدیث بلوغ المرام کی کتاب الصیام میں ہے ؛

فرمایا رسول اللہ صلعم نے سحر کھاؤ پس تحقیق بیچ سحر کھانے کے برکت ہے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے ف مسلم میں روایت ہے عمرو بن العاص رض سے کہ تحقیق رسول اللہ صلعم نے فرمایا فرق درمیان روزے ہمارے کا اور روزہ اہل کتاب کے (یعنی یہود و نصاریٰ) کھانا سحر کا ہے ف یعنی یہود و نصاریٰ سحر نہیں کھاتے تم مخالفت کرو ان کی اور سحر کھایا کرو روزے میں اپنی بی بی کا بوسہ لینے اور اسکے بدن سے اپنا بدن لگانے کے بیان میں عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَلٰكِنَّهُ اَمْلَكُكُمْ لِاِرْبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ فِيْ رَمَضَانَ روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہا تھی رسول اللہ صلعم بوسہ لیتے اور وہ ہوتے روزہ دار اور بدن سے بدن لگاتے اور وہ ہوتے روزہ دار ولیکن وہ زیادہ روکنے والے تھے حاجت اپنی کو روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور لفظ مسلم کے ہیں زیادہ کیا ہے ایک روایت کے رمضان میں ف قوی تھے تم میں سے واسطے حاجت اپنی کے (اداس سے شہوت ہے یعنی حضرت صلعم باوجود تمہاری بہت قادر تھے اپنی شہوت پر کہ باوجود بوسہ لینے اور بدن کیساتھ بدن لگانے کے رکے رہتے تھے صحبت کرنے سے اور ابوداؤد میں ہے ابوہریرہ رض سے کہ تحقیق ایک شخص نے پوچھا نبی صلعم سے حال مباشرت کا واسطے روزہ دار کے (یعنی بدن سے بدن لگانا مرد کا اپنی عورت سے) پس اجازت دی اسکو حضرت صلعم نے اور آیا حضرت کے پاس ایک اور پس پوچھا اس نے حال مباشرت کا) پس منع کیا اسکو پس وہ شخص کہ اجازت دی تھی اسکو وہ تھا بوڑھا اور وہ شخص کہ منع کیا تھا اسکو وہ تھا جوان ف بوڑھا امن میں ہوتا ہے خوف جماع کرنیکا اسکو نہیں ہوتا اسلئے اسکو اجازت دی اور جوان کو ڈر جماع کا ہوتا ہے اسکو منع فرمایا اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ سکوت کیا اس پر ابوداؤد اور منذری نے اور حافظ ابن حجر نے تلخیص میں اور اسکی اسناد میں ابوالعنبس الحارث بن عبید ہے سکوت کیا محدثین نے اس سے اور کہا تقریب میں کہ مقبول ہے رات کو اپنی بیوی سے صحبت کرنی اور صبح کو غسل کر کے روزہ رکھنے کے بیان میں عَنْ عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ جِمَاعٍ ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ فِيْ حَدِيْثِ اُمِّ سَلَمَةَ وَلَا يَقْضِيْ روایت ہے حضرت عائشہ اور ام سلمہ رض سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلعم صبح کرتے تھے جنابت میں جماع سے پھر غسل کرتے اور روزہ رکھتے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے حدیث میں ام سلمہ کے اور قضا نہ کرتے یہ حدیث دلیل ہے

لہ یہ حدیث صحیح مسلم میں جو کہ مع شرح نووی چھپا گیا ہے اسکی جلد اول کے صفحہ ۳۵۱ میں ہے ۱۲ سے یہ حدیث بلوغ المرام کے کتاب الصیام میں ہے ۱۲ سے یہ حدیث ابوداؤد میں جو کہ ۳۰۲ھ میں دہلی میں چھاپا گیا ہے۔ اسکے صفحہ ۳۲۲ میں ہے ۱۲ ف یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد چہارم کے صفحہ ۹۲ میں ہے ۱۲ ف یہ حدیث بلوغ المرام کے کتاب الصیام میں ہے ۱۲

اسپر کہ اگر کوئی شخص رمضان میں رات کو اپنی عورت سے صحبت کرے اور غسل کرے صبح کو تو درست ہے اور کہا عینی[1] نے شرح صحیح بخاری میں کہ یہی کہتے ہیں حضرت علی اور ابن مسعود اور زید بن ثابت اور ابن عمر اور ابن عباس اور یہی کہتے ہیں فقیہ عراق اور حجاز کے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور ثوری اور لیث اور اوزاعی اور ان کے اصحاب کا اور امام احمد اور اسحٰق وغیرہ اور جماعت اہلحدیث کا قضا روزوں کے بیان میں عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَقْضِيَ إِلَّا فِيْ شَعْبَانَ قَالَ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ يَعْنِي الشُّغْلَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[2] متفق علیہ روایت ہے حضرت عائشہ رضؓ سے کہا ہوتے مجھ پر روزے رمضان کے پس نہ طاقت رکھتی ہوں قضا کرنے کی مگر شعبان میں کہا یحییٰ بیٹے سعید کے رکے رہنا حضرت عائشہ رضؓ کا رمضان کے روزوں کی قضا سے رسول اللہ صلعم کی خدمت کی وجہ سے تہا روایت کیا اسے بخاری اور مسلم نے ف[3] مسلم میں روایت ہے معاذہ کی کہ کہا اس نے سوال کیا میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ سے پس کہا میں نے کیا حال ہے (عورت) حائضہ کا کہ قضا کرتی ہے روزہ اور نہیں قضا کرتی نماز پس کہا حضرت عائشہ نے کہ کیا حروری ہے تو کہا میں نے کہ نہیں میں حروری اور لیکن سوال کرتی ہوں میں کہا حضرت عائشہ رضؓ نے ہوتیں ہم حیض سے حضرت کے زمانہ میں پس حکم کیجاتی تھیں ہم ساتھ قضا دینے کے اور نہ حکم کیجاتی نہیں ہم ساتھ قضا نماز کی ف کہا نووی[4] نے کہ حروراء نام ایک گاؤں کا ہے کوفے کے نزدیک ابتدا میں خارجی اسی گاؤں میں جمع ہوئے تھے **فصل نفل روزے کے بیان میں** عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ قَالَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَسُئِلَ عَنْ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُّ فِيْهِ وَبُعِثْتُ فِيْهِ وَأُنْزِلَ عَلَيَّ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ[5] روایت ہے قتادہ انصاری رضؓ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے روزے سے عرفہ کے دن کے فرمایا کفارہ ہوتا ہے گذشتہ اور آئندہ سال کا گناہ اور پوچھے گئے روزے عاشورہ کے دن سے فرمایا کفارہ ہوتا ہے گذشتہ سال کا گناہ اور پوچھے گئے روزے دوشنبہ کے دن سے فرمایا وہ دن ہے کہ پیدا ہوا میں اس میں اور نبی ہوا میں بیچ اسکے اور قرآن اترا اوپر میرے بیچ اسکے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے ف یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ عرفہ کے دن اور عاشورہ کے دن کی روزہ رکھنا سنت ہے لیکن حج کرنیوالا عرفات میں عرفہ کے دن روزہ نہ رکھے چنانچہ مسند امام احمد اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ میں روایت ہے ابی ہریرہ رضؓ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا روزہ رکھنے سے عرفے کے دن عرفات میں اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ اور حاکم نے اور منکر جانا اسکو عقیلی نے ف کہا شوکانی نے[6] نیل الاوطار

---

[1] یہ عبارت عینی کی بخاری چھاپہ احمدی سپرٹ کے صفحہ ۲۵۰ کے حاشیہ پر ہے [2] یہ حدیث مشکوٰۃ میز باب القضاء کی پہلی فصل میں ہے [3] یہ حدیث مسلم میں جسکو مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۳۱۱ میں ہے [4] یہ حدیث صحیح مسلم میں چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۳۶۸ میں ہے [5] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صوم التطوع وما نہی عن صومہ میں ہے [6] یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد چہارم کی صفحہ ۱۲۲ میں ہے۔

ہیں کہ اسکی اسناد میں مہدی الہجری ہے اور وہ مجہول ہے روایت کیا ہے اُسکو عقیلی نے ضعفا میں اسی طریقہ سے اور کہا کہ نہیں متابعت کی گئی اسپر انتہی اور حج کرنیوالے کیلئے عرفہ کا دن روزہ رکھنا اسلئے منع فرمایا تاکہ بسبب زیادہ چلنے پھرنے کے اُسکو ضعف نہ ہوجائے اور عرفے کے دن عرفات میں خود بھی حضرت صلعم روزہ نہیں رکھتے تھے جیسا کہ صحیح بخاری اور مسلم میں روایت ہے اُم فضل بیبی حارث کی سے یہ کہ کتنے شخص جھگڑا کرتے ہوئے کہ پاس دن عرفے کے بیچ روزہ رکھنے رسول اللہ کے پس کہا بعضوں نے کہ حضرت صلعم روزے سے ہیں اور کہا بعضوں نے کہ نہیں روزے سے پس بھیجا میں نے طرف حضرت صلعم کی پیالہ دودھ کا اور وہ کھڑے تھے اپنے اونٹ پر بیچ میدان عرفے کے پس پی لیا اس دودھ کو ف غیر حج کرنیوالے کے حق میں عرفے کے دن روزہ رکھنا سنت ہے اور عاشورہ کے دن کا روزہ اکیلا نہ رکھے اسکے ساتھ نویں کا روزہ بھی ملالے کیونکہ مسلم میں روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا اُسوقت کہ روزہ رکھا رسول خدا صلعم نے دن عاشورے کے اور حکم کیا ساتھ روزہ رکھنے کے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ تحقیق یہ دن ہے کہ تعظیم کرتے ہیں اسکی یہود اور نصاریٰ (یعنی ہم دوست رکھتے ہیں مخالفت انکی پس کیونکر موافقت کریں ہم انکی اسکی تعظیم کرنیمیں) پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے اگر زندہ رہا میں سال آیندہ تک تو البتہ روزہ رکھونگا نویں کو بھی ف یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ عاشورہ کے روزے کیساتھ نویں تاریخ کا روزہ ضرور ملالے اور یہ جو پوچھا سبب حضرت کے روزہ رکھنے کا پیر کو یا سبب روزہ رکھنے کے مستحب ہونیکا سو کہا شیخ عبدالحق نے ترجمہ مشکوٰۃ میں کہ سبب اسکا یہ ہے کہ بڑی نعمت اسمیں ملی کہ حضرت پیدا ہوئے اور دین اترا یہ روزہ اسکے شکرانہ کا ہوا اور ترمذی اور نسائی میں روایت ہے حضرت عائشہ رضہ سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلعم روزہ رکھتے پیر اور جمعرات کو اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَہٗ سِتًّا مِّنَ الشَّوَّالِ کَانَ کَصِیَامِ الدَّھْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی ایوب انصاری سے کہ تحقیق رسول اللہ صلعم نے فرمایا جسنے روزہ رکھا رمضان کا پھر اسکے پیچھے چھ روزے رکھے شوال میں ہوگا مانند روزہ رکھنے والے ہمیشہ کا روایت کیا اسکو مسلم نے ف کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہ مذہب امام شافعی اور امام احمد اور داؤد اور اُن کے موافقوں کا یہی ہے کہ چھ روزے رکھنے مستحب ہیں اور دلیل انکی یہی حدیث ہے اور مذہب امام مالک اور ابو حنیفہ کا یہ ہے کہ یہ چھ روزے رکھنے مکروہ ہیں اور کہا امام مالک نے موطا میں کہ اہل علم میں سے میں نے کسیکو بھی ان روزوں کو رکھتے نہیں دیکھا سو نہ ترک کئے جاویں چھ روزے ان علماؤں کے ترک کرنے اور رکھنے کے سبب انتہی مختصر پس معلوم ہوا کہ قول مالک اور ابو حنیفہ کا اس مسئلہ میں صاف خلاف حدیث صحیح کے ہے ہرگز ہرگز اُس پر عمل نہ کرنا چاہئے

ف حدیث مشکوٰۃ میں باب صیام التطوع کی پہلی فصل میں ہے ف یہ حدیث مسلم میں جو کہ مع شرح نووی چاپا گیا ہے اسکی جلد اول کے صفحہ ۳۶۹ میں اور مشکوٰۃ میں باب صیام التطوع کی پہلی فصل میں ہے ف یہ عبارت شیخ عبدالحق کی ترجمہ مشکوٰۃ چاپہ نولکشور کے جلد دوم کے صفحہ ۸۳ میں ہے ف حدیث مشکوٰۃ میں باب صوم التطوع کی دوسری فصل میں ہے ف یہ حدیث صحیح مسلم میں جو کہ مع شرح نووی چاپا گیا ہے اوسکی جلد (۱) کی صفحہ ۳۶۹ میں ہے ۱۲

ف عبارت لائم فروزی کی شرح صحیح جہاں ہیں کے مدلل بیان ہے

اور اُن چھ روزوں کے رکھنے سے برس کے روزوں کا ثواب ملنے کا سبب ہے یہ کہ برس کی تین سو ساٹھ دن ہوتے ہیں اور شرع میں ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے تو تیس دن رمضان کے اور چھ دن یہ شش عید کے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہیں پس اس حساب سے بعد رمضان کے شوال کے مہینے میں جو شخص چھ روزے رکھیگا اسکو برس دن کے روزوں کا ثواب حاصل ہوگا بخاری و مسلم میں روایت ہے ابی سعید خدری رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس بندے نے روزہ رکھا ایکدن اللہ کے واسطے دور رکھیگا اللہ اُس روزہ کے سبب اسکے منہ سے آگ کو ستر برس کی مسافت اور عبارت مسلم کی ہے اور بخاری و مسلم میں روایت ہے حضرت عائشہ رضؓ سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلعم روزے رکھتے یہانتک کہ کہتے ہم کہ نہ افطار کریں گے اور افطار کرتے تھے ہم کہ نہ روزہ رکھینگے اور نہیں دیکھا میںنے رسول اللہ صلعم کو پورے کرتے روزے (سارے) مہینے کے کبھی سوائے رمضان کے اور نہیں دیکھا میںنے انکو بیچ کسی مہینے کے زیادہ روزے رکھتے شعبان کے (مہینے) سے اور عبارت مسلم کی ہے اور نسائی اور ترمذی میں روایت ہے ابی ذر رضؓ سے کہ کہا حکم کیا ہمکو نبی کریم نے یہ کہ روزے رکھیں ہم (ہر) مہینے میں سے تین دن تیرھویں اور چودھویں اور پندرھویں اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نے اور بخاری اور مسلم میں روایت ہے ابی ہریرہ رضؓ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے نہیں ہے عورت کو کہ روزہ رکھے اور خاوند اُسکا موجود ہو مگر ساتھ حکم اسکے کر اور عبارت بخاری کی ہے زیادہ کیا ابوداؤد نے سوائے رمضان کے وعن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نھی عن صیام یومین یوم الفطر ویوم النحر متفق علیہ اور روایت ابی سعید خدری رضؓ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا دو دن کے روزے سے دن فطر اور دن قربانی کے سو روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے فائدہ یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ عید الفطر اور عید قربانی کو دن روزہ رکھنا حرام ہے اور ایسطرح تشریق کے دنوں میں بھی حرام ہے چنانچہ مسلم میں روایت ہے نبیشہ الہذلی رضؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ نے تشریق کے دن کھانے اور پینے کے ہیں اللہ بزرگ اور برتر والے کی یاد کرنیکے تشریق کے دن تین ہیں گیارھویں بارھویں تیرھویں ان تینوں دنوں میں بھی روزہ رکھنا حرام ہے لیکن جسکو ہدی نہ ملے اسکو ان دنوں میں روزہ رکھنا جائز ہے چنانچہ بخاری میں روایت ہے حضرت عائشہ اور ابن عمر رضؓ سے کہ کہا نہیں رخصت دیگئی تشریق کے دنوں میں یہ کہ روزہ رکھیں مگر اسکے واسطے (جائز ہے) جو نہ پاوے ہدی ف ہدی ان چارپاؤں کا نام ہے کہ حرم میں بھیجے جاتے ہیں واسطے طلب ثواب کے خواہ بکری ہو خواہ دنبہ خواہ بھیڑ ہو خواہ گائے خواہ بیل ہو خواہ بھینس خواہ اونٹ ہو اور مسک الختام شرح

ف یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب صیام التطوع کے پہلی فصل میں ہے ف یہ حدیث بلوغ المرام میں باب صوم التطوع وما نہی عن صومہ میں ہے ف یہ حدیث بلوغ المرام کے باب ایضاً میں ہے ف یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صلوۃ التطوع میں ہے ف یہ حدیث بلوغ المرام کے باب ایضاً میں ہے ف یہ حدیث مسلم میں جو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکے جلد اول کے صفحہ ۳۶۱ میں ہے ف یہ حدیث بخاری چھاپا احمدی میرٹھ کے صفحہ ۲۶۸ میں ہے ف یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ کانپور جلد اول صفحہ ۵۲۱ میں ہے

شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ کہا ابن حجر نے تلخیص میں کہ یہ حدیث حکماً مرفوع ہے وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تخصوا لیلۃ الجمعۃ بقیام من بین اللیالی ولا تخصوا یوم الجمعۃ بصیام من بین الایام الا ان یکون فی صوم یصوم احدکم رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے اسنے نقل کی نبی صلعم سے کہ فرمایا نہ خاص کرو جمعہ کی رات کو ساتھ قیام کے درمیان سب راتوں کے اور نہ خاص کرو جمعہ کے دن کو ساتھ روزہ کے درمیان سب دنوں کے مگر یہ کہ آپڑے بیچ میں ان روزوں کے کہ رکھتا ہوا تم کوئی روایت کیا اسحدیث کو مسلم ف بخاری اور مسلم میں روایت ہوا نہیں سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے نہ روزہ رکھو کوئی تم میں کا دن جمعہ کے مگر یہ کہ روزہ رکھو ایکدن پہلے اسکے یا ایکدن بعد اسکے ف یہ دونو حدیثیں صریح دلیل ہیں اسپر کہ اکیلا جمعہ کے دن کا روزہ رکھنا خلاف سنت ہے وعن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صام من صام الابد متفق علیہ ولمسلم عن ابی قتادۃ بلفظ لا صام ولا افطر اور روایت ہو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے روزہ رکھا اس شخص نے جس نے ہمیشہ روزہ رکھا روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور واسطے مسلم کے ہے ابی قتادہ کی روایت سے ساتھ اس لفظ کے کہ نہ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا

فصل اعتکاف کے بیان میں

وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتی توفاہ اللہ ثم اعتکف ازواجہ من بعدہ متفق علیہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے کہ تحقیق رسول اللہ صلعم تھے اعتکاف کرتے آخر دہے کے رمضان کے میں یہانتک کہ قبض روح انکی کی اللہ نے پھر اعتکاف کیا انکی بیبیوں نے پیچھے ان کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے ف امام شوکانی نے در البہیہ میں لکھا ہے کہ مشروع ہے اعتکاف کرنا ہر وقت مسجد میں اور رمضان میں زیادہ تر مؤکد ہے خصوصاً عشرہ اخیر میں اور رغبت ہے کوشش کرنا عبادت میں رمضان میں انتہی اور یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ عورتوں کو بھی اعتکاف میں بیٹھنا درست ہے اور بخاری و مسلم میں روایت ہے انہیں سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلعم جبوقت کہ ارادہ کرتے اعتکاف کا نماز پڑھتے فجر کی پھر داخل ہوتے بیچ جگہ اعتکاف اپنے کذا ف یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ ابتدا اعتکاف کے اول روز سے ہو اور تھے اسی کے قائل ہیں زہری اور نخعی اور لیث بیچ ایک قول کے اور مذہب ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی اور احمد کا یہ ہے کہ داخل ہو پہلے غروب ہونے آفتاب کے پس انکے نزدیک تاویل اسحدیث کی یہ ہے کہ حضرت ساتھ نیت اعتکاف کے پہلے غروب کے مسجد میں آتے تھے اور سب کو وہاں رہتے جب نماز صبح کی پڑھتے تو اس حجرہ میں کہ اعتکاف کیلئے بوریہ کا بنایا جاتا تھا داخل ہوتے تنہا الگ ہیں لوگوں سے پس ابتدا اعتکاف کا مغرب کے وقت سے تھا اور داخل ہونا اعتکاف کی جگہ میں صبح کو سیوطی

لہ یہ حدیث صحیح مسلم میں جو کہ ہم خرم نوری چھاپا گیا ہے اسکے جلد اول کے ص۳۶۱ میں ہے ۲ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صوم التطوع وانہی عن صومہ میں ہے ۳ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الیضاً میں ہے ۴ یہ حدیث مشکوۃ میں باب الاعتکاف کی پہلی فصل میں ہے ۵ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الیضاً میں ہے ؛

اسیطرح لکھا ہے شیخ عبدالحق نے ترجمہ میں سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ تاویل باطل اور بالکل خلاف ظاہر حدیث کے اور سنت مقدم ہے احتمال عقلی پر اسیطرح لکھا ہی مسک الختام شرح بلوغ المرام میں وعنہا[1] قالت السنۃ علی المعتکف ان لا یعود مریضا ولا یشہد جنازۃ ولا یمس امرأۃ ولا یباشرہا ولا یخرج لحاجۃ الا لما لا بد منہ ولا اعتکاف الا بصوم ولا اعتکاف الا فی مسجد جامع رواہ ابوداود ولا باس برجالہ الا ان الراجح وقف الخ اور روایت ہے انہیں سے کہ سنت ہے اعتکاف والے کو یہ کہ نہ عیادت کرے مریض کی اور نہ حاضر ہو واسطے نماز جنازہ کے یعنی باہر مسجد کے اور نہ چھوئے عورت کو اور نہ مباشرت کرے عورت سے اور نہ نکلے واسطے کسی کام کے مگر اُس کام کیلئے کہ ضرور ہو (یعنی پیشاب پاخانہ وغیرہ کیلئے اور نہیں درست ہوتا) اعتکاف مگر ساتھ روزہ کے اور نہیں اعتکاف مگر مسجد جامع مین روایت کیا اسکو ابوداود نے اور نہیں شبہ ہو بیچ راویون اسکے مگر تحقیق ترجیح ہے وقف کو اسکے آخر تک فائدہ اوس سے مجامعت اور وہ مبطل اعتکاف کا ہی ساتھ اتفاق کے اور نہیں مراد اوس سے یہاں ہاتھ لگانا کیونکہ ہاتھ لگانے سے اعتکاف باطل نہیں ہوتا جیسا بخاری اور مسلم مین روایت ہے انہیں سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلعم رکھتے سامنے میرے سر اپنے کو جسحال میں کہ ہوتے حضرت مسجد میں پس کنگھی کرتی میں انکو اور نہ تھے جاتے گھر میں مگر واسطے قضا حاجت کے جب تھے معتکف اور عبارت بخاری کی ہو اور بعض کی عیادت کے لئے اعتکاف مین بیٹھنے والا قصداً نہ جاوے لیکن پاخانہ وغیرہ کیلئے جاوے تو راستے میں مریض نظر آجاوے تو اس کی عیادت کرنی جائز ہی مگر اسکے پاس ٹھہرنا درست نہیں جیسا کہ ابوداود مین روایت ہے انہیں سے کہ تھے نبی صلعم گذرتے ساتھ مریض کے اسحالتمیں کہ ہوتے اعتکاف میں پس گذرتے جسطرح کہ ہوتے اور نہ ٹھہرتے پوچھتے اوس سے فائدہ کہا شوکانی نے نیل الاطارین کہ اسکی اسناد مین لیث بن ابی سلیم ہے اور اسمیں مقال ہی کہا حافظ ابن حجر نے اور صحیح عائشہ سے فعل اسکے سے ہی اور لایا ہی اسکو مسلم وغیرہ اور کہا صحیح ہی یہ حضرت علی سے انتہی اور یہ جو فرمایا کہ نہیں اعتکاف مگر ساتھ روزے کے یہ دلیل ہے امام ابوحنیفہ کی کہ انکے نزدیک معتکف کے لئے روزہ شرط ہی سو جواب اسکا یہ ہی کہ اول تو یہ قول حضرت عائشہ کا ہے حدیث مرفوع نہین دوم معارض اسکے ہی یہ حدیث کہ جسکو دارقطنی نے روایت کیا ہی ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلعم نے فرمایا نہیں ہے روزہ رکھنا اوپر اعتکاف والے کے مگر کہ کرے اوسکو اور نفس اپنے کے اور کہا دارقطنی نے مرفوع کیا اسحدیث کو ابوبکر سوسی اور سوائے اسکے کسی نے بھی اسکو مرفوع نہیں کیا فائدہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ ترجیح دی ہی دارقطنی اور بیہقی نے اسکے موقوف ہونیکو اور لایا ہی اسکو حاکم مرفوع کرکے اور کہا کہ صحیح الاسناد ہی انتہے تائید کرتی ہی اسکی یہ حدیث ہی جو کہ بخاری و مسلم مین روایت ہے ابن عمر سے

---

[1] یہ عبارت ترجمہ مشکوۃ عبدالحق جہاں یہ نولکشور کے جلد دوم کے صفحہ ۹ مین ہی [2] یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام کے جلد اول کے صفحہ ۳۳۰ مین ہے [3] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الاعتکاف و قیام رمضان کے صفحہ ۱۷۴ طبع اہجری مین دہلی مین چھپا ہوا ہے اسکے صفحہ ۱۳۲ مین ہے [4] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الاعتکاف و قیام رمضان مین ہی [5] یہ حدیث ابوداود مطبوعہ دہلی ۱۲۷۲ ہجری کے صفحہ ۳۳۲ مین ہی [6] یہ مضمون نیل الاوطار

[7] یہ عبارت امام شوکانی کی روضۃ الندیہ شرح درری البہیہ مطبوعہ مطبع علوی علی بخش خان لکھنو کے صفحہ ۱۰۱ مین ہے۔

سے یہ کہ حضرت عمرؓ نے پوچھا تھا جاہلیت مین صلعم سے کہا تھا کہ میں نے جاہلیت مین کہ اعتکاف کرونگا مین ایک رات مسجد حرام مین فرمایا پوری کر تو اپنی نذ کہا[1] امام شوکانی نے درّاری مضیئہ شرح درر البہیہ مین کہ نہین ملی ہوئی کوئی چیز کہ دلالت کرے اوپر شرط ہونے روزے کے معتکف کیلئے مگر قول حضرت عائشہ صدیقہؓ کا اور حدیث حضرت عمر کی نذر کی روا سکا ہے اور کہا طیبی نے کہ اس مین دلیل ہے اسپر کہ روزہ شرط نہین واسطے صحت اعتکاف کے اور نیز یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ نذر جاہلیت کی اگر ہو موافق حکم اسلام کے تو واجب ہے پورا کرنا اسکا یعنے بعد اسلام کے مذہب امام شافعی کا یہی ہے انتہی اور کہا امام ابو حنیفہؒ نے کہ نہین صحیح نذر اسکی اور یہ صریح احادیث کے خلاف ہے اب اگر کوئی کہے کہ کہا حضرت عائشہ نے یہ کہ سنت ہے اور جسکو کبھی صحابی یہ کہے مراد اس سے سنت نبی صلعم کی ہوتی ہے سو جواب اسکا یہ ہے کہ روایت کیا ہے اسکو نسائی نے اور نہین بیچ اسکے لفظ کہ کہا سنت ہے اور کہا ابو داؤد نے کہ سوائے عبد الرحمن بن اسحاق کے کوئی بھی نہین کہتا کہ احدیث مین یہ لفظ ہے کہ کہا سنت ہے اسیطرح لکھا ہے[2] مسک الختام شرح بلوغ المرام[3] میں اور یہ جو فرمایا کہ نہین اعتکاف مگر جامع مین سو کہا[4] شیخ عبد الحق نے کہ مسجد جامع سے مراد مسجد جماعت ہے یا بیان افضل کا ہے انتہے اور[5] مسک الختام مین ہے کہ مذہب جمہور امام احمد اور ابو حنیفہ کا یہی ہے کہ ہر مسجد مین اعتکاف بیٹھنا درست ہے انتہی **فصل حج کے بیان مین** فرمایا اللہ سبحانہ و تعالے نے[6] وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا یعنے اور واسطے اللہ کے اوپر لوگون کے ہے حج کرنا اس گھر کا جو کوئی پاسکے طرف اسکی راہ فائدہ[7] دارقطنی مین روایت ہے انس سے کہ کہا توشہ سے زاد اور حاصل ہوتا ہے وَعَنْ[8] ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَقَامَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ أَفِي كُلِّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَوْ قُلْتُهَا لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَعْمَلُوا بِهَا وَلَمْ تَسْتَطِيعُوا وَالْحَجُّ مَرَّةٌ فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابن عباس رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے ای لوگو تحقیق اللہ نے فرض کیا تمپر حج پس کھڑا ہوا اقرع بن حابس پس کہا کیا ہر سال کے ہے حج فرض ای رسول خدا کے فرمایا اگر کہتا مین اس حج کیلئے (یعنے واسطے واجب ہونے حج کے) ہان البتہ واجب ہوتا (یعنی ہر سال مین حج کرنا فرض ہوتا) اور اگر فرض ہوتا نہ کرتے تم اسکو اور نہ طاقت رکھتے اور حج ایک بار فرض ہے پس جو زیادہ کرے ایکبار سے پس نفل ہے روایت کیا اسکو احمد اور نسائی اور دارمی نے فائدہ[9] کہا شوکانی[10] نے نیل الاوطار مین کہ لایا ہے اسکو ابو داؤد اور ابن ماجہ اور بیہقی اور حاکم نے اور کہا حاکم نے صحیح ہے اور شرط

[1] یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کانپور کے جلد اول کے صفحہ ۵۲۹ مین ہے [2] یہ عبارت ترجمہ مشکوٰۃ عبد الحق چاپہ نولکشو جلد دوم کے صفحہ ۸۵ مین ہے [3] یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کانپور کے جلد اول کے صفحہ ۵۲۹ مین ہے
[4] یہ آیت پارہ ولن تنالوا کے پہلے پاؤ مین ہے [5] یہ حدیث بلوغ المرام کی کتاب الحج باب فضل الحج و من فرض علیہ مین ہے۔
[6] یہ حدیث مشکوٰۃ مین کتاب المناسک کی دوسری فصل مین ہے [7] یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد چوتھی کے صفحہ ۱۴۰ مین ہے

[8] یہ حدیث مشکوٰۃ مین کتاب المناسک کی دوسری فصل مین ہے [9] یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کی جلد چوتھی کے صفحہ ۱۴۰ مین ہے

شیخین کے وَعَنْ[1] اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْعُمْرَةُ اِلَی الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَیْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول اللہ نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرے تک گناہ اٹھا رتا ہے جو درمیان اسکے ہو اور حج مقبول نہیں ہے مگر جنت روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے وَعَنْ[2] عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی النِّسَآءِ جِهَادٌ قَالَ نَعَمْ عَلَیْهِنَّ جِهَادٌ لَّا قِتَالَ فِیْهِ اَلْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِیُّ وَاَصْلُهٗ فِی الصَّحِیْحَیْنِ اور روایت ہے حضرت عائشہ رضؓ سے کہا پوچھا میں نے یا رسول اللہ صلعم عورتوں پر بھی جہاد ہے فرمایا ہاں ان پر ایسا جہاد ہے کہ اسمین لڑائی نہیں حج و عمرہ ہے روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ابن ماجہ نے اور عبارت اسی کی ہے اور اصل اسکی صحیحین ہے فائدہ[3] مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے کہ صحیح سے مراد صحیح بخاری ہے وَعَنِ[4] ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقِیَ رَكْبًا بِالرَّوْحَآءِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوْا الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ اَنْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَفَعَتْ اِلَیْهِ امْرَاَةٌ صَبِیًّا فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ تحقیق نبی صلعم ملے سوار دل سے مقام روحا مین سو فرمایا کون قوم ہے یہ جو مسلمان ہیں پوچھا انہوں نے تو کون ہے فرمایا رسول اللہ پھر گود مین لائی ان کی پاس ایک عورت ایک لڑکا سو گود لی کیا اسکے واسطے بھی حج ہے فرمایا ہاں اور تجھکو ثواب ہے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے وَعَنِ[5] ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَدِیْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ خَثْعَمَ فَجَعَلَ یَنْظُرُ اِلَیْهَا وَتَنْظُرُ اِلَیْهِ وَجَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَی الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِیْضَةَ اللّٰهِ عَلٰی عِبَادِهٖ فِی الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِیْ شَیْخًا كَبِیْرًا لَّا یَثْبُتُ عَلَی الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِیِّ اور روایت ہے اسی سے کہا فضل بن عباس نے پیچھے رسول اللہ صلعم کے سواری ایک عورت قوم خثعم سے پھر لگا فضل دیکھنے اسکی طرف اور وہ دیکھنے لگی اسکی طرف اور لگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھیرنے منہ فضل کا دوسری جانب سے بولی یا رسول اللہ بیشک فرض اللہ کا جو اسکے بندوں پر ہے حج مین پایا اس نے میرے باپ کو اور وہ بوڑھا بڑا ہے نہیں ٹھہر سکتا اونٹ پر کیا پھر حج کروں مین اسکی طرف سے فرمایا ہاں اور یہ قصہ ہوا حجۃ الوداع مین روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے اور عبارت بخاری کی ہے وَعَنْهُ[6] اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ جُهَیْنَةَ جَآءَتْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ اُمِّیْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتّٰی مَاتَتْ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّیْ عَنْهَا اَرَاَیْتِ لَوْ كَانَ عَلٰی اُمِّكِ دَیْنٌ اَكُنْتِ قَاضِیَتَهٗ اُقْضُوا اللّٰهَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ بِالْوَفَآءِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے اسی سے کہ

---

[1] یہ حدیث بلوغ المرام کی کتاب الحج باب فضل الحج و سنن فرض علیہ مین ہے [2] یہ کتاب بلوغ المرام کے کتاب الحج مین ہے [3] یہ عبارت مسک الختام بلوغ المرام مطبوعہ منشی نولکشور کانپور کی جلد اول کے صفحہ ۱۰۰ مین ہے [4] یہ حدیث مسلم مین ہے جو کہ مع شرح نووی چھپا گیا ہے اسکی جلد اول کے صفحہ ۴۳۱ مین ہے [5] یہ حدیث بلوغ المرام کے کتاب الحج فضل الحج و سنن فرض علیہ مین ہے [6] یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۲۵۰ مین ہے ؛

ایک عورت قوم جہینہ سے آئی نبی صلعم کیطرف سو بولی کہ تحقیق ماں میری نے نذر کی تھی کہ حج کریگی پھر اتفاق نہ ہوا حج کا یہانتک کہ مرگئی کیا پھر حج کروں اسکی طرف سے فرمایا ہاں حج کر تو اسکی طرف سے بھلا اگر ہوتا ماں تیری پر قرض کیا تو ادا کرتی اسے ادا کر حق اللہ کا سو اللہ زیادہ ہی لائق وفا کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری و[۱] وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما صبی حج ثم بلغ الحنث فعلیہ ان یحج حجۃ اخری وایما عبد حج ثم اعتق فعلیہ حجۃ اخری رواہ ابن ابی شیبۃ و البیہقی ورجالہ ثقات الا انہ اختلف فی رفعہ والمحفوظ انہ ہو موقوف اور روایت ہے اسی سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو لڑکا کہ حج کریگا پھر لڑکپنے جوانی کو تو اسپر لازم ہو کہ کریگا دوسرا حج اور جو غلام کہ حج کریگا پھر آزاد ہو تو اسپر دوسرا حج ہی روایت کیا اسحدیث کو ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے اور راوی اسکے ثقہ ہیں مگر اختلاف کیا ہی رفع مین اسکو اور محفوظ یہی ہی کہ وہ موقوف ہے[۲] وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یقول لبیک عن شبرمۃ قال من شبرمۃ قال اخ او قریب لی قال حججت عن نفسک قال لا قال حج عن نفسک ثم حج عن شبرمۃ رواہ ابو داود وابن ماجۃ وصححہ ابن حبان والراجح عند احمد وقفہ اور روایت ہے اسی سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلعم نے سنا ایک مرد کو کہ کہتا ہے لبیک شبرمہ کیطرف سے فرمایا شبرمہ کون ہی کیا بھائی ہی یا قریب سے فرمایا حج کیا تو نے اپنی طرف سے کہا نہین فرمایا حج کر اپنی طرف سے پھر حج کر شبرمہ کیطرف سے روایت کیا اسحدیث کو ابوداود اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نے اور راجح ہی نزدیک احمد کے وقف اسکا[۳] مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے کہ اسحدیث سے معلوم ہوا کہ نیابت غیر کی نہین جائز ہی جبتک کہ اپنا حج نکرلے خواہ مستطیع ہو خواہ نہو اور مذہب اکثر ائمہ کرام کا یہی ہی اور انہین مین سے ہین امام شافعی اور احمد بن حنبل **احرام باندھنے کے بیان مین** عن[۴] ابن عباس رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت لاہل المدینۃ ذا الحلیفۃ ولاہل الشام الجحفۃ ولاہل نجد قرن المنازل ولاہل الیمن یلملم فہن لہن ولمن اتی علیہن من غیرہن ممن اراد الحج والعمرۃ ومن کان دون ذلک فمن حیث منشاء حتی اہل مکۃ من مکۃ متفق علیہ روایت ہی ابن عباس رض سے کہ تحقیق نبی صلعم نے میقات مقرر کیا مدینہ والون کیواسطے ذا الحلیفہ اور شام والون کیواسطے جحفہ اور نجد والون کیواسطے یلملم یہ مقام وہان کے رہنے والون کے واسطے ہین اور ان لوگون کیلیے جو ان مقامون پر اور جگہون سے حج اور عمر کیلیے آوین اور جو لوگ انکے اندر ہین وہان سے جاہین یہانتک کہ مکہ والے مکے سے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم ذف ذا الحلیفہ نام ہی ایک جگہ کا کہ مدینہ سے تین کوس ہی اور نجد اصل مین کہتے ہین زمین بلند کو اور اب نام ہی شہرون عرب کے کا تہامہ سے زمین عراق تک اور قرن منازل نام ایک

---

[۱] یہ حدیث بلوغ المرام کے کتاب الحج و باب فضل الحج و من فرض علیہ ہین ہے [۲] یہ حدیث بلوغ المرام کے کتاب الحج باب فضل الحج و من فرض علیہ ہین ہے [۳] یہ عبارت مسک الختام مطبوعہ مطبع نظامی کانپور کے جلد اول کے صفحہ ۵۵۵ ہین ہے [۴] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب المواقیت مین ہے ؛ اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ولوالدیہم

جگہ کا ہو قریب طائف کو اور لملیم ایک پہاڑ ہو دو منزل مکہ سے اور یہ جگہیں احرام باندھنے کی ہیں اور جو ان احرام کی جگہوں سے اندر رہتا ہو تو اسکی جگہ احرام کی گھر سے تا حد حرم ہو اسکو میقات جانا ضرور نہیں اگرچہ قریب ہو میقات کے اور ابوداؤد اور نسائی میں روایت حضرت عائشہ رضی سے کہ تحقیق رسول اللہ صلعم نے میقات ٹھہرایا عراق والوں کو اسطے ذات عرق اور اصل اسکی نزدیک مسلم کے وہی حدیث جابر رضی کے مگر راوی نے اسکے شک کیا ہو رفع میں اسکے اور بخاری میں ہے کہ تحقیق عمر رضی نے ذات عرق کو میقات ٹھہرایا اور نزدیک احمد اور ابوداؤد اور ترمذی کے ہو ابن عباس رضی عنہما سے کہ تحقیق نبی صلعم نے میقات ٹھہرایا پورب والوں کو اسطے عقیق فائدہ پورب والوں سے وہ لوگ مراد ہیں کہ گھر انکے خارج حرم کی جانب شرقی مکہ کے ہیں اور عقیق نام ایک جگہ کا ہو کہ محاذی ہو ذات عرق کی پس مشرق والوں کی جگہ احرام کے وہیں ایک تو عقیق دوسری ذات عرق جو کوئی ان دو نو جگہوں میں سے جس جگہ پر گذرے وہیں سے احرام باندھے

احرام کو واجب ہونے اور اسکی صفت کے بیان میں عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام حجۃ الوداع فمنا من اھل بعمرۃ ومنا من اھل بحج وعمرۃ ومنا من اھل بحج واھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحج فاما من اھل بعمرۃ فحل واما من اھل بحج او جمع الحج والعمرۃ فلم یحلوا حتی کان یوم النحر متفق علیہ روات ہے حضرت عائشہ رضی سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلعم کے حجۃ الوداع میں سو بعضا ہمارا لبیک پکارتا عمرہ کا اور بعضا ہمارا لبیک پکارتا حج اور عمرہ کا اور بعضا ہمارا لبیک پکارتا حج کا اور لبیک پکارتا نبی صلے اللہ علیہ وسلم حج کا پس جس نے لبیک پکارا ہی عمرہ کی اسنے احرام اتار ڈالا اور جس نے حج کی لبیک پکارا ہی یا حج اور عمرہ کو جمع کیا انہوں نے یوم النحر تک احرام نہ اتارا روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے فائدہ حج کرنیوالے تین قسم پر ہیں ایک تو مفرد اور مفرد وہ ہو کہ نیت حج کا احرام باندھے اور دوسرا قارن اور قارن وہ ہے کہ احرام حج کا اور عمرہ کا دونوں کا باندھے اور تیسرا متمتع اور متمتع وہ ہو کہ اول احرام عمرہ کا باندھے میقات سے حج کے مہینوں میں اور افعال عمرہ کی بجالاوے پھر اگر ہدی ساتھ لایا ہو تو احرام باندھے رہے اور اگر ہدی نہیں لایا تو احرام سے نکل آوے اور مکہ میں بیٹھا رہے جب ایام حج کے آویں تو احرام حج کا حرم سے باندھے اور حج کرے احرام باندھنے اور اسکے متعلق کو بیان میں عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال ما اھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا من عند المسجد** متفق علیہ روایت ہے ابن عمر رضی سے کہ کہا نہیں احرام باندھا رسول اللہ صلعم نے مگر نزدیک مسجد کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **مسک الختام** شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ یہ حدیث دلیل ہو اس شخص کا جو کہتا ہو کہ احرام باندھا ہو آنحضرت صلعم نے بیداء سے اور ایک روایت میں ہو کہ درخت کے پاس سے اور کہا سبل نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہو اسپر کہ افضل احرام باندھنا ہے میقات سے نہ پہلے اس سے اور اگر احرام باندھا پہلے اس سے

لہ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب ایضا میں ہو ۲ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب وجوب الاحرام وصفتہ میں ہے ۳ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الاحرام وما یتعلق بہ میں ہے ۴ یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کانپور کے جلد اول کے صفحہ ۵۵۹ میں ہے ۔

پس کہا ابن منذر نے کہ اجماع کیا ہے اہل علم نے کہ یہ حرام ہے یا مکروہ اسلیئے کہ قول صحابہ کا کہ جگہ مقرر کی آنحضرت صلعم نے واسطے اہل مدینہ کے ذوالحلیفہ کو یہ چاہتا ہے کہ احرام میقات پر باندھا جاوے اور مسند امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہے خلاد بن السائب سے نقل کی اُسنے اپنے باپ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلعم نے فرمایا آئی میرے پاس جبرائیل ع پھر حکم کیا مجھکو کہ حکم کروں میں اپنے یارونکو کہ اونچی آواز تلبیک میں اور صحیح کہا اسحدیث کو ترمذی اور ابن حبان نے اور ترمذی کی میں روایت ہے زید بن ثابت سے نقل کی اُسنے اپنے باپ سے کہ تحقیق اُسنے دیکھا رسول اللہ صلعم کو اتارہی کپڑے احرام کیلئے اور غسل کیا اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روایت کیا اسحدیث کو دارقطنی اور بیہقی اور طبرانی نے یہی حدیث زید بن ثابت سے اور حسن کہا اسکو ترمذی نے اور ضعیف کیا اسکو عقیلی نے اور شاید اضعیف اسلیئے ہو کہ اسکی اسناد کے راویون مین عبداللہ بن یعقوب مدنی ہے اور جس شخص نے ترمذی کی اسحدیث کو حسن کہنے پر انکار کیا ہے اسکو ابن ملقن نے شرح منہاج مین یہ جواب دیا ہے شاید ترمذی نے حال عبداللہ بن یعقوب کا جو کہ اسحدیث کی اسناد مین ہی معلوم کیا ہوگا اور یہ حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ احرام باندھنے کیلئے غسل کرنا مستحب ہے اور یہی مذہب ہے اکثر لوگون کا اور کہا ناصر نے کہ واجب ہے نیا کا احتمال ہے اور بخاری و مسلم مین روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق رسول اللہ صلعم پوچھے گئے کیا پہنے احرام والا کپڑون سے فرمایا نہ پہنے قمیص اور نہ عمامے اور نہ پاجامہ اور نہ ٹوپیان اور نہ موزے مگر وہ شخص کہ نہ پاوے جوتی اور پہنے موزے اور کاٹ ڈالے اُسکو ٹخنون کے نیچے سے اور نہ پہنے وہ کپڑا کہ لگا ہو اسمین زعفران اور ورس اور عبارت مسلم کی ہے فائدہ ورس نام ایک گھاس کا ہے اس سے زرد رنگ کرتے ہین اور بخاری و مسلم مین روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ سے کہا مین خوشبو لگاتی تھی رسول اللہ علیہ وسلم کو انکے احرام کیواسطے پہلے احرام باندھنے کے اور احرام اُتارنے کے وقت گھر کیطرف پھرنے سے پہلے اور مسلم مین روایت ہے عثمان بن عفان رض سے کہ تحقیق رسول اللہ صلعم نے فرمایا نکاح نہ کرے احرام والا اور نہ نکاح کراوے (محرم کسیکا اور نہ پیام کرے ف یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ محرم کو کسیکا نکاح کردینا بولایت یا بوکالت درست نہین اور بخاری و مسلم مین روایت ہے ابی قتادہ انصاری سے قصے مین شکار کرنے کے اسکے گورخر کو جب وے احرام مین تھے کہا پھر فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے اپنے یارون کو اور وے احرام مین تھے کیسنے تم مین سے حکم کیا یا کچھ اشارہ کیا اسکی طرف بولی نہین فرمایا کھاؤ جو بچ رہا اسکا گوشت اور بخاری و مسلم مین روایت ہے صعب بن جثامہ اللیثی رض سے کہ وہ ہدیہ لایا واسطے رسول اللہ صلعم کے گورخر اور حضرت مقام ابواء یا ودان مین تھے یا وہان مین سو پھیر دیا اسکو اُسی کو اور فرمایا ہمنے پھیر دیا اُسکو تجھپر اسواسطے کہ تحقیق

لہ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الاحرام و ما یتعلق بہ مین ہے کہ یہ حدیث ترمذی چھاپا احمدی دہلی کے صفحہ ۱۷۴ مین ہے کہ یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد اول کے صفحہ ۳۲۰ مین ہے کہ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الاحرام و ما یتعلق بہ مین ہے کہ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الاحرام و ما یتعلق بہ مین ہے کہ یہ حدیث صحیح مسلم مین جو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکے جلد اول کے صفحہ ۴۱۵ مین ہے کہ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الاحرام و ما یتعلق بہ مین ہے

ہم محرم ہیں ف[1] ابی قتادہ کی حدیث جو کہ اس سے پہلے گذری اسمیں یوں آیا ہے کہ صحابہ محرم تھے آنحضرت نے انکو گورخر کا گوشت کھانے کو ارشاد فرمایا اور اسحدیث سے یہ معلوم ہوا کہ آنحضرت صلعم جب خود محرم تھے تب اسکو کھانیکو واسطے نہ لیا پس تطبیق ان دو حدیثوں کی یوں دی جاتی ہے جیسکہ امام شوکانی نے مدار مضیر شرح درالبہیہ میں کہ آنحضرت صلعم نے جو نہیں کہا یا اسکی وجہ یہ تھی کہ وہ خاص حضرت صلعم کے واسطے لایا گیا تھا اور جسکا حکم صحابہ کرام کو کہا نیکو لئے فرمایا وہ شکار انکے لئے نہیں کیا گیا تھا پس حاصل دو نو حدیثوں کا یہ ہوا کہ جو شکار کہ خاص محرم کیلئے کیا گیا ہو اُسکا کھانا درست نہیں اور جو محرم کیلئے نہ کیا ہو کسی اور نیت سے کیا ہو تو اسکا کھانا درست ہے اور بخاری[2] اور مسلم[3] مین روایت ہے حضرت عائشہ رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ نے پانچ چیزیں موذی ہیں ماری جاویں حرم مین بچھو اور چیل اور کوا اور چوہا اور کتا کاٹنے والا بخاری[4] اور مسلم[5] مین روایت ہے ابن عباس رضہ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا نے سینگی لگوائی احرام مین اور بخاری[6] اور مسلم[7] مین روایت ہے کعب بن عجرہ رضہ سے کہ کہا اٹھا لیگئے مجھکو رسول اللہ کیطرف اور جوئین ٹپکتی تھین میرے منہ پر سو فرمایا مجھکو معلوم نہ تھا کہ تجھے اسقدر اذیت پہنچیگا جو مین تیرے ساتھ دیکھتا ہون کیا نہین دیکھتا ہون مین کہ پاوے تو بکری کہا مینے نہین فرمایا روزہ رکھ تین دن یا کھانا کھلا چھ مسکین کو ہر مسکین کو آدھا صاع اور بخاری[8] اور مسلم[9] مین روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہا جب فتح کیا اللہ تعالے نے اوپر رسول اپنے کے مکہ کو کھڑے ہوے پیغمبر خدا لوگون میں سو حمد اللہ کی اور ثنا کی اسپر فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالے نے باز رکھا مکہ سے ہاتھی والون کو اور مسلط کیا اسپر رسول اللہ صلعم کو اور مومنون کو اور بیشک حلال نہین ہوا کسی کو جو تھے میرے پہلے اور پس حلال ہوا میرے لئے ایک ساعت دن مین اور تحقیق وہ نہین ہے حلال کسی کو میرے بعد سو نہ بھڑکاوین شکار کو اُسکے اور نہ کاٹا جاوے کانٹا اسکا اور نہین حلال ہے گری چیز اسکی مگر واسطے ڈھونڈھنے والے کے اور جسکا مارا گیا کوئی سو وہ دو اختیار رکھتا ہے سو کہا حضرت عباس نے اذخر کو چھوڑ کر یا رسول اللہ سو ہم ڈالتے ہین اسکو قبرون مین اپنی اور گھرون مین اپنی سو فرمایا اذخر کو سوا ف یہ قصہ کلام اللہ مین سورہ الم ترکیف مین مشہور ہوا اور رسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے کہ ایک روایت مین آیا ہے اور نہ اٹھاوے کوئی چیز مگر وہ شخص کہ مشہور کرے اُسکو یعنی جسطرح کہ اور جگہون مین مشہور کیا جاتا ہے اور اختیار رکھتا ہے لینے یا اسکے بدلے فدیہ دے یا اسکو قتل کر ڈالے اور اذخر نام ایک گھاس کا ہے سونا چاندی اور لوہے کے گلانے کیلئے لہاروں اور سناروں کے کام آتا ہے اور گھروں کی چھتوں کے ڈالنے کے کام بھی آتا ہے عباس نے پوچھا اسکا کیا حکم ہے تب فرمایا حضرت صلعم نے مگر اذخر یعنے اسکو اکھاڑو تو جائز ہے اور بخاری[10] اور مسلم[11] مین روایت ہے عبد اللہ بن زید بن عاصم سے کہ تحقیق رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تحقیق ابراہیم نے حرم ٹھہرایا مکے کو اور دعا کی اسکے لوگون کو سیطرح اور مینے حرم مقرر کیا مدینہ کو جیسا حرم ٹھہرایا ابراہیم نے مکے کو اور مینے دعا کی صاع مین اسکے اور مد مین اسکے دوگنا جو دعا کی ابراہیم نے مکہ والون کیلئے ف ظاہر یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسبات پر شکار کرنا اور درخت حج کا کاٹنا دینے کے غیر سے تو تک حرام ہین اور غیر اور ثور دو نو پہاڑون کا نام ہے اور وہ مدینہ

---

[1] یہ حدیث بلوغ المرام کی باب الاحرام میں ہے [2] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب متعلق ہیں ہے [3] و [4] و [5] [6] یہ حدیثیں بلوغ المرام باب الفدیہ میں ہے

منورہ کو دونو طرف مین اور مسلم[1] مین روایت ہے حضرت علی بن ابی طالب رض سے کہ کہا فرمایا رسولخدا نے مدینہ حرام ہے (کوہ) عیر کے درمیان (کوہ) ثور تک صفت حج اور مکہ مین داخل ہونیکی بیان مین عن[2] جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارتحل منا منی کلنا فحج فانہر فی رحالکم ووقفت ہہنا وعرفۃ کلہا موقف ووقفت ہہنا وجمع کلہا موقف رواہ مسلم روایت ہے جابر رض سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلعم نے قربانی کی منی یہان اور سنا تمام قربانی کی جگہ ہو سو قربانی کرو اپنی ڈیرون مین اور ٹھہرا مین یہان اور عرفات سارا موقف ہے اور کہڑا ہوا مین یہان اور جمع سارا اسکا موقف ہے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے فائدہ جمع نام مزدلفہ کا ہے اور یہ نام اسکا اور مقرر ہوا کہ آدم علیہ السلام اور حوا اسی مقام پر اکٹھے ہوئے تھے اور مسلم[3] مین روایت ہے جابر بن عبداللہ رض سے کہ تحقیق پیغمبر خدا نے حج کیا سو نکلے ہم اُن کیساتھ یہانتک کہ آئی ہم ذوالحلیفہ مین بچہ پیدا ہوا اسمابنت عمیس کا پھر فرمایا حضرت صلعم نے غسل کرو اور لنگوٹ کرو کپڑے کی اور احرام باندھے اور نماز پڑھی نبی صلعم نے مسجد مین (ذوالحلیفہ) کی پھر سوار ہوئے ناقہ قصوی پر (کہ نام ہے اونٹنی آنحضرت صلعم کی کا) یہانتک کہ لے پہنچی وہ حضرت صلعم کو بیدا مین (کہ نام ایک کہاڑ کا ہے) آواز دی حضرت صلعم نے توحید کیساتھ حاضر ہوں میں اے اللہ حاضر ہونمین حاضر ہونمین نہین کوئی تیرا شریک یہانتک کہ جب آئے ہم کعبہ کی پاس چوما حضرت نے حجر اسود کو پھر تین چلے تین پھیرے اور عادت پر چار پھیرے پھر آئے مقام ابراہیم کے پاس پھر نماز پڑھی پھر پھیرے حجر اسود کیطرف اور چوما اسے پھر نکلے دروازے سے صفا کیطرف پھر جب نزدیک ہوئی صفا سے پڑہا کہ تحقیق صفا اور مروہ نشانیون سے اللہ کی ہین شروع کرتا ہون مین جس سے شروع کیا اللہ نے اور چڑھے صفا پر یہانتک کہ دیکھا کعبے کو پھر منہ کیا قبلے کی طرف پھر توحید بیان کی اللہ کی اور بڑائی کہی اور فرمایا نہین لائق پوجنے کے مگر اللہ فقط نہین شریک اسکا کوئی اسیکا راج ہے اور اسکو خوبیان ہیں اور وہ ہر چیز پر قابو رکھتا ہے نہین لائق پوجنے کے مگر اللہ اکیلا پورا کیا اپنا وعدہ اور مدد کی اپنے بندے کی اور ہرایا کافرون کو جس حال مین وہ تنہا ہے پھر دعا کی درمیان اسکے تین مرتبہ پھر اُترے چلتے نرمروے کیطرف یہانتک کہ جب نیچے آئے پاؤن اُن کے بطن وادی مین پھر دوڑے یہانتک کہ جب چڑھ گئے چلے مروہ کی طرف تو کیا مروہ پر جیسا کہ کیا تھا صفا پر پھر ذکر کی ساری حدیث اور اسمین یہ ہے کہ سو جب ہوئے آٹھوین ذی الحجہ کی متوجہ ہوئے منا کیطرف (منا کو منا اسلئے کہتے ہیں کہ اس مین خون گرایا جاتا ہے یعنے بسبب ذبح ہونے بکریون کے) اور سوار ہوئے نبی صلعم پھر پڑھی منا مین ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور فجر پھر ٹھہرے تھوڑی یہانتک کہ نکلا سورج پھر چلے یہانتک کہ آئے میدان عرفات مین پھر پایا خیمہ کھڑا واسطے آپکے نمرہ مین (یعنے پہاڑ مین) پھر اُترے اُس مین یہانتک کہ جب ڈھلا سورج حکم کیا قصوی کو سو پالان کیا گیا اسپر واسطے آپکے پھر آئے بطن

[1] یہ حدیث صحیح مسلم مین جو کہ مع شرح نووی چھپا گیا ہے اسکے جلد اول کے صفحہ ۴۲۲ مین ہے [2] یہ حدیث مسلم چھپا یہ ایضاً کے صفحہ ۴۰۲ پر ہے [3] یہ حدیث مسلم چھپا یہ ایضاً کے صفحہ ۴۰۹ اور بلوغ المرام کے باب صفت الحج ودخول المکہ مین ہے ۔

ف حاضر ہونمین جواب ان وعدتین کا کہ کوئی شریک نہیں اور نہیں کوئی

وادی مین پھر خطبہ سُنایا لوگون کو پھر اقامت کہنے کا حکم کیا پھر پڑھی ظہر پھر اقامت کہنے کا حکم کیا پھر پڑھی عصر اور نہ پڑھی انکے بیچ مین کچھ سوار ہوئے یہانتک کہ آئے ٹھہرنیکی جگہ مین پھر کیا پیٹ ناقہ اپنی قصوی کا پھر دن کیطرف اور کیا جبل المشاۃ کو کہ نام ایک جگہ کا ہی آگے اپنے اور منہ کیا قبلے کو پھر برابر کھڑے رہے یہانتک کہ ڈوبا سُورج اور گئی زردی تھوڑی یہان تک کہ جب غائب ہوا گرد آفتاب کا پھر ہی اور کھینچی قصوی کی مہار یہانتک کہ تحقیق سر اسکا پہنچا تھا حضرت صلعم کے پاؤن کے مونڈے کی نعل تک اور اشارہ کرتا داہنے ہاتھ اپنے سے اے لوگو چین سے چلو جب آئے پہاڑ پر ڈھیلی کی مہار تھوڑی یہانتک کہ چڑھے یہانتک کہ آئے مزدلفہ مین پھر نماز پڑھی اسمین مغرب اور عشا کی ایک اذان اور دو اقامت سے اور نہ نفل پڑھے انکے بیچ مین کچھ پھر لیٹے یہانتک کہ فجر ہوئی پھر نماز پڑہائی فجر کی جب روشن ہوئی اُن کو صبح ایک اذان اور اقامت سے پھر سوار ہوئے یہانتک کہ آئے مشعر الحرام مین (یعنے درمیان دو پہاڑون مزدلفہ کے) پھر منہ کیا قبلے کیطرف پھر دعا کی اور تکبیر پڑھی اور تہلیل کہی پھر کھڑے رہے یہانتک کہ صبح ہوئے خوب روشن پھر چلے پہلے سُورج نکلنے سے یہانتک کہ آئے وادی محسر مین کہ نام ایک جگہ کا ہے درمیان مزدلفہ اور منا کے پھر تیز چلایا ناقہ کو تھوڑا پھر چلے بیچ کی راہ جو نکلتی ہے جمرہ کبریٰ پر (یعنی جمرہ عقبہ پر کہ نام ایک منارہ کا ہی اور وہان کئی منارہ ہین کہ اُنپر سنگریزے مارے ہین) یہانتک کہ آئے اس جمرہ پاس جو درخت کے پاس ہی پھر مارین اسکو سات کنکریان بکبیر کہتے ہوئے ساتھ ہر کنکری کے مانند کنکریون خذف کی لیتے جو کہ انگلیون مین رکھکر پھینکتے ہیں) مارین کنکریان میدان کے بیچ مین سے پھر پھرے اُنے قربانی کی جگہ کو پاس پھر نحر کیا پھر سوار ہوئے رسولخدا صلعم پھر پھرے بیت اللہ کیطرف پھر نماز پڑھی مکہ مین ظہر کی **ف** اسحدیث سے معلوم ہوا کہ جب آنحضرت نماز جمع کرکے پڑھتے تب ایک اذان اور دو تکبیر ہوتیں اور یہ ہی مذہب امام شافعی اور زفر اور بعضے اور امامون کا اور مذہب ابو حنیفہ اور امام احمد اور بہت علماء کا یہ ہے کہ ایک اذان اور ایک تکبیر کہی جائے اور نیز یہ حدیث دلیل ہر اسپر کہ جب جمع کرکے ظہر اور عصر یا مغرب اور عشا پڑھے تو سُنتین پڑھنی ان مین ضروری نہین ہین **بخاری** اور **مسلم**[۵۱] مین روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے کہ تحقیق نبی صلعم جب آئے مکہ مین داخل ہوئے اول پہر اسکے اوتر کی نیچے سے اسکے اور **بخاری**[۵۲] اور **مسلم**[۵۳] میں روایت ہے ابن عمر رضہ سے کہ وے نہ آتے تھے مکے مین بغیر سوئے کوذی طوی میں (کہ نام ایک جگہ کا ہے مکہ کی اندر حرم کے) یہانتک کہ صبح ہوتی اور غسل کرتے اور ذکر کرتے اسکا نبی صلعم سے اور **بخاری** اور **مسلم**[۵۴] مین روایت ہے ابن عباس رضہ سے کہ کہا حکم کیا صحابہ کو نبی صلعم نے کہ رمل کرین یعنے دوڑا کر چلین تین شوط (کہ طواف کی ایک پھیرے کو کہتے ہیں) اور مشے کرین (یعنی آہستہ چار شوط) درمیان دو رکنون کے اور **مسلم**[۵۵] مین روایت ہے اُنہین سے کہ کہا نہین نے دیکھا مینے پیغمبر کو بوسہ لیتے (بیت اللہ کا) سوا دو رکنون کے جو یمن

۵۱ و ۵۲ و ۵۳ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب حقیقۃ الحج و دخول مکہ مین ہے۔ ۵۴ یہ حدیث مسلم حج کے مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اوسکے جلد اول کے

کیطرف ہین اور بخاری[۱] اور مسلم[۲] مین ہی حضرت عمرؓ سے کہ اُس نے چُوما حجر اسود کو اور کہا مین خوب جانتا ہون کہ تو پتھر ہے نہ ضرر پہنچا سکتا ہے نہ نفع اور اگر مین نہ دیکھتا پیغمبر خدا صلعم کو کہ چُومتے تجھکو تو نہ چُومتا مین تجھکو اور مسلم[۳] مین روایت ہے ابی طفیلؓ سے کہ کہا دیکھا مینے پیغمبر خدا کو طواف کرتے بیت اللہ کا اور لگاتے حجر اسود کو اپنے ساتھ کی لکڑی اور چومتے لکڑی کو اور مسند امام احمد[۴] اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ مین روایت ہی یعلی بن امیہؓ سے کہ کہا طواف کیا پیغمبر خدا نے داہنی بغل سے بائین مونڈھی پر ڈالا سر چادر کو اور صحیح کہا اس حدیث کو ترمذی نے اور بخاری[۵] اور مسلم[۶] مین روایت ہی انسؓ سے کہ کہا لبیک کہتا تھا منا مین لبیک کہنے والا سو نہ انکار کرتا کوئی اسپر اور تکبیر کہتا تکبیر کہنے والا سو نہ انکار کرتا کوئی اسپر اور مسلم[۷] مین روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا بھیجا مجھے نبی صلعم نے اسباق کے ساتھ یا کہا ضعیفون کیساتھ جمع (یعنی مزدلفہ) سی رات کو اور بخاری[۸] اور مسلم[۹] مین روایت ہے حضرت عایشہؓ سے کہ کہا اذن چاہا سودہ نے پیغمبر خدا صلعم سے مزدلفہ کی رات کو کہ چلے پہلے اسکے اور تھی وہ ثبطہ یعنی جسیمہ سو اذن دیا حضرت صلعم نے اسکو اور مسند امام احمد[۱۰] اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ مین روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا ہمین رسول اللہ صلعم نے کہ نہ مارو کنکر جب تک نکلے سورج اور اسمین انقطاع ہے اور ابو داؤد[۱۱] مین روایت ہے حضرت عایشہؓ سے کہ کہا بھیجا نبی کریم نے ام سلمہ کو نحر کی رات کو سو کنکری ماری انہون نے جمرہ کو پہلے فجر کے پھر گئین ہر طواف افاضہ یعنی طواف زیارت کا کیا اور اسناد اسکی مسلم کی طرز پر ہے اور مسند امام احمد[۱۲] اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہے عروہ بن مضرسؓ سے کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے جسنے پائی نماز ہماری جو یہ ہے یعنی مزدلفہ مین پھر ٹھہرا رہا ہمارے ساتھ جبتک کہ چلین ہم اور ٹھہرا عرفات مین پہلے اسکے رات کو یا دن کو تحقیق تمام ہوا حج اُسکا اور پوری کین اُسنے حج کی شرطین (یعنی اتاری آلایش اپنی لینے بال منڈوائی اور نہایا اور خوشبو لگائی) اور صحیح کہا اسحدیث کو ترمذی اور ابن خزیمہ نے اور بخاری[۱۳] مین روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہا کہ مشرک پھرتے تھے مزدلفہ سے جبتک نکلے سورج اور کہتے تھے روشن ہو کوہ ثبیر اور نبی صلعم نے خلاف کیا انکا پھر پیچھے سورج کے نکلنے سے پہلے ف ثبیر نام ایک پہاڑ کا ہے اور وہ مشہور ہے منا کی بائین طرف اور مکہ کے سب پہاڑون سے وہ بڑا پہاڑ ہے اور بخاری[۱۴] مین روایت ہے ابن عباسؓ سے اور اسامہ بن یزید سے کہ کہا دونون نے نبی صلعم ہمیشہ لبیک کہتا ہے جبتک کنکر مارتے جمرہ عقبہ کو

---

[۱] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صفۃ الحج و دخول مکہ مین ہے [۲] یہ حدیث صحیح مسلم مین جو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہے کی جلد اول صفحہ ۴۱۳ مین ہے [۳] دیکھو حاشیہ نمبر [۲] [۴] یہ حدیث بلوغ المرام باب ایضاً مین ہے [۵] یہ حدیث صحیح مسلم مین جو کہ مع شرح نووی چھاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۴۱۳ مین ہے [۶] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صفۃ الحج و دخول مکہ مین ہے [۷] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب ایضاً مین ہے [۸] یہ حدیث ابو داؤد مین جو کہ ۱۳۱۸ ہجری دہلی مین چھاپا گیا ہے اسکے جلد اول کے صفحہ ۲۶۶ مین ہے اور بلوغ المرام کے باب ایضاً مین ہے [۹] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب ایضاً مین ہے [۱۰] یہ حدیث بخاری چاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۲۵۸ مین ہے [۱۱] یہ حدیث بخاری چاپہ صفحہ ایضاً مین ہے

ف جمرہ عقبہ اور جمرہ کبری ایک ہی ہے اور جمرہ کہتے ہین منارہ کو اور وہان کئی منارے ہین کہ اُنپر سنگریزے مارتے ہین اور بخاری[۱] اور مسلم مین روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے اُسنے کیا بیت اللہ کو بائین اپنے اور منا کو اپنے داہنے اور مارے جمرہ کو سات کنکریان اور کہا یہ مقام وہ ہی کہ نازل ہوئی آنحضرتؐ پر سورۂ بقرہ اور مسلم[۲] مین روایت ہے جابر سے کہ کہا مارے کنکریون ہی صلعم نے جمرہ کو قربانی کے دن دوپہر کے اندر اور بعد اسکے دوسرے دن جب ڈھلا سورج اور بخاری[۳] مین روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ تحقیق وہ مارتے تھے پچھلے منارہ کو سات کنکریان (یعنی جمرۃ الدنیا کو کہ نام ایک منارہ کا ہی اور یہ نام اسکا اسلئے مقرر ہوا کہ وہ نزدیک ہے مسجد خیف کے اور اُسکو جمرہ اولی بھی کہتے ہین) تکبیر کہتے پیچھے ہر کنکری کے پھر آگے بڑھتے یہانتک کہ آتے زمین نرم پر (یعنے قصد کرتے زمین نرم کیطرف پھر کھڑی ہوتی پیر منہ کرتے قبلے کیطرف پھر کھڑے رہتے اور دعا کرتے پھر اُٹھاتے ہاتھ اپنے پھر مارتے جمرہ وسطی کو پھر لوٹتے بائین جانب پھر آتے زمین نرم پر اور کھڑی ہوتے منہ کرکے قبلہ کیطرف پھر دعا کرتے پھر اٹھاتے ہاتھ اپنے اور کھڑے رہتے دیر تک پھر مارتے جمرہ عقبہ کو درمیان سے وادی کے اور نہ کھڑے رہتے اسکے پاس پھر پھرتے اور اسطرح دیکھا نبی صلعم کو کرتے ہوئے اور بخاری[۴] اور مسلم مین روایت ہے اسی سے کہ تحقیق رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے اللہ رحم کر سر منڈانیوالون پر پوچھے اور کترانے والون پر یا رسول اللہ فرمایا تیسری دفعہ اور کترانے والون پر اور بخاری[۵] اور مسلم[۶] مین روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضؓ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلعم ٹھہرے حجۃ الوداع مین پھر لگے پوچھنے اُن سے پھر کہا ایک شخص نے نہ جانکر حلق کیا مینے پہلے ذبح کے فرمایا ذبح کر اور نہین گناہ اور آیا دوسرا پھر کہا نہ جانکر ذبح کیا مینے پہلے کنکر مارنے کو فرمایا رمی کر اور حرج نہین پھر نہ پوچھے گئے اُسدن کسی چیز کے پہلے کرنے اور پیچھے کرنے سے مگر فرمایا کر اور کچھ گناہ نہین اور بخاری[۷] مین روایت ہے مسور (بن مخرمہؓ) سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلعم نے ذبح کیا پہلے سر منڈانے کے اور حکم کیا اصحاب اپنے کو اُسیکا اور مسند امام احمد[۸] اور ابوداؤد[۹] مین روایت ہے حضرت عائشہ رضؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ نے جب کنکر مار چکے اور سر منڈوا چکے تم البتہ حلال ہوئی تمکو خوشبو اور ہر چیز سوائے عورت کے اور سند مین اسحدیث کے ضعف ہے حرف کہا شوکانی[۱۰] نے نیل الاوطار مین کہ لایا ہے اسحدیث کو دارقطنی اور بیہقی بھی اور اسکی اسناد مین حجاج بن ارطاۃ ہے اور وہ ضعیف ہے اور ابوداؤد[۱۱]

---

[۱] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صفۃ الحج و دخول المکہ مین ہے [۲] یہ حدیث مسلم مین جو کہ بہ شرح نووی چھپا پا گیا ہے اسکے جلد اول صفحہ ۴۲۱ مین ہے [۳] یہ حدیث بخاری چھپا پہ احمدی پریس کے صفحہ ۲۳۶ مین ہے [۴] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صفۃ الحج و دخول المکہ مین ہے [۵] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الفضا مین ہے [۶] یہ حدیث بخاری چھپا پہ احمدی پریس بھٹ کے صفحہ ۲۴۳ مین ہے [۷] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صفۃ الحج و دخول مکہ مین ہے [۸] یہ مضمون نیل الاوطار چھپا پہ مصر کی جلد چہارم کے صفحہ ۲۹۷ مین ہے [۹] یہ حدیث ابوداؤد چھپا پہ دہلی مطبوعہ ۱۲۷۲ھ کے صفحہ ۲۷۱ پر ہے ؛

مین روایت ہے ابن عباس رض سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا نہین ہے عورتون پر سر منڈوانا اور بس عورتون پر کترانا ہے اور سنادا سحدیث کی حسن ہے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ لایا ہے اسحدیث کو طبرانی بھی اور تحقیق قوی کہا ہے اسکی اسناد کو بخاری نے اپنی کتاب تاریخ مین اور ابوحاتم نے علل مین اور حسن کہا اسکو حافظ یعنی ابن حجر نے اور معلول کہا اسکو ابن قطان نے اور رد کیا ابن قطان کا ابن الموانق نے پس پہونچا وہ صواب کو اور بخاری اور مسلم مین روایت ہے ابن عمر رض سے کہ تحقیق عباس بن عبدالمطلب رض نے اذن طلب کیا پیغمبر خدا سے کہ رہے مکہ مین منا کی راتون کو پانی پلانے کے سبب سو حکمدیا اُن کو اور ابوداؤد مین روایت ہے سراء بنت نبہان رض سے کہ کہا خطبہ سنایا ہمکو رسول اللہ صلعم نے دن رؤس (یعنے قربانی کے دوسرے دن) سو فرمایا کیا نہین ہے یہ دن تشریق کے بیچ کا ذکر کی تمام حدیث اسناد اسحدیث کی حسن ہے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ سکوت کیا ہے اسحدیث سے ابوداؤد اور منذری نے اور کہا مجمع الزوائد مین کہ راوی اسکی اسناد کے ثقہ ہین اور مسلم مین روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رض سے کہ تحقیق نبی صلعم نے فرمایا انکو طواف تیرا کعبہ کو اور دوڑنا صفا اور مروہ کے تیرے کفایت کرتا ہے تجھکو تیرے حج اور عمرے کے واسطے اور مسند امام احمد اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہے ابن عباس رض سے کہ تحقیق نبی صلعم نے رمل نہ کیا ساتون شوط مین طواف افاضہ (یعنے طواف زیارت) مین اور صحیح کہا اسحدیث کو حاکم نے ف معنے رمل کے جلدی چلنے کے ہین ساتھ نزدیک نزدیک پاؤن رکھنے کے اور بخاری مین روایت ہے انس رض سے کہ تحقیق نبی صلعم نے نماز پڑھی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کی بہر سوئی ایک نیند وادی محصب مین پھر سوار ہو کر آئے بیت اللہ کیطرف پھر طواف وداع کیا سوار ہو کر ف محصب نام ایک مکان فراخ کا ہے درمیان منا اور مکہ کے اور وہ درمیان دو پہاڑون کے ہی مقبرون تک اور ابطح بھی اسکو کہتے ہین اور مسلم مین روایت ہے حضرت عائشہ رض سے وے نہ کرتی تھین ایسا یعنے اترنا ابطح کے مقام مین اور کہتین بس اترے تھے رسول اللہ صلعم اسواسطے کہ تھی وہ منزل آسان انکے نکلنے کو اور بخاری اور مسلم مین روایت ہے ابن عباس رض سے کہ کہا حکم کئے گئے لوگ کہ ہو آخر وقت اُن کی خرصت کا طواف بیت اللہ کیساتھ مگر آپنے تخفیف کیا (طواف وداع کو) حیض والی سے

حج کے نہ ملنے اور محرم کے روکے جانیکے بیان مین

ف یہ مضمون نیل الاوطار چاپہ مصر کے جلد پنجم کے صفحہ ۲۹ مین ہے ف یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صفتہ الحج و دخول مکہ مین ہے ف یہ حدیث ابوداؤد مین جو کہ ۲۷۰ھ مین دہلی مین چاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۲۶۰ مین ہے اور بلوغ المرام کے باب ایضاً مین ہے ف یہ مضمون نیل الاوطار مین چاپہ مصر کی چوتھی جلد کے صفحہ ۳۱۰ مین ہے ف یہ حدیث مسلم مین جو کہ مع شرح نووی چاپا گیا ہے اسکے صفحہ ۴۹۱ مین ہے اور بلوغ المرام کے باب صفتہ الحج و دخول مکہ مین ہے ف یہ حدیث بلوغ المرام کے باب ایضاً مین ہے ف یہ حدیث بخاری چاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۲۳۶ مین ہے ف یہ حدیث بلوغ المرام کے باب صفتہ الحج و دخول مکہ مین ہے ف یہ حدیث بلوغ المرام کے باب ایضاً مین ہے ٭

وعن[1] ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قد احصر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحلق راسہ وجامع نساءہ ونحر ھدیہ حتی اعتمر عاما قابلا رواہ البخاری روایت ہے ابن عباس رض سے کہ کہا تحقیق گھیرے گئے رسول اللہ صلعم پر سر منڈایا اور صحبت کی اپنی بیبیوں سے اور ذبح کیا ہدی کو آپنے اور عمرہ کیا اگلے سال کا روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے **فائدہ** احصر یعنے حضرت صلعم عمرے کا احرام باندھکر مکے کو چلے تھے تو مشرکون نے انکو روکا حدیبیہ مین پس حضرت صلعم احرام سے نکل آئے اور بخاری[2] اور مسلم مین روائت ہی حضرت عایشہ رض سے کہا آئے نبی صلعم ضباعہ بنت زبیر بن عبد المطلب رض کے پاس سو بولی یا رسول اللہ مین ارادہ کرتی ہون حج کا اور مین بیمار ہون تب فرمایا نبی صلعم نے حج کو چل اور شرط کر کہ تحقیق مکان احرام کھولنے کا میرے وہ ہی جہان سے روکے تو مجھ کو اے اللہ **فائدہ** یعنے جس جگہ مجھکو مرض پیدا ہوا اور نہ چل سکون مین خانہ کعبہ کی طرف پس اُس جگہ احرام سے باہر نکل آؤنگی مین مذہب امام شافعی رح اور امام مالک اور امام احمد کا یہی ہی کہ احصار یعنے رکنا بسبب مرض کی نہین ہوتا اسلئے کہ اگر بہ سبب مرض کے مباح ہوتا احرام سے باہر نکلنا تو نہ حکم کرتے پیغمبر خدا صلعم حضرت ضباعہ کو ساتھ شرط کرنے کی کیونکہ بیفایدہ تھی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے حصار بسبب مرض کے بھی ہوتا ہے اور دلیل ان کی یہ حدیث ہے جو کہ ترمذی[3] اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی مین روایت ہے حجاج بن عمر انصاری سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے وہ شخص کہ ٹوٹ جاوے (یعنی ہاؤں اسکا) یا لنگڑا ہوجاوے پس تحقیق ہوگیا حلال (یعنے جائز ہے اسکو کہ ترک کرے احرام کو اور پھر آوے اپنے وطن کیطرف اور اُس پر حج ہے اگلے سال اور زیادہ کیا ابو داؤد نے ایک روایت مین یا بیمار ہوجاوے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے **ف**[4] مسک الختام شرح بلوغ المرام مین ہے کہ ایک نسخہ مین حسن صحیح بھی ہے اور مصابیح مین کہا بغوی نے کہ یہ ضعیف ہے اور تورپشتی نے کہا ہے کہ ضعیف کہنا اسکو باطل ہے انتہے اب واضح رہے کہ حدیثین مسائل احکام حج کی نسبت اور مسائل کے زیادہ تر ہیں اگر سب کی سب لکھی جاوین تو ایک اور جلد ایسی ہی تیار ہوتی ہے اسلئے مسائل ضروری کہ جنکو **مولوی محمد حسین** صاحب محدث بٹالوی نے واسطے بعض احبا کے کتب احادیث سے بطور اختصار نکالا ہے متن مین اور حاشیہ مین عبارت **فتح المغیث بفقہ الحدیث** کی جو کہ اس سے بھی زیادہ تر مفید ہے لکھی گئی بسم اللہ الرحمن الرحیم حج کی تین قسمین ہیں (حج مفرد تمتع قران) حضرت کا فعل قران تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کی تمنا کی ہے اسلئے شافعی تمتع کو افضل

---

[1] یہ حدیث بخاری چاپہ احمدی میرٹھ کے صـ۲۳۳ مین ہی ہے [2] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الفوات والاحصار مین ہے [3] یہ حدیث مشکوۃ مین باب الاحصار کی تیسری فصل مین ہے [4] یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام جلد اول کے صـ۶۱ مین ہے

بتاتے ہیں اور اسمین سہولت بھی ہے کہ دیر تک احرام مین رہنا مشکل ہے تمتع کی نیت ہو تو یلملم کے قریب غسل
بہ نیت احرام کرے اور پاجامہ۔ کرتہ عمامہ۔ موزہ۔ ٹوپی اتارے تہ بند و چادر اوڑھ لے اور خوشبو ملے تو اس کا
استعمال کرے جب یلملم کے محاذی پہنچے جسکو جہاز والے بتاتے ہین عمرہ کا احرام باندھے اگر کسی نماز فرض
کا وقت ہو بعد فرائض کے احرام باندھے ورنہ احرام کے واسطے دو رکعت نفل پڑھ لے اور نیت عمرہ کی
کرے اور کہے لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ بِعُمْرَۃٍ یعنے حاضر ہوں مین تیرے معبود تیری عبادت کو ساتھ عمرے
کے پھر اور تلبیہ یہ کہے لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ
وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ پھر یہ تلبیہ دخول الحرم تک جاری رکھے یا تقبیل حجر اسود تک علی اختلاف القولین اور یون
بھی آیا ہے لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ لَبَّیْکَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَیْکَ وَالْعَمَلُ
اور بعد تلبیہ دعا مغفرت وطلب و رضاء الٰہی بھی آئی ہے خصوصًا جب نیچے یا بلند زمین پر جاوے یا سواری پر چڑھے
مسئلہ جسکو یلملم کی ٹھیک محاذات میسر نہ ہو تو وہ پہلے ہی احرام باندھ لے مواضع احرام اول ہی درست ہے مسئلہ
حالت احرام مین خوشبو سے بچے اور جنگ وجدال اور شکار جنگل سے اور بال و ناخن کٹانے سے اگر کوئی
غیر محرم اپنے لئے شکار کرے اور اُس مین سے اُس کو دے تو اُس کھانا اُسکا حلال ہے مسئلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حج واجب ہے ہر مکلف مقدور والے پر فی الفور یعنے بے تاخیر قرآن شریف مین فرمایا اور واسطے اللہ
کے ہے لوگون پر حج گھر کا یعنے کعبہ کا جو کوئی پا سکے اُسکی طرف راہ اور جو نہ مانے تو اللہ بے پرواہ ہے سارے جہانون سے اقسام
حج واجب ہے تمتع کرنا نوع حج کا ساتھ نیت کے تمتع یا قران یا افراد اور تمتع افضل ہے اور احرام باندھے حج کا میقات معروف
سے اور جو شخص میقات سے کم مسافت پر ہو جیسے جدہ والے وہ اپنے گھر سے احرام باندھے یہان تک کہ مکہ والے کہ مظلمہ سے
احرام باندھین تمتع یہ ہے کہ احرام باندھے آفاقی یعنے مسافر عمرہ کا حج کے مہینون مین پھر مکہ مین پہنچکر عمرہ تمام کرے اور
احرام سے نکل کر حلال ہے یہانتک کہ حج کرے اور جو قربانی میسر ہو ذبح کرے اور قران یہ ہے کہ احرام باندھے افعال حج و عمرہ
دونون کا۔ پس مکہ مین داخل ہو کر احرام باندھے ہے یہانتک کہ افعال حج سے فارغ ہو اور ایک طواف اور ایک سعی کرے۔
پھر جو میسر ہو ذبح کرے اور جب مکہ سے پھرے طواف وداع کرے اور افرد کہتے ہین تنہا حج یا تنہا عمرہ کو۔ تنہا حج یون ہے
کہ آفاقی میقات سے احرام باندھکر مکہ مین آوے اور طواف قدوم کرے اور رمل کرے اسین اور رمیان صفا مروہ کے دوڑے
پھر احرام پر باقی رہے یہان تک کہ عرفات مین کھڑا ہو اور رمی کرے سر منڈائے اور طواف کرے کعبہ کا اور اس مین رمل
اور سعی نہین ہے اور عمرہ تنہا یہ ہے کہ حل سے احرام باندھے اور اگر آفاقی ہے تو میقات سے پھر طواف کرے یا سر منڈوائے
یا بال کتروائے ٭

حج کے لباس کے بیان مین ٭ احرام والا سلا کپڑا نہ پہنے اور نہ پگڑی باندھے اور نہ ٹوپی اوڑھے اور نہ پاجامہ پہنے

اگر ان افعال منہی عنہا سے کوئی فعل کرے تو اس سے احرام باطل نہیں ہوتا۔ کفارہ لازم آتا ہے **مسئلہ** محرم پھول سونگھے آئینہ دیکھے انگوٹھی پہنے ہمیانی وغیرہ کپڑا کمر سے باندھ کپڑے بدلاوے **مسئلہ** جب کعبہ کے قریب پہنچے تو غسل واسطے دخول مکہ کے کرے لیکن سنت بدو نہیں کرنے دیتے جب کعبہ شریفہ پر نظر پڑے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَکَ ھٰذَا تَشْرِیْفًا وَّ تَعْظِیْمًا وَّ تَکْرِیْمًا وَّمَھَابَۃً اور یہ دعا بھی آئی ہے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ اَللّٰھُمَّ زِدْ ھٰذَا الْبَیْتَ تَشْرِیْفًا وَّتَعْظِیْمًا وَّتَکْرِیْمًا وَّمَھَابَۃً وَّزِدْ مَنْ حَجَّہٗ وَاعْتَمَرَہٗ تَکْرِیْمًا وَّتَشْرِیْفًا وَّتَعْظِیْمًا وَّبِرًّا جب داخل ہو تو معلے کیطرف سے داخل ہو اور آتے ہی حجر اسود کو بوسہ دے اور داہنی طرف سے طواف شروع کرے۔ جب رکن یمانی (رکن یمانی مغربی وجنوبی کونے بیت اللہ کا نام ہے۔) پر پہونچے تو اسکو ہاتھ سے بوسہ دے۔ اور بائیں رکن یمانی وحجر اسود کے یہ دعا پڑھے۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ یہ حجر سے حجر تک ایک شوط ہے یعنے پھیرا، طواف ہوا اسی طرح پر سات شوط پورے کرے۔ انمیں تین اول میں رمل بھی ہے اور تیز چلنا اور چار شوط میں آہستہ پھر رمل والے تین شوط میں بھی بائیں رکن یمانی وحجر اسود کے رمل کا حکم نہیں ہے **مسئلہ** حالت طواف میں چادر کو داہنے ہاتھ کی بغل سے نکالکر بائیں کندھے پر ڈالے اسکو اضطباع کہتے ہیں۔ **مسئلہ** طواف کے ہر شوط میں حجر اسود کو بوسہ دے اور اُسپر رخسار رکھے اور پیشانی لگا دے اور بسم اللہ واللہ اکبر کہے۔ اور اگر ازدحام سے پہنچ نہ سکے۔ تو اشارہ کیساتھ بوسہ دے یا کوئی چیز اُس سے لگا کر اُسکو چومے **مسئلہ** بوقت رویت کعبہ یا تقبیل حجر اسود جاہل لوگ استفتاح نماز کیطرح رفع یدین کرتے ہیں یہ امر احادیث میں پایا نہیں گیا جب سات شوط ہو چکیں تو مقام ابراہیم میں کھڑا ہو دے یہاں آنحضرت نے

تستہ۔ اور نہ زنگا کپڑا درس وزعفران کا۔ اور نہ موزے مگر یہ کہ نہ پاوے جوتا تو پہنے موزہ اور کاٹے اسکو نیچے ٹخنوں سے اور عورت منہ پر نقاب ڈالے اور نہ دستانہ پہنے اور درس وزعفران کا رنگا ہوا کپڑا اور خوشبو نہ ملے شروع احرام میں اور نہ لے احرام والا بال کسی جگہ کے اپنے بدن سے مگر عذر سے اور نہ صحبت کرے بی بی سے اور نہ فسق کرے اور نہ لڑے کسی سے اور نہ نکاح کرے اپنا اور نہ نکاح کروائے دوسرے کا اور نہ منگنی کرے اور نہ شکار مارے اور اگر شکار مارا تو اُسپر بدلہ دینا واجب ہے مانند شکار کی جو مارا ہے جانور نے میں سو حکم کریں ساتھ اُسکے دو مرد عادل اور نہ کھاوے شکار کیا ہوا غیر کا مگر یہ کہ شکار کرنیوالا حلال ہو۔ یعنے محرم نہ ہو۔ اور اُسنے شکار اُس کے لئے نہ کیا ہو اور نہ اکھیڑے کوئی درخت حرم کا مگر گھاس جس کو اذخر کہتے ہیں اور جائز ہے۔ احرام والے کو مارنا پانچ فاسقوں کا یعنے کوّی چیل بچھو چوہے کتے کا اور حکم شکار حرم مدینہ کا اور اوسکے درخت مثل حکم حرم مکہ کے ہے پس جو کوئی کاٹے درخت حرم مدینہ کا یا جھاڑی چاہے تو حلال ہے سلب اسکا

یہ آیت ہی پڑہی وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى کہڑی ہو کر دو رکعت نماز طواف پڑہی جسمین رکعت اول مین قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور ثانی مین قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ بعد فراغ پھر حجرِ اسود کا استلام کرکے اور باب الصفا سے نکلے اور صفا پر کہڑا ہو کر

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ

وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَ

الْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا كَرْبًا اِلَّا كَشَفْتَهٗ

وَلَا حَاجَةً اِلَّا قَضَيْتَهَا یہ تین بار پڑہی پھر وہ سے کسطرف چلے اور میلین اخضرین کے مابین تیز چلے جب وہ پر پہونچے تو

وہان بہی مثل صفا کے ٹہیرے یہ ایک شوط ہوا اسیطرح سات شوط پورے کرے جنمین سے آخر شوط مروہ پر پورا ہوگا اور جسمین

صفا مروہ کے یہ دعا پڑہی رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ جب سات شوط سعی کے پورے ہوئے تو عمرہ

تمام ہوا اب احرام کہولے بال سر کے کٹاوے اور کپڑے معمولی پہنے اور مکہ مین رہے اور جب چاہے رات دن طواف کیا کرے

اور ملتزم[1] اور حطیم مین دعائین کہا کرے پھر جب آٹہوین تاریخ ہو (جسکو یوم الترویہ کہتے ہین) تو حج کا احرام باندہے اللّٰهُمَّ

لَبَّيْكَ بالحج پکارے اور تمام تلبیہ کا پڑہتا منا کی طرف چلے اور وہان پہونچکر ظہر و عصر اور مغرب و عشا اور فجر کی نماز پڑہے اور

پھر وہانسے فجر پڑہکر بعد طلوع آفتاب کے عرفات کو جاوے تلبیہ اور تکبیرات کہتا ہوا وہان مقام کرکے بعد زوال خطبہ سنکر

ظہر و عصر جمع کرے۔ پھر خاص موقف نبوی مین جو جبل الرحمۃ سے مشہور ہے جہان بڑے بڑے پتھر ہین اور اسکے آگے

رکیے کے تودے دراز ہین کہڑا ہووے اگر وہان نہ جاسکے تو تمام عرفات موقف ہے اور وہان یہ دعائین پڑہے پہلی دعا

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ نَقُوْلُ وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ وَاِلَيْكَ

لینے کپڑے تہتی ہتیار وغیرہ جاسکے پاک پرہو۔ واسطے اس شخص کے جاسکو پاوے اور حرام ہو وحامد رخت اسکا وہ تمام ہو ایک جنگل کا طائف ہوتا ہے

مکہ مین آنے کے بیان مین۔ جب حاجی مکہ مین آوے طواف قدوم کرے یعنی سات بار گرد خانہ کعبہ کے پھرے تین بار اول مین جلد جلد باقی جاتا

بار مین آہستہ چلے اور حجر اسود کا بوسہ لے یا ایک ٹیڑہے سر کی لکڑی ہو اسکو چومے لکڑی کو چومے اور رکن یمانی کا استلام کرے یعنی اسکو ہاتہ

سے چومے بوسہ نہ لے اور قران والیکو ایک طواف ایک سعی کافی ہے اور وقت طواف کے باوضو ستر چہپائے ہوئے ہو یعنی ننگا نہ ہو اور

حیض والی ہو وقت سوائے طواف کے جو کچہ حاجی کرتا ہے۔ وہ سب کرے اور ذکر اور تکبیر کرنا یعنی دعا وغیرہ جو وارد ہے وقت طواف کے

مستحب ہے اور بعد طواف کے دو رکعات نماز نفل مقام ابراہیم مین پڑہے پھر رکن کعبہ کی طرف آکر استلام کرے۔

سعی کے بیان مین۔ دوڑنا درمیان صفا اور مروہ کے سات بار دعا مانثور کرتا ہوا اور اگر ممتع ہے تو حلال ہوگیا بعد دو نیکے پہانتک

کہ جب یوم عرفہ کے وہی احرام باندہے

عرفات کی بیان مین۔ صبح عرفہ کو عرفات مین وہی لبیک و تکبیر کہتا ہوا۔ اور جمع کرے وہان بیچ عرفات مین نماز ظہر و عصر کو اور خطبہ سنے

یعنی اگر امام ہے۔ پھر عرفات سے چلکر مزدلفہ کو آوے اور نماز مغرب و عشا کو یہان جمع کرکے پھر وہان رات کو رہے پھر صبح کی نماز پڑہکر متعر حرام[2] کے

---

[1] نام ہے اس کعبہ کی دیوار کا جو مابین حجر اسمٰعیل اور دروازہ کعبہ کے ہے اور حطیم اس جگہ کا نام ہے جو کعبہ کیطرف شمال مین واقع ہے۔

مَالِي وَلَكَ رَبِّ تَرَانِي اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْأَمْرِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيءُ بِهِ الرِّيحُ اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَسْمَعُ كَلَامِي وَتَرَى مَكَانِي وَتَعْلَمُ سِرِّي وَعَلَانِيَتِي وَلَا يَخْفَى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِي أَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيرُ الْمُسْتَغِيثُ الْمُسْتَجِيرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِهِ أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْمِسْكِينِ وَأَبْتَهِلُ إِلَيْكَ ابْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيلِ وَأَدْعُوكَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِيرِ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهُ وَفَاضَتْ لَكَ عَيْنَاهُ وَذَلَّ جَسَدُهُ وَرَغِمَ أَنْفُهُ لَكَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي بِدُعَائِكَ شَقِيًّا وَكُنْ بِي رَءُوفًا رَحِيمًا يَا خَيْرَ الْمَسْئُولِينَ وَيَا خَيْرَ الْمُعْطِينَ **دوسری دعا** لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ **تیسری دعا** لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَسْوَاسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْأَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ الدَّهْرِ پھر عرفات سے بعد غروب آفتاب کے واپس ہو کر تلبیہ کہتا ہوا مزدلفہ میں پہنچے اور نماز مغرب و عشا جمع کر کے پڑھے اور رات وہاں کاٹے پھر فجر کو غلس میں پڑھ کر وہاں سے سوار ہو اور مشعر الحرام میں کہ وہ مزدلفہ میں ہے اگر ٹھیر سکے اور روبقبلہ ہو کر دعا و تکبیر و تہلیل کہے اور خوب اسفار کرے اور قبل طلوع آفتاب منیٰ کو چلے جب بطن محسر میں پہونچے۔ تو سواری کو تیز چلاوے اور راستہ سے سات کنکریاں چن لے اور بعضی

قسمہ ہو اور ذکر ماثور کرے اور پہلے سورج نکلنے کو وہیں کھڑا رہے۔ پھر وہاں سے چلکر بطن محسر میں آوے پھر بیچ کی راستہ سے جمرہ کو جو نزدیک درخت کے ہے آوے اور یہ جمرہ عقبہ ہے اسکو سات کنکریاں مرکنکے پر تکبیر کہہ اور ماری کنکر بعد نکلنے سورج کے مگر بچوں اور بی بی کو پہلے سورج نکلنے سے بھی کنکر مارنا جائز ہے۔ پھر سر منڈائے یا بال کترائے اب سوائے عورت کے ہر شے اسکو حلال ہوئی۔ اور جس نے سر منڈایا یا ذبح کیا یا جلد یا طرف کعبہ کی بھلو کنکر مارنے کے تو کچھ حرج نہیں پھر منے کو آوے اور راتوں ایام تشریق کی وہیں کاٹے اور ہر دن ایام تشریق سے تینوں جمروں کو سات سات کنکریاں مارے پہلے جمرہ نزدیک کے پھر جمرہ وسطے کو پھر جمرہ عقبہ کو اور جو شخص حج کر کے لوگوں سمیت اسکو صبح ہے کہ خطبہ سنا دے لوگوں کو نحر کے اور مستحب ہے خطبہ پڑھنا وسط ایام تشریق میں اور حاجی طواف افاضہ کرے جسکو طواف زیارت بھی کہتے ہیں دن نحر کے اور جب حج کے کام سے خالی ہو۔ تو رخصت کا طواف کرے

ہدی کی بیان میں۔ افضل ہدی اونٹ ہے پھر گائے پھر بکری اور اونٹ گائے رات دن کسی وقت ذبح کرنا کافی ہے اور قربانی والے کو کھانا گوشت قربانی کا اور سوار ہونا اس پر راہ میں جائز ہے اور مستحب ہے اشعار کرنا یعنی سیدھی طرف کوہان کو زخم لگا دینا اور قلادہ یعنی گلے میں ہدی کے اور جس نے قربانی بھیجدی اور خود کر سفر میں گیا تو اس پر کوئی چیز جو محرم پر حرام ہے حرام نہیں۔

عمرہ کی بیان میں۔ احرام عمرہ کا میقات سے باندھے اور جو مکہ میں ہو وہ زمین حل کر نکل جاوے پھر وہاں سے احرام باندھے اور مکہ میں آکر سر منڈائے یا بال کترائے اور عمرہ مشروع ہو سارے برس۔ فقط تمت۔

سب دنون کیواسطے وہین سے جن لیتی ہین اور منی مین ہونیچکر جمرۃ العقبہ جو مکہ کیطرف واقع ہو رمی کرے اس سمت سے کہ منی اسکی داہنی طرف ہو اور کعبہ بائین طرف اور ہر کنکر کیساتھ تکبیر کہے اسدن اور جمعرات کی رمی نہین ہو اور حلال ہوجاین اب اسکو سب چیزین جو حرام کو حرام ہین حلال ہوگئین بجز جماع کے جو بعد طواف زیارت کے حلال ہوگا پھر مسجد خیف مین اگر خطبہ سنے بعد خطبہ کے قربانی کرے پھر حلق سر کرادے۔ پھر طواف کعبہ کو جسکو طواف فرض اور طواف زیارت بھی کہتے ہین جاوے اور وہان بدستور سابق طواف و سعی صفا و مروہ بجالاوے اور آب زمزم پیوے اور بدن پر ڈالے پھر منا مین آوے اور تین دن رہے اور ہر دن بعد زوال آفتاب رمی تینون جمرات کی کرے۔ پھر مکہ مین آوے اور جبتک چاہے رہے اور جب قصد گھر یا مدینہ کا کرے تو ایک طواف اور کرے جسکو طواف وداع کہتے ہین اسکے بعد سعی نہین ہے اور نہ اسمین احرام شرط ہے اور نہ اسمین رمل ہے مسئلہ عرفات کا وقوف ایک رکن اعظم حج کا ہے جسکا بہ فوت ہوا اسکا حج نہ ہوگا۔ اور جسنے قبل طلوع فجر یوم النحر کے عرفات سے گذر گیا اسکا حج ہوگیا خاص موقف نبوی کا وقوف سنت ہے، اور ادائے فرض ہر جگہ عرفات سے ہوسکتا ہے مسئلہ راستہ مین سواری کو مارپیٹ کر دوڑاتا نہ لاوے اور آہستہ چلاوے اور اگر کہین جگہ فراخ پاوے تو تیز کرے مسئلہ تبدیر رمی جمرۃ العقبہ کے بعد موقوف کرے بجائے اسکے تکبیرات ہین تمام ایام منا مین تکبیرات کہے مسئلہ رمی جمرہ عقبہ قبل زوال ہی بعد طلوع آفتاب اور رمی باقی ایام مین ہر سہ جمرات کے بعد زوال ایام تشریق کے ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ ہین جو رمی جمرہ اولی و وسطی کرے تو بعد رمی مکان ہموار مین کھڑا ہوکر دعا کرے۔ اور وقوف و دعا جمرۃ العقبہ مین نہیں ہے ترتیب اعمال یوم النحر مین سنت ہے، رمی ذبح حلق طواف سو اگر کچھ تقدم تاخر ہوجاوے تو مضائقہ نہین مسئلہ طواف زیارت کا بھی ایک رکن عظیم حج کا ہے اور فرض ہے لیکن خاصکر یوم النحر مین ہونا فرض نہین ہے، افضل و سنت ہے، اگر اسدن نہ ہوسکے تو دوسرے دن بھی ہوسکتا ہے مسئلہ قربانی بکری ہو تو دو سالکی بے عیب اور دنبہ ایکسال اور اونٹ و گائے مین سات آدمی شریک ہوسکتے ہین اور قربانی کی کھال کو صدقہ کرے اجرت مین قصاب کے نہ دے مسئلہ حلق یوم النحر افضل ہے، اور قصر بھی ممکن ہے یہ ہے بیان حج تمتع کا اگر حج مفرد کرے تو بدستور میقات سے احرام حج باندھے پس پہلے بدستور طواف کرے اور سعی پھر حلال نہو آٹھوین کو منے جاوے اور منی و عرفات سے فارغ ہوکر دسوین کو مکہ مین طواف زیارت کرے بعد سعی بدستور اسمین فرق یہی ہے کہ یہ مین حلال ہوتا نہین ہے، اور مفرد والے پر قربانی نہین ہے، اور اسمین دو دفعہ سعی کی حاجت نہین ہے صرف پہلی دفعہ ہے اور اسمین تینون طواف یعنی قدوم نحو و وداع حج ہی کے ہوگا اگر قران کرے تو بعینہ یہی صورت ہے، فرق اتنا ہے کہ اسمین قربانی ضرور ہے، اور نیت مین دونون کا جمع کرنا لازم ہے اہلحدیث کے نزدیک قران مین افعال حج مین افعال عمرہ داخل ہوجاتے ہین۔ اور حنفیہ کے نزدیک قارن کو دو طواف اور دو سعی لازم ہے۔ والسلام ✤

دنیا بھر میں تمام دینی کتابوں کے بعد قرآن مجید اول درجہ کی معتبر کتاب صحیح البخاری تیسرا رتبہ ترجمہ اردو با اسناد مع حواشی جدیدہ و مفید (ترجمہ جناب مولانا مولوی وحید الزمان صاحب حیدر آبادی)

ہمارے احباب پر مخفی نہیں کہ ہمارا کارخانہ مطبع احمدی لاہور محض خدمت احادیث سید المرسلین و اشاعت علوم خاتم النبیین کیلئے وقف ہوا ہے جنانچہ کتب احادیث صحاح ستہ کا ترجمہ اردو اور تصنیف جناب

مولانا مولوی وحید الزمان صاحب سلمہ المخاطب نواب و رئیس بھوپال بہادر (جنہوں نے عوام اہل اسلام کو حدیث کا مطلب سمجھانے کیلئے کیا ہی اسی کارخانہ کی بدولت تمام ہندوستان میں شائع ہو چکا ہے) چنانچہ کئی سال سے صحیح المکتب بھد کتاب صحیح البخاری دہلی جلالت پر تمام امت محمدیہ کا اجماع ہے) (کہ مسمی بالزجہ سے چھپ کر طبع ہوا تھا مگر چونکہ اصل کتاب میں ترجمہ اور حواشی کا ساتھ نہ تھا۔ ابراہیم الوراق صاحب نے بعد تلاش بسیار بہت سے قلمی نسخہ سے تطبیق کر کے اصل کتاب کو بالکل درست کر دیا ہے اور حاشیہ پر ضروری فوائد جو ہمارے گئے ہیں ہر کارخانہ عمدہ لگا گیا ہے۔ اصل عربی کتاب کی سطریں نگین ہیں ثابت اعلیٰ ترجمہ کی درمیانی بہت صاف ہے۔ ترجمہ سوا اسکی معمولی ہیں کوئی کو کلام نہیں کیونکہ مولانا موصوف فیضہ کا سترھ لائمانی ہوتا نام ہندوستان میں فی ہوئی بات ہے۔ پارہ ہا پارہ مستقل کتاب کی صورت میں مطبوعہ ثمانیں ترجمہ کے ساتھ چھاپا گیا ہے۔ کامل کتاب بہت سے تاجر میں ہر جو صاحب کامل کتاب کو چاہے خرید سکتے ہیں کامل کتاب کی قیمت ۳۰ صفحہ ہے۔ اگر جو صاحب کامل کتاب کو خریدنا چاہیں ۱۰ پارہ کی قیمت ۱۰ روپیہ کو صفحہ ۱۰ روپیہ پیشگی بھیج دیں گے اور جو صاحب پارہ پارہ خریدنا منظور کریں ان سے بھی جدا جدا قیمت (۱۰) فی پارہ لیے جائیں گے اور جو صاحب پارہ ۱۰ ہوا خرید میں والوں کو بھی کئی طرح کی سہولت ہوگی اول یہ کہ (۱۰) فی ماہ خرچ کرنا کسی شائق کو دشوار نہیں کیونکہ ابتدائی قلیل الاستطاعت ہو جو کسی دینی کتاب کا شوق رکھتا ہو وہ صحیح بخاری کے لیے دس آنہ (۱/۱۰) فی ماہ بڑی سہولت سے خرچ کر سکتا ہے اور دوسرے بیشمار طالبین کے سوا ہر کسی سے نہیں ہو سکتا وہ ۱۰ پارہ خریدنے میں مطالعہ فراغت ہو سکتا ہے۔ اور اس کتاب کی پڑھنے اور مطالعہ کرنے سے وہ فائدہ ہوگا اس کتاب کا پڑھنے والا رسول اللہ صلعم کی اس کتاب کا پڑھنے والا ہوگا۔ جنانچہ ابو سعید محمد بن احمد مؤذن کا بیان ہے کہ میں نے ابو زید مروزی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے ۹۰ صحیح احادیث سنوں اسے صحیح صلعم کی زیارت کے وقت میں پڑھا تھا میں نے خواب میں دیکھا گویا میں رسول اللہ صلعم کے سامنے کھڑا ہوں اور میرے ہاتھ میں پنکھا ہے میں اس پنکھا سے رسول اللہ صلعم کی مکھیاں اڑا رہا ہوں میں نے خواب کی تعبیر علماء سے پوچھی تو بعض نے کہا تو جھوٹی حدیثوں کو رسول اللہ صلعم سے دور کرے گا۔ ابو زید نے فرمایا جامع صحیح محمد بن اسمٰعیل بخاری کی یہی تعبیر ہے کہ جس کو اپنا ایمان سلامت رکھنا ہو وہ صحیح بخاری کا مطالعہ کرے۔ غرض جس قدر دنیا میں کتابیں ہیں ان میں قرآن مجید کے بعد دوسری رسول اللہ صلعم کی کتاب وہ یہی صحیح بخاری ہے۔ علماء نے بخاری کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ کہا ہے مسلمان کو لازم ہے کہ اس سعادت کو حاصل کرے جس قدر ہو سکے اس کتاب کو خریدے اور ایک روپیہ برائے محصول

پیشگی ارسال فرماویں۔

بے نظیر کتاب مشکوۃ المصابیح با اعراب محض عربی معرا و مترجم اردو و محشی بحواشی جدیدہ و مفیدہ

کتاب ہذا میں جو مشکوۃ کی نسبت کچھ لکھا گیا ہے اس کا ہر مشتہر مشتہر ہے۔ مشکوۃ المصابیح کا مشہور کیا جانا۔ بلاد اسلام جامع دمشق کے باب باب کو تو خالق و اہا نے دو مقبولیت عامہ اور شہرت تامہ عطا فرمائی ہے جو یہاں سے باہر ہے کیونکہ اسلامی دنیا میں جہاں تک نظر اٹھا کر دیکھا جاوے ہر ملک ہر شہر ہر قصبہ میں یہ کتاب ہر مسجد ہر مدرسہ ہر مکتب ہر خانقاہ ہر دارالعلوم و مصالح داخل درس ہے۔ عرب و عجم۔ روم و شام۔ مشرق و مغرب۔ ہندوستان۔ افغانستان۔ ترکستان وغیرہ وغیرہ جمیع ممالک اسلام میں کتاب مشہور و معروف مقبول ہے اور یورپی یونیورسٹی کے کورس میں یہ کتاب داخل ہے۔ اس کا اردو ترجمہ کر کے قرآن مجید کی طرح اس کتاب باعوش خط با اعراب میں اسطور ترجمہ اور مختصر ضروری فوائد حاشیہ ہست سی مبسوط کتابوں سے چھپے مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح مصنفہ علی بن سلطان محمد معروف بہ ملا علی قاری ہراتی اور اشعۃ اللمعات فارسی شرح المشکوۃ مصنفہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی و مظاہر حق شرح مشکوۃ۔ نووی شرح صحیح مسلم۔ وغیرہ وغیرہ۔ وعلی الاطلاق شرح مختلف الاضبار مصنفہ قاضی محمد بن علی شوکانی رحمۃ وغیرہ متعدد کتابوں سے تحاب کر کے مناسب مقام ضروری لکھے گئے ہیں اور خریداروں کی سہولت کے واسطے کتاب کی آٹھ جلدیں کی گئی ہیں باوجود یکہ اس قدر جلدوں کی تقسیم کتاب کے ترجمہ اور حواشی کا ہونا اور ہر جلد کا ہر ایک پارہ پر مشتمل ہو گیا ہے تاہم بنظر افادہ عام اس کی قیمت بہت ارزاں رکھی گئی ہے یعنے آٹھ آنہ فی جلد اور کل مجموعہ آٹھ جلد کی قیمت تین روپے چودہ آنہ (۳ء) یہ وہی مشکوۃ شریف ترجمہ و محشی ہے جسکو پہلے مولوی عبد الغفور و مولوی عبد الاول غزنوی اہلحدیث امرتسر میں طبع کر کے آٹھ روپیہ قیمت پر فروخت کرتا شروع کیا تھا۔ خاکسار نے برادران اسلام کی سہولت اور آسانی کے لیے اس کتاب کو غزنویوں کے نمونے کے مطابق طبع کیا اور اس کتاب کو اپنی کاپیوں کی کتابوں کے لیکھولا جنہوں نے غزنویوں کی کتاب کھولی تھی۔ جب یہ کتاب بالکل اس کے مطابق بلکہ صحت و صفائی میں اس سے بڑھ کر ہو گئی تو بازار والوں کی حالت کو ملحوظ رکھکر اس کتاب کو بجائے قیمت آٹھ روپیہ کے تین روپے چودہ آنہ سے فروخت کرنا شروع کیا۔ غرض کہ جب بازار والوں کو غزنویوں کے گراں فروشی کا پتہ لگا تو تمام خریداروں نے اسے کتاب کو چھوڑ دیا۔ اور خریداری کی وجہ سے سودی صاحبان غزنویاں نے مطبع کو بند کر کے مدرسہ کی ملازمت سے سہارا لیا۔ اور یہ خاکسار بابت ہر چہ عدالت ضلع لاہور میں دعوی دائر کرنے کا ہزار روپیہ ہمارا کر کے ناکامیابی کے ساتھ ناکامی معاودت کو مقدمہ سے دست بردار ہوئے۔ اسی طرح حمائل شریف ترجمہ و محشی کو وہ بائع روپیہ قیمت پر فروخت کرتے تھے۔ خاکسار نے عام مسلمانوں کی خیر خواہی کے خیال سے اسی نمونہ کی حمائل شریف بنگلہ کئی اور میں علی

جواب کا روپیہ قیمت پر فروخت کرنا شروع کیا۔ بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام مترجم اردو و با اعراب و محشی بحواشی جدیدہ مصفیہ ابن حجر عسقلانی

علم حدیث میں ایسی مسلسل کتاب ہے جو اپنی نظیر آپ ہی ہے ایسی کتاب کا ہر عالم حدیث کے منبری کو اس کا چارہ نہیں۔ اور عالم و فقیہ کے حق میں بھی یہ کتاب جام جہاں نما سے کم نہیں کیونکہ احکام فقہ کے متعلق جتنی احادیث قابل عمل و استدلال ہیں سب کو نہایت عمدہ طور سے تحاب کر کے مصنف (حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی علیہ الرحمۃ) نے اس چھوٹی سی کتاب میں درج کر دیا ہے۔ اور خوبی یہ کہ صرف دلائل ناطقہ پر قناعت نہیں کیا بلکہ دوسرے فقہاء کے دلائل کو بھی بالتصحیح نقل کیا اور جن حدیثوں پر بعض متعصبین خلاف مذہب ہونے کی وجہ سے ناجائز تنقید کی تھی حافظ علیہ الرحمۃ نے نہایت منصفانہ محققانہ طور پر انکی تعدیل و توثیق کر دی ہیں ان خوبیوں کی وجہ سے یہ کتاب بلاشک کتاب الدلائل کا کافی ذخیرہ اور عالمین الحدیث کے لیے سنت نبوی پر عمل کرنے کا بہت ہی عمدہ ذریعہ ہے۔ اسی لیے اکثر علماء اہلحدیث طلب حدیث میں اس کتاب کو بھی محقق اسناد سے بھی کم پڑھے ہے اور تطبیق احادیث کرنے کے تعارض مذہب حدیث کو جو بظاہر معلوم ہوتا ہے رفع کرنا جانتا ہو تو علم حدیث کی بڑی کتابوں کے پڑھنے میں بھی سہولت بہت آسانی ہو جاوے گی کیونکہ بڑی بڑی کتابوں میں بھی یہی اشکال اسی رفع تعارض کے لیے ہوتا ہے اور انصاف تو یہ ہے کہ مقامات احکام فقہیہ میں بہت کم ایسی حدیثیں اور دلیلیں ہیں جو اس کتاب میں مذکور نہ ہوں۔ اس لیے اس کتاب کو بھی بڑی کتابوں کی طرح ہی مطالعہ کرنے سے طالب حدیث کو تکمیل صحاح ستہ کا گویا مکمل ہو جاتا ہے اور جن لوگوں کو دینداری کا روبار یا اور کسی وجہ سے بسبب حدیث اور دینیات کی بڑی بڑی کتابوں کی مطالعہ کا موقع نہ ملے تو اسی مختصر کتاب کا بغور و تدبر پڑھ لینے سے طالب حدیث کو تکمیل صحاح ستہ کا گویا مکمل ہو جاتا ہے اور جن لوگوں کو دینداری کا روبار یا اور کسی وجہ سے بسبب حدیث اور دینیات کی بڑی بڑی کتابوں کی مطالعہ کا موقع نہ ملے تو اسی مختصر کتاب بلوغ المرام کو

تمام دنیا بھر میں اٹھارواں خوبیوں والا بے مثل و بے نظیر قرآن مجید مخطوط صحیح حاشیہ ملون مترجم ترجمہ جدید سلیس اردو مع تفسیر وحیدی کامل برحاشیہ مصنفہ جناب مولانا مولوی وحید الزمان صاحب المخاطب بنواب فخار نواز جنگ بہادر ساکن حیدرآباد دکن

کبھی گمراہ نہیں ہوتا اور اسکے غیر سے ہدایت طلب کرنیوالا کبھی راہ راست پر نہیں آسکتا۔ اور اس جامل المتین کا اعتصام اس طرح ہو سکتا ہے کہ لفظ قرآن کی مع ترجمہ و تفسیر لفظاً لفظاً عمل کرے اور اسکے معانی کو جسے الہام ربانی فہم کرے مطابق طاقت بشری عمل میں لانے کی کوشش کرے۔ اسی لئے علماء ربانیین نے اپنے اپنے زمانہ کی ضرورت کے مطابق تفاسیر مرتب فرمائیں اور ہر تفسیر اپنے اپنے زمانہ کی ضرورت کو پورا کرتی رہی۔ مگر غرض دریں القلاب زمان کی تاثیر جدیدہ چاہے تھی۔ یہ ملک ہندوستان میں بہ حیثیت کسی اسلامی ملک کے بعض عمل درآمد روزبان مالی کی بدولت سفر حقیقتاً فی مترجم کلام ربانی بن بیٹھے اور خود دنیا دل کے کھنے لگے۔ لہٰذا یہ ملک بیشمار خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس جامے علیہ کے حامل آئندہ لوگوں میں بے حامل ہونے رہیں گے جو حد سے بڑھنے والوں کی تحریف اور جاہلوں کی تاویل کو باطل کریں گے۔" او کما قال صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم" مولانا مولوی وحید الزمان صاحب حیدرآبادی جو اس ہمسی میں دریائے نام کمپنی طرح کمانے زمان میں خدا تعالیٰ کی جست نامہ خلقت عامہ کی مصلحت کے لئے اور انکو اس خدمت کو واسطے خاص عام اصاب کو اس بیشبیگی کو صداق بنایا۔ مولانا کا مترجم لاثانی ہونا تو پہلے سے مانی ہوئی بات ہے۔ آپنے کتب صحاح ستہ کے ایسے عمدہ ترجمہ لکھکر شائع کرادیئے کہ بلاد عرب سے بیکر اطراف عجم و ہند کے تمام لوگ کہا کرتے ہیں کہ ہمارے علماء کو نازیکر طرح بڑے شوق سے پڑھتے اور ان تراجم کی عمدگی دیکھکر موافق سے بیکر مخالف تک سب کو اطمینان کنے علے الخصوص آپکی آخری تصنیف اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری کا ترجمہ موسومہ تیسیر الباری نے تو ایسے بے نظیر کتاب ثابت ہوئی ہے کہ اہل اسلام علی اختلاف مذاہبہم تو بجائے خود آپ اور عیسائیوں تک بھی اس کتاب کو شوق سے خرید رہے۔ عرصہ ہوا یہ کتاب مطبع احمدی لاہور میں مولانا کی اجازت سے چھپ چکی ہے۔ ہر دم ہر مطلب غرض مولانا کے ان عالمان بے عمل اور متشرعان بے علم کی تحریفات و تاویلات کا بارثر مٹانے کے لیئے ترجمہ کلام اللہ شائستہ اور دلنشین میں لکھا۔ اور تفسیر وحیدی تصنیف فرمائی۔ اس ترجمہ و تفسیر کی بالمثل خوبیوں اور معنوی کمالات کے اظہار و شمار میں جسقدر مبالغہ کیا جائے اور جو تعریف و توصیف کیجائے کچھ نہیں کہ اس کے واقعی کمالات کا عشر عشیر بھی بیان ہو سکے۔ لہٰذا تفصیل سے اغماض کرکے اجمالاً اس قدر پر اکتفا کیا جاتا ہے کہ تفسیر ہٰذا علم کا جامع تمام تفاسیر اہلسنت کا لب لباب اور روح تفاسیر سلف و خلف کا اردو میں نکالکر ترجمہ کی ہے۔ رہے اسکے صوری کمالات و ظاہری خوبیاں جنکا التزام اب کے شیخ احمدی لاہور نے طبع احمدی میں کیا ہے وہ یہ ہیں۔ (۱) متن قرآن مجید نہایت خوشخط نقل کیا گیا ہے (۲) سطر بسطر رنگین لکیریں ہیں (۳) ہر پارہ کے اسطور سلیس اردو ترجمہ مطلب غیر پارہ ہا اور لکھا گیا ہے (۴) کامل تفسیر وحیدی حاشیہ پر اور طبع علم کے ساتھ لکھوئی گئی ہے (۵) اول میں فہرست مضامین کلام اللہ کا نامی گئی (۶) آخر صفحات میں فہرست مضامین تفسیر وحیدی بھی ابتداء میں اضافہ کی گئی جس سے مضامین کتاب مندرجہ مضامین تفسیر کا علم اجمالی ہو سکتا ہے اور اس علم اجمالی سے عام لوگوں کو بھی فائدہ ہے۔ گو خاصکر حضرات واعظین و مبلغین کو اس کی شاید ضرورت رہتی ہو اور فہرست مضامین سے انکو کافی امداد ہو سکتی ہے کہ بروقت استشہاد و استدلال فوراً اپنے مدعا کی آیت یا مسئلہ نکال سکتے ہیں (۷) کاغذ عمدہ لگایا گیا ہے (۸) چھاپہ کی صفائی کا کیا کہنا ہے کہ ہر ایک کو دیکھتے ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ نہایت صاف ہے (۹) ۱۴۴۰ بسم اللہ جداول میں ہیں سب علیحدہ و علیحدہ طرح اس پر جو ایک نہیں لمبی گئی ہیں (۱۰) ہر منزل جہاں سے شروع ہوتی ہے وہ صفحہ بیچ پشوں سے سجا لیا گیا ہے کہ ہر ایک کو دیکھتے ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ منزل یہاں ختم ہوئی۔ اور دوسری منزل شروع ہو گئی (۱۱) ہر پارہ کا شروع ورق سے صفحہ پر ختم ہوتا ہے اور دوسرے ورق کے ابتدائی صفحے سے دوسرا پارہ شروع ہوتا ہے جو صاحب جانچ میں ہوں پارے علیحدہ علیحدہ ہی کہہ سکتے ہیں (۱۲) آخر میں رسالہ فضائل القرآن لکھا گیا ہے جس میں قرآن مجید پڑھنے اور یاد کرنے اور ہر عمل کرنے کی خوبیاں لکھی گئی ہیں (۱۳) رسالہ لغات القرآن آخر میں بڑھایا گیا ہے جس میں فرہنگ کا طور پر الفاظ مشکل کے معنے لکھے گئے ہیں تاکہ شخص لغات القرآن یاد کرنے اور سکو ترجمہ قرآن مجید سہولت سے سمجھ میں آجائے۔ اور قرآن مجید کے سوا بھی عربی بولنے اور سمجھنے کی طاقت ہو جائے (۱۴) روزوافات کا نقشہ آخر میں دیا گیا ہے۔ چونکہ تلاوت قرآن میں وقف اور وصل کا لحاظ ضروری ہے اور وقف کے محل پر وقف نہ کرنے سے فہم معانی میں خلل پڑتا ہے اسلئے یہ نقشہ بہت مفید ہے (۱۵) کیفیت نزول وحی اور جلانے نزول وحی کا بیان بھی ساتھ لگا دیا گیا ہے (۱۶) حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مختصر سوانح عمری بھی ساتھ لگا دی گئی ہے (۱۷) ہر آخر کے دائرہ کے اندر ایک بندسہ لگا دیا گیا ہے تاکہ جس سورت کی آیتوں میں کہ جس کمبر کی بابت ہو معلوم ہو جائے (۱۸) آخر میں ایک نقشہ مخارج حروف کا لگا دیا گیا ہے جس میں ہر حرف کی نسبت معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ حرف زبان کو کہاں مقام میں لگاتا ہے۔ باوجود ان تمام اور ان کے علاوہ اور صدہا خوبیوں کے قیمت ہمیشہ کے لیئے بالجلد کاغذ مصری کی سات روپیہ (مخفہ) اور کاغذ سفید بالجلد چھ روپے (ے) مقرر کی ہے اور جلد ہجری نقرئی کاغذ مصری آٹھ روپے (ے) سفید بالجلد سات روپے آٹھ آنہ (ے) (بعہ) زیادہ قیمت کی جلد درخواست آنے پر تیار کر دی جاوے گی۔ جو صاحب قرآن شریف طلب فرمائیں وہ ایک روپیہ برائے محصول ڈاک بھیجکر روانہ فرمائیں تبیر بیشگی روانہ نہیں کیا جاتا ہے کہ قرآن شریف روانہ نہیں ہو سکتا +

اطلاع اس قرآن مجید کے ترجمہ اور حاشیہ کا حق تصنیف مولانا مولوی وحید الزمان صاحب نے بلزم مال ساعت اسلام بنا کر سی معاوضہ کے بیتہ امرتسر والوں کو دیا تھا جو ایکدفعہ بارہ سو جلد چھپ کر فروخت ہو چکا ہے۔ چونکہ امرتسر والوں نے طبع و شیرازہ کا کام مدامرتسر میں ملازمت اغیار کر لی ہے اور اس قرآن مجید کا حق تصنیف فروخت کر دیا ہے۔ اب بندہ نے اس کا حق تصنیف بارہ سو روپیہ دیکر بخشکہ کے لیئے خرید لیا ہے۔ بغیر میری اجازت تحریری کے کوئی نہ چھاپے۔ شیخ احمد۔ ملنے کا پتہ شیخ عبد الرحمن حبیب الرحمن تاجران کتب امرتسر۔ ہزار ہا رائے سوال جہت تاکید کاغذ سفید (ے) جہت مجلد کاغذ مصری (ے) محصول ڈاک بذمہ خریدار

عاشقان فہم کلام ربانی کو مژدہ ہو کہ مطبع احمدی لاہور نے اپنے ذاتی نفسی کی تعمیل کی غرض سے بعد طبع صحیح البخاری الکتب بعد کتاب اللہ صحیح بخاری مترجم اردو مع حاشیہ مسمی بہ تیسیر الباری اور دیگر تمام کتب صحاح ستہ مترجم وحشی دلکشا و شیرین ادا

بیس خوبیوں والی تمام دنیا بھر میں بے مثل و بے نظیر حمائل شریف مترجم وحشی اردو ترجمہ لفظی شاہ رفیع الدین صاحب مرحوم محدث دہلوی جسکے حواشی میں شان نزول و تفسیر بالاحادیث والآثار پر اقتصار کیا گیا ہے

ترجم وحشی تفسیر ترجمان القرآن مصنفہ نواب صدر الدین حسن کے مفضل آبی خزانے زیر قدم رکھا ہے خدمت حدیث رسول الثقلین کی تحصیل کے بعد خدمت کلام خالق الثقلین پر کمر ہمت چست کر کے جس خوبی والی حالی دوبالہ طبع کے ہے جسکی مثل آج تک نہیں ہوئی۔ میں خوبیاں مندرجہ ذیل موجود ہیں (۱) متن قرآن کی سطریں نگینیں ہیں (۲) ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب کا بین السطور لکھا گیا ہے جو نہایت سلیس و مطلب خیز ہے جس کو ہر بالغ و الاشخص بی پڑھ سکتا ہے (۳) حاشیہ پر فوائد مرتبہ مولانا شاہ عبد القادر صاحب لکھے گئے ہیں (۴) انکے علاوہ اور بھی ضروری و بہت سے مسائل تفسیر عنایت کے ہیں جو بہ تصریح حافظ عماد الدین شیخ رفیع البیان و تفسیر و مفسور تفسیر خازن و کتب حدیث سے مثل صحیح البخاری و فتح الباری وغیرہ کتب صحاح و شرح احادیث سے منتخب کیے گئے ہیں (۵) تقطیع ایسی موزوں کی گئی ہے کہ سفر و حضر دونوں میں ہر کس و ناکس کو ہمراہ رکھنے میں بہت بڑی سہولت ہے (۶) خوشخطی و صفائی طبع دیدنی ہے جس کو ہر آدمی کو ہمراہ رکھنا ہر گھر میں بٹھانا ضرور ہے اور اسی وجہ سے گھر گھر میں ہے اور بغیر عینک کے تلاوت کر سکیں (۷) خوشخطی و صفائی طبع دیدنی ہے جس کو ہر آدمی کو ہمراہ رکھنا ہر گھر میں بٹھانا ضرور ہے اور اسی وجہ سے گھر گھر میں ہے اور بغیر عینک کے تلاوت کر سکیں (۸) اول میں فہرست مضامین ہے جس سے ہر آدمی کو معلوم ہو سکتا ہے کہ حمائل میں کون کونسے مسائل ہیں کون کونسے مضمون بیان کیے گئے ہیں (۹) اہل میں فہرست مضامین قرآن مجید ہی اضافہ کیگئی ہے جس سے حضرات واعظین و مناظرین کو ہر بات کے عنوان کے مطابق جتنی آیات قرآن مجید میں اپنے اپنے موقع پر پڑھنے کی ضرورت ہو فوراً مل جاتی ہے کہ تلاش میں کافی دقت نہیں ہوتی (۱۰) بسم اللہ جداول میں ہیں سب علیحدہ علیحدہ طرح اس پر جو ایک نہیں لمبی گئی ہیں (۱۱) ہر منزل جہاں سے شروع ہوتی ہے وہ صفحہ بیچ پشوں سے سجا لیا گیا ہے کہ ہر ایک کو دیکھتے ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ منزل یہاں ختم ہوئی اور دوسری منزل شروع ہو گئی (۱۲) ہر پارہ کا شروع ورق سے صفحہ پر ختم ہوتا ہے اور دوسرے ورق کے ابتدائی صفحے سے دوسرا پارہ شروع ہوتا ہے جو صاحب جانچ میں ہوں پارے علیحدہ علیحدہ ہی کہہ سکتے ہیں (۱۳) آخر میں رسالہ فضائل القرآن لکھا گیا ہے جس میں قرآن مجید پڑھنے اور یاد کرنے اور ہر عمل کرنے کی خوبیاں لکھی گئی ہیں (۱۴) رسالہ لغات القرآن آخر میں بڑھایا گیا ہے جس میں فرہنگ کا طور پر الفاظ مشکل کے معنے لکھے گئے ہیں تاکہ شخص لغات القرآن یاد کرنے اور سکو ترجمہ قرآن مجید سہولت سے سمجھ میں آجائے۔ اور قرآن مجید کے سوا بھی عربی بولنے اور سمجھنے کی طاقت ہو جائے (۱۵) روزوافات کا نقشہ آخر میں دیا گیا ہے۔ چونکہ تلاوت قرآن میں وقف اور وصل کا لحاظ ضروری ہے اور وقف کے محل پر وقف نہ کرنے سے فہم معانی میں خلل پڑتا ہے اسلئے یہ نقشہ بہت مفید ہے (۱۶) کیفیت نزول وحی اور جلانے نزول وحی کا بیان بھی ساتھ لگا دیا گیا ہے (۱۷) حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مختصر سوانح عمری بھی ساتھ لگا دی گئی ہے (۱۸) ہر آخر کے دائرہ کے اندر ایک بندسہ لگا دیا گیا ہے تاکہ جس سورت کی آیتوں میں کہ جس کمبر کی بابت ہو معلوم ہو جائے (۱۹) آخر میں ایک نقشہ مخارج حروف کا لگا دیا گیا ہے جس میں ہر حرف کی نسبت معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ حرف زبان کو کہاں مقام میں لگاتا ہے۔ باوجود ان تمام اور ان کے علاوہ اور صدہا خوبیوں کے قیمت ہمیشہ کے لیئے بالجلد کاغذ سفید (خاص) اور کاغذ مصری (ے) مجلد لٹھ بذمہ خریدار

تبویب القرآن لضبط مضامین الفرقان مع حواشی تفسیر وحیدی مصنفہ مولوی وحید الزمان صاحب مہاجر مدنی

قرآن کریم کا متکفل سعادت کونین و فلاح دارین ہونا تو سب اہل اسلام کے نزدیک مسلم امر ہے مگر اس کو سعادت و فلاح کا حاصل ہونا اسپر موقوف ہے کہ انسان اس کے مضامین اور مطالب کو سمجھے ورنہ بغیر فہم معانی کے یہی مثال ہے ؎ آن نہی خواند ان چہ خبر کہ بر سر نیم شب است و یا دفتر ہ۔ اس لیئے علما اسلام متقدمین و متاخرین تسہیل قرآن و تفہیم مضامین کے لیئے اپنے اپنے وقت کے مناسب تفاسیر و تراجم لکھتے رہے۔ لشکر اسلام متفہم و تحمیل حال میں مولوی وحید الزمان صاحب حیدرآبادی المتاطب فواب وقار نواز جنگ بہادر ملقب بہ رستمی کو سولت سے قرآن پاک کے مضامین پر حاوی ہونے کے لیئے اپنے اپنے اجتہاد سے ایک نیا طریق نکالا وہ طریق یہ ہے کہ مولوی صاحب نے قرآن شریف کے ایک سو ایک باب مقرر کیئے ہر باب کے عنوان کے مطابق جتنی آیات قرآن مجید میں اپنے اپنے موقع پر متفرق آئی ہیں سب کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ اثبات توحید و صفات الٰہی و دیگر اعتقادیات و ایمانیات کے ابواب کو مقدم کیا ہے پھر اخلاق پھر احکام ہر قصص عشرہ کے ابواب مناسب ترتیب سے مرتب کیئے ہیں اور ہر آیت کا ماحاوره ترجمہ المقابل دوسری کالم میں لکھدیا ہے۔ اور اس ترجمہ کے متعلق جسقدر فوائد تفسیر وحیدی میں بیان کیئے گئے ہیں نیچے بطور حاشیہ تحریر کیئے گئے ہیں۔ اس تبویب و ترتیب سے کئی فوائد سوجھ گئے ہیں۔ اول وہ کہ اہل اسلام جو کہ غفلت اور کم فرصتی زمانہ کے اقتضاء سے اپنے خود ساختہ مدارس سرکاری کی تعلیم دلوانے میں اور پرانے طریق کی مذہبی تعلیم کی انکو فراغت نہیں ہوتی چونکہ اہل زمان جدت پسند ہیں اگر جدت کے شوق سے چند ابواب اس تبویب کی بھی مطالعہ کریں تو یقین ہے کہ قرآن شریف کے انوار باہر سے ان کے باطن قلب پر ضرور نازل ہو جائیں گے اور نسا وعدہ سے بچے رہیں گے۔ دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ اگر کسی آیت کے متعلق علاوہ ترجمہ زیادہ تحقیق منظور ہو تو بسہولت کے ساتھ وہ اس تبویب کے ذریعے اس آیت کو تفاسیر سے نکال سکتے ہیں کیونکہ ہر آیت کی جستجو کرنے کا جس قدر پتہ لگایا ہے۔ تیسرا فائدہ یہ ہوگا کہ وعظین و مصنفین کو اپنے مدعا پر استدلال و استشہاد پیش کرنے کے لیئے ہر مضمون کی آیات بکمال سہولت بڑی مدد دیں گی چوتھا فائدہ یہ ہوگا کہ مخالفین اسلام جو کہ ہر مضامین قرآن پر اطلاع نہیں ہوتی وہ قرآن کریم پر اعتراض کرتے ہیں کہ فلاں مضمون کی بہت مذمتی تاکید کرنی چاہیئے تھی اپنی قرآن شریف میں نہیں کی اور جس صاحبوں کو بھی چونکہ بعض اوقات اس مضمون کی تمام یا اکثر آیات مستحضر نہیں ہوتیں وہ کافی جواب نہیں دے سکتے۔ غرض اس تبویب میں مضامین کے متعلق جسقدر آیات مختلف موقعوں پر موجود ہیں اور ان آیات کے متعلق جسقدر مسائل تفسیر وحیدی میں بیان کیئے گئے ہیں ان سب کو ایک جگہ جمع حوالہ پارہ و رکوع دیدیا ہے تاکہ کسی مسئلہ کے متعلق تمام آیات جو علیحدہ علیحدہ پاروں میں موجود ہیں اور ان آیات کے متعلق جو تفسیر ہے ایک ہی جگہ ملجائے۔ تمام قرآن کو ایک مسئلہ کے واسطے دیکھنا پڑے۔ پورا قرآن اس ترتیب سے آ چکا ہے۔ باوجود عمدہ طباعی اور چھپائی کاغذ و صحت کے قیمت بہت کم رکھی گئی ہے پیتے ایشیہ کے لیئے صرف (۴) چار

خطبات التوحید جدید مصنفہ مولوی ابوالحسن صاحب سیالکوٹی

مسلمانوں پر اسلام کی طرف سے سب سے بھاری فرض یہ عائد ہوتا ہے کہ ان میں سے علماء کا گروہ ہمیشہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا رہے تب تک ان میں وہ گمراہی نہ آئیگی جو پچھلی امتوں میں آئی۔ یہی ایک ایسا اصول ہے جو ہر مسلمان کی دینی اور دنیوی فلاح پر موقوف ہے جبتک مسلمان اس اصول پر کاربند رہے تب تک ان کو کوئی طاقت چوٹی دینی اور دنیوی ترقی کرنے سے نہ روک سکی۔ سیاسی اور تمدنی ترقی کے میدان میں قدم بڑھا کر لیئے جس سے بہت دور گئے بڑھ گئے تھے۔ اس زمین اصول کی بدولت ہی ہوئی تھیں طلوت و جبروت کی ڈنکا بجا یا قبیل عرصہ میں بہت سے ممالک فتح کر لیئے اور تہذیب شائستگی کے ایسے وسائل پیدا کر گئے کہ یورپ جو آج ان کو وحشی قوم سے تعبیر کرتا ہے ان کی مقابلہ میں حیوانوں سے بھی گیا گذرا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے مسلمانوں نے یہ گہرا عرصہ سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑ دیا جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ آج وہ اپنے ابنائے جنس سے ہر امر میں پیچھے ہیں اس لیئے ضروری تھا کہ چند ایسے خطبات عربی وارد و میں تیار کرائے جائے جو مسلمانوں کی دینی اور دنیوی فلاح و بہبودی کے سرچشمہ ہوں۔ تاکہ جمعہ اور عیدین کے موقع پر مسلمانوں کو سنائے جائیں اور ان سے ان کی دینی اور دنیوی حالت درست ہو یوں تو خطبات بہت چھاپے گئے ہیں۔ مگر یہ خطبات اپنی جامعیت میں اپنے جمعہ اور عیدین میں جو خطبے پڑھے جاتے ہیں ان میں اکثر کا آماد اور ضروری مسائل کا بیان ہوتا ہے لیکن عربی زبان میں ہونے کی وجہ سے ہزاروں آدمی جو ہندوستان میں بکثرت موجود ہیں اس سے بہرہ ور نہیں ہو سکتے اس لیئے چند خطبے اردو میں لکھے گئے ہیں جو کہ ایک خطیب میں جن جن باتوں کا ہونا ضروری ہے ان کا لحاظ رکھا گیا ہے کہ کسی خطیب میں شرک کی برائی کسی میں بدعت کی مذمت۔ کسی میں توحید صفت کی تعریف کسی میں نماز کی تعریف کسی میں نماز کی تاکید۔ کسی میں خاص جمعہ کی فضیلت۔ اور کسی میں روزہ و حج و زکوٰۃ و قربانی (صدقہ فطر) وافطار و نماز عیدین کے آداب کے مسائل وغیرہ وغیرہ جن کی اکثر لوگوں کو ضرورت ہوا کرتی ہے اور بہت لوگ ان کی تلاش میں حیران پھرا کرتے ہیں معتبر اور مستند کتابوں سے لیئے گئے ہیں اور ہر ایک مسئلہ کی دلیل آیت و حدیث سے لکھی ہوئی ہے اور اسکا حوالہ بھی دیا ہے کہ یہ روایت فلاں کتاب کے فلاں صفحہ میں ہے۔ اور یہ خطبات ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہے ہیں شائقین ناظرین جلد طلب فرائیں تاکہ طبع چہارم کا انتظار نہ کرنا پڑے۔ دلائل کا غذ عنایت خوشخط طبع ہوئی ہے۔ **اصل قیمت نو آنہ ہے**

رعایتی قیمت فقہ محمدیہ بطریق احمدیہ

جو صحاح ستہ وغیرہ حدیث کی کتابوں کا ایک عمدہ طور پر خلاصہ نکالا گیا ہے۔ آج تک جتنی کتابیں جوں اور جیسی بنائی جانے والوں کے ساتھ آئی ہیں (۸) رہا ہیں ہے کہ سب کی سب ہی ان میں ہیں یہ لفظ لکھا ہے کہ اصل کو تمسے کے مسائل نہیں کیا جاتا۔ اس شیخی میں ہے کہ تمام مسائل قرآن و حدیث شریف کے بعض معتمد علیہ علماء کے فتاوی سے ثابت ہیں اور جہاں سے مسئلہ نکالا ہے اس کا حوالہ حاشیہ پر بڑھا دیا ہے تاکہ اگر کسی مسئلہ میں اختلاف ہو تو اصل سے دیکھ لیا جائے چھپنے کا یہ ہے کہ یہ کتاب کل کتابوں کے ضروری مسائل کی فہرست ہی ہے اور طلب ہی پورا پورا اس سے حاصل ہوتا ہے اسے ہوئے ہوئے کسی عالم سے حدیث کے ضروری مسائل پوچھنے کی حاجت ہوا کرے بڑی بڑی کتابوں کی عوام کو ضرورت ہے جو عالم صاحب کا مطالعہ فرمائیں ان کو مسائل ضروری مقدر سے حوالہ یاد ہو جائیں گے جو پڑھے علم کو بھی یاد نہیں ہوتے جنھوں نے عربی پڑھا ہے اور عربی پڑھانے والوں کے لیئے یہ ناد تحفہ ہے اور دبالکل سلیس اور عام فہم ہے مجموعہ دو شش حصوں میں مکمل ہوا ہے۔ پہلے دوسرے تیسرے حصے میں مسائل عبادات ہیں چوتھے پانچویں میں تمام مسائل معاملات ختم ہیں چھٹے حصہ میں مسائل آداب و تہذیب اخلاق و غیرہ و جو حدیث غیر الامام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حدیث شریف میں منقول ہیں لکھے گئے ہیں اور ساتویں حصہ میں اخلاص نیک نیت اور وضو اور نماز اور روزہ وغیرہ و بعض اعمال کے فضائل اور بھتے کتابوں کے عذاب جو پہلے حصوں میں مذکور نہیں ہوئے لکھے گئے ہیں۔ آٹھویں حصہ میں ابتداء خلق اور ذکر ابتداء انبیاء علیہم السلام پہلے ہوئے ہو دیگر انبیاء علیہم السلام کا ذکر ہے اور آخر میں ذکر حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے اور قصہ معراج شریف و ذکر ازواج مطہرات کا بھی اسی حصہ میں مندرج ہے حصہ نہم میں مناقب صحابہ رضی اللہ عنہم و عشرہ مبشرہ درج ہیں۔ حصہ دہم میں ان فتنوں کا ذکر ہے جنکو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی زبان مبارک سے بیان فرمایا ہے خصوصاً فتنہ اکبر کہ دجال ہے اسکا بھی اسی حصہ میں مفصل ذکر ہے جو کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے بیان ہے اور نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام و خروج مہدی کا ذکر بھی اسی حصہ میں مذکور ہے۔ جو صاحب کامل کتاب طلب کریں گے انسے بجائے قیمت تین روپیہ بارہ آنہ (۳ر۱۲ر) کے تین روپیہ چار آنہ (۳ر۴ر) بھیجائیگی۔ اور علیحدہ علیحدہ حصوں کے خریدار سے مفصلہ ذیل قیمت لیجائے گی مفصل مسائل نماز وردہ وظیفہ میں۔ رعایتی قیمت (۴ر) ایضاً حصہ دوم مسائل زکوٰۃ۔ حج۔ نکاح۔ طلاق۔ عدت۔ قربانی وغیرہ ہیں۔ رعایتی قیمت (۴ر) ایضاً حصہ سوم۔ مسائل عبادات میں رعایتی قیمت (۴ر) ایضاً حصہ چہارم۔ مسائل معاملات میں۔ رعایتی قیمت (۵ر) ایضاً حصہ پنجم۔ اس میں بھی مسائل معاملات ہیں۔ رعایتی قیمت (۵ر) ایضاً حصہ ششم مسائل آداب و تہذیب اخلاق میں۔ رعایتی قیمت (۶ر) ایضاً حصہ ہفتم۔ مسائل اخلاص اور نیک نیتی میں۔ رعایتی قیمت (۶ر) ایضاً حصہ ہشتم مسائل ابتداء خلق و ذکر الانبیاء علیہم السلام میں۔ رعایتی قیمت (۶ر) ایضاً حصہ نہم مسائل مناقب صحابہ رضی اللہ عنہم میں رعایتی قیمت (۶ر) ایضاً حصہ دہم مسائل فتن ذکر دجال وغیرہ میں رعایتی قیمت (۶ر) کتاب مشہور و معروف ہے۔ اس کے مصنف صدر العلماء رئیس الاولیاء، علی بن سلطان محمد قاری ہیں۔ صاحب موصوف نے مہمات کتابوں مثلاً حصن حصین و اذکار نووی وغیرہ کتابوں سے متعلق جامعین۔ قول بدیع سے انتخاب کر کے جناب رسول خدا صلعم کی دعاؤں کو ایک کتاب میں جمع کر کے اسکا نام الحزب الاعظم والورد الافخم رکھا۔ اور کل کی کل دعاؤں کو سات منزلوں پر تقسیم کر کے مصنف علام نے ہر دن کے وردوں کی الگ الگ منزل بنا دی ہے۔ یہ کتاب کمال خوبی کے ساتھ چھپی ہے سلور ورد تر جمہ بالعربی اور ہر دن کا ورد بطور حاشیہ پر دعاؤں کے اسم دیکھ گئے ہیں۔ متن جلی خاشہ ثلوث ہے صحت اور صفائی طبع کے لیئے کاپیہ شیخ عبدالرحمن صاحب عبدالرحمن حبیب التاجران کتب امرتسر۔ بازار رائی میلوں دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ قیمت اسی جلد آنہ (۲ر) رعایتی ساڑھے چار آنہ (۴ر)

الداء والدواء

حدیث میں آیا ہے کہ موت کے سوا ہر ایک بیماری کی دوا ہے یعنے موت کے سوا کوئی ایسی بیماری نہیں جسکی خدا تعالےٰ نے کوئی نہ کوئی دوا پیدا نہ کی ہو۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ ہم کو اسکی خبر نہ ہو مگر حدیث کے رو سے اس بات کا فیصلہ ہو گیا ہے کہ تمام بیماریوں کے لیے حق تعالےٰ نے دوائیں پیدا کر دی ہیں۔ اور ان کے پیدا کرنے سے یہی غرض ہے کہ ان کے ذریعہ شفاء حاصل کی جائے۔ بیماریاں دو قسم کی ہوتی ہیں جسمانی اور روحانی۔ بایں لحاظ کہ ظاہری اور باطنی۔ جسمانی اور ظاہری بیماریوں کے لیے جہاں یونانی اور دیگر غیرہ ادویہ سے کام لیا جاتا ہے اور ان کے ذریعہ شفاء حاصل ہوتی ہے۔ وہاں اعمال اور تعویذات بھی اس امر میں ادویہ سے کم نہیں۔ بلکہ یہ وہ کام کرتے ہیں جو ادویہ سے نہیں ہو سکتے۔ حدیث کی کتابوں سے ثابت ہوتا ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مختلف بیماریوں کا علاج اعمال سے کرتے تھے۔ اعمال سے علاج کرنے میں بہت بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ان میں اکثر خدا تعالےٰ کی تعریف ہوتی ہے۔ بلکہ اکثر اعمال قرآن مجید کی آیتیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک کلمات ہوتے ہیں صحابہ کرام اور آئمہ عظام بھی مختلف بیماریوں کے علاج میں اعمال اور تعویذات سے کام لیتے تھے۔ اس قسم کے تمام اعمال اور دعائیں اور تعویذات کتب حدیث اور مختلف اوراد و وظائف میں مذکور رہتے ہیں۔ مگر اس بات کی سخت ضرورت تھی کہ انکو ایک کتاب کی صورت میں جمع کیا جاتا۔ تاکہ جس کسی کو جس عمل یا تعویذ یا دعا کی ضرورت ہوا کتاب کو دیکھ کر فوراً عامل بن کر خدا تعالےٰ کے سوا ہزار بیزار رہ سکے۔ اس ضرورت کو جناب مولانا مولوی سید صدیق حسن خاں صاحب والیٔ ریاست بھوپال نے پورا کیا۔ اور بڑی اچھی خوبی اور عمدگی سے کیا ہے کہ کالعین رات و لا اذن سمعت۔ آپ نے اس کتاب میں تمام اعمال اور تعویذات اور فوائد مسحورہ اور ہر ایک کام کی دعائیں عربی اردو زبان میں حدیث کی معتبر کتابوں اور مستند اوراد و وظائف سے جمع کر دیے ہیں۔ یہ کتاب پہلے ہی چھپ چکی ہے مگر کاغذ خراب خط ردی تمام عبارتیں غلط۔ اب کی دفعہ ان خرابیوں کو رفع کر دیا گیا۔ تمام عربی عبارتوں پر اعراب لگا دیے گئے ہیں تاکہ غلطی کی عمدگی بغیر غلطی صحت۔ غرض اس کی تمام خوبیاں آپ کو دیکھنے سے معلوم ہو جائیں گی۔ اور باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت صرف پانچ آنہ (۵ر) عمر بسر

تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان

جو اسلام کے پیشوا شاہ اسمٰعیل صاحب نے لوگوں کو بتلایا ہے یا یوں کہئے کہ جس اسلام کے بیان کرنے کے لیے قرآن شریف نازل ہوا ہے وہ اپنے اندر کیا ایسی سادگی لیے ہوئے ہے کہ اگر کسی کی نظر کسی دوسرے مذہب میں نہیں ہوتی اس کے سر پر ایک حکم کی طرح سلیم طبیعت تسلیم کرنے کو تیار ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ جب سکا ظہور ہوا تو ادیان سابقہ منسوخ ہو گئے اور اس کی عالمگیر شعاعوں نے لوگوں کے دلوں میں ایک حیرت انگیز نورانیت پیدا کی۔ اور جب عقلمندوں نے اسکے سپہ سالاروں کی خیر معمولی مسرد بھری ہے یہ دن دگنی رات چوگنی ترقی کرتا ہے۔ اور میدان ترقی میں دوسرے مذاہب سے بہت آگے بڑھ گیا ہے کہ جیسا کہ پہلی امتوں میں بعض ایسے انبیاء مبعوث ہوتے چلے آئے ہیں جنہوں نے نئی نئی ہر عنین مذاہب میں داخل کر کے الا کچھ کا کچھ بنا دیا۔ ویسے ہی امت محمدیہ میں بھی ہوا ہر زمانوں اور ہر علاقوں میں متعدد اسلام میں وہ وہ ناشائستہ باتیں داخل کرنی شروع کیں جن سے اسلام کو کوئی سروکار نہیں رہتا۔ ہیں کہ یہ مولانا مولوی اسمٰعیل صاحب کی تصنیف ہے۔ جسکے تحریر علمی سے اہل ہندوستان دنیا واقف ہے۔ اپنے اس کتاب کو نہایت صحیح اور نخوشط چھاپا ہے۔ اس کی خوبی دیکھنے کے سوا نہیں ہو سکتی اگرچہ یہ کتاب مختلف جگہوں میں چھپی ہے مگر جیسے اس کے ساتھ اسکے مضامین کی فہرست لگا کر اس کی خوبی دوبالا کر دی ہے۔ تاکہ جس مسئلہ کی آپ کو ضرورت ہو اس کے صفحے کا نمبر فہرست سے دیکھ کر اسے نکال لیں۔ نیز لالہ بنادی صاحب نے مولوی صاحب موصوف کو تقویۃ الایمان کی بابت جو خط لکھا تھا جس کے جواب میں آپنے لالہ صاحب کو ایک مفصل عربی خط لکھا تھا وہ خط اور اس کا اردو ترجمہ بھی تقویۃ الایمان کے ساتھ لگا دیا گیا ہے اس خط میں آپنے تقویۃ الایمان کی تصنیف کی نسبت درست وجوہ بیان کی ہیں۔ نیز مولانا عبدالواحد فتوحی رحم کا رسالہ رد بدعت بھی جو اردو نظم میں نہایت فاضلانہ پیرایہ رسالہ ہے اور جس میں قرآن و حدیث سے شرک و بدعت کی تردید لکھی ہے۔ اور نہایت دلائل سے توحید کو ثابت کیا گیا ہے۔ اسکا لگا دینا بھی اچھا ہوا۔ نیز رسالہ حارث الافرار مصنفہ شیخ احمد اور صاحب جو اردو نظم میں نہایت دلکش رسالہ شرک و بدعت کی تردید میں ہے اس کے آخر میں لگا دیا گیا ہے۔ شیخ صاحب و موصوف نے اس رسالہ میں جو وہ زمانہ کی رسوائی اور بے عزتی نوبہ علمی کھولی ہے۔ اسکے علاوہ فتوی مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی در بارہ تقویۃ الایمان اور رسالہ نادرہ محمدی و فوائد احمدی مصنفہ شیخ محی الدین صاحب مرحوم جس میں آپ نے ان تمام اعتراضات کو رفع کیا ہے جو عاجتہا نادان اور عدو باز مولویوں نے مولوی اسمٰعیل صاحب مرحوم کے تحریر کیے تھے تقویۃ الایمان کے آخر میں لگا دیا گیا ہے۔ یہ کتاب ۴۵۲ صفحہ ضخیم سوئی ہے **قیمت** رعایتی آٹھ آنہ (۸ر)

صراط مستقیم ترجمہ اردو مصنفہ مولوی اسمٰعیل صاحب شہید

کتاب نہایت عمدہ مخطوط اور اعلےٰ درجہ کی صحت و صفائی سے مطبع احمدی لاہور میں طبع ہوئی ہے۔ یہ کتاب باوجود اچھا چھاپنے کے نفس مضمون کے لحاظ سے خلق اللہ کو گمراہ ضلالت میں ڈالا ہوا ہے ان تمام بدعات کی جو تردید کی گئی ہے بطور جدید وہ اشغال ذکر کیے ہیں جو کتاب ہذا اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سراسر مخالف ہیں گویا توحید اور شرک و بدعت وغیرہ میں یہ کتاب نہایت مفید ہے ہر سالک راہ طریق حق کو اس کتاب کا خریدنا ضرور ہے۔ ہر جگہ اردو مطبع احمدی لاہور ہی سے چھپی ہے۔ **قیمت** رعایتی گیارہ آنہ

لغات الاحادیث والاخبار

شائقین حدیث خیر الانام و عاشقان فہم کلام آن سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بشارت ہو کہ مطبع احمدی لاہور نے بعد اشاعت کتنہ ستہ وغیرہ وغیرہ با ترجمہ اردو ایک اور غریب و مرغوب کتاب کو چھاپنا شروع کر دیا ہے جو در حقیقت صحاح ستہ وغیرہ کتب کی شرح ہے اور ہر ایک ہے کہ اس میں کوئی حدیث نہیں ہوتی جسکا تک کہ امامیہ مذہب کی بھی کل احادیث اس میں مندرج ہیں۔ اور اسکا رکھا ہے نام انوار اللغۃ اور لقب وحید اللغات ہے مصنفہ جناب مولانا وحید الزماں صاحب المتخلص بہ وفا طب نواب وقار الدولہ جنگ بہادر سکان حیدر آباد دکن۔ اسکی تالیف میں مفصلہ ذیل کتابوں سے مدد لی گئی ہے۔ نہایہ ابن الاثیر۔ مجمع البحار۔ قاموس صحاح۔ محیط۔ مجمع البحرین الدر النثیر۔ المغرب۔ الفائق للزمخشری۔ شرح ابیہ ابجد علیہ۔ اور بعد جدوجہد بھی انھیں سے مصنوع پر منقسم ہے۔ ہر حصہ میں ایک ایک حرف کی لغات لکھی گئی ہیں مثلاً پہلا حصہ کتنہ ہے اس میں وہ تمام لغات آگئے ہیں جنکے مادہ کے اول میں ہمزہ ہے۔ دوسرا حصہ وہ ہے جو لغات جنکا دوسرا حرف تا، ثا، ثا، ث

ضروری اطلاع

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ناظرین سنت سے حاسبان ملت کو مژدہ ہو کہ کتاب البیانی بلاغ المبین فی آثار خاتم النبیین

تصنیف لطیف جناب شیخ محی الدین صاحب مرحوم جو کہ اس زمانہ کی وضع کے مطابق ایسی عمدہ

تصنیف ہوئی کہ اگر اسے اہلحدیث کا فوردیدہ کہا جائے تو بجا ہے اور اگر مصباح ہدایت عاملان

سنت اس کا نام رکھا جائے تو زیبا ہے اور اسکی خوبی اور ہر دل عزیزی کی یہی کافی دلیل ہے

کہ تھوڑے عرصہ میں پانچ مرتبہ گیارہ گیارہ سو چھپکر کاغذ زر کی طرح ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئی تھی۔

چنانچہ اب بعد وفات شیخ صاحب مرحوم نسخہ اکسیر کیطرح اس کا نسخہ دستیاب ہونا دشوار ہو گیا روزمرہ اس کی

درخواستیں آنے لگیں اس لئے بار ششم ہمارے اہتمام سے کمال صفائی اور خوش اسلوبی کیساتھ چھپ کر نذر

مردم چشم موحدین ہوئی۔ اس سے فائدہ اٹھانے والوں کی خدمت میں ہماری طرف سے یہ التماس ہے

کہ اسکے مضامین دلچسپ سے منتفع ہو کر شیخ صاحب مرحوم مؤلف کتاب اور نیز اسکے طبع وصحت واشاعت میں اہتمام

کرنے والوں کے حق میں دعائے مغفرت ذنوب وحسن خاتمہ کر کے خود مستحق مغفرت بنیں کہ حدیث میں

آیا ہے کہ جب کوئی شخص اپنے بھائی مسلمان کے حق میں پس پشت دعا خیر کرتا ہے تو فرشتہ

(جسکی دعا رد نہیں ہوتی) اس کے حق میں اس کی مثل دعا کرتا ہے۔ نیز ہماری دکان میں

ہر قسم کی کتب دینیہ موجود ہیں شائقین طلب فرمائیں فوراً بھیجی جاویں گی اور علاوہ کتب دینیہ

ہر علم کی کتب ہماری دکان میں موجود ہیں درخواست کے آنے پر بعایت بھیجی جاوینگی۔ التماس

واضح ہو کہ کتاب شیخ صاحب مرحوم کی وراثت سے بموجب تقسیم حصص ہمارے حصہ میں

آئی ہے اور ضابطہ رجسٹری ہو چکی ہے لہذا

کوئی صاحب قصد طبع فرمائے

۲۹۷۵۳۶
۲۹۷۵۲۱۹
آخر کی درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی۔ مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔
۲۵۶۵
۶۷،۱۲،۱۲
12 JUL 1968